

۱۳۶

رپورٹ مردم شماری ممالک محروسہ سرکارِ عالی

باب ۳۳ فی مطابق ۱۹۲۱ء

باب اوّل

تقسیم و نقل و حرکت آبادی

۱۔ قریب و موقع۔ مملکت حیدرآباد جو زیادہ تر ممالک محروسہ سرکارِ عالی کے نام سے مشہور ہے عرض البلد شمالی ۱۵ درجہ ۱۰ دقیقہ اور ۲۱ درجہ ۴۰ دقیقہ کے درمیان اور طول البلد شرقی ۴۴ درجہ ۴۴ دقیقہ اور ۶۱ درجہ ۳۵ دقیقہ کے درمیان واقع ہے۔ اس ملک کے رقبہ یا حدود میں بقایا مردم شماری گزشتہ کوئی تعمیر نہیں ہوا اور اس کے متعلق جو کیفیت رپورٹ مردم شماری ۱۹۱۱ء میں درج کی گئی تھی اس میں فی الحقیقت کسی ترمیم کی ضرورت نہیں پائی جاتی۔ ممالک محروسہ کا رقبہ ۸۲۶۹۸ مربع میل ہے جو (باستثناء سال کار و منڈل و ضلع کوئٹہ) صوبہ مدراس کے مساوی یا انگلستان و ویلز کے متحدہ رقبہ کا ایک دو خمس ہے اس کی حد شمالی شرقی خانڈیس (صوبہ بمبئی) برابر اور صوبہ متوسطہ میں اور حد شرقی دریائے وردھا و گوداوری ہیں جو اس کو ایک طرف صوبہ متوسطہ کے ضلع چانڈاسے اور دوسری طرف صوبہ مدراس کے ضلع گوداوری سے جدا کرتے ہیں جنوب میں دریائے کرشنا و منجھدر ہیں جو صوبہ مدراس کے ضلع بلاری کرنول گنٹور و کرشنا کے لئے حد فاصل ہیں۔ حد غربی صوبہ بمبئی کے اضلاع دھار وارڈ۔ بیجا پور۔ شولا پور۔

داسند گریں۔

اگرچہ اس مملکت کا قبضہ وہی رہا ہے جو گزشتہ مردم شمار یوں میں تھا لیکن آبادی میں ۱۹ء
(۱۹۶۶ء) کے ۱۳۳۰۰۰ کے مقابلہ میں حالیہ شمار کے لحاظ سے ۱۹۶۰ء تک ۲۴۰۰۰۰ تک اضافہ ہو گیا
ہے جسکی وجہ سے گنجانیت فی مربع میل ۱۶۲ سے کم ہو کر ۱۵۱ نفوس ہو گئی ہے۔ صوبہ جات منقسمہ سے
مقابلہ کیا جائے تو صوبہ بدر اس سے گنجانیت کم لیکن صوبہ ہنسی (باستثناء عدن) اور صوبہ متوسطہ و برابر سے
زیادہ ہے یعنی ممالک محروسہ میں فی مربع میل ۱۵۱ نفوس ہیں تو صوبہ بدر اس میں ۲۹۰۰۰ اور صوبہ ہنسی میں (بائٹار
عدن) ۱۴۳۰۰ اور صوبہ متوسطہ میں بشمول برابر ۱۳۹۰۰ نفوس ہیں۔

۲۔ حالات طبعی و ذخیرہ۔ اس مملکت کی سطح ارضی موسمی اور آب و ہوا کے حالات گزشتہ رپورٹ
ہائے مردم شماری میں بالتفصیل بیان کر دئے گئے ہیں اور یہاں اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں بلکہ
موتی بالخصوص اس وجہ سے، بھی کہ شہر صاحب مردم شماری مہندگی ہدایت ہے کہ ”کسی صوبہ (یا ریاست)
کے طبعی جغرافیائی حالات، کے بیان کی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا یہاں پر بالاختصار اس کا ذکر کافی ہے
کہ دریائے گو داوری اور اس کے معاون پورنا۔ پرن ہتھا۔ باخرا اور دریائے کرشنا اور اس کے
معاون تلجھرا بھیما موسمی دو بڑے سلسلہ ہائے آبی میں جو ممالک محروسہ کی قوت تولید ارضی میں
اضافہ کرتے ہیں۔ نیز یہ کہ باندازہ سرسری اگر ایک خط باخرا کے جنوبی گزر سے کھینچا جائے اور بجانب
جنوب دریائے کرشنا تک بڑھایا جائے تو وہ ریاست کو دو وسیع اور تقریباً مساوی حصوں میں منقسم
کر دیکر جو ایک دوسرے سے لمبا خاص خصوصیات طبقات۔ الارض و نسل انسانی بالکل علیحدہ ہیں۔ وجہ شمال و
غرب میں ہے وہ ٹریسین طبقات کا ہے اور اس میں زیادہ تر مرٹھی بولنے والے رہتے ہیں جس کی وجہ سے
مرٹھواری کہلاتا ہے۔ اور وجہ جنوب اور مشرق میں ہے وہ سنگلاخ اور آبک آمیز ہے اور وہاں تلنگنی
بولنے والے بستے ہیں اور اسی وجہ سے وہ تلنگانہ کہلاتا ہے۔ مرٹھواری کی کافی ریگڑاکی زمیں جو ٹریپ
کے تحلیل و تجزیہ کا نتیجہ ہے نہایت سیر حال ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ ایک معقول عرصہ تک نمی کو باقی رکھ سکتی
ہے اور گیہوں اور روئی کی وسیع کاشت کیلئے سہولت بخش ہے۔ برخلاف اس کے تلنگانہ کی زمیں چونکہ
گراؤنٹ (طبقت جری) سے بنی ہے۔ اس نے ریتی ہے اور نمی کو قائم نہیں رکھ سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اس
حصہ ملک میں جہاں کی خاص فصل چاول ہے باغراض زراعتی تالابوں کا وجود نہایت ضروری ہے غرضکہ
مرٹھواری اور تلنگانہ ریاست کے دو قدرتی خطے ہیں جو الگ الگ خصوصیات رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے
اس تمام رپورٹ میں ان دونوں خطہ ہائے قدرتی کے متعلق مختلف مباحث کے لحاظ سے تناسب اور تقابل

اعداد و علمدہ علمدہ درج کئے گئے ہیں۔

۳۔ بارش۔ ریاست کی اوسط بارش تقریباً (۳۰) انچ ہے جس کی ایک بڑی مقدار جنوب مغربی بارش کے موسم میں سالانہ برس جاتی ہے برساتواری میں بمقابلہ لنگانہ کے بارش بالعموم کم ہوتی ہے۔

۴۔ قسمت ہائے انتظامیہ۔ باغرض انتظامی ریاست چار قسمتوں (اسات) یا صوبوں اور (۱۶) اضلاع میں مشمول ضلع اطراف بلدہ متعلقہ مرفخاص مبارک منقسم ہے۔ ہر ضلع ایک مجسٹریٹ اور کلکٹر کے تحت ہے جو اول تعلقہ دار کہلاتا ہے۔ ہر ضلع کی ذیلی تقسیم پھر تعلقات میں کی گئی ہے اور ہر تعلقہ تحصیلدار کے تحت ہے دو یا تین تعلقات ایک عہدہ دار حصہ ضلع کے ماتحت کئے گئے ہیں جس کا لقب دوم یا سوم تعلقہ دار ہے۔

ارہنیاات مرفخاص مبارک کل مالک حروسہ میں پھیلے ہوئے ہیں اور جو بلدہ جس در آباد کے قریب اور اطراف میں واقع ہیں انکا ایک ضلع قرار دیا گیا ہے جو ضلع اطراف بلدہ کے نام سے موسوم ہے اور ایک تعلقہ دار کے ماتحت ہے جو ریاست مقصد مرفخاص مبارک کے زیر نگرانی و اقتدار کام کرتا ہے اور بقیہ علاقہ جات مرفخاص جو عہدہ داران دیوانی کے عام نگرانی میں ہیں وہ انہیں اضلاع میں شامل ہیں جہاں وہ واقع ہیں اسی وجہ سے اس رپورٹ اور تختہ جات کشہنشاہی میں ضلع اطراف بلدہ کے اعداد و شمار بطور ایک علمدہ ضلع کے جدا گانہ درج کئے گئے ہیں۔ اور علاقہ جات مرفخاص مبارک کے دوسرے حصے کے اعداد و شمار اس تحصیل یا ضلع میں شامل کئے گئے ہیں جہاں وہ واقع ہیں۔

۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء (۱۰ سالہ تنا سن) کے دو سالہ دوران میں علاوہ بعض حقیقت

اندرون ضلع تغیر و تبدل کے ضلع عادل آباد کے تعلقات کی دوبارہ تنظیم ہوئی جس سے دو جدید تعلقات اوٹنورہ بوتھ تانام ہوئے۔ جاگیر کلیانی کا تعلق ضلع بیدہ سے ضلع گلبرگہ شریف منتقل کیا گیا۔ اور بعض تعلقات کے نام حسب تصریح حاشیہ بدل دئے گئے ہیں۔

ضلع	سابق نام تعلقہ	موجودہ نام تعلقہ
اطراف بلدہ	پشاور	دھارور
کریم نگر	جی کٹہ	حضور آباد
سیدک	دولت آباد	دقار آباد
لنگانہ	چسپریاں	جنگلاؤں
محبوب نگر شریف	کاکلی	بہت آباد
عثمان آباد	فیروز آباد	شاہ آباد
	اوسہ	لاہور

۵۔ حوالہ جات اعداد و شمار متعلق باب نہا۔ اپریل میں نمبر (۱) میں ہر ضلع کا رقبہ اور آبادی درج کی گئی ہے اور اپریل میں نمبر (۱) میں جو اس رپورٹ کی جلد دوم اپریل میں نمبر کے اختتام پر طبع کیا گیا ہے

بجز تعمیر صوبہ جات کا ذکر جو کیا گیا ہے وہ ان صوبہ جات سے متعلق ہے جو وقت سے کم نشانی قائم تھے اسکے بعد سے صوبہ جات کے کرنے گئے ہیں اور اضلاع علیٰ حال قائم ہیں۔ مہندران ال کوہ و بونیر و اتریاات انتظامی، ملکی انجینئرنگ ملکی میں ہیں اول تعلقہ دار کا لقب تعلقہ دار ہے۔ دوم دوم تعلقہ دار کا لقب مدد کا تعلقہ دار سے تبدیل ہو گیا ہے۔

مثلاً اعداد متعلقہ تخیلات درج کئے گئے ہیں۔ اس باب کے اختتام پر جو چھ تختہ جات ضمیمہ ملحق ہیں ان کے منجملہ نمبر ۱ میں آبادی کی گنجائیت بناسبت باش رقبہ جات مزروعہ بتلائی گئی ہے۔ نمبر (۲) میں آبادی کی درجہ بندی بلحاظ گنجائیت کی گئی ہے نمبر (۳) میں گنجائیت آبادی کا تفاوت سن ابتداء کے لئے (۱۹۲۹ء) بتایا گیا ہے جو ملک سرکاری میں پہلی باضابطہ مردم شماری کا سال تھا۔ نمبر (۴) میں فطری آبادی کا تفاوت بمقابلہ (۱۹۱۱ء) (۱۹۳۲ء) ظاہر کیا گیا ہے۔ نمبر (۵) میں اعداد حیات و مائت درج کئے گئے ہیں اور نمبر (۶) میں تعداد نفوس فی مکان اور تعداد امکانہ فی مربع میل ظاہر کئے گئے ہیں۔

۶۔ گوشتوارہ اعداد و شمار رقبہ و آبادی ۱۰ اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۱۴ اردی بہشت ۱۳۳۰ء کو جو مردم شماری ہوئی وہ ممالک خروسیہ اپنی نوعیت کی پانچویں تھی اور حقیقی آبادی ۷۰،۷۰،۷۰۰ تھی ممالک خروسیہ کے رقبہ ۸۲،۹۸۰ مربع میل کے لحاظ سے آبادی کی گنجائیت بمقابلہ گزشتہ ۱۲۲ نفوس فی مربع میل کے ۱۵۱ نفوس فی مربع میل پڑتی ہے۔ چاروں اسماء انتظامی کے منجملہ صوبہ گلبرگہ شریف آبادی و رقبہ دونوں حقیقتوں سے اول ہے جہاں ۲،۲۱۱،۰۰۰ مربع میل کے رقبہ میں جو ملک بلخیم کا المضاعف ہے ۳،۳۴،۳۰۰ نفوس کی آبادی ہے۔ صوبہ سرحد جو بلحاظ رقبہ ملک ڈنمارک سے بقدر ایک ہزار مربع میل بڑا ہے۔ اس ریاست کا سب سے چھوٹا صوبہ ہے جس کا رقبہ ۸،۷۰۰ مربع میل اور آبادی ۲،۵۹۲،۵۰۰ ہے۔ صوبہ اورنگ آباد کی آبادی (۲،۶۱۸،۴۳۰) سب صوبہ جات سے کمتر ہے۔ ملک سرکاری کے چاروں صوبہ جات میں بلحاظ رقبہ و آبادی جو تناسب ہے اس کا تقابل شکل ذیل سے ظاہر ہوگا۔

نقشہ باظہار تناسب رقبہ و آبادی					
۱	۲	۳	۴	۵	۶
صوبہ درنگل	○○○○○	○○○○○	○○○○○	○○○○○	○○○○○
صوبہ سرحد	○○○○○	○○○○○	○○○○○	○○○○○	○○○○○
صوبہ اورنگ آباد	○○○○○	○○○○○	○○○○○	○○○○○	○○○○○
صوبہ گلبرگہ شریف	○○○○○	○○○○○	○○○○○	○○○○○	○○○○○

حلقہ سادہ جملہ رقبہ کا ایک فیصد ہے اور حلقہ سیاہ سے جملہ آبادی کا ایک فیصد مراد ہے۔

دونوں خطہ ہائے قدرتی کے منجملہ ملنگانہ کا رقبہ ۸۳،۳۸۴ مربع میل ہے اور آبادی ۲،۹۱۸،۴۳۰ نفوس ہے اور مرہٹواڑی کا رقبہ ۵،۱۳۵،۰۰۰ مربع میل اور آبادی ۲،۵۲۴،۵۰۰ نفوس ہے۔ اضلاع کے منجملہ درنگل جس کا رقبہ ۹،۴۴۰ مربع میل اور آبادی ۱،۸۵۰،۰۰۰ نفوس ہے۔ سب سے بڑا ضلع ہے

اور اطراف بلد جس کا رقبہ ۲۶۵۲ مربع میل اور آبادی ۴۹۸۰۴ نفوس ہے سب میں چھوٹا ضلع ہے ضلع کا اوسط رقبہ ۱۶۵ مربع میل اور اوسط آبادی ۵۴۲۲۴ نفوس ہوتی ہے ممالک محروسہ کے ضلع کے اوسط رقبہ و اوسط آبادی کا مقابلہ متضامیہ صوبہ جات نہہ کے ضلع کی

متضامیہ رقبہ و اوسط آبادی

صوبہ	اوسط رقبہ	اوسط آبادی
ریاست ہندوستان	۵۱۶۵	۴۵۴۲۲۴
صوبہ پنجاب	۲۵۴۹	۹۳۲۳۵۸
صوبہ اتر پردیش	۴۵۰۵	۶۴۰۹۵۹
صوبہ بنگال	۴۴۱۴	۱۵۴۰۱۰۱

اوسط آبادی اور رقبہ کے ساتھ تختہ مندرجہ حاشیہ میں کیا جاتا ہے

۷۔ وہ سالہ دوران کے اہم واقعات جن سے عوام

کے حالات متاثر ہوئے جن واقعات کا وقوع اس وہ سالہ عرصہ میں ہوا ہے اور جن سے عوام کے حالات متاثر ہوئے میں انکا اجمالی ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے ۱۹۱۲ء (۱۳۳۱ھ) میں افتتاح پورنا سنگولی ریلوے اور ۱۹۱۶ء (۱۳۳۵ھ) میں سکندر آباد لکھنؤ ریلوے (نامحبوب نگر) کا تذکرہ ضرور ہے۔ اسی سلسلہ میں اس کا اظہار بھی مناسب ہے کہ اس وہ سالہ مدت کے ختام کے کچھ عرصہ بعد ہی منورالذکر ریلوے لائن کی مکمل تک تکمیل ہوئی۔ ۱۹۲۱ء میں جاری شدہ ریلوے لائنوں کا طول بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ۱۰۰ میل کے ۲۰۰ میل تھا جس کی صراحت درج حاشیہ ہے۔ بالفاظ دیگر فی اہمال ہر ۱۰۰ مربع میل رقبہ کے لئے

ایک میل ریلوے لائن ہے بخلاف اس کے ۱۹۱۱ء میں ہر ۱۰۰ مربع میل رقبہ کے لئے ایک میل ریلوے لائن تھی۔

۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	فی ہر ۱۰۰ مربع میل رقبہ
۹۲۸	۴۸۸	سیاحت جاری شدہ
۳۵۴	۳۵۴	بڑی پٹری
۵۳۹	۳۵۲	چھوٹی
۳۵	۳۵	غائب

۸۔ آبپاشی۔ اس وہ سالہ دوران میں کاربانے آبپاشی و شوارع کی تعمیر و ترمیم کی طرف زیادہ توجہ معطوف کی گئی۔ تالاب عثمان ساگر جو حضرت اقدس دہلی نے نام نامی سے موسوم کیا گیا ہے ۱۳۲۵ء مطابق ۱۹۱۹ء میں بصرہ (لکھنؤ) روپیہ پائیکٹیل کمیٹی نے اس تالاب کی تعمیر و اصلاح سے کی گئی۔ ایک توفیق طیفانی روہڑی کیلئے جس سے ۱۹۱۹ء (۱۳۳۸ھ) میں کیا گیا تھا۔ اور دوسرے بلدہ حیدر آباد و چھوٹی سکندر آباد کے واسطے آب نوشیدنی کی فراہمی کے لئے اس وہ سالہ دوران کے اواخر میں ایک دوسرے تالاب کی بھی تعمیر شروع کی جو اہل الذکر کے مساعی اہمیت رکھنے والا ہے اور جس کی لاگت کا تخمینہ لکھنؤ لکھنؤ کمیٹی نے اس کا نام حضرت علی عہد سلطنت کے اسم گرامی کی مناسبت سے حمایت ساگر رکھا گیا ہے۔ اور اس کا کام بحالت تمام جاری ہے۔ اس کے علاوہ اور کئی کاڈانے آب رسانی جن میں سے ہر ایک کی لاگت دو لاکھ سے زائد ہے اس وہ سالہ مدت کے اواخر میں قریب الاختتام تھے کئی وسیع رقبہ جات بالخصوص ضلع دہلی بلکڈ و میدک میں تحت ذرائع آبپاشی لائے گئے۔

۹۔ شوارع۔ ۱۳۳۱ء (۱۹۱۲ء) میں تعمیر شوارع کا ایک وسیع نظام اہل مرتب کیا گیا جس کا نتیجہ ہوا کہ اس وہ سالہ مدت کے ختام پر ممالک محروسہ کے عمدہ نگہداشت شدہ ٹرکوں کے طول میں مزید ۲۶ میل کا اضافہ ہو کر ٹرکوں کا طول ۲۴۵ میل ہو گیا۔

۱۰۔ قیام سررشتہ جات جدید۔ ان توسیعات کے علاوہ جریلوے لائن اور ذرائع آبپاشی میں عمل میں آئیں سرکار عالی نے ان مختلف وسائل کے اختیار کرنے میں کوتاہی نہیں کی جن سے رعایائے ملک سرکار عالی کی خوشحالی اور سرسبزی میں اضافہ ہو سکی توقع ہو سکتی تھی۔ اس وہ سال مدت میں سررشتہ جات انجنین ہائے امداد باہمی۔ زراعت جفطان صحت صنعت و حرفت۔ اعداد و شمار۔ سیکرٹریٹ اس و آرائش بلدہ کے قیام سے سرکار عالی کی مستعدانہ مصلحت ملکی ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت تقدس و علی اپنی رعایا کی صلاح و فلاح میں کبشتہ پدرانہ اور مستمر دلچسپی لیتے ہیں۔

۱۱۔ انجنینہائے امداد باہمی۔ اگرچہ سررشتہ انجنینہائے امداد باہمی کا قیام اور اسکے کام کا آغاز ۱۳۲۶ء (۱۹۱۵ء) ہی میں ہوا لیکن بسی انجنینوں کے مفاد کو رعایا نے ایسا جلد سمجھ لیا کہ پانچ سال کے مختصر سے عرصہ میں ایسے ادارہ جات کے اراکین کی تعداد زائد از توقعات ہو گئی۔ اس طرح مقابلہ ۲۵ انجنینہائے امداد باہمی کے جو ۱۳۲۶ء میں قائم ہوئے جن میں ایک مرکزی بنک اور ۲۴ دیہاتی انجنین تھیں (اور جس کے ۱۶۸ اراکین تھے) ۱۳۲۶ء (۱۹۰۵ء) میں کم از کم ۱۲۵۲ انجنین قائم ہو گئیں۔ ان کے منجملہ ۱۰ مرکزی بنک (۱۱۲۰) زراعتی اور (۱۲۲) غیر زراعتی انجنین میں اور اراکین کی تعداد علی الترتیب ۱۶۹۰۔ ۲۴۴۰۔ ۲۸۱۰ ہے۔ بنک کے ادا شدہ حصص کا سرمایہ لوے صائب روپیہ اور رقوم امانتی کی مقدار زائد از لوے صائب روپیہ ہے۔ ۱۳۲۹ء (۱۹۰۸ء) میں انجنینہائے زراعتی نے اپنے اراکین کو تقریباً لوے صائب روپیہ خرچ کیا جس کے منجملہ ۴۰ فیصدی سے زائد رستم خریدی مویشی کے لئے ۱۴ فیصدی خریدی تخم و سامان خوراک کے لئے ۱۳ فیصدی ادائیگی قرضہ جات خانگی کے لئے ۹ فیصدی ترقی اراضیات کے لئے۔ اور بقیہ مختلف مفید اغراض کے لئے مخصوص تھی۔ ان ادارہ جات کی توسیع کیساتھ ساتھ ان کے اعمال و سرانفس بھی وسیع ہوئے۔ فی الوقت (۶، گودام) اور (۲۲) انجنینہائے باغدگان ایسی میں جو اصول امداد باہمی پر چلائی جا رہی ہیں۔ اور (۹۸) انجنین ایسی ہیں جنہوں نے سرکاری قواعد و ضوابط کو تسلیم کر لیا ہے اور انہی ضوابط کی پابندی سے کام کر نیکا تہیہ کر لیا ہے تاکہ حق الامکان مصائب قحط کی روک تھام کر سکیں۔ تین مرکزی بنکوں اور بارہ زراعتی انجنینوں نے انتظام کیا ہے کہ چالو کھاتہ جات اور بینک بنک جاری کر دیں۔

۱۲۔ زراعت۔ زراعتی امور میں بھی ایک حد تک ترقی ہوئی ہے۔ سررشتہ زراعت کے مساعی اس درجہ بار آور ہوئے ہیں کہ لائی ریش کی روٹی جو باوجود دلی ہونے کے انخطاط پذیر ہو رہی تھی اب اپنی اصلی حالت پر لائی گئی ہے۔ اس قسم کی روٹی کی کاشت کے لئے عمدہ تخم کی تقسیم وغیرہ

سے منجانب سرشتہ دل افزائی کی جاتی ہے۔

۱۳۔ ترقی صنعتی۔ اس کا بیان یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ ترقی صنعتی کی جانب بھی سرکار کی توجہ مبذول رہی ہے۔ سرشتہ صنعت و حرفت کا قیام صرف اس غرض سے ہوا کہ ملک کے صحیح صنعتی حالات معلوم کئے جائیں بلکہ اس مقصد سے بھی کہ مقامی صنعتوں کی ترقی کے تدابیر اختیار کئے جائیں اور جو لوگ ملک سرکار عالی میں جدید صنائع جاری کرنا چاہتے ہوں ان کو فنی مشورے سے مدد دی جائے۔ اگرچہ اس دور سالہ مدت میں گرنہائے پارچہ بانی کی تعداد سابقہ ہی قائم رہی یعنی (۳) لیکن روٹی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کی گرنیوں کی تعداد ۱۳۲۰ء (۱۹۱۱ء) کے ۸۲ سے بڑھ کر ۱۳۲۹ء (۱۹۲۰ء) میں ۲۴۰ ہو گئی۔ اور دوسرے کارخانہ جات ۳۵ سے ۱۲۶ ہو گئے۔ آٹے اور چاول کی (۵۵) گرنیاں بلکہ جیسا کہ باد میں قوت برقی سے چلتی ہیں۔ اور اس کا ہر طرح امکان ہے کہ مستقبل قریب میں قوت برقی سے صنائع میں زیادہ کام لیا جانے لگیگا۔ سرشتہ صنعت و حرفت نے جو آزمائشی باندگی کے تجربے کرائے اس سے فلانی شٹل والے آلہ کی سودمند بیچلاہوں پر بخوبی ثابت ہو گئی ہے اور وہ تعداد کثیر میں اس سے کام لینے لگے ہیں۔

۱۴۔ مجلس آرائش بلکہ۔ مجلس آرائش بلکہ نے جس کے ذمہ ۱۳۲۰ء (۱۹۱۵ء) میں محلہ جات متاثرہ طیفانی رودھوئی مابین ۱۳۱۹ء (۱۹۱۰ء) کی درستی و اصلاح اور ثنائی مکانات تعمیر کر کے گنجان محلوں کی آبادی کو گھٹانے کا کام تفویض کیا گیا تھا۔ اپنے کام کا حصہ عظیمہ بصرہ زیر کثیر مکمل کر لیا ہے۔ صرف ۱۳۲۹ء (۱۹۲۰ء) میں کارہائے تعمیر و معاوضہ اراضیات محصلہ باغراض تعمیر پر ۷۷ روپے صرف ہوئے ہیں۔

۱۵۔ تعلیم۔ عام تعلیم کے بارہ میں حضرت اقدس وٹائی کی توجہ عالی خاص سرگرمی کیساتھ مبذول رہی ہے۔ چنانچہ بڑا احسن خسرانہ ذہنی بیداری کی بنیادیں قیام جامعہ عثمانیہ سے قائم فرما دی گئی ہیں جو اس اعتبار سے عظیم الشان ہے کہ زبان اردو کے ذریعہ (جو زبان مروجہ اور سرکاری زبان ہے) اگلے شعبہ علم میں تعلیم دینے کے خیال کو عملی جامہ پہنانے کی یہ پہلی کوشش ہے۔ گو کہ زبان انگریزی کی تسلیم بطور ایک اعلیٰ مضمون کے لازمی رہیگی۔ معاملات تعلیمی میں جو ترقی ملک سرکار عالی میں ہوئی ہے وہ فی الحقیقت اس دور سالہ مدت کا ایک نمایاں پہلو ہے۔ اس مدت کے دوران میں جیسا کہ باب ہشتم کے ملاحظہ سے واضح ہوگا۔ تعلیم گاہوں کی تعداد میں (۴۰) فی صدی اور متعلمین کی تعداد میں ۱۲۸ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔ مجلس صفائی بلکہ جیسا کہ آج کے مدارس جاری کئے جن میں ۹۱

طلبہ کو ابتدائی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

رہنمایا کی حالت سنبھالنے کے لئے اس وہ سال مدت کے دوران میں بہت کچھ کیا گیا لیکن برہمنی سے قدرت کی طرف سے اس کی تائید نہیں ہوئی۔ ان دس سال کے منجلہ سالوں میں نہایت تفریبا یا مضرت بخش افراط کیساتھ بارش ہوئی اور جہاں ستانی مہلک طاعون اور اس سے زیادہ پیر جسم انفلوئنزا کے باعث ہوئی وہ نہایت تلکین تھی۔

۱۶۔ حالات موسمی۔ اس دس سال کے عرصہ میں جو موسمی اور دوسری نوعیت کے حالات ہر سال شائع ہوتے رہے انکا مختصر ذکر یہاں ہے محل نہ ہو گا کیونکہ اس سے ایک بڑی حد تک معلوم ہو جاوے گا کہ کون کون سے فطرتی عناصر آبادی کی عام ترقی میں معاون یا مخالف رہے اور ان سے کیسے کیسے اقتصاد حالات پیدا ہوتے رہے۔

۱۹۱۱ء (۱۳۳۰ھ) کی جلہ بارش گو کہ لمبا مقدار زیادہ نہ تھی تاہم اغراض زرعتی کے لئے کافی تھی۔ اگر جنوب و مغربی بارش کا آخری زمانہ کثرت بارش سے نقصان وہ نہ ہوتا تو تمام فصلوں کو فائدہ پہنچتا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ چاول اور اجناس روغنہ دار کی فصلیں تو نہایت عمدہ ہوئیں لیکن روئی کی فصل کو ماہ ستمبر (آبان) کی شدید بارش سے نقصان پہنچا۔ ۱۳۲۲ھ (۱۹۱۱-۱۹۱۲ء) میں بالعموم اساک باراں رہا اور بحر جوار کے دوسری تمام فصلوں کا قبسہ زیر کاشت اور پیداوار اوسط سے کم رہا۔ روئی صاف کرنے کی اکثر گرنیاں فصل پنبہ کی کم ایگی کی وجہ سے بند کرنی پڑیں۔ مالک محسد سرکار عالی میں طاعون کی گرم بازاری رہی اور صرف لمبہ جیسہ آبادی ۱۶ ہزار سے زائد نفوس ہلاک ہوئے۔ ۱۳۲۲ھ (۱۹۱۲ء) میں ملک سرکار عالی کے مغربی اور شمالی اضلاع میں بارش کم ہوئی جہاں کئی ماہ تک چارہ کا قحط رہا۔ مشرقی اضلاع میں کافی بارش ہوئی اور فصول توقع سے بہت زیادہ بار آور ہوئیں لیکن اس سے ملک کے دوسرے حصے کے تباہ شدہ فصول کی تلافی نہیں ہو سکی۔ ریلوے کی حد تک الگاری برآمدہ کرنی پڑی اور دولاکھ سے زیادہ قرضہ تقادوی سرکار سے دئے گئے۔ ۱۳۲۳ھ (۱۹۱۳ء) میں لمبا مقدار اعتدال سے زیادہ

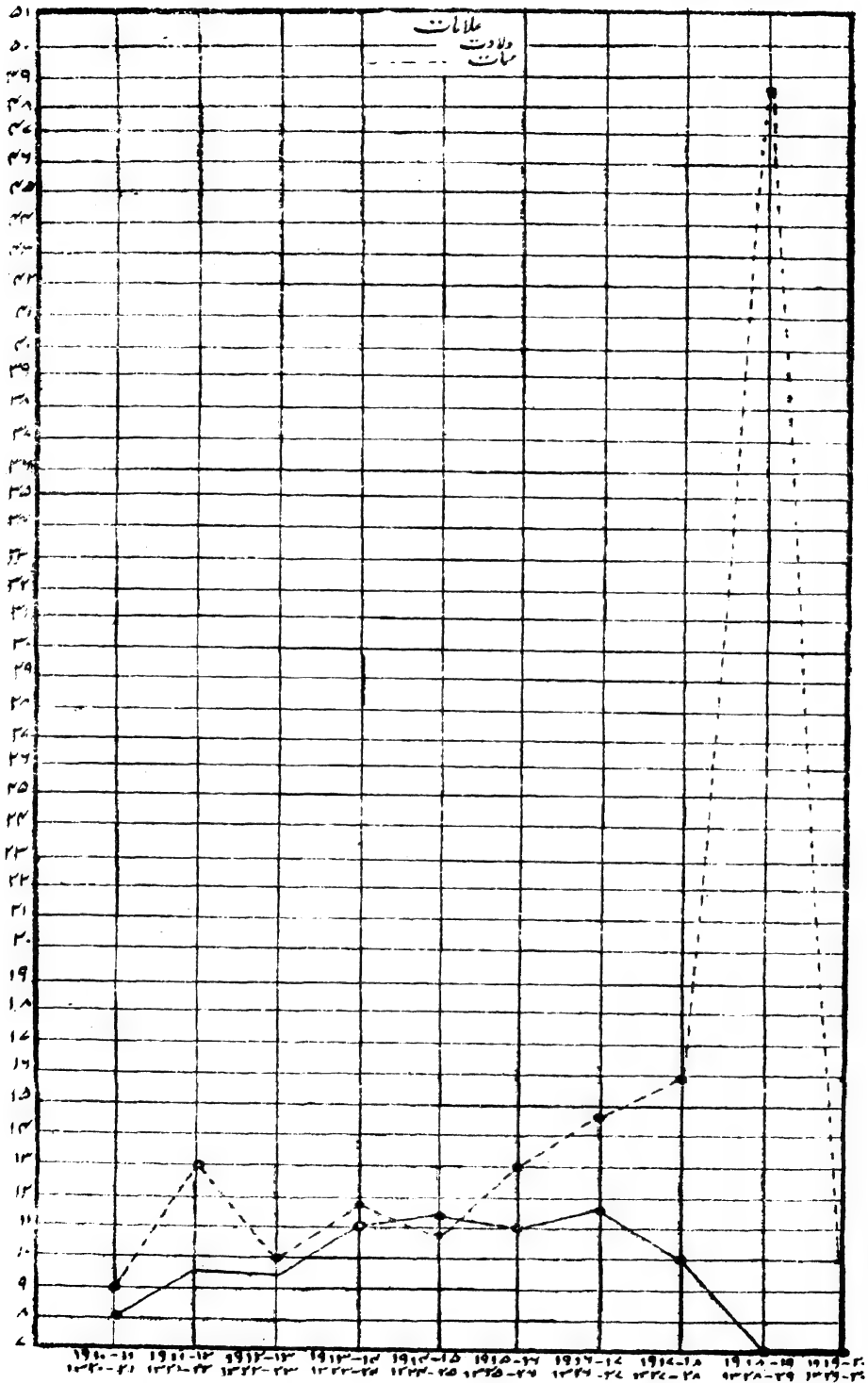
بارش ہوئی لیکن لمبا تقسیم ہر طرف برابر رہی۔ زیادہ اہم اجناس کی فصلیں اوسط سے بھی زیادہ تر ہوئیں لیکن اس سال کا موسم کثرت بخش نہیں رہا اور اموات کی تعدادیں بمقابلہ سال مابقی (۱۶) ہزار کی زیادتی ہوئی۔ ۱۳۲۴ھ (۱۹۱۴ء) میں بارش چھی ہوئی اور فصلیں بھی عمدہ ہوئیں لیکن وجہ جنگ عظیمیورپ تجارت میں خلل پڑ گیا اور پنبہ اور اجناس روغنہ دار فروخت نہیں ہوئے۔ قیمتیں

گھٹ گئی تھیں اور اُن اجناس کی بڑی مقدار کی نکاسی نہ ہو سکی ۱۲۵ھ (۱۷۱۵ء) میں بارش کثیر اور ہر طرف پھیلی ہوئی رہی لیکن بعض اخلاص میں طاعون شدت کیا تھہ شائع رہا اور ختم سال پر بلدہ حیدر آباد بھی اس سے متاثر ہوا۔ ۱۲۶ھ (۱۷۱۶ء) مختلف حیثیتوں سے عوم کے لئے مشکلات کا سال رہا۔ اوّل سال میں زراعتی حالات نہایت امید انگیز تھے لیکن جبکہ فصل خسار سے سختی کے قریب پہنچ رہی تھی بے موقع شدید بارش ہوئی جس سے روٹی اور اجناس روغت دار کی فصلیں کم از کم بقدر یکم فی صدی تلف ہو گئیں۔ شمال مشرقی بارش کا زائد بھی ایس کن رہا کیونکہ اس میں ناکافی بارش ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فصل ریت جس پر رعایا کی خوراک کا انحصار ہے اوسط سے بہت گھٹ کر رہی۔ کل سامان کی عام گرائی اور بالخصوص اجناس خوردنی اور پارچہ کی گرائی کا فطرتی نتیجہ یہ نکلا کہ طبع غریب کی زندگی کا معمولی میعار بھی عام طور پر قنزل پذیر ہو گیا۔ اور طاعون کی نہایت ہی شدید اشاعت سے انکی پریشانیوں میں اور اضافہ ہوا۔ مالک محروسہ میں اس مرض سے ۵۰ ہزار سے زائد اموات واقع ہوئیں جن میں صرف بلدہ حیدر آباد کے ۱۵ ہزار سے زیادہ اموات شریک ہیں۔ اس کے بعد کا سال یعنی ۱۲۷ھ (۱۷۱۷ء) بھی ایسا ہی پریشان کن تھا۔ اتد میں تو زراعتی حالات موافق تھے لیکن ماہ نومبر (دی) کی شدید اور بے موقع بارش نے فصل کو نقصان پہنچایا حتیٰ کہ فصل ریت آبی بھی مستثنی نہ رہ سکی۔ حصول اجناس خوردنی کی تباہی ایک سخت مصیبت ثابت ہوئی۔ بعض اضلاع میں جوار کا زرخ فی روپیہ ۵ آثار ملکہ اس سے بھی کم رہا۔ اور اجناس خوردنی کی قیمتیں فی الحقیقت اتنی گراں یا گراں تر ہو گئیں جتنی کہ ۱۲۸ھ (۱۷۹۹ء) کے قحط میں تھیں۔ بوجہ جنگ ریل کے ڈبوں کی کم یا بی کے سبب سے جو در آمد اجناس میں مشکلات پیش آئیں اس سے عام گرائی میں مزید اضافہ ہو گیا۔ ان مصائب کو کم کرنے کے لئے سرکار کو مختلف وسائل اختیار کرنے پڑے۔ جنگ کہ در آمد ال کے لئے ریلوے و گئیں مہیا نہ ہو مابین برآمد منوع ستر دی گئی۔ اور غریب کی امداد کے لئے غلہ کی دوکانات آرزاء نذر شعی قائم کی گئیں۔ کار ہائے امدادی جاری کئے گئے اور ایک خاص عہدہ دار کا غیر معمولی اقتدارات کیساتھ بطور ناظم اکولات تقرر کیا گیا۔ رعایا کو حیدر روپیہ بطور تناد و تقسیم کئے گئے اور کار ہائے خفیہ آبپاشی کے لئے دو لاکھ روپیہ منظور کئے گئے۔ عوم کے مصائب میں اضافہ کرنے کے لئے اخلاص میں بالعموم طاعون بھی شائع رہا۔ ۱۲۸ھ (۱۷۱۸ء) بھی خصوصیت کیساتھ نامساعد رہا۔ جنوب مغربی بارش قبل از وقت شروع ہوئی اور بعد میں بھی کوئی زور پکڑنے لگی۔ شمال مشرقی بارش

بھی کم ہوئی اور شمالی اضلاع میں تو مطلقاً اس کا فقدان رہا۔ ہم اجناس خوردنی کے حصول کا رتبہ اور ان کی پیداوار بھی اوسط سے بہت کم رہی۔ کیونکہ کل اجناس خوردنی کی تفصیل کامل نہیں تو جزوی طور پر تباہ ہو گئیں۔ کارہائے امدادی جاری کرنے اور پھر ماہ بہ ماہ وسیع کرنے کی ضرورت دہی ہوئی کیونکہ اس تعلقے یعنی ممالک محروسہ کا ایک ثلث قسبہ قحط زدہ قرار دیا گیا۔ کارہائے امدادی پر کام کرنے والے مزدوروں کی روزانہ اوسط تعداد ۸۵ ہزار رہی۔ مالگزاروں اور ہنسی کے منجملہ کم از کم (۵۰۰ روپیہ) کی معافی دی گئی اور کارہائے امدادی پر مجموعی طور پر (۱۵۰ روپیہ) صرف ہوئے۔ قحط کے علاوہ اس سال ایک نہایت ہی ٹھیک آنت اعلیٰ منزلی کی شکل میں نازل ہوئی۔ ابتداءً بلدہ حیدرآباد میں بندرت بچہ مرض پھیلا۔ اور آخر ستمبر (آبان) میں شرح اموات ۵۶۵ فی ہزار آبادی تک بڑھ گئی۔ ماہ اکتوبر (آذر) میں بسرعت تمام زیادتی ہوئی اور اس حد تک بڑھی کہ اسی مہینے کی ۲۰ تاریخ کو (۲۲ آذر ۱۳۲۹ سنہ مطابق ۲۱ محرم ۱۳۳۰ سنہ) ۴۶۴ کی وشتناک تعداد میں اموات واقع ہوئیں۔ اس کے بعد کمی ہوتی گئی اور اختتام نومبر (دی) پر مرض کا بالکل ازالہ ہو گیا۔ اضلاع میں یہ مرض موضع بموضع نہایت سرعت کے ساتھ پھیلا۔ نہایت احتیاط کیساتھ اندازہ کیا جائے تو بھی مجموعی طور پر اس وبا سے کم از کم ۵۰ ہزار نفوس یا لحاظ مردم شماری ۱۹۱۱ سنہ (۱۳۳۰ سنہ) فیصدی ۲ نفوس سے زیادہ ہلاک ہوئے۔ اس سال اکثر اضلاع میں طاعون بھی شائع رہا۔ ۱۳۲۹ سنہ (۱۹۱۰ سنہ) کی ہارشش ناکافی ہوئی اور ہر جگہ یکساں نہیں رہی اور مجموعی مقدار اوسط سے تقریباً نصف رہی۔ ممالک محروسہ کے (۱۶) اضلاع کے منجملہ (۱۱) اضلاع میں پانی کی قلت رہی۔ بد کی ہارشش سے ایک حد تک حالت سنبھلی۔ فصل خسریت ابض اضلاع میں اوسط سے بہتر اور فصل ربیع عموماً کامیاب رہی۔ اس کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ عسکہ کے نرخ میں ارزانی ہو گئی۔ لیکن طاعون ملک سے رفع نہیں ہوا۔ چنانچہ ۲۱ ہزار نفوس سے زیادہ کی ہلاکت کا باعث ہوا۔ صرف بلدہ حیدرآباد ہی میں ۶ ہزار سے زیادہ آدمی اس کی نذر ہو گئے۔ اس سال لیریا (بخار) طاعون سے بھی زیادہ ہلاک ثابت ہوا اور صرف اسی ایک مرض کی وجہ سے ۸۰ ہزار نفوس نذر اجل ہو گئے۔ اس سال اور گزشتہ سال کے مصائب نے باہم ملکر شرخ پیدائش بہت گھٹادی جب کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس سال کی شرح ولادت وہ سالہ عرصہ میں سب سے کمتر رہی۔

۱۔ امراض وبائی۔ اس دو سالہ مدت میں طاعون اور ہیضہ سے مجموعی طور پر علی الترتیب ۴۲۵، ۱۹، ۶۲۴، ۲۲۴ نفوس ہلاک ہوئے اور اعلیٰ منزلی جو تباہی پچائی اس کا اثر یہ ہوا کہ تعداد اموات میں اور بہت زیادتی ہو گئی۔ اس دو سالہ دوران کے

شکل یکم: برسی باطریق تعداد ولادت و اموات (تجدید چارمصر) بهر سال من بعد از ۱۹۰۰-۰۱ (تا ۱۹۱۹-۲۰) و ۱۹۲۹-۳۰



ہر سال میں سوائے ایک منتقلی سال ۱۹۲۲ء کے شرح پیدائش سے شرح اموات بہت زیادہ سی۔ شکل نمبر (۲) میں اس دو سال مدت کے حقیقی اعداد پیدائش و ممات (بحذف چار صفر) ظاہر کئے گئے ہیں اور ضمیمہ تختہ نشان میں جو اس ایکے آخر میں لکھی گئی ہیں معلوم ہوگا کہ برصغیر میں بمقابلہ پیدائش اموات کی زیادتی سے جو نقصان ہوا ہے وہ ۱۹۱۱ء (۱۹۲۲ء) کی مردم شماری کے لحاظ سے فیصد ۷ سے زیادہ ہے۔ آبادی کی اس سارگی کا فطرتی اثر یہ ہوا کہ بقدر زیادتی میں انحطاط ہو گیا جیسا کہ فرورڈ رائے کی تعداد سے ہویدا ہے اور جس کے تناسب بمطابق مردم شماری ۱۹۱۱ء (۱۹۲۲ء) جملہ آبادی کا ۳۲ فیصد تھا مگر ۱۹۲۱ء (۱۹۲۲ء) کی مردم شماری میں یہ ۹ فی صد سے کم رہ گیا۔ اس مدت میں شرح اجرت میں جو اضافہ ہوتا رہا اس کا یہ بھی ایک سبب ہے۔

۱۸۔ حالات صوبہ جات متصلہ علاقہ سرکار عظمت مدار۔ ملک سرکار عالی کے موسمی و عام صحت کے حالات متذکرہ بالا کے مقابلہ میں ملک سرکار عظمت مدار کے ایک بڑے حصے کے حالات کچھ بہتر نہ تھے۔ صوبہ بمبئی کی حالت کشمیر صاحب مردم شماری مہند کے الفاظ میں یہ تھی کہ اس دو سال مدت کے درمیان حصہ میں چند سال اچھے تھے۔ لیکن ابتدا اور انتہا کے حالات خراب تھے۔ ۱۹۱۱ء و ۱۹۱۲ء میں صوبہ کے بعض حصوں میں کارہائے امدادی کی ضرورت لاحق ہوئی اور طاعون و مہیضہ بھی شائع رہا اور ۱۹۱۸ء و ۱۹۱۹ء تو فصول کی عام سربا دی اور وبائے انفلوئنزا کے سخت حملہ کے اعتبار سے صوبہ کی تاریخ میں غالباً بدترین سال رہا۔ انفلوئنزا کی شرح اموات کا اندازہ دد فی ہزار آبادی کیا گیا۔ ۱۹۱۱ء اور سنین ۱۹۱۲ء تا ۱۹۱۸ء میں طاعون شدید رہا۔ ۱۹۱۲ء اور ۱۹۱۶ء میں شرح پیدائش کم تھی اور ۱۹۱۶ء و ۱۹۱۸ء میں شرح پیدائش سے شرح اموات زیادہ تھی۔ صوبہ جات متوسطہ و براریں ۱۲۔ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۱۶ء تک فصول کی حالت میں حد اعتدال سے چنداں زیادہ فرق نہیں آیا۔ القہر ۱۹۱۲ء و ۱۹۱۳ء میں صوبہ کے شمالی حصوں میں مہربانی طور پر فصلیں تلف ہوئیں۔ ۱۹۱۸ء و ۱۹۱۹ء میں سخت بد ہنگامی اور بعض اضلاع میں قحط رہا لیکن اس کے بعد کا سال ایسا بہترین تھا کہ عرصہ دراز سے اتنا اچھا نہیں ہوا تین سال میں اب دوسری بار قحط کا تو نہیں مگر بد ہنگامی کا اندیشہ کیا جا رہا ہے۔ وبائے انفلوئنزا نے جملہ آبادی کا ۶ فیصد ۱۹۱۸ء کے آخر میں تباہ کر دیا۔ اور سال مابعد کی شرح پیدائش کو استدر گھٹا دیا کہ ۱۹۱۶ء کے قحط کے بعد سے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس دو سالہ عرصہ میں حقے اموات بتائے گئے ہیں وہ دلاوت سے کچھ زیادہ ہی ہیں۔ صوبہ مدراس میں بحر ۱۹۱۸ء و ۱۹۱۹ء کے مجموعی لحاظ سے موسم موافق رہا اور فصلیں اچھی ہوئیں۔ ۱۹۱۸ء و ۱۹۱۹ء میں جنوب مغربی بارش ہر طرف کم ہوئی اور شمال مشرقی بارش بدیر ہوئی۔ جو قطعات بہت زیادہ متاثر ہوئے وہ شمالی

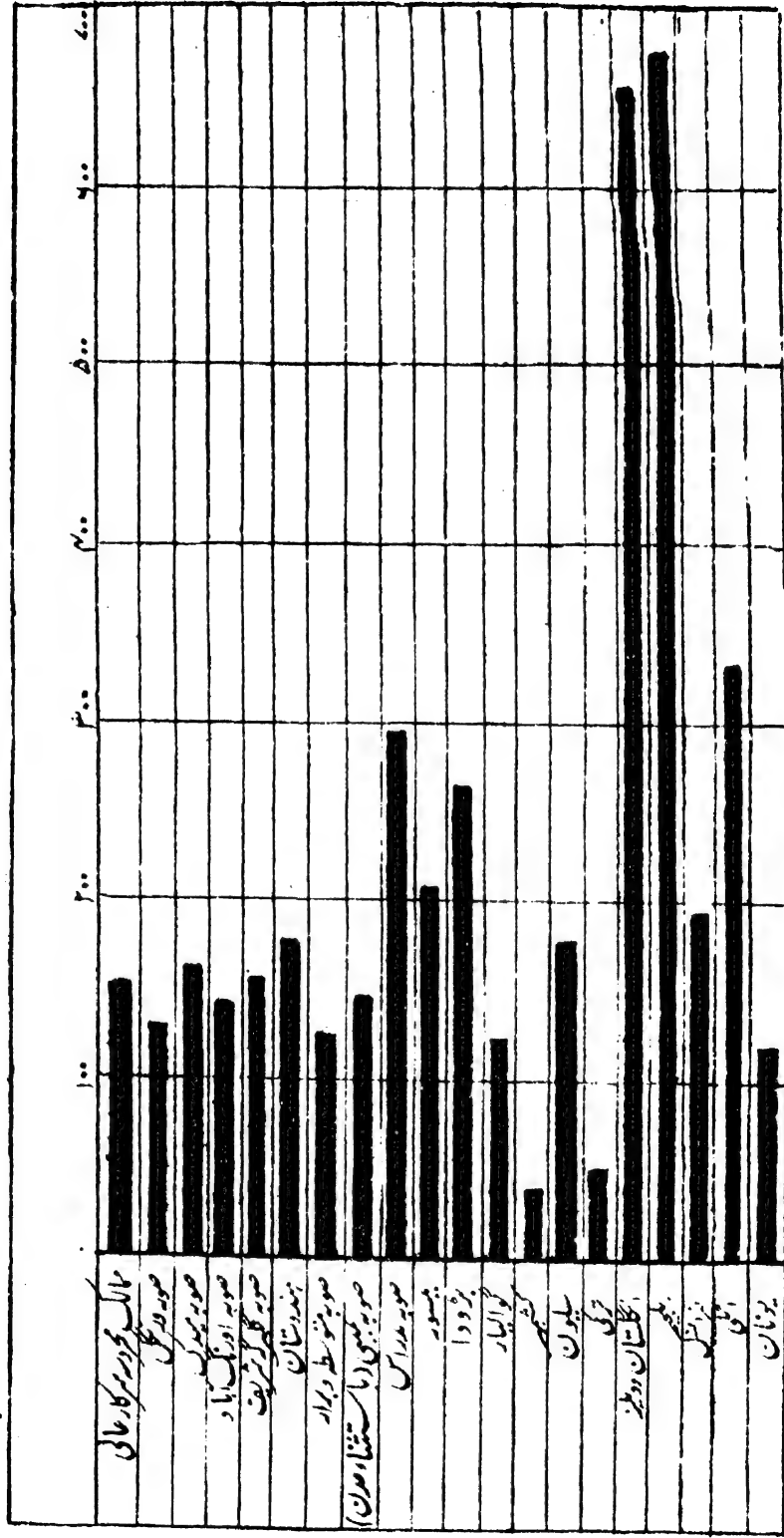
سرکار اور کن کے تھے۔ ضلع گنjam کے شمال میں ایک ہزار مربع میل سے زائد رقبہ میں سخت مصیبت پھیلی ہوئی تھی اور ماہ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں جبکہ بدترین زمانہ تھا روزانہ امدادیابوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ رہی۔ ۱۹۱۹ء سے ۱۹۲۰ء تک ۹ سال میں ۲۸۰۰۰ نفوس بیضہ سے ۵۴۰۰۰ ۲۵ نفوس چمپک سے ہلاک ہوئے۔ ضلع بلاری میں سوء اتفاق سے اس کل مدت ۲۰ سالہ میں طاعون پھیلا رہا اس صوبہ کے جملہ اموات طاعونی ۹۰۰۰ کے بیچلہ کم از کم ۳۵۰۰۰ اموات صرف اس ضلع کے حصہ میں آتے ہیں۔
.....
انفلوئنزا سے کم از کم ۶ لاکھ انسان ضائع ہوئے۔

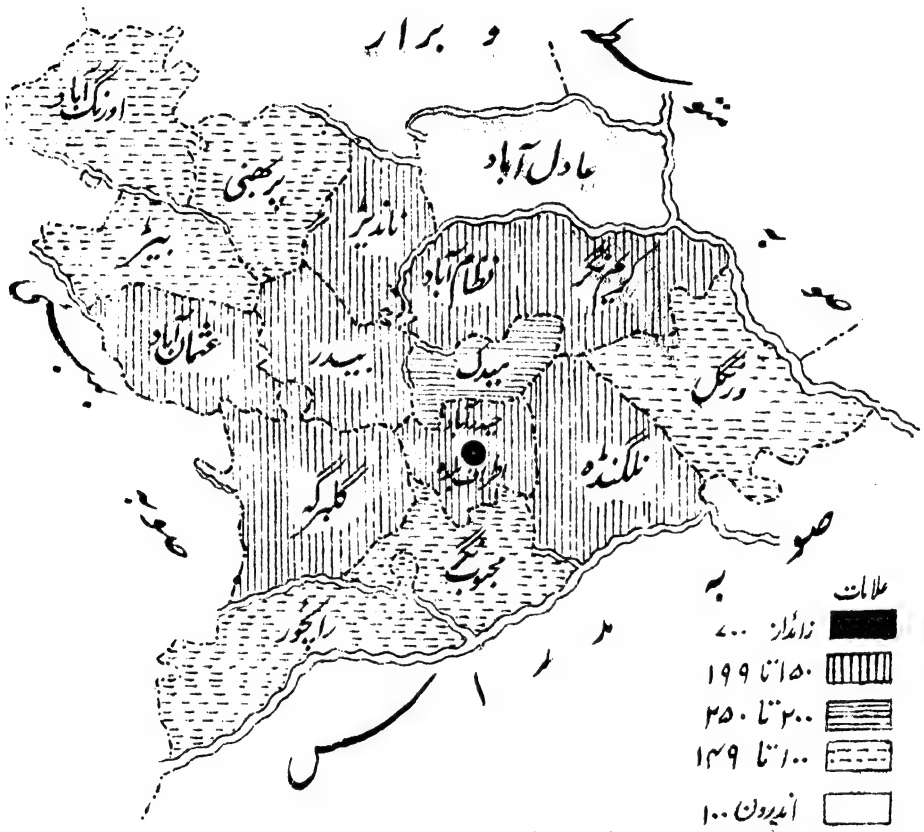
ان ایقاعہ موسمی اور غیر معمولی و بائنی حالات نے طبعی طور پر آبادی کی رفتسار
ترقی پر اور ترک وطن کرنے والوں یا آکر بسنے والوں پر بالعموم ناموافق اثر ڈالا۔
۱۹۔ گنجانی۔ جیسا کہ قبل ازیں ذکر آچکا ہے ملک سرکار عالی کی اوسط گنجائیت فی مربع میل
۱۵۱ نفوس ہے۔ ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے منجملہ خطہ تلنگانہ کی گنجائیت جس میں بلدہ حیدرآباد
واقع ہے فی مربع میل ۱۵۵ ہے اور خطہ مرہٹواری کی ۱۴۶۔ اگر بلدہ حیدرآباد کو خارج کر دیں تو
تلنگانہ کی گنجائیت مرہٹواری کے تقریباً مساوی ہو جاتی ہے۔ چاروں اسات انتظامی کے
منجملہ میں ہک باعتبار گنجائیت (۱۶۰) نفوس فی مربع میل سب میں مقدم ہے اور اس کے
بعد گلبرگہ (۱۵۵) پھر اورنگ آباد (۱۳۶) اور سب سے آخریں ورنگل (۱۲۸) آتا ہے
اگر متصلہ صوبہ جات برطانوی ہند کا مقابلہ کیا جائے تو صوبہ متوسطہ و برابر و صوبہ ممبئی
(باستثناء عدن) میں تعداد نفوس فی مربع میل بمقابلہ حیدرآباد کم پڑتی ہے اور صوبہ
مدراس کی گنجائیت اس ملک کے مقابلہ میں تقریباً دوئی ہے۔

شکل ذیل میں ملک سرکار عالمی اور اس کے اساتذہ انتظامی کا مقابلہ حیثیت مجموعی کل ہندوستان سے اور نصف صوبہ جات و ریاست ہائے ہند سے اور یورپ اور ایشیا کے چند منتخب ممالک سے کیا گیا ہے۔

(شکل اظہار مناسب گنجائیت صفحہ ۱۰ پر درج ہے)

تخت باطلہ تناسب گنجائش و تقابل بہ صوبہ جات و ریاست ہائے دیگر





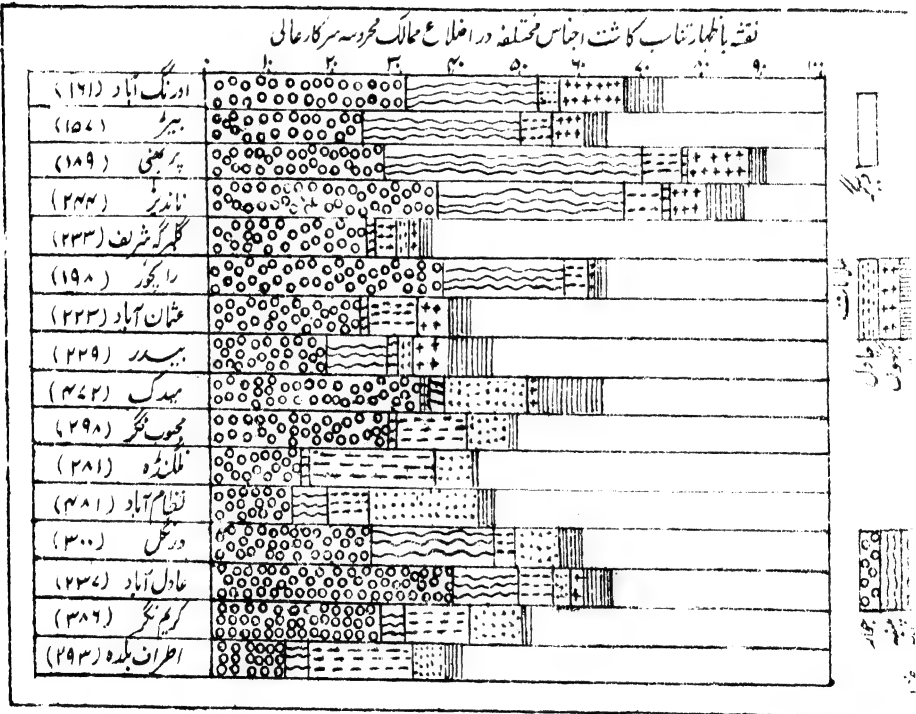
اضلاع کے منجملہ سب سے زیادہ گجانی (۲۰۱ نفوس فی مربع میل) میدک میں اور سب سے کم (۹۰) عادل آباد میں ہے۔ یہ دونوں اضلاع تلنگانہ میں واقع ہیں اور ۱۹۷۱ء میں بھی ان کے یہی مراتب تھے۔ خطہ مڑھواری میں سب سے زیادہ گجانی (۱۷۸) ناندیڑ کو اور سب سے کم (۱۱۳) بیر کو حاصل ہے۔ بقیہ اضلاع کے منجملہ تلنگانہ کے دو (ورنگل و محبوب نگر) اور مڑھواری کے تین (اورنگ آباد، پرہنجی و رانچور) اضلاع میں فی ضلع (۱۵۰) سے بھی کم گجانی ہے۔

اور تلنگانہ کے چار اطراف بلدہ - کریم نگر - نظام آباد اور لنگٹھہ) اور مرہٹاؤں کے تین (گلبرگہ عثمان آباد - میدر) ضلع میں (۱۵۰) سے زیادہ ہے۔

۲۰۔ گجانی بہ تناسب رقبہ مزدور و ضمیمہ تختہ نشان (۱) میں گجانی آبادی بمقابلہ بارش رقبہ قابل کاشت - رقبہ مزدور و فضول دکھائی گئی ہے۔ تلنگانہ کی اوسط بارش مرہٹاؤں سے زیادہ ہے۔ لیکن خطہ اول الذکر میں رقبہ قابل کاشت کافی حدی تناسب ۶۶.۶ ہوتا ہے اور اس کے مقابلہ میں خطہ مؤخر الذکر میں ۸.۷ ہوتا ہے۔ صرف قابل کاشت رقبہ کے لحاظ سے گجانی کا اندازہ کیا جائے تو بمقابلہ مرہٹاؤں کے (۱۶۸) نفوس کے تلنگانہ میں (۲۳۲) نفوس فی مربع میل پڑتے ہیں۔ اور اگر صرف رقبہ مزدور کا لحاظ کیا جائے تو یہ تناسب بڑھ جاتا ہے ضمیمہ تختہ نشان (۱) سے ظاہر ہو گا کہ حملہ رقبہ کے لحاظ سے رقبہ مزدور کا تناسب تلنگانہ میں (۴۵.۷) اور مرہٹاؤں میں (۷.۴) ہے۔ اور اس بنیاد پر اگر گجانی کا اندازہ لگایا جائے تو تلنگانہ اور مرہٹاؤں میں فی مربع میل علی الترتیب ۳۳۹ و ۲۰۲ نفوس پڑتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آبادی کی زیادہ گجانی تقسیم رقبہ کی صلاحیت جو تلنگانہ کو حاصل ہے اس کا انحصار نہ رقبہ قابل کاشت پر ہے اور نہ اراضی مزدور پر کیونکہ ان دونوں حیثیتوں سے مرہٹاؤں کو تلنگانہ پر فوقیت حاصل ہے تو اب وہ کونسے اسباب ہیں جو ان دونوں خطوں کی گجانی میں اتنے تفاوت کے باعث ہیں ؟

ایک ایسے ذرا مختصر لک میں جیسا کہ حیدر آباد ہے تقسیم آبادی کے نمایاں عناصر کا تعلق فطری حالات زرعی سے ہو گا۔ اور جب کہ رقبہ مزدور و ضمیمہ تختہ نشان کی زیادتی سے مرہٹاؤں کو زیادہ گجانی حاصل نہیں ہے تو اس کی ضرورت ہے کہ اس کے سبب یا اسباب کی جستجو اطراف نوعیت کاشت - مقدار بارش - ذرائع آبپاشی وغیرہ میں اور دوسری طرف حالات اقتصادی مثلاً منڈی کی قربت - راستوں کی سہولت - اور معیار زندگی وغیرہ میں کی جائے۔ تلنگانہ میں وسیع صحرائی رقبہ جیسا کہ اور زمین رتلی ہے۔ بارش زیادہ ہوتی ہے (۳۲ انچ) اور ذرائع آبپاشی اچھے ہیں۔ اس لئے یہ خطہ چاول کی توسیع کاشت کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ برخلاف اس کے مرہٹاؤں میں رقبہ جیسا کہ صحرائی محدود ہے چند ہیں۔ بارش کم ہوتی ہے (۲۸ انچ) نہ آبپاشی کے نالے ہیں اور نہ بڑے تالاب ہیں۔ وہاں کی زمین زیادہ تر عمدہ سیاہ رگڑ کی قسم ہے جو نمی کو قائم رکھ سکتی ہے اور گیہوں اور پنبہ کی وسیع کاشت کے لئے موزوں ہے۔ تلنگانہ میں بالعموم چار فصلیں ہوتی ہیں۔ آبی و تابی خریف

دریغ اور مرہٹواری میں صرف دو فصلوں خریف اور ربیع میں کاشت ہوتی ہے۔ چاول۔ جوار۔ باجرہ
 ارنڈی۔ تل اور مختلف اقسام کے دال تلنگانہ کے اور گیہوں۔ روئی۔ جوار۔ باجرا۔ اسی اور دال کے
 مختلف اقسام مرہٹواری کے خاص اجناس میں۔ اگرچہ کہ دال جوار۔ باجرا۔ اور اجناس روغن دار
 کی کاشت دونوں خطوں میں مشترک ہے لیکن چاول تلنگانہ کے ساتھ اور گیہوں اور روئی مرہٹواری
 کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (۱) میں تفصیلی طور پر مختلف اجناس کے رقبہ مزدومہ
 کا تناسب ضلعواری ظاہر کیا گیا ہے اور ذیل کا نقشہ اسی کی مزید وضاحت کرتا ہے۔ رقبہ مزدومہ
 کے لحاظ سے جو گنجائش آبادی ہر ضلع میں ہے وہ بھی نقشہ میں درج کر دی گئی ہے۔



اس نقشہ سے یہ بھی واضح ہو گا کہ جوار۔ اجناس روغن دار اور دالوں کی کاشت تو تمام اضلاع
 میں ہوتی ہے لیکن گیہوں اور روئی اضلاع مرہٹواری میں اور چاول تلنگانہ میں زیادہ ہوتے ہیں
 یا زیادہ وضاحت کے ساتھ یوں کہا جاسکتا ہے کہ مرہٹواری میں رقبہ مزدومہ کا ۱۹ فی صد حصہ
 گیہوں اور روئی کے لئے اور ۲۰ فی صد حصہ جوار۔ اجناس روغن دار اور دال کے لئے اور صرف
 (۱) فی صد حصہ چاول کے لئے مختص ہے اور تلنگانہ میں بلکہ رقبہ مزدومہ کا، فی صد سے

کچھ زائد حصہ چاول اور، انی صد جوار۔ اجناس روغن دار اور وال اور صنف ۵۰ فیصد گیہوں اور روئی کی کاشت کے کام میں لایا جاتا ہے۔ رقبہ مزروعہ پر گنجائیت آبادی کا حساب لگایا جائے تو اضلاع تلنگانہ میں بمقابلہ مرہٹواری کے گنجائیت زیادہ ہے باسٹت ضلع عادل آباد کے جہاں کی گنجائیت اگرچہ کم مرہٹواری کے اوسط سے کچھ زیادہ ہی ہے لیکن پھر بھی خطہ مرہٹواری کے ایک ضلع (ناندیڑ) سے کم ہے۔ یہاں اس کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اضلاع تلنگانہ کی گنجائیت آبادی کی ترتیب کم و بیش اسی درجہ پر ہے جس فیصدی تناسب سے ان میں چاول کی کاشت ہوتی ہے۔
تختہ ذیل میں اضلاع کی ترتیب مختلف عنوانات کے تحت دکھائی گئی ہے۔

بہمن	ترتیب بلحاظ										
	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
اطراف بلوچ	۹	۱۲	۱۱	۱۳	۱۶	۱۷	۱۵	۱۱	۱۳	۱	۹
درنگل	۱۲	۵	۲	۲	۱۰	۱۰	۱۱	۹	۲	۵	۲
کریم نگر	۱۱	۲	۵	۵	۹	۹	۱۲	۱۰	۵	۱	۵
عادل آباد	۱۵	۹	۱	۱	۱۰	۱۰	۹	۲	۱	۲	۹
میدک	۱۳	۲	۲	۱	۱۰	۱۰	۱۶	۱۶	۲	۱	۲
نظام آباد	۱۶	۳	۳	۳	۱۱	۱۵	۱۱	۱۰	۳	۸	۱
محبوب نگر	۱۲	۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۵	۱۵	۱۲	۲	۵
تلنگانہ	۱۰	۲	۱۰	۱۰	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۰	۱۲	۲
اورنگ آباد	۶	۹	۹	۱۵	۱۶	۱۶	۱	۱۰	۱۲	۱۵	۱۵
میسر	۵	۱۳	۱۵	۱۰	۱۲	۱۰	۱۲	۱۲	۱۵	۱۲	۱۲
ناندیڑ	۲	۱۲	۱۲	۱۱	۱۱	۲	۳	۲	۱۲	۲	۸
پرکھی	۱	۱۲	۶	۹	۶	۶	۱۳	۲	۶	۱۲	۱۲
گلبرگ شریف	۸	۱۰	۱۱	۱۱	۹	۱۱	۹	۱۱	۱۱	۱۱	۱۰
عثمان آباد	۲	۱۱	۸	۲	۱۵	۱۲	۶	۱۲	۱۱	۱۲	۱۲
راچنور	۲	۱۶	۱۶	۱۵	۱۳	۲	۲	۵	۱۶	۱۲	۱۲
میسر	۲	۱۵	۹	۱۲	۵	۸	۵	۲	۱۵	۱۰	۱۱

سب سے پہلے دونوں خطوں کے مشترک اجناس کے اعتبار سے اضلاع کی حیثیت کا لحاظ کرنا

نام ضلع	ترتیب بلحاظ		نام ضلع	ترتیب بلحاظ	
	۱	۲		۱	۲
اٹراف بلدہ	۱۳	۶	اونگ آباد	۵	۱۵
درنگل	۴	۴	بیسر	۱۰	۱۶
کریم نگر	۵	۳	تادیٹر	۲	۸
عادل آباد	۱	۹	پربھنئی	۸	۱۴
میدک	۳	۲	گلبرگر شریف	۱۴	۱۰
نظام آباد	۱۶	۱	عثمان آباد	۱۱	۱۲
محبوب نگر	۶	۵	راپچور	۷	۱۳
تلنگنہ	۱۲	۷	بیسر	۱۵	۱۱

چاہئے یعنی بلحاظ حوار۔ اجناس روغدار و وال
نختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ ان اجناس
کا مشترکہ فیصدی تناسب بلحاظ ترتیب مداح ضلع
باعتبار گنجائیت آبادی جملہ رقبہ مزدوعہ کے
مقابلہ میں کیا ہوتا ہے اور یہ بھی واضح ہوگا کہ
ان اجناس کا کوئی خاص اثر تعداد نفوس ضلع
پر نہیں پڑتا یا کم از کم اس حد تک نہیں پڑتا جتنا کہ
دوسرے اجناس کا پڑتا ہے مثلاً ضلع
نظام آباد کہ وہ بلحاظ گنجائیت آبادی ملک
سرکار عالی میں اول ہے لیکن ان اجناس کی
کاشت کے اعتبار سے اس کا درجہ سب سے

کمتر ہے۔ اس کے مقابلہ میں عادل آباد کو ملاحظہ کیجئے کہ وہ ان اجناس کی کاشت کے لحاظ سے سب
اول ہے لیکن بلحاظ گنجائیت آبادی تلنگانہ میں سب سے آخر ہے۔ بہر حال ان اجناس کی کاشت
کا گنجائیت سے کوئی تعلق مہیا پایا نہیں جاتا۔

۲۔ گنجائیت آبادی بہ اضلاع تلنگانہ۔ اب اجناس اور گنجائیت کے مسئلہ کے متعلق زیادہ

تفصیلی بحث کرنیکی ضرورت ہے۔ تختہ مندرجہ

حاشیہ میں تلنگانہ کے ضلع کی گنجائیت

آبادی بلحاظ رقبہ مزدوعہ دکھائی گئی ہے اور

ضلعوں کے مدارج بلحاظ بارش۔ ذرائع

آبیاشی و تناسب رقبہ جات زیر کاشت

اجناس بھی ظاہر کئے گئے ہیں۔ مجموعی طور

پر تلنگانہ میں کل رقبہ مزدوعہ کا ۸ فیصدی

حصہ حوار۔ اجناس روغدار اور والوں کیلئے

اور ۵۰ فیصد حصہ گیہوں و پنبہ کے لئے

نام ضلع	گنجائیت آبادی	ترتیب بلحاظ				
		گنجائیت آبادی	بارش	آبیاشی	آبیاشی	آبیاشی
اٹراف بلدہ	۲۹۳	۶	۸	۱	۷	۵
درنگل	۳۰۰	۴	۲	۵	۳	۳
کریم نگر	۳۸۶	۳	۴	۴	۵	۴
عادل آباد	۲۳۷	۸	۱	۸	۱	۱
میدک	۷۷۲	۲	۵	۲	۲	۶
محبوب نگر	۲۹۸	۵	۷	۶	۴	۸
نظام آباد	۴۸۱	۱	۳	۳	۸	۲
تلنگنہ	۲۸۱	۷	۶	۷	۵	۷

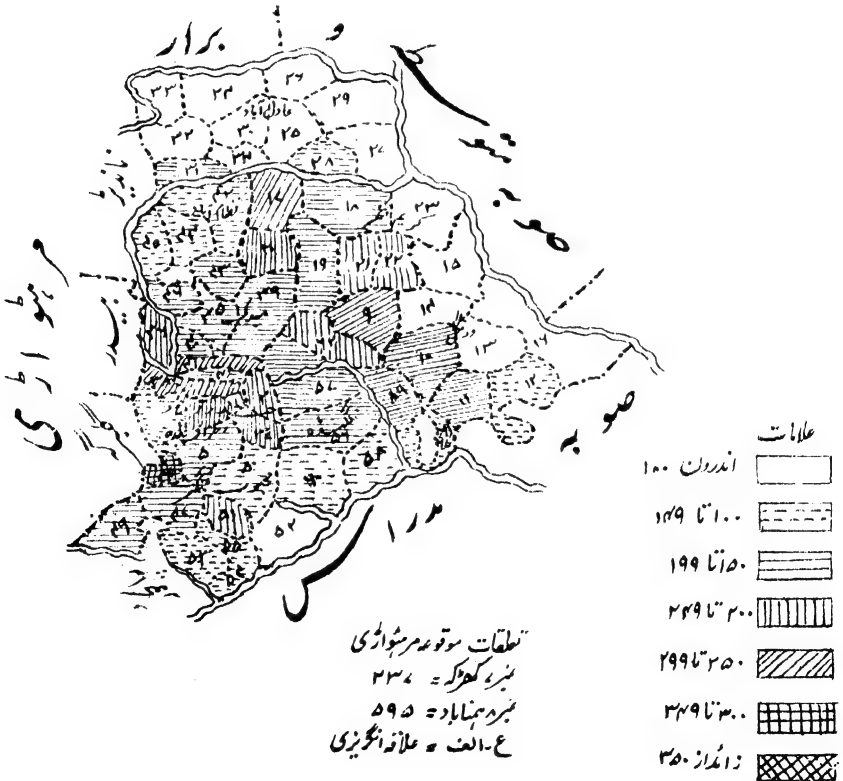
اور ۱۷۰۰ چاول کے لئے مختص ہے۔ اس خطہ میں آبادی کی گنجائیت پر چاول کی کاشت کا خاص اثر معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ ارہنی شالیزار کا فیصدی تناسب سب میں زیادہ ضلع نظام آباد میں ہے جو ۸۸ فیصد کی گنجائیت کے ساتھ سب میں اول ہے۔ اور کمترین تناسب ضلع عادل آباد میں ہے جو صرف ۳۰ فیصد کی گنجائیت کے لحاظ سے سب میں نفل ہے۔ اور بقیہ اضلاع کے منجملہ میدک، کریم نگر اور ورنگل میں گنجائیت آبادی کا درجہ ارہنی شالیزار کے فی صدی تناسب کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ البتہ صرف محبوب نگر اطراف بلدہ و ملکنڈہ کے مدارج میں کچھ تفاوت ہے۔ اگرچہ ملکنڈہ باعتبار کاشت برنج محبوب نگر اور اطراف بلدہ پر فوقیت رکھتا ہے لیکن گنجائیت آبادی کے لحاظ سے فروتر ہے۔ یہاں اس کا اور ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ملکنڈہ کے ارہنی برنج کا فیصدی تناسب محبوب نگر سے ذرا سا ہی زیادہ ہے یعنی ۶۵ فیصد کے مقابلہ میں ۶۸ فیصد اور اس ذرا سے اضافہ سے جو تفوق حاصل ہوتا ہے وہ عملاً لائق التفات نہیں۔ اس کے علاوہ محبوب نگر کو رقبہ تحت آبپاشی کا فیصدی زیادہ تناسب حاصل ہے اور تو تیسرے شدہ سکندر آباد گندک ریلوے کی وجہ سے جو ضلع میں سے گزرتی ہے اس کو اور بہولپور بھی حاصل ہیں۔ برخلاف اس کے ملکنڈہ ہنوز ایسے آسان ذرائع آمد و رفت کے برکات سے محروم ہے۔ ان وجوہات سے محبوب نگر مقابلہ ملکنڈہ زیادہ گنجان آباد ہے۔ اطراف بلدہ کو جو ملکنڈہ پر فوقیت حاصل ہے وہ بلاشبہ اس وجہ سے ہے کہ اس کے ذرائع آبپاشی بہتر ہیں۔ فی نفسہ یہ ضلع باعتبار آبپاشی ممالک محروسہ میں اول ہے اور اگر وہ وجوہات نہ ہوتے تو اس کی آبادی اور زیادہ گنجان ہوتی۔ اول تو یہ کہ یہاں اوسط بارش بہت کم ہے یعنی تلنگانہ میں کمترین اور دوسرے یہ کہ کثرت ذرائع آبپاشی کی وجہ سے جو رطوبت رتی ہے اس کے باعث اس ضلع میں بلیر یا فی بخار شائع رہتا ہے۔ علاوہ بریں بلدہ دار الحکومت سے اتصال کی وجہ سے اس کی آبادی کے ایک بڑے حصہ کے بلدہ میں منتخب ہو جانیکا احتمال ہے۔

اس حد تک گنجائیت آبادی کو لحاظ کاشت برنج جانچا گیا ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ دوسرے اجناس کے مقابلہ میں گنجائیت کیا قرار پاتی ہے۔ عادل آباد جس میں باوجودیکہ اوسط بارش ممالک محروسہ میں سب سے زیادہ ہے اور جس میں ایک طرف جوار۔ اجناس روغن دار اور دالوں کیلئے اور دوسری طرف گیہوں اور پنہ کے لئے سب سے بڑا تناسبہ رقبہ ہے لحاظ گنجائیت فروترین درجہ پر ہے، کاشت برنج کے لحاظ سے پہلے ہی ذکر ہو چکا ہے کہ اس میں بھی وہ فروتر ہے۔ اس کے بعد

میدک کو حار۔ اجناس روغندار اور دالوں کی ارضیات کے تناسب کے اعتبار سے سب پر فوقیت حاصل ہے۔ لیکن بلحاظ گنجائیت تلنگانہ میں اس کا دوسرا درجہ ہے۔ یہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ کاشت برنج کے اعتبار سے یہ ضلع دوسرے درجہ پر ہے اور کاشت گندم و دینے کے لحاظ سے زیادہ گھٹا ہوا ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس ضلع کی زیادہ گنجائی صرف حار۔ اجناس روغندار اور دالوں کی دافر کاشت کی وجہ سے ہے پس کاشت برنج بھی ایک تائیدی سبب بننا چاہئے مندرجہ بالا تختہ پر مزید غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ تلنگانہ کی گنجائیت بمقابلہ دوسرے عناصر کے زیادہ تر مقدار بارش۔ ذرائع آبپاشی اور کاشت برنج پر منحصر ہے۔

۲۲۔ گنجائیت و تعلقات تلنگانہ نقشہ نمبر (۲) سے تلنگانہ کے مختلف تعلقات کی گنجائیت آبادی فی مربع میل ظاہر ہوگی۔

نقشہ تلنگانہ ظہر گنجائیت آبادی فی مربع میل و مختلف تعلقات



(۱) بندہ چیدر آباد	(۱۴) پاکھال	(۲۶) راجورہ	(۳۸) کبلگور	(۵۰) کلہوہ کرنی
(۲) شرفی	(۱۵) ملک	(۳۷) چنور	(۳۹) سدی پیٹھ	(۵۱) ناگر کرول
(۳) عسری	(۱۶) بالو پتھ	(۳۸) کلشی پیٹھ	(۴۰) نرساپور	(۵۲) امر آباد
(۴) شمالی	(۱۷) یختیال	(۳۹) سپرپور	(۴۱) دقار آباد	(۵۳) دنیپرنی
(۵) جنوبی	(۱۸) سلطان آباد	(۴۰) ادھنور	(۴۲) آرمور	(۵۴) جیبوں
(۶) دھارور	(۱۹) کریم نگر	(۴۱) نزل	(۴۳) کاماریڈی	(۵۵) گوپال پیٹھ
(۷) کھڑک	(۲۰) سندھ	(۴۲) بوتھ	(۴۴) نظام آباد	(۵۶) ٹلفنڈہ
(۸) ہمن آباد	(۲۱) منصور آباد	(۴۳) کنوٹ	(۴۵) بودھن	(۵۷) بھونگر
(۹) درنگل	(۲۲) پرکال	(۴۴) یلغریٹ	(۴۶) یلاریڈی	(۵۸) مرپال گورہ
(۱۰) محبوب آباد	(۲۳) تھادیپور	(۴۵) میدک	(۴۷) محبوب نگر	(۵۹) سوریا پیٹھ
(۱۱) کھرم پتھ	(۲۴) عادل آباد	(۴۶) اندول	(۴۸) برکی	(۶۰) دلوک کلاہ
(۱۲) مدرہ	(۲۵) آصف آباد	(۴۷) باغات	(۴۹) شمتھل	(۶۱) حضور نگر
(۱۳) یلندو			(۶۲) جگاؤں	

ضلع عادل آباد میں (جو پہاڑیوں اور جنگل کا مخلوط مجموعہ ہے اور جس میں کاشت برنج کا تناسب بہ کم ہے) آبادی منتشر ہے۔ منجملہ تعلقات کے جن میں ضلع منقسم ہے ۹ کی گنجائیت آبادی فی مربع میل... نفوس سے بھی کم پڑتی ہے اتنی قلیل آبادی والے دوسرے تعلقات وہ ہیں جو ضلع درنگل کے شرقی حصہ میں واقع ہیں (جہاں پہاڑیاں اور صحرا بہ کثرت ہیں) اور امر آباد ہے جو ایک نہایت ہی مضر صحت علاقہ ہے اور جو محبوب نگر کے جنوب میں ریلوے لائن سے مسافت بعیدہ پر واقع ہے اور جس کی گنجائیت صرف ۴۲ ہے۔ بلحاظ سرزمین آبادی کی تقسیم کے مسئلہ کے متعلق بعد میں بحث کی جائیگی ۲۳۔ گنجائیت آبادی بہ اضلاع مرہٹواری - مرہٹواری پر نظر کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس خطہ کے اجناس خاص گہیوں اور روئی

نام ضلع	گنجائیت آبادی فی مربع میل	گنجائیت	مقدار بارش	آپاشی	جماعت اجناس	فصل برنج	فصل گندم
اورنگ آباد	۱۶۱	۷	۷	۲	۲	۸	۳
بیسر	۱۵۰	۸	۲	۶	۵	۶	۴
ناندی پٹ	۲۴۴	۱	۱	۴	۱	۳	۲
پریم پتھ	۱۸۹	۲	۲	۵	۴	۵	۱
گلبرگ ٹریف	۲۳۳	۲	۵	۱	۷	۲	۸
عثمان آباد	۲۴۳	۴	۳	۳	۶	۷	۷
راپچور	۱۹۸	۵	۸	۸	۳	۲	۵
بیسر	۲۲۹	۳	۴	۷	۸	۱	۶

ہیں نیز یہ کہ ذرائع آبپاشی بمقام بلکہ تلنگانہ بہت کم ہیں۔ گنجائیت آبادی بلحاظ رقبہ مزروع صرف ۲۰۲ نفوس فی مربع میل ہے بمقام تلنگانہ کے جہاں ۳۳۹ ہے۔ اضلاع کی گنجائیت تلخہ مندرجہ حاشیہ میں درج کی گئی ہے اور دوسرے مختلف نقطہ نظر سے بھی اضلاع کا درجہ ظاہر کیا گیا ہے۔

ف مرہٹواری میں رقبہ مزروع کے فیصدی ۸۱ حصہ میں گہیوں اور روئی کی کاشت ہوتی

اور فیصدی ۲۰ میں جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کی اور فی صدی ایک حصہ میں چاول کی پس بمقابلہ تلنگانہ مرہٹواڑی میں چاول بہت کم ہوتے ہیں لیکن گیموں اور روٹی زیادہ مقدار میں پیدا ہوتی ہے نانڈیڑ جو مرہٹواڑی میں باعتبار گنجائیت سب سے بڑھا ہوا ہے بلحاظ مقدار بارش و کاشت جوار اس خطہ میں اول ہے۔ اور صرف ایک ضلع پر بھنی کے مقابلہ میں بلحاظ کاشت گندم و پنہ درجہ دوم پر آتا ہے۔ یہاں جلد رقبہ مزروعہ کا صرف ایک فیصد رقبہ کاشت برنج کے تحت ہے۔ اس کے بعد زیادہ سے زیادہ گنجائیت ضلع گلبرگہ شریف میں دکھلائی دیتی ہے جو بلحاظ کاشت گندم و پنہ سب سے آخر اور بلحاظ مجموعی رقبہ کاشت جوار اجناس روغندار و دال آخر سے ایک درجہ پہلے سے مرہٹواڑی میں کاشت چاول کا فیصدی تناسب اسی ضلع میں سب سے زیادہ ہے۔ بیدر جو بلحاظ گنجائیت قیسرا ہے باعتبار کاشت گندم و پنہ کمتر درجہ پر۔ اور جوار۔ اجناس روغندار اور دالوں کی کاشت کے لحاظ سے سب سے افضل ہے۔ پس یہ ظاہر ہے کہ ضلع اول الذکر کو جو درجہ حاصل ہے وہ کاشت گندم و پنہ جوار کی بدولت ہے۔ ثانی الذکر کا درجہ یقیناً ان اجناس کے سبب نہیں ہے بلکہ ایک حد تک کاشت برنج کی وجہ سے ہے اور ثالث کا مرتبہ بھی یقیناً کاشت برنج کی وجہ سے ہے اسی سلسلہ میں اس کا ذکر مناسب ہے کہ گلبرگہ کو جو یہ مرتبہ باعتبار گنجائیت حاصل ہے اس کے اسباب میں ان امور واقعہ کو بھی دخل ہے کہ گریٹ انڈین پنسو لاریوے اس ضلع میں سے گزرتی ہے۔ نیز قضیہ گلبرگہ شریف ایک تجارتی مرکز ہے۔ اور اس میں ایک کارخانہ پارچہ بافی اور تین روٹی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے قائم ہیں۔ علاوہ اس کے ضلع کے حدود میں گٹھے باندھنے کا ایک کارخانہ اور چھ روٹی صاف کرنے کے کارخانے قائم ہیں۔ مزید برآں یہ کہ قضیہ گلبرگہ شریف میں ایک مقدس درگاہ ہے جہاں ہر طرف سے مسلمان جمع ہوتے ہیں۔ اس طرح پر نانڈیڑ کے حق میں صرف یہ امر ہی مفید نہیں ہے کہ اس میں سے حیدرآباد گوداوری ویلی ریلوے گزرتی ہے بلکہ یہ امور بھی اسکے معین ہیں کہ روٹی کی ایک عمدہ قسم کی وجہ سے اس ضلع کی شہرت ہے اور اس میں دس روٹی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کی اور (۶) روٹی صاف کرنے کی اور ایک صرف گٹھے باندھنے کی گرنیاں ہیں۔ قضیہ نانڈیڑ سکھوں کے نزدیک مقدس ہے اور ان کے اکثر افراد زیارت کے لئے آتے رہتے ہیں۔

اب مرہٹواڑی کے دوسرے اضلاع کی طرف توجہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ پر بھنی جو بلحاظ کاشت گندم و پنہ درجہ اولین میں ہے اس کی گنجائیت آبادی گلبرگہ شریف سے کم ہے جو ان

اجناس کی کاشت کے اعتبار سے سب سے کم درجہ پر ہے لیکن چاول کی کاشت کے لحاظ سے بالاتر ہے۔ اورنگ آباد ویٹری بھی جوٹیہوں۔ رونی اور جوار کی کاشت کے اعتبار سے بالاتر ہیں لیکن بلحاظ گنجائیت آبادی گلبرگہ شریف سے کمتر ہیں۔ اس کے مقابلہ میں عثمان آباد ان اجناس کے اعتبار سے اورنگ آباد اور بیڑ سے کمتر ہے تاہم اچھی بارش سے مستفید ہو کر وہ اس قابل ہے کہ ان سردو اضلاع سے زیادہ گنجائیت قائم رکھ سکے۔ اس سلسلہ میں یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ وہ سال بہ سال کے دوران میں دو دفعہ آٹا کی کاشت پنبہ کی وجہ سے رونی صاف کرنے کی گریباں بالکل بند ہو گئیں اور یہ کہ مساک باراں و قحط و طاعون نے مرہٹواری کے شمالی اضلاع کو بمقابلہ جنوبی اضلاع کے زیادہ نقصان پہنچایا انقلوٹنزانے بھی مرہٹواری پر اپنے مہیب اثرات چھوڑے ہیں۔ اگرچہ کاشت برنج کے اراضیات ختمہ کا تناسب بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواری میں کم ہے لیکن تاہم یہ زمین نشین رہنا چاہئے کہ چاول پیدا کرنے والے اضلاع ناڈیڈر۔ گلبرگہ شریف و مید کو دوسرے گیہوں کی کاشت کرنے والے اضلاع سے آبادی کی زیادہ گنجائیت حاصل ہے۔

۳۴۔ اسباب تفاوت گنجائیت درمیان خطہ ہائے قدرتی۔ مختصر یہ ہے کہ تلنگانہ کی فصلیں مرہٹواری کی دو فصلوں کے مقابلہ میں رعایا کو سال بھر زیادہ مصروف رکھتی ہیں بالخصوص فصل ہائے تری بمقابلہ خشک فصلوں کے ایک تعداد غالب کو مصروف بکار رکھتی ہیں۔ علاوہ بریں تلنگانہ کے وسیع رقبہ جات صحرائی جو ایک حد تک اس خطہ کی زیادتی مقدار بارش کا باعث ہیں۔ اقوام صحرائی کے لئے پناہ گاہ کا کام دیتے ہیں جن کی بسر برد کم و بیش پیداوار صحرائی مثلاً جنگلی میوہ جات شہد۔ جڑوں اور گڈوں پر مہ اس غلہ کے جو قرب و جوار کے دیہاتی رقبہ جات سے لمبا تا ہے ہوتی ہے یہ جڑیں اور گڈے اور ثمر اور اشجار مثل شریفہ (سیناپھل) جو اس حصہ ملک میں خود روہوتے ہیں بالعموم طبقہ رعایا کے لئے غذا کا کام دیتے ہیں۔ اور خصوصاً جب کبھی غلہ کی پیداوار خفیف ہو تو یہ بڑے مفید معاون ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مرہٹواری کی خشک فصلیں اتنے کثیر مز دور ان زرعتی کی خدمات کی طالب نہیں ہیں جتنی کہ تلنگانہ کی تری فصلیں۔ اور اس حصہ ملک میں جنگلات کا فقدان غریب طبقات کو ان ارزاں اقسام غذا سے محروم رکھتا ہے جس سے علاوہ غلہ کے تلنگانہ کے باشندے مستفید ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں مرہٹواری کی زراعت کا انحصار بمقابلہ تلنگانہ کے زیادہ تر بارش پر ہے۔ اور جب کبھی بارش نہیں ہوتی تو یہ حصہ ملک دوسرے حصص کے مقابلہ میں نسبتاً زیادہ متاثر ہو جاتا ہے یہی باعث ہے کہ گزشتہ ۵۴ سال کے دوران میں جو درم، سخت

تھو واقع ہوئے اُن سے جو اضلاع سب سے زیادہ متاثر ہوئے وہ سب کے سب مرہٹواری کے ہیں جیسا کہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہوگا

حاصل کلام یہ کہ ان دونوں قطعاً میں صرف نوعیت و تعداد و اجناس کا شت شدہ بلکہ مرہٹواری کے انقلابات موسمی پر زیادہ انحصار بھی وہاں عناصر معلوم ہوتے ہیں جو ان دونوں خطہ ہائے قدرتی میں تفاوت گنجائیت کے موجب ہیں

۲۵۔ گنجائیت تعلقات مرہٹواری نقشہ نمبر (۳) کے ملاحظہ سے مختلف تعلقات مرہٹواری کی گنجائیت آبادی فی مربع میل

سال تختہ	اضلاع متاثرہ
۱۸۶۶ء - ۱۸۷۶ء	راجپوت - گلبرگ شریف - عثمان آباد
۱۸۷۶ء - ۱۸۸۶ء	راجپوت - گلبرگ شریف - عثمان آباد - بیڑ
۱۸۸۶ء - ۱۸۹۶ء	راجپوت - گلبرگ شریف - عثمان آباد - بیڑ - پربھی - ناند پٹر
۱۸۹۶ء - ۱۹۰۶ء	گلبرگ شریف - عثمان آباد - راجپوت -



علامات

۱۰۰ اور دن

۱۰۰ تا ۱۹۹

۲۰۰ تا ۲۹۹

۳۰۰ تا ۳۹۹

۴۰۰ تا ۴۹۹

ب = کھراگ

ج = ہناباد

د = ملاذ پوری

(۱) اورنگ آباد	(۱۳) بیڑ	(۲۵) پر بھنی	(۳۶) اندولہ	(۴۹) تلجا پور	(۶۱) سندھ پور	(۷۳) گھوڑاڑی
(۲) امبٹر	(۱۴) مومن آباد	(۲۶) بسمت	(۳۸) شاہ پور	(۵۰) لاہور	(۶۲) کپل	(۷۴) بھالکی
(۳) بھوکرون	(۱۵) آشتی	(۲۷) منگولی	(۳۹) شورا پور	(۵۱) پرینڈ	(۶۳) بلبرگ	(۷۵) اکیلی
(۴) گنگا پور	(۱۶) گیورائی	(۲۸) جفتور	(۴۰) کلیانی	(۵۲) لوہارا	(۶۴) امرچیتہ	(۷۶) پرتاب پور
(۵) جالہ	(۱۷) منجھلے گاؤں	(۲۹) پاتھری	(۴۱) چنور	(۵۳) گنجوئی	(۶۵) گدوال	(۷۷) حسن آباد
(۶) کنڑ	(۱۸) پانڈوہ	(۳۰) کلہنری	(۴۲) شاہ آباد	(۵۴) رانچور	(۶۶) بیدر	(۷۸) چنولی
(۷) پٹن	(۱۹) نانڈیڑ	(۳۱) پالم	(۴۳) السہ	(۵۵) عالم پور	(۶۷) اودگیر	(۷۹) مرگ
(۸) ویجا پور	(۲۰) قندبار	(۳۲) گلبرگ شریف	(۴۴) نانڈور	(۵۶) دیورگ	(۶۸) احمد پور	
(۹) خلد آباد	(۲۱) دیہول	(۳۳) چنولی	(۴۵) شیش پور	(۵۷) گنگاوتی	(۶۹) جنوارہ	
(۱۰) سلوڑ	(۲۲) دگلور	(۳۴) کورنگل	(۴۶) فضل پور	(۵۸) کشنگی	(۷۰) نلنگہ	
(۱۱) بھٹہ	(۲۳) جدگاؤں	(۳۵) بیٹرم	(۴۷) عثمان آباد	(۵۹) نلنگور	(۷۱) چنگوپہ	
(۱۲) لارڑا گونی	(۲۴) بلوئی	(۳۶) یادگیر	(۴۸) کلم	(۶۰) مانوی	(۷۲) ناراین کھیڑ	

ضلع اورنگ آباد کے کل تعلقات میں اور ضلع بیڑ کے ۶ تعلقات کے منجملہ ۴ تعلقات میں گجانبیت فی مربع میل ۱۵۰ سے کم ہے۔ گجانبیت کے متعلق چند دیگر امور سے فی الحال بحث کی جائیگی۔

۲۶ تقسیم آبادی بلحاظ درجات گجانبیت۔ اس باب کے مختصہ تختہ نشان (۲) میں بلحاظ گجانبیت رقبہ جات بجلی گجانبی ۱۵۰ اور ۳۰۰ کے درمیان ہے

آبادی تعلقات کی درجہ بندی کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آبادی کا ایک تناسب عظیمہ یعنی کل ریاست کی آبادی

کا (۵۸) فیصد سے زیادہ حصہ ایسے رقبہ جات میں رہائش پذیر ہے جس کی اوسط گجانبی ۱۵۰ اتنا ۳۰۰ نفوس فی مربع میل ہے اور یہ رقبہ جات کل ریاست کے فیصد ۵، ۴۵ حصے پر مشتمل ہیں ان دو سالہ مصائب نے اس زمرہ کی آبادی اور رقبہ دونوں کو بہت کچھ گھٹا دیا ہے چنانچہ سابقہ دو سالہ دوران میں ایسے حصے ملک جملہ رقبہ کے فیصد ۶۸، ۵۱ حصے پر مشتمل تھے اور انکی آبادی جملہ آبادی کا فیصد ۶۴، ۶۳ حصے تھی مہسواروں میں یہ انحطاط تلنگانہ سے نسبتاً زیادہ ہے یعنی مہسواروں میں بلحاظ رقبہ ۷ فیصد سے زائد اور بلحاظ آبادی ۵ فی صد اور تلنگانہ میں علی الترتیب ۲، ۴ اور ۹ فی صد انحطاط ہوا ہے۔ اس کے اسباب طاعون، قحط اور امساک باراں

ہیں جنہوں نے خطہ اول الذکر میں بمقابلہ ثانی الذکر کے زیادہ تنہا ہی چائی اور جو اس حصہ ملک سے اکثر نفوس کے ترک وطن کا باعث ہوئے۔

اس درجہ کی سب سے زیادہ گنجائی لاہور (۲۸۳) ضلع عثمان آباد۔ جلگتیاں (۲۷۵) ضلع کریم نگر تعلقہ ونگل (۲۶۳) وقار آباد (۲۷۳) تعلقہ پائیگاہ اور کبلیگور (۲۵۳) ہر دو موقوفہ ضلع میدک چنگوپہ (۲۸۱) اور ناراین کھیڑ (۲۷۱) ہر دو تعلقات پائیگاہ موقوفہ ضلع بیدر۔ بشیر آباد (۲۶۵) تعلقہ پائیگاہ ضلع گلبرگہ شریف۔ امرچیتہ (۲۶۰) سمستان رانچھریں ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ان اضلاع کی فہرست دی گئی ہے جن کے نام درجہ ۵ فیصد رقبہ

تناسب بقدری		ضلع
آبادی	رقبہ	
۹۸۶۲	۹۶۵۸	میدک
۸۵۶۴	۸۱۶۳	ناند پور
۹۶۵۸	۸۰۶۴	کریم نگر
۸۳۶۴	۷۹۶۶	طرائی لہہ
۸۷۱۱	۷۹۶۲	عثمان آباد

میں ایسی آبادی ہے جو اس درجہ کے تحت آتی ہے۔ گلبرگہ شریف اور بیدر کی آبادی کا ۳ فیصد حصہ اس درجہ کی گنجائیت کے رقبہ جات میں آتا ہے لیکن خود ان رقبہ جات کا تناسب کل رقبہ کے ساتھ صرف ۵۹ و ۶۴ فیصد ہوتا ہے۔

۲۷۔ رقبہ جات جنگلی گنجائی ۱۵۰ سے کم ہے۔ اس قلمرو کی جملہ آبادی کا ایک ثلث سے زائد حصہ (۳۶۸) ایسے رقبہ جات پر مشتمل ہے جن کی گنجائی فی مربع میل ۵۰ نفوس سے کم پڑتی ہے اس قسم کے رقبہ جات کا تناسب جملہ رقبہ ریاست کے ساتھ فی الوقت (۵۳۹) فیصد پڑتا ہے سابقہ ۱۰ سالہ مدت میں اس کا تناسب ۴۸،۱ فیصد تھا۔ اس درجہ میں رقبہ اور آبادی کا افسانہ بدیں وجہ ہوا ہے کہ وہ سالہ مصائب کے باعث آبادی میں انحطاط ہونے کے سبب سے بعض رقبہ جات درجہ اعلیٰ سے گھٹ کر اس درجہ میں شریک ہو گئے ہیں۔ مثلاً نظام آباد جو ۱۹۱۱ء (۱۳۳۰ھ) میں اپنے رقبہ کا ۵۱،۹ فیصد حصہ اور اپنی آبادی کا ۸۰،۳ فیصد حصہ حلقہ دوم (۱۵۰ تا ۲۰۰) کے تحت اور بقیہ ۴۴،۱ فیصد حصہ رقبہ ۱۹۶۷ء حلقہ اول (۱۵۰ اندرون) رکھتا تھا۔ اب اس قدر انحطاط پایا گیا ہے کہ اس کے رقبہ کا ۲۵،۲ فیصد اور آبادی کا ۶۴،۸ فیصد حصہ حلقہ اول کے تحت اور بقیہ حلقہ دوم کے تحت آتا ہے۔

اگر اس جلد کے آخری ضمیمہ جات نشان ۲ و ۳ ملاحظہ فرمائے جائیں تو اس کے اسباب غالباً عیاں ہو جائیں گے نظام آباد بالکل تلنگانہ کا ملک ہے اور وہاں کے باشندوں کی روزمرہ عیاشیاں چاول اور جواری ہے۔ اس کل وہ سالہ مدت کے دوران میں چاول کا نرخ اس ضلع میں مالک محرم کے

اوسط نرخ سے بہت چڑھا ہوا رہا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دس سال کے منجملہ چھ سالوں میں یہاں اجناس کے جو نرخ رائج رہے وہ ممالک محروسہ میں گراں ترین تھے۔ جو نرخ کا نرخ بھی ۸ سال میں بمقابلہ اوسط گراں رہا۔ ناکافی غذا کی وجہ سے قوت میں اس قدر انحطاط ہوا کہ لوگ آبائی امراض و بانی کا شکار ہو گئے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۵) پر ایک نظر بھی ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ باستثناء بلدہ حیدر آباد گل تلنگانہ میں نظام آباد ہی ایسا ضلع ہے کہ جہاں دس سال کے دوران میں اموات کا تناسب سب سے زیادہ رہا ہے ضلع اورنگ آباد بالکل اسی درجہ میں متزلزل ہو گیا ہے۔ کچھ تو بوجہ طاعون و قحط اور کچھ بوجہ کمی بارش اورنگ آباد کی گنجائی سنہ ۱۹۱۱ء کے ۱۴۰ نفوس فی مربع میل سے گھٹ کر سنہ ۱۹۲۱ء میں (۱۱۵) رہ گئی ہے۔ دوسرے ضلع جن کے قبضہ کا ایک کثیر تناسب اس قلیل گنجائی کے درجہ میں آتا ہے وہ عادل آباد (۹۳۵ فی صد) رانچور (۹۴۳ فی صد) اور ورنگل (۶۴۲ فی صد) ہیں۔ وہ تعلقات تلنگانہ جن کی گنجائیت قلیل یعنی فی مربع میل ۱۰۰ نفوس سے بھی کم ہے حسب ذیل ہیں۔

لک (۲۹) پالونچہ (۸۴) پاکھال (۹۱) یلندو (۹۵) ضلع ورنگل۔ مہادیو پور (۷۱) ضلع کریم نگر۔ راجوڑ (۶۶) یغزپ (۶۸) آصف آباد (۷۷) اونٹور (۷۹) عادل آباد و جنور (۸۱) سرپور (۸۳) کنوٹ (۸۵) اور بوٹھ (۹۴) ضلع عادل آباد۔ امر آباد (۴۲) ضلع محبوب نگر۔ مرہٹواڑی میں اتنی قلیل گنجائیت ان تعلقات میں پائی جاتی ہے۔ گنگاپور (۷۴) ویجا پور (۷۸) لاڑا سگھٹی (۸۴) پٹن (۹۳) نلدا آباد (۹۴) انبڑ (۹۸) اور اجنٹہ (۹۹) ضلع اورنگ آباد۔ پاٹوہ (۹۹) آشتی (۵۳) گیورانی (۸۴) ضلع بیڑ جنٹور (۸۹) ضلع پر بھی۔ فضل پور (۷۸) اندولہ و چنولی (۷۹) ضلع گلبرگہ شریف۔ یہاں اس امر کا اعادہ بے محل نہ ہوگا کہ انفلوئنزا اور طاعون نے جو بربادی مچائی اور قحط اور گرانی غلہ نے قوت میں جو کمزوری پیدا کر دی وہ مختلف اضلاع و تعلقات کے گنجائی کو گھٹانے میں بلاشبہ فمد و معاون ہوئیں۔

۲۸۔ رقبہ جات جنگلی گنجائی ۳۰۰ سے زیادہ ہے۔ اس قلمرو کی آبادی کا صرف ۲ فیصد حصہ ایسے رقبہ جات میں رہائش پذیر ہے جنگلی گنجائی فی مربع میل ۳۰۰ نفوس کی ہوتی ہے۔ منجملہ ان تین تعلقات کے جن کی گنجائی سنہ ۱۹۱۱ء میں ۳۰۰ سے زیادہ لیکن ۴۰۰ سے کم تھی صرف ایک تعلقہ پرگی ضلع محبوب نگر اپنی مرقت قائم رکھ سکا اس کی یہ حالت صرف باقی ہی نہ رہی بلکہ اس کی گنجائیت ترقی کر کے ۳۰۸ سے ۳۲۱ ہو گئی اس کے بخلاف دوسرے دو تعلقات جو دس سال قبل ہم رتبہ تھے

یعنی کلبکور ضلع میدک و کھڑک ضلع اطراف بلدہ اب گھنکر کمتر درجہ یعنی ۱۵۰ تا ۲۰۰ کی گنجائیت والے زمروں آگئے
ہنا بادو کو خط مرٹھاری میں واقع ہے لیکن باغرض انتظامی ضلع اطراف بلدہ کے تحت ہے۔ اس کا پل رقبہ ۳۰ مربع
میل ہے لیکن اسکی آبادی نہایت ہی گنجان یعنی ۴۵۰ اور ۶۰۰ کے درمیان ہے۔ یہ تعلقہ اپنی نوعیت میں سلسلہ میں
بھی یکجا نہ تھا اور ۹۵ کی گنجائیت کے ساتھ اس مرتبہ بھی اسی نوعیت پر قائم ہا۔ ملک سرکار عالی میں (۶۰۰) اور اس سے
زائد گنجائیت رکھنے والے رقبہ جات سوئے بلدہ حیدر آباد کے اور کوئی نہیں ہیں اور جیساکہ ملک ہند کے بلا و عظیمہ میں
چوتھے شہر کے شایان شان ہے اسکا قصبہ (۵۱) مربع میل ہے اور اس کی گنجائیت آبادی فی مربع میل ۹۲۵ نفوس
ہے بلدہ کے مختلف حصوں کی آبادی کے متعلق تفصیلی کیفیت باب آئندہ میں درج کی جائیگی۔

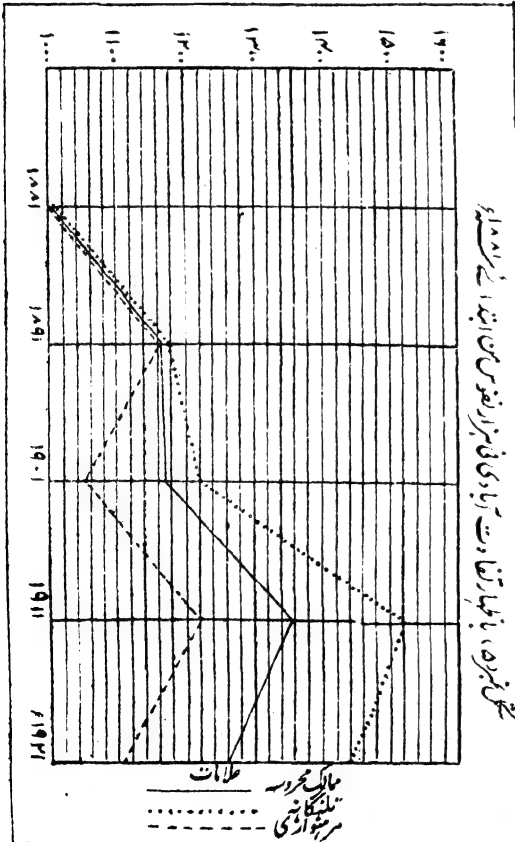
۲۹۔ نقل و حرکت آبادی۔ اس حد تک شبہ مردم شماری کی آبادی کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ اب اسکی نقل و حرکت
یعنی سابقہ مردم شماریوں سے تفاوت کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ آبادی کی نقل و حرکت کے متعلقہ اعداد و شمار پیر
ٹیل نمبر (۲) میں درج کئے گئے ہیں اور اسی بحث اور حیات و ممت کے متعلقہ اعداد و شمار نمبر جات ضمیر نشان ۳ و ۴ و ۵

لمتنبہ ایذا

سال	آبادی	کی بازیادی	
		حقیقی	فیصد
۱۸۸۱	۱۱۵۳۴۰	-	-
۱۸۹۱	۱۱۵۳۴۰	۱۱۶۲	۱۰۰
۱۹۰۱	۱۱۵۳۴۰	۱۱۶۲	۱۰۰
۱۹۱۱	۱۱۵۳۴۰	۱۱۶۲	۱۰۰
۱۹۲۱	۱۱۵۳۴۰	۱۱۶۲	۱۰۰
۱۹۳۱	۱۱۵۳۴۰	۱۱۶۲	۱۰۰

میں ہوئی تھی اور اس وقت سے آبادی میں
جو تفاوت پیدا ہونا رہا ہے وہ تحتہ مندرجہ خاتہ
میں ظاہر کیا گیا ہے۔ شکل نمبر (۵) سے بالوضاحت
یہ ظاہر ہوگا کہ خطہ ہائے قدرتی میں اوپر ملک
محدوسہ میں مجموعی طور پر ایک مردم شماری سے
دوسری مردم شماری تک فی ہزار آبادی کیسا
تفاوت واقع ہوتا رہا ہے۔

اسی شکل ترمیمی سے یہ بھی صاف معلوم ہوگا کہ



کل نمبر (۵) ظاہر تفاوت آبادی فی ہزار نفوس میں ابتدا سے ۱۸۸۱ء

ملک کی آبادی کے سیلاب میں کس طرح مدخثر ہوتا رہا ہے اور یہ آثار چڑھاؤ یکے بعد دیگرے کیسے سلسلہ وار واقع ہوئے ہیں۔ گزشتہ صدی کے آخری سالوں میں جو فحظ واقع ہوا وہ ۱۹۰۱ء میں آبادی کے اخطاط کا باعث ہوا۔ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کی وہ سال مدت اپنے پشیر سے زیادہ خوش نصیب تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۱۱ء میں ۲۰ فیصدی آبادی کا اضافہ ہوا۔ اس کے برخلاف ۱۹۲۱ء تا ۱۹۳۱ء کی وہ سال مدت جیسا کہ زیریں بل ذکر کیا جا چکا ہے کئی حیثیتوں سے تشویش ناک رہی ہے۔ ایک طرف قحط و امراض و بانیہ اور دوسری طرف منڈیوں پر جنگ عظیم کے اثرات غرض کہ دونوں لحاظ سے یہ وہ سال مدت ۱۹۲۱ء تا ۱۹۳۱ء سے بھی زیادہ ناموافق رہی اور اسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سابقہ دس سال مدت کے مقابلہ میں آبادی کا دونا نقصان ہوا۔ اس وہ سالہ دوران میں ہندوستان اپنی آبادی میں صرف ۲۷ فیصد کا اضافہ کر سکا ہے۔ ملک سرکاری کے متعلقہ صوبہ جات میں سے صرف مدراس ہی ایسا صوبہ ہے جس میں فیصد ۲۷ کی زیادتی ہوئی اور بمبئی میں تو فیصد ۱۷ کی کمی ہوئی۔ اور صوبہ متوسط میں نہایت ہی قلیل اضافہ ہوا ہے۔ مجموعی طور پر ملک سرکاری میں بمقابلہ آبادی

۱۹۱۱ء (۹,۰۲,۹۰۶) نفوس کا اتلاف

اسات	آبادی	تفاوت بمقابلہ ۱۹۱۱ء		تفاوت بمقابلہ اعداد ۱۹۰۱ء صوبہ مدراس
		حقیقی	فیصد	
بلدہ حیدرآباد	۴,۴۱,۸۷	۹۷,۴۵۹	۱۹.۳	۱۰۶۵
اطراف بلدہ	۲,۹۷,۴۹۸	۳۹,۵۲۷	۷.۳	۱۲۸۲
سنت رنگل	۲,۶۷,۶۰۲	۲۰,۸۷۴	۰.۷۸	۱۶۱۵
میدک	۲,۸۱,۵۹۲	۱۹,۱۵۵	۶.۳	۱۴۲۷
اورنگ آباد	۲,۶۱,۸۳۰	۳۵,۱۶۷	۱۱.۷	۹۸۱
گلبرگ شریف	۳,۳۳,۴۰۲	۲۴,۳۶۰	۷.۶	۱۲۴۴

ہوا ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہو گا کہ اس نقصان کی تقسیم بلدہ حیدر آباد ضلع اطراف بلدہ اور دوسرے انتظامی اسات میں کس طرح واقع ہوئی ہے۔

صوبہ رنگل نے بہت تھوڑا اضافہ ایک فیصدی سے بھی کم ظاہر کیا ہے صوبہ اورنگ آباد میں جو اس وہ سالہ مصائب کا سخت ترین آماجگاہ رہا ہے

اس کی چالیس سالہ اہل کی آبادی کے مقابلہ میں فیصدی تقریباً ۲ کی کمی آئی ہے۔ آگے چل کر معلوم ہو گا کہ جملہ کمی کا کتنا تناسب فطرتی اسباب کے باعث اور کتنا ترک وطن کے باعث ہوا ہے۔ بلدہ حیدر آباد کے متعلق باب دوم میں بحث کی جائیگی۔

۳۔ فطرتی آبادی کا تفاوت۔ آبادی کی کمی بالعموم اُن دو اسباب کے منجملہ کسی ایک سبب سے یا کچھ ان ہر دو سے ہوتی ہے یعنی پیدائش کے مقابلہ میں اموات کی زیادتی اور اگر بسنے والوں

کے مقابلہ میں تارکانِ وطن کی زیادتی رتختہ ضخیمہ نشان (۵) سے معلوم ہوگا کہ سبب اول جملہ نقصان کے دولت کا ذمہ دار ہے۔ اس کا ذکر ضروری ہے کہ گواہ اعداد و حیات و ممات قابلِ اطمینان طریقہ پر نہیں رکھے جاتے تاہم یہ امر لائقِ اظہار ہے کہ اُن اعداد کی غلطی زیادہ تر فرنگداشت کی نوعیت کی خدو معاً پیدائش کے اعداد میں ہوتی ہے نہ کہ حیات و ممات کے اعداد کے مبالغہ کی صورت میں یہ اعداد جس حالت میں بھی ہیں صاف طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ اُن قدرتی اسباب سے جو نقصان آبادی کا ہوا ہے وہ نہایت ہی عظیم ہے۔ امراض و بایئہ سے جو اس دہ سالہ دوران میں شائع رہے اموات کی تعداد کثیر رہی جیسا کہ اس امر واقعہ سے اظہار ہوتا ہے کہ سابقہ دہ سالہ مدت کے مقابلہ میں تعدادِ اموات میں فیصدی (۷۰) کی زیادتی ہوئی جس کی وجہ سے ملک کو (۶۰۰۹۲۷) نفوس کا خاص نقصان ہوا

تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ فطرتی آبادی کے مقابلہ میں حقیقی آبادی نے کس حدِ عظیمہ تک نقصان برداشت کیا ہے اور اس سے ثابت ہوگا کہ ترکین سے جو نقصان ہوا وہ فی الحقیقت زیادہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں تارکانِ

آبادی	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	فیصد تفاوت
حقیقی آبادی	۱۲۴۷۱۷۷۰	۱۳۳۷۴۶۷۶	۶۵.۸ -
آکر بننے والے	۲۰۲۷۸۱	۲۶۰۷۱۳	---
تارکانِ وطن	۳۴۶۰۲۶	۳۰۶۹۹۳	---
فطرتی آبادی	۱۲۶۱۵۰۱۵	۱۳۴۲۰۹۵۶	۶۵.۰ -

وطن کی تعداد بیرون سے آکر بننے والوں

کی تعداد سے زیادہ تھی۔ تارکانِ وطن کے اعداد اگرچہ کہ حیات و ممات کے اعداد کے مقابلہ میں زیادہ صحت کے ساتھ مرتب ہوئے ہیں مگر وہ بھی بعض خصوصیات کے تابع ہیں۔ آکر بننے والوں کے اعداد میں اس امر واقعہ سے نقص پیدا ہو جاتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنا مقام پیدائش حیدر آباد درج کر دیتے ہیں اور اس طرح اندازہ میں کمی کا باعث ہوتے ہیں۔ اور مالکِ اجنبیہ کو نقل وطن کرنے والوں کے اعداد نامکمل ہیں۔ چنانچہ برطانیہ عظمیٰ کے اعداد مہدست نہیں ہو سکتے۔ بہر حال یہ ظاہر ہے کہ اس دہ سالہ مدت میں جو اسباب فخل انداز تھے ان کی وجہ سے ایک طرف تارکینِ وطن کی تعداد میں اضافہ ہوا اور دوسری طرف آکر بننے والوں کی تعداد میں اس قدر کمی ہوئی کہ صرف اسی ایک سبب سے ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کے دہ سالہ دوران میں ۳۴۲۴۵۵ نفوس کا نقصان ملک کو برداشت کرنا پڑا اسکے مقابلہ میں سابقہ دس سال میں ۶۲۸۰۰ کا نقصان ہوا تھا۔ اگر ان دونوں مبالغہ مندرجہ بالا کے متعلقہ اعداد صحیح ہوتے تو ملک کی آبادی میں جو ۹۰۲۹۰۶ نفوس کی کمی آئی ہے

اس کے وجود پورے طور پر ظاہر ہو جاتے لیکن بصورتِ موجودہ اس نقصانِ عظیمہ کے منجملہ فیصدی تقریباً (۸۲) کی وجہ ظاہر ہوتی ہے۔

۳۔ تفاوتِ آبادیِ اعتدالی۔ اگر سن ۱۸۹۱ء اور ۱۸۹۱ء کے درمیانی مدت کے اضافہ کو آبادیِ اعتدالی کے معمولی نشوونما پر محمول کیا جائے (جبکہ نوعیت ایک سلسلہ ہندیہ کی ہے) تو شرح ترقی ضابطہ ذیل سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

لوک پن - لوک پ ج - ن لوک (۱ + ش)

جہاں پیج سے مراد ایک مردم شماری کے وقت کی آبادی ہے اور پن سے مراد آبادی ہے اس مردم شماری کے ن سال کے بعد۔ ش سے مراد شرح اضافہ سالانہ اور ن سے مراد تعداد سال۔ ۱۸۹۱ء اور ۱۸۹۱ء کے اعداد مردم شماری درج کرنے سے سلسلہ ہندیہ کی شکل یہ ہوگی۔

لوک ۱۱۵۳۰۰۹۲ - لوک ۹۸۴۵۵۹۲ = ۱۰ لوک (۱ + ش)

۱۰۰۶۲۰۹۲۳۹ - ۶۶۹۹۳۲۴۱۹۲ = ۱۰ لوک (۱ + ش)

یا ۱۰ لوک (۱ + ش) = ۶۰۶۸۸۵۲۴۶

لوک (۱ + ش) = ۶۰۶۸۸۵۲۴۶

(۱ + ش) = ۱۶۰۱۵۹۰۰

ش = ۶۰۱۵۹۸۰

اس شرح ترقی کی بنیاد پر حساب لگانے سے سن ۱۹۲۱ء میں اس ظمرو کی اوسط آبادی ۵۵۱۳۱۵۵۵ قرار پاتی ہے۔ لیکن چونکہ حقیقی آبادی بلحاظ شمار ۶۰۱۵۹۸۰ ہے اسلئے یہ معلوم ہوا کہ ۶۰ لاکھ سے زائد کا نقصان ہوا ہے۔ سابقہ مردم شماری (سن ۱۹۱۱ء) میں بھی بلحاظ اعداد ترقیِ اعتدالی ۲۰ لاکھ سے زیادہ نفوس کی کمی معلوم ہوئی تھی۔ حالانکہ سن ۱۹۱۱ء کی حقیقی آبادی بمقابلہ سن ۱۸۹۱ء بقدر ۲۰ فیصد بڑھی ہوئی تھی۔ اس نقصانِ عظیمہ کا حصہ کثیر گزشتہ صدی کے آخری سالوں کے مصائب اور وہ سالہ گزشتہ کے آفات پر محمول کیا جاسکتا ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ آبادی کی اعتدالی ترقی پر نہ صرف ان مصائب سے اثر پڑا بلکہ اس امر واقعہ سے بھی کہ اگر بننے والوں کی تعداد مسلسل انحطاط پذیر رہی اور سن ۱۹۱۱ء سے تارکینِ وطن کی تعداد برابر بڑھتی چلی جاتی ہے۔ نیز یہ کہ ولادت کے مقابلہ میں اموات کی زیادتی سے گزشتہ وہ سالہ دوران میں (۶۱) لاکھ سے زیادہ نفوس کا نقصان سائد ہوا۔

۳۲۔ آبادی کے میعادوی تغیرات - یہ بلاشبہ باعث دلچسپی ہوگا کہ حیدر آباد کی آبادی کے تغیرات

تفاوت در میان			نام صوبہ
۱۹۰۱ء و ۱۸۹۱ء	۱۹۱۱ء و ۱۹۰۱ء	۱۹۲۱ء و ۱۹۱۱ء	
۳۱۵ +	۴۵۱ +	۱۶۳ +	ہند
۳۴۴ -	۳۰۵ +	۶۴۸ -	تلو حیدر آباد
۴۶۸ +	۴۱۹ +	۳۵۴ +	بنگلہ
۱۶۱ +	۳۵۸ +	۱۴۴ -	بہار و اڑیسہ
۱۶۴ -	۶۱۰ +	۱۵۸ -	بھوٹا
۸۶۱ -	۱۶۲ +	۱۰۰ +	صوبہ مشرق وسطیٰ
۴۳۳ +	۸۶۳ +	۲۱۲ +	مدراس
۶۵۹ +	۱۰۸ -	۵۶۴ +	پنجاب
۱۶۴ +	۱۱۱ -	۳۱۱ -	صوبہ متحدہ
۱۹۶۲ -	۴۱۱ +	۴۱۶ +	کرناٹک
۰۰۰	۵۶۳ +	۱۶۳ -	کوٹلیار
۱۴۲ +	۸۶۴ +	۵۱۱ +	کشمیر
۱۳۱ +	۴۶۸ +	۳۶۰ +	میسور
۱۵۴ +	۱۶۲ +	۱۶۴ +	نٹرا و نکور

کال ہندوستان اور پھر بعض اہم صوبجات دریاست ہائے ہند کے تغیرات کے ساتھ ہر دو سالہ مدت پر مقابلہ کیا جائے تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ سال ۱۹۰۱ء کی وہ سالہ مدت ممالک محروسہ کی تاریخ میں ایک خصوصیت اور اہمیت رکھتی ہے کیونکہ اسی زمانہ میں اس کو ترقی کا وہ اعلیٰ تناسب نصیب ہوا ہے جو پہلے شاید ہی حاصل ہوا ہو۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس وقت جو (۲۰) فیصد کا اضافہ ہوا وہ باقی چھوٹی ریاستوں اور ریجنوں کے ایسا عظیم ترین تناسب تھا جو کسی ہندوستانی

صوبہ یا ریاست کو اس وہ سالہ دوران میں نصیب ہوا ہو۔ اس سے پہلے دس سال میں ممالک محروسہ کی آبادی میں ۴ فیصد سے زیادہ انخطاط ہو چکا تھا اور اس کے مقابلہ میں کل ہند و مان میں مجموعی طور پر ۲ فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا تھا۔ ۱۹۱۱ء کی مدت اس سے بدتر ہے کیونکہ اس دس سال میں حیدر آبادی کا فیصد ۶ حصہ ضائع ہوا اور کل ہندوستان کی آبادی میں جزوی یعنی ایک فیصد سے کچھ ہی زیادہ ترقی ہوئی۔

تختہ مندرجہ حاشیہ میں بعض عمودوں کی میعادوں کے انخطاط سے ۱۹۰۱ء کے بعد سے آبادی کا تفاوت ظاہر کیا گیا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف وہ اطفال جو ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کے نصف آخر میں پیدا ہوئے جبکہ طاعون و انفلوئنزا کا دور دورہ تھا ایک بڑی تعداد میں تلف ہوئے جسکی وجہ سے اسی میعاد عمر والے ۱۹۱۱ء کے اطفال کے مقابلہ میں ۲۱ فیصد سے زیادہ کا انخطاط ہوا بلکہ ہر میعاد عمر کے اشخاص بجز

میعاد عمر	فیصدی تفاوت در میان سال ۱۹۰۱ء و ۱۹۲۱ء
۵ تا ۱۰	-
۱۰ تا ۱۵	+
۱۵ تا ۲۰	+
۲۰ تا ۲۵	-
۲۵ تا ۳۰	-
۳۰ تا ۳۵	-
۳۵ تا ۴۰	-
۴۰ تا ۴۵	-
۴۵ تا ۵۰	-
۵۰ تا ۵۵	+
۵۵ تا ۶۰	+

میعاد آخری ۵۵ و زائد کے مختلف مدارج میں انخطاط پذیر ہوئے ہیں۔ قابل توالد و تنال عمر والے نفوس میں زیادہ کمی رونما ہوئی ہے اور ترقی آبادی میں خطرناک اس کا نہایت تباہ کن اثر ہوا ہے۔ گزشتہ چالیس سال کے دوران میں ملک کی آبادی بقدر ۲۶۷ فیصد ترقی کر گئی ہے اور مرہٹواری کے

۱۱۰۰ فیصد کے مقابلہ میں تلنگانہ میں ۴۵۰ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس دو سالہ مدت کے ناموافق حالات نہ ہوتے تو تلنگانہ میں اور مزید ترقی ہوتی کیونکہ فی الحقیقت وہاں ترقی کی اچھی گنجائش ہے چنانچہ اس کے قابلِ زراعت رقبہ کا ۲۰ فیصد سے زیادہ حصہ منور با متظار کا شت افتادہ ہے۔ تلنگانہ نے ۱۹۱۱ء تک یکساں مستقل ترقی ظاہر کی ہے۔ ۱۹۰۱ء میں اس کی آبادی میں ۵۰ فیصد کی زیادتی ہوئی تھی اور گزشتہ صدی کے آخری سالوں کے مصائب کے باوجود ۱۹۰۱ء میں فیصد ۶۰ کی زیادتی ہوئی تھی۔ ۱۹۱۱ء میں اس کے عین قابلِ دو سالہ عرصہ کے آخری سالوں کی عام موسمی قابلِ اطمینان کیفیت اور صحت عامہ کی عمدہ حالت سے مستفید ہو کر تلنگانہ نے اپنی آبادی میں فی صد ۲۴ کا اضافہ کر لیا۔ صرف موجودہ وہ سالہ دوران ہی میں فیصد ۵۰ کی کمی آئی ہے۔ اس کے برعکس مرہٹواری میں جو ۱۹۰۱ء میں فیصد (۸۰/۱۶) کا اضافہ آبادی میں ہوا تھا (تلنگانہ کے اضافہ کے قریب قریب ہے) طاعون اور قحط کے اثرات سے ۱۹۰۱ء میں فی صد (۱۰) کی کمی ہوئی۔ ۱۹۱۱ء میں اس کی حالت پھر پہلی اور آبادی میں فیصد (۴/۱۶) کا اضافہ ہوا یعنی اسی قدر تناسب کا جو ۱۸۹۱ء میں حال ہوا تھا۔ ۱۹۲۱ء میں پھر انحطاط ہوا اور نسبتاً تلنگانہ سے زیادہ نقصان ہوا یا بالکل صحت کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ تلنگانہ کے فیصد ۴۵ کے مقابلہ میں مرہٹواری میں فیصد ۸۰/۸ کا نقصان ہوا۔

۳۳۔ اسبابِ نقل و حرکت آبادی۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسے اسباب ہیں جو ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کے دوران میں اس ریاستِ ابدیت کی آبادی میں بالعموم انحطاط پیدا کرنے کے باعث ہوئے ایک مردم شماری سے دوسری مردم شماری کے زمانہ تک آبادی میں تغیر پیدا کرنے والے جو اسباب سمجھے جاتے ہیں وہ تین ہیں (۱) ملک زیر بحث کے رقبہ کا تغیر۔ (۲) ایک مردم شماری کے مقابلہ میں دوسری مردم شماری میں زیادہ صحت اعداد اور (۳) آبادی کی حقیقی نقل و حرکت۔

ان تین اسباب کے منجملہ پہلے دو سبب یک لخت نظر انداز کر دئے جاسکتے ہیں کیونکہ ایک کے رقبہ میں گزشتہ چالیس سال کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوا اس لئے آبادی کے تفاوت کا سبب تغیرِ رقبہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ۱۹۱۱ء کا شمار ۱۹۰۱ء کے مقابلہ میں زیادہ عمدگی سے ہوا تھا اور ۱۹۲۱ء میں ہر ممکنہ تدبیر اختیار کی گئی تھی کہ ۱۹۱۱ء سے زیادہ بہتر نہیں تو کم از کم اس کے برابر صحت حال ہو گشتہات کثیرہ کی اجرائی اور مکمل ذاتی مہایات کے ذریعہ سے شمار کنندگان کو انکے فرائض سے بخوبی آگاہ کیا گیا تھا اور اس قیاس کی تائید میں مقول وجہ ہیں کہ شمار کنندوں نے اپنے فرائض مستمدی اور خوش اسلوبی کیساتھ انجام دیئے۔

اب سبب سوم رہ جاتا ہے یعنی آبادی کی حقیقی نقل و حرکت پس ان عناصر پر غور کرنا چاہیے جو نقل و حرکت کے باعث ہوتے ہیں۔ اکثر بیشتر یہ عناصر وہی ہیں جو عوم کے مادی حالات پر موثر ہوتے ہیں مثلاً حالات فصول و صحت عامہ ترقی ذرائع آبپاشی و شوارع وغیرہ چونکہ ان عناصر پر قدرتی قوتوں یعنی پیدائش و موت کے عمل کا اور ترک وطن کرنے اور آکر بسنے کے موثر اثرات کا انحصار ہے اس لئے اُن کا بالاجمال اعادہ یہاں مناسب ہوگا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ مردم شماری سے قبل وہ سالہ دوران میں ان عمل انداز عناصر کے اثرات سے کن قدرتی نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔

سب سے پہلے یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ صرف راضی سرکاری کے رعیت واری پٹہ جات کا قریب ۲۷۵ مربع میل ہے بڑھکر اس دس سال میں ۳۲۱۲۳ مربع میل ہو گیا۔ لیکن جیسا کہ ذیل میں ذکر ہو چکا ہے موسم بارش کی خرابی کی وجہ سے چھ سال تک فصلیں اوسط سے کم ہوئیں اور غلہ کی قیمتیں نہایت ہی گراں رہیں۔ اس جلد کے آخر میں جو ضمیمہ جات اور ۲۵ مربع کئی گئے ہیں اُن سے واضح ہوگا کہ عام غذا کے غلوں (چاول۔ جواری گیہوں) کی قیمت زمانہ اعتدال کے مقابلہ میں زیادہ گراں تھی نیز یہ کہ اس وہ سالہ دوران کے سالہانے آخری میں ان اجناس عندیہ کی قیمت میں بے حد زیادتی ہو گئی تھی یعنی اوسط سے علی الترتیب فیصد ۱۶۳ و ۲۱۴ و ۲۲۱ بڑھ گئی تھی۔ بلکہ حیدرآباد میں یہ اضافے علی الترتیب فیصد ۱۴۱ و ۱۲۹ و ۱۶۰ تھے۔ ان حالات کا بجز اس کے اور کیا نتیجہ ہو سکتا تھا کہ طبقہ غریب کا معمولی معیار زندگی اور بھی پست ہو گیا اور ان میں ترک وطن کی ترغیب پیدا ہو گئی۔

شفا خانوں اور دو خانوں کی تعداد وہ سالہ دوران زیر بحث کے اوائل میں ۹۲ تھی لیکن ختم نام پر ۱۱۱ تک متجاوز ہو گئی اور بیمار ان زیر علاج کی تعداد ۱۷۵۷۷ سے بڑھ کر ۳۴۴۴۷ تک پہنچ گئی۔ اس وہ سالہ دوران میں حفظانِ صحت کا ایک ملحدہ سررشتہ بھی قائم ہوا تاکہ حالات حفظانِ صحت کی اصلاح کی تدابیر اختیار کرے اور دو خانہ جات دورہ کا بھی انتظام عمل میں آیا۔ باوجود ان سب امور کے اس وہ سالہ دوران کے حصہ کثیر میں ملک کی صحت اچھی نہیں رہی۔ طاعون کے برابر حملے ہوتے رہے۔ اور پانچ سال شدت رہی اور ہر دفعہ ۲۵ ہزار سے زیادہ اموات ہوئے۔ بلکہ حیدرآباد پر طاعون کا پہلا حملہ اگست ۱۹۱۷ء (مہر ۱۳۳۷ھ) میں ہوا اور پھر اس دس سال میں دو دورے ہوئے انفلوئنزا سے ۳ لاکھ نفوس سے زیادہ لاک ہوئے۔ تھنہ ضمیمہ نشان (۵) سے معلوم ہوگا کہ اس وہ سالہ دوران میں ممات کی تعداد حیات کی تعداد سے تقریباً ۶ لاکھ زیادہ رہی ہے۔

آبپاشی اور شوارع میں بھی کچھ ترقی ہوئی ہے خصوصاً اصلاح درنگل۔ نلگنڈہ۔ میدک۔ نظام آباد

محبوب نگر اور گلبرگہ شریف میں تقریباً ۶ مربع میل کا رقبہ جدید طور پر نخت آبپاشی لایا گیا ہے
سکن در آباد گکہ ریلوے کے افتتاح کا ذکر میں قبل کر دیا جا چکا ہے۔

مالک محروسہ سرکار عالی کی تجارت کی مجموعی مالیت نامساعد حالات کے باوجود
۱۹۲۷ء کے ۱۶۵۶۷ لاکھ سے تجاوز کر کے ۱۹۲۸ء میں ۳۶۳۰۰۶ لاکھ تک ترقی کر گئی
لیکن ضمیمہ تختہ نشان (۴) سے معلوم ہوگا کہ ملک سے ترک وطن کر کے جانے والوں کی تعداد
ملک میں آکر بسنے والوں سے تقریباً ڈیڑھ لاکھ بڑھی ہوئی ہے۔

واقعات مندرجہ بالا سے ظاہر ہو گیا کہ جو دو اسباب آبادی کے گھٹانے کے موجب ہوئے ہیں
دو صورت (۱) حالات فضول اور (۲) حالات صحت عامہ ہیں۔ ان کے باہمی عمل کا نتیجہ ہے
کہ پیدائش کے مقابل میں اموات کی افزائش رہی اور تارکین وطن کی تعداد کو دارین کی تعداد کے
مقابل غلبہ حاصل رہا۔

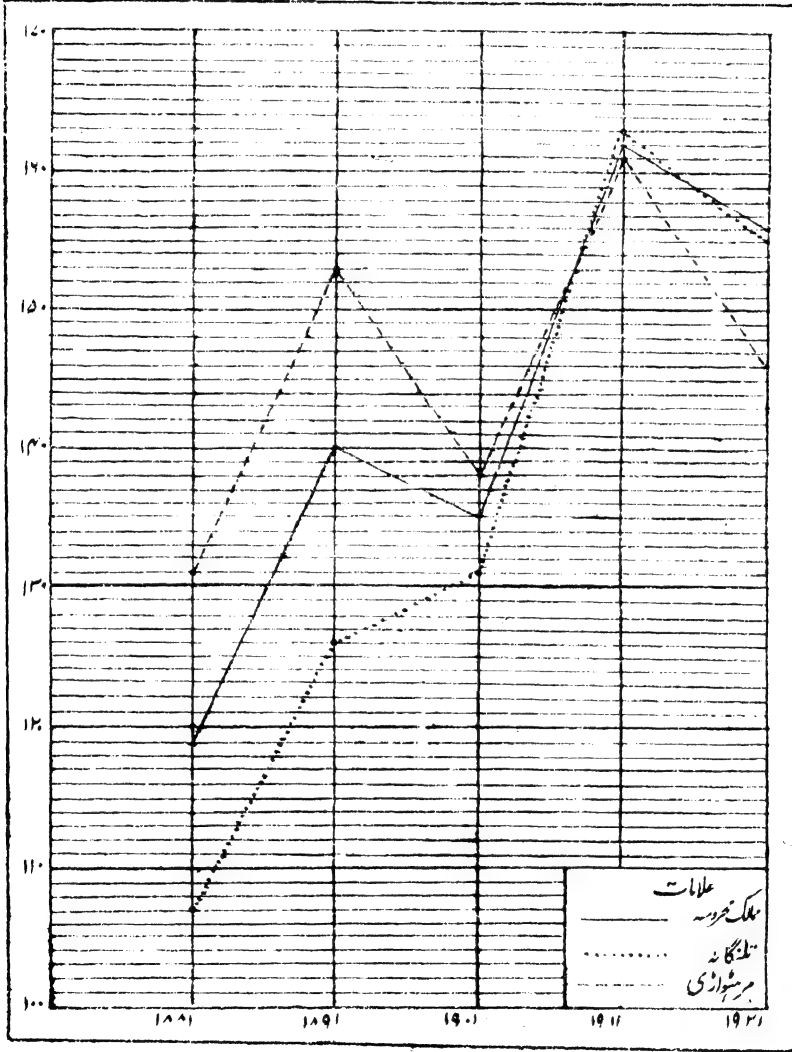
اس کا اعداد یہاں بے موقع نہ ہوگا کہ ۱۹۱۱ء کے مقابل میں ملک سرکار عالی کی آبادی بقدر
فیصد ۶۸ کم ہو گئی ہے۔ مرٹھواری میں فیصد (۸، ۸) اور تلنگانہ میں فیصد (۴، ۵)۔ اعداد
میں یوں ذکر ہو سکتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں جملہ ۹۰۲۹۰۶ نفوس ضائع ہوئے۔ تلنگانہ میں ۳۰۵۶۶۶
اور مرٹھواری میں ۵۹۲۴۰۰ جیسا کہ اس سے قبل ذکر کیا جا چکا ہے اس نقصان کے منجملہ فیصد ۸۲
حتمہ پیدائش سے اموات کی زیادتی اور آکر بسنے والوں سے ترک وطن کرنیوالوں کی تعداد کی
زیادتی پر محمول ہوتا ہے۔

پختہ آباد گنجائیت آبادی سن ابتداء ۱۹۰۱ء تا ۱۹۲۱ء

سال	تقریبی مرٹھواری	یکری فیض انسانی	تقریبی بحال
۱۸۸۱ء	۱۱۹	۵۱۳۸	۱۷۳
۱۸۹۱ء	۱۳۰	۴۶۵۷	۱۶۰
۱۹۰۱ء	۱۳۵	۴۶۷۴	۱۶۳
۱۹۱۱ء	۱۶۲	۳۶۹۵	۱۴۹
۱۹۲۱ء	۱۵۱	۴۱۲۴	۱۵۴

۳۴۔ گجانی کا مدوجزر ہر ایک مردم شماری
کے لحاظ سے گجانی میں جو تفاوت پیدا
ہوتا گیا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے
معلوم ہوگا۔ اس کا آخری خانہ یہ ظاہر
کرتا ہے کہ اگر ملک کی کل سطح پر مساوی
نصل کے ساتھ انسانوں کو پھیلا دیا
جائے تو ہر فرد کا اس کے قریب ترین
پڑوسی سے کتنا فاصلہ رہے گا۔

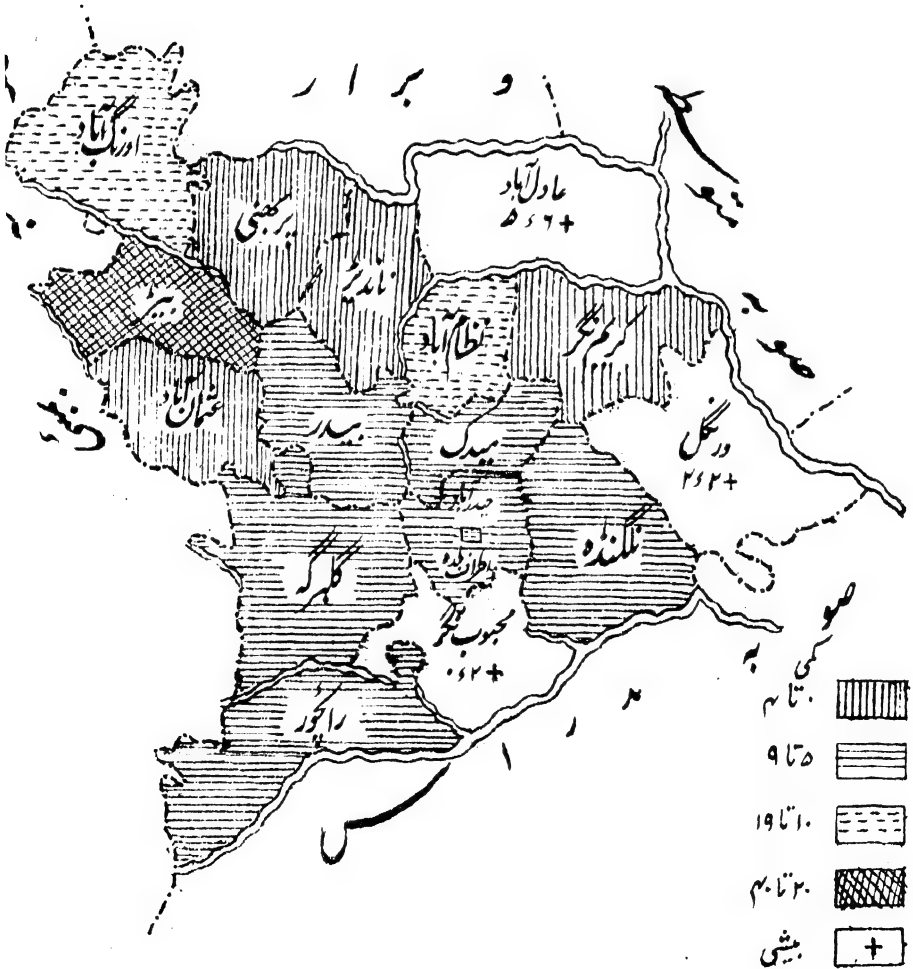
ذیل کی شکل میں ملک کی گجانی کے سر در سال تفاوت کو مجموعی طور پر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور اُس کی ساتھ
تدریجی خط ہائے ملک کی گجانی کا مقابلہ کیا گیا ہے۔
شکل باظہار تفاوت ہائے گجانی



نقشہ مندرجہ بالا سے عیاں معلوم ہوگا کہ مقابلہ وہ سال سابقہ کے فی الوقت ہر فرد کے لئے پاک و صاف ہوا

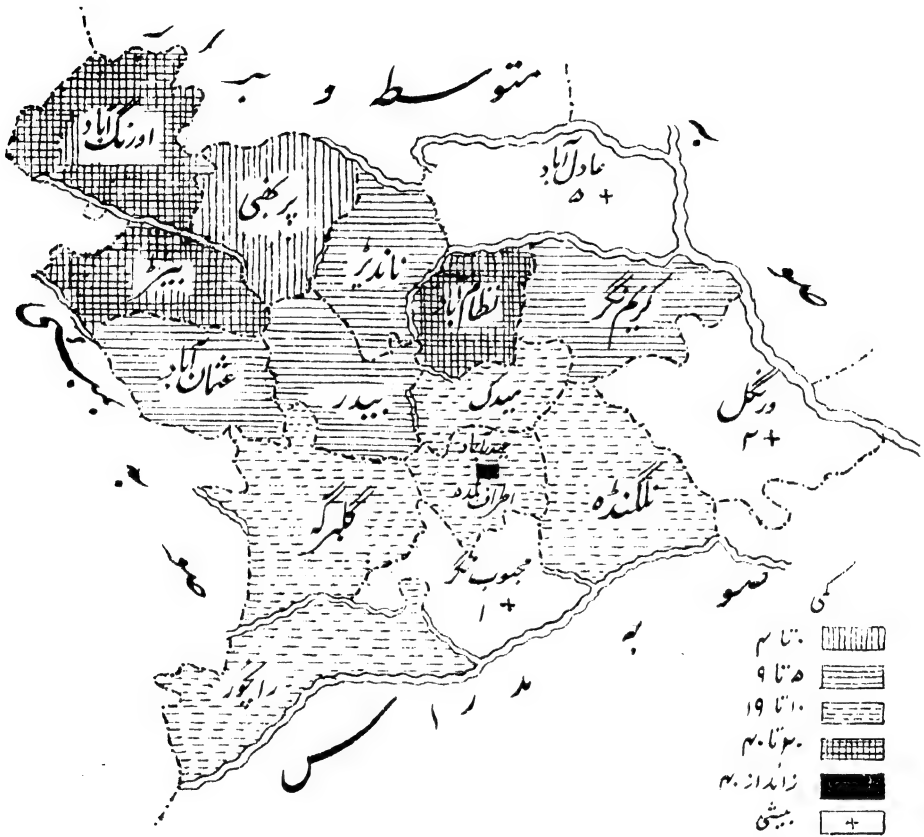
کی زیادہ گنجائش ہے۔ فی الوقت جبکہ آبادی میں انحطاط رونما ہوا ہے اور جس کا اثر اس قدر ضرور ہوا ہوگا کہ ذرائع معیشت کی کشمکش پر آبادی کا بار فطرناً ہلکا ہو گیا ہو تو ایسی صورت میں هجوم آبادی کے مسئلہ پر غور کرنیکی مطلقاً ضرورت پائی نہیں جاتی۔

۵۳۔ نقل و حرکت آبادی اضلاع نقشہ لمحہ کے ملاحظہ سے اس مملکت کے ہر ضلع کی آبادی کی گنجائی میں بمقابلہ آبادی ۱۹۱۱ء جو تفاوت فیصدی (کمی یا بیشی) پیدا ہوا ہے وہ ظاہر ہوگا۔



تختہ ضمیمہ نشان (۳) سے ظاہر ہوگا کہ اس وہ سالہ دوران میں بلدہ حیدر آباد اور اضلاع اورنگ آباد و بیٹری میں بہت نقصان ہوا ہے۔ اور ان میں سالہ ۱۹۱۱ء کی آبادی کے لحاظ سے فیصد علی الترتیب ۱۹-۱۰ اور ۱۹۱۲ء کا انحطاط ہو گیا ہے۔ بلدہ حیدر آباد کی قدرتی آبادی ایسے تارکین وطن کے مقابلہ میں آکر بننے والوں کی تعداد کی زیادتی کو حقیقی آبادی سے خارج کرنے کے بعد ۱۹۱۱ء فی الوقت ۵۹، ۵۴، ۳۳ قدر پاتی ہے۔ سالہ ۱۹۱۱ء میں اس کے مقابلہ اعداد ۲۰، ۲۵، ۱۴ تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دس سال کے عرصہ میں ۶۸، ۶۴، ۴۰ نفوس یا فیصد ۹، ۸، ۷ کی حقیقی کمی ہوگی۔ سالہ ۱۹۱۱ء و ۱۹۱۲ء کی حقیقی آبادی کا لحاظ کیا جائے تو ظاہر ہوتا ہے کہ بلدہ حیدر آباد میں ۹۶، ۳۶، ۹۱ نفوس یا فیصد ۱۹، ۱۴، ۱۰ کا نقصان ہوا ہے۔ اعداد حیات و ممات کی ترتیب بہت مزاجت ابتدائی میں ہونے کی وجہ سے اُن پر زیادہ اعتماد نہیں کیا جاسکتا لیکن بغیر کسی اندیشہ کے یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اُن میں جو غلطی ہے اُس کی نوعیت فردگزاشت اندراجات حیات و ممات کی ہے نہ کہ اضافہ یا مبالغہ کی۔ یہ ناقابل اطمینان اعداد بھی ظاہر کرتے ہیں کہ اس وہ سالہ دوران میں بلدہ حیدر آباد میں حیات سے ممات کے اعداد بقدر ۲۰، ۲۵، ۱۴ بڑھے ہوئے رہے۔ یا بالفاظ دیگر مندرجہ بالا قدرتی آبادی کی ۶۸ فیصد سے زیادہ کمی شرح ممات کی زیادتی کی وجہ سے واقع ہوئی ہے جو اشاعت طاعون و انفلوئنزا اور بوجہ گرانی عندہ طبقہ غربا کی قوت کے انحطاط کا نتیجہ ہے۔ اورنگ آباد و بیٹری قحط و قلت آب و نشینی اور طاعون کے سبب سے زیادہ شکار ہوئے اور ان اضلاع کے انحطاط کو فطرتاً انہیں مصائب کی جانب منسوب ہونا چاہئے لہذا کے جو اضلاع اس بارہ میں اظہار ترقی کرتے ہیں وہ صرف عادل آباد و رنگل و محبوب نگر ہیں جن کی گنجانی میں علی الترتیب ۶، ۵، ۲، ۲، ۲، ۲ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے اسباب بعد میں بیان کئے جائینگے۔

نقشہ مندرجہ ذیل سے ۱۹۲۱ء کے دوران میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے جو تفاوت تعداد نفوس میں بصورت
کمی و بیشی پیدا ہوا ہے وہ ظاہر ہوگا



۳۔ گجانی اضلاع ملنگانہ - تلنگانہ کے تین اضلاع درگل - عادل آباد - محبوب نگر کے سوا
بقیہ اور اضلاع کی گجانیٹ گھٹ گئی ہے۔ ان تینوں اضلاع میں رقبہ صحرائی کا تناسب
زیادہ ہے اور آبادی تشرہے گراب وہاں کے جنگلات قطع ہو رہے ہیں اور رقبہ قابل
زراعت اور رقبہ کاشت برنج میں بندرتج تو بیٹھ ہوئی جارہی ہے اور مزدور زیادہ رُجوع
ہونے لگے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کی گجانی میں (گو قلیل ہے) علی الترتیب

۲۵۰ کا اضافہ ہوا ہے۔ ورگل جس کی ابتدا ۱۸۷۷ء میں ۶۴ نفوس فی مربع میل کی گنجائی سے ہوئی مسلسل طلسم خوش بختی کا سمور معلوم ہوتا ہے کہ اس کی گنجائی ۱۸۹۱ء میں (۸۱) اور ۱۹۰۱ء میں (۹۰) ہو گئی حالانکہ اس سال مجموعی طور پر ملک سرکار عانی میں انحطاط ہوا۔ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کے وہ سالہ عرصہ میں مزید اضافہ ہوا اور گنجائی فی مربع میل ۱۴۴ نفوس تک پہنچ گئی۔ موجودہ وہ سالہ دوران میں جبکہ اکثر اضلاع میں کمی ہوئی ہے ورگل نے اپنے رقبہ کے فی مربع میل پر ۲۰ نفوس کا اضافہ حاصل کیا ہے۔ رقبہ جات صحرائی کو قابل کاشت بنانے کے علاوہ ملک کے ذرائع معدنی کی ترقی جو بصورت معدن زغالیلند میں ہو رہی ہے وہ ضلع ہڈا میں ایک کثیر التعداد آئسن والوں کیلئے جاذب توجہ ہے اور وہی وہ سالہ ترقی آبادی کا باعث ہے۔ اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ باوجودیکہ ملک کے بقیہ حصہ کیساتھ اس ضلع کی تعداد مہات بھی زیادہ تھی۔ لیکن پھر بھی یہاں کی گنجائی میں زیادتی ہوئی۔ عادل آباد کی حالت بھی اس لحاظ سے ورگل کے مائل ہے کہ اول الذکر میں بھی وسیع رقبہ جات صحرائی ہیں۔ آبادی بھی منتشر ہے اور اس کے قصبہ مزروعی وسعت برابر برصغری جاری ہے۔ لیکن اس کو وہ مواقع مفیدہ حاصل نہیں ہیں جو ورگل کو حاصل ہیں۔ ورگل میں بمقابلہ عادل آباد کے حسد ارضیات زیر آبپاشی ہیں۔ نظامس گیارہ ٹنڈیٹ ریلوے اس میں سے گزرتی ہے اور عادل آباد میں ذرائع ریلوے بالکل مفقود ہیں۔ ورگل میں سنگاری کے معدنہائے زغال موجود ہیں۔ اور عادل آباد کی معدنی دولت ابھی برآمد شدنی ہے۔ عادل آباد کی گنجائی کو کہ مسلسل بڑھ رہی ہے۔ لیکن وہ ورگل کی برابری نہیں کر سکتی۔ ۱۸۷۷ء میں فی مربع میل ۶۰ نفوس کی گنجائی سے اس کا آغاز ہوا اور اس کے بعد سے اس کا تناسب مسلسل بڑھتا ہی رہا۔ ۱۹۰۱ء میں بھی ورگل کی طرح نفع اٹھاتے ہوئے ۱۹۰۱ء میں فی مربع میل ۵۰ نفوس تک پہنچ گیا۔ اب بھی اس ضلع میں اضافہ کا اظہار ہوا ہے جو بلاشبہ رقبہ قابل کاشت کی ترقی کا برابر احسان ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اس میں ابھی مزید ترقی کی وسیع گنجائش موجود ہے کیونکہ اس کے قابل کاشت رقبہ کے ۱۲ فیصد حصہ میں ابھی کوئی زراعت نہیں ہوتی اور اس کے معدنی ذرائع سے ابھی ابھی فائدہ حاصل کیا جانے لگا ہے۔ محبوب نگر بھی ۱۸۷۷ء سے (جبکہ اس کی گنجائی ۹۱ نفوس فی مربع میل تھی) برابر ترقی کر رہا ہے۔ ۱۹۰۱ء کی وہ سالہ مدت میں جو ایک خوشحالی کا زمانہ رہا اس کی گنجائی ۵۴ تک پہنچ گئی۔ موجودہ وہ سالہ دوران میں بھی باوجود متصلہ اضلاع کے انحطاط کے اس نے اپنی گنجائی خفیف اضافہ کے ساتھ قائم رکھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس بارہ میں اس کو ایک حد تک کنز آباد گدگ ریلوے

کے انتہا سے مدہلی جو اس ضلع میں شمال سے جنوب تک گزرتی ہے اور جس نے بلاشبہ اس کی دفنیریوں کو شگفتہ کر دیا ہے۔

اب تلنگانہ کے دوسرے ضلع کی طرف توجہ کریں تو معلوم ہوگا کہ نظام آباد کو سب سے زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اس کی گنجائی ۱۹۱۱ء میں (۱۷۴۰) تھی۔ اس سے تنزل کر کے ۱۹۲۱ء میں ۱۵۳ ہو گئی۔ اور یہ گنجائی تقریباً وہی ہے جو ۱۹۱۱ء اور ۱۹۰۱ء میں تھی ۱۹۰۱ء کے ۱۹۱۱ء کے وہ سال دوران میں وہاں قدرے زیادہ گنجائی بوجہ اصلاح حالات پیدا ہوئی جو سابقہ وہ سال دوران کے مصائب قحط کے بعد عمل بارگشت کا نتیجہ ہے جیسا کہ زیریں قبل ذکر کیا جا چکا ہے۔ رقبہ مزرعہ کے اعتبار سے فی مربع میل گنجائی بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تلنگانہ میں سب سے ارفع ہے۔ اس لئے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ حالات موثر ترقی آبادی کے فقدان کے باوجود ضلع ترقی

ظاہر کریگا۔ خود بلکہ حیدر آباد کے بعد یہاں تعداد مات سب سے زیادہ رہی۔ پس یہ امر چنداں تعجب خیز نہیں کہ وہ سالہ عرصہ میں ضلع کو آبادی کا بہت نقصان برداشت کرنا پڑا۔ کیونکہ گرائی غلہ نے طبقہ غربا کے قوت کی بیخ کنی کر دی تھی اور ان کو امراض وبائی کا شکار ہونے کے قابل کر دیا تھا۔ اگرچہ اس کی شرح پیدائش میں خفیف زیادتی ہوئی جیسا کہ گزشتہ وہ سالہ شرح فیصد ۸۷ اور حالیہ شرح فیصد ۸۷ سے ظاہر ہوتا ہے لیکن شرح مات فیصد ۸۷ سے تجاوز کر کے ۱۵۰ تک پہنچ گئی نظام آباد کے بعد اطراف بلکہ کا تناسب مات سب سے زیادہ ہے اور اسی وجہ سے قدرتناظم آباد کے بعد سب سے زیادہ فیصد کمی اسی میں ہوئی ہے۔ اکثر اضلاع تلنگانہ کے خلاف اگر اس ضلع میں پیدائش کا تناسب گزشتہ دس سال کے مقابلہ میں زیادہ نہ ہوتا تو یہ انحطاط اور بڑھ جاتا۔ بقیہ اضلاع تلنگانہ کا انحطاط کم بیش انکی شرح مات کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے۔ بہر حال یہ واضح ہو گیا کہ آبادی تلنگانہ کا انحطاط زیادہ تر اشاعت امراض وبائیہ اور گرائی زنجائے اجناس کی وجہ سے ہوا ہے۔

۳۔ گنجائی اضلاع مرہٹواڑی۔ اب مرہٹواڑی کی طرف توجہ کی جائے تو ہمیں دیگر حالات سے سابقہ پڑتا ہے۔ دس سال قبل کی گنجائی کسی ضلع میں بھی قائم رہ نہ سکی۔ اور نگ آباد و پیرنے جو دل لانے والے نقصانات برداشت کئے ہیں اس کا ذکر قبل ازیں ہو چکا ہے ۱۹۱۱ء کی رپورٹ

مرم شماری میں اس کا اندیشہ ظاہر کیا گیا تھا کہ چونکہ اس خطہ کی تقریباً جملہ قابل زراعت اراضی زیر کاشت آچکی ہے۔ اس لئے وہاں ترقی آبادی کی بہت کم گنجائش باقی رہ گئی ہے لیکن اس وقت سے اراضیات قابل کاشت کے رقبہ میں فیصد ۷۷ کا اضافہ رہا ہوا ہے۔ یہ امر دیگر ہے کہ اس

جدید دستیاب شدہ رقبہ کے منجملہ صرف ۴ فیصد حصہ کو رعایا زیر کاشت لاسکتی ہے۔ اس سے بھی کچھ نیچے ترقی رونما ہوتی مگر طاعون کی بار بار آمد انفلوئنزا کی تاخت و تاراجی اور نرخ اجناس کی بے حد گرانی کی مصیبت اور پھر اس مدت میں دو سال کا حقیقی قحط غرض کہ ان سب نے بل کر اس خطہ کی نہ صرف شرح اموات بڑھا دی بلکہ میں الاضلاع اور خارج ملک ترک وطن کی بھی ترغیب پیدا کرادی تختہ خیمہ نشان (۵) کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ صرف تعداد مدت ہی تعداد ولادت سے بقدر ۴۶۶۶۶۶ بڑھی ہوئی ہے۔ ترک وطن کے مسئلہ پر باب سوم میں بحث کی جائیگی۔

بحالات موجودہ اس خطہ یا اس کے اضلاع کی آبادی کے انخطاط کے دوسرے اسباب کی تلاش عبث ہوگی۔ اضلاع کا انخطاط مصائب کی سختی اور امراض و بانی کی شدت کے مناسب رہا ہے یہ بھی قابل ذکر ہے کہ اضلاع نے قلت آب کے تناسب سے بھی تکلیف اٹھائی ہے۔ ضلع بیڑ جس میں اورنگ آباد کے مقابلہ میں چاول کی کاشت زیادہ اور گیہوں کی کم ہے۔ کمی بارش کی وجہ سے زیادہ بھلائے مصیبت رہا۔ ان دونوں اضلاع کے بعد گلبرگہ وراچنور بھی (جو ایک حد تک زیادہ چاول پیدا کرنے والے اضلاع میں) کمی بارش کی وجہ سے مساوی نقصان اٹھاتے رہے۔ اس کے بعد بلجھاظ نوعیت کاشت اور مقدار بارش دوسرے اضلاع کا درجہ ہے۔

یہاں سرسری طور پر ذکر کیا جاسکتا ہے کہ اگر اس وہ سالہ عرصہ میں مصائب واقع نہ ہوتے تو ملک کی آبادی نمایاں طور پر بڑھ جاتی کیونکہ قابل زراعت و تحت آبپاشی اراضیات کے فیصدی تناسب میں اضافہ ہوا ہے اور ملک کی تجارت کی مقداریں ترقی ہوئی ہے اور دو خانوں اور انجمنہائے امداد باہمی کی تعدادیں وافر زیادتی ہوئی ہے۔

۳۸ مختلف مذاہب کے نظام عمری پر اثر۔ باب ہذا کے اس حصہ کے اختتام پر یہ امر قابل غور ہے کہ مختلف مذاہب کی ترکیب عمری وہ سالہ مصائب سے متاثر ہو کر کس طرح درجہ و درجہ ہوئی۔ ملک

سرکار عالی کے چاروں اہم مذاہب کے مختلف مدارج عمری یعنی ۱۵ تا ۱۵ (ضعیف العمری) ۱۵ تا ۵۰ (عمر بار آوری) ۵۰ و زائد (ضعیف العمری) میں بمقابلہ جملہ آبادی ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء میں جو تناسب فیصد پڑتا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا

مذاہب	سال	۱۵ تا ۵۰	۵۰ تا ۱۵	۵۰ و زائد
ہندو	۱۹۱۱ء	۳۷۶۵	۵۰۶۳	۱۲۵۲
	۱۹۲۱ء	۳۸۶۴	۴۸۶۶	۱۳۶۰
مسلمان	۱۹۱۱ء	۳۶۰	۵۰۶	۱۳۶۴
	۱۹۲۱ء	۳۷۶	۴۹۰	۱۳۶۴
عیسائی	۱۹۱۱ء	۳۷۶۹	۵۲۶۹	۹۰۲
	۱۹۲۱ء	۳۹۶۶	۵۰۶۱	۱۰۶۳
آہم مذہب	۱۹۱۱ء	۴۴۶۲	۴۵۵۵	۱۰۶۳
	۱۹۲۱ء	۴۳۶۱	۴۵۶۷	۱۱۶۲

استثناء اتوا تم قدیم نہیں ۵ تا ۵ کی مدت عمر میں خفیف مشی معلوم ہوتی ہے دوسرے قسم مذائب کی عمر بار آوری میں بمقابلہ ۱۹ء بخطاط ہوا ہے۔ رپورٹ مردم شماری ہند بابۃ ۱۹۱۱ء کے فقرہ (۱۹۱۱ء صفحہ ۵۸) میں تحریر کیا گیا ہے کہ ”طاعون کی ایک خصوصیت جو مشاہدہ میں آتی ہے یہ ہے کہ کم از کم شمالی ہند میں بمقابلہ مردوں کے عورتوں پر اور بمقابلہ کمسن اور ضعیفانہ کے نوجوانوں پر اس کا حملہ زیادہ ہوتا ہے“ ۱۹۳۱ء کے متعلقہ اعداد و مندرجہ بالا سے اس نظریہ کی توثیق ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ انفلونزائے بھی درمیانی مدت ہائے عمر پر حملہ کیا ہے۔ دونوں جنسوں کے موات کے مسئلہ کے متعلق بابۃ ششم میں اور مدت ہائے عمر میں خلل اندازی کے متعلق بابۃ ہفتم میں بحث کی جائے گی البتہ یہاں اس قدر بیان کیا جاسکتا ہے کہ درجہ عمر بار آوری میں عام اخطاط کے سبب سے تعداد ولادت سخت متاثر ہوتی چنانچہ ۱۹۳۹ء (۱۹۱۹ء) میں جتنی ولادتوں کا اندراج ہوا ان کی تعداد اس وہ سالہ مدت میں سب سے کم رہی۔

۳۹ تعریف مکان ۱۸۹۱ء اور ۱۹۱۱ء میں لفظ ”مکان“ کے مفہوم میں صرف حیثیت عمارتی داخل تھی اور اس کی تعریف یہ کی گئی تھی کہ ”وہ ایک یا زیادہ خاندانوں کے تابعین و ملازمین کیساتھ رہائش کی جگہ جس کا عام راستہ سے علیحدہ ایک خاص دروازہ ہو“ اس تعریف میں کئی نقص تھے۔ شمار کنندے اس کو پوری طرح ذہن نشین نہیں کر سکتے تھے۔ اور اس تعریف میں آبیواے مکانات کی تعداد جن اعداد سے ظاہر ہوتی ہے وہ حیثیت اعداد و شمار کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اس کے بعد سے ”مکان“ کی تعریف اس طرح کی گئی کہ وہ ایک ہ طعامی کرنے والے خاندان کے رہنے کی جگہ ہے۔ ۱۹۱۱ء میں جو تعریف کی گئی وہ یہ تھی کہ ”مکان“ سے مراد وہ رہائشی مقام ہے جہاں ایک ہی جگہ کھانا پکانا والا خاندان وہ اپنے تابعین (مثلاً ماں بیوی بہن چھوٹے بھائی وغیرہ) اور ملازمین کے رہتا ہو۔ اس دہلہ میں اس تعریف میں وسعت دی گئی اور اس کو زیادہ واضح اور قابل فہم بنایا گیا تاکہ کسی شمار کنندہ کو باغراض مردم شماری ”مکان“ کا صحیح مفہوم سمجھنے میں کسی قسم کا اشتباہ نہ رہے۔ دستور العمل مردم شماری حیدر آباد اور پروانہ جات تقرر نتیجہ کنندگان کی پشت پر جو تعریف مکان کی طبع کی گئی وہ حسب ذیل ہے۔

”مکان مردم شماری کا سب سے چھوٹا اور پہلا قطعہ ہے اور اس سے مراد وہاں میں وہ مقام ہے جس میں ایک خاندان اور اس کے متعلقین و وابستگان مثل بیوی و ملازمین رہتے ہوں۔ اور کچا ان کا کھانا پکنا ہو۔ ایسے مقامات جہاں کھانا پکائی نہ ہوتی ہو مگر شمارہ زرکی شب میں ایک یا زیادہ نفوس کی

شب باشی کا احتمال ہو مکان کی تعریف میں داخل ہونے تاکہ کوئی شخص شمار سے چھوٹ نہ جائے۔
 قصبات اور شہروں میں مکان سے مراد وہ عمارت ہے جس میں ایک خاندان متعلقین سکونت پذیر ہو
 اور جس کا کھانا بچا بچا پکتا ہو۔ اگر ایک ہی عمارت میں چند ایسے خاندان رہتے ہوں جو علیحدہ علیحدہ
 پکا کر کھاتے ہوں اور جن کی آمد و رفت کا دروازہ مشترک راستہ سے علیحدہ ہو تو ہر حصہ جس میں علیحدہ
 خاندان رہتا ہے علیحدہ مکان تصور کیا جائیگا۔ ورنہ مشترک راستہ ایک ہی ہو تو ایک مکان سمجھا جائیگا
 اس تعریف میں وہ چھوٹے سرائے اور مول جن کا ایک علیحدہ ”قبہ“ نہ قرار پاسکتا ہو شامل ہیں۔ نوٹ (۱)
 بنگلہ ہائے سکونت یورپین و اینگلو انڈین میں میوات ملازمین علیحدہ علیحدہ مکانات قرار دے جائیگے۔ نوٹ (۲)
 دوکان سرائے۔ دہرم سالہ۔ ہول۔ سنجہ۔ عاشور خانہ۔ مندر۔ رگجا۔ آتشکدہ۔ مدرسہ۔ کتب خانہ۔ کچہری
 چاؤڑی وغیرہ ہر ایک مقام جہاں شب شمار آخر میں کسی شخص کے رہنے کا احتمال ہو مکان سمجھا جائیگا
 ایسے واضح ہدایات بلاشبہ شمار کنندگان کے دل میں ”مکان“ کے مفہوم کے متعلق جس کے سائنین
 کا انہیں شمار کرنا ہے کسی طرح کا شبائہ نہیں باقی رکھ سکتے۔

۴۴۔ تعداد امانتہ۔ ملک سرکار عالی میں مکانات سکونہ کی تعداد ۱۹۱۱ء کے ۲۷۸۳۸۴ کے مقابلہ میں
 ۲۷۸۲۰۶۶ ہے یعنی صرف (۶۳۳۱) اکٹہ یا فیصد ۰.۲ کی زیادتی ہے۔ یہ زیادتی گوبائے خود

جزوی ہے تاہم نظر انداز کرنے کے قابل نہیں
 کیونکہ گزشتہ دس سال کے مخالف حالات
 نے آبادی کو بقدر ۶ فیصد زیادہ گھٹا دیا ہے اور ۱۹۱۱ء
 کے مقابلہ میں زیادہ گنجائش مکانی کی ضرورت باقی
 نہیں رہی۔ تختہ مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے ۱۹۱۱ء
 سے ہر سمت انتظامی کی تعداد امانتہ میں جو تفاوت

صوبہ جا	مکانات سکونہ	
	تعداد	تفاوت از ۱۹۱۱ء
ملک سرکار عالی	۲۷۸۲۰۶۶	۰۶۳ +
صوبہ درنعل	۵۶۰۵۱۹	۱۱۶۵ +
میدک	۶۳۴۹۶۱	۵۶۶ +
اورنگ آباد	۶۳۸۴۱۱	۲۶۴ +
گلبرگ شریف	۶۸۹۹۵۲	۱۰۶ -
تفاوت آزادی		۱۹۱۱ء

پیدا ہوا ہے واضح ہوگا لفظ ”مکان“ کی تعریف میں جو تبدیلی گئی ہے اس کی وجہ سے ۱۹۱۱ء کے اعداد سے
 (جبکہ خطا کے باعث ملک کی آبادی میں کمی واقع ہوئی تھی) حالیہ اضافہ کا مقابلہ کرنا لا حاصل ہوگا۔

۴۱۔ امانتہ قصبات و مواضعات تختہ مندرجہ حاشیہ
 سے معلوم ہوگا کہ جملہ تعداد امانتہ کی تقسیم قصبات و مواضعات
 میں کس طرح ہوئی۔ یہ بھی واضح ہوگا کہ طاعون اور انقلابات
 کی وجہ سے قصبات کے مکانات اپنے ساکنین سے مقابلہ

	تعداد امانتہ	
	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
قصبات	۲۹۱۴۴۱	۲۸۳۶۳۵
مواضعات	۲۴۳۴۴۰۴	۲۴۳۶۵۴۱
میزان	۲۶۱۳۸۴۵	۲۷۸۲۰۶۶
فیصدی تبدیلی (کمی یا زیادہ)		۲۶۶ -
		۰۶۶ +
		۰۶۲ +

دیہات کے نسبتاً زیادہ خالی ہو گئے۔ یہ قیاس اس امر واقعہ سے اور قوی ہو جاتا ہے کہ رقبہ
 قصبائی کی آبادی کا انحطاط (فیصد ۸۳) دیہاتی آبادی کے انحطاط (فیصد ۶۵) سے بڑھا ہوا تھا
 تعداد اکمنہ فی مربع میل تلنگانہ میں (۳۱) سے بڑھ کر (۳۳) سے بھی کچھ زیادہ ہو گئی ہے۔ لیکن مرہٹواری
 میں (۳۳) سے گھٹ کر (۳۲) ہو گئی اور یہ بلاشبہ ان کثیر مصائب کی وجہ سے ہے جو اس خطہ کے باشندوں
 نے برداشت کیں۔

۴۴۔ تعداد نفوس فی مکان۔ اوسط تعداد نفوس فی مکان سابقہ دو سالہ دوران کے ۴،۹ کے مقابلہ
 میں فی الوقت ۴،۵ پڑتی ہے۔ تلنگانہ میں تعداد نفوس فی مکان ۵،۱ سے گھٹ کر ۴،۶ اور مرہٹواری
 میں ۴،۴ سے ۴،۳ ہو گئی ہے۔ رقبہ قصبائی میں تعداد نفوس فی مکان ۴،۱ ہے اور اسکے بالمقابل
 رقبہ دیہاتی میں ۶،۴ ہوتی ہے۔ ان کا مناسب تناسب ۱۹ میں علی الترتیب ۴،۴ اور ۴،۹ تھا۔ اب
 یہ امر کہ جہاں شہر کہ خاندانوں کا طریقہ رائج تھا وہاں علیحدگی اور انفرادیت کے میلان سے یا طاعور
 و تحوط کے کثیر اموات سے کس حد تک یہ تغیرات متاثر ہوئے اس کے معلوم کرنے کے لئے کوئی ذرائع
 نہیں ہیں۔ لیکن تلنگانہ میں تعداد نفوس فی مکان مرہٹواری سے زیادہ چلی آ رہی ہے۔ تعداد اکمنہ کا تناسب
 فیصد اناث کتھا معمرہ (۱۵) و زائد کے ساتھ دیکھا جائے تو ۱۹ میں فیصد اکمنہ کے لئے (۱۰۵)
 اناث تھے لیکن طاعون۔ انفلوئنزا اور دوسرے مصائب نے طبقہ اناث پر ایسا سنگین اثر ڈالا
 ہے کہ فی الحال فیصد اکمنہ کے لئے (۹۰) اناث رہ گئے ہیں فقط

محمد ضمیمہ نشان (۱) گنجائیت پھر ساری آب و جناس

[illegible]

نقشه نشان (۲) تقسیم آبادی بلحاظ درجات گنجائیت

نام و محل آبادی	تخلقات جنگی آبادی فی مرتب میل حسب ذیل ہے														
	اندرون ۱۵۰			۱۵۰ تا ۳۰۰			۳۰۰ تا ۴۵۰			۴۵۰ تا ۶۰۰			۶۰۰ تا ۷۵۰		
	رتبہ	آبادی	رتبہ	رتبہ	آبادی	رتبہ	رتبہ	آبادی	رتبہ	رتبہ	آبادی	رتبہ	رتبہ	آبادی	رتبہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ملاکھڑک	۴۵۶۵	۴۵۸۹۰.۲	۳۶۶۴۵	۲۳۸۴۳	۳۶۶	۱۲۱۰۸۸	۲	۱۶۸۶۰	۳۰۳۱۸۶
تلنگانہ	۵۳۵۹	۳۶۳۸	۴۵۵۵	۵۸۳۸	۵۹۶	۵۰۳	۶۱۳	۶۱۳	۳۵۳۳۲
بلدہ خیدرآباد	۴۱۶۵۹	۱۹۹۹۴۲	۱۹۳۳۳	۳۸۶۲۳	۳۶۶	۱۲۱۰۸۸	۳	۱۶۸۶۰	۳۰۳۱۸۶
طرف بلدہ	۵۳۵۹	۳۶۳۸	۴۵۵۵	۵۸۳۸	۵۹۶	۵۰۳	۶۱۳	۶۱۳	۳۰۳۱۸۶
درنگل	۵۳۵۹	۳۶۳۸	۴۵۵۵	۵۸۳۸	۵۹۶	۵۰۳	۶۱۳	۶۱۳	۳۰۳۱۸۶
کریم نگر	۱۱.۶	۶۸۴۵۸	۶۸۴۵۸	۶۸۴۵۸	۶۸۴۵۸	۶۸۴۵۸	۶۸۴۵۸	۶۸۴۵۸	۳۰۳۱۸۶
عادل آباد	۶۸۳۹	۵۶۶۳۱۵	۵۶۶۳۱۵	۵۶۶۳۱۵	۵۶۶۳۱۵	۵۶۶۳۱۵	۵۶۶۳۱۵	۵۶۶۳۱۵	۳۰۳۱۸۶
میدک	۱۰.۲	۱۱۸۸۰	۳۰۹۶	۳۰۹۶	۳۰۹۶	۳۰۹۶	۳۰۹۶	۳۰۹۶	۳۰۳۱۸۶
تھان آباد	۲۳۵۵	۲۳۵۵	۲۳۵۵	۲۳۵۵	۲۳۵۵	۲۳۵۵	۲۳۵۵	۲۳۵۵	۳۰۳۱۸۶
محبوب نگر	۳۰۶۵	۳۰۶۵	۳۰۶۵	۳۰۶۵	۳۰۶۵	۳۰۶۵	۳۰۶۵	۳۰۶۵	۳۰۳۱۸۶
تلنگانہ	۲۳۳۹	۲۳۳۹	۲۳۳۹	۲۳۳۹	۲۳۳۹	۲۳۳۹	۲۳۳۹	۲۳۳۹	۳۰۳۱۸۶
مرتبواری	۲۲۹۰	۲۲۹۰	۲۲۹۰	۲۲۹۰	۲۲۹۰	۲۲۹۰	۲۲۹۰	۲۲۹۰	۳۰۳۱۸۶
اورنگ آباد	۵۵۵۵	۵۵۵۵	۵۵۵۵	۵۵۵۵	۵۵۵۵	۵۵۵۵	۵۵۵۵	۵۵۵۵	۳۰۳۱۸۶
بیسر	۲۵۰۹	۲۵۰۹	۲۵۰۹	۲۵۰۹	۲۵۰۹	۲۵۰۹	۲۵۰۹	۲۵۰۹	۳۰۳۱۸۶
ناندیہ	۴۰۴۶	۴۰۴۶	۴۰۴۶	۴۰۴۶	۴۰۴۶	۴۰۴۶	۴۰۴۶	۴۰۴۶	۳۰۳۱۸۶
پرہنجی	۲۴۸۶	۲۴۸۶	۲۴۸۶	۲۴۸۶	۲۴۸۶	۲۴۸۶	۲۴۸۶	۲۴۸۶	۳۰۳۱۸۶
گلبرگ شریف	۲۸۳۳	۲۸۳۳	۲۸۳۳	۲۸۳۳	۲۸۳۳	۲۸۳۳	۲۸۳۳	۲۸۳۳	۳۰۳۱۸۶
شمال آباد	۶۳۳	۶۳۳	۶۳۳	۶۳۳	۶۳۳	۶۳۳	۶۳۳	۶۳۳	۳۰۳۱۸۶
راجپور	۵۳۸۶	۵۳۸۶	۵۳۸۶	۵۳۸۶	۵۳۸۶	۵۳۸۶	۵۳۸۶	۵۳۸۶	۳۰۳۱۸۶
بیسر	۶۹۳۳	۶۹۳۳	۶۹۳۳	۶۹۳۳	۶۹۳۳	۶۹۳۳	۶۹۳۳	۶۹۳۳	۳۰۳۱۸۶
	۳۶۳۰	۳۶۳۰	۳۶۳۰	۳۶۳۰	۳۶۳۰	۳۶۳۰	۳۶۳۰	۳۶۳۰	۳۰۳۱۸۶

تجزیه و تحلیل نشان (۳) تفاوت بلحاظ گنجائیت من ابتدای ۱۳۸۱

منطقه و خط تدریسی	گنجائیت فی مرغ میل				خالص فیصدی تفاوت		تفاوت کل تفاوت				ملاحظات
	۱۳۸۱	۱۳۸۲	۱۳۸۳	۱۳۸۴	من	تفاوت فیصدی	تفاوت (۱-۲)				
							۱-۲	۲-۳	۳-۴	۴-۵	
۱	۱۱۹	۱۲۰	۱۳۵	۱۲۲	۱۵۱	+	+	+	+	مناطق مرده سر مرگه	
۲	۱۰۷	۱۲۶	۱۳۱	۱۲۳	۱۵۵	+	+	+	+	سنگلانه	
۳	۸۵۷	۸۵۷	۹۳۲	۱۰۰۱	۹۲۵	+	+	+	+	بله قهوه آباد	
۴	۱۳۷	۱۶۰	۱۶۸	۲۰۳	۱۸۸	+	+	+	+	اطراف بلده	
۵	۶۲	۸۱	۹۰	۱۱۲	۱۱۶	+	+	+	+	درخت	
۶	۱۳۰	۱۵۳	۱۳۶	۱۱۲	۱۹۷	+	+	+	+	درخت	
۷	۵۶	۶۲	۶۶	۵۵	۹۰	+	+	+	+	مناطق آباد	
۸	۱۲۶	۱۲۶	۱۲۵	۲۱۲	۲۰۱	+	+	+	+	مناطق آباد	
۹	۱۳۸	۱۵۳	۱۵۳	۱۴۲	۱۵۳	+	+	+	+	مناطق آباد	
۱۰	۹۱	۱۱۳	۱۱۷	۱۲۵	۱۳۵	+	+	+	+	مناطق آباد	
۱۱	۱۰۱	۱۲۷	۱۲۳	۱۷۱	۱۵۷	+	+	+	+	مناطق آباد	
۱۲	۱۳۱	۱۵۳	۱۳۸	۱۶۱	۱۲۶	+	+	+	+	مناطق آباد	
۱۳	۱۱۸	۱۳۲	۱۱۷	۱۲۰	۱۱۵	+	+	+	+	مناطق آباد	
۱۴	۱۳۴	۱۵۶	۱۱۹	۱۵۱	۱۱۳	+	+	+	+	مناطق آباد	
۱۵	۱۳۴	۱۸۶	۱۵۳	۱۸۶	۱۷۸	+	+	+	+	مناطق آباد	
۱۶	۱۳۴	۱۵۷	۱۲۶	۱۵۳	۱۲۹	+	+	+	+	مناطق آباد	
۱۷	۱۱۲	۱۲۰	۱۵۷	۱۷۱	۱۵۷	+	+	+	+	مناطق آباد	
۱۸	۱۳۴	۱۸۳	۱۵۱	۱۸۱	۱۷۲	+	+	+	+	مناطق آباد	
۱۹	۱۰۳	۱۳۲	۱۳۷	۱۲۷	۱۲۶	+	+	+	+	مناطق آباد	
۲۰	۱۵۲	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱	۱۷۱	+	+	+	+	مناطق آباد	

تفاوت آبادی نظریاتی
مختصیبه نشان: ۱۴۲

منطقه و تقدرتی	آبادی سال ۱۹۱۹ء		آبادی سال ۱۹۲۹ء		تغییرات
	دارین	صا درین	دارین	صا درین	
منطقه ۱	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
منطقه ۲	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
منطقه ۳	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
منطقه ۴	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
منطقه ۵	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
منطقه ۶	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
منطقه ۷	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
منطقه ۸	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
منطقه ۹	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
منطقه ۱۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

تخصیصیہ نشان (۶) تعداد نفوس فی مکان، تعداد اکناف فی مکان

[illegible]

محمد مصطفیٰ شان (۵) تعاقب اعداد و شمار بیانات

[illegible]

باب دوم

آبادی شمہ و قصبات و دیہات

۴۳۔ حوالہ اعداد و شمار۔ اس باب کا مواد اپرل ٹیل نمبر (۱) و (۲) و (۳) و (۴) اور ایٹل ٹیل نمبر (۱) حاصل کیا گیا ہے اور اس کے متعلقہ اہم امور (۴) تختہ جات ضمیمہ میں ختم باب ہذا پر تفصیل ذیل ظاہر کئے گئے ہیں۔
(۱) تقسیم آبادی درمیان قصبات و دیہات۔

(۲) بمقابلہ جلد آبادی قصبات میں رہنے والوں کی تعداد کا تناسب فی ہزار بلحاظ مذاہب۔

(۳) درجہ بندی قصبات بلحاظ آبادی۔

(۴) اعداد و شمار متعلقہ بلوچہ حیدر آباد۔

بلوچہ حیدر آباد و قصبات و دیہات کی جس آبادی کے اعداد و شمار کا ذکر اس باب میں کیا گیا ہے وہی ہے جو شب شمار میں تھی بعض مقامات میں خاص تنظیمات اس غرض سے عمل میں لائے گئے کہ بوجہ اشاعت طاعون جن لوگوں تخلیہ مکانات کر کے عارضی جموں پڑیوں میں سکونت اختیار کی تھی ان میں سے کوئی شخص شمار سے چھوٹ نہ جائے۔

عہدہ داران وہی مثلاً ٹیل پٹواریاں اور دوسرے سربراہان و رہبر باشندگان کے معلومات مقامی سے بھی استفادہ کیا گیا اور ان کے اتحاد عمل نے یہ امر بالکل آسان کر دیا کہ جو باشندے عارضی طور پر اپنے مکانات سے منتقل ہوئے تھے ان کا شمار ہو جائے۔ ان تدابیر کے مد نظر اس بات کی توقع ہے کہ کوئی اہم فراموشی نہیں ہوئے پائی۔

۴۴۔ حوالہ تعریفات۔ باغراض مردم شماری ہر دیہہ مالگداری یا موضع جو بجا خود ایک مسلمہ اور محدود فرد یا اکائی ہے مردم شماری کا بھی موضع قرار دیا گیا اور جہاں کہیں ایسے مواضع نہ تھے وہاں وہ رہائشی دیہات جن کے مرکزوں میں مکانات کا مجموعہ ایک دوسرے سے متصل تھا باغراض مردم شماری موضع قرار دئے گئے بشرطیکہ مکانات کا ایسا مجموعہ اتنا وسیع ہو یا اس قدر فاصلہ پر واقع ہو کہ اس کا بطور ایک ملحدہ موضع کے تسلیم کیا جانا مناسب ہو بعض صورتوں میں رقبہ مزدور کی وسعت اضافہ آبادی موضع کی وجہ سے ہوتی ہے اور مزارعہ جات کا قیام لازمی ہو جاتا ہے لیکن باغراض انتظامی چونکہ یہ مزارعہ جات اپنے متعلقہ موضع کا جزو سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے باغراض مردم شماری بھی جزو موضع سمجھے گئے۔

ہر ایک بلوچہ۔ ہر ایک بھٹائی۔ کل غیر معانی آبادی جو حدود صفائی میں داخل نہ ہو۔ اور ہر ایک

رہائشی مکانات کے مجموعوں کا سلسلہ جن میں بالعموم بانچ ہزار نفوس سے کم نہ رہتے ہوں اور جن میں قصبہ کی خصوصیات پیدا کی گئی ہوں لفظ ”قصبہ“ کی تعریف میں داخل کئے گئے اور جن قصبہ میں کم از کم ایک لاکھ نفوس بستے ہوں اس کو شہر قرار دیا گیا۔

۴۵۔ قصبات - تعلقہ اراضیاں جن اضلاع سے ایسے مقامات کی فہرست طلب کی گئی جو اون کی رائے لحاظ قیود تعریف لفظ ”قصبہ“ قصبات میں شمار ہونے کے قابل ہوں ایسے قصبات کی تعداد جن کا اندراج امپریل ٹیبل (۴) و (۵) میں ہوا (۸۹) ہے۔ اس کے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۸۵ اور سن ۱۹۲۱ء میں ۷۸ اور ۱۹۳۱ء میں ۷۷ قصبات تھے۔ سمت گلبرگ شریف میں سب سے زیادہ قصبات کی تعداد (۲۳) ہے اس کے بعد اورنگ آباد کا درجہ ہے جس میں (۲۳) قصبات ہیں اور پھر ورنگل اور میدک جنہیں ہر ایک میں (۱۵) قصبات ہیں اور اطراف بلدہ میں صرف دو قصبات ہیں۔ ۱۹۱۱ء میں انہیں علی الترتیب ۳۲ - ۲۲ - ۱۵ - ۱۳ اور ۲ قصبات تھے۔ مقامات علی کھیر - باکنڈہ - دھرم پوری - سکور - لگم پیٹھ اور ریڈم جن کو ۱۹۱۱ء میں قصبہ ہونے کا امتیاز حاصل تھا اس وہ سالہ عرصہ میں رقبہ جات دیہاتی کے درجہ میں آگئے اور مواضعات یلو - جوگی پیٹھ - ونیری - داسی - دیونی - کوٹ گیر چنگویہ - کوڑیکل اور یارڈی پیٹھ میں خصوصیات قصبہ اس درجہ ترقی کر گئے کہ ان کو رقبہ جات دیہات سے خارج کر کے قصبہ جات کے تحت لانا پڑا۔ ٹھوڑا نے جو تا اندیم ہنگنڈہ کے تحت تھا اپنی انفرادی حیثیت اس حد تک ترقی دی کہ ایک علیحدہ ”بلدیہ“ حاصل کرنے کا استحقاق پیدا کر لیا اب وہ اپنے بزرگ خاندان کو بالکل علیحدہ چھوڑ کر ایک بلند پرواز قصبہ بن گیا ہے۔ بلدہ حیدر آباد کو خارج کریں تو فی الحال (۸۸) قصبات

آبادی	تعداد	درجہ
۶۲۲۷۴۲۳	۶۵	قصبات خالصہ
۶۵۷۵	۲	مختص خاص
۶۹۲۷۳۸	۲۱	جاگیر

ہیں۔ جن میں سے (۶۵) علاقہ خالصہ اور ۲ علاقہ مختص خاص اور ۱ علاقہ جاگیر کے ہیں بمقابلہ اس کے ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب ۶۵ - ۲ - ۱۷ تھے۔ تختہ حاشیہ میں ان اقسام کے قصبات کی آبادی ظاہر کی گئی ہے۔

بشمول ٹھوڑا خالصہ کے چہہ مقامات قصبات کے درجہ میں آگئے ہیں اور چہہ مقامات جو مردم شماری سابقہ میں قصبات میں داخل تھے اب رقبہ دیہی میں محو کر گئے ہیں۔ علاقہ مختص خاص قصبات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور علاقہ جاگیر میں ۴ قصبات جدید داخل ہوئے۔ ان قصبات کے سہلہ ۷ تجارت اور صنعت کے مرکز ہیں اور بقیہ ۲۲ اس وجہ سے نمایاں ہوئے ہیں کہ وہ یا تو اضلاع یا تحصیلات کے مستقر ہیں یا زیارت گاہیں ہیں۔ جملہ قصبات میں سے ۶۱ بلدیہ

ہیں اور ایک (اورنگ آباد) بلدیہ اور چھاؤنی دونوں جینتیں رکھتا ہے۔ بمقابل اس کے
سلسلہ میں علی الترتیب (۴۴ اور ۱۱) تھے۔ ان مقامات کی

قسم	تعداد	آبادی
تصبات بلدیہ	۶۱	۵۸۶۶۲۳
تصبات بلدیہ چھاؤنی	۱	۳۶۸۴۶
تصبات غیر بلدیہ	۲۶	۱۶۷۴۰

آبادی کا اندراج حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو گا کہ وہ سالہ
دوران میں بلدیہ کی تعداد میں اضافہ کثیر ہوا ہے نیز یہ کہ تصبات میں
رہنے والی آبادی کا ۵۰ فیصدی حصہ حکومت بلدیہ کے فوائد سے
بہرہ اندوز ہے۔ منجملہ اون جدید مقامات کے جنہوں نے قصبہ کا مرتبہ

حاصل کیا ہے وہی ضلع خٹمان آباد میں یلو پر یعنی میں اور جوگی ٹیمہ میدک میں بلدیہ ہیں اور بقیہ
بمطابق مراکز تجارت اہمیت رکھتے ہیں گو ان میں سے صرف تین ہی کی آبادی (منحواڑ ۹۸۹۸۰ -
سیلو ۵۵۲۵ - جوگی پیٹھ ۵۴۶۲) اتنی ہے جو حد فاصل ... ۵۰ نفوس سے متجاوز ہے۔ وہ چہ
تصبات جو اس دو سالہ دوران میں رقبہ جات دیہی میں عود کر گئے فہرست تصبات و بلڈگزشتہ میں
آخر ترین مرتبہ رکھتے تھے۔ بجز محمدنگر (قلعہ گوکنڈہ) کے جس کی حقیقی آبادی بدیں وجہ پردہ خفا میں
تھی کہ وہاں کی مقیم فوج کی تعداد بلکہ حیدر آباد کی آبادی میں شامل ہو گئی تھی۔ یہ مقامات تصبات
اور دیہات کے درمیانی خط فاصل پر معلق رہا کرتے تھے۔ پس فہرست سے ان کا اخراج
محل عجیب نہیں ہے۔

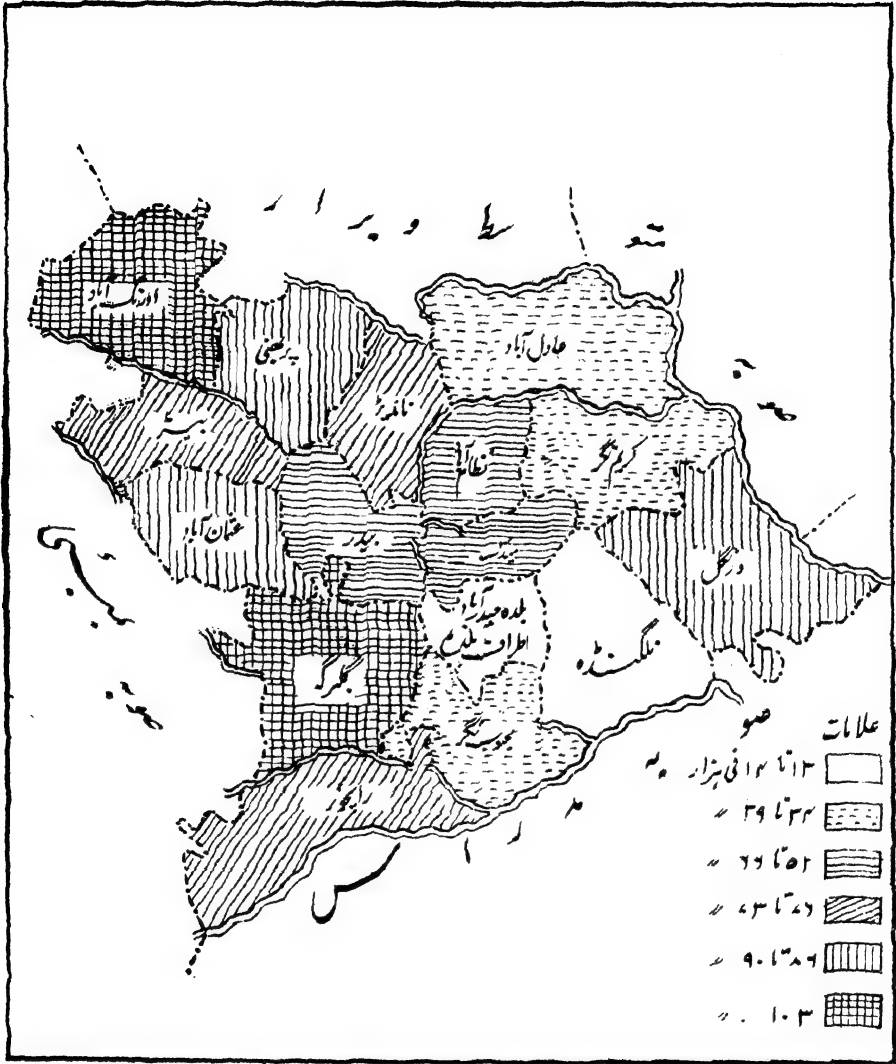
۴۶۔ تفاوت آبادی دیہی۔ ذیل کے نمونے سے یہ معلوم ہو گا کہ اس مملکت کی آبادی
ہر ایک دو سالہ دوران میں تصباتی اور دیہی رقبہ جات کے درمیان کس طرح منقسم ہوتی رہی۔

سال	حملہ آبادی	تصباتی	دیہی	تناسب فیصد بمطابق حملہ آبادی
۱۸۸۱ء	۹۸۴۴۵	۸۶۲۵۸	۸۹۶۹۳۳۶	۸۶۹
۱۸۹۱ء	۹۸۴۴۵	۸۶۲۵۸	۸۹۶۹۳۳۶	۹۶۲
۱۹۰۱ء	۹۸۴۴۵	۸۶۲۵۸	۸۹۶۹۳۳۶	۱۰۶۱
۱۹۱۱ء	۹۸۴۴۵	۸۶۲۵۸	۸۹۶۹۳۳۶	۹۶۴
۱۹۲۱ء	۹۸۴۴۵	۸۶۲۵۸	۸۹۶۹۳۳۶	۹۶۵

قصبائی آبادی کا تناسب تلنگانہ میں (۱۱۵) سے گھٹکر (۱۰۴) ہو گیا ہے اور اس کی وجہ ایک جنگ سکھ ہے کہ وہ نقصانات ہوں جو بلد و حیدر آباد کو برداشت کرنے پڑے۔ مرٹھواڑی کے اس تناسب میں (۷۹) سے بڑھکر (۸۶) تک زیادتی ہوئی ہے۔ قصبات میں رہنے والی آبادی کا تناسب تلنگانہ میں (بعد اخرج بلد و حیدر آباد) مرٹھواڑی سے کم پڑتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اکثر اضلاع مرٹھواڑی کے قصبائی آبادی کا تناسب اکثر اضلاع تلنگانہ کے مقابلہ میں بڑھا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل یادداشت ہے کہ سابقہ خاندان ہائے شاہی کی دار الحکومتیں تلنگانہ کے مقابلہ میں مرٹھواڑی میں زیادہ واقع ہیں۔ ملک کے ہر دو خطہ ہائے قدرتی میں دیہی اور قصبائی آبادی کے مختلف تناسب کا انقاس ہر خطہ کے پیدا ہونے والے انجاس کی نوعیت کے تابع معلوم ہوتا ہے۔ کاشت پنبہ کے باعث مرٹھواڑی کے قصبات میں پارچہ بانی اور روٹی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے قائم ہوتے ہیں جن کی وجہ سے متصلہ دیہات کے مزدور کھینچ آتے ہیں اور اس طرح سے قصبائی آبادی بڑھ جاتی ہے۔

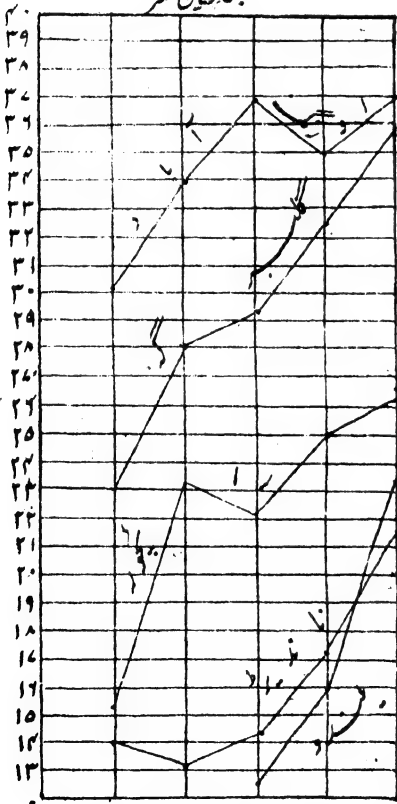
مجموعی آبادی کے فی ہزار نفوس کے منجملہ ہر ضلع میں قصبائی آبادی کی تعداد نقشہ ذیل سے وضع ہوگی خطہ مرٹھواڑی میں اضلاع اورنگ آباد و گلبرگہ شریف کو جن میں سے ہر ایک میں ایک ایک پارچہ بانی کا اور چند روٹی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے ہیں۔ دوسرے اضلاع پر سطح نوعیت مائل ہے کہ انکی فی ہزار آبادی کے منجملہ (۱۰۳) نفوس قصبات میں نو دو بائل رکھتے ہیں۔ ضلع بیدر جس میں ایک بھی صنعتی کارخانہ نہیں ہے اس حالہ میں سب سے آخر ہے۔ اور اس کی قصبائی آبادی فی ہزار صرف (۵۲) نفوس سے تلنگانہ میں ورنگل کو جس میں ریشہ بانی کے صنعتی کارخانے بہت زیادہ ہیں سب میں زیادہ قصبائی آبادی کا تناسب (۷۷ فی ہزار) حال ہے۔ اور تلنگانہ میں جو ایک خاص زرعی ضلع ہے سب سے کم (۴۴ فی ہزار) تناسب ہے۔

(نقشہ بعضہ ۵۸)



۷۴۔ تفاوت آبادی قصبات سب سے زیادہ نقصان بلدہ حیدر آباد کو پہنچا ہے جس کی آبادی بقدر ۹۴ فیصد انحطاط پذیر ہو گئی ہے اور اسکے اصلی اسباب طاعون اور نفاق و نیراہی دوسرے قصبات جن میں ۲۵۰۰ نفوس سے زیادہ کمی ہو گئی ہے یہ ہیں۔ ہنگولی۔ (۷۲۱۴) ضلع پرکھنی۔ چٹیا پور۔ (۳۹۷۶) ضلع گلبرگ شریف اور بودھن (۲۸۰۸) ضلع نظام آباد۔ وہ قصبات جنہوں نے باوجود ناموافق حالات کے سن ۱۹۱۱ء کی آبادی کے مقابلہ میں (۲۵۰۰) کا اضافہ ظاہر کرنے کی جدوجہد کی ہے وہ حسب ذیل ہیں۔ لاکھ پور (۸۶۵۹) لینڈ (۷۲۴۴) پرکھنی (۵۶۷۴) شور پور (۷۰۵۴) نانڈیڑ (۳۸۴۵)

اور گلبرگ شریف (+ ۳۸۳ م) لاہور کو جس میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا ہے گزشتہ وہ سالہات میں بوجہ طاعون بہت کچھ مصائب برداشت کرنے پڑے اور حقیقت یہ ہے کہ اس قصبہ کی ۱۹۱۱ء کی آبادی میں بمقابلہ ۱۹۰۱ء (۲۹۰۵) کی کمی واقع ہوئی تھی۔ لیکن باری ریلوے پر واقع ہونے اور تجارتی مینہ اور غلہ کا سرسبز مرکز ہونے کی وجہ سے اس نے پھر اپنے نقصان کی پابجائی کر لی۔ ریلند و جو پہلی مرتبہ ۱۹۰۱ء میں قصبہ تسلیم کیا گیا اپنی مستقل ترقی کو بحیثیت ایک مرکز صنعت زغال کے برابر قائم رکھتا ہوا چلا آتا ہے۔ پرچہ بنی نے جس میں ۱۹۰۱ء و ۱۹۱۱ء میں بوجہ طاعون و قحط کی ہو گئی تھی۔ اپنے نقصان سے زیادہ تلافی کر لی ہے یہ مقام حیدر آباد گوداوری ویلی ریلوے پر ایک ہم آئین ہے اور اس کی آبادی کی ترقی میں بلاشبہ صنعت پنبہ مدد معاون ہے۔ نائڈیڑ جو اسی ریلوے پر ایک دوسرا ایٹیشن ہے اور روز افزوں تجارت اور صنعت کام کرنے ضلع اور تعلقہ کا متفرق ہے۔ اس ضلع کی زرخیز کائی زمین کل دکن میں بہترین روٹی پیدا کرتی ہے۔ یہ ایک مقام زیارت بھی جو سکھوں کے نزدیک مقدس مانا جاتا ہے شہر اب جو ایک فی الوقت مدم مستان کا کسی زیادہ میں دار الحکومت بن گیا۔ اپنے مہنام تعلقہ کا متفرق ہے۔ اس کی آبادی میں سے پہلی مرتبہ ۱۹۰۱ء میں ترقی ظاہر ہوئی ہے۔ اس کا سبب آبادی اور اجناس غلہ کی روز افزوں کاشت ہے۔



۱۹۲۱ ۱۹۱۱ ۱۹۰۱ ۱۹۰۱ ۱۹۰۱

شکل تریسی مندرجہ بالا سے ان قصابات کی آبادی تفاوت میں ابتداء ۱۸۷۰ء معلوم ہوگا جن کی آبادی بالمشابہ بلدہ حیدر آباد ۱۹۲۱ء میں ۲۰۰۰ سے زیادہ تھی بوجہ بہت مینہ ہٹکنڈہ خارج کر دیا گیا ہے۔ اس شکل سے ظاہر ہوگا کہ ملندہ جو معدن زغال کے ضروریں کی آمد کے باعث روز افزوں آبادی کی وجہ سے ۱۹۰۱ء میں قصبہ قرار پایا تھا اس وقت کے برابر ترقی کرتا چلا جا رہا ہے لیکن اورنگ آباد پر پھر نائڈیڑ کی کمی سال میں ان خطاطی ہوئے میں اور ان کی آبادی میں تغیر ہوتا رہا ہے۔ قصبہ تعینات کے نمایاں گلبرگ برابر ترقی کرتا رہا ہے اور ہر مردم شمار میں ایک فی مائتہ صورت پیش کرتا رہا ہے۔ اس کے

اسباب معلوم کرنے کیلئے ہم کو زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں ہوگی جیسا کہ رپورٹ مردم شماری ۱۹۱۱ء میں درج کیا گیا۔ گزشتہ ۲۰ سال میں کلکٹر گزٹریف کی مسلسل ترقی اس بات کا ثبوت ہے کہ ہندوستان کے بعض قدیم شہر موجودہ حالات کے تحت بھی فوت حیات رکھتے ہیں وہ تجارت کا ایک بڑا مرکز ہے اور چند سال سے نہایت سربز قصبہ ہے اور شولا پور موٹو غنہ صوبہ کی کاہر مقابل ہو گیا ہے۔ اس کی اقبال مندی کا دور جدید ملک کے آواز ہوتا ہے جب سے کہ وہ ایک نئے کامنٹر قرار دیا گیا اس میں سرکاری حیثیت یعنی مستقرست ہو نیکی علاوہ پارچہ باقی اور سوت کاٹنے کے بھی کارخانے قائم ہیں اور وہ گریٹ اینڈ این سولاریلو سے پرواق ہے۔

۴۸۔ مائل رقبہ جات قصبائی کا تفاوت۔ گزشتہ مردم شماری کے مقابلہ میں قصبائی آبادی میں جو تفاوت ہوتا رہا ہے اس پر غور کیا گیا اور ان مقامات کے تغیرات آبادی (مردم شماری تفاوت) جو ۱۸۷۱ء سے مسلسل قصبوں میں شمار کئے گئے ذیل کے تحت میں ظاہر کئے گئے ہیں۔

تعداد آبادی موجودہ متعلقہ مقامات جو مسلسل قصبہ جات شمار کئے گئے ہیں۔

سن ۱۹۱۱ء	سن ۱۸۷۱ء	سن ۱۸۵۱ء
تعداد آبادی	تعداد آبادی	تعداد آبادی
۶۶	۶۶۱۶۲۰	۱۷۷۱۰
۵۸	۵۸	۱۳۶۳۳۳

قصبہ منگدہ اس وہ سالہ دوران میں دو قصبات منگدہ و ٹھوڑہ میں تقسیم کیا گیا ہے چونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ قصبہ مغر الذکر کی آبادی کو اول الذکر کی آبادی سے گزشتہ مردم شماری کے موقع پر علیحدہ علیحدہ دیکھایا جائے اس لئے منتخبہ بالا سے ہر دو قصبات کو حذف کر دیا گیا ہے۔ زمانہ مردم شماری سابقہ سے بلکہ حیدر آباد اور چھاؤنی اورنگ آباد کے علاوہ (۶۹) مقامات فہرست قصبات میں شامل چلے آ رہے ہیں۔ ان رقبہ جات کی آبادی بحساب ۷۱ فیصد گھٹ گئی ہے جو مقامات کہ اولین مردم شماری ۱۸۷۱ء سے قصبات میں شمار ہوتے چلے آتے ہیں انکی تعداد (۵۸) ہے اور انکے رقبہ جات میں جو تفاوت پیدا ہوا ہے وہ فیصد ۴۴.۴۷ کا اضافہ ہے چونکہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں عام آبادی میں فی صد ۸.۷ کا اضافہ ہو گیا ہے اور ۱۸۷۱ء کے مقابلہ میں فی صد ۲۶ کا اضافہ واقع ہوا ہے اس لئے باعتبار آبادی قصبات کے حالات زیادہ سوائف مرام رہے ہیں۔

۴۹۔ ترقی کنان قصبات۔ اس سلطنت ابد مدت کے جملہ قصبات کے منجملہ صرف ۳ قصبات ۱۸۷۱ء سے اپنی آبادی میں مسلسل ترقی کا اظہار کرتے چلے آ رہے ہیں اور دوسرے قصبات گزشتہ چالیس سال کے کسی نہ کسی عشرہ میں خطا پائے ہیں انکے منجملہ کلکٹر گزٹریف کی

اولیت حاصل ہے اور اوس کی فوقیت کے اسباب پہلے ہی ظاہر کئے جا چکے ہیں۔ دوسرے دو قصبات جن میں گزشتہ چاروں وہ سالہ مدتوں میں مسلسل ترقی رونما ہوتی رہی ہے وہ محبوب نگر اور نارائن پٹھہ ہیں۔ اول الذکر کی ترقی یافتہ حالت سکندر آباد گدک ریلوے کی وجہ سے ہے جبکہ تعمیر اس وہ سالہ مدت کے اواخر میں ہوئی اور جس پر یہ واقع ہے۔ اوس کا موجودہ موقع بلاشبہ اوس کی آبادی میں مزید اضافہ کا باعث ہو گا۔ نارائن پٹھہ کی صورت حال یہ ظاہر کرتی ہے کہ صنعتوں کے قدیم مراکز موجودہ زمانے کے حالات میں کس طرح اپنی زندگی قائم رکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک سرسبز تجارتی مرکز ہے جو اعلیٰ درجہ کے ریشمی اور سوئی پارچہ کی صنعت اور اس کی برآمد کے لئے مشہور ہے۔ اوس کا تعلق جی۔ آئی۔ پی۔ ریلوے کے اسٹیشن میدا پور سے ایک عمدہ معاون برک کے ذریعہ سے قائم ہے۔ گزشتہ وہ سالہ مدت کے مصائب اگر پیش نہ آتے (جن کی وجہ سے اکثر قصبات کی آبادی گھٹ گئی) تو ترقی کرنے والے قصبات کی تعداد میں موجود الوقت تعداد سے کہیں زیادتی ہوتی۔

۵۰۔ انحطاط پذیر قصبات۔ جو قصبات ۱۹۱۱ء اور ۱۹۲۱ء سے انحطاط پذیر حالت میں ہیں اون کی تعداد تختہ مندرجہ حاشیہ میں دکھائی گئی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ گزشتہ وہ سالہ مدت میں جو موافق حالات شایع رہے وہ اکثر قصبات کی آبادی کے انحطاط کا باعث ہوئے۔ تلنگانہ اور مرہٹواڑی دونوں علاقوں کے بعد سے مساویانہ طور پر متاثر ہوئے ہیں جیسا کہ اس امر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر سمت میں

جملہ تعداد قصبات کی جو نسبت انحطاط پذیر قصبات کے ساتھ تھی وہ تخمیناً قائم ہے۔ برخلاف اس کے جبکہ تلنگانہ میں منجملہ (۳۲) کے صرف تین ایسے قصبات ہیں جن کی آبادی ۱۹۱۱ء کے بعد سے گھٹ گئی ہے تو مرہٹواڑی میں منجملہ (۵۶) کے کم از کم گیارہ قصبات ایسے ہیں جو آبادی میں انحطاط ظاہر کرتے ہیں مردم شماری سابقہ کی رپورٹ میں بھی مرہٹواڑی کے منزلیں قصبات کے مسئلہ کے متعلق ذکر کیا گیا ہے اور اس میں اس سمت کے اکثر قصبات کے انحطاط کا سبب بالعموم ایک تنگ علاقہ کو قرار دیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ منجملہ (۲۵) قصبات کے جو ۱۹۱۱ء میں تنزل پذیر معلوم ہوئے تھے کم از کم (۱۴) مرہٹواڑی

ضلع	جملہ تعداد قصبات	تعداد قصبات انحطاط پذیر	
		۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
اطراف بلوچ	۲	۱	۰
درنگل	۶	۰	۰
کرم نگر	۶	۰	۳
عادل آباد	۳	۱	۱
سیدک	۵	۱	۱
نظام آباد	۵	۰	۲
محبوب نگر	۳	۰	۰
تلنگانہ	۲	۰	۰
اورنگ آباد	۵	۱	۱
ناٹور	۴	۲	۰
نارائن پٹھہ	۶	۱	۲
نارائن پٹھہ	۸	۴	۲
نارائن پٹھہ	۱۰	۱	۱
نارائن پٹھہ	۶	۰	۲
نارائن پٹھہ	۹	۱	۲
نارائن پٹھہ	۶	۰	۶

قصبات تھے۔ ملاعون کے اثرات سے بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹوؤں کی زیادہ عرصہ تک جنگیں لڑ رہی ہیں۔ اور یہ بات بطور امر واقعہ ظاہر کیا جاسکتی ہے کہ انات کی قلت زواں پذیر قصبات کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے۔ منجملہ ۱۱ قصبات کے جن کی آبادی ۱۸۸۱ء سے ۱۹۰۱ء تک کم از کم ۱۰۰ ایسے ہیں جن میں انات کی تعداد ذکر کے مقابلہ میں بہت گھٹی ہوئی ہے۔ بقیہ چار قصبات میں ذکر کا تفوق انات پر ملحوظ تعداد زیادہ نمایاں نہیں ہے۔

۵۱۔ درجہ بندی قصبات بلحاظ آبادی۔ قصبات میں رہنے والی آبادی کو ملک سرکار علی جمہ آبادی سے جو فیصدی تناسب پڑتا ہے وہ فی الحال (۱۹۰۵ء) ہے اس کے بالمقابل انگلیں (۱۹۰۱ء) اور انٹلٹ میں (۱۹۰۱ء) تھا۔ بلحاظ آبادی درجہ بندی کیجئے تو ملک سرکار علی جمہ شہر جس کی آبادی ایک لاکھ سے متجاوز ہو صرف ایک ہے اور وہ دارالسلطنت حیدرآباد ہے جس کا درجہ ہندوستان کے بڑے شہروں میں جو تھا ہے۔ دوم درجہ کا شہر آبادی پہلے نہرانا ایک لاکھ) ایک بھی نہیں ہے۔ اس کے بعد کے درجہ میں (بیس ہزار تا پچاس ہزار) بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے چار کے فی الحال چھ قصبات ہیں۔ اس نوعیت کے تحت دو قصبات اضافہ یلندہ اور نانڈیڑ کی آبادی کی زیادتی کی وجہ سے ہو اسے جس کی بنا پر ان دونوں قصبات کو اس درجہ میں ترقی ملی۔ ہنگندہ جو مٹھواڑہ کی امداد سے ۱۹۱۱ء میں اس درجہ پر فائز تھا اب اس کی علیحدگی کی بناء پر کمتر درجہ میں تنزل پا گیا ہے اور اس کے معاونین مٹھواڑہ بالاتر درجہ میں آگیا ہے۔ اس کے بعد کے درجہ میں (آبادی دس ہزار تا بیس ہزار) سابقہ ۱۹۱۱ء کے سال مدت کے اٹھارہ قصبات کے مقابلہ میں سولہ قصبات ہیں۔ چھ قصبات جو ۱۹۱۱ء میں اس درجہ میں تھے۔ اب اس سے کمتر درجہ میں تنزل پا گئے ہیں اور اتنے ہی قصبات اپنی حیثیت کو ترقی دے کر تھانی مرتبہ سے اس جماعت میں شریک ہو گئے ہیں ایسے قصبات کی تمثیل میں جو اس درجہ سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن یلندہ بالاتر درجہ میں پرواز کر گئے ہیں دو قصبات یلندہ اور نانڈیڑ کا تذکرہ زیریں قبل کیا جا چکا ہے اس سے کمتر درجہ میں (آبادی ۱۰۰۰ تا ۱۰۰۰۰) فی الحال (۵۱) قصبات ہیں۔ اس کے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں (۵۸) قصبات تھے۔ یہ کمی اس وجہ سے ہوئی ہے کہ بعض کی آبادی گھٹ گئی ہے اور بعض جو قصبہ اور موضع کے بین بین تھے اس سے خارج کر دیئے گئے۔ سب سے کمتر درجہ میں (۷) قصبات کا الحاق اس نوعیت میں اضافہ کا موجب ہوا ہے۔ یہ ساتویں قصبہ

اگرچہ کہ بلحاظ آبادی ... وہ کی حد سے متجاوز نہیں ہوئے ہیں لیکن تاہم ان میں قصبہ کی خصوصیات نمایاں ہو گئی ہیں۔

۵۲۔ تقسیم آبادی شہری مابین مختلف مدارج قصبات۔ شہری آبادی کا (۳۴) فی صد حصہ بلوہ میں بستہ ہے اور تقریباً (۳۰) فیصد ایسے قصبات میں رہائش پذیر ہے جن کی آبادی (۵۰۰۰) اور (۱۰۰۰۰) کے درمیان ہے۔ اس وہ سالہ دوران میں سب سے زیادہ اضافہ درجہ سوم (۲۰۰۰ تا ۵۰۰۰) کے قصبات میں ہوا ہے۔ اس کی وجہ غالباً جیسا کہ ذکر کیا جاتا ہے اس درجہ کے قصبات کی تعدادی زیادتی ہوگی۔ ایک دوسرا سبب جو اس اضافہ کا ممکنہ باعث ہوا ہے کہ امراض وبائیہ کی اشاعت کے زمانہ میں کامل طبی امداد متبادلہ چھوٹے قصبات کے بڑے قصبات میں زیادہ پہل الحصول ہے۔ علاوہ بریں معاملات تعلیمی کی عظیم سہولتیں جو بڑے قصبات کو حاصل ہیں وہ متصلہ و ملتے موافقات سے نوعی تسلسل کے سیلاب کو خواہ وہ کتنا ہی خفیف ہو ان قصبات کی جانب لائے کا باعث ہوئی ہوگی۔ آخری وجہ یہ بھی ہے کہ ذات کے فیو کی زیادہ آزادی جو قصبات کو حاصل ہے وہ کم از کم طبقہ ہائے نعل کی آبادی کو اپنے جانب جذب کر لیتی ہے اور اچھے طبقہ کے لوگوں کو مختلف النوع انسانی آسائشوں کی بلاروک ٹوک طرف مندرجہ کی امید ان بڑے قصبات کی جانب مائل کر لیتی ہے۔

۵۳۔ جنس مذہب باشندگان قصبات۔ تختہ ضمیمہ نشان سے معلوم ہو گا کہ ہندو کی ایک ہزار آبادی کے مقابلہ صرف ۶۸ نفوس قصبات میں رہائش پذیر ہیں۔ برخلاف اس کے دوسرے جامعہ ہائے مذہبی کا تناسب نسبتاً بہت زیادہ یعنی مسلمانوں میں (۳۱۱)۔ عیسائیوں میں (۳۲۳) جینیوئیں (۲۶۶) اور پارسیوں میں (۸۰۱) ہے۔ اس تقسیم سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ ہندوؤں کی کو بدجہادتی ترجیح دیتے ہیں۔

تناسب فی ہزار		مذہب	اور دوسری جماعتوں کے اراکین اپنے آپ کو ایک بڑی حد تک تجارت اور دستکاریوں میں مصروف رکھتے ہیں۔ تختہ مندرجہ بالا
آبادی ملک	آبادی قصبات		
۸۵۴	۶۱۹	ہندو	نمایہ ہو گا کہ قصبات کی مذہبی تریب عام مملکت کی ترتیب سے
۱۰۴	۳۴۰	مسلمان	کس طرح مختلف ہے۔ قصبات میں مسلمانوں۔ عیسائیوں
۳۵	۱۶	اقوام قدیمہ	اور دیگر مذاہب کی تعداد کا تناسب عام آبادی کے
۵	۱۶	عیسائی	تناسب کے متعین سے زیادہ ہے۔ برخلاف اس کے
۲	۴	جینیوئیں	
۰	۲	دیگر	

اقوام قدیمہ جو قصبائی آبادی کا ایک فیصد سے کچھ ہی بڑھ کر حصہ ہوتے ہیں عام آبادی میں

(۲) فیصد سے زیادہ کا تناسب رکھتے ہیں۔

اضلع کے منجملہ ورنگل میں قصبات کے رہنے والے ہندو اور مسلمان کا تناسب سب میں

زیادہ ہے اور ضلع اطراف بلدہ میں ان دونوں اقوام کا تناسب سب میں کمتر ہے۔

اس ملک کی عام آبادی میں انات کو ذکر کے ساتھ وہی تناسب ہے جو ۹۶۵ کو... کے

ساتھ ہے۔ لیکن قصبات میں یہ تناسب اور گھٹا ہوا ہے یعنی ۹۵۵ انات کے لئے... اذکور

ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ بلاشبہ یہی ہے کہ اپنے خاندان کو دیہات میں چھوڑ کر مرد تلاش و رنگاہ

میں قصبات میں آتے ہیں۔ ایسے قصبات میں جن کی آبادی ۵۰۰ اور ۱۰۰۰ کے درمیان ہے

انات کا تناسب سب سے زیادہ ہے (۱۰۰۲ انات کے مقابلہ میں... اذکور)۔ ان مقامات کی

کھلی ہوا اور زندگی کے فوائد ایسے مشاغل کے ساتھ شامل ہو کر جو زیادہ محنت طلب تو نہیں لیکن

زیادہ صحت بخش ہیں انات کی حیات کے لئے بمقابلہ زیادہ بڑے قصبات کے بہت موافق

معلوم ہوتے ہیں۔ اوس کے بعد زیادہ تناسب (۹۹۴:۱۰۰۰) ان قصبات میں پایا جاتا ہے

جو اوسط درجہ کے ہیں۔ اور جن کی آبادی (۵۰۰) سے کم ہے۔ ان قصبات کی حیثیت دراصل

بڑے موافقت سے چند انات برہمنی ہوئی ہے جن میں قصبہ کے خصوصیات ابھی ابھی پیدا ہونے

ہوں اور یہاں زراعتی کاروبار میں عورتیں زیادہ مدد رساں ہیں۔ انات کا ذکر کے ساتھ

سب سے کم تناسب (۸۹۲) انات کے مقابلہ میں (۱۰۰۰) ذکر سوم درجہ کے قصبات میں

پایا جاتا ہے (آبادی ۵۰۰۰) جہاں کی نجوم کی زندگی اور صحت بخش مشاغل کا فقدان

امراض و انہی کے منفیات کے ساتھ شامل ہو کر عورت ذات پر مہلک اثر ڈالتے ہیں۔ علاوہ برہمن

چھوٹے قصبات اور دیہات سے عارضی طور پر ذکر ان مقامات میں تلاش و صحت کے لئے

اوس وقت آجاتے ہیں جبکہ درکار زمانہ ختم ہو جاتا ہے اور اپنی عورتوں کو گھروں پر چھوڑ دیتے

ہیں۔ غرض کہ اس طرح سے مردوں کا تناسب عورتوں کے مقابلہ میں بڑھ جاتا ہے۔

۵۴۔ موافقت۔ باعزائن مردم شماری موضع کا جو مفہوم ہے اوس کی صراحت زیر قبل

کیجا چکی ہے ایسے مقامات کی تعداد جو ملک سرکار عالی میں اس تعریف کے مصداق تھے ۱۹۲۱ء کی

مردم شماری کی رو سے (۲۱۲۲۳) تھے اوس کے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں (۲۵۱۷۱) اور

۱۹۰۱ء میں (۲۶۰۱۱) تھے۔ چونکہ موافقت مردم شماری کی تعداد رہائشی موافقت کی تسلسلہ

تقریباً منطبق ہوتی ہے اس لئے اون کی درمیانی اوسط مسافت (۲۵۱۷۱) میل پڑتی ہے۔

اسکے بالتقابل ۱۹۱۱ء میں (۲،۱۷) میل تھی یہاں یہ ذکر موجب دلچسپی ہوگا کہ تلنگانہ کے مواصلات کی تعداد اس دو سالہ دوران میں دس فیصدی سے زیادہ بڑھ گئی ہے اور اس کے بالتقابل مرہٹواری کی تعداد بمشکل ایک فیصد بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ امیریل میل نمبر (۱) سے ہر ضلع و صوبہ کی تعداد مواصلات اور پٹرل میل نمبر (۳) سے مواصلات کی درجہ بندی بلحاظ آبادی معلوم ہوگی اور مختصہ تصغیر نشان (۱) سے یہ ظاہر ہوگا کہ فی ہزار دیہاتی آبادی کے منجملہ کتنی تعداد ان مواصلات میں مبتلی ہے۔

۵۔ تقسیم مواصلات بلحاظ وسعت و تختہ مندرجہ

مواصلات بلحاظ وسعت	تعداد	تناسب فی ہزار آبادی بلحاظ
پھولے (اندرون)	۱۳۶۶۳	۱۱۶۸۴
اوسط (۵۰ تا ۲۰۰)	۷۳۳	۵۸۹
بڑے (۲۰۰ تا ۵۰۰)	۶۳۱	۱۵۰
پہلے اور سب سے بڑے زمرے میں جو (۵۰۰) سے کم		

آبادی کے مواصلات پر مشتمل ہے۔ فی الحال (۱۳۶۶۳) دیہات ہیں اسکے بالتقابل دس سال قبل (۱۱۶۸۴) تھے گویا اس میں فیصد (۱۴،۴) کا اضافہ ہوا ہے۔ دوسرے زمرہ (آبادی ۵۰۰ تا ۲۰۰۰) میں مواصلات کی تعداد (۷۳۳) ہے اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں (۷۳۳) تھی گویا فی صد (۶،۴) کا انحصاط ہوا ہے بقیہ زمروں میں بھی انحصاط ہے جس سے اس کا ثبوت ملتا ہے کہ طاعون اور افسلہ منزا اور قحط سے بہت تنہا ہی اور بربادی عاید ہوئی ہے آبادی کے اس انحصاط سے قدرتا (۵۰) سے کم آبادی کے مواصلات کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ تمام زمروں کا مجموعی طور پر انحصاط کیا جائے تو کل ممالک محروسہ میں ہر موضع کی اوسط آبادی فی الوقت (۵۳۱) نفوس ہوتی ہے جو ۱۹۱۱ء میں (۵۹۹) تھی یہ تناسب تلنگانہ میں (۵۶۹) اور مرہٹواری میں (۴۹۰) پڑتا ہے۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب (۶۶۴) اور (۵۴۸) تھا۔ یہ اعداد بڑا حال لیکن ٹوٹر میرا یہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس پر خصوصیت دو سالہ دوران میں ملک سرکار عالی کی آبادی نے جو نقصان برداشت کئے ہیں وہ نہایت عظیم ہیں یہاں پر سرسری طور پر یہ ذکر کیا جاسکتا ہے کہ مواصلات تلنگانہ کا یہ بالاتر اوسط انکی زراعتی خصوصیت کو ظاہر کرتا ہے جو بہ نسبت مرہٹواری کے زیادہ اجتماعی ہوتی ہے۔

۶۔ تقسیم آبادی دیہی۔ ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کے ہر ہزار نفوس کے منجملہ جو تعداد دیہات میں سکونت رکھتی ہے وہ (۹۵۰) ہے اور اس کے بالتقابل ۱۹۱۱ء میں (۹۰۳) تھی ۱۹۱۱ء کی آبادی دیہی کے انقسام کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ ہر ہزار ساکنین دیہات کے منجملہ پانچ ایسے دیہات میں رہتے تھے جن کی آبادی پانچ ہزار یا اس سے زیادہ تھی اس منقسم کے دیہات کا ۱۹۱۱ء میں وجود نہ تھا۔ لیکن اس کے بعد کے دو سالہ

عرصہ میں جو عام اضافہ آبادی میں ہوا اس کی وجہ سے ۱۹۱۱ء میں ایسے مواضعات معرض وجود میں آئے اور بنیت تعلقانہ کے مرٹھواری ہیں ایسے دیہات کا زیادہ تناسب ظاہر ہوا موجودہ وہ سال مدت کے ناموافق حالات نے آبادی کو اس درجہ گھٹا دیا ہے کہ اس قسم کے مواضعات بالکل موقوف ہو گئے اس کے بعد کے دوروں میں یعنی ۲۰۰۰ تا ۲۰۰۰ اور ۲۰۰۰ تا ۲۰۰۰ آبادی والے مواضعات کے لحاظ سے تعلقانہ نے اپنی فوقیت قائم رکھی ہے اور مرٹھواری نے صرف درجہ آخر یعنی اندرون پانچ سو آبادی والے مواضعات کے لحاظ سے اپنی حیثیت باقی رکھی ہے۔

۵۔ مختلف الوست مواضعات اور تقیسات میں آبادی کی تقسیم۔ صفحہ ۱۱۱ کی شکل تریسی سے معلوم ہوگا کہ مختلف الوست تقیسات اور دیہات میں رہنے والی آبادی کا تناسب ہر ضلع میں کیا ہے۔ اور ایک نظر میں یہ بھی معلوم ہوگا کہ (۲۰۰۰۰) یا اس سے زائد آبادی والے تقیسات کے لحاظ سے ملک کس قدر ترقی دست ہے۔ اور کس طرح عوام الناس کا حصہ کثیر ایسے مواضعات کے طرف رجوع ہوتا ہے جن کی آبادی ۲۰۰۰ تا ۲۰۰۰ ہے۔

۸۔ تقیساتی اور دیہی رقبہ جات میں مکانات مسکوہ کی تعداد۔ مکانات مسکوہ تقیسات متعلقہ سالہ کی تعدادیں بمقابلہ سالہ کی تعداد کے فی صد (۲۶) کی کمی ہو گئی ہے لیکن یہاں اس کا ذکر ضروری ہے کہ اس وہ سال دور ان میں خود تقیسات کی آبادی بھی بقدر فیصد (۶۳) گھٹ گئی ہے۔ پس مکانات مسکوہ کی تعداد کا انحطاط چند ان محل تقیسات میں ہے۔ تقیساتی رقبہ جات میں تعداد نفوس فی مکان (۴۱) اور دیہی رقبہ جات میں (۴۶) پڑتی ہے اس کے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب (۴۴) اور (۴۹) نفی۔ اب یہ معلوم کرنا کہ کس حد تک ان اعداد کا انحطاط تقیساتی آبادی کے انحطاط کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور کس حد تک لوگوں کے انفرادی رجحانات کے باعث ہوا ہے کوئی آسان امر نہیں ہے۔ لیکن اعداد سے اتنا پتہ چلتا ہے کہ تقیسات میں خاندانوں کے تلحدہ ہو جانیکا زیادہ امکان ہے۔ نیز یہ کہ بمقابلہ دیہات کے تقیساتی خاندان کے اراکین اپنے تلحدہ انتظامات قائم رکھ سکتے ہیں۔

۹۔ بلدہ جیہ رآباد۔ باغراض مردم شماری شہر کی جو تعریف کی گئی ہے اس کی رو سے شہر کے مفہوم میں وہ قصبہ داخل ہے جس کی آبادی ایک لاکھ سے کم نہ ہو۔

اس مصداق کے لحاظ سے ملک سرکار عالی میں صرف ایک ہی شہر ہے اور وہ بلدیہ حیدرآباد۔
 اراک حکومت ہے۔ بلدیہ کا رقبہ (۵۱) مربع

نام شہر	رقبہ مربع میس	گنجائیت فی مربع میس
کلکتہ	۶۲	۲۱۴۱۲
بمبئی	۲۴	۳۸۹۹۶
پونا	۴۰	۵۳۷۰
مدنا س	۲۸	۱۹۰۷۷
دہلی	۱۱۲	۲۱۷۸
بھگلور	۱۰	۱۲۱۳۷
میسور	۹	۸۸۳۷
بڑودا	۹	۹۸۸۱
حیدرآباد	۵۱	۷۹۲۵

میل پر محیط اور اس کی آبادی (۱۸۷۱۸۷) نفوس پر مشتمل ہے جس کی گنجائیت فی مربع میس (۷۹۲۵) پڑتی ہے۔ بلدیہ حیدرآباد بلحاظ وسعت کل صوبہ جات ہند کی دارالحکومتوں کے مقابلہ میں دہلی و کلکتہ کے سوا سب سے بڑا شہر ہے لیکن بموجب تختہ مندرجہ حاشیہ باعتبار گنجائیت اس کا درجہ کمتر ہے۔

۷۱ اعداد

کے مقابلہ میں اس میں بھی فیصد (۲۲.۵) کی کمی ہوئی ہے۔ تہہ لے علف مصوئیں جو اعطاط ہوا ہے

۶. تغیرات آبادی - تختہ مندرجہ حاشیہ سے جن میں بلکہ حیدر آباد کے

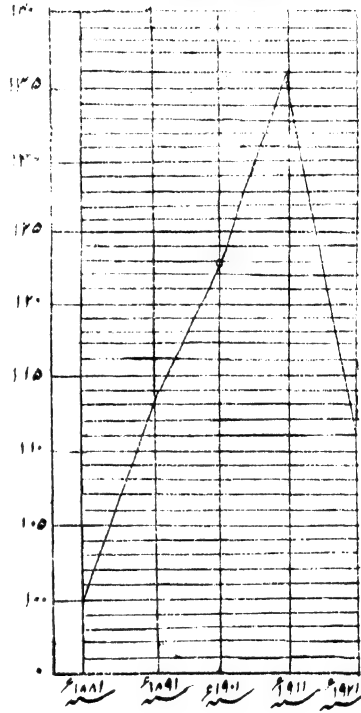
سال	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۳۱ء	۱۹۴۱ء	۱۹۵۱ء
۱۰۰۰	۱۱۲۰۹	۱۲۳۰۰	۱۳۳۰۰	۱۴۳۰۰	۱۵۳۰۰	۱۶۳۰۰
۱۱۰۰	۱۲۳۰۰	۱۳۳۰۰	۱۴۳۰۰	۱۵۳۰۰	۱۶۳۰۰	۱۷۳۰۰
۱۲۰۰	۱۳۳۰۰	۱۴۳۰۰	۱۵۳۰۰	۱۶۳۰۰	۱۷۳۰۰	۱۸۳۰۰
۱۳۰۰	۱۴۳۰۰	۱۵۳۰۰	۱۶۳۰۰	۱۷۳۰۰	۱۸۳۰۰	۱۹۳۰۰
۱۴۰۰	۱۵۳۰۰	۱۶۳۰۰	۱۷۳۰۰	۱۸۳۰۰	۱۹۳۰۰	۲۰۳۰۰
۱۵۰۰	۱۶۳۰۰	۱۷۳۰۰	۱۸۳۰۰	۱۹۳۰۰	۲۰۳۰۰	۲۱۳۰۰
۱۶۰۰	۱۷۳۰۰	۱۸۳۰۰	۱۹۳۰۰	۲۰۳۰۰	۲۱۳۰۰	۲۲۳۰۰
۱۷۰۰	۱۸۳۰۰	۱۹۳۰۰	۲۰۳۰۰	۲۱۳۰۰	۲۲۳۰۰	۲۳۳۰۰
۱۸۰۰	۱۹۳۰۰	۲۰۳۰۰	۲۱۳۰۰	۲۲۳۰۰	۲۳۳۰۰	۲۴۳۰۰
۱۹۰۰	۲۰۳۰۰	۲۱۳۰۰	۲۲۳۰۰	۲۳۳۰۰	۲۴۳۰۰	۲۵۳۰۰
۲۰۰۰	۲۱۳۰۰	۲۲۳۰۰	۲۳۳۰۰	۲۴۳۰۰	۲۵۳۰۰	۲۶۳۰۰
۲۱۰۰	۲۲۳۰۰	۲۳۳۰۰	۲۴۳۰۰	۲۵۳۰۰	۲۶۳۰۰	۲۷۳۰۰
۲۲۰۰	۲۳۳۰۰	۲۴۳۰۰	۲۵۳۰۰	۲۶۳۰۰	۲۷۳۰۰	۲۸۳۰۰
۲۳۰۰	۲۴۳۰۰	۲۵۳۰۰	۲۶۳۰۰	۲۷۳۰۰	۲۸۳۰۰	۲۹۳۰۰
۲۴۰۰	۲۵۳۰۰	۲۶۳۰۰	۲۷۳۰۰	۲۸۳۰۰	۲۹۳۰۰	۳۰۳۰۰
۲۵۰۰	۲۶۳۰۰	۲۷۳۰۰	۲۸۳۰۰	۲۹۳۰۰	۳۰۳۰۰	۳۱۳۰۰
۲۶۰۰	۲۷۳۰۰	۲۸۳۰۰	۲۹۳۰۰	۳۰۳۰۰	۳۱۳۰۰	۳۲۳۰۰
۲۷۰۰	۲۸۳۰۰	۲۹۳۰۰	۳۰۳۰۰	۳۱۳۰۰	۳۲۳۰۰	۳۳۳۰۰
۲۸۰۰	۲۹۳۰۰	۳۰۳۰۰	۳۱۳۰۰	۳۲۳۰۰	۳۳۳۰۰	۳۴۳۰۰
۲۹۰۰	۳۰۳۰۰	۳۱۳۰۰	۳۲۳۰۰	۳۳۳۰۰	۳۴۳۰۰	۳۵۳۰۰
۳۰۰۰	۳۱۳۰۰	۳۲۳۰۰	۳۳۳۰۰	۳۴۳۰۰	۳۵۳۰۰	۳۶۳۰۰
۳۱۰۰	۳۲۳۰۰	۳۳۳۰۰	۳۴۳۰۰	۳۵۳۰۰	۳۶۳۰۰	۳۷۳۰۰
۳۲۰۰	۳۳۳۰۰	۳۴۳۰۰	۳۵۳۰۰	۳۶۳۰۰	۳۷۳۰۰	۳۸۳۰۰
۳۳۰۰	۳۴۳۰۰	۳۵۳۰۰	۳۶۳۰۰	۳۷۳۰۰	۳۸۳۰۰	۳۹۳۰۰
۳۴۰۰	۳۵۳۰۰	۳۶۳۰۰	۳۷۳۰۰	۳۸۳۰۰	۳۹۳۰۰	۴۰۳۰۰
۳۵۰۰	۳۶۳۰۰	۳۷۳۰۰	۳۸۳۰۰	۳۹۳۰۰	۴۰۳۰۰	۴۱۳۰۰
۳۶۰۰	۳۷۳۰۰	۳۸۳۰۰	۳۹۳۰۰	۴۰۳۰۰	۴۱۳۰۰	۴۲۳۰۰
۳۷۰۰	۳۸۳۰۰	۳۹۳۰۰	۴۰۳۰۰	۴۱۳۰۰	۴۲۳۰۰	۴۳۳۰۰
۳۸۰۰	۳۹۳۰۰	۴۰۳۰۰	۴۱۳۰۰	۴۲۳۰۰	۴۳۳۰۰	۴۴۳۰۰
۳۹۰۰	۴۰۳۰۰	۴۱۳۰۰	۴۲۳۰۰	۴۳۳۰۰	۴۴۳۰۰	۴۵۳۰۰
۴۰۰۰	۴۱۳۰۰	۴۲۳۰۰	۴۳۳۰۰	۴۴۳۰۰	۴۵۳۰۰	۴۶۳۰۰
۴۱۰۰	۴۲۳۰۰	۴۳۳۰۰	۴۴۳۰۰	۴۵۳۰۰	۴۶۳۰۰	۴۷۳۰۰
۴۲۰۰	۴۳۳۰۰	۴۴۳۰۰	۴۵۳۰۰	۴۶۳۰۰	۴۷۳۰۰	۴۸۳۰۰
۴۳۰۰	۴۴۳۰۰	۴۵۳۰۰	۴۶۳۰۰	۴۷۳۰۰	۴۸۳۰۰	۴۹۳۰۰
۴۴۰۰	۴۵۳۰۰	۴۶۳۰۰	۴۷۳۰۰	۴۸۳۰۰	۴۹۳۰۰	۵۰۳۰۰
۴۵۰۰	۴۶۳۰۰	۴۷۳۰۰	۴۸۳۰۰	۴۹۳۰۰	۵۰۳۰۰	۵۱۳۰۰
۴۶۰۰	۴۷۳۰۰	۴۸۳۰۰	۴۹۳۰۰	۵۰۳۰۰	۵۱۳۰۰	۵۲۳۰۰
۴۷۰۰	۴۸۳۰۰	۴۹۳۰۰	۵۰۳۰۰	۵۱۳۰۰	۵۲۳۰۰	۵۳۳۰۰
۴۸۰۰	۴۹۳۰۰	۵۰۳۰۰	۵۱۳۰۰	۵۲۳۰۰	۵۳۳۰۰	۵۴۳۰۰
۴۹۰۰	۵۰۳۰۰	۵۱۳۰۰	۵۲۳۰۰	۵۳۳۰۰	۵۴۳۰۰	۵۵۳۰۰
۵۰۰۰	۵۱۳۰۰	۵۲۳۰۰	۵۳۳۰۰	۵۴۳۰۰	۵۵۳۰۰	۵۶۳۰۰
۵۱۰۰	۵۲۳۰۰	۵۳۳۰۰	۵۴۳۰۰	۵۵۳۰۰	۵۶۳۰۰	۵۷۳۰۰
۵۲۰۰	۵۳۳۰۰	۵۴۳۰۰	۵۵۳۰۰	۵۶۳۰۰	۵۷۳۰۰	۵۸۳۰۰
۵۳۰۰	۵۴۳۰۰	۵۵۳۰۰	۵۶۳۰۰	۵۷۳۰۰	۵۸۳۰۰	۵۹۳۰۰
۵۴۰۰	۵۵۳۰۰	۵۶۳۰۰	۵۷۳۰۰	۵۸۳۰۰	۵۹۳۰۰	۶۰۳۰۰
۵۵۰۰	۵۶۳۰۰	۵۷۳۰۰	۵۸۳۰۰	۵۹۳۰۰	۶۰۳۰۰	۶۱۳۰۰
۵۶۰۰	۵۷۳۰۰	۵۸۳۰۰	۵۹۳۰۰	۶۰۳۰۰	۶۱۳۰۰	۶۲۳۰۰
۵۷۰۰	۵۸۳۰۰	۵۹۳۰۰	۶۰۳۰۰	۶۱۳۰۰	۶۲۳۰۰	۶۳۳۰۰
۵۸۰۰	۵۹۳۰۰	۶۰۳۰۰	۶۱۳۰۰	۶۲۳۰۰	۶۳۳۰۰	۶۴۳۰۰
۵۹۰۰	۶۰۳۰۰	۶۱۳۰۰	۶۲۳۰۰	۶۳۳۰۰	۶۴۳۰۰	۶۵۳۰۰
۶۰۰۰	۶۱۳۰۰	۶۲۳۰۰	۶۳۳۰۰	۶۴۳۰۰	۶۵۳۰۰	۶۶۳۰۰
۶۱۰۰	۶۲۳۰۰	۶۳۳۰۰	۶۴۳۰۰	۶۵۳۰۰	۶۶۳۰۰	۶۷۳۰۰
۶۲۰۰	۶۳۳۰۰	۶۴۳۰۰	۶۵۳۰۰	۶۶۳۰۰	۶۷۳۰۰	۶۸۳۰۰
۶۳۰۰	۶۴۳۰۰	۶۵۳۰۰	۶۶۳۰۰	۶۷۳۰۰	۶۸۳۰۰	۶۹۳۰۰
۶۴۰۰	۶۵۳۰۰	۶۶۳۰۰	۶۷۳۰۰	۶۸۳۰۰	۶۹۳۰۰	۷۰۳۰۰
۶۵۰۰	۶۶۳۰۰	۶۷۳۰۰	۶۸۳۰۰	۶۹۳۰۰	۷۰۳۰۰	۷۱۳۰۰
۶۶۰۰	۶۷۳۰۰	۶۸۳۰۰	۶۹۳۰۰	۷۰۳۰۰	۷۱۳۰۰	۷۲۳۰۰
۶۷۰۰	۶۸۳۰۰	۶۹۳۰۰	۷۰۳۰۰	۷۱۳۰۰	۷۲۳۰۰	۷۳۳۰۰
۶۸۰۰	۶۹۳۰۰	۷۰۳۰۰	۷۱۳۰۰	۷۲۳۰۰	۷۳۳۰۰	۷۴۳۰۰
۶۹۰۰	۷۰۳۰۰	۷۱۳۰۰	۷۲۳۰۰	۷۳۳۰۰	۷۴۳۰۰	۷۵۳۰۰
۷۰۰۰	۷۱۳۰۰	۷۲۳۰۰	۷۳۳۰۰	۷۴۳۰۰	۷۵۳۰۰	۷۶۳۰۰
۷۱۰۰	۷۲۳۰۰	۷۳۳۰۰	۷۴۳۰۰	۷۵۳۰۰	۷۶۳۰۰	۷۷۳۰۰
۷۲۰۰	۷۳۳۰۰	۷۴۳۰۰	۷۵۳۰۰	۷۶۳۰۰	۷۷۳۰۰	۷۸۳۰۰
۷۳۰۰	۷۴۳۰۰	۷۵۳۰۰	۷۶۳۰۰	۷۷۳۰۰	۷۸۳۰۰	۷۹۳۰۰
۷۴۰۰	۷۵۳۰۰	۷۶۳۰۰	۷۷۳۰۰	۷۸۳۰۰	۷۹۳۰۰	۸۰۳۰۰
۷۵۰۰	۷۶۳۰۰	۷۷۳۰۰	۷۸۳۰۰	۷۹۳۰۰	۸۰۳۰۰	۸۱۳۰۰
۷۶۰۰	۷۷۳۰۰	۷۸۳۰۰	۷۹۳۰۰	۸۰۳۰۰	۸۱۳۰۰	۸۲۳۰۰
۷۷۰۰	۷۸۳۰۰	۷۹۳۰۰	۸۰۳۰۰	۸۱۳۰۰	۸۲۳۰۰	۸۳۳۰۰
۷۸۰۰	۷۹۳۰۰	۸۰۳۰۰	۸۱۳۰۰	۸۲۳۰۰	۸۳۳۰۰	۸۴۳۰۰
۷۹۰۰	۸۰۳۰۰	۸۱۳۰۰	۸۲۳۰۰	۸۳۳۰۰	۸۴۳۰۰	۸۵۳۰۰
۸۰۰۰	۸۱۳۰۰	۸۲۳۰۰	۸۳۳۰۰	۸۴۳۰۰	۸۵۳۰۰	۸۶۳۰۰
۸۱۰۰	۸۲۳۰۰	۸۳۳۰۰	۸۴۳۰۰	۸۵۳۰۰	۸۶۳۰۰	۸۷۳۰۰
۸۲۰۰	۸۳۳۰۰	۸۴۳۰۰	۸۵۳۰۰	۸۶۳۰۰	۸۷۳۰۰	۸۸۳۰۰
۸۳۰۰	۸۴۳۰۰	۸۵۳۰۰	۸۶۳۰۰	۸۷۳۰۰	۸۸۳۰۰	۸۹۳۰۰
۸۴۰۰	۸۵۳۰۰	۸۶۳۰۰	۸۷۳۰۰	۸۸۳۰۰	۸۹۳۰۰	۹۰۳۰۰
۸۵۰۰	۸۶۳۰۰	۸۷۳۰۰	۸۸۳۰۰	۸۹۳۰۰	۹۰۳۰۰	۹۱۳۰۰
۸۶۰۰	۸۷۳۰۰	۸۸۳۰۰	۸۹۳۰۰	۹۰۳۰۰	۹۱۳۰۰	۹۲۳۰۰
۸۷۰۰	۸۸۳۰۰	۸۹۳۰۰	۹۰۳۰۰	۹۱۳۰۰	۹۲۳۰۰	۹۳۳۰۰
۸۸۰۰	۸۹۳۰۰	۹۰۳۰۰	۹۱۳۰۰	۹۲۳۰۰	۹۳۳۰۰	۹۴۳۰۰
۸۹۰۰	۹۰۳۰۰	۹۱۳۰۰	۹۲۳۰۰	۹۳۳۰۰	۹۴۳۰۰	۹۵۳۰۰
۹۰۰۰	۹۱۳۰۰	۹۲۳۰۰	۹۳۳۰۰	۹۴۳۰۰	۹۵۳۰۰	۹۶۳۰۰
۹۱۰۰	۹۲۳۰۰	۹۳۳۰۰	۹۴۳۰۰	۹۵۳۰۰	۹۶۳۰۰	۹۷۳۰۰
۹۲۰۰	۹۳۳۰۰	۹۴۳۰۰	۹۵۳۰۰	۹۶۳۰۰	۹۷۳۰۰	۹۸۳۰۰
۹۳۰۰	۹۴۳۰۰	۹۵۳۰۰	۹۶۳۰۰	۹۷۳۰۰	۹۸۳۰۰	۹۹۳۰۰
۹۴۰۰	۹۵۳۰۰	۹۶۳۰۰	۹۷۳۰۰	۹۸۳۰۰	۹۹۳۰۰	۱۰۰۳۰۰
۹۵۰۰	۹۶۳۰۰	۹۷۳۰۰	۹۸۳۰۰	۹۹۳۰۰	۱۰۰۳۰۰	۱۰۱۳۰۰
۹۶۰۰	۹۷۳۰۰	۹۸۳۰۰	۹۹۳۰۰	۱۰۰۳۰۰	۱۰۱۳۰۰	۱۰۲۳۰۰
۹۷۰۰	۹۸۳۰۰	۹۹۳۰۰	۱۰۰۳۰۰	۱۰۱۳۰۰	۱۰۲۳۰۰	۱۰۳۳۰۰
۹۸۰۰	۹۹۳۰۰	۱۰۰۳۰۰	۱۰۱۳۰۰	۱۰۲۳۰۰	۱۰۳۳۰۰	۱۰۴۳۰۰
۹۹۰۰	۱۰۰۳۰۰	۱۰۱۳۰۰	۱۰۲۳۰۰	۱۰۳۳۰۰	۱۰۴۳۰۰	۱۰۵۳۰۰
۱۰۰۰۰	۱۰۱۳۰۰	۱۰۲۳۰۰	۱۰۳۳۰۰	۱۰۴۳۰۰	۱۰۵۳۰۰	۱۰۶۳۰۰

سابقہ مردم شماری کے مطابقت دادہ اعداد درج کئے گئے ہیں اس سے واضح ہو گا کہ اگرچہ ۱۹۱۱ء یا ۱۹۰۱ء یا حتیٰ کہ ۱۹۱۱ء کی آبادی کے مقابلہ میں بھی بلکہ کی آبادی بہت انحطاط پذیر ہو گئی ہے۔ لیکن یہ اس سلسلے

آبادی برمنگھم کی آبادی کی نصف اور ایڈنبرا کی آبادی کی $\frac{1}{4}$ ہے۔ بلکہ کی ۱۹۱۱ء والی آبادی

شکل باطنی رنگاؤ سے آبادی بڑھ

پہلے ۱۹۱۱ء سے ۱۹۰۱ء



کو (۱۰۰) قرار دیکر جو کمی اور زیادتی پیدا ہوتی ہے وہ شکل تیسویں مندرجہ حاشیہ میں ظاہر ہو چکی ہے۔ بلکہ کی آبادی کے انحطاط کا اصلی سبب جیسا کہ باب گذشتہ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ طاعون اور انفلوئنزا کی اشاعت تھی۔

شہر کے حصہ ہائے ترکیبی اور ان کی آبادی اور گنجائی تختہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگی، خاص بلکہ دو حصوں میں منقسم ہے۔ اندرون بلکہ (جو فیصل کے اندر واقع ہے اور جس کا رقبہ دو مربع میل ہے) اور بیرون بلکہ (جو فیصل کے باہر ہے اور جس کا رقبہ ۴۶ مربع میل ہے) شہر کے اسماء کی آبادی ۱۹۱۱ء کے بعد سے طاعون اور انفلوئنزا کی تباہی خیر اثرات کے سبب گھٹ گئی ہے اور اس طرح شہر کی گنجائیت (۱۰۰۱۲) سے کم ہو کر (۹۲۵) رہ گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ بلکہ کی موجودہ آبادی (۳۰) سال قبل کی آبادی سے بھی کم ہے خاص بلکہ میں۔

حب سابق سب سے زیادہ گنجائی (۴۱۸۹)

نفوس فی مربع میل ست

چہاں اندرون کو حاصل

ہے۔

لیکن ۱۹۱۱ء کے اعداد

اسماء	رقبہ مربع میلوں میں	آبادی	گنجائی فی مربع میل
بلکہ	۱۱۶۴۶	۱۲۴۱۴۵	۱۲۵۴۸
چادر گھاٹ	۲۱۶۸۲	۱۴۹۳۴۸	۵۹۶۱
رزق پشی بازار	۰۶۵۳	۱۵۵۴۳	۲۹۱۰۶
چھاؤنیات	۱۶۶۱۴	۹۵۱۵۱	۵۵۴۱
میسرین	۵۰۶۹۸	۴۱۸۹۴	۴۹۲۵

کے مقابلہ میں اس میں بھی فیصد (۲۲۵) کی کمی ہو گئی ہے شہر کے مختلف حصوں جو انحطاط ہو رہی

ادس کا تفصیلی بیان موجب افسردگی ہوگا۔ اسٹیٹ ٹیل نمبر (۱) میں اس کے متعلق کل اعداد وچ کئے جائیں گے۔ یہاں اس کا اظہار مناسب ہوگا کہ اگر چھاؤنیات کو (جن کے شمول کی واجبیت بلکہ کے تحت مشتبہ سمجھی جاتی ہے) خارج بھی کر دیا جائے تو بھی بلکہ کی آبادی (۳۰۹۰۳۶) رہتی ہے (جو دہلی سے زیادہ ہے) اور ادس کے باوجود بھی وہ کل ہندوستان کے بڑے شہروں میں اپنا چوتھا درجہ قائم رکھتا ہے۔

۶۱۔ نقل وطن۔ اگرچہ کہ ادن اشخاص کی تعداد جو بلکہ سے ہندوستان کے دوسرے حصوں کی

سال	بیرون ملک سے آکر شہر میں بسنے والوں کی تعداد
۱۸۹۱ء۔ مطابق سن ۱۳۱۰ھ	۶۸۵۰۹
۱۹۰۱ء۔ مطابق سن ۱۳۲۰ھ	۵۲۴۳۴
۱۹۱۱ء۔ مطابق سن ۱۳۳۰ھ	۵۱۰۰۰
۱۹۲۱ء۔ مطابق سن ۱۳۴۰ھ	۳۹۱۲۰

جانب ترک وطن کر گئے ہیں قطعی طور پر نہیں ظاہر کیا جاسکتی تاہم باہر سے آکر شہر میں بسنے والوں کی تعداد بخوبی معلوم ہو چکی ہے۔ تختہ مندجہ حاشیہ میں ۱۸۹۱ء سے لے کر اب تک ان اشخاص کی تعداد ظاہر کی گئی ہے جن کا شمار تو بلکہ میں ہوا ہے لیکن ادن کی پیدائش حدود ملک سرکار عالی کے باہر ہوئی ہے

۱۹۰۱ء کے قحط نے شہر میں آکر بسنے والوں کی تعداد میں مزاحمت اثر پیدا کیا جن کی تعداد میں بمقابلہ ۱۸۹۱ء کے فیصد (۲۳) کا انحطاط ہوا اس کے بعد دس سال میں یہ عدد تقریباً قائم رہا۔ موجودہ وہ سالہ دوران میں جو کئی چینیوں سے پر مصائب تھا اور باہر والوں کے لئے کوئی باذب اثر نہیں رکھتا تھا ایسے لوگوں کی تعداد میں مزید کمی ہوگئی جن کا مقام پیدائش تو نہیں لیکن مقام شمار بلکہ تھا۔ بہر حال ممالک غیر کے پیدائشہ اشخاص کی تعداد میں ۱۸۹۱ء سے برابر کمی ہوئی چلی آتی ہے۔ حدود بلکہ کے باہر سے بلکہ میں آکر بسنے والوں کی جملہ تعداد کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے آکر بسنے والوں کی تعداد فی الوقت (۱۱۱۳۰۲) ہے جو

بلکہ کی موجودہ آبادی کا فیصد (۲۴،۴) حصہ ہیں۔ اس آکر بسنے والی آبادی کا فیصد (۲۵،۲) حصہ اضلاع اطراف بلکہ اور میدک سے اور ملک سرکار عالی کے بقیہ حصص سے فیصد (۳۹،۹) اور متصلہ صوبجات ہند سے (۱۶،۸) حصہ بہم پہنچا ہے۔ دوسرے صوبجات و ریاست ہائے ہند سے واردین کی

تعداد فیصد (۱۳،۸) ہوتی ہے اور یورپی۔ ایشیائی اور دیگر ممالک سے صرف (۴،۳) فیصد آئے ہیں۔ تختہ مندجہ حاشیہ میں ان اعداد کا تقابل ۱۹۱۱ء کے اعداد سے کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوگا کہ بیرون ملک سرکار عالی سے آکر بسنے والوں کی تعداد میں کمی ہوئی ہے اور ملک سرکار عالی کے دوسرے حصوں سے

واردین از	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
میدک و اطراف بلکہ	۲۵۰۲	۲۳۵۹
دیگر اضلاع ملک	۳۹۰۹	۳۰۵۹
صوبجات متصلہ	۱۶۰۸	۱۹۴۴
دیگر صوبجات ہند	۱۳۰۸	۲۰۰۶
ایشیائی یورپی اور دیگر ممالک	۴۰۳	۵۵۱

بلدہ حیدر آباد کو آنے والوں کی تعداد ایک حد تک بڑھ گئی ہے۔

۶۲۔ اعداد و شمار حیات و ممات۔ حیات و ممات کے اعداد دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ دس سال میں بلدہ حیدر آباد کی رپورٹ شدہ ولادتوں کی تعداد (۷۷۵۴۱) تھی اور اس کے مقابلہ میں بیوستہ دس سال کے دوران میں (۷۷۰۲۵) تھی اور اموات کی تعداد سابقہ (۸۲۳۷۱) کے مقابلہ میں (۱۰۵۳۹۱) تھی۔ غرض کہ اس طرح بلدہ کی آبادی سے (۲۷۸۵۰) نفوس کے ضایع ہونے کا پتہ لگتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء تک دس سال کے عرصہ میں انھیں قدرتی اسباب سے (۶۳۳۶۶) اموات کا حساب ملتا تھا۔ چنانچہ اس زیادتی تعداد اموات سے آبادی حیدر آباد کی اوسط عمر پر فطرتاً اثر پڑا ہے جس کی شہادت اس امر واقعہ ملتی ہے کہ ۱۹۱۱ء کی اوسط عمر (۱۹) سالہ کے مقابلہ میں ۱۹۲۱ء کی اوسط عمر (۲۱) سالہ حد تک بڑھ گئی ہے۔

۶۳۔ جنس و مقام پیدائش آبادی بلدہ حیدر آباد۔ بلدہ حیدر آباد کی آبادی کا ایک بچ سے زیادہ حصہ ایسے مقامات سے آیا ہوا ہے جو بلدہ سے دور ہیں۔ واردین کی یہ کثیر آبادی فطرتاً ذات و ذکر کے تناسب پر مشروط ہوتی ہے۔ بلدہ میں ایک ہزار ذکر کے مقابلہ میں (۱۱۹۳۶) اناث ہیں۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ تناسب دوسرے جگہوں کے شہروں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے مثلاً متصلہ صوبجات کے شہروں کے بخلاف ہزار آبادی ذکر کے مقابلہ میں بھٹی میں (۵۲۴۱) ناگپور میں (۱۱۸۶۳) اور مدرا میں (۹۰۸) اناث ہیں۔ بلدہ کے (۵) سمات (۴) خاص بلدہ اور ایک چار گھاٹ (۱۱۸۶۳) اس تناسب میں زیادتی ظاہر ہوتی ہے یعنی ہر ہزار ذکر کے مقابلہ میں (۱۰۰۰) سے (۱۰۴۹) ایک اناث کی تعداد پڑتی ہے۔ رزینی اور بھائی نکتہ آباد اور بلرام میں جہاں کی آبادی کا کثیر حصہ اجنبی عنصر سے مرکب ہے (۱۰۰۰) ذکر کے مقابلہ میں ۱۱۸۶۳۔ تعداد اکٹہ و تعداد نفوس فی مکان۔ مکانات کی تعداد ۱۹۱۱ء کے (۱۱۱۵۰۹) سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں (۹۷۸۱) ہو گئی ہے یعنی جملہ تعلقوں فیصد (۱۷۷۷) کی کمی ہو گئی۔ بانساف و گھاٹ اوسط تعداد اکٹہ فی مربع (۲۳۳۰) سے گھٹ کر (۱۸۰۰) رہ گئی۔ یہ شور بلاشبہ آبادی بلدہ کے انحطاط عظیم کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے لیکن اوسط تعداد نفوس فی مکان بلحاظ جملہ آبادی بلدہ وہی رہی جو ۱۹۱۱ء میں تھی یعنی (۲۱۴)۔

۶۵۔ مذاہب بلدہ۔ بلحاظ مذاہب بلدہ کی آبادی (۲۱۱۵۸۹) ہندو (۱۷۴۵۲۶) مسلمان (۱۳۷۱۷) عیسائی (۴۳۵۵)۔

مذہب	فیصد تناسب بلحاظ آبادی	
	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
ہندو	۵۲۵۳	۵۲۶۳
مسلمان	۴۳۶۹	۴۳۶۲
عیسائی	۳۶۲	۳۶۳

اہل مذاہب دیگر سے مرکب ہے۔ تین اہم مذہبی جماعتوں کا جو تناسب بلدہ کی جملہ آبادی کے مقابلہ میں سن ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء میں پڑتا ہے وہ تختہ مندرجہ پیش ہے۔ ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گا کہ ہندو کا تناسب قائم رہا ہے اور مسلمانوں کے تناسب میں خفیف کمی اور عیسائیوں کے تناسب میں نہایت خفیف بیشی پیدا ہوئی ہے فقط

مختصه تنصیب نشان (۲) تعداد باشندگان قصبات فی هزار نفوس جمیع آبادی بلخا مذا حسب					
تعداد فی هزار باشندگان قصبات					
خط قدرتی و منسلع	بلخه آبادی	هندو	مسلمان	عیسائی	جینی
۱	۲	۳	۴	۵	۶
مالک محدود و سرکار مالی	۹۵	۶۸	۳۱۱	۳۲۳	۲۶۰
ملکانه	۱۰۴	۷۴	۲۰۸	۳۲۸	۶۸۹
بلده حیدرآباد	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
ادراف بلده	۱۳	۸	۵۵	-	۸۲
درنگلی	۸۸	۸۴	۲۷۸	۱۱۲	۱۰۱
کریم نگر	۳۰	۳۳	۱۵۹	۳۱۹	-
نادر آباد	۳۵	۳۱	۱۲۷	۸	۴
میدک	۵۵	۴۶	۱۲۸	۱۶۴	۷۶۸
نظام آباد	۶۶	۵۳	۲۳۸	۵۱	۱۷۲
محبوب نگر	۳۶	۲۷	۱۳۵	۲۸۵	۳۷۵
ننگنده	۱۴	۱۱	۸۷	۲۵	-
سرشوری	۸۵	۶۳	۲۳۵	۱۲۲	۲۱۲
اورنگ آباد	۱۰۲	-۳	۲۰۳	۳۰۴	۱۲۰
نادر نگر	۷۶	۵۱	۲۳۱	۴۹۱	۲۳۵
نادر نگر	۸۲	۶۰	۲۴۲	۷۸۱	۲۱۵
جینی	۸۶	۶۶	۲۰۲	۲۶۶	۱۷۵
نادر نگر	۱۰۴	۷۴	۲۶۲	۲۵۴	۲۸۸
نشان آباد	۹۹	۷۴	۱۰۵	۳۷	۱۹۲
راجنور	۸۲	۶۵	۲۴۲	۱۸۶	۳۰۴
بیدر	۵۲	۳۲	۱۴۷	۷۰	۱۸۶

مختصه تنصیب نشان (۳) درجه بندی قصبات بلخا آبادی

درجه تنصیب	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
مجموع	۸۹	۱۰۰	۹۵۵	۶۵۸	۹۵۹	۲۵۲	۱۱۵۵	۲۵۵۷	۲۵۵۷	۳۵۷۵
۱۰۰۰ تا ۱۰۰۰۰	۱	۱۴۵	۹۳۶	۱۹۵۳	۱۱۵۶	۸۵۰	۱۳۵۰	۲۶۵۳	۲۶۵۳	۱۰۷۰
۱۰۰ تا ۱۰۰۰	۶	۱۳۵	۸۹۲	۷۱۲	۲۵۶	۱۵۰	۱۷۵	۲۶۵۹	۲۶۵۹	۲۱۰۷۰
۱۰ تا ۱۰۰	۱۶	۱۷۵	۹۵۴	۶۵۰	۱۲۵۳	۲۵۹	۱۱۵۵	۲۵۵۷	۲۵۵۷	۲۳۵۱
۱ تا ۱۰	۵۱	۲۹۵۹	۱۰۰۲	۶۵۵	۸۵۷	۵۶	۱۰۵۲	۱۶۵۹	۱۶۵۹	۳۰۵۸
اندر ۱۰۰۰	۱۵	۱۵۵۹	۶۶۴	۱۰۵۸	-	-	-	-	-	۲۳۶۵

تختہ ضمیمہ نشان (۴) تفاوت آبادی بلده حیدرآباد -

بلده	آبادی در ۱۳۰۲	تفاوت	تفاوت فی صد	فیصد تناسب تفاوت									
				۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
بلده حیدرآباد	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
(۱) صفائی بلده	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵
اندرون	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰	۹۰
حلقہ نمبر (۱)	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵
حلقہ نمبر (۲)	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰	۲۲۰
حلقہ نمبر (۳)	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰	۲۵۰
حلقہ نمبر (۴)	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰
بیرون	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲	۵۲
حلقہ نمبر (۵)	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲
حلقہ نمبر (۶)	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰	۱۶۰
حلقہ نمبر (۷)	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶
(۲) صفائی چادرگھاٹ	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰
حلقہ الف (۸)	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲
حلقہ ب (۹)	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱	۲۴۱
حلقہ ج (۱۰)	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲	۲۵۲
حلقہ د (۱۱)	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶	۲۱۶
حلقہ ه (۱۲)	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳	۱۶۳
حلقہ و (۱۳)	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹	۱۶۹
افوج	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲	۱۹۲
(۳) رتیلینسی بازارات	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵	۱۵۵
(۴) سکندرآباد بشمول بلازم	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵

توضیح - متولین اجنبیہ "مندر خانہ (۵)" سے دہہ اخصاس مراد ہیں جنکی ولادت حدود بلده سے باہر ہوئی ہے۔

باب سوم

مقام ولادت

۶۶۔ اعداد و شمار۔ اعداد مقام ولادت ایسٹرن میل بنڈ (۱۱) میں ظاہر کئے گئے ہیں اور باب ہذا کے ملحقہ چار تنجبات ضمیمہ میں انہیں کا بالا اجمال ذکر کیا گیا ہے جس سے عنوانات ذیل کے متعلق تفصیلی اعداد معلوم ہونگے۔

(۱) آکر بنے والے (حقیقی اعداد)

(۲) تارکین وطن (حقیقی اعداد)

(۳) نقل وطن درمیان خطہ اپنے قدرتی (حقیقی اعداد) بمقابلہ اعداد ۱۹۱۱ء۔

(۴) نقل وطن درمیان ملک سرکار مالی دو دیگر حصص ہند۔

مقام ولادت کے متعلقہ اعداد و شمار کی اہمیت اسوقت ظاہر ہوگی جب ہم اس امر پر غور کریں کہ انہیں کسے ذریعہ سے ہر ایک مقامی رقبہ کے جملہ آبادی کے تفادوتوں کا مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے اور قدرتی آبادی کے تناسب جنسی کو معلوم کیا جاسکتا ہے اور ملک کے مختلف حصوں میں نقل و حرکت کے رخ اور اس میں کمی و زیادتی کے اعتبار سے اقتصادی حالات کے اثرات کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔ علاوہ برین اگر عمر کے اعداد و شمار مقام پیدائش کے اعداد و شمار کے ساتھ متحدہ کہلائے جائیں تو آبادی کی تقسیم عمری پر نقل وطن کا اثر معلوم ہو سکتا ہے۔

۶۷۔ گوشوارہ اعداد و شمار۔ ملک سرکار مالی کی کل آبادی کے منجملہ صرف (۲۰۲،۸۱) نفوس

یا فیصد (۱۶) نے اپنے پیدائش کے ایسے مقامات ظاہر کئے ہیں جو حدود سرکار عالی سے باہر واقع ہیں۔ منجملہ اون اشخاص کے کہ جن کا شمار ہندوستان کے دوسرے حصوں میں یا بیرون ہند کیا گیا (۳،۶۵،۲۳۱) یا موجودہ آبادی کے فیصد (۲۹) نفوس نے کسی نہ کسی مقام موقوفہ

ملک محروسہ سرکار عالی کو اپنا وطن ظاہر کیا ہے۔ اس ضمن میں اس کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعض اشخاص کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے وطن کو جہاں ان کے آباؤ اجداد رہتے ہوں یا رہ چکے ہوں اپنا مقام ولادت ظاہر کرتے ہیں پس ”مقام ولادت“ کے عنوان کے تحت بعض اندراجات کی غلطی کے بحان کا لحاظ ہونا چاہئے۔ ضلع پیدائش اگر غلط رہائش سے قدر تا نہایت مختلف ہوتو سمجھا جاتا ہے کہ ایک ایسی قومیت پیدا کر دیتا ہے جس کے ترک کرنے پر کوئی شخص اپنی ذات یا اپنی اولاد کیلئے آمادہ نہیں ہوتا۔ پس جو لوگ حیدر آباد سے ترک وطن کر چکے ہیں ان میں اس کا زیادہ رجحان ہے کہ اپنی اولاد کا مقام پیدائش حیدر آباد ظاہر کریں اگرچہ کہ فی الحقیقت ملک سرکار عالی کے اندر نہ پیدا ہوئے ہوں بلکہ ایسے مقامات میں ولادت پائے ہوں جہاں ان کے والدین نے سکونت اختیار کر لی ہو۔ برخلاف اس کے بیرون حیدر آباد سے آکر بسنے والے اکثر حیدر آباد کو اپنا مقام ولادت لکھوا دیتے ہیں بدین وجہ کہ ملازمت سرکاری میں حیدر آبادیوں کو ترجیح دیا جاتی ہے۔

کل آبادی ملک کے منجمد کم از کم فیصد ۳۲ اور ۳۹ نفوس ایسے ہیں جو اسی ضلع میں پیدا ہوئے ہیں جس میں ادکھانٹار ہوا ہے۔ بقیہ جو ضلع شتار میں نہیں پیدا ہوئے ان کے منجمد فیصد ۲۲ ایسے ہیں جو اضلاع متعلقہ میں پیدا ہوئے اور فیصد ۸۱ ایسے ہیں جو اسی ملک کے دوسرے حصوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کے منجمد جو ملک سرکار عالی کے باشندے نہیں ہیں فیصد ۳۲ اور دوسرے صوبجات ہند متعلقہ ملک سرکار عالی میں پیدا ہوئے ہیں اور فیصد (۲۰) ایسے ہیں جو ملک سرکار عالی سے بیحد صوبجات ہند میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور ایسے لوگ جنکی ولادت بیرون ہند ہوئی ہے وہ ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کے (۱۰۰۰) میں (۵) سے بھی کم ہیں۔ ضلع

صوبہ	فیصد تناسب آبادی	
	پیدا شدہ صوبہ شمار	واردین ملک
بنی	۹۵۱	۳۶۹
مدراں	۹۹۵	۰۱۵
حیدر آباد	۹۸۴	۱۶۶

شمار کی پیدا شدہ آبادی اور آکر بسنے والی آبادی کا فیصد تناسب تحت مندرجہ حاشیہ سے واضح ہوگا۔ باغین تقابل متعلقہ صوبجات ہند کے مثلاً اعداد و بھی جہاں تک ہندوستان ہو سکے دن کر دئے گئے ہیں۔ ان اعداد سے ثابت ہوتا ہے کہ باشندگان ملک سرکار عالی کے قدم ترک وطن کیا کرتے ہیں۔ بقیہ ہندوستان کی بھی یہی حالت ہے۔ ہندوستان سے ترک وطن کرنے والو بھی تعداد جو نہایت ہی کم ہوتی ہے اس کے متعلق گزشتہ مردم شماروں میں تغیر ہو چکی ہے اور اس کے جو اسباب رپورٹ مردم شمارہ ہند

باب۱۹۱۷ء میں بیان کئے گئے ہیں وہ علے مال تائیم ہیں اور بالکل اس ریاست ابد مدت پر بھی صادق آتے ہیں چنانچہ رپورٹ مردم شماری ہند باب۱۹۱۷ء میں ذکر کیا گیا ہے کہ ”ترک وطن کے متعلق پہلی بات جو کھلتی ہے وہ اسکی نسبتاً کمی مقدار ہے۔ ہندوستان کی کل آبادی کے مجملہ صرن دو کروڑ بہتر لاکھ نفوس یا فیصد ۸۷ کے سوا بقیہ کل کے کل انہیں اضلاع میں پیدا ہونے میں جہاں وہ بوقت مردم شماری سکونت پذیر تھے۔ باشندگان ہند اپنے آبائی وطن کو چھوڑنے سے جو اعراض کرتے ہیں اس کے دو اہم وجہ ہیں ایک معاشرتی۔ دوسرا اقتصادی۔ معاشرتی سبب جو خاص کر ہندو پر موثر ہوتا ہے وہ انکی ذاتوں کا انتظام ہے جو قیود اس نظام سے عائد ہوتے ہیں ایک انسان کی زندگی کو جبکہ وہ اپنے معاشرتی طبقہ کے اراکین سے جدا ہو جائے نہایت تکلیف دہ بنا دیتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ وہ اپنے حدود سے باہر شادی کرنے ہی کے قابل نہیں رہتا بلکہ دوسری جماعتوں کے اراکین کے ساتھ خورد و نوش بھی نہیں کر سکتا۔ اس کو اکثر ایسے آدمی کے دستیاب ہونے میں دقت ہوتی ہے جو اس کا کھانا پکا سکے اور اگر وہ مرجائے کوئی کمر یا کرم (تہنیز و تحنن) کرنے والا بھی نہیں ہوتا..... اگر کوئی آدمی ایک عرصہ تک گھر سے دور رہے تو وہ واپسی پر اکثر بے اعتمادی کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے اور اس پر شبہ کیا جانے لگتا ہے کہ اس نے ذات پات کے قواعد کی خلاف ورزی کی ہوگی۔ اس کے لئے اپنی قدیم حیثیت کا حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جو تفریرین سمند پار کے سفر سے عائد ہوتی ہیں مجبوری معلوم ہیں۔ ترک وطن کا اقتصادی مانع یہ امر ہے کہ باشندگان ہند اپنے بسر برد کے لئے ایک ہی پیشہ یعنی زراعت کے تابع ہیں۔ جب کبھی کسی تفریکہ باعث جیسے کہ ذرائع آبپاشی کی وجہ سے وہ اراضی جو پہلے ناقابل کاشت تھی اب اگر قابل قبلہ بنی ہو جاتی ہے تو اس کی طرف عام نقل و حرکت ہونے لگتی ہے۔ لیکن بالعموم ایسا کوئی کافی محرک نہیں ہے جو کسی شخص کو اپنا گھر چھوڑ کر دوسری جگہ اراضی لینے کے لئے آمادہ کر سکے۔“

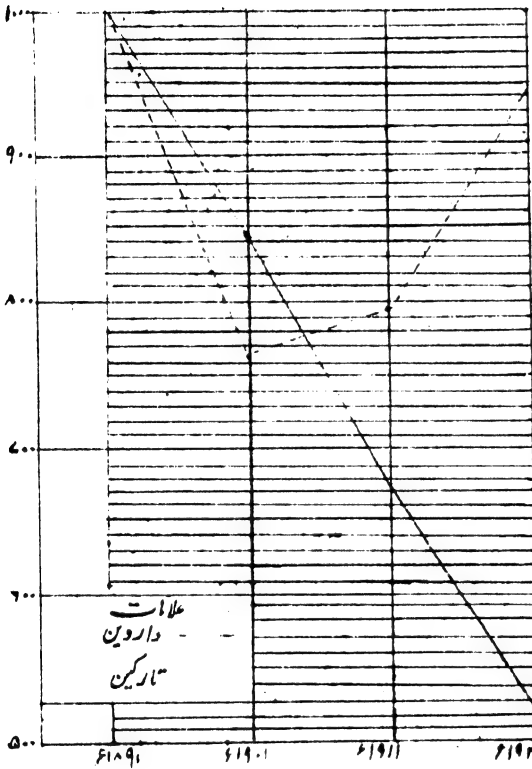
۶۸۔ آکر بننے والوں اور تارکین وطن کی تعداد۔ آکر بننے والوں اور تارکین وطن کی جو تعداد

سال	آکر بننے والے	ترک وطن کرنے والے
۱۸۹۱ء	۲۸۵۲۴	۳۸۶۰۹۵
۱۹۰۱ء	۳۲۵۱۹۷	۲۰۹۶۲۹۱
۱۹۱۱ء	۲۶۰۷۱۳	۳۰۶۰۹۹۳
۱۹۲۱ء	۲۰۶۷۸۱	۳۶۵۲۳۱

سابقہ تین مردم شمار یوں کے نمونوں پر رہی ہے وہ بمقابلہ اعداد ۱۹۲۱ء تحتہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگی۔ اس ضمن میں یہ ذکر مناسب ہے کہ ۱۹۱۱ء اور ۱۹۲۱ء کے اعداد تارکین وطن میں وہ لوگ

داخل نہیں ہیں جو مالک بیرون ہند کو چلے گئے تھے۔ جو تفاوت ان اعداد میں پیدا ہوا ہے اس کا
الومحاحۃ اظہار نقشہ تریبی مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ آج باغراض تناسب سالہ ۱۸۹۱ء کے
اعداد کو ۱۰۰ فرض کیا گیا ہے۔

اعداد سالہ ۱۸۹۱ء مادی ایک ہزار



اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس حال میں
کہ داروین کا سیلاب ہر ایک دہ سالہ
مدت میں کم ہوتا آ رہا ہے تارکین وطن
کی تعداد سالہ ۱۸۹۱ء سے برابر بڑھتی رہی ہے
اس متضاد متوجہ نے ملک کو سالہ ۱۸۹۱ء میں
بقدر ۱۲۲۵۰ نفوس کے متکثر کر دیا۔
آکر بسنے والوں کی کمی اور ترک وطن
کرنے والوں کی بیشی دونوں ایک ہی
طرح کے اسباب سے منسوب کئے
جاسکتے ہیں۔ مغربی اور وسطی ہند کے
تجارتی اور صنعتی وسیع ترقیاں ان
مالک کے مزدوروں کی غالب تعداد
کو اپنے جانب راغب کر لیتی ہیں اور
ایسے مزدوروں کی تعداد کو رفتہ رفتہ
گھٹا دیتی ہیں جنہیں دوسرے مقامات پر

جا کر تلاش معیشت کی ضرورت ہو۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ مالک محروسہ سرکار عالی کے مزدور پیشہ
لوگوں پر ایک قوی اثر ڈالتی ہیں اور انکی رو کو اپنی طرف مائل کر لیتی ہیں۔ ملک سرکار عالی میں
بارش کی فترت حالت اور اجناس غلہ کی گرانی سے بھی جو اس دہ سالہ دوران میں مستولی رہی
اس سیلاب کو اور بھی تقویت پہونچی ہوگی۔ یہاں یہ امر لائق ذکر ہے کہ ملک سرکار عالی اور
متصلہ صوبجات کے درمیان ترک وطن حسب معمول زیادہ رہا اور ملک سرکار عالی اور غیر متصلہ
حصص ہند میں بہت کم اور ملک سرکار عالی اور مالک اجنبیہ کے درمیان نہایت ہی کم رہا ہے

۶۹۔ نوعیت ہائے نقل وطن۔ عام طور پر نقل وطن کی پانچ مختلف نوعیتیں ہیں اور انہی صراحت حسب ذیل ہو سکتی ہے۔

(۱) اتفاقی یا وہ خفیف نقل و حرکت جو طمعه مواضعات کے درمیان ہو۔ اس قسم کی نقل و حرکتوں کو جو اتفاقی سے تعبیر کیا گیا ہے اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ وہ کم مدت کے لئے یا کما ہے مابے ہوتی ہیں (کیونکہ اکثر انہی نوعیت مستقل ہوتی ہے) بلکہ یہ وجہ ہے کہ متوڑی سی مسافت پر نقل سکونت کرنا سلسلہ منہوم کے اعتبار سے ترک وطن نہیں کھاجاتا۔ اس طرح کی نقل و حرکت بالمعموم ملک بہر میں ہوتی رہتی ہے اور مردم شماری کے اعداد میں اٹکا لٹا اسی وقت کیا جاتا ہے جبکہ مواضعات مابہ البحث حدود مملع کے بالمقابل واقع ہوں۔

اس نوعیت کی نقل و حرکت اکثر ہندو میں دوسرے گاؤں میں شادی کر نیکی عام عادت کی بنیاد پر واقع ہوتی ہے نیز اس امر واقعہ سے بھی کہ نوجوان بیاہی عورتیں اپنی پہلی راجل کیلئے اکثر میکہ جایا کرتی ہیں جیسا کہ رپورٹ مردم شماری ہند بابۃ السلسلہ میں بیان کیا گیا ہے۔ ”اپنے گاؤں سے باہر شادی کرنے کا طریقہ بہت سے اسباب پر مبنی ہے۔ ایک ہی قبیلہ کے دو اشخاص میں یا بعض قسم کے رشتوں میں شادی منع ہے اور ایک ہی موضع کے رہنے والوں کو اس کا شبہہ رہتا ہے کہ انہیں باہم کوئی نہ کوئی رشتہ داری ضرور ہوگی اگرچہ اس کا قطعی علم نہ ہو۔ اکثر یہ نامناسب خیال کیا جاتا ہے کہ ہمایہ خاندان سے دہن بیاہی جائے کیونکہ اس کا اندیشہ رہتا ہے کہ وہ راز ہائے خاندانی کو افشا کر دیگی اور جب کبھی اس کے اور اس کے خاندان کے یا اس کے عزیزوں کے درمیان اخلاف رائے پیدا ہو تو اپنے والدین کی مداخلت چاہیگی۔“

(۲) مارضی نقل وطن یعنی وہ سفر جو کاروبار و تیرتھ وغیرہ کی غرض سے اور زیر تعمیر جدید سڑکوں و ریلوں کی مزدوری کے لئے کیا جاتا ہے۔ مارضی ترک وطن کا ایک موثر باعث قضا ہوتا ہے۔

(۳) دوری نقل وطن جیسے کہ زمانہ درو میں سالانہ نقل مقام جو مختلف قطعات اور مختلف موسموں میں ہوتا ہے۔ مزدوروں کا نقل وطن متقلد دیہات سے ایسے قصبات کی طرف جن میں روٹی صاف کرنے اور گیسے باندھنے کے کارخانہ ہیں اور جو موسم پر چالو رہتے ہیں اسی نوعیت کے تحت آتا ہے (۴) نیم مستقل نقل وطن جبکہ ایک مقام کے باشندے دوسرے مقام پر باغراض معیشت رہتے ہیں لیکن اپنے وطن کے ساتھ جہاں وہ اپنے خاندان کو چھوڑ دیتے ہیں تعلقات قائم رکھتے اور کمیشن

مقررہ دفتروں پر آتے جاتے رہتے ہیں اور ضعیف العمری میں باکلیہ واپس آجاتے ہیں۔ ماٹروائی کے کارکنان اور روسیہ کالین دین کرنے والے بطور مثال پیش کئے جاسکتے ہیں جو ملک سرکار عالی کے دور دراز گوشوں میں کاروبار کرتے ہیں اور ضعیف العمری کے زمانہ میں اپنے دیس کو راجوتانا میں واپس ہو جاتے ہیں۔

۵۔ مستقل یا دوامی نقل وطن جو بالعموم ایسی صورتوں میں ہوتا ہے جبکہ ذرائع آبپاشی اور محل نشی کی ترقی کے باعث نئے اراضیات زیر قبضہ آتے ہوں مثلاً عادل آباد جیسے کم آباد ضلع میں ارضی قابل کاشت کی سطح زیادتی دوسرے مقامات کے باشندوں کو وہاں جا کر مستقل طور پر بود و باش اختیار کرنے کے لئے اہل کر لیتی ہے۔

گوکہ مردم شماری کے اعداد و شمار مختلف اقسام صریحہ بالا کے تحت نقل وطن کی درجہ بندی نہیں کرتے لیکن تارکین وطن کے تناسب جنسی کے لحاظ سے نقل وطن کی نوعیت کا پتہ چلایا جاسکتا ہے۔ نقل وطن کی اتفاقی نوعیت میں عموماً انات کی تعداد کا غلبہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ زمین قبل بیان کجاچکی ہے۔ مہنگائی اور نیم مستقل نقل وطن کی صورتوں میں تارکین وطن کا اکثر حصہ مذکور میں سے ہوتا ہے کیونکہ حوزین وطن میں چھوڑ دیا جاتی ہیں اور مرد اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے ہنگامہ طور پر نقل مقام کر لیتے ہیں۔ نقل وطن کی صورت میں جنسوں کا تناسب معمولی ہوتا ہے۔ ان کے اقامت نقل وطن کی مثالیں ایک حد تک ملک سرکار عالی میں ملکتی ہیں۔ باب ہذا کے آخر میں جو تھوٹھینہ نشان (۱) ملتی ہے اس سے واضح ہوگا کہ خطہ مرہٹواری میں متعلقہ صوبجات ہند سے آکر بسنے والوں میں عورتوں کی تعداد کا غلبہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نقل وطن اتفاقی صورت کا ہے۔ اس کے برخلاف تلنگانہ میں آکر بسنے والوں کی تعداد میں مردوں کی زیادتی ہے جس سے مسلم ہوتا ہے کہ اس نقل وطن کی صورت عارضی یا مہنگائی نوعیت رکھتی ہے۔ اور جن اضلاع میں اراضی قابل زراعت کا تناسب ترقی پذیر ہے وہاں آبادی کا سیلاب یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس میں عورت کی صورت نیم مستقل یا مستقل نوعیت رکھتی ہے۔ بلکہ حیدرآباد میں ہر نوعیت کے آکر بسنے والے پائے جاتے ہیں جو عارضی یا دوامی طور پر تجارت یا خانگی و سرکاری ملازمت کی غرض سے ہوتا ہوا رکھتے ہیں۔

۶۔ خارجی نقل وطن۔ ملک سرکار عالی و دیگر صوبجات ہند کے درمیان اور ملک سرکار عالی و ممالک بیرون ہند کے درمیان نقل وطن کے اعداد و شمار کا ملحدہ ملحدہ بیان موجب سہولت ہوگا۔

پہلے ممالک بیرون ہند سے ابتدا کی جائے تو تختہ منیمہ نشان (۲) لمحہ باب ۱۵ اسے معلوم ہوگا کہ ملک سرکار عالی سے ایسے دور دراز ممالک میں جا کر بسنے والوں کی تعداد بہت قلیل ہے۔ اگرچہ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں ایسے تارکین وطن کی تعداد دونوں سے بھی زیادہ ہو گئی ہے لیکن پھر بھی وہ بہت کم ہے یعنی صرف (۲۴۱) یہ تعداد ان طلباء کی تعداد کے علاوہ ہے جو خواہ سرکار کی فیاضی سے یا آنکے اوتھکے والدین کے اشیاء سے ملت مستعدہ برطانیہ۔ امریکہ یا جاپان کو باغراض تعلیم جاسکے اور بوقت مردم شماری وہاں مقیم رہے ہونگے اور انہیں اول متقی حیدر آبادی مسلمانوں کی تعداد بھی شامل نہیں ہے جو ان مقدس حجاز کو بغرض حج اور مقامات مقدسہ عراق کو بغرض زیارت گئے اور وہیں مستقل طور پر بس گئے۔ ان سب کا حال معلوم کرنے کے بعد بھی ایسے باشندگان ملک کی تعداد جو ممالک جنوبیہ میں سکونت پذیر ہو گئے ہیں سلسلہ طور پر بہت قلیل ہے۔ اور اسکا سبب معلوم کر نیکے لئے زیادہ فکر و غور کی ضرورت نہیں۔ سلطنت ہند کے دوسرے حصوں کے باشندوں کی طرح حیدر آباد کے باشندے بھی اپنے وطن سے ماور ہیں۔ اور جب تک کہ قوی وجہ تخریب نہ ہو اپنے آبائی وطن کو چھوڑ کر دور دراز مقامات کو جائیگی جرات نہیں کرتے۔ عام ہندیوں کے متعلق جو کچھ کہا جائے وہی حیدر آبادیوں پر بھی پوری طرح صادق آتا ہے۔ ناظم مردم شماری ٹراونکور نے ۱۹۱۱ء کی رپورٹ میں لکھا ہے کہ ”یورپین ممالک میں نقل وطن کے سیلان کو ترقی دینے میں نوآبادیات کا ایک اہم عنصر ہے۔ ہندوستان میں صرف یہی نہیں کہ باہر جائیگی ضرورت اور صنعت کا احساس بھی نہیں ہے بلکہ نقل وطن کرنے اور جابسنے کی ہولتیں بھی مطلوبہ پیانہ پر موجود نہیں ہیں۔ مکان و زمان کو محدود اور عقید کرنے کے قدیم نظریاتی قانون پر کم و بیش عمل پیرا معلوم ہوتے ہیں جبکہ وجہ سے

تقاعد پند ہندی اپنی مقررہ اراضی اور صنعت پر جیسے ہی وہ ہوں تابع رہتے ہیں۔ ملک مذکورہ نیت پائے۔ انگلیت کا سلسلہ نہیں ہے“ خواہ یہ کہ بھی جو کم سے کم دو حیدر آبادی مردوں نے اتنی جہلت کی ہے کہ کینیڈا تک سفر کیا ہے۔ رڈیشیا اور جہاں اثر جلیبرٹ کو ایک ایک آدمی گیا ہے اور سب مراحت تختہ ماشیہ (۲۳۴) ذکر اور (۵۹) اناٹ دوسرے ممالک میں جا بسے ہیں۔

ممالک ایشیائی کو نقل وطن کرنے والے		
مک	ذکور	اناث
جبلہ	۲۳۴	۵۹
ایشیائی سٹیشن	۳۰	۱
مستعدہ ریات ہائے ملایا	۲۰	۷
غیر مستعدہ ریات ہائے ملایا	۱۷	۱۴
سیلون	۱۶۷	۳۷

بیردن ہند سے آکر بسنے والے	
۵۶۵۴	جملہ
۱۶۲۹	عرب
۱۲۵	افغانستان
۳۳۹۵	سلطنت متحدہ برطانیہ

ممالک بیرون ہند سے (جہاں سے بالعموم اجنبی عنصر آبادی آیا کرتا ہے) ملک سرکار عالی میں آکر بسنے والوں کی تعداد تختہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگی۔ اس نوعیت کے آکر بسنے والوں کی تعداد کے منجملہ سلطنت متحدہ برطانیہ سے آنیوالوں کی تعداد سب میں زیادہ ہے۔ اور ان کا تناسب

جملہ تعداد کے ساتھ فیصد ۶۰ ہوتا ہے۔ اس کے بعد سب سے بڑی تعداد عرب سے آتی ہے اس ملک سے آکر بسنے والے جملہ واردین کے مقابلہ میں فیصد ۲۹ ہوتے ہیں۔ افغانستان کا حصہ صرف ۱۲۵ نفوس کا ہے۔ ان ممالک سے واردین کی تعداد میں مقابلہ اعداد ۱۹۱۱ء کی آگئی ہے۔ ٹیک ٹیک بیان کیا جائے تو افغانیوں کی تعداد ۱۹۱۱ء کے (۲۶۸) سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں (۱۲۵) ہو گئی۔ عربوں کی تعداد (۲۸۶۴) سے تنزل کر کے (۱۶۲۹) پر آگئی ہے۔ اور مملکت متحدہ برطانیہ کے پیدا شدہ اشخاص کی تعداد (۳۷۹۰) کے مقابلہ میں فی الوقت (۳۳۹۵) ہو گئی ہے۔ اس تعداد کے منجملہ فیصد (۶۹) سے زائد عرب اور فیصد (۴۶) افغان بلدہ حیدرآباد میں بود و باش رکھتے ہیں ممالک محروسہ سرکار عالی یورپین آبادی کا فیصد (۹۵) سے زیادہ حصہ سلطنت متحدہ برطانیہ کا پیدا شدہ ہے۔ ان کے ذکور کی تعداد (۲۸۶۳) اور انات کی (۵۳۲) ہے جملہ منجملہ (۲۷۴۳) ذکور اور (۴۳۶) انات بلدہ حیدرآباد میں رہے ہیں۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے تعداد ذکور میں (۵۸۱) کی کمی اور انات میں (۴۰) کی زیادتی ہوئی ہے۔ اور یہ تغیرات زیادہ تر بلدہ ہی میں واقع ہوئے ہیں۔ ذکور کا ایک حصہ کثیر برطانوی فوج کے سپاہی ہیں اور بقیہ مختلف پیشوں میں مصروف ہیں۔ ذکور کی تعداد میں کمی کا باعث وہ تغیرات ہیں جو بلارم اور ترکیبی کے انگریزی چھاؤنیوں (جو باغراض مردم شماری آبادی بلدہ میں شامل کرائے گئے ہیں) کی آبادی میں واقع ہوئے ہیں۔

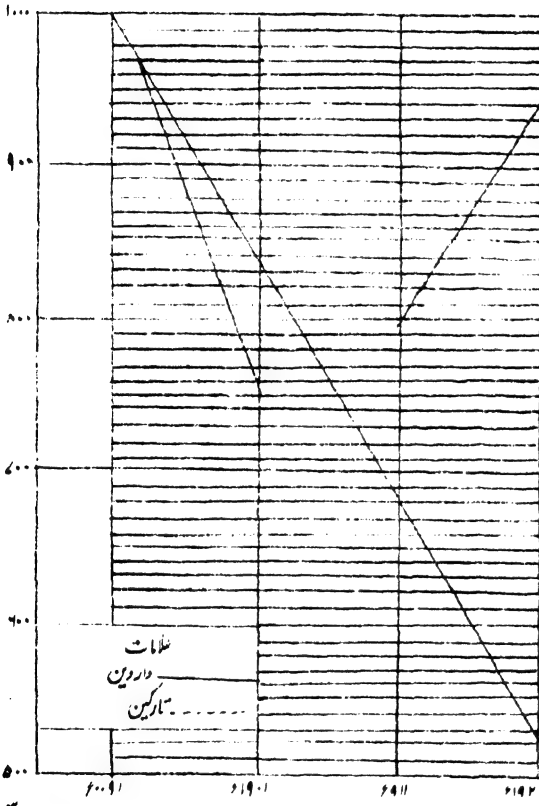
۱۷۔ ملک سرکار عالی اور دیگر صوبجات ہند کے درمیان نقل وطن۔ گزشتہ ۳۰ سال کے دوران میں ہر مردم شماری کی مدت پر ترک وطن کرنیوالے اور صوبجات ہند سے آکر بسنے والوں کی تعداد تختہ مندرجہ حاشیہ میں

درج کی گئی ہے۔ اور شکل عاشیہ میں تریبی طور پر ان ہی اعداد کے ہر دو سالہ تفاوت کو خطا ہر کیا گیا ہے اور باغراض تقابلیہ

کے اعداد کو (۱۰۰۰) کے مساوی فرض کیا گیا ہے۔ اگر ان اعداد کے مقابلہ فقرہ (۶۸) کے مائلہ اعداد تارکین وطن سے کیا جائے تو

سال	صوبہ ہند سے گریبے والوں کی تعداد	صوبہ ہند میں ملک سرکاری سے ہارکے والوں کی تعداد
۱۸۹۱ء	۳۴۳۳۸۳	۳۸۶۰۹۵
۱۹۰۱ء	۳۱۲۳۱۳	۲۹۶۲۹۱
۱۹۱۱ء	۲۵۳۱۱۴	۳۰۶۸۸۴
۱۹۲۱ء	۲۴۱۱۱۴	۳۶۲۸۹۰

تفاوت اعداد نقل وطن درمیان صوبجات ہند و ممالک محروسہ سرکاری بہ تفریض اعداد ۱۸۹۱ء مساوی ہزار

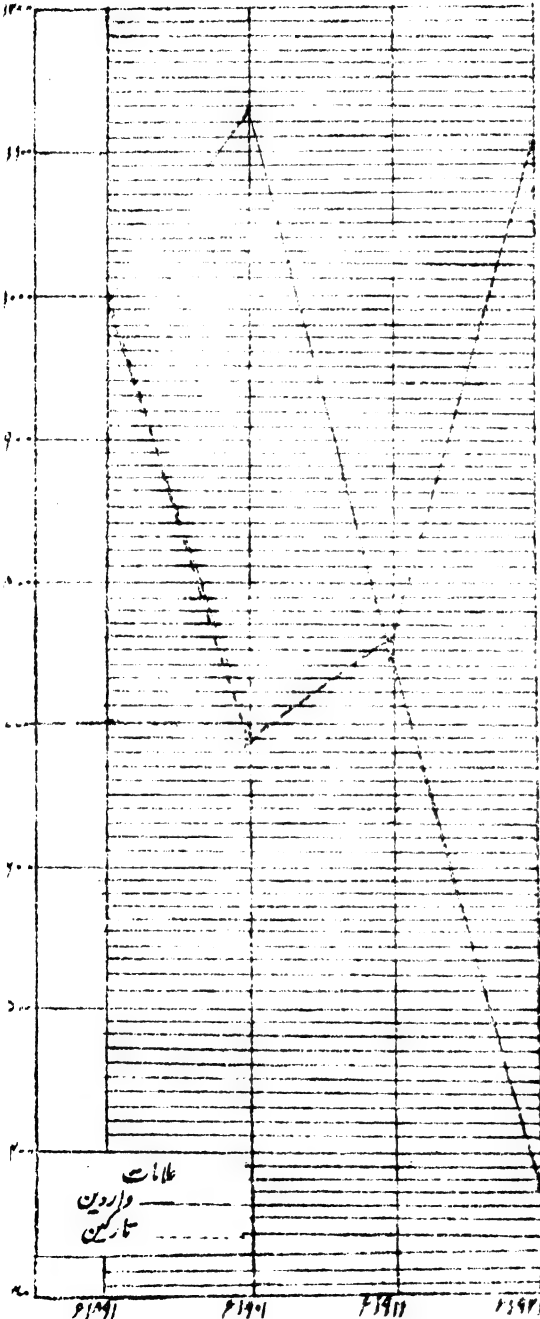


بہت کم تفاوت معلوم ہوتا ہے جس میں بیان کی تائید ہوتی ہے کہ ملک سرکاری عالی اور ممالک اجمینیہ کے درمیان بہت کم نقل وطن ہوتا ہے۔ تختہ بالا سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے کہ صوبجات ہند سے اگر گریبے والوں یعنی اعداد بطرح بتدیج گنت رہی ہے اسی طرح صوبجات ہند کو جانے والے تارکین وطن کا سیلاب بالا سیتغاب ترقی پذیر ہے۔ ان غیرت کی ذمہ داری ملک کی گزشتہ دو سالہ حالت پر عائد ہوتی ہے جو نہ صرف ترقی آبادی میں بلکہ ترقی صنعت و حرفت و تجارت میں بھی راجع ہوئی اور وار دین کیلئے فقدان ترغیب باعث ہوئی صوبجات ہند اس یعنی اور تربط و برابری جانب جو ملک سرکاری سے متصل ہیں توجہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان متغیضوں کی آبادی کے منجملہ کم از کم (۲۰۲۶۰۰۰) نفوس

ملک سرکاری میں آئے ہیں۔ اس تعداد کا تناسب کل صوبجات ہند سے اگر گریبے والوں کی جملہ تعداد کے ساتھ فیصد (۸۹) ہوتا ہے۔ ان (۲۰۲۶۰۰۰) نفوس کے منجملہ (۴۹) فیصد سے زائد صوبہ مدراس سے (۳۶) فیصد بمبئی سے اور (۱۵) فیصد صوبہ متوسط و برار سے تعلق رکھتے ہیں ملک سرکاری سے صوبجات ہند کو نقل وطن کرنیوں کی تعداد (۳۶۴۳۲۱) ہے ان کے منجملہ (۸۹۰۳۸۰۰) نفوس یا فیصد (۹۲) سے زائد فیصد تیزوں صوبجات میں جذب ہوتے ہیں جن میں سے بمبئی فیصد (۶۱) صوبہ متوسط و برار فیصد (۲۶) اور مدراس فیصد (۱۲) اخذ کر لیتا ہے۔ اس تبدیل وطن کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک سرکاری کو صوبہ مدراس (۴۳۸۲۶۰) نفوس حاصل ہو گئی ہیں

بعض اسکے یہاں سے (۴۶۴۲) بمبئی کو اور (۶۵۵۱۴) نفوس صوبہ متوسطہ و ہر ایک کو نقل جاتے ہیں۔

تفاوت نقل وطن در میان صوبہ بمبئی و ممالک محدودہ سرکار عالی
یہ تقریباً اعداد اسلافہ مساوی ایک ہزار



سال	دارین	تاریکین
۱۸۹۱	۱۰۵	۸۵
۱۹۰۱	۱۱۵	۹۵
۱۹۱۱	۸۵	۷۵
۱۹۲۱	۷۵	۵۵

سے وہاں جا کر بننے والوں کی تعداد جو گزشتہ تیس سال کے دوران میں رہی تھی وہ مختلف مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگی اور ان کی ترکیبی لمبقت سے ظاہر ہوگا کہ ہر دو سالہ مدت میں ان اعداد میں کیا تغیرات ہوئے ہیں۔ یہاں ۱۸۹۱ء کے اعداد کو باغراض تقابل (۱۹۰۱ء) فرض کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جبکہ آکر بننے والوں کی تعداد بھر ایک سال ۱۹۰۱ء کے جس میں قحط نے تاریکین وطن کو آکر بننے والوں کی تعداد کو درہم برہم کر دیا تھا مسلسل رہی ہوتی رہی۔ یہاں تو ایک طرف تاریکین سبیلاب (بوجود قحط ۱۹۰۱ء) میں کچھ گھٹ گئی تھی (برابر ترقی کرنا چلا آیا ہے) جبکہ باعث بلاشبہ زیادہ مزدوری کی توقعات ہیں جو ملک سرکار عالی کے مزدور پیشہ طبقہ میں اعلاہ بمبئی کی صنعتی بلو

تجارتی ترقی نے پیدا کردی ہے علاوہ برین گزشتہ دس سال کے عرصہ میں اساک باران اور امراضِ وطن کی اشاعت کیوجہ سے پیدا شدہ ناموافق حالات نے ایک طرف مقلد صوجات کے باشندوں کے جذبات نقل وطن کو سرگردا تو دوسری طرف باشندگان ملک سرکارِ مالی کو قسمت آزمائی کیلئے باہر جانے پر آمادہ کیا غرض کہ اس طرح سے آکر بننے والوں کی تعداد میں بہت کمی اور تارکینِ وطن کی تعداد میں بہت زیادتی ہوئی۔ شکلِ ترکیبی میں اندرونی و بیرونی متضاد سیلابوں کے مدوجذر کو ظاہر کیا گیا ہے۔

صوبہ بمبئی سے آکر بننے والوں کا ایک حصہ کثیر ملک سرکارِ مالی کے اون اضلاع میں پایا جاتا ہے جو اس صوبہ کے سرحد پر واقع ہیں چنانچہ ضلع اونگ آباد میں (۵۵۳) بیٹریں (۶۱،۹) گھیر گہ میں (۴۴۰) عثمان آباد میں (۱۶۵۲) اور رانچور میں (۱۱۸۲۵) یعنی والے ہیں۔ یہ تمام اضلاع ملک سرکارِ مالی کے خطہ مرٹواڑی سے متعلق ہیں۔ چونکہ اس خطہ کے باشندے بمبئی کے جنوبی و مشرقی حصوں کے باشندوں سے نسل اور زبان کے اعتبار سے زیادہ ملٹھ رکھتے ہیں اس لئے بمبئی سے آکر بننے والے ملک سرکارِ مالی کے دوسرے حصوں کے مقابلہ میں یہیں پر زیادہ پائے جاتے ہیں۔ یہ اسباب اون عظیم سہولتوں کے ساتھ ملکر جو ضروریاتِ زندگی کے حاصل کرنے میں موجود ہیں ملک سرکارِ مالی کے تارکینِ وطن کے ایک حصہ کثیر کو صوبہ بمبئی کی جانب مائل کرتے ہیں۔ اس طرح پر ملک سرکارِ مالی کے جملہ تارکینِ وطن کا فیصد (۵۷) سے زیادہ حصہ اس صوبہ کا رخ کرتا ہے اور اگر صرف اضلاع مرٹواڑی سے اس صوبہ کو جانے والے تارکینِ وطن کا لحاظ کیا جائے تو یہ تناسب اور بھی بڑھتا ہے۔ ان تارکین کے جملہ فیصد (۷۶) سے زیادہ صوبہ بمبئی کے اون اضلاع میں پائے جاتے ہیں جو ملک سرکارِ مالی سے ملتی ہیں۔ شہر بمبئی میں (۱۱۹۰۲) حیدر آبادی اور متعلقہ اضلاع کے اعداد حسب ذیل ہیں۔

احمد نگر (۲۳۸۲۰) شرقی خاندیس (۱۴۹۱۳)۔ ناسک (۹،۳۱)۔ شولا پور (۶۰۳۰۶)۔ بیجا پور (۲۹۲۲۱) و دہار داڑ (۲۹۳۲۹)۔ معلوم ہوتا ہے کہ حیدر آبادی تارکینِ وطن کے لئے سب سے زیادہ دلکش شولا پور ہے۔ شہر شولا پور کے ہر (۱۰۰۰) نفوس میں (۳۴۹) حیدر آبادی

ستائیس سالہ اور پچاس سالہ	۲۷
ملک سرکارِ مالی	۱۶۶
بلدہ حیدر آباد	۸۵
اورنگ آباد	۹۷
بیڑ	۳۳۳
عکبر گڑھ	۸۰
عثمان آباد	۲۷۲
رانچور	۲۸۹

ہیں بمبئی سے آکر بننے والوں کے درمیان جنس کا تناسب تھوڑا سا متعجب ہے۔ معلوم ہو گا۔ یہ تناسبات ظاہر کرتے ہیں کہ بلدہ حیدر آباد اور اضلاع اونگ آباد و گورکھ پور میں کوئی غیر اعتدالی نہیں ہے اور یہ وہ مقامات ہیں کہ جہاں کے شمار شدہ واریں خود وہ لوگ یا اونکی اولاد ہیں جو مستقل طور سے ان مقامات میں سکونت پذیر ہو گئے ہیں۔ اس کی تائید اس امر واقع سے بھی

ہوتی ہے کہ ان مقامات کا تناسب جتنی کم و بیش ملک سرکار عالی کے عام جمنی تناسب کے مطابق ہے اس کے برخلاف اضلاع بیڑ-عثمان آباد و راجپور میں مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی تعداد کا غلبہ (جو مرد جمنی کے آکر بسنے والوں کی جملہ تعداد میں مقابلہ ذکور کے اثاث میں ایک معقول زیادتی کا باعث ہے) محتاج تصدیق معلوم ہوتا ہے۔

ہندوؤں میں عاقدین بالعموم ایک ہی قوم ایک ہی ذات اور ایک ہی زبان بولنے والے ہوتے ہیں اگرچہ بعض اعلیٰ ذاتوں میں زبان کا مسئلہ ناقابل ارتقاء مزاحمت نہیں ہے۔ جیسے کہ مثلاً ایک کنڑی بولنے والا برہمن لڑکا ایک مرہٹی بولنے والی برہمن لڑکی سے یا اس کے برعکس باہم ازواج میں منسلک ہو سکتے ہیں لیکن تاہم ایک مشترکہ زبان بھی ایک ناگزیر شرط سمجھی جاتی ہے۔ اپنے گاؤں سے باہر شادی کرنے کے طریقہ کا ذکر ازل قبل کیا جا چکا ہے۔ ایک ہندو اپنے موضع کے مقابلہ میں دوسرے موضع سے بیوی لانے کو ترجیح دیتا ہے۔ بیڑ عثمان آباد خالص اضلاع مرہٹوں کی ہیں اور ان میں زیادہ تر مرہٹے ہی رہتے ہیں۔ یہ اضلاع ایک جانب شولا پور و احمد نگر کے درمیان اور دوسرے جانب بیدر و پرہمنی کے درمیان واقع ہیں۔ بیڑ عثمان آباد کے مرہٹی بولنے والے باشندے بیدر کے کنڑی بولنے والے باشندوں کے مقابلہ میں پرہمنی جیسے مرہٹی بولنے والے ضلع کے باشندوں کے ساتھ ازواجی تعلقات پیدا کرنا پسند کریں گے مگر ساتھ ہی اس کے پرہمنی کے مقابلہ میں ان کے یسار پر دو مرہٹی اضلاع شولا پور و احمد نگر موجود ہیں جہاں سے وہ اپنے ازواج کا انتخاب کر سکتے ہیں اور جہاں اپنی لڑکیوں کے لئے مناسب خاوند بھی پہنچانیکے لئے جاسکتے ہیں۔ اور نظر ثانی تو یہ محسوس ہی ہوتی ہے چنانچہ ہر دو اضلاع میں لڑکیوں کے مقابلہ میں پرہمنی کی لڑکیوں کے زیادہ تعداد میں بطور ازواج کے بیڑ عثمان آباد میں آتی ہیں اور بیڑ عثمان آباد کی لڑکیوں کے مقابلہ میں پرہمنی کے یسار کی جانب زیادہ جاتی ہیں (جیسا کہ اعداد و شمار نقل وطن سے واضح ہوگا)۔ اسی طرح راجپور جو کنڑی ملک ہے بہ نسبت اپنے ہمسایہ ضلع محبوب نگر کے جو ایک خالص ضلع تنگنا نہ ہے۔ اضلاع کرناٹک۔ دہاروار۔ ورجا پور کی جانب زیادہ مائل ہوتا ہے۔

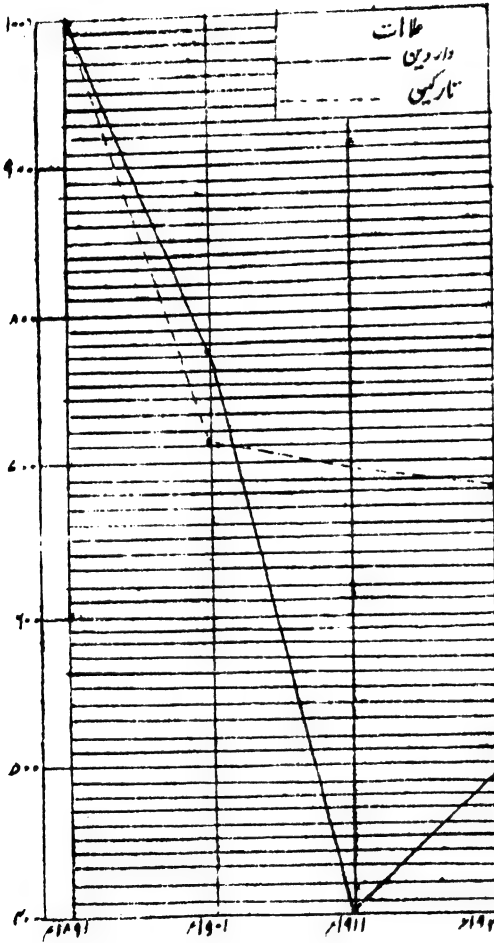
تاکرین وطن کے منجملہ ذکور کی تعداد اثاث سے شہر میں نیز ان اضلاع

تاکرین وطن میں تناسب جمنی	
ضلع	تعداد اثاث بمقابلہ ذکور
شہر بیڑ	۵۴
شہر عثمان آباد	۱۵۹
شہر راجپور	۱۰۳
شہر بیڑ	۱۰۸
شہر عثمان آباد	۱۱۴
شہر راجپور	۱۲۳
شہر بیڑ	۱۲۱

صوبہ میں زیادہ ہے جو ملک سرکار عالی سے دور واقع ہیں جس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ وہاں ترک وطن جنگامی یا دوری نوعیت رکھتا ہے اس کے برخلاف صوبہ میں کسی کے جہاں اضلاع متضلع میں جہاں تاکرین وطن کی مقدار کثیر و کم

ہو جاتی ہے مگر کے مقابل میں حیدر آبادی اثاث کا غلبہ ہے (ملاحظہ ہو تختہ حاشیہ) پس یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ تارکین کی تعداد کثیر وہاں پر بطور عروس جا کر ادوات اسلحہ کے آئندہ باشندوں کی مان بن گئی ہو۔ جس کے اسباب زمین بل بیان میں آچکے ہیں۔

۳۔ نقل وطن درمیان ملک سرکار عالی و صوبہ متوسطہ و برابر۔ اب دوسرے متصلہ صوبہ یعنی صوبہ متوسطہ و برابر کی جانب توجہ مبذول کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ تارکین وطن اور اگر بننے والے ہر دو کی تعداد بمبئی کے بہ نسبت بہت کم ہے گزشتہ



سال	اگر بننے والے	ترک وطن کرنے والے	عرصہ میں اس صوبہ کو جو لوگ ترک وطن کر کے آئے اور وہاں سے جو لوگ
۱۸۹۱ء	۵۱,۶۹۰	۱,۳۲,۷۹۰	
۱۹۰۲ء	۳۹,۸۷۱	۹,۴۹,۷۷۸	
۱۹۱۱ء	۲۰,۹۴۷	۹,۲۷,۷۲۱	
۱۹۲۱ء	۲۵,۴۱۶	۹,۰۹,۳۰۰	

آئے اونکی تعداد تختہ مندرجہ حاشیہ میں حاضر کی گئی ہے۔ اور اونکی تعداد کے تفاوتوں کو شکل ترتیبی مندرجہ حاشیہ میں بالوضاحت دکھایا گیا ہے۔ ۱۸۹۱ء کے اعداد کے بالقابل اگر بننے والوں کی تعداد میں (۵۰) فیصد کمی اور تارکین وطن کی تعداد میں (۳۱) فیصد سے زائد کمی واقع ہوئی ہے۔ لیکن دس سال قبل کے اعداد کے مقابلہ میں دیکھا جائے تو اگر بننے والوں کی تعداد میں

فیصد (۲۱) کا اضافہ ہے۔ اور تارکین وطن کی تعداد میں تقریباً (۲) فیصد کمی ہوئی ہے۔ اس صوبہ سے اگر بننے والوں کی تعداد کے منجملہ فیصد (۷۹) سے زائد اشخاص حادول آباد و پر بھنی میں پائے جاتے ہیں جو اس صوبہ کے متصلہ اضلاع ہیں۔ تارکین وطن کے منجملہ (۸۷) فیصد سے زیادہ انکولہ

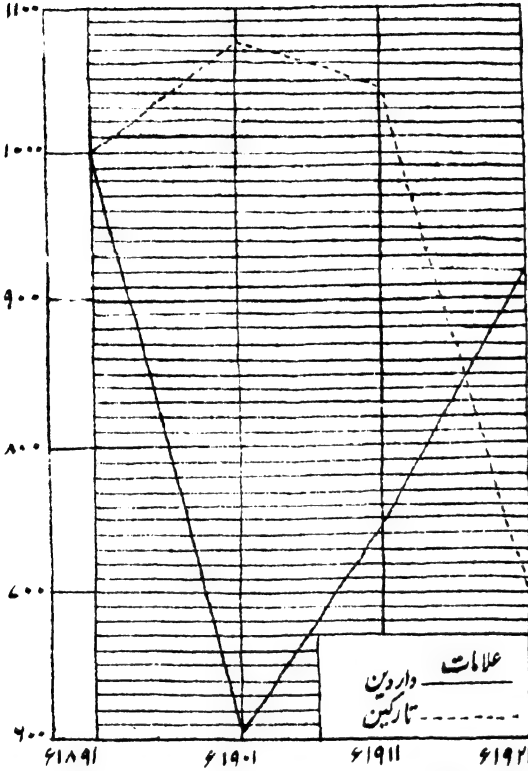
بلڈانہ اور ایوت محل میں مقیم ہیں۔ ضلع عادل آباد میں جہاں زائد از (۵۵) فیصد واردین جذب ہو جاتے ہیں، اگر بسنے والوں کی تعداد میں ذکور و اثا کے تناسب (۷۲۸۶) ذکور اور ۱۵۷۱۶۱ (اثا) ظاہر کرتا ہے کہ وہاں نقل و وطن کم و بیش مستقل نوعیت رکھتا ہے۔ عادل آباد کا جنگل قطع کیا جا کر اوس کے قابل کاشت اراضی کے تناسب جو برابر زیادتی ہو رہی ہے اسکی وجہ سے اطراف و جوانب کے لوگ وہاں کھینچے چلے آ رہے ہیں۔ پڑھنی کی حالت اس سے مختلف نظر آتی ہے۔ وہاں کے ذکور و اثا کے تناسب سے (۲۴۵۷۶) ذکور بمقابلہ ۱۵۷۱۶۱ (اثا) معلوم ہوتا ہے کہ اوس حد ملک میں نقل و وطن کے دوسرے ہی اسباب ہیں جیسا کہ ایک طرف بیڑ و عثمان آباد اور دوسری طرف شولا پور و احمد نگر کے درمیان ازدواجی تعلقات کا ذکر کیا گیا ہے اوسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنی بھی اضلاع مرہٹی موقوفہ بیرون حدود سیاسی کے ساتھ اپنی روکیوں کا تبادلہ کرتا ہے۔ حسب بیان اسبق تارکین وطن کی ایک تعداد کثیرہ اکولہ۔ بلڈانہ اور ایوت محل میں پائی جاتی ہے۔ ان تینوں اضلاع میں متفقہ طور پر (۳۶۱۷۹) ذکور اور (۴۳۷۴۹) اثا کا شمار ہوا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ برابر کے ساتھ مملکت سرکار عالی کے تعلقات اتنے وسیع مدت رہے ہیں کہ ایک عظیم مدنی اتحاد قائم ہو گیا ہے جس میں ملک سرکار عالی کے شمالی اضلاع مرہٹواری اور برار کے باشندوں کے درمیان ازدواجی تعلقات سے مزید استحکام پیدا ہو گیا۔ اسی وجہ سے ان دونوں حصوں سے نقل و وطن کرنے والوں کی تعداد میں اثا کا غلبہ ہے۔ صوبہ متوسط و برار کے جانے والوں کی تعداد ان دونوں صوبجات سے آنے والوں کی تعداد سے ہمیشہ المضاعف سے زیادہ رہی ہے۔ کیونکہ ملک سرکار عالی سے روئی کی چوٹائی کے لئے مزدوروں کا ترک وطن مقررہ موسموں پر برابر ہوتا رہتا ہے اور ان میں سے اکثر عام مزدوری اور فصل ربيع کی درو کے لئے ٹھیر جایا کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے اوس حصہ ملک کی جانب ترک وطن کرنے والوں کی تعداد میں جو بوقت مردم شماری اضافہ پایا گیا وہ چند ان خلافت توقع نہیں ہے۔

۷۔ ملک سرکار عالی اور صوبہ مدراس کے درمیان نقل وطن۔ اب ہم ملک سرکار عالی کے متعلق تیسرے صوبہ یعنی مدراس کی جانب متوجہ ہوتے ہیں تخت و شکل ترمیمی مندرجہ

شکل: اظہار تفاوت اعداد نقل وطن درمیان صوبہ مدراس
ملک سرکار عالی و تفریق اعداد سال ۱۸۵۶ء و ۱۸۵۷ء کی ایک ہزار

حادثیہ سے
واضح ہو گا کہ
سال ۱۹۰۱ء سے

سال	آکرینے والے	۳-آکرینے
۱۸۵۶ء	۹۱۱۹۲	۵۷۹۹۲
۱۸۵۷ء	۵۵۳۶۹	۶۲۵۰۰
۱۸۵۸ء	۶۷۸۲۱	۶۰۶۹۲
۱۸۵۹ء	۸۲۱۳۲	۶۰۳۱۶



جس طرح اس صوبہ سے آکرینے والوں کی تعداد مسلسل ترقی پذیر ہے اسی طرح ملک سرکار عالی سے ترک وطن کر کے جانے والوں کی تعداد مستقل طور پر انحطاط پذیر ہے اور اس طرح سے ملک سرکار عالی کو خواص نفع جو پرخ رہا ہے صنعتی نشوونما کے اعتبار سے صوبہ ممبئی بہ نسبت مدراس کے بہت ہی بڑا ہوا ہے اور ممبئی وجہ ہے کہ بمقابلہ اول الذکر کے موخر الذکر اپنی طرف ملک سرکار عالی کے بہت کم باشندوں کو مائل کرتا ہے۔ اور اس کا سبب بھی یہی ہے کہ بہ نسبت ممبئی کے مدراس اپنے

باشندوں کی کثیر تعداد کو حیدرآباد بھیجنے کی گنجائش نکال سکتا ہے اس صوبہ سے آنے والوں کے منجملہ فیصد (۹۲) سے زیادہ بلکہ حیدرآباد و اضلاع ورنگل۔ عادل آباد۔ نلگنڈہ اور راجپور میں شمار ہوتے ہیں۔ بلکہ حیدرآباد کی مدراسی آبادی کو بلحاظ تعداد کم و بیش اسی قدر نقصان پہنچا جس قدر کہ خود شہر حیدرآباد کو۔ ان کا تناسب جنسی (۱۰۰) مذکور کے مقابلہ میں

۷۲ (اناث) ظاہر کرتا ہے کہ اکثر مدراسیوں نے بلکہ کو اپنا مستقل مکان بنالیا ہے۔ ضلع ورنگل میں سنگریخی کے معاون زغال مدراسیوں کی کثیر تعداد کو اپنے جانب مائل کرتے ہیں۔ لیکن یہاں بھی مدراسیوں کی آبادی میں بمقابلہ

۱۹۱۱ء کے تعداد کے (۱۰۰۰۰) سے زیادہ کا انحطاط ہو گیا ہے۔ ننگنڈہ میں جہاں اس نوعیت کی آبادی ۱۹۱۱ء میں بمقابلہ ۱۹۸۱ء کے (۱۱۰۰) سے زیادہ کا انحطاط ہوا تھا وہاں اب بقدر (۴۰۰۰) کے انحطاط ہو گیا ہے۔ ان نقصانات کی تلافی عادل آباد کے کثیر اضافہ سے ہو جاتی ہے۔ جہاں کی مدراسی آبادی ۱۹۸۱ء کی قلیل تعداد (۵۸۶) سے ترقی پا کر ۱۹۸۱ء میں (۲۲۰۶۱) ہو گئی ہے۔ صریحاً معلوم ہوتا ہے کہ قاضی بیٹہ بہار شاہ کی زیر تعمیر ریلوے کے سبب درنگل اور ننگنڈہ کی غیر متعمد مدراسی آبادی عادل آباد میں پہنچ آئی ہے۔ رانچور ہی صرف وہ دوسرا ضلع ہے جس نے اس بارے میں ترقی ظاہر کی ہے۔ یہ گریٹ انڈین پن سولار ریلوے اور مدراس اینڈ سدرن مرہٹھ ریلوے کا ایک اہم مرکز ہے۔ جنسوں کا تناسب جیسا کہ تھوڑا حاشیہ میں درج کیا گیا ہے ظاہر کرتا ہے کہ درنگل میں اگر بسنے والوں کی تعداد غالباً مستقل یا نیم مستقل نوعیت رکھتی ہے کیونکہ ان کا زیادہ تر تعلق صنعت زغال سے ہے اور عادل آباد کی جانب جو نقل و حرکت ہو رہی ہے وہ خالص ہنگامی نوعیت رکھتی ہے۔ اور اس کا اہتمام ہے کہ یہ صورت صرف ریلوے کی تکمیل تک جاری رہے گا اس کا بھی امکان ہے کہ وہاں کے اصلی باشندوں کی قلت اور اراضی قابل کاشت کی روز افزون دستیابی انہیں سے کم از کم چند افراد کو بالآخر مستقل یا نیم مستقل صورت میں بود و باش اختیار کر لینے پر مائل کر دے۔

ضلع	تعداد اثاثہ بنگلہ صد گز
درنگل	۷۶
عادل آباد	۳۳

ملک سرکار عالی سے ترک وطن کرنے والوں کے منجملہ فیصد (۹۰) سے زیادہ ان اضلاع مدراس میں پائے جاتے ہیں جنکی سرحدیں جنوبی اضلاع سرکار عالی کے سرحدوں سے ملتی جلتی ہیں۔ اس طرح ایسے اشخاص کی تمام تعداد اضلاع بلاری، کرنول، گنٹور اور ملائے جات گوداوری ریجنس میں مجتمع ہے۔ چونکہ مدراس کی جانب تارکین وطن کی روانی بمقابلہ بمبئی کے بالعموم دہی ہے اس لئے فطرتاً ان اضلاع مدراس میں حیدر آبادی آبادی کی تعداد انحطاط پذیر ہو گئی ہے۔ شہر مدراس میں حیدر آبادیوں کی تعداد (۲۲۳۲) ہے اور اسکے مقابل بمبئی میں (۱۹,۶۰۲) اور ناگپور میں (۸۵۲) ہے۔ جو بلاشبہ ان شہروں کے مختلف حیشیوں پر مبنی ہے۔ جو انکو باعتبار منستی ترقی اور مزدوروں کی طلب کے حاصل ہے۔ ملک سرکار عالی اور صوبہ مدراس کے درمیان نقل وطن کی مابہ الامتیاز خصوصیت یہ ہے کہ مدراس کی جانب

ترک وطن کرنیوالوں اور وہاں سے آنے والوں کی آبادی میں اناتھ کی تعداد قلیل ہے۔ بجا لیکہ صوبہ بمبئی اور صوبہ متوسطہ و برار کی جانب تارکین وطن اور وہاں سے اگر بسنے والوں میں

تعداد اثاثہ فیصد گز		
صوبہ	ملک سرکار عالی	ملک سرکار عالی
بمبئی	۱۶۵	۱۱۰
صوبہ متوسطہ و برار	۱۰۴	۱۱۸
مدراس	۶۱	۶۵

جس اثاث کا غلبہ ہوتا ہے چنانچہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے اس کی وضاحت ہوگی۔
وہ سستی صورتیں جن میں صوبہ مدراس سے آکر بننے والوں کی آبادی میں مردوں سے زیادہ عورتوں کی تعداد ہو صرف میدک - نلگنڈہ اور راجپور میں پائے جاتے ہیں میدک نلگنڈہ سے متصل ہے اور نلگنڈہ صوبہ مدراس کے ضلع گنٹور سے ملحق جنگل درمیان رود کر شنا فاصل ہے اسی طرح پر راجپور اور ضلع بلاری کے درمیان رود کر بکھدر احال ہے۔ ان دریاؤں کے دونوں جانب بودو باش رکھنے والوں کی زبان اور نسل کی یکسانیت ازدواجی تعلقات کی موید معلوم ہوتی ہے اور ان اضلاع مدراس سے ملک سرکار عالمی میں آکر بننے والوں میں عورتوں کی زیادتی کی بھی یہی توجیہ ہے۔ یہاں یہ امر کہ صوبہ مدراس سے متعلقہ تلنگانہ کے ایک دوسرے ضلع درنگل اور صوبہ مدراس کے اضلاع کرشنا و گوداوری کے درمیان اس طرح کے تعلقات کیوں قائم ہیں اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ضلع درنگل کے جنوبی اوغربی حصوں میں یعنی ان میں جو مدراس کے متذکرہ صدر اضلاع تلنگانہ کے متصل ہیں وہیں صحرائی رقبہ جات ہیں جن میں اقوام صحرائی آباد ہیں۔ پس ظاہر ہے کہ ان لوگوں اور ماورائے سرحد کے باشندوں میں رشتہ داری کے تعلقات کا بہت کم امکان ہے۔ اس کے علاوہ درنگل کی صنعت زغال کے لئے کان کھودنے والے مردوں اور اسی جنس کے مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

۷۵۔ ملک سرکار عالمی اور غیر متصلہ صوبہ جات کے درمیان نقل وطن۔ ان صوبہ جات اور ریاستوں کے منجمد متصل نہیں ہیں اجمیر۔ مارواڑ۔ پنجاب صوبہ جات متحدہ آگرہ وادوہ میسور اور راجپوتانہ ایجنسی سے ایک ایک ہزار سے زیادہ نفوس ملک سرکار عالمی میں آئے ہیں۔ راجپوتانہ ایجنسی سے آکر بننے والوں کی تعداد سب سے بڑھی ہوئی ہے (۸۰۴۶) گوکہ اس تعداد میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے (۶۲۲۵) نفوس کی کمی ہوگئی ہے۔ غرضتہ مردم شماری کی طرح فی الوقت بھی انکی غالب تعداد بلوچہ حیدر آباد اور اورنگ آباد اور گلبرگر شریف میں پائی جاتی ہے۔ اول الذکر دونوں مقامات میں بلحاظ تعداد کمی اور مقام آخر الذکر میں اضافہ ہوا ہے۔ اس قسم کے آکر بننے والوں میں دوسرے درجہ پر صوبہ متحدہ سے آنے والوں کی تعداد سب میں زیادہ ہے گوکہ حقیقی تعداد کے لحاظ سے انہیں بھی کمی ظاہر ہوتی ہے۔ اس وجہ میں انکی تعداد (۶۳۶۲) تھی اور اس کے مقابلہ میں دس سال قبل (۹۳۹۹) تھی۔ انکے منجمد ۶ حصہ سے زیادہ کا شمار صرف بلوچہ حیدر آباد میں ہوا ہے اجمیر و مارواڑ کے باشندہ جنہیں ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کے دو سالہ عرصہ میں (۳۰۰) سے فزوں تر زیادتی

ہوئی تھی اس وہ سالہ عرصہ میں اُنسی قدر انحطاط پذیر ہو گئے ہیں پنجابیوں میں بھی (۲۰۰) سے زیادہ کمی آگئی ہے اور بیوروں کی تعداد میں (۱۰۰۰) سے زیادہ گھٹاؤ ہو گیا ہے۔ بقیہ صوبہ جات اور ریاستوں سے معدودے چند نفوس اس ملک میں بٹھکے ہوئے آگئے ہیں۔ ان مختلف صوبہ جات اور ریاستوں سے آنے والوں میں ذکور و اناث کا تناسب بجز چند استثنیات کے ظاہر کرتا ہے کہ یہ ترک وطن ہنگامی نوعیت رکھتا ہے۔

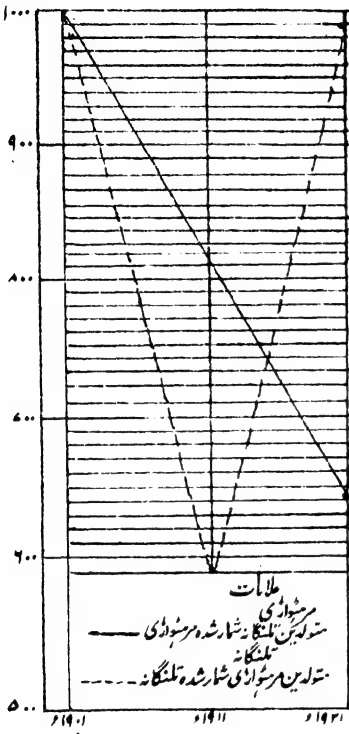
۶۔ خطہ ہائے قدرتی کے درمیان نقل وطن۔ تختہ ضمیمہ نشان (۳) سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں اقطاع قدرتی کے درمیان آبادی کا تبادلہ کچھ زیادہ نہیں بلکہ تھوڑا سا ہے۔ مرہٹواری کے پیدا شدہ (۶۶۶۶۵) نفوس تلنگانہ میں شمار کئے گئے اور اسی طرح پرتلنگانہ کے پیدا شدہ (۶۶۶۶۱) اشخاص مرہٹواری میں پائے گئے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ان اعداد کا مقابلہ سابقہ

دو مردم شماریوں کے مائے اعداد سے کیا گیا ہے اس کے ساتھ کی شکل تریبی میں ان اعداد کے تقاضو کو ظاہر کیا گیا ہے جو ہر وہ سالہ مدت میں پائے گئے ہیں۔ اس میں سنہ ۱۹۰۶ کے اعداد کو باغراض تقابل (۱۰۰۰) تصور کیا گیا ہے۔ تختہ اور شکل تریبی دونوں ظاہر کرتے ہیں کہ مرہٹواری کے پیدا شدہ لوگوں کی تعداد میں

سال	مرہٹواری کے پیدا شدہ جو تلنگانہ میں شمار ہوئے	تلنگانہ کے پیدا شدہ جو مرہٹواری میں شمار ہوئے
۱۹۰۱ء	۸۳۵۸۲	۶۸۹۵۷
۱۹۱۱ء	۶۹۰۰۱	۷۰۹۰۶
۱۹۲۱ء	۵۳۶۶۶	۶۸۲۲۱

جو تلنگانہ میں سکونت پذیر ہیں بدرجہ انحطاط ہوا۔ ہے اور تلنگانہ کے پیدا شدہ ساکنین مرہٹواری کی تعداد میں مدتیہر واقع ہوا ہے چنانچہ سنہ ۱۹۰۱ء تا سنہ ۱۹۱۱ء کے وہ سالہ عرصہ میں ان میں انحطاط عظیم ہوا ہے۔ سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کی دو سالہ مدت کے آخر پر ترقی پا کر ان کی تعداد سنہ ۱۹۲۱ء کی تعداد کے قریب قریب پہونچ گئی۔ سنہ ۱۹۲۱ء کے اعداد پہلی نظر میں کسی قدر حیران کن معلوم ہوتے ہیں۔ مرہٹواری سے تلنگانہ کو نقل وطن کرنے والوں کی تعداد تلنگانہ سے مرہٹواری کو جانے والوں کی تعداد کے مقابلہ میں اب تک زیادہ ہوتی رہی ہے کیونکہ دارالحکومت تلنگانہ میں واقع ہے۔ لیکن سنہ ۱۹۱۱ء تا سنہ ۱۹۲۱ء کے وہ سالہ عرصہ میں باوجود بلدہ حیدرآباد کے محل وقوع کے اور نیز اس امر کے کہ ملک تلنگانہ میں ریلوے کی تعمیر کی بدولت مرہٹواری سے کچھ نہ کچھ مزدور پیشہ لوگ تلنگانہ میں لا محالہ آئے ہوں مرہٹواری ہی کا پلہ بھاری معلوم ہوتا ہے۔ بہر حال یہ امر قابل ذکر ہے کہ گزشتہ صدی کے آخری سالوں میں جو ہماٹب آئے

اور بوجھ قحط تلاش معاش میں جو نقل وطن کرنا پڑا اسے نتیجہ شکل باغیہ نقل وطن درمیان تلنگانہ و مرہٹواری



کے طور پر کم سے کم (۶۸۰۰۰) تلنگانہ کے باشندے مرہٹواری میں رہ گئے اور اسی طرح ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کے دو سالہ پر آشوب حالات سے قریب قریب اتنی ہی تعداد کو مرہٹواری کے طرف نقل مقام کرنے پر مجبور کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایام قحط میں مرہٹواری کے باشندے صوبہ ممبئی کے ان اضلاع متعلقہ میں بہ تعداد کثیر جمع ہو جاتے ہیں جنکے ساتھ قریبی تعلقات ہوتے ہیں اور جہاں تلنگانہ کے مقابلہ میں حصول مشاغل کی بہتر امید ہوتی ہے اور تلنگانہ کے باشندے متعلقہ اضلاع میں اس کے مقابلہ میں مرہٹواری کی طرف زیادہ رخ کرتے ہیں چنانچہ اس قیاس کی ممبئی اور مدراس کے متعلقہ ترک وطن کے اعداد سے تائید ہوتی ہے کیونکہ اس وہ سالہ مدت میں ملک سرکار عالی سے صوبہ ممبئی کی طرف ترک وطن کرنیوالوں کی تعداد تقریباً (۱۴۸۰۰۰) سے ترقی کرتی ہوئی (۲۰۶۰۰۰) تک پہنچ گئی ہے اور صوبہ مدراس کو جانے والوں کی تعداد (۶۰۰۰۰) سے گھٹتی ہوئی تقریباً (۴۰۰۰۰) پر آگئی۔ ایک

اور سبب جس کی وجہ سے مرہٹواری سے تلنگانہ کی جانب نقل و حرکت رک گئی اور موخر الذکر سے اول الذکر میں جانے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا اس امر میں مضمر معلوم ہوتا ہے کہ قحط کے امدادی کام پہلے پہل اضلاع مرہٹواری میں جاری ہوئے۔ اس وہ سالہ دوران میں تین مرتبہ طاعون کی اشاعت کیونکہ سے بلدہ حیدرآباد کی آبادی کا انحراف مرکز ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے درمیان نقل وطن کے اعداد میں درہمی اور برہمی کا ایک مزید سبب معلوم ہوتا ہے۔ اس کی تائید میں صرف دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ فی الوقت بلدہ کے پیدا شدہ لوگوں کی تعداد گلبرگہ شریف میں (۱۰۱۹۶) ہے اور پرہنجی میں (۶۱۹۹) ہے اور یہ دونوں اضلاع مرہٹواری میں واقع ہیں۔ اسکے مقابل ۱۹۱۱ء میں انہیں اضلاع میں علی الترتیب (۲۰۳۲) اور (۲۳۹۶) نفوس تھے۔ یہ امر کہ بلدہ حیدرآباد ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے درمیان نقل وطن کرنے والوں پر اہم اثر ڈالتا ہے تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہو جائیگا اس

۱۹۱۱ء	۱۹۳۱ء	مقام وراثت
۱۰۵۴۳	۲۲۸۳۵	بلدہ کے پیدائش و مرگ مرثواری میں شمار ہوئے
۱۹۰۸۰	۱۵۵۱۱	مرثواری کے پیدائش و جولدہ میں شمار ہوئے

ظاہر ہے کہ مرثواری سے بلدہ حیدر آباد میں اگر
بسنے والوں کی تعداد بقدر فیصد (۱۴۰۲) گھٹ گئی
ہے اور بلدہ کے پیدائشہ تارکین وطن کی تعداد
میں جو اضلاع مرثواری میں جا کر بس گئے سبھی اضافہ

۱۹۱۱ء	۱۹۳۱ء	مقام
۵۰۹۹۱	۳۶۱۵۵	مرثواری کے پیدائشہ و مرگ تارکین وطن سے مرثواری میں شمار ہوئے
۳۰۳۶۳	۲۵۳۸۶	تلنگانہ کے پیدائشہ و مرگ مرثواری میں شمار ہوئے

ہوا یہاں تک کہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں فیصد (۱۱۶،۵) کی زیادتی ہو گئی بلدہ سے اتنی
کثیر تعداد کے چلے جانے کا سبب بلاشبہ ایکٹی
حد تک طاعون ہے جو اس دس سال میں تین مرتبہ
شائع ہوا۔ بلدہ حیدر آباد کے اعداد کو اگر خارج کر دیں
تب بھی پھر بھی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اس دو سالہ
عرصہ میں دونوں خطہ ہائے قدرتی کے درمیان جو تعلق

ہوا اس کا نتیجہ مرثواری کے حق میں مفید ہوا جیسا کہ تحمہ حاشیہ سے واضح ہوتا ہے۔

۷۷۔ ضلع واری نقل وطن۔ ملک سرکار عالی کے ہر (۱۰۰۰) نفوس کے منجمہ کم از کم (۹۸۴) ایسے ہیں
جو اندرون حدود مملکت پیدا ہوئے۔ اور پھر ان کے منجمہ (۹۴۲) ایسے ہیں جن کے مقامات پیدائش انہیں
اضلاع میں واقع ہیں جہاں ان کا شمار ہوا تھا۔ ۱۹۱۱ء میں ان کے ممال اعداد علی الترتیب (۹۸۱)
اور (۹۴۸) تھے۔ ان اعداد سے ظاہر ہے کہ ملک سرکار عالی کے پیدائشہ نفوس کی تعداد نسبتاً زیاد
ہو گئی ہے یا بالفاظ دیگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں ممالک غیر کے پیدائشہ نفوس
کی تعداد گھٹ گئی ہے۔ تلنگانہ کے پیدائشہ نفوس کے منجمہ تقریباً (۱۱) فی ہزار مرثواری کی طرف اور
مرثواری کے پیدائشہ لوگوں کے منجمہ صرف (۹) فی ہزار تلنگانہ کی جانب نقل وطن کر گئے ہیں۔
ملک سرکار عالی میں اگر بسنے والوں کا سب سے عظیم تناسب (۲،۵) فی ہزار (بلدہ حیدر آباد
میں پایا جاتا ہے۔ ان کے منجمہ (۱۴۰) حصہ تلنگانہ سے اور صرف (۳۸) حصہ مرثواری سے آئے
ہیں فی ہزار (۴۶) ملک سرکار عالی کے متصلہ تین صوبہ جات انگریزی سے تعلق رکھتے ہیں اور فی ہزار
(۳۶) برطانوی ہند کے دوسرے صوبہ جات اور ریاستوں سے آئے ہیں۔ بلدہ حیدر آباد کو بحیثیت
دارالحکومت ملک سرکار عالی جو باوقت مرتبہ حال ہے وہ خود اگر بسنے والوں کے تناسب
عظیمہ کی وجہ سے ہے۔ بلدہ کے بعد اس قسم کے نفوس کا سب سے بڑا تناسب ضلع عادل آباد کو حاصل
ہے (۱۳۳) فی ہزار آبادی) پھر اس کے بعد اطراف بلدہ ہیں (۱۱۹) سائڈ پور پرکھنی میں سے

ہر ایک میں (۷۵)۔ درنگل میں (۶۹)۔ عثمان آباد میں (۵۵) اور میدک میں (۵۴) کا تناسب پڑتا ہے
 بقیہ اضلاع میں فی ہزار آبادی (۴۰) سے کم تناسب ہے۔ اور کریم نگر میں تو فی ہزار (۹۱) سے زیادہ
 نہیں پڑتا۔ عادل آباد کے زیادہ تناسب کی بڑی وجہ یہ ہے کہ صوبہ مدراس اور صوبہ متوسطہ ہزار سے
 وہاں لوگ آکر بس گئے ہیں۔ ان صوبہ جات سے آکر بننے والوں کی تعداد کا تناسب ضلع کی جملہ آبادی
 کے ہر ہزار نفوس میں علی الترتیب (۴۹) اور (۲۱) ہوتا ہے اور اسکے متصلہ اضلاع کریم نگر اور نظام آباد
 سے آنے والوں کا علی الترتیب (۳۰) اور (۱۲) تناسب ہے جیسا کہ زیرِ قلم بیان کیا جا چکا ہے عادل آباد
 ایک قلیل آبادی کا ضلع ہے اس لئے ایک معمول حد تک متصلہ اضلاع اور صوبہ جات سے قلیل حصول
 مزدوروں کو لینے پر مجبور ہے۔ علاوہ بریں ضلع کے صحرائی رقبہ جات اطراف اکناف کی گلہ بانی پیشہ
 جماعتوں کو اپنی جانب مائل کر لیتے ہیں۔ اور یہ جماعتیں سوا اپنے مویشی کے نقل وطن کر جاتی ہیں کیونکہ
 ان صحرائی رقبہ جات میں مویشی کے لئے چارہ اور پانی بافرط میسر آتا ہے۔ عادل آباد کے بعد اطراف ملہ
 میں آکر بننے والوں کی تعداد زیادہ معلوم ہوتی ہے جیسا کہ باب اول میں ذکر کیا جا چکا ہے اس ضلع
 کو ملک سرکار عالی میں اراضی آبپاشی کا سب سے عظیم فیصدی تناسب حاصل ہے اور چونکہ وہاں آکر بننے والوں
 کی آمد ہر متوجہ ہوتی ہے اسکا کچھ سبب تلنگانہ کے مزارعین کی معمولی نقل و حرکت ہے جو فصل آبی کے ختم
 کے بعد ایسے مقامات کی جانب عمل میں آتی ہے جہاں تابی کی زراعت کے لئے آبپاشی کے وسیع ذرائع
 موجود ہیں اور کچھ اس وجہ سے بھی کہ یہ ضلع دار الحکومت سے قریب واقع ہے متصلہ اضلاع کے منجملہ
 میدک تلنگنہ و محبوب نگر سے وادین کا تناسب اس ضلع کی آبادی کے ہر ہزار نفوس میں بقدر (۷۳)
 ہے اور گلبرگ و سیریشتر کے طور پر صرف (۷۱) کا تناسب بہم پہنچاتے ہیں۔ کاروبار زرعی کی انجام دہی
 کے لئے مطلوبہ مزدور و مزدوروں کی فراہمی میں پرکھی کو زیادہ تر اپنے ہمسایہ اضلاع بیڑ اور نگ آباد
 اور ناندیڑ کا دست نگر رہنا پڑتا ہے۔ ان تینوں اضلاع اور ملہ و حیدر آباد سے آنے والوں کی تعداد
 فی ہزار آبادی میں (۵۲) ہوتی ہے۔ اور صوبہ جات متوسطہ ہزار اور بعضی اس تناسب میں علی الترتیب
 (۸۱) اور (۳) نفوس کا اضافہ کرتے ہیں۔ ناندیڑ اپنے ہمسایہ اضلاع نظام آباد اور پرکھی سے اس قدر
 تعداد بہم پہنچاتا ہے جتنی کہ سببی اور صوبہ متوسطہ اور ہزار سے حاصل ہوتی ہے۔ درنگل اپنے مزدوروں
 کی رسد زیادہ تر اپنے متصلہ اضلاع کریم نگر و تلنگنہ سے اور صوبہ مدراس کے اضلاع ملحقہ سے
 حاصل کرتا ہے۔ عثمان آباد کا انحصار بالکل بیڑ اور صوبہ سببی کے اضلاع ملحقہ پر ہے۔ میدک کو اطراف ملہ
 تلنگنہ اور کریم نگر امداد پہنچاتے ہیں۔ امر واتھ یہ ہے کہ جس طرح مرہٹواری میں بیڑ ہے

اسی طرح تلنگانہ میں مزدوروں کی پیہم رسائی کا منبع کرم ہے۔

ہندوستان کے دوسرے حصوں کے جانب نقل وطن کرنے والوں کے متعلق اس کا بالیقین اظہار ناممکن ہے کہ انکی تعداد غالب ملک سرکار عالی کے کن حصوں سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ مختلف صوبہ جات و ریاستوں کے نظام مردم شماری نے جو تختہ جات بھیجے ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا کہ ترک وطن کرنے والے ممالک محروسہ کے کن اضلاع سے آئے ہیں۔ بہر حال بلا خوف تردد یہ اس قدر کہا جاسکتا ہے کہ مرہٹاؤں کی تارکین وطن بالعموم یا تو صوبہ ممبئی کو جاتے ہیں یا صوبہ جات متوسطہ درجہ کو اور بہت کم مدراس کی جانب اور تلنگانہ کے تارکین وطن بمقابلہ اور مقامات کے زیادہ تر صوبہ مدراس کی جانب نقل مقام کرتے ہیں۔

صوبہ جات غیر متصلہ اور ریاستوں سے آکر بسنے والوں نیز ممالک ماورائے ہند سے آئیوالوں کے منجملہ علی الترتیب فیصد (۵۶) اور (۸۵) سے زیادہ بلکہ حیدرآباد میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ میں دوسرے صوبہ جات اور ریاستوں سے آئیوالوں کی تعداد کا تناسب اس سے کہیں زیادہ ہوتا لیکن اور اتنا یہ ہے کہ راجپوتانہ پنجسی سے آنے والوں کی تعداد کا صرف فیصد (۴۴) حصہ بلکہ میں پایا جاتا ہے اور بقیہ زیادہ تر اورنگ آباد، بیسٹر، پرہنی اور گلبرگہ میں منقسم ہو جاتا ہے جہاں روئی کی تجارت میں وہ اہم حصہ لیتے ہیں۔

۸۔ اندرونی نقل وطن میں انات کا تناسب۔ تلنگانہ میں انات کا عنصر غالبان واروین میں رہتا ہے جو اضلاع متصلہ سے اطراف بلکہ و میدک میں نقل وطن کرتے ہیں۔ چنانچہ ضلع اطراف بلکہ میں اضلاع میدک محبوب نگر اور ملکنڈہ سے آکر بسنے والوں میں ہر (۱۰۰) ذکور کے مقابلہ میں (۱۶۰) انات کا تناسب پڑتا ہے۔ اسی طرح ضلع میدک میں بھی اضلاع اطراف بلکہ، کرم نگر اور ملکنڈہ سے نقل وطن کرئیوالوں کی تعداد میں (۱۰۰) ذکور کے مقابلہ میں (۱۵۰) انات کا تناسب ہوتا ہے۔ یہ ظاہر یہ دونوں اضلاع بمقابلہ دیگر اضلاع تلنگانہ متصلہ اضلاع تلنگانہ کے ساتھ معاشرتی اتحاد میں زیادہ مربوط ہیں خطہ مرہٹاؤں میں اضلاع بیئر ناندیڑ اور عثمان آباد اس طرح پر داخلی تعلقات میں منسلک ہیں۔ ان میں اضلاع میں متصلہ اضلاع مرہٹاؤں سے نقل وطن کرئیوالوں کے درمیان ہزار ذکور کے مقابلہ میں انات کا تناسب علی الترتیب (۱۶۲)۔ (۱۹۰) اور (۱۶۹) پڑتا ہے۔ ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے درمیان ان کے باشندوں کی تعداد غالب کے نسلی اور لسانی اختلافات کی وجہ سے انات کا بنا واد بہت ہی کم ہے۔

بیرن ممالک محروسہ سرکار عالی سے جو ہندی تارکین وطن آتے ہیں انکے منجملہ ممبئی کے واروین کے درمیان

تین متصلہ اضلاع میرو عثمان آباد و راجپور میں ذکر پر انات کو غلبہ ہے اور انکا تناسب فیصد ذکر علی الترتیب (۳۳۳)۔ (۲۷۳) و (۲۸۷) انات ہے۔ صوبہ جات متوسطہ اور برابر سے آکر بنے والوں کے درمیان جو لوگ اضلاع متصلہ نانڈی پور پرکھنی میں بود و باش رکھتے ہیں ان میں بھی انات کا عنصر غالب ہے اور انکا تناسب فیصد ذکر علی الترتیب (۱۲۷) اور (۱۵۱) انات کا ہوتا ہے۔ در اسی وار دین میں مجموعی طور پر انات کے مقابلہ میں ذکر کا تناسب زیادہ ہے اور ملک سرکار عالی میں کسی مقام پر بھی انکے تناسبات میں انات کا عنصر اتنا غالب نہیں ہے جتنا کہ اہل ممبئی اور براریوں میں ہے۔ صرف تین مثالیں ایسی ہیں جن میں اسی عورتیں مردوں سے زیادہ ہیں اور انکے تناسبات (۱۰۷) و (۱۱۰) و (۱۲۴) انات بمقابلہ فیصد ذکر حسب ذکر مابقی علی الترتیب اضلاع ملکنڈہ و میدک اور راجپور میں پائے جاتے ہیں۔ بیرون ہند سے آکر بنے والوں کے درمیان ذکر پر صورت میں انات سے غالب ہیں لیکن ایسے واردین کا تناسب جملہ آبادی کے مقابلہ میں بجائے خود ناقابل لحاظ ہے۔

تخت نصیب نشان را (وارثین جمعیت اعداد)

[illegible]

تختہ یمنہ نشان (۳) مقام وطن در میان خط لمائی قدرتی مجموعی اعداد (بمقابلہ سال ۱۹۸۰ء)

تعداد شمار شدہ در خط قدرتی

خط قدرتی و لا در ت

برچہ اولی

سالگانہ

۳

۲

۱

۶۸۳۳۱	۶۲۵۱۹۸۰	۱۹۸۱ء
۳۰۹۰۶	۶۵۲۳۶۱	۱۹۸۲ء
۵۸۹۵۱۵	۵۳۶۶۶	۱۹۸۳ء
۶۴۶۹۵۲۵	۶۹۰۰۰۱	۱۹۸۴ء

سالگانہ
برچہ اولی

تختہ یمنہ نشان (۳) نقل وطن در میان مالک محمد وسہ سرکار ملی و دیگر حصص یمنہ

زیادتی (۰) یا کمی (۱) واریں بنیاد برچہ اولی

تاریخ ملک سرکار ملی

محبہ یار است

۱۹۸۱ء	۱۹۸۲ء	تفاوت	۱۹۸۱ء	۱۹۸۲ء	تفاوت	۱۹۸۱ء	۱۹۸۲ء	تفاوت	۱۹۸۱ء	۱۹۸۲ء	تفاوت
۹	۸	۰	۶	۵	۱	۳	۲	۱	۱	۰	۱
۵۳۸۱۰۰	۱۶۰۸۰۰	۵۸۰۰۰+	۳۰۶۹۳۳	۳۶۴۹۳۳	۵۵۹۰۰-	۱۵۳۱۱۰	۱۹۰۱۳۰	۳۶۸۰۲۰	جسٹس		
۰۰۳۲۰۰	۱۶۳۳۲۹	۳۵۸۱۰+	۲۹۹۶۰۵	۳۲۵۲۲۳	۲۶۲۶۲-	۲۲۹۳۵۵	۱۸۳۰۰۹	۶۰۹۰۷	صدر جات		
۶۶۹۸۰+	۸۳۸۰+	۲۱۰۰۰+	۰	۲۱۰۰۸	۳۰۵۲-	۶۶۹۸	۲۹۸۰۷	۳	انجیر بار دار		
۸۰۰-	۳۲۰-	۳۲۰-	۸۰	۳۲	۲۰+	۰	۲	۰	چند اراکین و کمپوز		
۱۱۳۰-	۱۵۵۰-	۴۴۰-	۱۱۹	۱۶۰	۰	۵	۵	۰	اسامہ		
۳۳۰+	۲۲۹۰-	۱۰۶۰+	۰	۲۲۹	۱۱۰	۱۱۰	۰	۵۸۰	بلوچستان		
۱۸۰۰+	۲۰۹۰+	۱۶۰۰+	۲۰۹	۳۰۹	۵۶۳	۱۰	۵۸۰	۰	بھار واریں		
۳۰۳۰+	۹۶۰-	۱۲۵۰+	۲۲۳	۳۸۹	۲۲۲-	۰	۲۹۳	۰	بنجالیہ		

مکملہ تحقیقیہ نمائش (۳) نقل وطن درمیان ممالک تحریک و سرکاری و دیگر حصہ ہند

دینی	۶۰۳۶۹	۱۱۸۶۵۳	۵۸۱۸۵۰	۳۰۶۸۳۲	۱۰۰۹۹۰	۶۵۸۵۲۴	۱۳۳۰۴۰	۲۳۳۰۳۰
پیرا	۳۱	۱۸۵	۳۸۴	۲۹۲	۱۵۵	۱۰۸۱۰	۳۸۱۰	۲۳۳۰۳۰
صوبہ سندھ سلاطہ	۲۵۳۱۶	۲۹۳۵	۱۲۲۱۱۴	۹۰۹۳۰	۹۲۳۳	۱۸۰۱۴	۶۵۵۱۲۰	۲۳۳۰۳۰
کراچی	۱۵	۱	۱۲۴	۳۸	۶۶	۱۳۰	۱۳۰	۶۵۰
صوبہ خیبر پختونخوا	۸۳۴۳۸	۱۶۸۲۱۶	۱۶۳۲۲۴	۳۰۳۱۶	۶۰۶۹۲	۲۰۳۰۶۰	۲۳۳۰۳۰	۲۳۳۰۳۰
پنجاب	۱۱۱۶	۳۲۲	۱۲۰	۳۲۶	۹۲	۳۲۵۱۰	۹۲۰	۲۰۰۰
صوبہ سندھ آزاد	۱۳۰۱	۲۴۰۰	۳۱۱۲۹	۱۱۱۵	۱۳۵۸	۳۶۳۴	۱۸۶۴	۲۳۳۰۳۰
پنجاب	۶۳۶۲	۹۳۹۹	۳۰۰۳۰	۱۶۹۶	۱۳۳۹	۳۲۴۰	۲۶۶۶	۸۰۵۰
صوبہ خیبر پختونخوا	۱۳۰۶۲	۱۹۰۲۹	۶۶۶۰	۱۹۵۱۲	۶۳۲۹	۱۱۹۴۱	۴۵۳۰	۱۳۳۰۳۰
پنجاب	۱۹۸	۰۱	۶۰	۳۶۰	۱۶۱۰	۱۲۳۰	۶۵۰	۶۰۰
صوبہ سندھ آزاد	۲۳۲	۱۰۰	۵۵۱	۱۳۱۰	۰	۱۲۳۰	۱۲۳۰	۱۲۳۰
پنجاب	۵۱۱	۵۶۵	۵۸۰	۲۹۹	۵۰۴	۰	۲۳۰	۱۶۱۲
صوبہ سندھ آزاد	۱۱	۲	۳۰	۰	۰	۰	۰	۲۳
پنجاب	۱۲	۱۰	۱۰۰	۹	۰	۹۴	۵۰	۱۰۰
صوبہ سندھ آزاد	۲۵۵	۳۸۸	۱۲۹۱۰	۵	۱۱	۰	۵	۴۲
پنجاب	۴۱	۳۹۹	۸۳۰	۳۳۳	۳۳۳	۱۰۰۰	۴۲۹	۳۳۳
صوبہ سندھ آزاد	۸۰۰	۱۶۳۰	۶۲۲۵۰	۵۳۳	۶۶۸	۱۱۳۰	۵۹۱	۳۳۳
پنجاب	۳۳	۶	۲۲۰	۳۰	۶۰	۱۰	۲۰	۶۱
صوبہ سندھ آزاد	۱۵۳	۲۸۸	۱۳۳۰	۰	۰	۰	۱۵۳	۲۸۸
پنجاب	۱۸۱۸	۵۰۴	۱۸۵۰	۰	۰	۰	۱۸۱۸	۳۳۳

باحیہ اسلام

مذہب

۷۹۔ امور عام۔ ابواب گزشتہ میں تعداد آبادی۔ وسعت ملک پر اس کی تقسیم ہر دو سالہ مدت پر اس کی تفاوت اور نقل وطن کی کیفیت وغیرہ کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اب ملک سرکار عالی کے باشندوں کے مذاہب اور مختلف جماعتوں کے مذہبی کی تعداد میں جو تغیرات ہوئے ہیں ان کا ذکر کیا جائیگا۔

۱۹۱۰ء کی رپورٹ میں یہ باب دو حصوں میں تقسیم تھا۔ ایک حصہ اعداد و شمار اور اسی نوعیت کے دوسرے امور کے متعلق مخصوص تھا اور دوسرے میں مذہبی اعتقادات اور مراسم کے متعلق تفصیلی کیفیت درج کی گئی تھی لیکن اب کمشنر صاحب مرحوم شماری ہند نے ہدایت فرمائی ہے کہ اس باب میں صرف انہیں اشخاص کی تعداد سے بحث کی جائے جو کسی مذہب کے پیروں شمار ہوئے ہوں لیکن ان مذاہب کے عقائد و مراسم اور فلسفہ کا جن کے وسیع ہوں کوئی ذکر نہ کیا جائے، یا بالفاظ دیگر ہدایات میں یہ کہ یہاں صرف اعداد و شمار سے واسطہ رکھا جائے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ مختلف مذاہب کے معتقدات کے متعلق فضلاً مستند کے تحریرات و مباحث کا ایک ذخیرہ موجود ہے اور اس پر اضافہ کرنا ایک ناواقف فن کے لئے اور پھر ایک محدود وقت میں ممکن نہیں ہے پس حسب اس باب میں مختلف پیروان مذاہب کے اعداد و شمار پر انحصار کیا گیا ہے۔

۸۰۔ گزشتہ کی طرح اس وقت بھی اسکی کوشش نہیں کی گئی کہ عیسائیوں کے سوا دوسرے مختلف مذاہب کے فرقوں کے متعلق مواد فراہم کیا جائے تختہ جات مرحوم شماری کے خانہ ”مذہب کی خانہ پوری کے متعلق شمار کنندوں کو بالفاظ ذیل ہدایت دی گئی تھی۔ اس میں وہی مذہب درج کیا جائے جو شخص بیان کرے مثلاً ہندو مسلم سکھ جین عیسائی یا سی عیسائیوں کی صورت میں مذہب کے تحت فرقہ مذہبی بھی درج کرنا چاہئے۔ اقوام قدیمہ کے متعلق جو ہندو مسلمان عیسائی وغیرہ نہ ہوں انکی قوم کا نام اس خانہ میں درج کیا جائے، غرض کہ اس طرح کے معصلاً و ترتیب دادہ معلومات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں پر ہر ایک مذہب کے (خواہ وہ قدیم ہو یا وسطی یا جدید ہو) پیروں موجود ہیں اور کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو دنیایت میں اس حد تک بلند پایہ (یا منزل یافتہ) ہو گیا ہو کہ وہ اپنے مذہب کو ”دھرمیت“ یا ”لا اوریت“ یا اسی قیل کے کسی خیالی افتقار سے موسوم کرے۔

۸۰۔ جدول اعداد و شمار۔ اعداد و شمار متعلقہ مذہب مند جب امپیریل ٹبل ہائے نمبر ۶۰ سے تصباتی رقبہ جات میں

مذہب کی تقسیم اور کل ملک سرکار عالی اور ضلع میں مختلف پیران مذہب کی حقیقی تعداد وضع ہوگی۔ اس میں ٹیل نمبر (۱۵) ہنگلیہ عیسائی آبادی سے ملتی ہے جس میں اس کی تقسیم بلحاظ قومیت و فرقہ ہائے مذہبی دکھائی گئی ہے۔ سٹیٹ ٹیل نمبر ۲ میں تعلقات کی آبادی کی تفصیل بلحاظ مذہب نکلیا گیا ہے۔ اس ضلع کے متعلق اہم امور کے نتائج مستخرج تحتہ جات ضمیمہ لمحہ باب ۲ میں درج کئے گئے ہیں۔ ان کے منجملہ تحتہ جات ضمیمہ نشان ۱ و ۲ میں حالیہ اور سابقہ مردم شماری کے متناہ اور متقابلہ اعداد و درج ہیں اور تحتہ ۳ میں عیسائی آبادی کے ہر وہ سالہ مدت کے تفاوت کو ظاہر کیا گیا ہے۔ تحتہ ضمیمہ نشان ۴ میں آبادی کی تقسیم دیہاتی اور قصباتی قبہ جات میں بلحاظ مذہب کی گئی ہے۔ اور تحتہ (۵) میں جو اس دہہ میں پہلی بار مرتب کیا گیا ہے، تہذیب یافتہ اقوام قدیمہ کی تعداد و تناسب کا مقابلہ منہو کی آبادی کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۸۔ عام تقسیم آبادی بلحاظ مذہب۔ تحتہ مندرجہ حاشیہ میں ایسے مذہب کی حقیقی اور متناہ تعداد کا اندراج کیا گیا ہے جنکے سرکار عالی میں (۲۰۰۰) سے زائد میں معمول منہو کی تعداد غالب ہے کیونکہ وہ جملہ آبادی کا فیصد ۰.۵ حصہ میں۔ اسکے بعد مسلمانوں کا درجہ ہے اور وہ جملہ آبادی کے (۱۰) فیصد ہیں۔ اقوام قدیمہ اور عیسائی علی الترتیب جملہ آبادی کے مقابلہ میں فیصد (۳) اور (۵) میں

مذہب	تعداد	تساوی میں منہو
ہندو	۱,۰۶,۵۶,۳۵	۸۵.۴۴
مسلمان	۲,۹۸,۲۴,۰۰	۱۰.۴۱
اقوام قدیمہ	۳,۳۰,۰۰,۴۸	۳.۳۵
عیسائی	۲۲,۶۵,۰۰	۵.۰

بقیہ مذہب کے منجملہ ضمیموں کی تعداد (۱۹۵۸) ہے۔ سکھ (۲,۴۴,۰۰) پاری (۱,۴۹,۰۰) آریا سماجی (۵,۴۵) برہمن سماجی (۲,۵۸)۔ بودھ (۱۰) اور یہودی (۴) میں۔ چونکہ مختلف مذہب کے ناموں کے مفہوم میں اس وہ سالہ عرصہ میں کوئی تغیر نہیں ہوا اس لئے ان اعداد کا مقابلہ سابقہ وہ سالہ اعداد سے کیا جاسکتا ہے۔ ملک سرکار عالی کے ہر خطہ قدرتی اور اضلاع کے مختلف مذہب کی متناہ تعداد نقشہ لمحہ سے ظاہر ہوگی۔

۴۔ منہو۔ فی مربع سیکل (۱۵) نفوس کے منجملہ (۱۲۹) منہو (۶) مسلمان (۵) اقوام قدیمہ اور بقیہ عیسائی اور دیگر مذہب کی جماعتیں ہیں۔ کل ملک سرکار عالی کی آبادی کے ہر ہزار نفوس میں (۸۵) منہو ہیں اور ہر مذہب کے پیروؤں کے مقابلہ میں ان کی تعداد غالب ہے۔ منہو کا سب سے زیادہ تناسب ضلع کریم نگر میں ہے جہاں آبادی ضلع کے اعتبار سے ہر ہزار نفوس میں (۴۴) منہو ہیں اور بلحاظ خطہ ہائے ملک مقابلہ منہو ٹوڑی کے تلمگانہ میں نسبتاً زیادہ ہیں۔ باہتثناء بلکہ تلمگانہ کے (۴) اضلاع کے منجملہ (۶) اضلاع میں اور منہو ٹوڑی کے اسی قدر اضلاع کے منجملہ (۵) اضلاع میں منہو کا تناسب ملک سرکار عالی کے اوسط تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ تلمگانہ میں سب سے کم تناسب (فی ہزار ۸۰) ٹوڑی میں ہے اور منہو ٹوڑی میں سب سے اولیٰ تناسب (فی ہزار ۹۰) گڑگڑ میں ہے۔ بقیہ تین اضلاع جن میں منہو کی آبادی کا تناسب کم ہے وہ ماہول آباد۔ بیدر اور اورنگ آباد ہیں۔ ان فی ہزار آبادی علی الترتیب (۸۰)، (۸۳) و (۸۴) منہو ہیں۔ مجموعی طور پر لحاظ کیا جائے تو بلکہ حیدر آباد۔ کل اسی منہو۔ اب درج ہے۔

ہندو کا تناسب بہت کم ہے یعنی فی ہزار (۵۲۳)۔ اس کا سبب بلاشبہ بلکہ کی بین القومی نوعیت ہی جہاں مختلف اہل مذاہب ہندوستان کے مختلف حصوں سے باغراض ملازمت یا تجارت کے لئے چلے آتے ہیں۔

۸۳۔ مسلمان۔ مسلمانوں کی طرف نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جملہ آبادی کے ہر ہزار نفوس کے منجملہ (۱۰۹) مسلمان ہیں۔ تلنگانہ سے بلکہ کو خارج کر دیا جائے تو ان کی تعداد بقابلہ تلنگانہ کے (۸۹ فی ہزار) مرٹھواڑی میں (۱۲۰ فی ہزار) زیادہ ہے۔ بلکہ میں ان کی بہت کثرت ہے جہاں ان کا تناسب (۴۳۱) فی ہزار نفوس آبادی سے بھی زیادہ پڑتا ہے۔ مالک محروسہ سرکار عالی کی اوسط تعداد مسلمانان کے اعتبار تلنگانہ میں صرف ایک ضلع اطراف بلکہ اور مرٹھواڑی میں اضلاع اورنگ آباد، ناندیڈ، گلبرگہ ویدر میں مسلمانوں کا تناسب بڑا ہوا ہے۔ کریم نگر میں جہاں ہندو کی آبادی کا تناسب سب اضلاع سے بڑا ہوا ہے مسلمانوں کا تناسب سب سے گھٹا ہوا (۴۱ فی ہزار) ہے۔

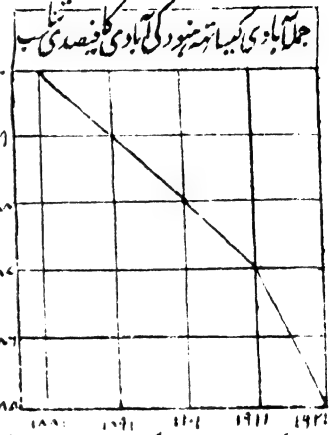
۸۴۔ اقوام قبیلہ۔ جملہ آبادی میں اقوام قدیمہ کی تعداد بھارتی ہزار نفوس صرف (۳۵) کے قریب ہے۔ ان کا تناسب تلنگانہ میں (۴۶) اور اس کے بالمقابل مرٹھواڑی میں (۲۳) ہے۔ بلکہ میں یہ فطر تا بہت ہی کم نظر آتے ہیں۔ برخلاف اس کے تلنگانہ کے اضلاع عادل آباد و ونگل میں یہ اقوام یہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں جہاں ان کا تناسب جملہ آبادی ضلع میں فی ہزار افراد علی الترتیب (۱۳۷) و (۱۲۴) ہوتا ہے۔ مرٹھواڑی میں ان کا سب سے زیادہ تناسب فی ہزار (۴۳) گلبرگہ شریف میں اور سب سے کم فی ہزار (۵) عثمان آباد میں پایا جاتا ہے۔

۸۵۔ عیسائی۔ جملہ آبادی میں فی ہزار صرف (۵) عیسائی ہیں۔ اور ان کی تعداد کثیرہ کا مرکز بلکہ ہے اس کا بڑا سبب بلارم میں (جو ہندوستان کی سب سے بڑی چھاؤنیوں میں شمار ہوتی ہے) اور جس کا شمول باغراض مردم شماری بلکہ کے تحت ہوا ہے) برطانوی فوجوں کا قیام ہے۔ علاوہ اس کے بعض قدیم ادارہ جات تبلیغی مثلاً مدارس و دارالیتائی بھی بلکہ ہی ہیں واقع ہیں۔ اس طرح بلکہ کی کل آبادی کا (۳) فیصد حصہ عیسائیت کا پیرو ہے۔ بلکہ کے بعد تلنگانہ میں اضلاع ونگل، نگلندہ اور مید کی اور مرٹھواڑی میں ضلع اورنگ آباد میں جو تبلیغی جدوجہد کے مراکز ہیں عیسائیوں کی تعداد زیادہ ہے جہاں ان کا تناسب فی ہزار آبادی ضلع پر علی الترتیب (۱۲)۔ (۱۱)۔ (۱۰) اور (۷) ہوتا ہے۔

۸۶۔ دیگر مذاہب۔ جملہ آبادی میں ہندو مسلمان اقوام قدیمہ اور عیسائیوں کی تعداد تقریباً (۹۹) فیصد ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ دیگر مذاہب کے متبعین کی تعداد بالکل ضعیف ہے اور وہ کم و بیش بلکہ ہی تک محدود ہے۔

۸۷۔ تفاوت تعداد و تناسب ہنود
ہنود کی تعداد میں گوکہ ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں
فیصد (۱۹۶۸ء) کی زیادتی ہوئی ہے۔ لیکن سابقہ
مردم شماری کے لحاظ سے فیصد (۸۶۳) کا انحطاط ہوا ہے۔

شکل ارتقائی مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے واضح ہو گا کہ ہر دہ سالہ
زمانہ میں تفاوت آبادی ہنود کا فیصدی تناسب جملہ آبادی
ممالک محروسہ کے ساتھ یکساں رہا ہے۔ اور اس کے بالمقابل تنفیذ
مندرجہ حاشیہ سے یہ ظاہر ہو گا کہ آبادی ہنود کی تعداد میں بظاہر
تیز رفتاری جملہ آبادی ملک سرکار عالی ہر دہ سالہ مدت میں کیا تفاوت



پیدا ہوتا رہا۔ دونوں

تفاوت		زمانہ
آبادی ہنود	جملہ آبادی	
۱۵۵۹ +	۱۷۲۲ +	۱۸۸۱ء تا ۱۸۹۱ء
۲۱۲۳ +	۳۶۳۳ +	۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء
۱۷۵۷ +	۲۰۷۰ +	۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء
۸۶۳ -	۶۷۸ -	۱۹۲۱ء تا ۱۹۳۱ء

تختہ سے یہ عیاں ہوتا

ہے کہ جملہ آبادی کے لحاظ سے ہنود کا تناسب ۱۸۸۱ء
سے مسلسل انحطاط پذیر ہے۔ نیز یہ کہ جس کسی مردم شماری کی
درمیانی مدت میں ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی میں بظاہر

اعداد مردم شماری گذشتہ اضافہ ہوا ہے تو ہنود کی آبادی کا اضافہ نسبتاً کم رہا ہے۔ اور جب
آبادی میں کمی رونما ہوئی ہے تو ہنود کی آبادی کی کمی نسبتاً زیادہ رہی ہے۔ بالفاظ دیگر اس مطلب کو
یوں ادا کیا جاسکتا ہے کہ اچھے سین میں آبادی ہنود کی رفت ارتقائی استعداد نہیں رہی جس قدر کہ ملک
سرکار عالی کی جملہ آبادی کی رہی ہے اور ناقص سین میں اس کے نقصانات جملہ آبادی کے مقابلہ میں
نسبتاً زیادہ رہے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ۱۸۸۱ء میں ہر دس ہزار نفوس کے مقابلہ میں ۹۰۳۳ افراد بعد از
اقوام قدیمہ ۱۹۵۸ء ہنود تھے۔ اور اب ان کا تناسب دس ہزار میں (۵۵۴۴) رہ گیا ہے۔ ہر دس ہزار
نفوس میں اس (۲۸۹۹) افراد کی کمی کا سبب یہی ہے کہ دوسرے مذاہب میں حسب حاجت حاشیہ نسبتاً
اضافہ ہوا ہے۔ یہاں اس کا ذکر ضروری ہے کہ اقوام قدیمہ کی تعداد میں

جو معتد بہ اضافہ ظاہر ہوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ۱۸۹۱ء میں مسیحی
اقوام قدیمہ کی علیحدہ درج بندی کی گئی اور اسی لئے تختہ کے اعداد
اقوام قدیمہ کے ادسی تناسب کو ظاہر کرتے ہیں جو ۱۹۲۱ء میں ہر ہزار

مذہب	نسبت مسیحی یا کسی دوسرے نفوس ان کے مقابلہ میں
ہندو -	۲۸۹ -
مسلمان -	۱۰۱ +
اقوام قدیمہ -	۲۴۵ +
مسیحی -	۳۶ +
بہائی -	۵ +
جین -	۲ +

نفوس آبادی کے مقابلہ اور ان کو حاصل تھی۔ اقوام قدیمہ کے بعد زیادہ اصفانہ مسلمان اور عیسائیوں میں رومنا ہوئے ہیں۔

۸۸۔ متقابلہ تفاوت آبادی ہندو جملہ آبادی سرکار عالی کی مندر آبادی میں

۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء جو تیز رفتاری سے ہوئے ہیں اور ان کا مقابلہ ملک سرکار عالی کی مجموعی آبادی کے مقابلہ اعداد کے ساتھ تختہ مندرجہ حاکم میں کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اضلاع عادل آباد

ورنگل کی ہندو آبادی میں علی الترتیب (۱۹۹)

ضلع	تفاوت در ان سالہ		ضلع	تفاوت در ان سالہ	
	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء		۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
بلدہ جیدہ آباد	۱۹۶۲	۱۹۵۳	اورنگ آباد	۱۸۵۲	۱۷۱۹
الطراف بلدہ	۳۵۸	۳۰۳	میشور	۲۹۰۳	۲۴۲۸
ورنگل	۲۲۶۲	۲۰۶۲	نادر آباد	۷۷۰	۳۹۶
کرشن	۳۷۷	۵۱۲	پیش پور	۹۰۰	۷۶۶
عادل آباد	۲۵۹	۲۵۹	گلبرگ شریف	۹۵۲	۸۵۲
سیرگودھا	۷۵۲	۵۰۶	عثمان آباد	۹۵۲	۸۵۲
نظام آباد	۱۳۵۶	۱۱۷۷	راجپور	۱۲۵۵	۱۱۷۷
محبوب نگر	۱۶۱	۱۰۲	بیدر	۱۲۵۵	۱۱۷۷
تلنگانہ	۸۵۸	۸۰۳			

اور (۲۰۸) فیصد ترقی ہوئی ہے۔ اور بقیہ کل

اضلاع اور بلدہ جیدہ آباد میں کمی واقع ہوئی

ہے۔ چونکہ ملک سرکار عالی کی آبادی میں

ہندو کثرت ہیں اس لئے مختلف حصص ملیں

اور ان کے تفاوت کی ترتیب کم و بیش جملہ آبادی

کے تغیرات کے مطابق ہے۔ بلدہ اور اضلاع

جملہ آبادی کے حقیقی تفاوت ظاہر کرنا

اعداد ملاحظہ کئے جائیں تو معلوم ہوگا کہ بحر بلدہ اور ضلع اطراف بلدہ کے ملک سرکار عالی کے سر تقسیم

ہندو کی آبادی کا انحطاط یا مقابلہ جملہ آبادی کے انحطاط کے زیادہ ہوا ہے نیز یہ کہ اضلاع مرہٹو اور

تلنگانہ سے زیادہ نقصان رونما ہوا ہے جیسا کہ اس امر واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو کا تناسب

فی ہزار آبادی کے مقابلہ میں تلنگانہ میں (۵) گھٹا ہے تو مرہٹو اڑی میں (۲۴) سے زیادہ انحطاط

ہوا ہے۔ اس تناسب میں سب سے زیادہ انحطاط گلبرگ میں واقع ہوا ہے جہاں کی ہندو آبادی کا تناسب

فی ہزار ۱۹۷۱ء کے (۸۲۳) سے تنزل پا کر ۱۹۲۱ء میں (۷۹۸) پر آ گیا ہے یا بالفاظ دیگر اس تناسب میں

فی ہزار (۲۵۵) کی کمی واقع ہو گئی ہے۔ اورنگ آباد۔ عثمان آباد اور پیش پور میں علی الترتیب (۳) و (۱۱) و (۱۸)

فی ہزار کی کمی ہے اور بقیہ اضلاع مرہٹو اڑی میں فی ہزار (۲۲) سے (۳۳) تک کمی آئی ہے تلنگانہ میں

اس اعتبار سے سب سے زیادہ کمی عادل آباد میں ہے (۳۷ فی ہزار) اور سب سے کم محبوب نگر اور

نظام آباد پڑتے ہیں جہاں ہر ایک میں فی ہزار (۱۷) کی کمی رونما ہوئی ہے اور اطراف بلدہ۔ کریم نگر

اور سیدک میں فی ہزار (۵) سے کم کی کمی ہوئی ہے۔ وہ اضلاع جن میں ۱۹۷۱ء کے مقابلہ میں آبادی

ہندو کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے صرف درنکل (فی ہزار ۵) اور ٹلگنڈہ (فی ہزار ۲) ہیں اور یہ دونوں ٹلگنڈہ میں واقع ہیں۔

۸۹۔ آبادی ہندو میں نخطاط کے استبا مختلف اسباب جو ملک سرکار مالی کی آبادی ہندو کی ترقی میں مارج ہوتے ہیں

چار عنوانوں کے تحت لائے جا سکتے ہیں (۱) ۱۸۹۱ء کے بعد سے اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی (۲) تبدیل مذہب (۳) ترک وطن (۴) مراسم ہندوئی اب برعنوان کے متعلق علیحدہ علیحدہ بحث کی جاتی ہے۔

۹۰۔ ہندو اور اقوام قدیمہ کی تفریق ۱۸۹۱ء کی رپورٹ مردم شماری میں نہیں معلوم یہ کیوں لکھا گیا ہے کہ گونڈ بھیل اور دیگر اقوام قدیمہ

کے اعداد ہندو میں شامل کر دئے جانے کی وجہ سے علیحدہ ہدست نہیں ہوئے۔ اور پھر کچھ رپورٹ لکھتے

مابعد میں اس بیان کا اعادہ کیا گیا کہ ہندو سے اقوام قدیمہ کی تفریق پہلی مرتبہ ۱۸۹۱ء میں عمل میں آئی تاکہ

رپورٹ مردم شماری باتبر ۱۸۹۱ء کی جلد دوم متعلقہ تحتہ جات کے تحتہ نشان (۸) سے ظاہر ہو سکے کہ اقوام قدیمہ

کے اعداد و شمار اگرچہ ہندو میں شامل ہوئے ہیں لیکن ان تمام اقوام کی جن کو غیر ہندو یا اقوام قدیمہ

شمار کیا گیا ہے عنوان ہندو کے تحت علیحدہ علیحدہ تفصیل درج کی گئی ہے۔ اس کا تذکرہ یہاں ضروری ہے

کہ یہ اقوام جن کی تعداد ۱۸۹۱ء میں (۲۳۵۳۱۸) تھی اور جونی دس ہزار آبادی (۲۲۹) کا تناسب

رکھتے تھے کل کے کل صحیح مفہوم میں قدیمہ نہیں ہیں اور ان میں سے بعض مردم شماری ٹائے ابعد میں

ہندو میں شمار کئے گئے ہیں۔ چنانچہ بمجلد ان (۲۶) اقوام کے جو اس وقت قدیمہ شمار کی گئی تھیں اب

صرف (۱۱) قومیں ایسی ہیں جن قدیمہ کی نوعیت میں آتی ہیں اور بقیہ کے مجملہ (۱۲) ہندو میں شامل ہیں اور

۳ (مینا ڈو۔ گورکھ وراموسی) کا مالک محروسہ میں وجود نہیں ہے یا یہ کہ اقوام قدیمہ میں سے کسی نے بھی

اپنی قومیت کے محاذی ان تینوں ناموں میں سے کسی ایک کا بھی اندراج نہیں کرایا۔ یہی وجہ ہے کہ

۱۸۹۱ء میں اقوام قدیمہ کی تعداد اور ان کا تناسب فی دس ہزار آبادی اس قدر ارفع تھا کہ اس کے

بعد کی تینوں دہ سالہ مدتوں میں ان کی تعداد اس حد کے قریب تک بھی نہیں پہنچی۔ لہذا باغراض تقابلہ

صرف ۱۸۹۱ء کے اعداد سے کام لیا گیا ہے۔

۱۸۹۱ء کے بعد سے ہندو اور اقوام قدیمہ کا درمیانی خطا حاصل ہر مردم شماری میں زیادہ صحت

کے ساتھ کھینچا جانے لگا ہے۔ اقوام قدیمہ کی اس درجہ بندی سے جس میں بہ تعداد کثیر اندراج ہونے

لگے ہیں بلاشبہ آبادی ہندو متاثر ہوتی ہے۔ اس کی بہترین توضیح اس طرح ہو سکتی ہے کہ حسب

حاشیہ ۱۹ کے اقوام قدیمہ کے اعداد
لئے جانیں اور اون میں سے فیصد (۶۰) منہا
کر دئے جائیں (اس لئے کہ درمیانی مدت
دہ سالہ میں ملک کی جملہ آبادی میں اسی حد تک
کمی واقع ہوئی ہے) تو جو اعداد حاصل ہوں گے

تعداد افراد اقوام قدیمہ ۱۹	۲۲ ۵۸ ۲۸
منہا ۶۰ فیصد	۱۹ ۳۲ ۹
محصّل تعداد اقوام قدیمہ	۲۶ ۶۲ ۹۳
اطلاع یافتہ تعداد اقوام قدیمہ	۲۳ ۷۲ ۴۸
تعداد ہندو جو بطور اقوام قدیمہ قلمبند نہ ہو	۱۶ ۲۲ ۵۵

(۲۶ ۶۲ ۹۳) وہ اسی قیاس کی بنا پر ۱۹ میں اقوام قدیمہ کی حقیقی تعداد قرار پائیں گے لیکن
چونکہ اعداد قلم بند شدہ (۲۸ ۷۲ ۴۸) یا فیصد (۶۱) سے زیادہ ہیں تو یہ زیادتی انہیں اعداد کے
شمول سے حاصل ہوئی ہوگی جو سابقہ مردم شمار یوں میں ہندو میں شریک رہے ہوں گے۔ اب اگر
ہم اعداد محصلہ اور اعداد اصلاح یافتہ کے تقادس (۲۳ ۷۲ ۴۸) کو ۱۹ کے جملہ اعداد منہو
شامل کریں تو اس کا نتیجہ (۲۶ ۶۲ ۹۳) حاصل ہوتا ہے جو آبادی ہندو کے اعداد قرار پاتے ہیں
بشرطیکہ اقوام قدیمہ اور ہندو کا تمازت فرق موصوفہ مذکور کو اتنے کثیر نفوس سے محدود نہ کرے
ان اعداد کا مستلزم ۱۹ کی جملہ آبادی ہندو کے اعداد سے اخراج اقوام قدیمہ شمار شدہ
کیا جائے تو فیصد (۶۰) کی کمی معلوم ہوتی ہے جو ملک سے کار عالی کی جملہ آبادی کے عام انحطاط
کے تناسب سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ اس سلسلہ میں اس کا ذکر کر دیا جاسکتا ہے کہ مذہب ہندو کو
اقوام قدیمہ کے خارج کر دینے سے جو نقصان پہنچتا ہے اس کی تلافی ایک حد تک اس طرح
ہو جاتی ہے کہ یہی اقوام قدیمہ ہندو میں جذب ہوئے جاتے ہیں جیسا کہ فقرہ ذیل سے واضح ہوگا۔
اگرچہ کہ مذہب ہندو غیر تبلیغی ہے اور اس کا اصولی مسئلہ
۱۹ تبدیل مذہب ہے کہ کوئی شخص جب تک کہ وہ پیدا نشی ہندو نہ ہو ہندو نہیں ہو سکتا۔

۱۹ تبدیل مذہب

لیکن تاہم ایک اعتبار سے وہ اکتسابی ہے اور اقوام قدیمہ کے طبقہ سے استفادہ کرتا ہے
جیسا کہ آگے چلکر ظاہر ہوگا کوئی قدیم قوم جب ہندو اثرات میں آتی ہے تو وہ رفتہ رفتہ کچھ سمجھ
بوجھ اور کچھ نادانستہ ہندوانہ خیالات اور تعصبات قبول کر لیتی ہے اور ہندو کے تہواروں میں
حصہ لینے لگتی ہے۔ اس حالت پر جب ایک عرصہ گزر جاتا ہے تو ان اقوام قدیمہ اور ان کے ہمسایہ
ہندو کے درمیان متدنی رسم و رواج اور ظاہری مراسم مذہبی کی تفریق روز بروز کم ہوتی جاتی ہے
یہاں تک کہ بالآخر خود یہ اقوام قدیمہ اور ان کے ہمسایہ باشندے بھی ان کو اپنا سمجھنے لگتے ہیں
بعض اوقات ایک ہی قوم دو شعبوں میں منقسم ہوتی ہے ایک تو وہ جو ہندو بن گئی ہے اور دوسری

وہ جو ہنوز قدیم اعتقادات پر قائم ہے۔ مثلاً ملک سرکار عالی کے (۲۰) سالہ زائد پارلیوں نے اپنے آپ کو ہندو لکھوایا ہے اور صرف (۳۷۵) نے اپنی قوم کا نام درج کرایا ہے اور اقوام قدیمہ میں اون کا شمار ہوتا ہے ہندو مذہب میں اس نوعیت کے اضافہ کا اندازہ اقوام قدیمہ کے اعداد اور اون کی بولیوں کے تجزیے سے کیا جاسکتا ہے۔ جدول مندرجہ حاشیہ میں

نام اقوام قدیمہ	جلد تعداد	تعداد نفوس جو اپنی قومی بولی بولتے ہیں۔
بھیل	۱۳۷۲۳	۳۹۱۵
گوند	۹۵۸۷۹	
کوریہ	۲۵۰۲۹	۶۸۲۰۰
امیٹا	۲۲۳۷۷۹	۱۳۲۶۲۴
یرکلا	۳۳۳۸۵	۱۷۷۵۸

اخیتار کر لی ہے۔

ہندو آبادی کا یہ آئینہ اور عیار انہ اضافہ ایک بڑی حد تک اوس نقصان سے متوازن ہو جاتا ہے جو ہندو کے دوسرے مذاہب میں داخل ہو جانے سے عائد ہوتا ہے۔ گو کہ اس وقت اون اشخاص کی تعداد میں جنہوں نے اپنے آپ کو آریا یا برہمن درج کرایا ہے اس کے اعداد متقابلہ میں بہت اضافہ ہے لیکن تاہم وہ تعداد سبائے خود اس قدر جزوی ہے کہ اوس سے ہندو کے اعداد و شمار پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ اسی طرح ملک سرکار عالی میں ہندو بہت شاد و نادر داخل اسلام کئے جاتے ہیں کیونکہ اہل اسلام میں کوئی قومی تبلیغی تحریک موجود نہیں ہے۔ البتہ تبدیل مذہب کرانے میں صرف مذہب عیسوی ہی ہے کہ جس کی طرف سے سعی تبلیغ کیجاتی ہے اور جو افراد مذہب عیسوی اختیار کرتے ہیں وہ بالعموم ہندو جماعت کے ادنیٰ طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اون کو اپنا آبائی مذہب ترک کرنے سے کوئی نقصان نہیں پہونچتا کیونکہ جب تک کہ وہ گروہ ہندو میں شامل رہتے ہیں بدقسمتی سے ذات پات کے قیود اون کو محنت طلب غیر یقینی اور بے توقیر ذرائع معاش کی پھشکار میں مبتلا رکھتے ہیں اور جب تک اون کا تعلق اوس ذات سے قائم ہے اون ذرائع میں تبدیلی اون کے امکان سے خارج ہے۔ اون کو تعلیم کے برکات سے محروم رکھا جاتا ہے اور چھوٹ چھٹا حکم اون میں احساس پیدا کرنا ہے کہ وہ اپنے سے زیادہ خوش نصیب ہمسایہ کے مقابلہ میں نہایت معمولی سرشت کے ہیں۔ لیکن برخلاف اس کے اون میں سے جو کوئی مذہب عیسوی قبول کر لیتا ہے

تو اوس کو مادی نفع تعلیمی سہولتوں کی شکل میں پہنچنے لگتا ہے اور اوس کو بعزت زندگی شروع کرنے کے بہتر مواقع حاصل ہو جاتے ہیں چنانچہ وہ ایک دستکار یا کاشتکار بن سکتا ہے یا آنکے عملی مشاغل میں حصہ ہو سکتا ہے۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ وہ اپنی قابل نفرت ذات کا نام چھوڑ کر عیسوی جماعت میں اپنی شخصیت ثابت کر سکتا ہے۔ وہ اپنے دینی پیشوا سے دنیاوی معاملات میں نمائندگی کر سکتا ہے اور عمدہ داران سرکاری کے سامنے اپنے معاملات وضاحت کیساتھ پیش کر سکتا ہے۔ غرض کہ ”یہ اسفل طبقات“ ہندو دیت کے عائد کردہ غلامانہ قیود سے آزاد ہونے کی طرف زیادہ سیلان رکھتے ہیں اور خاص کر ایسی صورتوں میں جب کہ وہ اپنے ہی عزیز و اقارب کو دیکھتے ہیں کہ عیسائی قبول کرتے ہی اون کی حیثیت کتنی ارفع ہو جاتی ہے۔ اس لئے ادن کو عیسائی مبلغین میں ایک خاص کشش معلوم ہوتی ہے اور مبلغین بھی اس طبقہ اسفل سے بالخصوص بزبانہ قوط جب کہ مصائب کا سامنا رہتا ہے ایک کثیر تعداد کو عیسائی بنالینے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

اس وہ سالہ دوران میں جن لوگوں نے مذہب عیسوی قبول کیا اون کی تعداد کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ باوجود ملک کی مجموعی آبادی کے فیصد ۷۸ (۶۸) انخطاط کے ویسی عیسائی جماعت فیصد (۲۳) کے اضافہ سے منقصہ ہوئی۔ ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں ویسی عیسائیوں کی تعداد (۱۵۹۰۸۰) تھی اور اگر اس جماعت میں بھی اوسی قدر انخطاط ہوامو تا جتنا کہ ملک سرکاری عالمی میں بالعموم ہوا ہے تو ۱۹۲۱ء میں اون کی تعداد (۲۲۷۸۶) ہونی چاہئے تھی نہ کہ (۲۹۷۵۶) جیسا کہ شمار سے معلوم ہوا پس یہ (۱۲۹۴۳) نفوس کا اضافہ بالخصوص تبدیل مذہب ہی کے باعث ہوا ہے۔ اور چونکہ یہ کل تعداد یا اس کا ایک کثیر حصہ جماعت ہندو ہی سے آیا ہوگا (کیونکہ دوسرے مذاہب کے پیرو بہت تازہ و نادر عیسائیت قبول کرتے ہیں) اس لئے یہ سمجھنا چاہئے کہ ہندو میں اوسی قدر نفوس کم ہو گئے ۱۹۱۱ء کی ہندو آبادی پر اس کا حساب لگایا جائے تو فیصد صرف (۰.۱۲) کا نقصان ٹھہرتا ہے لیکن یہ ہم یہ ایسی حقیقت ہے جو بہر صورت قابل لحاظ ہے۔

۹۲ ترک وطن کا اثر گذشتہ ابواب میں بیان کیا جا چکا ہے کہ گذشتہ وہ سالہ مدت میں آکر بسنے والوں سے تارکین وطن کی تعداد بڑھی ہوئی ہے گو یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ ان میں منبہد کا تناسب کس قدر تھا کیونکہ تختہ متعلقہ مقام ولادت میں بلحاظ مذہب ندرجات نہیں ہوئے ہیں لیکن دوسرے مذاہب کے متبعین کے مقابلہ میں ہندو کے تعدادی غلبہ کا لحاظ کرتے ہوئے یہ قرین قیاس ہے کہ اس ترک وطن کی وجہ سے جو کمی آئی ہے اوس میں بھی ہندو کا بڑا حصہ ہوگا۔ اس

قیاس کی مزید تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ ہنود کی آبادی میں جیسا کہ ضخیمہ ستختہ نشان (۲) مندجہ باب ۱۲ اسے مبرہن ہے کہ مذہب کے مقابلہ میں مسلسل کمی ہوتی جا رہی ہے۔ ترک وطن کے باب میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ زمانہ قحط میں باشندگان مرہٹواڑی متعلقہ علاقہ جات انگریزی میں نقل وطن کرنے کا میلان زیادہ رکھتے ہیں۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ منجہ اور اس باب کے یہ بھی ایک سبب ہے کہ اس حصہ ملک میں ہنود کی آبادی بمقابلہ ملنگانہ کے زیادہ سرعت کیساتھ انحطاط پذیر ہو رہی ہے۔

۹۳۔ مراسم ہندی کا اثر

ہنود اور بالخصوص اعلیٰ ذاتوں کے بعض خاص تمدنی مراسم مثلاً بچپن کی شادی اور بیوہ کی دوبارہ شادی کی ممانعت وغیرہ ایسے ہیں کہ ان کی آبادی کی ترقی میں ایک بڑی حائل بن چکے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اوائل عمری کی شادی سے کثیر الاولاد ہی نتیجہ ہوتی ہے لیکن چونکہ غیر تنجلی کی عمر میں لڑکیاں صاحب اولاد ہو جاتی ہیں اسلئے خود ان کی اور ان کی اولاد کی طویل العمری اور قوت حیات کو نہ متاثر ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں اموات بہ تعداد کثیر واقع ہوتے ہیں۔ اسلئے ایسی شادیاں ترقی باوی میں اس قدر معاون نہیں ہوتیں جتنی کہ پختہ عمری کی شادیاں ہوتی ہیں۔ بیوہ کی دوبارہ شادی کی کثرت اکثر قابل الاولاد عمر والی عورتوں کو غیر بار آور رکھتی ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ

(۱۵ تا ۲۰) سالہ عمر والی ہندو عورتوں کی جملہ

تعداد میں شادی شدہ ہندو اناث کا تناسب

اگرچہ کہ مسلمانوں کے مماثلہ تناسب سے کچھ زیادہ

ہوتا ہے۔ لیکن فیصد شادی شدہ اناث کیساتھ

(۲۰ تا ۲۵) سالہ اطفال کا تناسب بمقابلہ ہنود کے

مسلمانوں میں زیادہ ہے۔ بالفاظ دیگر یوں

بیان کیا جاسکتا ہے کہ باوجودیکہ ہنود میں مناکحت کی تعداد بڑھی ہوئی ہے تاہم زندہ رہنے والے

اطفال کی تعداد مسلمانوں سے کم ہے اور اس لئے فیصد آبادی کی رفتار ترقی مؤخر الذکر کی

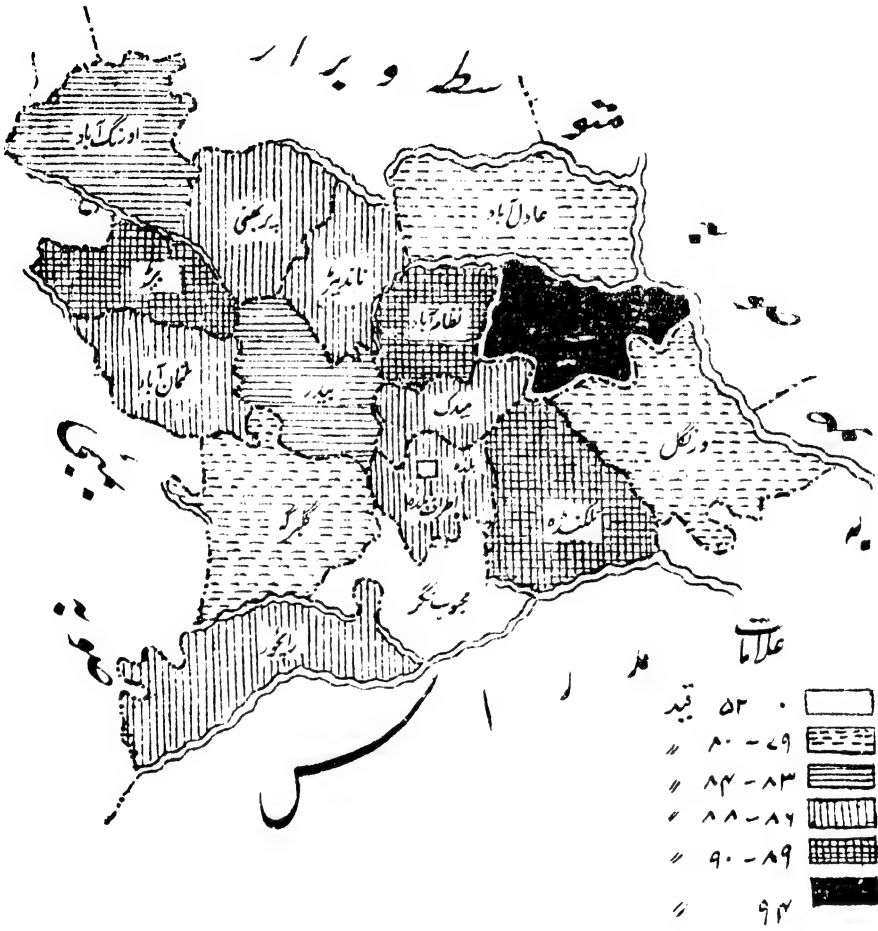
رفتار سے لامحالہ کم ہی ہوگی۔

ہنود	مسلمان	
		شادی شدہ اناث مع ۱۵ تا ۲۰ سالہ کا فیصد تناسب
۸۱	۸۰	اوسے میدانہ عمر کی بار اناث کے ساتھ اطفال
		اطفال عمر ۲۵ کا فیصد تناسب
۷۸	۷۹	۱۵ تا ۲۰ سالہ کثرت اناث کے ساتھ

ممالک محدود کارگزاری میں ہنود کی تقسیم اور ہر ضلع کی جملہ

۹۴۔ تقسیم آبادی ہنود آبادی کے ساتھ اولن کا تناسب نقشہ مندرجہ ذیل میں

ظاہر کیا گیا ہے۔



۹۵- تقسیم ہندو بلحاظ خطہ ہا قدرتی
 تنگنا کے سرسہندو کے مقابلہ میں سرہٹاڑی میں صرف (۹۲) ہیں۔ ہر خطہ کی جملہ آبادی کے تناسب کا لحاظ کیا جائے تو سرہٹاڑی میں ہندو باشندوں کے منجملہ تنگنا میں (۶۵۶۵) اور سرہٹاڑی میں (۶۵۲۳) ہندو ہیں۔ تنگنا میں ہندو عنصر کا ہمیشہ غلبہ رہا ہے۔ بجز ۱۹۱۱ء کے جب کہ بلحاظ تعداد و تناسب بقا بلکہ تنگنا میں سرہٹاڑی میں ہندو کی زیادتی ہوئی تھی۔ اس استثنائی حالت کے متعلق میرے پیش رو نے اپنی رپورٹ مردم شماری باب۱۹ء میں بالکل درست استنباط کیا تھا کہ یہ صورت اقوام قدیمہ کے علیحدہ شمار (بلکہ درجہ بندی) کے سبب پیدا ہوئی ہے جن کی

تعداد غالب تلنگانہ میں سکونت پذیر ہے۔ اس علیحدگی سے فطرتاً اوس خطہ کی آبادی ہنود کے اعداد پر اثر پڑا ہوگا۔ لیکن اب پھر تلنگانہ نے ہنود کے تناسب کو مرہٹواڑی کے مقابلہ میں زیادہ ظاہر کیا ہے اور وہی درجہ حاصل کر لیا ہے جو ۱۹۱۱ء سے پیشتر اس کو حاصل تھا۔ اس کے باعث بھی جیسا کہ تختہ ضمیمہ نشان (۱) ملحقہ باب مذا سے واضح ہوگا اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی جنصوں نے اپنے آپ کو روز افزوں تناسب کے ساتھ درج کر لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرہٹواڑی کے اقوام قدیمہ جو ہنود و خیال کئے جاتے تھے اور جن کو ۱۹۱۱ء میں ناواقف شمار کنندوں نے بھی ایسا ہی درج کر لیا تھا اس وجہ میں اپنے صحیح نام کے تحت درج ہوئے ہیں۔ مرہٹواڑی میں اقوام قدیمہ کی کثیر زیادتی (فیصد ۳۷) جو بقتلہ تلنگانہ (فیصد ۱۲) کے رونما ہوئی ہے اوس کا بھی یہی سبب معلوم ہوتا ہے۔ غرض کہ اس طرح تخفیف پا کر بقتلہ تلنگانہ مرہٹواڑی میں ہنود آبادی کم ہو گئی ہے۔ اس کا بھی ذکر کر دیا جاتا مناسب ہے کہ تلنگانہ میں بقتلہ مرہٹواڑی کے اقوام قدیمہ کی تعداد چونکہ زیادہ ہے اس لئے اُن کی علیحدہ درجہ بندی جماعت ہنود پر مرہٹواڑی میں اتنا اثر نہیں ڈال سکتی جتنا کہ تلنگانہ میں ڈال سکتی ہے۔ پس بقتلہ تلنگانہ مرہٹواڑی میں ہنود کا زیادہ انحطاط اقوام قدیمہ کی علیحدگی پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے وجوہات دوسرے بھی ہوں گے اور بنگال غالب جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس کا سبب ترک وطن معلوم ہوتا ہے۔

جیسا کہ میں قبل ذکر کیا جا چکا ہے ہنود کی تعداد فی الوقت جملہ آبادی مالک محروسہ کے دس ہزار کے منجملہ (۲۲۵۱) ہے اس کے مقابلہ میں ۱۹۰۳ء میں (۹۰۳۳) تھی یا بعد وضع تعداد اقوام قدیمہ (۸۳۵) تھی۔ ۱۹۱۱ء سے تلنگانہ اور مرہٹواڑی دونوں میں ہنود کا تناسب گھٹ رہا ہے۔ ۱۹۱۱ء کے اعداد سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں تلنگانہ میں ۱۵۰ اور مرہٹواڑی میں (۲۴۸) نفوس کی کمی آئی ہے۔ مرہٹواڑی کے تناسب کے کثیر انحطاط کو اقوام قدیمہ کے ہنود سے خارج کئے جانے اور اپنے متعلقہ اقوام کے تحت درج کئے جانے پر کاملاً محمول نہیں کیا جاسکتا۔ بہر حال یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجموعی طور پر ہنود کا تناسب ۱۹۱۱ء سے مسلسل گھٹا جا رہا ہے جیسا کہ تختہ ضمیمہ کے مندرجہ

اعداد سے ظاہر ہوگا۔ اس میں ہنود کے اعداد کے ساتھ اقوام قدیمہ کے اعداد بھی شامل کئے گئے ہیں تاکہ اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی ہنود کے انحطاط

سال	نسب ہنود بشمول اقوام قدیمہ مقابلہ فی صد نفوس کی
۱۸۸۱ء	۹۰۳۳
۱۸۹۱ء	۸۹۶۶
۱۹۰۱ء	۸۹۱۹
۱۹۱۱ء	۸۹۰۷
۱۹۲۱ء	۸۸۸۹

اصلی وجہ نہ سمجھ لی جائے۔ صرف دو اضلاع درنگل و ملنگنہ میں بمقابلہ اعداد ۱۹۸۰ منہو د کے تناسب میں زیادتی ظاہر ہوئی ہے۔ خطہ ۱۸ کے قدرتی میں جس طرح منہو کا تناسب ۱۸۵۰ سے مسلسل انحطاط پذیر ہو رہا ہے اسی طرح کل اضلاع میں اون کا تناسب اولین مردم شماری سے دوبرہ تنزل ہے۔ ۱۹۸۰ کے اعداد کے لحاظ سے منہو کا انحطاط ملنگانہ میں فیصد (۵۱) اور مرہٹواری میں فیصد (۱۱۵) ہوا ہے۔

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے بجز درنگل اور ملنگنہ موقوفہ ملنگانہ کے کل اضلاع میں منہو کی تعداد میں بتبا

۹۶۔ تقسیم منہو دلجاط اضلاع

تخفیف ہو گئی ہے۔ منجملہ (۷) اضلاع (۴) ملنگانہ اور ۳ مرہٹواری کے جہاں ۱۹۸۰ میں ہر دس ہزار نفوس میں نو ہزار منہو د تھے صرف (۳) اضلاع (ملنگانہ) اس ارفع تناسب کو برقرار رکھ سکے ہیں ان میں سے بھی دو اضلاع میں بمقابلہ ۱۹۸۰ کے تناسب گھٹ گیا ہے اور صرف ایک ضلع میں

اضافہ ہوا ہے جیسا کہ تحتہ مندرجہ حاشیہ سے شہادت

ضلع	تعداد فی دس ہزار نفوس آبادی	
	۱۹۸۰	۱۹۲۱
کریم نگر	۹۴۹۶	۹۲۲۳
نظام آباد	۹۲۱۱	۹۰۳۲
ملنگنہ	۹۰۱۷	۹۰۳۸

ملتی ہے۔ کریم نگر کی آبادی میں ہمیشہ منہو د کے تناسب کا

غلبہ رہا ہے لیکن یہاں بھی کمی رونما ہوئی ہے۔

فی الحال اس ضلع میں منہو د کا تناسب بمقابلہ ۱۹۸۰ کے

ہر دس ہزار کی آبادی میں بقدر (۵۳) کم ہو گیا ہے

۱۸۵۰ کے بعد مسلسل دو مردم شمار یوں میں اقوام قدیمہ کی علیحدہ درجہ بندی نہیں کی گئی تھی البتہ ۱۹۸۰ سے اون کا علیحدہ اندراج کیا جا رہا ہے۔ ۱۹۸۰ اور ۱۹۲۱ کے اعداد ظاہر کرتے ہیں

کہ اون کا تناسب جلد آبادی ضلع کے ہر دس ہزار نفوس میں (۸۵) سے متجاوز ہوتا ہوا (۱۲۵)

تک پہنچ گیا ہے۔ اس وہ سال دوران میں عیسائی آبادی میں بھی فی دس ہزار نفوس (۵) سے

بڑھتے ہوئے (۱۴) تک زیادتی ہو گئی ہے۔ یہ اضافے ایک حد تک اضلاع میں انحطاط تناسب

آبادی منہو د کی وجہ ظاہر کرتے ہیں۔ نظام آباد میں بھی جہاں بمقابلہ ۱۹۸۰ کے ۱۹۲۱ میں

منہو د کے تناسب میں بوجہ انحطاط تناسب مسلمانان و اقوام قدیمہ اضافہ ظاہر ہوا تھا اس مرتبہ

ہر دس ہزار نفوس میں (۱۷۷) کی کمی بمقابلہ ۱۹۸۰ واقع ہوئی ہے۔ یہ انحطاط زیادہ تر اقوام قدیمہ

کے تناسب کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور ان اقوام کی زیادتی فی دس ہزار نفوس

(۳۲) سے بڑھ کر (۱۸۰) ہو گئی ہے۔ ملنگنہ منجملہ اون دو اضلاع کے ہے جن میں منہو د کے تناسب میں

بتقابلہ ۱۹ لکھ بمبئی ہوئی ہے۔ فی الحال اوس ضلع کے ہر دس ہزار نفوس میں بہ نسبت ۱۹ لکھ کے (۳۱) ہنود زیادہ ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اقوام قدیمہ کے تناسب میں بہت انحطاط ہوا ہے جو فی دس ہزار آبادی (۲۶۵) سے شکستہ (۲۹۴) رہ گئے ہیں۔ یہ بالکل قرن قیاس ہے کہ یہ انحطاط اقوام قدیمہ کی اس تعداد کو ظاہر کرتا ہو جو اپنے آپ کو ہندو تصور کرتے ہوئے جنھیں میں اپنا شمار کر رہا ہوں دوسرے اضلاع کے منجملہ ورنگل میں بتقابلہ ۱۹ لکھ کے ہر دس ہزار نفوس میں (۵۳) ہنود کا اضافہ ہوا ہے۔

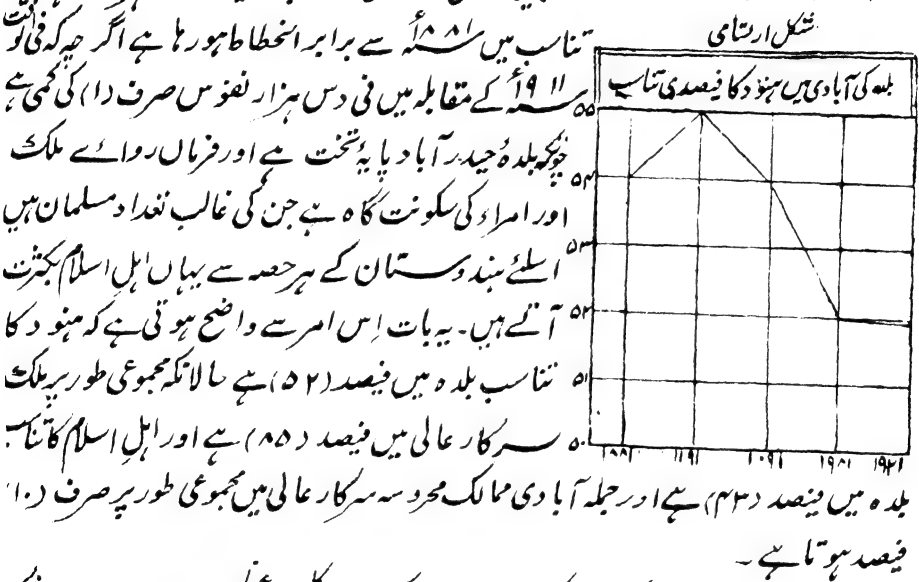
ضلع	تاسیسی دس ہزار نفوس آبادی	۱۹ لکھ بتقابلہ
ملک سرکاری	۸۵۴۴	۱۴۹
اٹوان بلدہ	۸۷۴۰	۱۱
سیدک	۸۸۸۳	۲۵
مٹان آباد	۸۸۸۳	۱۱۲
محبوب نگر	۸۸۲۶	۱۷۸
جسٹ	۸۹۱۲	۱۰۱
راپچور	۹۰۲۱	۲۱۳
ناندیڈ	۹۶۲۹	۲۸۰
پہسبی	۹۶۳۵	۳۲۹

اوس ضلع میں ہر دس ہزار نفوس میں (۳۳۹) ہنود کا جو انحطاط ہوا ہے اوس کا زیادہ تر سبب یہ ہے کہ اقوام قدیمہ ہنود کی جماعت سے خارج کر دئے گئے ہیں جس کی وجہ سے ہر دس ہزار نفوس میں اقوام قدیمہ کا تناسب بقدر (۳۱۱) بڑھ گیا ہے۔ یہاں پر مسلمانوں کا عنصر بھی فی دس ہزار نفوس آبادی بقدر (۳۸) زیادہ ہو گیا ہے۔ پچھنی کے بعد اس معاملہ میں سب سے زیادہ نقصان ناندیڈ نے برداشت کیا ہے جہاں کے ہنود کے انحطاط کی تلافی اقوام قدیمہ اور اہل اسلام کی زیادتی سے سنجو بی ہو گئی ہے۔ راپچور میں بھی ہنود کے تناسب میں اقوام قدیمہ اور اہل اسلام کے اضافہ کے باعث بہت کمی ہو گئی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کل اضلاع مرہٹاؤں میں ہنود کے تناسب میں انحطاط ہوا ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ اقوام قدیمہ کی زیادہ تعداد نے بتقابلہ سابق اس بلہ میں اپنے آپ کو اقوام قدیمہ میں درج کرایا ہے۔

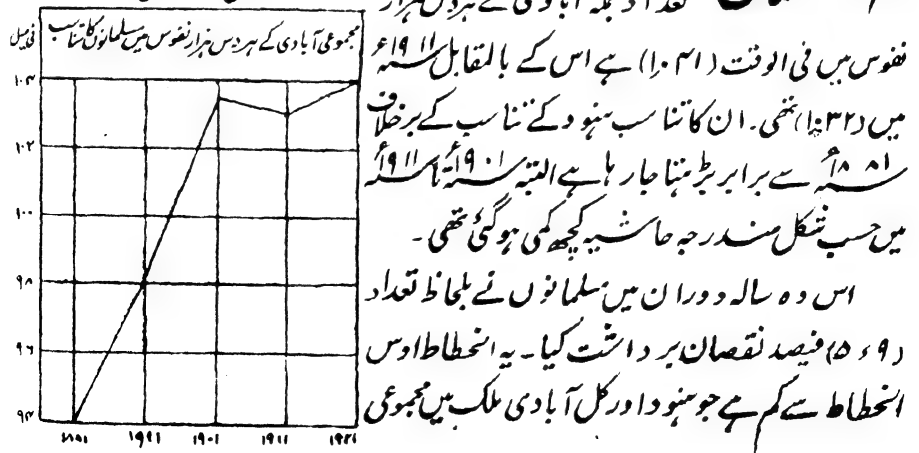
جن اضلاع میں کہ ہنود کا تناسب مالک محروسہ کے مجموعی تناسب سے کم ہے اون کے منجملہ ورنگل کے متعلق تذکرہ کیا چکا ہے کہ گویا ہنود کا تناسب کم ہے لیکن ۱۹ لکھ کے مقابلہ میں اس میں زیادتی ہوئی ہے۔ بقیہ کے منجملہ گلبرگہ۔ عادل آباد و بیدری میں سے ہر ایک کو شدید نقصان پہونچا کیونکہ ۱۹ لکھ کے مقابلہ میں اون کی ہر دس ہزار آبادی میں علی الترتیب کم از کم (۴۵۰)

(۳،۵) اور (۲۴،۶) ہندو کی کمی ہوئی ہے۔ اس کمی کی وجوہات میں اقوام قدیمہ کا صحیح شمار بھی ایک حد تک ذخیل معلوم ہوتا ہے لیکن زیادہ موثر عناصر بلاشبہ ترک وطن۔ امراض و بایئہ قحط اور گرائی ہیں یہاں اس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کل اضلاع کے سنجملہ ہندو کا کمترین تناسب گلبرگہ میں پایا جاتا ہے۔

۹۷۔ ہندو بلدہ حیدر آباد جیسا کہ شکل ارتقامی مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوتا ہے ہندو



۹۸۔ مسلمان ہندو کے بعد ملک سرکار عالی کی آبادی کا جزو اعظم مسلمان ہیں۔ انکو تعداد جملہ آبادی کے ہر دس ہزار



طور پر پیدا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں اس کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی آبادی میں بمقابلہ جملہ آبادی ملک خفیف سا ہی فرق آیا ہے اور ملک سرکار عالی میں اسلام قبول کرنے یا اوس سے خارج ہونے کی بہت شاذ و نادر صورتیں واقع ہوتی ہیں۔ اس سلسلہ کی تعداد کا لحاظ کرتے ہوئے اس وقت مسلمان بقدر (۴۰) فیصد بڑھے ہوئے ہیں اور ہنود اپنی تعداد میں صرف (۱۹) فیصد اضافہ کر سکے ہیں پس اس سے ایک سابقہ بیان کی تائید ہوتی ہے کہ بمقابلہ ہنود کے مسلمانوں میں تولید زیادہ ہے۔ جن معاشرتی قیود میں ہنود جکڑے ہوئے ہیں ان سے آزادی ہی مسلمانوں کی ترقی کی اصلی موجب معلوم ہوتی ہے۔

۹۹ مسلمانوں اور جملہ آبادی کے تفاوت کا مقابلہ بلکہ حیدر آباد اور اضلاع کی ۱۹۱۱-۲۱ء جو فی صدی تفاوت پیدا ہوا ہے اوس کا مقابلہ انہیں مقامات کی جملہ آبادی کے

تفاوت دوران ۱۹۱۱-۲۱ء در بیان		ضلع
آبادی مسلمانان	جملہ آبادی	
۲۰۶۶ -	۱۹۳۴ -	بلدہ
۸۶۷ -	۷۶۳ -	اطراف بلدہ
۶۳۳ +	۲۳۲ +	دیوبند
۱۶۸ -	۳۶۱ -	کریم نگر
۱۸۵ +	۵۶۸ +	عادل آباد
۷۶۹ -	۱۱۶۷ -	سیکس
۱۲۶۱ -	۱۱۶۷ -	نظام آباد
۲۶۳ +	۶۲ -	محبوب نگر
۵۶۲ -	۸۶۳ -	ننگر
۱۵۶۳ -	۱۷۹۹ -	اورنگ آباد
۲۰۵۵ -	۲۴۶۸ -	بیت
۱۶۲ +	۳۶۹ -	ناندی پور
۲۶۳ +	۱۶۷ -	محبوب نگر
۷۶۳ +	۷۶۳ -	ننگر
۲۶۸ +	۴۶۰ -	ننگر
۷۶۷ -	۷۶۷ -	ننگر
۵۶۳ -	۵۶۳ -	ننگر

کیا تہہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ اوس معلوم ہوگا کہ بمقابلہ عام آبادی کے مسلمانوں کی آبادی کو زیادہ نقصان صرف بلدہ حیدر آباد اور اضلاع اطراف بلدہ میدک و نظام آباد میں پہونچا ہے اور بقیہ کل اضلاع میں بیشی ہوئی ہے۔ اضلاع ورننگل۔ عادل آباد۔ محبوب نگر۔ ناندی پور۔ پریم نگر۔ لاہور۔ نظام آباد میں مفوق اضافہ ہوا ہے۔ اور اضلاع کریم نگر۔ ننگر۔ اورنگ آباد۔ بیت۔ راجپور۔ ویدر میں جملہ آبادی کے انحطاط کے مقابلہ میں کم انحطاط ہوا ہے۔ غرض کہ مسلمانوں کی آبادی کی حالت بمقابلہ ہنود کے جنموں نے کم و بیش تمام اضلاع میں زیادہ نقصان اٹھایا ہے۔ بہتر معلوم ہوتی ہے۔ اس کا سبب یہ واقعہ معلوم ہوتا ہے کہ ہنود کا حصہ غالب زراعت پیشہ ہے

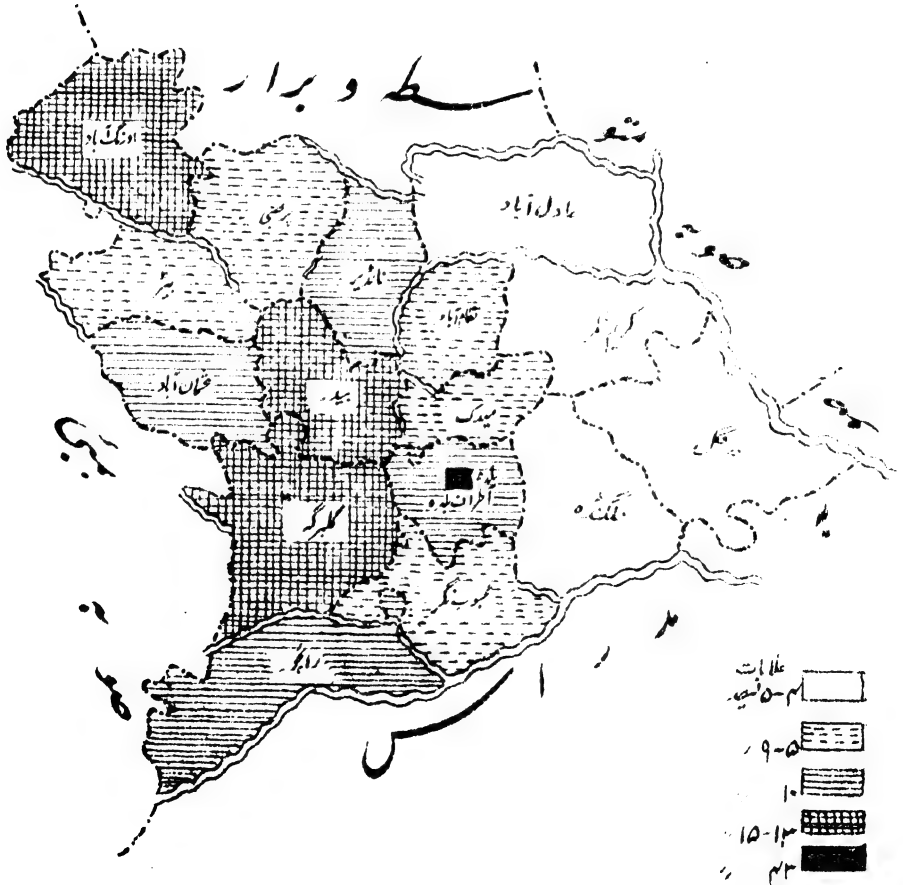
اور دیہاتی رقبہ جات میں رہتا ہے اور مسلمانوں کی تعداد کثیر تجارت وغیرہ میں مصروف ہے اور رقبہ جات میں رہتی ہے اس لئے موسم بارش کے انقلابات سے اس وہ سالہ عرصہ میں بمقابلہ موخر الذکر کے اول الذکر زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ جن جن اضلاع میں مسلمانوں میں اضافہ ہوا

دہاں مندو میں یا تو کم اضافہ ہوا ہے یا آنکہ بہت زیادہ کمی آئی ہے۔ چنانچہ نقشہ مندرجہ حاشیہ سے اس کی وضاحت ہو جائے گی۔

ملک سرکار عالی میں
تقسیم آبادی مسلمانان
اور ہر ضلع کی جملہ آبادی میں اون کا تناسب نقشہ ذیل سے ظاہر ہوگا۔

نقشہ ممالک محروسہ کا سرکاری

ضلع	تفاوت در میان	
	آبادی ہندو	آبادی مسلمانان
ورنگل	۲۶۸ +	۶۵۳ +
مادل آباد	۰۵۹ +	۱۸۶ +
محبوب نگر	۱۶۵ -	۲۵۲ +
ناندیڈ	۷۶۷ -	۱۵۲ +
پرہسبلی	۵۵۴ -	۲۶۳ +
ظہیر گڑھ	۹۵۸ -	۰۶۷ +
عثمان آباد	۴۵۴ -	۴۵۸ +



۱.۱ خطہ ہائے قدرتی میں مسلمانوں کی تعداد بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواڑی میں

زیادہ رہا ہے۔ خطہ مؤخر الذکر کی ہر دس ہزار آبادی میں اون کا تناسب ۱۸۰ کے (۹۶۴ نفوس) سے ترقی پا کر ۱۹۲۱ء میں (۱۲۰۱) نفوس تک پہنچ گیا۔ اور خطہ اول الذکر میں (نہیں ۴۰) سال دوران میں (۹۱۵) سے گھٹکر (۸۹۲) رہ گیا۔ ہر سال ۱۹۰۰ء کے مقابلہ میں ہر دو خطوں میں خطاط رہنما واسطہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہو گا کہ خطہ تلنگانہ میں

نقشات تعداد و تناسب آبادی مسلمان خطہ گجراتی		
ست	میں فیصد دوران	تعداد نفوس آبادی
۳۹ -	۸۵ ۶	۶۵۴
مرہٹواڑی	۳۵ ۷	۶۵۴

مسلمانوں کی آبادی میں جو فیصدی کمی آئی ہے وہ آبادی ملک سرکار عالی کی مجموعی کمی سے زیادہ ہے اور مرہٹواڑی میں جو فیصد انحطاط ہوا ہے وہ آبادی ملک سرکار عالی کے مجموعی کمی کے مقابلہ میں تقریباً نصف کا تناسب رکھتا ہے شرح کمی کے اس اختلاف نے ان دونوں خطوں میں مسلمانوں کی

آبادی کے تناسب کو مختلف طور پر متاثر کیا ہے۔ تلنگانہ میں کمی کی جو زیادہ شرح رہی اوس نے ۱۹۰۰ء کے مقابلہ میں اوسی خطہ کے مسلمانوں کی آبادی کو فی ہزار ۳ نفوس سے زیادہ تک گھٹا دیا اور مرہٹواڑی کی کم شرح نے اوس خطہ کی مسلمان آبادی میں فی ہزار ۶ نفوس کا اضافہ کیا ہے اس کے برخلاف منوالہ بمقابلہ تلنگانہ۔ مرہٹواڑی میں نسبتاً زیادہ نقصان اٹھایا ہے۔

۱.۲ مسلمانان اضلاع تلنگانہ

یعنی جبکہ آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں (۸۹۲) کے لحاظ سے صرف دو اضلاع یعنی اطراف بلدہ (۸۸۰) اور میدک (۹۳۳) کا تناسب بڑا ہوا ہے۔ لیکن ۱۹۰۰ء کے تناسب سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں اون کا تناسب علی الترتیب بقدر (۵۳) و (۱۱) مسلمانوں گھٹ گیا ہے۔ اس کے برخلاف دوسرے اضلاع میں مسلمانوں کی آبادی کے تناسب میں زیادتی ہوئی ہے اور فی دس ہزار کریم نگر میں (۶) سے لیکر عادل آباد میں (۵۹) تک اضافہ ہوا ہے۔

تعداد مسلمانان فی دس ہزار نفوس آبادی	
ضلع	تعداد مسلمانان
عادل آباد	۵۹ +
ورنگل	۲۳ +
نکٹہ	۲۲ +
میدک	۱۶ +
کریم نگر	۶ +

ہر ضلع میں جو حقیقی اضافہ ہوا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہو گا کہ تلنگانہ اور مرہٹواڑی کے کل اضلاع میں کریم نگر کے مسلمانوں کا تناسب سب میں ادنیٰ ہے۔

۱.۳۔ مسلمانانِ بلدہ حیدر آباد

مسلمانوں کے تناسب میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے (۷۴) کا اس خطاط ہوا ہے۔ گو کہ یہ تناسب بھی ۱۹۱۱ء کے مقابل سہروردی شہر کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جہاں ہنود کے تناسب میں ۱۹۱۱ء کے بعد سے فی دس ہزار نفوس آبادی (۱۳۲) کی کمی ہوئی ہے تو مسلمانوں کا تناسب اس چھل سال مدت میں فی دس ہزار نفوس آبادی بقدر (۲۶) بڑھ گیا ہے۔

۱.۴۔ مسلمانانِ مرہٹوڑی

یہ معلوم ہوتا ہے کہ اکثر قدیم اسلامی سلطنتیں دکن کے اسی حصہ میں واقع تھیں۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء مرہٹوڑی کے مسلمانوں کے تناسب میں فی دس ہزار نفوس آبادی (۶۵) کا اضافہ ہوا ہے اور اس کے مقابلہ میں تلنگانہ میں (۳۹) کی کمی ہوئی ہے۔ غرض کہ کل اضلاع مرہٹوڑی میں ترقی ہوئی ہے اور اضافہ کا تناسب (۳۸) اورنگ آباد سے لیکر (۸۶) گلبرگ تک ہے۔

تختہ مند۔ جذباتیہ میں اون اضلاع کا اندراج کیا گیا ہے جن میں فی دس ہزار نفوس آبادی

(۵۰) سے زیادہ کی بیشی ہوئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے

کہ اضلاع بیدر، عثمان آباد اور گلبرگ میں جہاں ۱۹۱۱ء میں

کمی آگئی تھی اب اس کی تلافی ہو گئی ہے اور ان کل اضلاع

میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے زیادہ تناسب رونما ہوا ہے۔

تعداد مسلمانان فی دس ہزار نفوس آبادی		
ضلع	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء بمقابلہ
مانڈیر	۱۰۶۸	۶۳ +
راپور	۱۰۰۶	۶۸ +
بیدر	۱۲۶۶	۷۳ +
عثمان آباد	۱۰۱۳	۷۸ +
گلبرگ مشرق	۱۵۵۷	۸۶ +

اقوام قدیمہ کے متعلق شمار

۱.۵۔ اقوام قدیمہ

کنندوں کو بدایت دی گئی تھی کہ

تختہ جات شمار میں مذہب کے تحت بجز اون صورتوں کے

کہ جن میں یہ اپنے آپ کو ہندو مسلمان یا عیسائی درج کر ائیں اور ان کی قوم کا نام جو کچھ بتایا جا

لکھ لیں۔ لیکن یہاں اس کا ذکر ضروری ہے کہ اقوام قدیمہ کے تخمینہ ہی اعداد کے حاصل کرنے میں

بہت مشکلات کا سامنا ہے۔ سب سے پہلے یہ کہ لفظ "آئینزم" (Ainism) کا (جو وحشی اور

غیر تمدنہ اقوام کی مخلوط توہم پرستی کے اظہار کے لئے وضع کیا گیا ہے) مفہوم ادا کرنے کے لئے

ایسی زبانوں میں کوئی لفظ نہیں ہے اور نہ یہ ممکن ہے کہ اعتقادات اور توہمات کے خلاصہ بحث کو

کسی ایسے مختصر لفظ میں جمع کیا جاسکے جو شمار کنندہ یا شخص متفہم کے لئے قابل اور اک ہو۔

غلادہ بریں جس طرح سٹری ای۔ اے گیٹ نے رپورٹ مردم شماری ہند باب ۱۹ میں تحریر کیا ہے ”عملی دشواری یہ ہے کہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ کس حد پر جا کر ایک شخص (ارواحِ پست) نہیں رہتا بلکہ ہندو بن جاتا ہے۔ ہندوستان کے مذاہب کسی طرح ایک دوسرے سے خارج نہیں ہیں اور یہ کسی طرح لازم نہیں آتا کہ کسی برہمن پوجاری سے استمداد کرنے یا کسی ہندو زیارت گاہ پر نذر چڑھانے سے اپنے موروثی ”قدیمہ“ اعتقادات سے دست بردار ہو جانا پڑتا ہو جب یہ امور پابندی کے ساتھ ادا کئے جانے لگیں تو وہ بند و کھلانے لگتے ہیں۔ وسیع مفہوم کے اعتبار سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ تختہ جات مردم شماری میں جن کا اندراج بطور اقوام قدیمہ ہوا ہے ان سے وہ لوگ مرد و عورتوں نے ہندو دیوتاؤں کی پرستش کی منور عادت نہیں ڈالی اور اپنے قبیلہ کی تنظیم کو ہندو ذات کے طریقوں پر ابھی نہیں ڈھلا۔ ہندو بننے کا عمل نہایت تدریجی ہے اور یہ نہایت مشکل ہے کہ کس مندرجہ ذیل پریم چکر ایک انسان ہندو سمجھا جاسکتا ہے“

ان توانیات کے باوجود ۱۹۱۱ء میں اقوام قدیمہ کا شمار ایک حد تک با احتیاط ہوا تھا اور پھر اوس کے بعد سے ہر مردم شماری کے موقع میں زیادہ قطعیت کے ساتھ ان کا شمار ہونے لگا۔ اس میں شبہ نہیں کہ ۱۹۱۱ء سے قبل اقوام قدیمہ کی تعداد کا اندازہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن جیسا کہ کسی اور مقام پر ذکر ہو چکا ہے۔ ایک طرف ایسی جماعتوں کی شرکت سے جو صحیح معنوں میں قدیمہ نہیں ہیں اور دوسرے طرف ایسے قبائل کے اخراج سے جو اس عنوان کے تحت آنے چاہتے تھے۔ ان کے اعداد میں ایک حد تک نقص پیدا ہو گیا تھا۔

تختہ مندرجہ حانیہ سے واضح ہو گا کہ ایک دو سالہ

اقوام قدیمہ		
سال	تعداد	تعداد دس سال پہلے
۱۹۱۱ء	۲,۴۵,۳۱۰	۲۲۹
۱۹۰۱ء	۲,۹۱,۱۳۰	۲۵
۱۹۰۱ء	۶۵,۳۱۵	۵۹
۱۹۱۱ء	۲,۸۵,۴۲۲	۲۱۴
۱۹۱۱ء	۲,۳۰,۴۴۸	۳۲۵

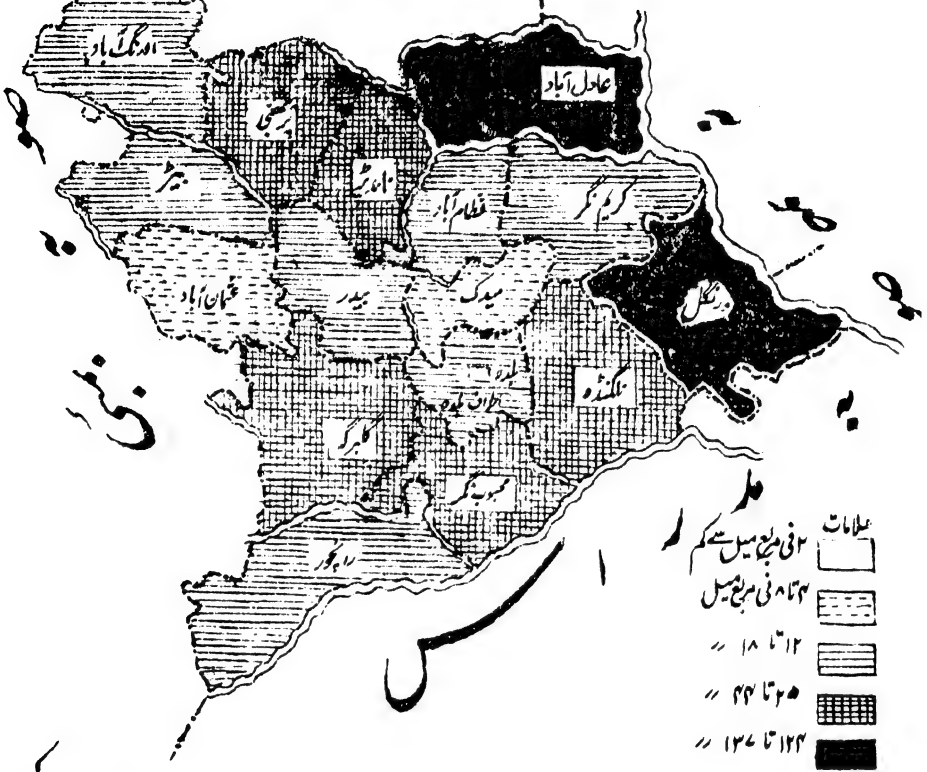
دست سے دوسری دو سالہ مدت تک اقوام قدیمہ میں کس طرح اضافہ ہوتا رہا ہے اور ہر مردم شماری کے وقت جملہ آبادی کے متابہ میں ان کا کیا تناسب تھا۔

نقشہ ذیل سے واضح ہو گا کہ

۱۰۶۔ تقسیم اقوام قدیمہ ممالک محروسہ میں اقوام قدیمہ کہاں کہاں اور کس کس تناسب میں پائے جاتے ہیں۔

نقشہ ممالک محروسہ کا عالمی

مقوسط و برا



۱۰۷۔ تفاوت در میان تناسب اقوام قدیمہ
 لمحاظ تقابل اعداد ۱۹۱۱ اقوام قدیمہ کی
 تعداد میں بقدر (۵۰) فیصد بٹھی ہوئی ہے اور
 ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کی دہ سالہ مدت میں یہ تعداد فیصد (۳۳) تھی جو تھکے تلنگانہ میں رقبہ جات
 صحرائی وسیع ہیں اور مرہٹواری میں صرف چند قطعات ہیں اس لئے خط اول الذکر میں بہ نسبت خط
 مؤخر الذکر کے اقوام صحرائی زیادہ پائے جاتے ہیں۔ پس جب ۱۹۱۱ء میں مذاہب کے تحت
 ایک علیحدہ عنوان "اقوام قدیمہ" قائم کرنے کی تجویز ہوئی تو تلنگانہ میں چند اقوام قدیمہ کا اندراج فوری
 ہو سکا اور مرہٹواری میں تختہ معرار اٹا۔ اس کے بعد ہر دو خط نامے صدر میں اقوام قدیمہ کا اندراج
 تبدیل و زیادہ ہوتا گیا۔ البتہ تلنگانہ میں جس تعداد کا شمار ہوا وہ ہمیشہ مرہٹواری کی تعداد سے زیادہ
 تھی معلوم ہوتا ہے کہ اقوام قدیمہ کی تلنگانہ میں ایک مقدمہ تعداد ۱۹۱۱ء ہی میں شمار کر لی گئی اور
 مرہٹواری میں جو تعداد سال نامے سابقہ میں متروک ہو گئی تھی اون کا شمار بھی ۱۹۲۱ء میں کر لیا
 گیا۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ تلنگانہ میں ۱۹۱۱ء میں اور مرہٹواری میں ۱۹۲۱ء میں اون کا

تناسب زیادہ ہے۔ تلنگانہ کا تناسب فی دس ہزار نفوس ۱۹۱۱ء میں (۱۰۱) سے بڑھتا ہوا ۱۹۱۱ء میں (۳۸۲) ہوا اور پھر ۱۹۲۱ء میں (۴۵۹) ہو گیا۔ اس کے بالتقابل مرہٹواڑی میں ان کا تناسب فی دس ہزار نفوس ۱۹۱۱ء میں (۱۹) سے بڑھ کر ۱۹۲۱ء میں (۴۳) اور ۱۹۳۱ء میں (۲۲۵) ہو گیا۔ اس کی مزید تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ ۱۹۱۱ء میں مرہٹواڑی کے آٹھ اضلاع کے مجموعہ (۷) نے اور تلنگانہ کے (۸) اضلاع کے مجموعہ (۴) نے اقوام قدیمہ کی کم تعداد ظاہر کی تھی۔ اب ہر ضلع اون کی تعداد میں ایک مقدمہ اضافہ ظاہر کر رہا ہے جس میں بہ نسبت اضلاع تلنگانہ کے اضلاع مرہٹواڑی کا زیادہ حصہ ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر دو خطوں میں اب بہت کم اقوام قدیمہ متروک ہوئے ہیں۔ ضلع ونگل میں بدور ان ۱۹۱۱ء سب سے زیادہ تناسبہ بخشی ہوئی ہے اور اس کو عادل آباد پر اس حیثیت سے نفوذ حاصل ہوا کہ اس میں اقوام قدیمہ کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ لیکن فی الوقت اس کے اس تناسب میں احتیاط ہوا ہے اور عادل آباد نے اس کی جگہ لے لی ہے۔ اسی طرح پر تلنگانہ بھی ہیں ۱۹۱۱ء میں فی دس ہزار آبادی (۲۶۵) اقوام قدیمہ کا تناسب تھا اب (۲۹۴) درجہ پر گھٹ گیا ہے اور محبوب نگر بالاتر ہو گیا ہے۔ تلنگانہ میں اقوام قدیمہ کے تناسب میں سب سے زیادہ بخشی (۳۰۷) عادل آباد میں رونما ہوئی ہے جہاں معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایسے افراد جو شمار سے متروک ہو گئے تھے یا ۱۹۱۱ء میں یہ تلاش محنت کہیں نقل مقام کئے ہوئے تھے وہ بھی اس دفعہ شمار میں آ گئے۔ مرہٹواڑی میں ضلع گلبرگہ جس کا تناسب (۷۴) فی دس ہزار آبادی سے بڑھ کر (۲۳۳) ہو گیا ہے سب میں اول ہے۔ اس نے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس ضلع کے اقوام قدیمہ گذشتہ مردم شمار یوں کے تحتہ بات میں صحیح عنوان کے تحت درج نہیں ہوئے۔ تحتہ مندرجہ حاشیہ میں وہ اضلاع درج

ضلع	تفاوت از ۱۹۱۱ء
بیت	۱۲۲ +
ناتھ پٹ	۲۱۹ +
پیشوا	۳۱۱ +
گلبرگہ	۳۵۹ +
راہچر	۱۴۱ +
بیت	۱۳۳ +
عادل آباد	۳۰۷ +
نظام آباد	۱۴۸ +
محبوب نگر	۱۵۲ +

کئے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک کے تناسب میں (۱۰۰) سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ اس تحتہ سے واضح ہو گا کہ جہاں تلنگانہ کے صرت (۳) اضلاع میں اس طرح کا اضافہ ہوا ہے مرہٹواڑی کے کم از کم (۶) اضلاع میں زیادہ بخشی ہوئی ہے۔ ان تمام اضلاع میں ۱۹۱۱ء میں اقوام قدیمہ کی بہت کم تعداد تھی اس لئے اون کے تناسب میں جو اضافہ ہوا ہے وہ اس وجہ میں شمار صحیحہ پر محمول کیا گیا جاسکتا ہے۔

۱۰۸۔ مہذب اقوام قدیمہ۔ اون اقوام قدیمہ کے علاوہ جنہوں نے ہندو دیوتاؤں کی

پرستش کی عادت نہیں ڈالی اور اپنی اصلی توحی تنظیم کو ہندو ذات کے طریقوں پر نہیں ڈالا ہندو جماعت کے ایسے اسفل طبقات بھی ہیں جو اعتقادات اور رسومات کے اعتبار سے اقوام قدیمہ سے بہتر نہیں ہیں اور ایسے اقوام قدیمہ بھی ہیں جنہوں نے ہندو فضا سے متاثر ہو کر منہ دے مائلمت پیدا کرنے کے لئے اپنے قومی نام کو ترک کر دیا ہے۔ اس وجہ میں اس امر کی کوشش کی گئی کہ ایسی جماعتوں کی تعداد کا اندازہ کیا جائے چنانچہ ضمیمہ نشان (۵) جو اس باب کے آخر میں درج ہے ان اعداد سے متعلق ہے۔ ان کی تعداد کا آبادی ہندو کے اعتبار سے کم از کم (۲۲) فی صدی اور جملہ آبادی ملک سرکار عالی کے لحاظ سے (۱۹) فی صدی ہونا اس امر کے لئے کافی ہے کہ یہ طرح مستحق توجہ و لحاظ ہیں اگر ان کا شمار بطور علیحدہ قوم کے کیا جائے تو ہندو میں مجموعی طور پر جو نقصان کثیر پیدا ہو گا وہ اس امر واقعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی صورت میں ہندو کا تناسب آبادی ملک سرکار عالی کے برابر نفوس میں (۸۵.۵) سے گھٹ کر (۶۶.۸) رہ جائے گا اور ان ہندو اقوام قدیمہ کا تناسب مستقل طور پر فی ہزار (۱۸.۷) ہو جائے گا۔ بمقابلہ مرہٹوں کی اون کی تعداد قدر تا ملنگانہ میں زیادہ ہے اور بہ نسبت قصبائی رقبہ جات کے وہی رقبہ جات میں یہ زیادہ پائے جاتے ہیں چنانچہ رقبہ اول الذکر میں اون کا تناسب (۱۱) فیصد اور موزالذکر میں فیصد (۱۹) ہے رقبہ ملک سرکار عالی کے لحاظ سے اون کی تعداد مجموعی طور پر فی مربع میل (۲۰) پڑتی ہے اور خاص

ہندو کی تعداد ملنگر فی مربع میل (۱۰.۹) رہ جاتی ہے۔

چونکہ ان بیچ اقوام کے اعداد سابقہ مردم شماری

میں ہندو سے علیحدہ کر کے نہیں درج کئے گئے اسلئے اس کا

اظہار خارج از امکان ہے کہ اون کی تعداد کے

لحاظ سے ہر دس سالہ مدت میں کیا تغیرات ہوئے اور

سابقہ وہ سالہ دوران میں اون کی کیا حالت رہی

جب کہ غلہ کی گرانی اور امراض و بایئہ کی اشاعت نے

اون پر بمقابلہ دوسری آبادی ملک کے زیادہ اثر

ڈالا ہو گا۔ بہر حال فی الوقت چونکہ اون کے متعلقہ

اعداد علیحدہ طور پر جمع کئے گئے ہیں اس لئے یہ

بے محل نہ ہو گا کہ حاشیہ میں اون کے تناسب کا اظہار

فیصدی تناسب لمبا		ضلع
آبادی ہندو	آبادی ضلع	
۲۲	۱۹	ملک سرکار عالی
۲۴	۲۰	ملنگانہ
۲۸	۱۵	بلدہ جسد آباد
۲۴	۲۳	اطرات بلدہ
۲۵	۲۰	دربنگل
۲۲	۲۰	کرور پنچ
۲۱	۱۴	عادل آباد
۲۲	۲۱	سیدک
۲۱	۱۹	نظام آباد
۲۶	۲۳	محبوب پنچ
۲۵	۲۳	ملنگانہ
۱۹	۱۴	مرہٹوں کی آبادی
۱۸	۱۵	اورنگ آباد
۱۶	۱۴	بیسٹ
۲۱	۱۸	تاند پور
۲۰	۱۴	بیسٹ
۲۱	۱۶	بیسٹ
۱۴	۱۵	بیسٹ
۲۳	۱۹	بیسٹ

کر دیا جائے جو اون کو مختلف اضلاع سرکار عالی میں منہود اور جلد آبادی کے ساتھ حاصل ہے تاکہ آئندہ مردم شمار یوں میں ان اعداد کا تقابل کیا جاسکے اور اون کے حالات کا ہر دس سال میں صحیح اندازہ کیا جاسکے۔ اون کی کثرت تعداد کے لحاظ سے منہود پر لازم ہے کہ اون کے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کیا جائے اور اون کی اصلاح حال کے لئے ہر طرح کی سہولت جہم پہنچائی جائے تاکہ وہ رفتہ رفتہ جماعت منہود سے بالکل خارج ہو کر بذریعہ تبدیل مذہب دوسرے مذاہب میں داخل نہ ہو جائیں۔ اب اس کا وقت آگیا ہے کہ ہر بندہ یہ محسوس کرے کہ ایسے عظیم الخطا سے قوم میں اور تنزل ہو جائے گا اور اس کو جو غلبہ لمحاظ تعداد حاصل ہے وہ رفتہ رفتہ زائل ہو جائے گا۔

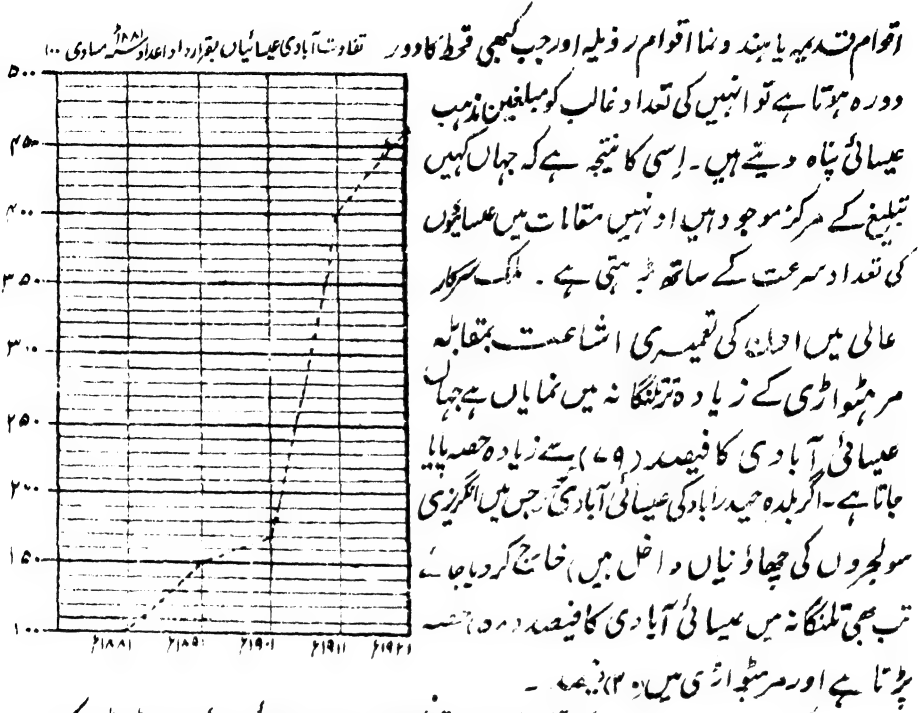
بہت ہی حال سرکار عالی اپنی ان ”طبقات اسفل“ کی رعایاؤں کے ساتھ ہے اعتنائی کا برتاؤ نہیں فرما رہی بلکہ خاص مدارس کے قیام سے اون کی اصلاح حال میں معاون و کوشاں ہے جس کا اندازہ باب ”تعلیم“ سے ہو گا۔

۱۰۹۔ عیسائی ملک سرکار عالی کی عیسائی آبادی کی تقسیم لمحاظ نسل و فرقہ ملے مذہبی امپریل ٹیبل نمبر (۱۵) میں دکھائی گئی ہے اور امپریل ٹیبل نمبر (۱۶) میں یوروپین اقوام متجانسہ و اینگلو انڈین کی تفصیلی تقسیم لمحاظ نسل و عمر ظاہر کی گئی ہے۔ تختہ خمیرہ نشان (۳) ملحقہ باب ہذا میں عیسائیوں کی ضلعواری تعداد دکھائی گئی ہے اور ہر وہ سالہ مدت میں جو تغیرات ہوئے ہیں اون کو بھی ظاہر کیا گیا ہے۔

۱۱۰۔ عیسائی آبادی کا تفاوت بلحاظ مردم شمار حالیہ ملک سرکار عالی میں (۱۹۵۶ء) عیسائی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں (۱۹۲۶ء) میں اضافہ ہوا ہے۔ باعتبار اس خطا کے جو ملک سرکار عالی کی آبادی میں مجموعی طور پر (۶) فیصد سے زائد ہو ہے یہ اضافہ بجائے خود قابل لحاظ ہے مگر اتنا عجیب و غریب نہیں جتنا کہ ۱۹۸۹ء میں (فی صد ۱۳۶) اس جماعت کو حاصل ہوا تھا۔ بہر حال ۱۸۸۵ء کے اعداد کے مقابلہ میں اضافہ کا تناسب غیر معمولی طور پر فیصد (۳۶۰) سے کم نہیں ہے۔

نشل ارتسامی مندرجہ صفحہ (۲۶) میں اون کی ۱۸۸۵ء والی تعداد کو (۱۰۰) قرار دیکر عیسائی آبادی کے ہر وہ سالہ تفاوت کو ظاہر کیا گیا ہے۔

حسب بیان مابقی عیسائیوں میں بالعموم طبقہ اسفل کے لوگ داخل ہوتے ہیں مثلاً



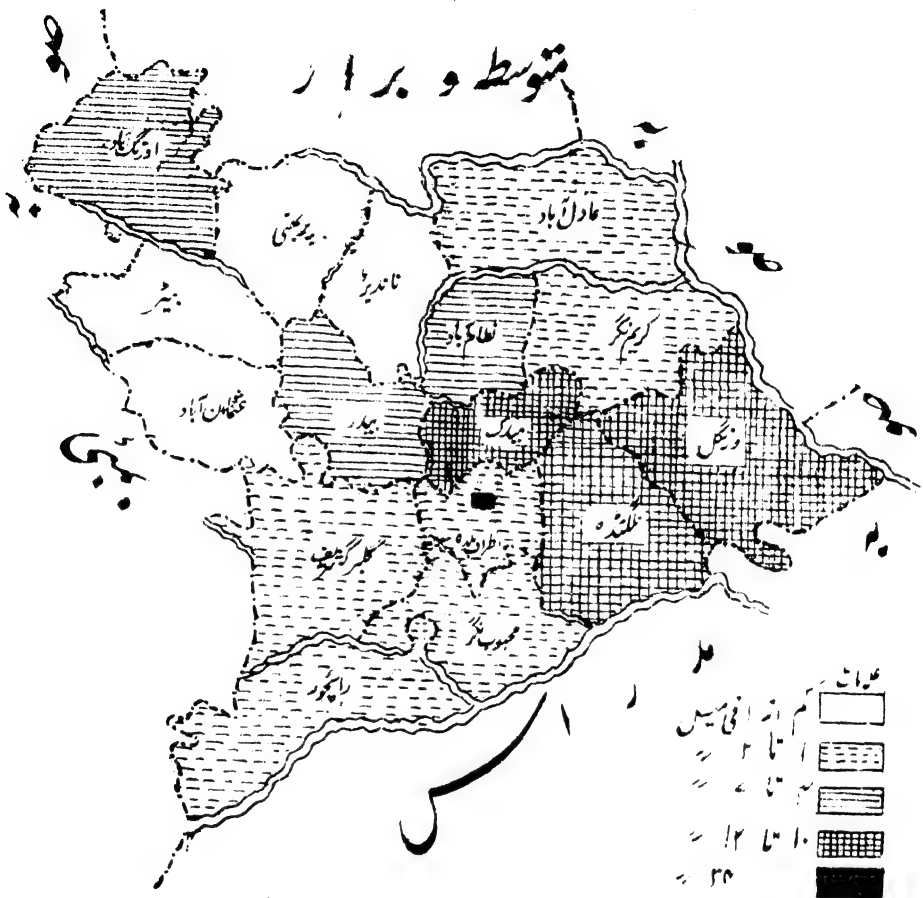
اس کی وجہ یہ اس وقت ہے کہ تبلیغی کاروبار تلنگانہ میں بہت پہلے قائم ہوئے اور مرہٹوا طری کی طرف بعد میں توجہ ہوئی۔

۱۱۱۔ تقسیم آبادی عیسائیاں۔ ملک سرکار عالی کی عیسائی آبادی کو

تقسیم نقشہ ذیل میں ظاہر کی گئی ہے اور ہر ضلع کی دس ہزار آبادی میں جہ اولیٰ کے تناسب ہوتا ہے اس کو بھی دکھایا گیا ہے۔

نقشہ ممالکِ محروسہ کا

دیکھو صفحہ (۱۲۹)



۱۱۲۔ اقوام عیسائی تختہ مندرجہ حاشیہ میں عیسائی آبادی کا انقسام بلحاظ اصناف نسلی یورپین۔

رقم	تعداد		نوع
	۱۹۱۱	۱۹۱۲	
برومین	۵,۳۰۴	۳,۶۹۰	۳۱۵۳-
اکسژن	۳۰۰	۲,۲۳۰	۲۵۵۵-
سدنی	۲۵۹۰۰	۵۶۰۲۹	۲۳۵۴
میزان	۵۶۲۹۶	۶۲۴۵۶	۱۵۵۲+

انگلو انڈین رو۔ دیسی عیسائی میں کیا گیا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے دونوں اصناف میں کمی اور آخری صنف میں بیشی ہوئی ہے۔ یورپین آبادی کی کمی کی وجہ وہ تغیرات ہیں جو برطانوی سولجرز متعین چھاؤنیات کی تعداد میں ہوئے۔ انگلو انڈین عیسائی ۱۹۲۱ء میں کمپہ کی آئی تھی اور ۱۹۲۱ء میں اور مزید

کئی آئی ہے جس کے غالباً دو اسباب ہیں۔ ایک تو اس جماعت کے بعض اراکین کا اس

جانب میلان ہے کہ اپنے آپ کو یوروپین ورج کرائیں اور دوسرے ہندوستانی عیسائیوں کا اس عنوان کے تحت سے اخراج ہے۔ ہندوستانی عیسائیوں میں جو اضافہ ہے وہ بلاشبہ زیادہ تر اس وجہ سے ہے کہ اون میں نئے عیسائی داخل ہوتے رہتے ہیں۔ سخنہ سندر جہ حاشیہ میں اون تفاوتوں کو ظاہر کیا گیا ہے جو

تفاوت بدوران دہ سال لحاظ سے		میانہ عام
جمہ آبادی	عیسائی آبادی	
۱۳۶۶ +	۸۵۵ -	۱۰۳۰
۲۴۵۲ +	۱۵۱ -	۲۰۳۱۰
۵۳۳ +	۱۲۵۵ -	۳۰۳۲۰
۱۶۵۲ +	۶۵۱ -	۴۰۳۳۰
۱۹۵۵ +	۹۵۱ -	۵۰۳۴۰
۳۲۵۲ +	۲۵۳ -	۶۰۳۵۰
۲۶۵۱ +	۰۵۱ -	۷۰۳۶۰

۱۱۹۱۲۱۹ کے دہ سالہ دوران میں عیسائی آبادی مختلف میعاد لمبے عمر پر رونما ہوئے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں مائیکہ مدت لمبے عمر پر جملہ آبادی ملک سرکار عالی کے پیدا شدہ تفاوت کو بھی دکھایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائی آبادی میں ایک خفیف (یعنی فی صد ایک سے بھی کم) انحطاط (۲۰) تا (۳۰) سالہ میعاد عمر میں ہوا

ہے ورنہ آں حالیکہ اسی میعاد عمر پر ملک سرکار عالی کی مجموعی آبادی میں انحطاط عظیمہ پیدا ہوا ہے۔ لیکن دوسری مدت لمبے عمر پر عیسائیوں میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ قحط کے زمانہ میں پورے خاندان کے خاندان عیسائی ہو گئے ہیں۔ ورنہ (۰) تا (۱۰) سالہ میعاد عمر میں جس حال میں کہ ملک سرکار عالی کی آبادی میں (۸) سے زیادہ کا انحطاط ہوا ہے عیسائیوں فی صد (۱۳) کے اضافہ کی کسی اور طرح توجہ نہیں ہو سکتی۔ دوسری میعاد لمبے عمر پر جو کثیر اضافہ ہوئے ہیں وہ بھی تبدیل مذہب کرنے والوں کے ایقان مذہبی کی بہ نسبت زیادہ تر قحط کے عام اثرات کے زیر بار احسان ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ بعض نیک افراد کے لئے مقاصد مذہبی بھی اصطلاح کا موجب ہوئے ہوں گے۔

۱۱۳۔ فرقہ لمبے عیسائیاں

مترتب نہیں ہوئی لیکن مذہب عیسوی کے متعلق استثناء کیا گیا اور اس کے فرقوں کا علیحدہ علیحدہ شمار ہوا۔ یوروپین افراد میں زائد از فیصد (۷۷) انگلیکن کمیونین ہیں اور انگلو انڈین میں سے فیصد (۵۷) سے زیادہ رومن کیا تھو لک ہیں۔ اگرچہ کہ ہندوستانی عیسائیوں کی درجہ بندی میں (جن میں کثیر افراد فی نسبہ اس فرقہ کے نام سے بھی واقف نہ ہوں گے جن سے اون کا تعلق ملتا ہے) فہرست اسامی فرقہ بات مرسلہ کثیر صاحب مردم شمار ہی ہند کی اتباع اور مختلف

پادری صاحبوں کے ہدایات کی بدولت جو انہوں نے اپنی جماعت کو اس بارہ میں دئے۔ یہ ہوا کہ ۱۹۲۱ء میں ”غیر معین اعتقادات“ کے تحت اندراجات نہیں ہوئے لیکن ان کی وجہ سے مختلف فرقہ جات کی تعداد میں جیسا کہ تختہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا۔ اتنے بڑے تغیرات ہوئے ہیں کہ اب یہ ممکن نہیں رہا کہ ۱۹۲۱ء کے اعداد سے ۱۹۱۱ء کے مانکہ اعداد کا مقابلہ کیا جاسکے اور ٹیبلٹ پر یہ کہا جاسکے کہ

فرقہ ہائے دیسی عیسائیاں		
تعداد بہ دوران		فرقہ
۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	
۱۳۵۱۱	۸۸۵۷	انگلیکن کمیونین
۵۱۱۱	۹۵۵۷	باپٹسٹ
۱۸۱۷۶	۸۱۲۱	پیتھارڈسٹ
۲۰۱۵	۹۹۹	پریسبیٹین
۱۷۷۹	۱۲۶۱	پراشٹنٹ (ماتریک)
۱۵۱۳۴	۱۶۳۲۲	رومن کیتھولک
۳	۷۹۱	غیر معین اور شغری
۵۶۷۲۹	۳۵۹۰۸	میزان

تبلیغی اشاعت میں کونسا فرقہ زیادہ تیزی سے کام کر رہا ہے اور کہاں تک ادس کی کوششیں بار آور ہو رہی ہیں۔ بہر حال پادری صاحبوں کے موالات سے اتنا ضرور ہوا کہ بقیہ مردم شماری ہائے سابقہ اس دہ میں دیسی عیسائی زیادہ صحت کے ساتھ اپنے

فرقہ ہائے متعلقہ میں درج ہوئے۔ البتہ بعض شمار کنندوں نے بوجہ نادانیت بعض دیسی عیسائیوں کو ”الائیائی“ یا ”نادیگا“ (دھیر) ذات میں لکھ دیا تھا لیکن جیسے ہی محکومہ حین نتیجہ استقامات شمار امتدائی اس غلطی کی خبر ملی میں نے اون کی اصلاح کرا دی اور نتیجہ کنندہں وغیرہ کے نام ہدایات جاری کر ائے کہ ایسی فاش غلطیوں سے تختہ جات شمار کو آلودہ نہ ہونے دیں۔ اس امر کا اندازہ کہ اعداد متعلقہ عیسائیاں کس حد تک صحیح ہیں

فترت	اعداد مردم شماری	موازنه و مقابله
انگلیکن کمیونین	۱۳۵۱۱	۱۳۸۹۹
باپٹسٹ	۵۱۱۱	۵۰۲۷
پیتھارڈسٹ	۱۸۱۷۶	۱۹۲۱۸
پریسبیٹین	۲۰۱۵	۲۰۸۶
پراشٹنٹ	۱۷۷۹	-
رومن کیتھولک	۱۵۱۳۴	۱۳۵۹۸
غیر معین	۳	-
میزان	۵۶۷۲۹	۵۵۸۲۸

تختہ مندرجہ حاشیہ سے کیا جاسکتا ہے جس میں ان اعداد کا مقابلہ اون موازنہ سے کیا گیا ہے جو مختلف اوارہ جات تبلیغی نے ہم پہنچائے ہیں۔ اس معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحبان نے اپنے متعین کی تعداد کے اندازہ کرنے میں سوائے رومن کیتھولک اور باپٹسٹ فرقہ جات کے (جن کے اندازے بمقابلہ اعداد مردم شماری کم نکلے ہیں) زیادہ بیانی سے کام لیا ہے۔ صریح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بعض انگلیکن کمیونیت

اعداد باپٹسٹ نے اپنے فرقوں کا نام صحیح نہیں درج کرایا اور اس کی وجہ سے تختہ مندرجہ حاشیہ میں

پرائسٹنٹ ریل تفریق یا باطلتین فرقہ کا اندراج کرنا پڑا اعداد اس وقت جس حال میں ہیں اون کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلیکن کمیونین فرقہ کے عیسائی بلکہ حیدر آباد اور اضلاع ونگل ونگلڈہ میں ہی محدود ہیں اور فرقہ باپٹسٹ کے عیسائی ان تینوں مقامات کے علاوہ محبوب نگر میں بھی ہیں اور تھیوڈسٹ اور رومن کیتھولک فرقہ کے عیسائی کم و بیش کل اضلاع میں منتشر طور پر پائے جاتے ہیں۔ پسپنیرین فرقہ بالکل اورنگ آباد میں محدود ہے۔ اور پرائسٹنٹ فرقہ کا حصہ غالب بلکہ حیدر آباد اور اضلاع رانچور اطراف بلکہ وگلبرگہ میں ہے۔ وہ تین افراد جو تختہ میں "غیر معین اعتقادات" کے تحت دکھائے گئے ہیں وہ دیہی عورتیں ہیں جو بلکہ حیدر آباد میں بودو باش رکھتی ہیں اور جنہوں نے خواہ جان بوجہ کر یا لاعلمی سے اپنے آپ کو گریک چیچ کے متبعین میں درج کرایا ہے۔

۱۱۲ اشاعت عیسائیت

۱۱۹ کی تعداد کے مقابلہ میں عیسائیوں کی تعداد

بلکہ حیدر آباد اور چھ اضلاع ملک سرکار عالی

حسب صراحت مندرجہ تختہ حاشیہ کم ہو گئی ہے۔ یہاں اس کا ذکر کر دینا مناسب ہے کہ اضلاع بیڑ، نانڈیا اور عثمان آباد میں عیسائی نہایت قلیل ہیں۔ اون کی تعداد میں سب سے بڑا اضافہ میدک میں رونما ہوا ہے۔ جہاں وہ سالہ دوران میں (۵۰) عیسائیوں کا شمول ہوا۔ اس کے بعد بلجانا اضافہ۔ بیڈ اور ملک آباد (۲۱۷) نظام آباد اور (۹۹۵) اور (۱۱۶۹) محبوب نگر اور (۱۹) کے مدارج ہیں۔ بقیہ اضلاع میں اضافہ کی تعداد (۲۶۲) سے لیکر رانچور میں ہوا ہے (۶۷۲) تک ہے

ضلع	فیصدی اضافہ
بلکہ حیدر آباد	۱۵۱.۵
اطراف بلکہ	۱۹۵.۲
ورنگل	۳۰.۱
اورنگ آباد	۱۷۹.۹
نانڈیا	۵۳۶.۶
پسپنیر	۱۱۶.۹
عثمان آباد	۱۲۱.۲

جوں گلڈہ میں رونما ہوا ہے۔ بیڑ کے بعد جہاں اس دہ سالہ دوران میں عیسائی آبادی (۲) سے ترقی کر کے (۶۱) تک پہنچی ہے سب سے زیادہ متناسب اضافہ عادل آباد میں رونما ہوا ہے جہاں اس مدت میں عیسائی (۲۸) سے (۶۸۱) کی تعداد تک پہنچ گئے ہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ویسلیں تھیوڈسٹ اور باپٹسٹ فرقہ جات کے تبلیغی ادارہ جات زیادہ تر اضلاع تلنگانہ میں کار گزار ہیں۔ اول الذکر فرقہ کے متبعین اضلاع کریم نگر، عادل آباد، میدک، نظام آباد میں اور موزر الذکر کے محبوب نگر ونگلڈہ میں نمایاں ہیں۔ امریکن تھیوڈسٹ

تبلیغ کی جدوجہد اضلاع گلبرگہ راجپور اور بیدریں محدود ہے اور دوسرے کثیر لکٹ غیر معین کی کوششیں بلکہ حیدر آباد اور اضلاع ملنگندہ و راجپور اور ننگ آباد میں زیادہ نمایاں ہیں۔

۱۱۵۔ عیسائی اقوام اور فرقہ جات

مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے ان فرقہ جات میں سے ہر ایک میں حسب توقع دسی عیسائیوں کا

غلبہ ہے اور ابجینی عنصر لحاظ شمار بہت کم ہے دسی عیسائیوں

فرقہ	یورپین اقوام پنجاب	انگلو انڈین	دسی
مجاہد فرقہ جات	۵۵۹	۳۵۶	۹۰۵۵
انگلین کیسین	۱۶۵۲	۲۵۵	۸۱۵۳
ارٹھن جبرج	۱۰۰۰	-	-
پاپٹ	۵۵۴	۲۵۲	۹۵۱
مگر کٹ چیر	۹۵۱	۲۳۵۶	۲۵۳۳
میتھاؤسٹ	۵۵۴	۱۵۱	۹۸۵۰
پریسبیٹریئن	۵۵۲	۲۵۲	۹۵۰۶
پریسبیٹریئن	۸۵۳	۶۰۰	۸۴۵۹
پریسبیٹریئن	۲۵۳	۵۵۶	۹۰۵۰

منجملہ ایک بڑی تعداد (۳۲۵) میتھاؤسٹ چرچ کی پیروی ہے

اور (۲۶) فیصد فرقہ رومن کیتھولک اور (۲۵) فیصد سے زیادہ

انگلین کیسین اور بقیہ پریسبیٹریئن یا پاپٹ فرقہ جات سے

تعلق رکھتے ہیں۔

اب اون مذاہب کی جانب توجہ کی جائے

۱۱۶۔ جینی جن کے متبعین کی تعداد ملک محروسہ شمالی

قلیل ہے تو سب سے پہلے جینی مذہب قابل ذکر ہے۔

اس مذہب کے (۸۴۵۸۲) متبعین ہیں اور جملہ آبادی

ملک سرکار عالی کے ہر دس ہزار نفوس میں اون کا تناسب (۱۴) کا پڑتا ہے۔ ۱۱۹

اون کی تعداد میں (۱۱) فیصدی سے زیادہ کا انحطاط ہوا ہے اور اون کا تناسب ۱۱۹

برگمٹ رہا ہے۔ یہ لوگ زیادہ تر تجارت میں مصروف ہیں اور اسی وجہ سے بمقابلہ دیہات کے

قصبات میں اون کی کثرت ہے۔ فی الحقیقت ان کا تناسب فی دس ہزار آبادی رقبہ جات

قصباتی میں (۲۲) اور رقبہ جات دیہی میں (۱۲) ہوتا ہے۔ ان میں سے صرف (۱۲) فیصد ملنگانہ

رخاصکر بلکہ و حیدر آباد اور اضلاع عادل آباد۔ میدکٹ۔ نظام آباد و اطراف بلکہ) میں

بود و باش رکھتے ہیں۔ اور اضلاع مرہٹواڑی میں جہاں روئی کی پیداوار ہوتی ہے اون کی زیادہ

تعداد جمع ہے۔ یہاں یہ اپنے آبائی پیشہ کے علاوہ زراعت اور روئی کی تجارت میں مصروف

رہتے ہیں۔

۱۱۷۔ ملک سرکار عالی کے سکھوں کی آبادی میں ۱۱۹ کے لحاظ سے (۳۱)

۱۱۷۔ سکھ فی صد سے زیادہ اور ۱۱۹ کے مقابلہ میں (۲۵) فیصد کا تنگی پیدا ہوئی

اون کا تناسب فی دس ہزار نفوس جو سابقہ چار مردم شماریوں میں تقریباً (۴) تھا حالیہ مردم شماری گھٹکر (۲) رہ گیا ہے۔ لحاظ تعداد فی الوقت وہ (۲۷۵) ہیں اور سالہ ۱۹۷۶ء میں (۲۷۶) تھے۔ تانگانہ اور مرہٹواڑی میں اون کا انقسام تقریباً مساوی ہے لیکن اون کا انحطاط خطہ اول انڈیا میں بمقابلہ موخر الذکر کے نسبتاً زیادہ ہے۔ جملہ تعداد کا (۴۲) فیصد حصہ نانڈیڑ میں سکونت پذیر ہے جو ملک سرکار عالی میں سکھ مذہب کا مرکز اور گرد و گوبند کے آخری ایام زندگی کے جدوجہد کا مقام ہے۔ (۲۷) فیصد حصہ بلہہ حیدر آباد میں بود و باش رکھتا ہے اور بقیہ قلیل تعداد میں اضلاع میں پھیل چکا ہے۔

۱۱۸۔ پارسی پارسیوں کی تعداد بھی جو سالہ ۱۹۷۶ء میں (۱۵۲۹) تھی گھٹ کر سالہ ۱۹۷۶ء میں (۱۴۹۰) رہ گئی یعنی فیصد (۲۷۵) کی کمی آگئی ہے۔ خطہ داری لحاظ تانگانہ کی تعداد میں فیصد (۱۴) کی کمی ہے اور مرہٹواڑی میں فیصد (۳۸) کی کاستگی ہوئی ہے۔ فیصد (۶۰) سے زیادہ پارسی صرف بلہہ میں رہتے ہیں اور بقیہ زیادہ تر اضلاع اورنگ آباد ورنگل اور گلبرگہ میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی بود و باش زیادہ تر قصبات میں ہوتی ہے اور اس کی شہادت اس امر سے ملتی ہے کہ ہر ہزار پارسیوں کے منجملہ (۸۰۰) رقبہ جات قصبائی میں پکاتے ہیں۔

۱۱۹۔ دیگر مذاہب منجملہ دوسرے مذاہب کے جن کے متبعین ممالک محروسہ سرکار عالی میں پائے جاتے ہیں دو جدید تفریق شدہ فرقہ جات برہمو و آریا جن کے اعداد و شمار پہلے پہل سالہ ۱۹۷۶ء میں علیحدہ طور پر شایع کئے گئے تھے) ایسے ہیں کہ اس دہ سالہ عرصہ میں اون میں معقول اضافہ ہوا ہے۔ برہمو سالہ ۱۹۷۶ء میں (۳۶) تھے اور سالہ ۱۹۷۶ء میں (۲۵۸) ہوئے اور آریا (۱۷۳) سے ترقی کرتے ہوئے اس دس سال میں (۵۴۵) پر پہنچ گئے۔ ان کے منجملہ (۲۵) برہمو اور (۵۳۹) آریہ صرف بلہہ حیدر آباد میں ہیں جس کے بالمقابل سالہ ۱۹۷۶ء میں علی الترتیب (۳۵) اور (۹۰) نفوس تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان سماجوں کی جدوجہد اس دہ سالہ دوران میں نہایت تیز کام رہی ہے اور اتنی مستعدی اس سے پہلے کبھی نہیں معلوم ہوتی بالخصوص آریہ سماجی بلہہ حیدر آباد میں بہت پیش پیش رہے ہیں اور اونہوں نے اس مدت میں بعض غیر منہد دیسیوں کو آریہ بنا کر ”شدھی“ کے رسومات بھی ادا کئے۔

مذاہب قدیمہ بودہ مت و یہودیت کے پیرو علی الترتیب صرف (۱۰) اور (۴) نفوس ہیں جو سب کے سب بلہہ حیدر آباد ہی میں ہیں۔ سالہ ۱۹۷۶ء کے مقابلہ میں دونوں کی تعداد میں کمی

اگئی ہے۔ ۱۹۱۱ء میں جن (۶) نفوس نے اورنگ آباد میں نمبر سبیلہ کے تحت اپنا اندراج کر لیا انتخاب اون کا پتہ نہیں ہے۔ غالباً وہ آوارہ گرد چینی یا جا پانی ہوں گے جو ریشمی کپڑوں کی فروخت کرتے پھرتے ہیں اور سابقہ مردم شماری کے وقت وہاں موجود رہے ہوں گے۔

۱۲۰۔ قصبائی اور دیہاتی آبادی کا مذہب تختہ ضمیمہ نشان (۴) میں جو اس بابے کے تحت ہے ملحق ہے قصبائی اور دیہاتی آبادی کی ترکیب مذہبی بلحاظ خطائے ملک ظاہر کی گئی ہے۔ یہ امر کہ اس ملک کے زراعتی کاروبار کا داروہندو پر ہے اس امر واقعہ سے عیاں ہوتا ہے کہ دیہاتی آبادی کا صرف تقریباً (۸) فیصد مسلمان ہیں تو (۸۶) فیصد ہندو ہیں۔ اس کے مقابلہ میں قصبائی آبادی میں (۶۱) فیصد ہندو ہیں تو (۳۴) فیصد مسلمان ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان صرف طور پر قصبات کے باشندے ہیں مرہٹواری کے ہندو بمقابلہ تلنگانہ کے قصبائی رقبہ جات میں نسبتاً زیادہ سکونت رکھتے ہیں اور اس کے برعکس تلنگانہ کے ہندو بمقابلہ مرہٹواری کے دیہاتی رقبہ جات میں زیادہ رہتے ہیں زیادہ صحت کے ساتھ بیان کیا جائے تو قصبائی آبادی کا ہندو حصہ مرہٹواری میں (۶۲) فی صد اور تلنگانہ میں (۶۱) فیصد ہے۔ اس کے مقابلہ میں دیہاتی آبادی کا ہندو حصہ تلنگانہ میں (۸۸) فیصد ہے تو مرہٹواری میں (۸۷) فیصد۔ چین اور عیسائی بنسبت دیہاتی رقبہ جات کے فطرتاً قصبائی رقبہ جات میں زیادہ رہتے ہیں۔ اقوام قدیمہ کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگرچہ مجموعی طور پر بمقابلہ قصبائی رقبہ جات کے دیہاتی رقبہ جات میں اون کی کثرت ہے لیکن اون کا قصبائی تناسب تلنگانہ سے مرہٹواری میں تنگنے سے زیادہ ہے اور دیہاتی رقبہ جات کے اعتبار سے مرہٹواری کے بالمقابل تلنگانہ میں دونوں سے زیادہ ہے۔ چنانچہ تختہ مندرجہ حاشیہ

تعداد فی دس ہزار نفوس در		خطائے قصبائی
آبادی قصبائی	آبادی دیہاتی	
۱۶۷	۳۶۴	مرہٹواری
۸۰	۵۰۳	تلنگانہ
۲۷۵	۲۲۱	مرہٹواری

سے اس کی وضاحت ہوگی۔ یہ پہلے ہی ذکر کیا جا چکا ہے کہ رقبہ جات صحرائی بمقابلہ مرہٹواری کے تلنگانہ میں زیادہ ہیں اور یہی وجہ ہے کہ تلنگانہ کے رقبہ جات دیہاتی میں ان کی تعداد مرہٹواری سے زیادہ پائی جاتی ہے۔

عالمی بیان

اگرچہ کہ کثیر صاحب مردم شماری ہند نے طے کر دیا ہے کہ اس دہ میں مختلف مذاہب کے

کیا مراد ہے ہر پورٹ لمبے مردم شماری صوبہ جات میں تفصیل سے بحث کی ہے صاحب صوف نے بعض معیار (جس کا خلاصہ درج حاشیہ ہے) ایسے قرار دئے تھے جن کی نسبت خیال کیا گیا تھا کہ اون سے ایک خالص ہندو اور ایک نام نہاد ہندو میں تمیز ہو سکے گی۔ معیار پیش کردہ کے بعض بھلو ہنود کے اعتقادات سے بعض اوس کی تمدنی حیثیت سے اور بعض برہمنوں کے ساتھ اوس کے تعلقات سے متعلق ہیں جس مختلف حد تک یہ معیار متحد و حصص ہند میں قسقی بخش ہوئے اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف اقطاع ہند میں مذہب ہندو کے حدود میں جو عقائد و مراسم رائج ہیں اون میں کوئی یکسانیت نہیں پائی جاتی۔ یہاں اس کا بیان ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایسی خصوصیات ہیں کہ جن سے ایک ہندو دوسرے مذاہب کے متبعین سے تمیز کیا جاسکتا ہے۔ ان میں اول اور سب سے مقدم وہ نظام تمدنی ہے جو انصرام کار کی تفریق پر مبنی ہے۔ دوسرے خصوصیات یہ ہیں۔ پوجاری۔ گرو اور مقدس انسانوں کی تحریم و تعظیم جس کا برہمن ہونا ضروری نہیں ہے) اصول کرما و مکشا کا جماعت کے ہر طبقہ پر موثر ہونے کا اعتقاد اسلام پرستی۔ وید اور تفکس برہمنی صحائف کا ايقان۔ اور سب سے آخر ایک عمیق شخصی نظام پرستش جو ایسے خدا کے اعتقاد پر مبنی ہو جس کے مظاہر مختلف المذاہب اور حسانات کی قوتیں ہوں۔

۱۲۲۔ فرقہ ہائے ہنود وسیع مفہوم میں ہنود کو تین فرقوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ **ویشوا۔ سیوا۔ اور سکھ یاوشنو۔ سوا اور درگادیوکی** (جو سوا کی زوجہ ہے) پرستش کرنے والے۔ ان اصلی قسموں سے بہت سے فرقے اور ذیلی فرقے نکلے۔ رامالو جا۔ مادھوا۔ راما ندا۔ ولبھا۔ کبیر پتھی۔ سمرتا۔ گن پتیا۔ سورا وغیرہ وغیرہ پیدا ہوئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہ فرقے نہایت عجیب و غریب طریقے پر ایک دوسرے کے حدود میں عمل دخل رکھتے ہیں۔ ہندو مذہب کے پیروں میں اب یہ وہ فرقہ واری سخت تعصب نہیں ہے جو دوسرے مذاہب کے باہم متغائر فرقوں کا مابہ الامتیاز ہے۔ ایک صاف و صریح مذہب یا مسلک کا فقدان مختلف النوع اعتقادات کی وسعت کے ساتھ ملکر یہ ناممکن کر دیتا ہے کہ ایک خالص ہندو اور غیر ہندو ہندوستانی میں تمیز کرنے کے لئے کوئی قطعی معیار قرار دیا جائے۔

۱۲۳۔ فرقہ انگائیت مختلف فرقہ ہائے ہنود کے مجملہ انگائیت اور مان بہاد کا اس ملک

ساتھ تاریخی تعلق رکھتا ہے۔ فرقہ اول الذکر کا بانی کبوا بارہویں صدی عیسوی میں گزرا ہے اور اس کی سکونت کا مقام کلیانی تھا جو اوس وقت مغربی چلوکیا سلطنت کا دار الحکومت تھا اور اب ضلع گلبرگہ میں شامل ہے۔ وہ خالص خدا پرستی کی تلقین کرتا تھا اور بنی نوع انسانی کی سادات کی تعلیم دیتا تھا۔ لنگم یا سوادیوتا کے علامت تناسل کو ہمیشہ جسم پر پہننے رہنے کی وجہ سے اس فرقہ کا نام لنگکایت سے موسوم ہوا۔ نظام ذات کا قلع قمع کرنے کے لئے بسوا نے تمام ذاتوں اور دونوں جنسوں کو اپنے متبعین میں داخل کیا۔ مشہور ہے کہ اوس کے اولین متبعین میں زرگر۔ سنجار۔ اہیر۔ دھوبی۔ مانگ۔ بڑوڑ شامل تھے اور کئی ایک ایسے تھے جو پنج ہند ذاتوں سے تعلق رکھتے تھے۔ زمانہ حال کے لنگکایت اپنے ہندو ہمسایوں کے اثرات فی الوقت ذاتوں میں منقسم ہیں۔ ملک سرکار عالی میں کل فرقہ ہائے ہنود کے بمخلہ سب سے کثیر التعداد فرقہ یہی ہے اور اوس میں (۶۸۷۵۲۹) نفوس ہیں۔ ان میں سے ۵۶ سے زیادہ صوبہ گلبرگہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس کی تعداد کے لحاظ سے اون میں فیصد (۹) کی کمی آئی ہے اور اوس کی وجہ بلاشبہ وہ سالہ گذشتہ کے نامساعد حالات ہیں۔ لیکن یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اس جماعت کے بعض افراد کا شمار خالص اور سادہ ہنود میں ہوا ہوگا کیونکہ اب اون کی تقسیم ایسی ذاتوں میں ہے جیسی کہ لنگکایت تیلی لنگکایت کو ششی وغیرہ جس کے سبب سے اون کو ہنود کے تحت درج کرنے کے لئے شمار کنندہ کو ایک وجہ حاصل ہو گئی ہوگی۔

۱۲۴۔ فرقہ مان بہاؤ نام اعتقاد یہ ہے کہ چودھویں صدی عیسوی میں یہ فرقہ معرض وجود میں آیا۔ اس کا بانی ایک شخص مسی کرشنا بھٹ تھا جو پٹن ضلع اورنگ آباد کا رہنے والا ایک نہایت فاضل برہمن تھا لیکن اس کی تردید خود مان بہاؤ لوگ کرتے ہیں۔ اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اون کا فرقہ نہایت قدیم ہے۔ ممکن ہے کہ کرشنا بھٹ اون کے فرقہ کا کوئی مصلع رہا ہو جیسے کہ کرٹاٹا کا ایک برہمن مسی چکرا دھارا تیرہویں صدی میں گزرا ہے۔ اس بابہ انفرار امر کے متعلق اس فرقہ کی مذہبی تحریرات سے بھی مقدمہ روشنی پڑتی ہے جو (۲۰۰) سے زیادہ جلدوں پر مشتمل ہیں۔ یہ کتابیں یا تو سنسکرت زبان میں لکھی جاتی ہیں یا متاکشرا میں (جو ایک خفیہ زبان ہے اور اسی غرض کے لئے وضع کی گئی ہے) لیکن اون کی زیادہ تعداد

مرہٹی زبان میں ہے۔ مرہٹی تصانیف باعتبار طرز بیان و محاورہ کے قدیم مرہٹی مصنفین سوکند راجہ دینا دیوا اور ایکناتھ کے (جو گیارھویں اور تیرھویں صدی کے درمیان گزرے ہیں) تصانیف سے بھی قدیم تر معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق ممبئی کا ممتاز مستشرق ڈاکٹر ہنڈار کر لکھتا ہے کہ یہ ایک دلچسپ امر واقعہ ہے کہ یہ پنجابی مان بہاؤ ہم مرہٹوں کو قدیم مرہٹی زبان کے ادق نکات سمجھائیں جن کو آج ہم نہیں سمجھتے "چکرادھار کی سوانح عمری موسومہ "سری چکرادھار چترترائیں" بہ ترتیب سنیں دیوگری کے شاہاں یادھو کی تاریخ سنہونا سے راجندر اتک درج ہے۔ یادھو خاندان کے شاہزادوں کرشاراجہ (۱۲۴۷ء تا ۱۲۶۰ء) اور مہادیو (۱۲۶۰ء تا ۱۲۷۱ء) کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اس سے ملے تھے اور انہوں نے اپنی تمام دولت اس کے نذر کی تھی لیکن وہ قبول نہیں ہوئی۔ اس کے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ۹۴۰ھ سکھا (۱۵۲۷ء) میں بمقام بدری کشہ راعی نشین ہو گیا تھا۔ اس کے چلیے ناگ دیو بھٹ نے اس کے کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور اس فرقہ کی اشاعت دور دراز تک کی۔ اور بالآخر لقب "آچاریا" سے معزز و مقہور اور اس کی سوانح عمری موسومہ "آچاریا چترترائیں" اس کی پیدائش ۱۲۶۲ھ سکھا (۱۵۷۹ء) کی بیان کی جاتی ہے۔ چونکہ فرقہ مان بہاؤ کے تصانیف اپنے اخیائے مذہبی کو چکرادھار سے اور اپنی کثرت اشاعت کو ناگا دیو سے منسوب کرتے ہیں اس لئے اس بارہ میں نہایت کم اشتباہ ہے کہ یہ فرقہ تیرھویں صدی سے قبل وجود میں آچکا تھا۔ اس فرقہ کی خاص خانقاہیں مالک محروسہ سرکار عالی میں بمقامات ہٹن نامدیٹ۔ مہور و ماہور واقع ہیں اور برابر میں بمقام ریت پور اور خانہ سیس میں بمقام کناشی چاروڑ ہیں۔ اس فرقہ کے پیر و شمالی ہند اور صوبہ ممبئی میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان کے مراکز بہڑو ج۔ اندور۔ پتھار۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ جالندھر اور پشاور میں ہیں۔ اس فرقہ کا خاص معبد پنچالی شور کا مندر ہے جہاں ہر ایک نئے مامور شدہ مہنت یا فرقہ کے روحانی پیشوا کو اقتدار حاصل کرنے سے پہلے جانا ضروری ہے اس فرقہ کے عقائد کی رو سے صرف کرشنا کی پرستش۔ ذات پات کے ضوابط کی خلاف ورزی اور فقیرانہ زندگی لازمی ہے آجکل بعض مان بہاؤ معمولی پیشے اختیار کرنے لگے ہیں اور جو لوگ اپنے مذہب کے سخت پابند ہیں وہ سیاہ لباس میں بھیک مانگتے پھرتے رہتے ہیں۔

سرسری طور پر یہ ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں فرقے لگائیت اور مان بہاؤ جنھوں نے ابتدا میں ذات کی تفریقوں کے خلاف ادعا کیا تھا اب خود انہیں تفریقوں کو

بتدریج اختیار کر لیا ہے۔

۱۲۵ جینی مستند ہے قول ہے کہ یہ مذہب زمانہ وید میں عالم وجود میں آیا۔ اور فی الحال اس میں ایسا مظلوم ہوتا ہے کہ ویدک طریقہ کے قربانیوں اور رسومات پر معترض فرقہ کے طور پر اس میں پہلی ابتدائی مولیٰ یہ ویدوں کو تسلیم نہیں کرتا اور چوبیس ارواح کا طین موسومہ تیرتھنکار کی پرستش کی تعلیم دیتا ہے۔ جین گزٹ باتیہ ماہ نومبر ۱۹۲۱ء میں جینی کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ وہ ایسا انسان ہے جو اس بات پر اعمق اور کھتا ہے کہ انسان یا کسی ذی حیات کی روح مناسب تعلیم و تربیت سے اسی طرح ہمدان اور عالم الغیب بن سکتی ہے جس طرح کہ نباتات کی روح ہے جو تمام جذبات کی فاتح ہے۔ یہ کہ دنیا چھ خارجی۔ غیر مخلوق۔ غیر فانی مادوں سے مرکب ہے اور یہ کہ نجات ابدی کا راستہ صحیح الاعتقاد۔ صحیح العملی اور صحیح الطبی کے تین تہا ہوں سے ہو کر گزرتا ہے جینی مذہب کے مقدس کتب میں اسی طرح مذکور ہے اور مہادیو اسکے روایات بھی اسی کے مطابق ہیں جینی تین فرقوں میں منقسم ہیں۔ وگمبرا سویتمبر۔ استھنکائی وگمبرا اور سویتمبر کے اعتقادات کا اہم فرقہ یہ ہے کہ اول الذکر انات کی نجات یا نیروان کے قائل نہیں ہیں اور ثانی الذکر دعویٰ کرتے ہیں کہ جنس لطیف نجات اخروی حاصل کرنے میں کسی طرح محدود نہیں ہے۔ ایک سو تمبر جین مسمیٰ لونکا شاہ نے جو ۱۶۴۲ء میں گزرا ہے ایک تحریک کا آغاز کیا تھا کہ مستند جینی آئین مذہبی میں بت پرستی کا دخل نہیں ہے۔ اوس کے پیرو استھنک داسی کہلاتے ہیں۔ چونکہ سابقہ مردم شماری کی طرح اس مردم شماری میں بھی فرقہ جانت مذہبی کے اندراج کی گنجائش نہیں رکھی گئی تھی اس لئے یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ ان فرقوں میں سے کونسے فرقے ملک سرکار عالی کے شمارہ شدہ جینیوں میں زیادہ غالب ہیں۔

جینی مسلمہ تجارتی قوم ہے اور اپنے ہمسایہ ہندؤں کے ساتھ بصلح و آشتی بسر کرتی ہے۔ گو کہ اس مذہب کا معتقد نظام ذات کی تینخ تھی لیکن برہمنوں کے اثرات نے اس حد تک کام کیا کہ اب جینی کئی ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں جن میں سے بعض ملکی نسبت اور بعض پیشہ کی نسبت رکھتے ہیں۔ مثلاً آوسوال۔ اگر دال۔ جیوال کھمبو جا وغیرہ۔ آج کل ایک

اوسط درجہ کے جینی کے حالات اور اعتقادات میں ہندویت کا رنگ پایا جاتا ہے۔ اوس میں نظام ذات قائم ہو گیا ہے اور وہ اصول تنازع اور کرما کے قائل ہو گئے ہیں اور تیرتھنکار ان

کے بعد ہندو دوتاؤں کی غفلت کرتے ہیں اور بعض اوقات برہمنوں سے متدنی مراسم کی ادائیگی میں استہداد کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں جینیوں کو اپنی مماثلہ ذاتوں کے ہندو کے ساتھ تعلقات ازدواجی قائم کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ بعض ذاتوں کے دونوں مذاہب کے پیرو موجود ہیں۔ پس اس کا بالکل امکان ہے کہ بعض جینی ہندو میں دسج کر دئے گئے ہوں۔ اور یہ قرین قیاس ہے کہ بتقابلہ "۹" کے جینیوں کی تعداد میں جو تخفیف ہوئی ہے اس کی بھی ایک حد تک ہی وجہ قرار پائے۔

۱۲۶۔ مذہب سکھ بہ حیثیت ایک مستقل علیحدہ مذہب کے سکھوں کا مذہب نسبتاً زمانہ خدا کی وحدانیت۔ بنی نوع کی آخرت۔ ذات پات کی تردید۔ بت پرستی کی (لاحاصلی) تکفین ہندوستان میں ششہرہ ہندو مذہبی مضامین صدیوں سے کرتے چلے آ رہے ہیں مشرقی پنجاب کے معنی کسانوں میں جب ان اعتقادات نے پندرہویں صدی میں رسیج پایا تو ان میں کوئی جدت نہ تھی۔ ملک سرکار عالی سے سکھوں کا یہی تعلق تاریخی ہے۔ ان کے آخری گرو نے ملک سرکار عالی میں بقیام ناند پڑ ایک خانقاہ قائم کی جو اب تک اس قوم کی زیارت گاہ ہے یہ دو فرقوں میں منقسم ہیں کشیش دھاری یعنی وہ جو اپنے آخری گرو کے ہدایات کے موافق لائبے لابے بال دیش رکھتے ہیں اور دوسرے ہیج دھاری۔ ان دونوں فرقوں میں بہت کم فرق ہے اور دونوں کے لئے آپس میں شادی بیاہ کرنے میں کوئی روک یا حرج نہیں ہے۔ دونوں مساوی طور پر گرتھ صاحب کی عظمت کرتے ہیں یہ ایک کتاب ہے جس میں گرو نانک اور دوسرے گروؤں کے اقوال جمع ہیں۔ ابتداءً سکھ سخت موجد تھے لیکن اب تناسخ اور گرما کے ہندوانہ معتقدات اور حصول تقرب باری کے تینوں ہندوانہ طریقوں کو ماننے لگے ہیں۔ ہمسایگی کے اثرات سے متاثر ہو کر اب وہ اس حد تک ہندو ہو گئے ہیں کہ کسی دراز ریش سکھ کو بلدہ کے کسی ہنومان کے مندر کی پرستش کرتے ہوئے دیکھنا نادرات سے نہیں رہا۔

۱۲۷۔ اسلام اسلام سے مراد جیسا کہ خود اس کے نام کا مفہوم ہے خدا کی مشیت میں تسلیم و رضا کا اظہار ہے۔ اس کے پانچ ارکان ہیں (۱) کلمہ یعنی خدائے واحد کی مبدویت اور حضرت محمدؐ کی رسالت پر ایمان۔

- (۲) صلوٰۃ یعنی روزانہ پانچ اوقات کی نماز۔
 (۳) صوم یعنی ماہ رمضان المبارک کے روزے۔
 (۴) زکوٰۃ یعنی شرعی خیرات۔
 (۵) حج یعنی مکہ معظمہ کی زیارت۔

آحرزی دوا رکاز ہر مسلمان پر فرض نہیں ہیں بلکہ صرف انہیں پر جو صاحب استطاعت ہوں
 اوس کے اندر مذہبی اعتقادات کے وہ مجمل العقول اختلافات نہیں ہیں جو ہندو مذہب کے
 نام کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں فرقہ بندی کے خواہ کیسے ہی
 اختلافات ہوں لیکن کوئی بھی مصرحہ بالا پانچوں فرائض اسلام سے منکر نہیں ہے اور سب کے
 سب اصولی اعتقادات میں ایک کتاب قرآن پاک کی تعلیم کے اندر متحد و دہی۔ کوئی
 مسلمان بلحاظ فرقہ خواہ سنی ہو یا شیعہ۔ و لمبی ہو یا محدوی اوس کے اصولی اعتقادات مذہبی
 کسی صورت میں ایسے نہیں ہوں گے کہ اوس کو مسلم کہہ سکیں اور لفظ کے تحت
 درج کیا جاسکے۔ رپورٹ مردم شماری بابتہ ۱۹۸۱ء میں اسلام کے اصول اور فرقوں کا
 جو ذکر کیا گیا ہے اگرچہ کہ وہ کامل نہیں ہیں لیکن تاہم ایک غیر مسلم کو اسلام اور اس کے
 فرقوں سے واقف کرانے کے لئے کافی ہے۔ اور اسی وجہ سے اوس بیان پر کسی اضافہ کی
 ضرورت نہیں سمجھی گئی فقط

محمد بن خلدون

تختہ ضخیم نشان (۲) عظیم مذاہب الجاہلۃ، ضلالت

[illegible]

تختہ ضمیمہ نشان (۳) تعداد و تفاوت عیالیان ۱۲۵ ملحقہ با چہارم

ضلع و خطہ قلمی	حقیقی تعداد عیالیان در سنین					تفاوت فیصد				
	۱۹۳۱	۱۹۳۱	۱۹۳۱	۱۹۳۱	۱۹۳۱	۱۹۳۱	۱۹۳۱	۱۹۳۱	۱۹۳۱	۱۹۳۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ملک سرکار عالی	۶۲۶۵۶	۵۲۴۶۶	۲۲۹۹۶	۲۰۳۲۹	۱۳۶۱۳	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۵۰۵۰۰	۳۹۶۲۲
تلنگانہ	۲۹۹۳۷	۳۲۰۶۴	۱۰۰۴۲	۱۶۹۸۲	۱۱۹۳۱	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۱۰۵۲۲	۳۲۱۵۹
بلدہ حیدرآباد	۱۳۷۱۷	۱۶۲۳۰	۱۳۲۰۱	۱۳۳۷۵	۱۱۲۷۰	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۱۱۶۲۲	۲۱۵۷۲
اطراف بلدہ	۱۰۳۲	۱۲۹۱	۵۱۳	۳۶۸	۵۸۳	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۹۵۶۲	۸۹۶۲
درنگل	۱۱۶۰۶	۱۱۲۷۹	۱۶۳۹	۱۵۳۳	۱۸	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۶۸۶۲	۶۸۶۲
کریم نگر	۱۵۸۱	۵۸۶	۲۱۳	۱۹۳	۲	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۱۰۵۲۲	۱۰۵۲۲
مادری آباد	۶۰۱	۲۸	۱۰	۷۰	۷۰	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۱۸۰۶۲	۱۸۰۶۲
میدک	۶۷۰۳	۲۲۰۳	۵۳۱	۱۰۶	۸	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۳۱۹۳۲	۳۱۹۳۲
قلام آباد	۲۱۹۹	۷۲۰	۱۲۷	۲۰	۱	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۲۱۹۳۲	۲۱۹۳۲
محبوب نگر	۱۱۷۰	۳۵۱	۲۵۹	۱۲۱	۱۳	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۱۹۳۷۲	۱۹۳۷۲
ننگندہ	۱۱۲۳۸	۱۰۵۶۶	۱۲۱۳	۱۳۵	۲۸	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۳۸۲۵۲	۳۸۲۵۲
مرشدآبادی	۱۲۷۱۹	۱۰۶۳۲	۳۲۶۹	۳۳۴۷	۱۶۸۳	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۳۳۸۲	۳۳۸۲
اورنگ آباد	۵۲۲۳	۶۳۶۹	۳۸۷۳	۱۹۲۹	۶۶۹	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۱۸۸۷۳	۱۸۸۷۳
بیت	۶۱	۲	۹۲	۱۳۸	۵۷	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۳۶۵۸	۳۶۵۸
ناندیڑ	۳۲	۶۹	۹	۲	۰	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۳۵۰۰	۳۵۰۰
پرچمنی	۳۲۰	۳۰۹	۷۲	۶۷	۱۵۹	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۷۲۸۰	۷۲۸۰
گلبرگہ شریف	۱۳۳۳	۱۰۳۳	۳۱۹	۳۲۶	۵۰۷	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۱۵۶۱	۱۵۶۱
غمان آباد	۲۱۶	۲۵۲	۵۰	۲۱۳	۳۹	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۳۳۹۷۲	۳۳۹۷۲
راجپور	۱۹۷۵	۱۷۱۱	۷۳۹	۶۳۰	۲۳۲	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۱۵۶۳۲	۱۵۶۳۲
بیدر	۳۵۳۸	۳۷۷	۱۵	۲۱	۰	۱۵۵۳۲	۱۳۶۱۳	۱۳۶۱۳	۲۸۷۳۲	۲۸۷۳۲

تختہ ضمیمہ نشان (۴) مذہب آبادی قصبائی و دیہی ملحقہ با سب چہارم

ضلع و خطہ قلمی	تعدادی در سنین نفوس آبادی قصبائی جزائرین ہیں					تعدادی در سنین نفوس آبادی دیہی جزائرین ہیں				
	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱
ملک سرکار عالی	۶۱۸۵	۳۲۰۳	۱۶۷	۱۷۷	۱۷۰	۳۲	۳۲	۸۷۳	۷۹۲	۳۶۴
تلنگانہ	۶۱۰۲	۳۲۹۵	۸۰	۲۶۰	۲۲	۲۱	۲۱	۸۸۵۰	۵۰۳	۵۷
مرشدآبادی	۶۲۹۲	۳۲۹۰	۳۷۷	۵۳	۶۷	۳۲	۳۲	۸۷۳۲	۱۰۰۵	۲۲۱

تختہ تعمیر نشان (۵) تعداد و تناسب اقوام قدیمہ ہندوستان

一

تجہ و تفسیر نشان (۵) فعداء و تناسب اقوام قدیم ہند یسب یا نہ

[illegible]

پانچواں باب

عمر

۱۲۸۔ امور عام۔ اعداد و شمار متعلقہ عمر و طرح کارآمد ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ ان اعداد و شمار سے شرح ولادت و ممات اور مختلف عمروں میں تفریق قیاس مذمت حیات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے دوم یہ کہ دوسرے امر مسئلہ کی سمیت میں ان سے معاشرتی رسوم مثلاً کم عمری کی شادی اور جبری بیوگی اور اسی طرح کے دوسرے امور کے متعلق استخراج نتائج کیا جاسکتا ہے۔ مختلف مدتہائے عمر پر بعض امراض پیدا ہونے کے احتمال کے متعلق بھی ان سے روشنی پڑتی ہے۔ اور آبادی کی تقسیم عمری میں وقتاً فوقتاً جو تفاوت واقع ہوتے ہیں ان سے فقط اور اسی قبیل کے دوسرے مصائب کے اثرات کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

۱۲۹۔ حوالہ اعداد و شمار۔ امپیریل میں نمبر (۷) میں کل ممالک محروسہ کی آبادی کی تقسیم عمری کے متعلق مجموعی طور پر اور اصلاح اور بلکہ کے متعلق انفرادی طور پر اعداد و شمار درج کئے گئے ہیں امپیریل میں نمبر ۴۴ میں بعض منتخب ذاتوں کا اندراج کیا گیا ہے اور لمبا طو عمر اور حالت کنجانی ان کی تقسیم دکھائی گئی ہے۔ ان کے علاوہ کل امپیریل میں جو جنس۔ حالت کنجانی تعلیم اور نقائص جسمانی سے متعلق میں ان میں بھی آبادی کی تقسیم لمبا طو عمر ظاہر کی گئی ہے۔ امپیریل میں اس کے مندرجہ تفصیلی اعداد و شمار کی سہولت تفہیم کے لئے مصرحہ ذیل (۸) ضمیمہ تحتہ جات ملحقہ باب ہذا میں ان اعداد و شمار کے مختلف پہلو متقابلہ اور تناسبہ اعداد کے ذریعہ سے زیادہ واضح کئے گئے ہیں

(۱) ہر جنس اور ہر مذہب کے (۱۰۰۰۰۰) افراد کی عمر کی تقسیم لمبا طو میا و عمر سالانہ۔

(۲) ملک سرکار عالی اور ہر خطہ قدرتی میں ہر جنس کے (۱۰۰۰۰) نفوس کی تقسیم عمری۔

(۲) ہر اہم مذہب میں ہر جنس نے (۱۰۰۰) نفوس کی تقسیم عملی -

(۳) بعض ذاتوں میں ہر جنس کے (۱۰۰۰) نفوس کی تقسیم عملی -

(۴) الف) بعض ذاتوں کے اطفال اندرون بارہ سال اور اشخاص معمرہ زائد از (۶۰) سال کا (۲۵ تا ۴۰) سالہ عمر والوں کے ساتھ تناسب اور ہر (۱۰۰) اناث میں (۱۵ تا ۲۰) سالہ کنہا اناث کا تناسب -

(۵) اطفال اندرون وہ سال اور اشخاص معمرہ (۶۰) سال زائد کا (۱۵ تا ۲۰) سالہ عمر والوں کے ساتھ تناسب اور ہر (۱۰۰) اناث میں (۱۵ تا ۲۰) سالہ کنہا اناث کا تناسب -

(۶) الف) بعض مذاہب کے اطفال اندرون (۱۰) سال و اشخاص زائد از (۶۰) سال کا تناسب (۱۵ تا ۲۰) سالہ عمر والوں کے ساتھ ریزہ ہر (۱۰۰) اناث میں (۱۵ تا ۲۰) سالہ کنہا اناث کا تناسب (۶) عمر کی بعض میعادوں پر آبادی کے تغیرات -

(۷) اطلاق یافتہ شرح وادات لمجاؤ جنس و خطہ ہائے قدرتی -

(۸) اطلاق یافتہ شرح اموات لمجاؤ جنس و خطہ ہائے قدرتی -

۱۳۰۔ تخمینہ جات عمر کا نقص - ایک قائم یا ترقی پذیر آبادی میں توقع کی باقی ہے کہ جیسے جیسے درجہ عمر بڑھتا جائیگا ہر درجہ پر تعداد نفوس میں کمی آتی جائیگی لیکن ملک سرکار عالی میں یہ صورت نہیں ہے اور حقیقی اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ دوسرے اقطاع ہند کی طرح بعض خلل انداز اثرات کی وجہ سے چند مذہب آمیز بقیعہ دگیاں پیدا ہوئی ہیں -

شمار کنندوں کو ہدایت کی گئی تھی کہ تخمینہ شمار کے خانہ (۷) میں ان سالوں کی تعداد درج کی جائے جو ہر شخص نے مکمل کر لئے ہوں اور اطفال معمرہ اندرون یکسالہ کے لئے لفظ "شرخار" لکھا جائے - اور کاپی نویسوں کے متبع سازوں کو ہدایت دی گئی تھی کہ جن صورتوں میں خانہ (۷) صحتاً ہو تو جو لوگ خواہ وہ ہوں ان کی عمر (۱۲) سے اوپر فرض کی جائے اور جو لوگ بالذات کام کرنے والے ہوں ان کی عمر (۱۵) سے زائد تصور کی جائے - اور جو نا کنہا یا بیوہ یا زبڈے ہوں ان کی عمر کو اگر مرد ہوں تو علی الترتیب (۱۵) کے کم - (۱۵) اور (۱۵) کے درمیان اور (۱۵) سے اوپر اگر عورتیں ہوں تو علی الترتیب (۱۲) اور (۱۲) تا (۲۰) کے درمیان

اور (۲۰) سے زائد تصور کیا جائے - یورپین اور انگریزوں کی صورت میں کنہا نفوس کے لئے عمر کی حد ذکر کے واسطے (۲۵ تا ۵۵) اور اناث کے لئے (۲۲ تا ۵۰) فرض کی جائے - اگرچہ کہ ہدایات صاف و صریح تھیں لیکن عمر کے متعلقہ اعداد و شمار کا عملی طور پر صحیح موقع ہو نہیں سکتے - بحیثیت حاکم عدالت فوجداری مجھ کو

اور ہمیشہ اُن کی عمر حقیقی عمر سے کم درج کرانی جاتی ہے۔ زندگی بھر وہ بھی بوجہ ہمتیہ عام طور پر اپنی عمر گھٹا کر بیان کرتے ہیں۔ اسکے برخلاف ایسی کم عمر میاں جن کی کئی اولاد ہو چکی ہو وہ بالعموم اپنی عمروں کو بڑھا کر بیان کرتی ہیں تاکہ ”نظر بد“ کے اثرات سے محفوظ رہیں۔ اور جو اشخاص کہ (۵۰) سے متجاوز ہو چکے ہیں وہ کچھ تو لا علمی کے سبب اور کچھ تو اس احترام کے بد نظر جو ہنود اور مسلمانوں میں بڑے بزرگوں کے ساتھ برتا جاتا ہے اپنی عمروں کے اظہار میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔ عداً کم یا زیادہ عمر بیان کرنا کی صورت ہمارے مندرجہ بالا (۵) کے مضروب اعداد کی ترجیح کے علاوہ ایک اور صحت غلط بیانی کی وہ ہے جو بجائے سال تکمیل شدہ کے سال رواں ظاہر کرنے سے اور شیر خوار بچوں کی عمر بیان کرنے کے طریقہ رائج سے پیدا ہوتی ہے صورت منور الخاندک اور تختہ جات عمر میں ”تا“ کے قریب قیاس معنوم کی وضاحت کرتے ہوئے سر ای۔ اے گیٹ رپورٹ مردم شماری بنگالہ بابہ ۱۹۰۱ء میں تحریر کرتے ہیں کہ ”معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ”شیر خوار“ میں وہ کل اطفال جو اندرون ایک سال ہوں داخل سمجھے جاتے ہیں نیز وہ بچے بھی جو اس عمر سے کچھ زیادہ ہوں لیکن ہنوز ماں کا دودھ پیتے ہوں۔ اور سال (۱) میں ایسے اطفال شریک ہیں جن کی عمر (۱) اور (۱ ۱/۲) سال کے درمیان ہو اور جو بطور شیر خوار درج نہ ہوئے ہوں۔ اور ممکن ہے کہ بعض ایسے بچے بھی شریک ہو گئے ہوں جو ایک سال سے کم عمر والے ہوں اور جن کو از روئے قاعدہ ”شیر خوار“ کے تحت درج کیا جانا چاہئے تھا۔ سال میں ۱ ۱/۲ سال سے ۲ سال تک عمر والے بچے اور سال ۲ میں ۲ ۱/۲ سال سے ۳ سال تک کے بچے شریک ہوں اور ہم سال کے بعد جو عمر واقعی قلب بند کرانی گئی ہوگی وہ حقیقت سے ایک سال زیادہ ہوگی۔ غرض کہ تختہ میں سالہائے ”تا“ کے تحت وہی درج ہوئے ہونگے جن کا چوتھا سال ہنوز مکمل نہیں ہوا ہوگا اور ”تا“ میں اُن کے اندراجات ہونے ہوں گے جن کا چوتھا سال تو پورا ہو گیا ہوگا لیکن عمر کا دسواں سال پورا نہ ہوا ہوگا۔ اسکے علاوہ اور بھی پیچیدگیاں ہیں۔

ایسے خلل انداز اجزاء کی وجہ سے واقع شدہ انحرافات کل صورتہ جات ہند کے تختہ جات عمری میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں یہ ذکر مناسب ہے کہ چونکہ اس طرح کی غلطیاں جو حقیقی اعداد کو غیر صحیح کر دیتی ہیں ہر مردم شماری میں واقع ہوتی رہتی ہیں اور تقریباً قائم ہیں اس لئے اعداد و شمار عمر کو یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ ایک حد تک ان مدتی تغیرات کو ظاہر کرتے ہیں جو ملک سرکاری میں مجموعی طور پر ایک سے دوسری مردم شماری تک رونا ہوتے رہتے ہیں۔

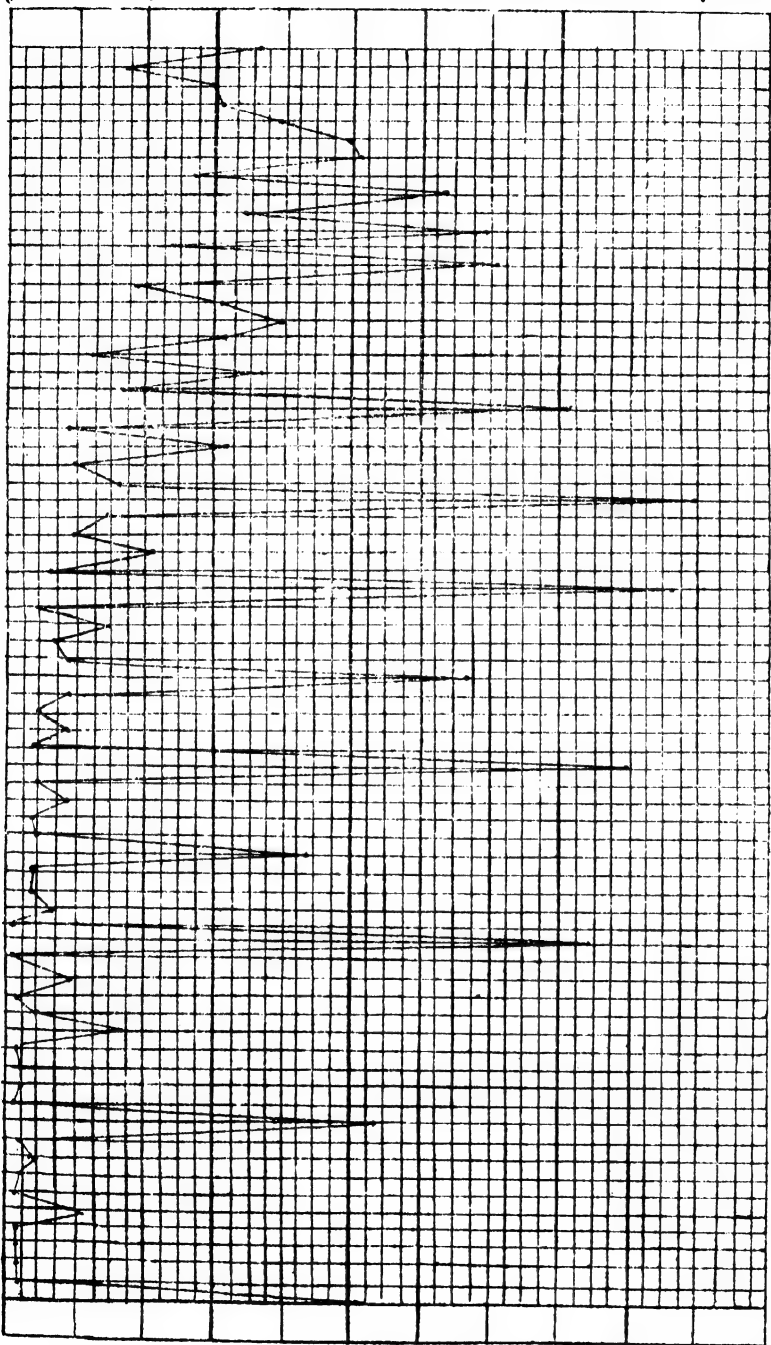
۱۳۱۔ تختہ نظر عمری بلحاظ ہر سال انفرادی۔ ہر مردم شماری کے موقع پر ایک لاکھ اناٹ

اور اُسی قدر ذکر کی حقیقی عمروں کے اندراج کا داخلہ ایسے مقامات سے لیا جاتا ہے جہاں کہ بلحاظ مدت عمر آبادی کی فطرتی تقسیم میں قحط۔ امراض وبائیہ اور دوسرے اسباب سے زیادہ خلل پیدا ہو سکا
 احتمال نہ ہو سکتا ہو چونکہ مردم شماری حالیہ سے سین ما قبل وہ سالہ دوران میں اس طرح کے قدرتی
 مصائب واقع ہو چکے تھے۔ اسلئے ایسے مقامات کے انتخاب میں نہایت احتیاط سے کام لینا
 پڑا مقامات منتخبہ حالیہ کی آبادی کی ترتیب کے نتائج تختہ ضمیمہ نشان (۱) میں باب ہذا
 کے اختتام پر ظاہر کئے گئے ہیں اور صفحات مابعد کے نقشہ جات میں انسانی طریقہ پر بتلائے گئے ہیں۔
 شکل انسانی صغیر (۱۵۲ تا ۱۵۳)

نقشہ آراء عامی جمہور ایک لاکھ ذکور کی حقیقی عمر بتلائی گئی ہے

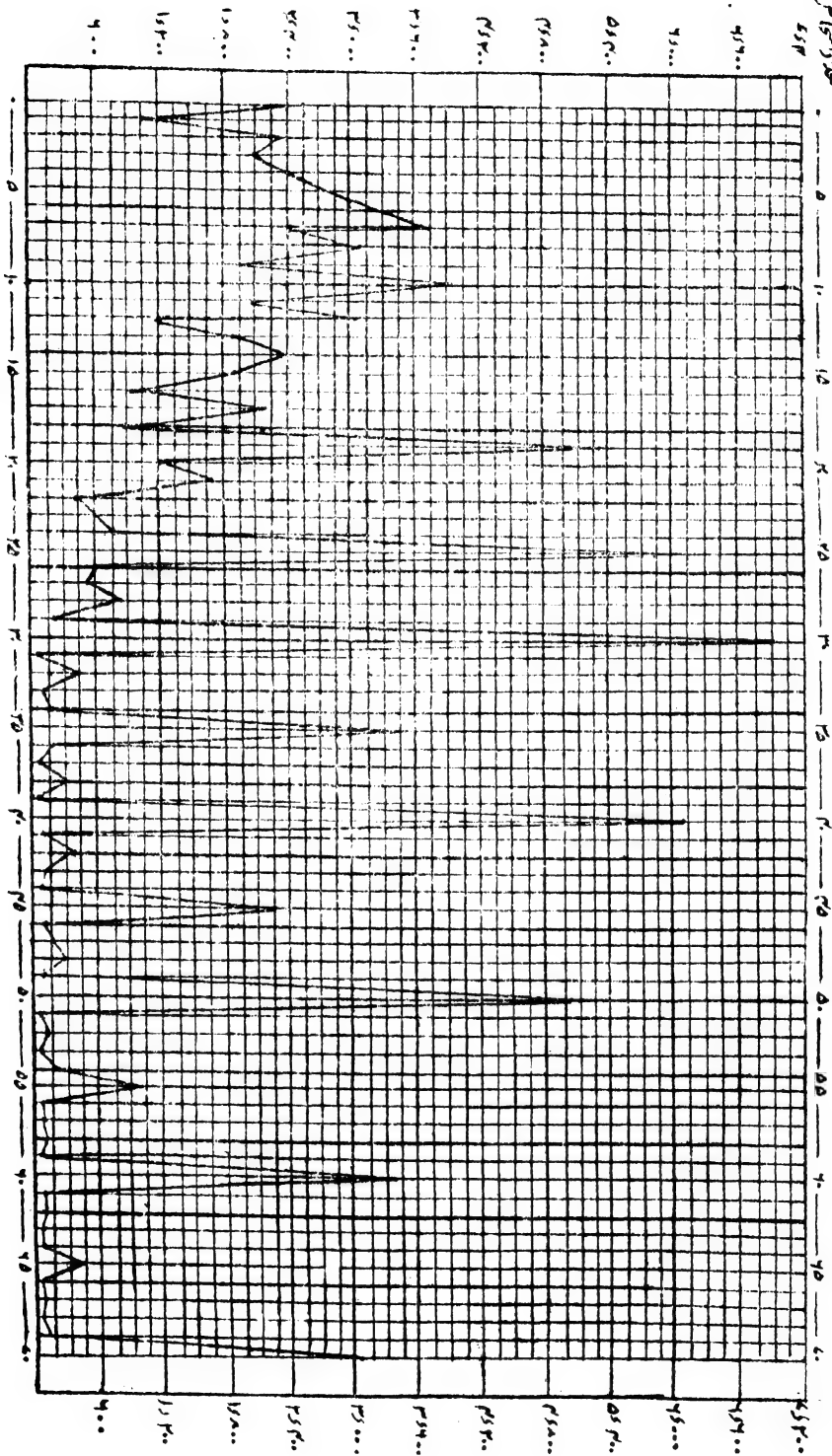
تعداد، اشخاص

۰ — ۵ — ۱۰ — ۱۵ — ۲۰ — ۲۵ — ۳۰ — ۳۵ — ۴۰ — ۴۵ — ۵۰ — ۵۵ — ۶۰ — ۶۵ — ۷۰ — ۷۵ — ۸۰



شکل ارتعاشی جسمیں ایک الگ انماش کی تحقیق و نمائندگی کرتی ہے

تعداد ارتعاشات
۵۵۴



۱۳۲۔ تختہ جات نظیری کے خصوصیات۔ اگر عمر کے اندراجات صحیح ہوتے تو نقشہ جات ماضی میں جو ارتسامات میں انہیں ہموار خمیدگی اس طرح ہوتی کہ عمر ۱۰ پر ۱۶۵ (ذکور) اور ۲۵۴ (اناث) سے خط بنیادی تک میٹھی آتا ہوتا جس حالت میں یہ ارتسامات میں اُنسے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ تختہ جات عمر غلط ہیں۔ انہیں اُن تمام اثرات کا پتہ چلایا جاسکتا ہے جو فقرہ ماضی میں تختہ جات عمر پر مؤثر ظاہر کئے گئے ہیں مثلاً ارتسامات ان عمروں پر اونچے ہو گئے ہیں جو ۵ یا ۱۰ کے مضروب میں جس سے ان عمروں پر اجتماع ظاہر ہوتا ہے اور دوسری عمروں پر ارتسامات نیچے ہو گئے ہیں۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے تختہ نظیری کے مندرجہ عمروں کے اعداد منتہا کے لحاظ سے درجہ ترجیحی ظاہر ہوتا ہے۔ رپورٹ مردم شماری ہند بابت ۱۹۱۱ء کے حصہ ۱۵۰ پر چھ صوبہ جات کلاں کے متعلق ایک تختہ درج کیا گیا ہے جس میں عمر کے ہر عدد انفرادی کے لحاظ سے نمونہ شدہ تعداد صوبہ جات کے اوسط تعداد پر اور وہ

ترتیب اعداد مفردہ	آبادی کا فیصد حصہ ہوا ہے منتہا کو ترجیح دیتا ہے
۵	۳۵
۱۰	۱۹
۱۵	۱۱
۲۰	۷
۲۵	۴
۳۰	۳
۳۵	۲
۴۰	۱

ترتیب جس میں مختلف اعداد درج ہوئے ہیں ظاہر کئے گئے ہیں اس کے ملاحظہ سے واضح ہو گا کہ تعداد ۵-۱۰-۲۰-۳۰-۴۰ اور ۵۰ کی جو ترتیب تختہ جات حیدر آباد میں ہے وہ صوبہ جات مندرجہ رپورٹ ہند کی ترتیب کے بالکل مثال ہے۔ صرف درجہ ایک کو جس کے مقابلہ میں پانچوں صوبہ جات میں ۳۰ اور ۴۰ کو فوجیت ہے ایک بڑی حد تک تختہ جات حیدر آباد میں ان اعداد پر ترجیح حاصل ہے اس حقیقت سے اس کا وہی درجہ ہے جو ۱۹۱۱ء میں صوبہ جات متحدہ اگرہ اور اودھ میں ظاہر ہوا تھا۔ اس تختہ پر ایک نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو گا کہ آبادی متعلقہ کے ایک ثلث نے خاص تختہ جات میں صفر کو ترجیح دی ہے (۰) یعنی اپنی عمریں ۱۰-۲۰-۳۰ وغیرہ لکھوائی ہیں اور تقریباً ایک خمس (۱/۵) پر قائم ہیں (بلحاظ عمر ۵-۱۵-۲۵ وغیرہ)۔ اس سلسلہ میں انکا ذکر کیا جاسکتا ہے کہ یورپین ممالک کے اعداد مردم شماری بھی گواتنے نمایاں تو نہیں لیکن اس طرح کی بے ترتیبی ظاہر کرتے ہیں۔ ممالک متحدہ امریکہ کا سررشتہ مردم شماری اعداد عشرہ کے غیر معتدل استعمال سے جو غلطی ہوتی ہے اُس پر غور کرتے ہوئے ایک مقیاس سے کام لیتا ہے جسکو علامت اجتماعی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ فیصدی تناسب ہے جو پانچ کے مضروب اعداد کا

۴۳ اور ۶۲ سال (بشمول ہر دو) کے درمیانی عمردالوں کی جملہ تعداد کی ایک خمس کے ساتھ پڑتا

نام ملک	سال	علامت اجتماعی
بید آباد	۱۹۲۱ء	۳۹۰
برودرا	۱۹۲۱ء	۳۶۲
بنسینی	۱۹۱۱ء	۳۵۴
ملک مخدوم	۱۹۱۱ء	۱۲۰
انگلستان	۱۹۰۱ء	۱۰۰
بلجیئم	۱۹۰۰ء	۱۰۰
سوڈن	۱۹۰۰ء	۱۰۰
جسٹینی	۱۹۰۰ء	۱۰۲
فرانس	۱۹۰۱ء	۱۰۶
کناڈا	۱۸۸۱ء	۱۱۰
ہنگری	۱۹۰۰ء	۱۳۳

تختہ مندرجہ حاشیہ سے واضح ہوتا ہے کہ مالک یورپ کے علامات اجتماعی (جوسی سی ویل کی کتاب حیات و مات سے لئے گئے ہیں) صویجات ہند کے مقابل میں بہت کم ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اعداد عشرات کے شمال سے جو غلطیاں ہوتی ہیں وہ مالک اول الذکر کے مقابل میں مؤخر الذکر میں بہت زیادہ ہیں۔

۱۳۳ جفت اعداد اور عشرات کی غلطیاں۔
نقشہ جات نظیری مطلقہ عمر کے ملاحظہ سے صاف طور سے معلوم ہو گا کہ (۱) سال کی عمر پر بہت اتار ہے۔ اسکی وجہ

بلاشبہ اطفال کی عمر شمار کرنا کہ وہ طریقہ ہے جس کا ذکر کیا جا چکا ہے نیز یہ امر بھی ہے کہ "نقشہ شیرخوار" سے باہم وہ اطفال گمراہ لئے جاتے ہیں جنکی رضاعت منبوز ختم نہ ہوئی ہو ریکہ سال یا اس سے کچھ اوپر عمر والے اطفال اکثر غلطی سے شیرخوار کے تحت درج کر لئے جاتے ہیں۔ دو سال کے درجہ پر جو ارتفاع معلوم ہوتا ہے وہ نسبتاً کم ہے اگر اس میں وہ نفوس منتقل کئے جائیں جو غالباً متصلہ درجہ صفر میں درج ہوئے ہیں تو یہ ارتفاع اور بلند ہوتا۔ بمقابلہ شیرخوار اور دو سالہ عمر والے اطفال کے کیا ان عمر پر اطفال کی تعداد میں جو قلت ظاہر ہوتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید جو بچے ۱۸ یا ۲۰ ماہ کی عمر رکھتے ہوں انکو بھی دو سالہ عمر کے تحت درج کر انیکا میلان ہے۔ ۳ سال کی عمر پر اطفال ذکر میں زیادتی ہے اور بلحاظ انکے باہمی تناسب کے جو دو سالہ عمر پر حاصل تھا اطفال اثاث میں کمی ہے۔ ۴ و ۵ سال کی عمر پر دونوں جنس کے بچوں میں معتد بہ ترقی ہے اور سال کی عمر پر پہلی مرتبہ اطفال ذکر کی تعداد اطفال اثاث سے زیادہ ہے۔ ۶ اور ۷ سال کی عمر پر جو کمی ہے اس کی وجہ جفت اعداد کی ترجیح معلوم ہوتی ہے۔ اردو نے روایات مذہبی برعین ذات کی لڑکیاں ۸ سال کی عمر میں "کنیا" یا دوشیزہ قرار پاتی ہیں اور جو والدین اپنی لڑکیوں کو اس عمر میں بیاہ دیتے ہیں انکو بڑے ثواب کے حصول کی بشارت دی گئی ہے۔ ایسی صورت میں جو لڑکیاں اس عمر سے متجاوز ہو چکی ہوں بلکہ نواں سال بھی پورا کر چکی ہوں لیکن بیاہی نہ گئی ہوں تو ان کو بھی حرفِ برہن اور وہ لوگ جو اس معاملہ میں ان کی رسم کا اتباع کرتے ہیں باہم آٹھ سال پر درج کر دیتے ہیں۔ ۹ سال کی عمر پر لڑکیوں کی تعداد میں جو اس قدر کمی ہے اس کی بھی یہی توضیح یہ معلوم ہوتی ہے۔ یہ عدد (۸) سالہ عمر

کی تعداد کا دو ٹکٹ اور (۱۰) سال کی عمر والیوں کا نصف ہے۔ (۱۰) سال کی عمر پر پھر عشر کی ترجیح کا مظاہرہ ہے۔ تا ۱۰ سالہ عمر پر انات کی تعداد بمقابلہ ذکور کے بوجہات مابست کم ہے۔ ۱۰ کے بعد ۵ کے مغرب اپنے دونوں جانب کے ہمایہ اعداد سے بالعموم بہت بڑھے ہوئے ہیں اور اسی کیساتھ ساتھ ”طاق“ سالوں کے مقابلہ میں ”جفت“ سالوں کی ترجیح بھی معلوم ہوتی ہے شکل ہائے ارتسامی سے ۱۰-۱۲-۱۵-۱۸-۲۰ وغیرہ پر عمروں کا اجتماع آسانی عیاں ہوتا ہے ذکور میں سب سے زیادہ تعداد ۲۵ سال کی عمر پر اور انات میں سب سے فزوں تر تعداد ۳۰ پر ہے۔ انات کا قلوبہ ۲۴-۲۰-۳۰-۴۰ اور ۵۵ کی عمر پر ہے۔ اور ذکور کی زیادہ تعداد ۵-۱۰-۱۵-۲۵-۳۵-۴۵ کی عمر پر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں (جو بالعموم اپنی عمر سے ناواقف ہوتی ہیں) بمقابلہ مردوں کے اس کو زیادہ پسند کرتی ہیں کہ اپنی عمر کو ۵ کے جفت مضروبات میں ظاہر کریں۔ ۵۵ سے بالا تر عمروں کے متعلق غور کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ دونوں جنسوں کی جمالت اور مبالغہ کی وجہ سے اعداد ناقابل اعتبار ہیں۔

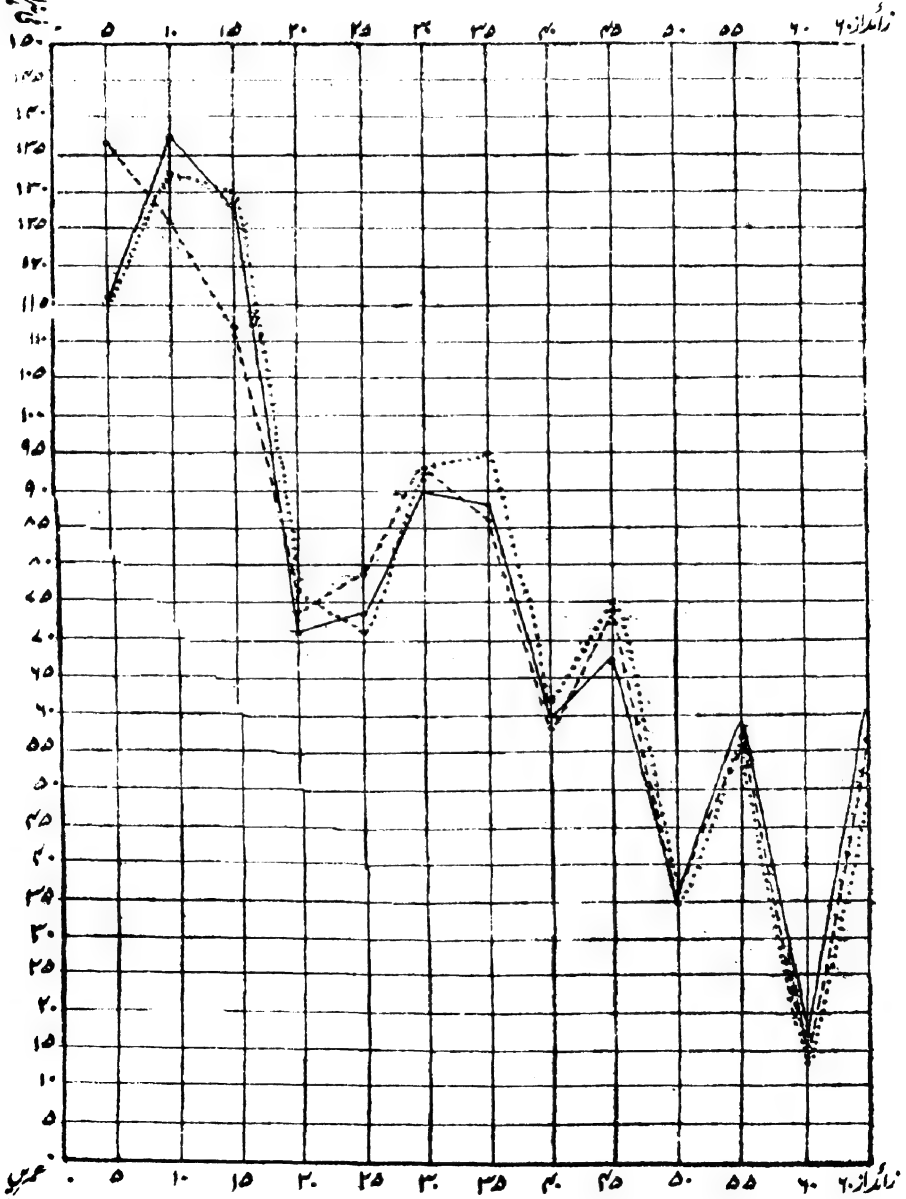
ایک غیر مابرفن کے لئے یہ امر آسان نہیں ہے کہ ان اثرات کے نتائج کو خارج کر سکے جن کے سبب سے تختہ جات عمر کی تحت میں کمی آجاتی ہے اور اسی وجہ سے گورنٹ آف انڈیا ایکٹ ہر ایکچواری کے خدمات حاصل کرتی ہے تاکہ وکل ہندوستان اور بعض صوبہ جات کے اعداد و شمار عمر کی جانچ پرستال کر کے رپورٹ پیش کرے۔

۱۳۴- تعاقب مردم شماری ہائے سابقہ۔ تختہ مندرجہ صفحہ (۱۵۹) میں جو تختہ ضمیمہ نشان ۲ کا گوشوارہ ہے فی ہزار نفوس عمر کی تقسیم ہالیہ کا مقابلہ ہر ایک مردم شماری سابقہ سے کیا گیا ہے۔ اور نقشہ جات ملحقہ میں ارتسامی طور پر ان تفاوتوں کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جو ذکور اور انات کے تناسب ہالیہ میں بمقابلہ اعداد ہر دو مردم شماری ہائے سابقہ واقع ہوئے ہیں۔

شکل اقسامی تناسب و کور مختلف العمر و مردم شماری ۱۹۲۱ء
بمقابلہ مردم شماری ۱۹۱۱ء و ۱۹۰۱ء

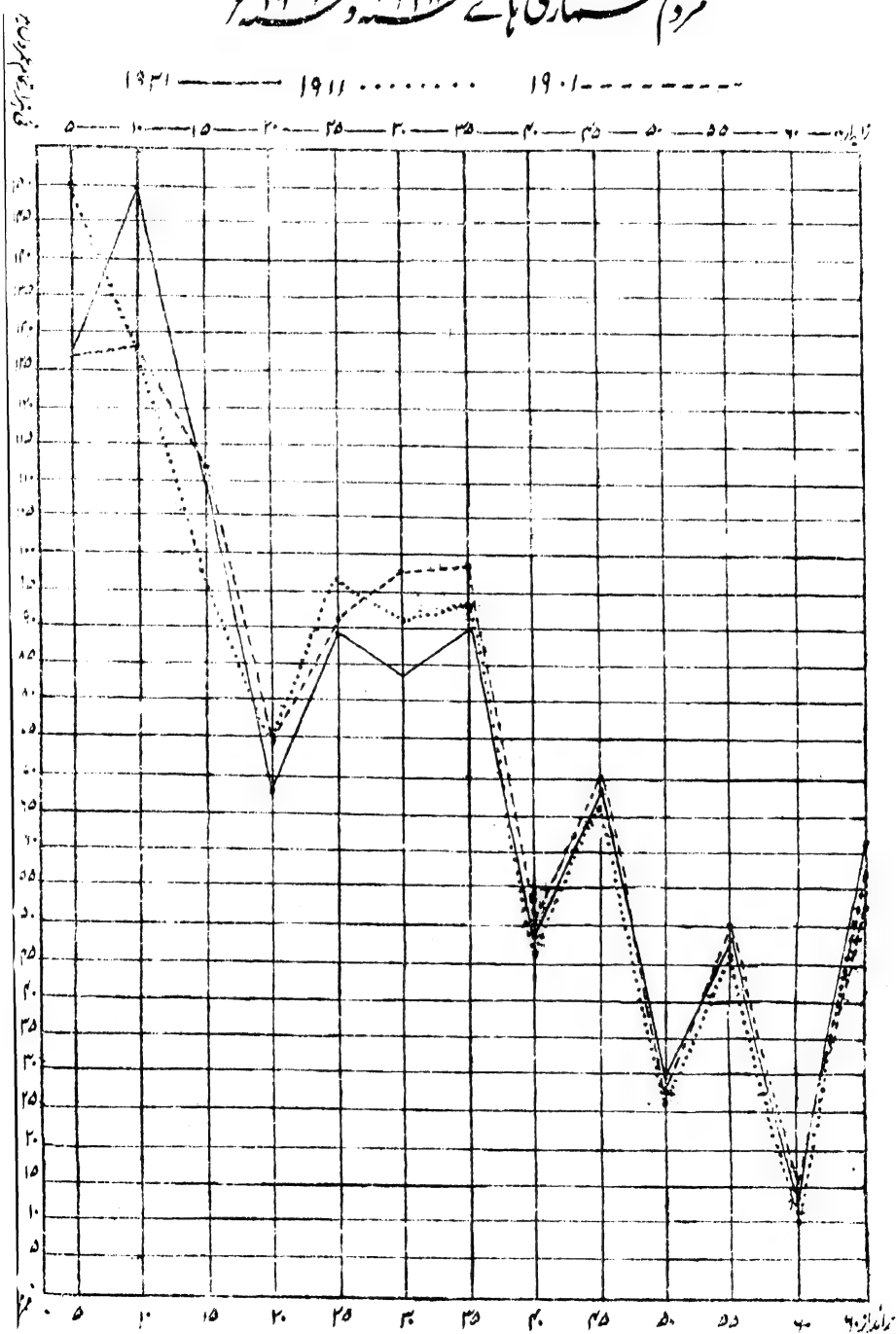
فان اقسام عمر

۱۹۲۱ ————— ۱۹۱۱ - - - - - ۱۹۰۱



۱۵۸

شکل ارتسای تناسب اذانات مختلف العمر و مردم شماری ۱۹۲۱ء بمقابلہ مردم شماری ۱۹۱۱ء و ۱۹۰۱ء



عیش	مذکور					اثاث				
	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	۱۸۸۱ء	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
۱ تا ۱	۲۰	۲۷	۳۳	۳۸	۴۳	۲۳	۳۰	۱۶	۲۹	۴۷
۲ تا ۲	۲۱	۲۸	۳۴	۳۹	۴۴	۲۳	۳۰	۲۲	۳۵	۴۷
۳ تا ۳	۲۶	۳۳	۳۸	۴۳	۴۸	۲۹	۳۷	۳۱	۳۷	۴۷
۴ تا ۴	۲۹	۳۶	۴۱	۴۶	۵۱	۳۲	۴۰	۳۷	۴۳	۴۸
۵ تا ۵	۳۵	۴۲	۴۸	۵۳	۵۸	۳۸	۴۶	۳۱	۴۳	۴۸
۶ تا ۶	۱۳۳ (الف)	۱۴۳ (ب)	۱۵۳ (ج)	۱۶۳ (د)	۱۷۳ (هـ)	۱۵۹ (الف)	۱۶۹ (ب)	۱۷۹ (ج)	۱۸۹ (د)	۱۹۹ (هـ)
۷ تا ۷	۱۲۸	۱۳۳	۱۳۸	۱۴۳	۱۴۸	۱۳۰	۱۳۵	۱۲۷	۱۳۲	۱۳۷
۸ تا ۸	۱۳۴	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹	۱۵۴	۱۰۴	۱۰۹	۱۱۴	۱۱۹	۱۲۴
۹ تا ۹	۷۹	۸۴	۸۹	۹۴	۹۹	۸۶	۹۱	۸۸	۹۳	۹۸
۱۰ تا ۱۰	۸۲	۸۷	۹۲	۹۷	۱۰۲	۹۹	۱۰۴	۱۰۱	۱۰۶	۱۱۱
۱۱ تا ۱۱	۹۶	۱۰۱	۱۰۶	۱۱۱	۱۱۶	۱۰۹	۱۱۴	۱۱۱	۱۱۶	۱۲۱
۱۲ تا ۱۲	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۱۳ تا ۱۳	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۱۴ تا ۱۴	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۱۵ تا ۱۵	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۱۶ تا ۱۶	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۱۷ تا ۱۷	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۱۸ تا ۱۸	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۱۹ تا ۱۹	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۲۰ تا ۲۰	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۲۱ تا ۲۱	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۲۲ تا ۲۲	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۲۳ تا ۲۳	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۲۴ تا ۲۴	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۲۵ تا ۲۵	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۲۶ تا ۲۶	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۲۷ تا ۲۷	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۲۸ تا ۲۸	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۲۹ تا ۲۹	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۳۰ تا ۳۰	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۳۱ تا ۳۱	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۳۲ تا ۳۲	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۳۳ تا ۳۳	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۳۴ تا ۳۴	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۳۵ تا ۳۵	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۳۶ تا ۳۶	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۳۷ تا ۳۷	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۳۸ تا ۳۸	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۳۹ تا ۳۹	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲
۴۰ تا ۴۰	۹۷	۱۰۲	۱۰۷	۱۱۲	۱۱۷	۱۱۰	۱۱۵	۱۱۲	۱۱۷	۱۲۲

تختہ مندرجہ بالا میں قحط گرائی نرح اور امر امن و بانیہ مثلاً طاعون انفلوئنزا کے اثرات کا پتہ لگایا جاسکتا ہے قحط عموماً جوان اور ضعیف دونوں کو متاثر کرتا ہے ۱۸۷۰ء کے قحط نے تباہ سالہ اطفال کی تعداد کو ۱۸۸۱ء کی مردم شماری میں بہت گھٹا دیا اس نخطاط سے اس کے بعد کی مردم شماری میں ۱۰ تا ۱۵

سال کی عمر والوں کی تعداد پر اثر پڑا اور پھر اسکے بعد کی مردم شماری میں ۲۰ تا ۲۵ سال کی عمر کا درجہ متاثر ہوا جیسا کہ نشہ میں حرف (ا) سے اشارہ کیا گیا ہے اس کی وجہ سے فطرتاً ۲۰ تا ۲۵ سالہ مدت عمر پر ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں اثر پڑنا چاہئے تھا لیکن اعداد سے کوئی انخطاط ظاہر نہیں ہوتا بلکہ اس کے برخلاف توفیر ظاہر ہوتی ہے جو غالباً تازہ و توانا اشخاص کے آکر بس جانے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوگی۔ کیونکہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۱۱ء کا وہ سالہ زائے خوشحالی کا تھا۔ بہر حال اس کا اثر ۱۹۲۱ء کے ۲۰ تا ۲۵ سالہ مدت عمر میں پورا ظاہر ہوتا ہے۔ فحط کی وجہ سے جو ضعیف اثر پڑا اس کا اندازہ ۲۵ سال سے بالاتر عمر کے درجوں کے اعداد پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ نشہ میں ۲۵ تا ۳۵ سال سے زیادہ عمر کے کل درجوں میں تناسب نفوس کم ظاہر ہوتا ہے اور اس خط کا مزید اثر مابعد کی ہر وہ سالہ مدت میں معلوم ہوتا ہے اس پہلو کو تختہ میں علامت (ج) سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اسی طرح پر ۱۹۰۹ء کے فحط سے ۱۹۱۱ء میں اطفال کی تعداد متعجبہ حد تک کم ہو گئی جسکی وجہ سے ۱۹۱۱ء میں ۱۰ تا ۱۵ سالہ عمر والے اور ۱۹۲۱ء میں ۲۰ تا ۲۵ سالہ عمر والے متاثر ہوئے۔ اس کا اشارہ حرف (ب) سے کیا گیا ہے۔ بوجب بیان ابواب مابعد ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کا زمانہ ترقی آبادی کے حق میں نہایت خراب تھا۔ اس دوران میں طاعون اور فلو منزا کے حملوں اور اجناس خوردنی کی گرانی نے تقسیم عمر پر اپنا ہمیب نقش قائم کر دیا ہے۔ جو اطفال کہ ۱۹۱۱ء میں ۱۰ تا ۱۵ کے درجہ عمر میں درج ہوئے تھے وہ ۱۹۲۱ء میں ۱۰ تا ۱۵ کے درجہ عمر میں داخل ہوئے ہونگے۔ دونوں تناسبہ اعداد کے تقابل سے ظاہر ہوگا کہ موخر الذکر درجہ کی تعداد میں معتد بہ نقصان واقع ہوا ہے اور بہ نسبت اطفال ذکور کے اطفال اناث نے زیادہ خسارہ اٹھایا ہے۔ اسی طرح پر ان اشخاص میں جو کہ ۱۹۱۱ء میں ۱۰ تا ۱۵ کے زمرہ عمر میں داخل تھے اور پھر ۱۹۲۱ء میں ۲۰ تا ۲۵ کے زمرہ میں شامل ہوئے سیدھی ظاہر ہوتی ہے اور دونوں جنسوں پر بالمساوات اثر معلوم ہوتا ہے۔

اس حد تک اطفال کا ذکر کیا گیا اور اب اس تعداد کی طرف نظر ڈالی جائے گی جو ۱۹۱۱ء میں عالم شباب میں تھی اور دیکھا جائیگا کہ اس ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کی بلضیب میاویں ان میں کیا نقصان عاید ہوا۔ ۱۹۱۱ء میں جو لوگ ۲۰ تا ۳۰ - ۳۰ تا ۳۵ - ۳۵ تا ۴۰ یا ۴۰ تا ۴۵ کے زمرے میں داخل تھے اور جنکے متعلق توقع کی جاسکتی ہے کہ ۱۹۲۱ء میں ۱۰ سالہ سے بالاتر فرد ہیں

شال ہونگے اُن کی تعداد میں بہت انحطاط ظاہر ہوتا ہے جسکی وجہ بلاشبہ طاعون - انفلونزا اور گرانی کے مشترک اثرات ہیں۔ اس صورت میں بھی بمقابلہ ذکور کے اناث میں نسبتاً زیادہ نقصان ظاہر ہوتا ہے۔ بہر حال یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس دو سالہ مدت کے مصائب ہنوائی زندگی کے لئے سخت ناموافق تھے۔ نیز یہ کہ نو عمر لڑکیاں اور وہ عورتیں جو عمر بار آوری پر تھیں اپنے ہم عمر ذکور کے مقابلہ میں زیادہ متاثر ہوئی ہیں۔ اگرچہ دو نوزوں کی کثیر تعداد فوت ہوئی ہے شکل ارتسامی پر ایک نظر ڈالی جائے تو ثابت ہو جائیگا کہ بمقابلہ سابقہ دو مردم شماریوں کے ۱۹۲۱ء میں ۲۰ تا ۳۵ عمر والے ذکور اور اناث دونوں کا جملہ آبادی کے ساتھ جو تناسب ہے وہ قلیل ترین ہے بوجہ قطع شرح ممات کے بڑھنے اور عام شرح پیدائش کے گھٹنے سے آبادی کی ترقی پر جو اثر پڑا اُس کا ذکر عنقریب کیا جائیگا۔

۳۵ - بعض میعاد ہائے عمر پر تفاوت - رپورٹ مردم شماری میں اس بات ۱۹۱۱ء میں شرمونی نے چند دلچسپ اعداد شائع کئے ہیں جن سے ذکور اور اناث کا تناسب بعض ایسی مدت ہائے عمر پر ظاہر ہوتا ہے جو تختہ جات ضمیمہ کی مقررہ برتوں سے قدرے مختلف ہیں۔ صاحب موصوف نے ذکور کیلئے جو دہیں قرار دی ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

۱ تا ۵ (طفلی) ۵ تا ۱۵ (ملکتی) ۱۵ تا ۲۰ (متعلی یا کار آموزی) ۲۰ تا ۳۵ (خانہ داری) ۳۵ و زائد (کبرسنی)۔ اناث کے لئے جو دہیں منتخب کی ہیں وہ یہ ہیں۔ ۱ تا ۵ (طفلی) ۵ تا ۱۰ (ملکتی) ۱۰ تا ۱۵ (نوزاری) ۱۵ تا ۳۵ (کتھانی یا ازدواجی) ۳۵ و زائد (کبرسنی)۔ عمر کی یہ میعادیں ملک سرکار عالی کے موجودہ حالات کے لحاظ سے بالکل مناسب معلوم ہوتی ہیں اور ان سے واضح طور پر وہ نقصان ظاہر ہوتا ہے جو ملک کو اطفال اور خانہ داروں کے معاملہ میں برداشت کرنا پڑا۔ ہر جنس کے دس ہزار نفوس کی تقسیم لمبائے میعاد ہائے عمر مندرجہ بالا باعتبار

(ذکور)

سال	۵ تا	۱۵ تا	۲۰ تا	۳۵ تا	۳۵ و زائد
۱۹۲۱ء	۱,۱۵۰	۱,۶۶۰	۷۱۲	۲,۴۹۵	۱,۶۴۶
۱۹۱۱ء	۱,۳۶۹	۲,۳۰۷	۷۳۵	۲,۹۱۳	۱,۵۹۶
۱۹۰۱ء	۱,۱۶۱	۲,۲۳۵	۷۵۵	۲,۹۴۲	۱,۵۰۶
۱۸۹۱ء	۱,۳۶۹	۱,۴۰۶	۷۲۳	۲,۹۸۷	۱,۳۵۲

(اناث)

سال	۵ تا	۱۰ تا	۱۵ تا	۲۵ تا	۳۵ و زائد
۱۹۲۱ء	۱,۳۷۰	۱,۵۰۲	۱,۱۰۶	۲,۳۱۹	۲,۸۰۳
۱۹۱۱ء	۱,۵۰۸	۱,۲۷۳	۹۵۵	۲,۵۲۷	۲,۷۲۰
۱۹۰۱ء	۱,۲۷۴	۱,۲۷۵	۱,۱۱۷	۲,۶۰۹	۲,۷۲۵
۱۸۹۱ء	۱,۵۹۱	۱,۳۲۵	۸۹۰	۲,۶۱۰	۲,۵۸۳

بمقابلہ ۱۹۱۱ء اطفال ذکور کے تناسب میں ۲۱۳ کا اور اطفال اناث کے تناسب میں ۲۳۸ کا انحطاط ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے ۱۸۹۸ء

۱۹۰۰ء کے قحط کی وجہ سے تعداد اطفال پر اثر پڑا اور ان کا تناسب گھٹ گیا چنانچہ ۱۹۰۱ء کے اعداد شاید حال میں ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کے دو سالہ عرصہ میں جبکہ حالات زیادہ موافق تھے انکی تعدادیں اضافہ ہوئے۔ پھر اس کے بعد ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کے دو سالہ دور میں اور بالخصوص اس کے نصف آخر میں امراض وبائیہ کی وجہ سے جو شرح پیدائش کی کمی اور شرح ممت کی زیادتی رونما ہوئی اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مردم شماری حالیہ میں اطفال کی تعداد میں انحطاط ہو گیا اسی کیساتھ ساتھ اس کا بیان بھی ضروری ہے کہ بمقابلہ ۱۹۰۸-۱۹ء کے قحط کے اس دو سالہ زمانہ کے امراض وبائیہ قحط اور گرائی پتوں کے حق میں نہایت نباہ کن ثابت ہوئے اور حقیقت یہ ہے کہ موجودہ تناسب گزشتہ ۳۰ سال کے اعتبار سے سب سے کمتر ہے۔ اب دوسری میعاد ہائے عمر کے اعداد پر نظر ڈالی جائیگی اور غور کیا جائیگا کہ ہر دس سالہ مدت کے انہی میعاد ہائے عمر پر آبادی کی ترکیب میں کیا تغیرات واقع ہوئے ہیں۔ سہولت تقابل کے لئے اعداد کو مناسب عنوانات کے تحت تختہ ذیل میں درج کیا گیا ہے جس کے ملاحظہ سے صریحی طور پر وہ تغیرات وضع ہو جائیں گے جو بمقابلہ حملہ آبادی ذکور اور اثاث کے تناسب میں ہر دس سالہ مدت میں واقع ہوئے ہیں۔

مدت	شیر خوار		نوع عمر		خانہ دار		ضعفاء	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
۱۸۹۱-۱۹۰۱	۵۱۰	۵۱۰	۱۵۲۰	۲۰۸۵	۱۰۷۵	۱۵۷۰	۳۵	۳۵
۱۹۰۱-۱۱	۲۶۸	۳۱۸	۲۲۶	۳۲	۵۰	۲۲۶	۵۲	۱۳۲
۱۹۱۱-۲۱	۲۰۸	۲۲۲	۲۰	۲	۱۶۲	۳۰	۹۰	۵
۱۹۲۱-۳۱	۲۱۲	۲۳۸	۲۳	۲۲۹	۱۵۱	۱۱۹	۸۳	۲۲۵
	۲۵۲	۳۲۲	۱۱	۱۰۰	۲۱۶	۱۹۲	۲۲۰	۲۲۰

یہ واضح رہے کہ ۱۹۰۱ء کے دوران میں جو کمزوری صغیر اسنس شخص میں پیدا ہوئی وہ ۱۹۱۱-۲۱ء کے اطفال کے انحطاط تناسب میں ایک مزید سبب بن گئی۔ یہ امر لائق لحاظ ہے کہ گزشتہ ۳۰ سال سے خانہ داروں کے تناسب میں مسلسل کمی واقع ہو رہی ہے اور موجودہ دو سالہ دور میں تو خطرناک تناسب تک پہنچ گئی ہے۔ اعداد اس اندیشہ کی وجہ پیدا ہو گئی ہے کہ شاید آئندہ دس سال میں بھی اطفال کے تناسب میں کوئی بہتری رونما نہیں ہوگی۔ لیکن بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے (بجز کم سن ذکور عمر ۵ تا ۱۴ سال) دوسرے نوعمر افراد کے حالات میں چونکہ ترقی ہوئی ہے اس لئے توقع کی جاتی ہے کہ یہی افراد

آبادی میں اضافہ کے موجب ہونگے اور آئندہ مردم شماری ہونے تک کمی اطفال کی ایک حد تک تلافی کر لینگے۔

اب آبادی بلک سرکار عالی کی ترکیب جنسی کے تغیرات کا جو انہی میعادوں عرصہ پر واقع ہوئے ہیں ایک متصلہ صوبہ ہند مدراس کے مثلہ تقیسات کے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھا جاتا ہے کہ گزشتہ ۳۰ سال میں دونوں آبادیوں کی کیا حالت رہی تھی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ گزشتہ ۳۰ سال کے دوران مقامات کے نوعمر اور ضعفاء کے حالات مقابلہ سابقہ ۳۰ سال کے فی الوقت زیادہ موافق ہیں لیکن تاہم اطفال اور خانہ داروں کے نقصانات کثیر ہوئے ہیں اور مقابلہ صوبہ مدراس کے ملک سرکار عالی میں بہت زیادہ ہوئے ہیں نیز یہ کہ مدراس کے خانہ دار اور نوعمر افراد سے معقولیت کیساتھ توقع کی جاسکتی ہے کہ اطفال کے نقصانات کی تلافی کر لینگے لیکن اس معاملہ میں حیدر آباد کی امیدیں نسبت خانہ داروں کے نوعمر افراد سے وابستہ معلوم ہوتی ہیں۔ بہر صورت یہ معلوم ہوتا ہے کہ نقصانات کی تلافی کرنے اور طبعی آبادی پیش کرنے کے لئے بہ نسبت مدراس کے حیدر آباد کو ایک عرصہ دراز درکار ہوگا۔

ریاست یا صوبہ	شیخواری		نوعمر		خانہ دار		ضعفاء	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
ریاست یا صوبہ	۵۳۰	۵۳۰	۲۰۳۵	۱۵۱۵	۲۵۲۰	۳۵۱۵	۲۵	۳۵
حیدر آباد	۲۴۲ -	۳۲۲ -	۲۲۰ +	۳۹۳ +	۱۹۲ -	۲۹۱ -	۲۲۲ +	۲۲۰ +
مدراس	۲۶۲ -	۲۸۵ -	۱۵۴ +	۲۱۴ +	۷۵ -	۲۳ -	۱۸۰	۷۱ +

۱۳۶ مختلف میعادوں کے عمر پر آبادی کا تفاوت - تختہ ضمیمہ نشان ۷ کے ملاحظہ سے گزشتہ چاروں مردم شماریوں میں بعض میعادوں کے عمر پر آبادی کا تفاوت ظاہر ہوگا۔ اسی کا ایک گوشوارہ حاشیہ

میزان	تقسیم ملک	میعاد ہائے عمر				میزان	تقسیم ملک
		۱۰ تا ۱۵	۱۵ تا ۲۰	۲۰ تا ۲۵	۲۵ تا ۳۰		
۱۹۱۱ء	ملک سرکاری	۶۴۸ -	۸۵۵ -	۶۴۹ +	۱۰۲۲ -	۶۴۹ -	۶۰۱ +
۱۹۲۱ء	ملک سرکاری	۶۴۹ -	۹۵۱ -	۱۲۳۳ +	۶۵۲ -	۳۶۰ -	۳۶۲ -
۱۹۳۱ء	ملک سرکاری	۶۴۹ -	۲۰۲ -	۱۱۰ +	۱۳۷ -	۹۵۹ -	۶۷۷ +

میں درج کیا گیا ہے جس میں ہر میعاد عمر پر وہ تغیرات

دکھائے گئے ہیں جو وہ سالہ دوران زیر بحث میں واقع ہوئے ہیں۔ اس پر ایک نظر ڈالنے سے واضح ہو جائیگا کہ آبادی میں نہ صرف مجموعی طور پر بلکہ ایسے اہم میعاد ہائے عمر پر جیسے کہ ۱۰ تا ۱۵ سالہ ہیں ان خطاط رو نما ہوا ہے۔ بمقابلہ مرہٹواری کے تلنگانہ میں ۱۰ سالہ مدت عمر میں زیادہ کمی واقع ہوئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اطفال کے تناسب میں مرہٹواری کے ان خطاط سے چونکہ ان خطاط تلنگانہ میں واقع ہوا ہے۔ اس کے برعکس مرہٹواری میں عمر بار آوری کی مدت یعنی ۱۵ تا ۱۶ میں زیادہ ان خطاط ہوا ہے اور اس اعتبار سے اس کا نقصان تلنگانہ سے دو ٹوٹا ہے۔ مجموعی طور پر مرہٹواری میں تمام میعاد ہائے عمر پر بہت کمی واقع ہوئی ہے۔ بجز آخری مدت عمر (۶۰ وزائد) کے جس میں بمقابلہ تلنگانہ کی تخفیف کے بیشی ہوئی ہے۔ اس موقع پر باب سوم کے ایک بیان کا اعادہ بے موقع نہ ہوگا کہ صوبہ ممبئی کی جانب نقل وطن کرنیوالوں کی تعداد بمقابلہ صوبہ مدراس کے بہت کثیر ہے۔ نیز یہ کہ باشندگان مرہٹواری ممبئی کو اتنی زیادہ تعداد میں جاتے ہیں کہ باشندگان تلنگانہ اتنی تعداد میں مدراس نہیں جاتے۔ اس قیاس کو اس امر واقعہ سے مزید تقویت پہنچتی ہے کہ گودونوں خطہ ہائے ملک دو سالہ مصائب سے مساویانہ طور پر متاثر ہوئے لیکن مرہٹواری میں متاثرہ اشخاص کی تعداد بمقابلہ تلنگانہ کے زیادہ ٹھٹ گئی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زبانہ قحط اس خطہ ملک سے بالغ العمر اشخاص اتنی کثیر تعداد میں بجانب ممبئی چلے گئے ہیں کہ تلنگانہ سے مدراس کی جانب اتنے نہیں گئے۔ اگر نقل وطن کرنیوالوں کی عمر کے اعداد و شمار موجود ہوتے تو اس میلان کو زیادہ عمدگی سے ثابت کیا جاسکتا تھا۔ تختہ منجمہ نشان ۱ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اضلاع کے منجملہ تلنگانہ میں۔ میدک۔ نظام آباد۔ نلگنڈہ اور مرہٹواری میں اورنگ آباد۔ بیڑ۔ اور راجپور۔ ۱۰ تا ۱۵ میعاد عمر پر اپنی آبادی کے تناسب میں سخت نقصان اٹھا چکے ہیں۔ نیز یہ کہ تلنگانہ میں کوئی مذکورہ نظام آباد اور مرہٹواری میں اورنگ آباد۔ بیڑ۔ نامذکور عثمان آباد و بیدر میں ۱۵ تا ۱۶ سالہ میعاد عمر پر معتد بہ تنزیل ہوا ہے۔ اور ضلع نظام آباد و سوتوڑہ تلنگانہ اور اضلاع پر بھی۔ راجپور و بیدر و سوتوڑہ مرہٹواری نے ۱۶ تا ۱۷ سالہ میعاد عمر پر بھی بہت خسارہ برداشت کیا ہے۔ بالفاظ دیگر تلنگانہ کا ایک ضلع (نظام آباد) اور مرہٹواری کے چار اضلاع (اورنگ آباد۔ بیڑ۔ راجپور و بیدر) اس دو سالہ مدت زیر بحث میں نہایت خستہ حال رہے۔ یہ بھی ذکر کر دیا جاسکتا ہے کہ مجموعی طور پر جو فیصدی تفاوت پیدا ہوئے ہیں وہ فقرہ جات ماسبق کے بیان سے مطابقت رکھتے ہیں۔

۳۔ بلکہ وہ ممالک جس کی آبادی کی تقسیم عمری کے تفاوتوں کا باہمی تقابل۔ تختہ مندرجہ شبیہ میں بلکہ حیدر آباد کی آبادی میں بعض مدتہائے عمر پر جو تفاوت رونما ہوا ہے اس کو ظاہر کیا گیا ہے اور

آبادی میں نمائندہ مدتہائے عمر پر
بدور ان وہ سالہ ۱۹۱۱ء جو
تغیرات ہوئے ہیں ان کا بھی

تختہ ضخیمہ نشان ۷۷ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ ذکور اور اثنا دونوں کی شرح مہات اس کل دو سالہ دوران میں بلدہ حیدر آباد میں بمقابلہ کل ملک سرکار عالی یا سر دو خطہ ہائے قدرتی کے بہت بڑھی ہوئی رہی ہے۔ بلدہ حیدر آباد کی ترکیب عمری پر اس دوران کے گرائی غلہ اور طاعون کے تین حملوں اور وبا کے انفلوئنزائے بہت بڑی حد تک اثر والا۔ ان مصائب کے مشترکہ اثر کا نتیجہ ہوا ہے کہ جلدی عمروں پر آبادی میں کمی آگئی۔ اس بارہ میں بلدہ کے نقصانات تلنگانہ کے مقابلہ میں جہیں وہ خود واقع ہے نہایت بڑھے ہوئے ہیں۔ چونکہ بلدہ حیدر آباد و اردین کی ایک تعداد کثیرہ کو اپنی جانب مائل کر لیتا ہے اس لئے توقع تو یہ ہوتی ہے کہ ہاتھ ۴۰ سالہ میعاد عمر پر یہاں کا تناسب ملک سرکار عالی کے مجموعی تناسب سے بہتر ہوگا لیکن خلاف توقعات بلدہ کی حالت بہ نسبت ملک سرکار عالی کے اس بارہ میں زیادہ خراب ہے اور اسی وجہ سے اس کا مرتبہ لحاظ میعاد عمر تا۔ ۱۱ کے کل ملک سے فرد تر ہے۔

۸۔ مختلف مذاہب کے درمیان تقسیم عمر ملک سرکار عالی کی مجموعی آبادی کے ہر سزا نفوس میں عمر کی تقسیم کا مقابلہ مختلف مذاہب کے ہر دھن کے مائلہ تناسب کیساتھ۔ دوران ۱۹۳۱ء تا ۱۹۳۷ء تحتہ ذیل میں کیا گیا۔

م. ۵		ه. ۵ تا ۱۰		۱۰ تا ۱۵		ه. ۱۵ تا ۲۰		م. ۲۰ تا ۳۰		م. ۳۰ تا ۴۰		م. ۴۰ تا ۵۰		م. ۵۰ و زائد	مجموع
ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث		
۱۳۶	۱۵۱	۱۳۶	۱۲۷	۱۱۳	۹۶	۷۴	۷۷	۳۱۷	۳۱۷	۳۲۶	۱۷۸	۱۶۲	۵۶	۶۱	۱۹۱۱
۱۱۵	۱۲۷	۱۳۸	۱۵۰	۱۲۸	۱۱۱	۷۱	۷۰	۳۱۳	۳۱۲	۳۱۲	۱۷۴	۱۶۶	۶۱	۶۴	۱۹۲۱
۱۳۸	۱۵۱	۱۳۶	۱۲۷	۱۱۲	۹۵	۷۳	۷۶	۳۱۷	۳۱۷	۳۲۷	۱۷۸	۱۶۲	۵۴	۶۰	۱۹۳۱
۱۱۵	۱۲۵	۱۳۸	۱۵۰	۱۲۸	۱۱۰	۷۱	۷۱	۳۱۲	۳۱۲	۳۱۱	۱۷۵	۱۶۷	۶۰	۶۴	۱۹۴۱
۱۲۲	۱۳۵	۱۳۱	۱۲۵	۱۱۳	۱۰۱	۷۶	۷۶	۳۱۹	۳۱۹	۳۲۵	۱۸۲	۱۶۴	۶۴	۶۴	۱۹۵۱
۱۱۴	۱۲۷	۱۳۱	۱۳۱	۱۲۶	۱۰۸	۷۳	۷۳	۳۱۷	۳۱۷	۳۱۷	۱۷۷	۱۶۴	۶۸	۶۸	۱۹۶۱
۱۳۳	۱۵۸	۱۲۰	۱۴۱	۱۰۶	۱۱۳	۷۳	۷۳	۳۲۰	۳۲۰	۳۲۴	۱۲۲	۱۶۴	۶۴	۶۴	۱۹۷۱
۱۲۸	۱۴۲	۱۵۷	۱۳۲	۱۲۹	۱۱۳	۷۸	۷۸	۳۲۰	۳۲۰	۳۲۰	۱۷۱	۱۶۴	۶۴	۶۴	۱۹۸۱
۱۹۰	۱۵۶	۱۵۸	۱۱۸	۹۹	۱۱۸	۶۶	۶۶	۲۹۱	۲۹۱	۲۹۱	۱۵۵	۱۲۵	۵۱	۵۱	۱۹۹۱
۱۶۴	۱۵۵	۱۵۹	۱۲۵	۱۱۴	۵۹	۷۰	۷۰	۲۹۲	۲۹۲	۲۹۲	۱۶۶	۱۳۶	۵۵	۵۵	۲۰۰۱

تحتہ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو مذاہب لمخاط تعداد اہمیت رکھتے ہیں انہیں اگرچہ اطفال (ذکور و اناث ہر دو) معمرہ تا ۱۵ کے تناسب میں انخطاط ہوا ہے لیکن ۱۵ تا ۲۰ کی عمر پر حالت بہتر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ دس سال کے نصف اول میں جو بچے پیدا ہوئے انھوں نے نصف اول کے مصائب کا مقابلہ زیادہ عمدگی سے کیا نسبت ان کے جو نصف آخر میں پیدا ہوئے۔ ۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر بہتر حالت ظاہر کرتی ہے لیکن اسکے عین مابعد (۲۰ تا ۲۵) منہود اور مسلمانوں میں باعتبار دونوں جنسوں کے تنزل ہے اور عیسائی ذکور اور اقوام قدیمہ کے اناث میں ترقی ہے۔ زیادہ بار آوری کی جو عمر میں (۲۰ تا ۴۰) انکی داستان درد انگیز ہے۔ منہود مسلمان اور عیسائی سب کے سب اپنے ذکور اور اناث کے تناسب میں بمقابلہ اعداد وہ سالہ سابقہ انخطاط کا اظہار کرتے ہیں اور صرف اقوام قدیمہ کے ذکور میں خفیف بیشی معلوم ہوتی ہے۔ ۲۰ تا ۶۰ سالہ میعاد عمر میں منہود عیسائی اور اقوام قدیمہ کے اناث میں بیشی معلوم ہوتی ہے اور عیسائی اور اقوام قدیمہ کے ذکور میں بھی لیکن مسلمانوں کے ذکور میں کچھ کٹاں معلوم ہوتی ہے اور اناث میں خفیف تغیر یا کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ مجموعی طور پر مسلمانوں میں ضعیف العمر اشخاص کا تناسب بہت بڑھا ہوا ہے۔ اُنکے بعد منہود اور پھر اقوام قدیمہ اور سب سے آخر میں عیسائیوں کا درجہ ہے عیسائیوں کے متعلق یہ ذکر کر دینا ضروری ہے کہ سو لجران انگریزی متینہ چھاونیات اور ملازمین ریلوے کے وظیفہ یابی اور ویسی وطن کی وجہ سے اس جماعت کے خفاء کا تناسب بہت گھٹ گیا ہے۔ اسکے برخلاف اقوام قدیمہ میں ضعیف العمر اشخاص کی نسبتاً کم تعداد اور ۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر میں زیادہ تعداد یہ ثابت کرتی ہے کہ اصلی اور قدیمی انسان اگرچہ یکہ اکثر الاولاد ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی قلیل العمر بھی ہوتا ہے کیونکہ پہاڑی مقامات اور صحرائی قطعات میں رہنے سے طیر یا اور دوسرے امراض وبائی کا آسانی شکار ہو جاتا ہے۔

۱۳۹۔ ترکیب جنسی لمخاط عمر۔ ذات اور سن وغیرہ۔ تحتہ ضمیمہ نشان ۱۰۴ میں مختلف میعاد اپنے عمر پر وہ تناسبہ ترکیب ظاہر کی گئی ہے جو منہود کے بعض ذاتوں اور مسلمانوں کے بعض فزوں اور اقوام قدیمہ کے بعض قبیلوں میں پائی جاتی ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منہود کی اکثر ذاتوں میں اطفال اناث معمرہ تا ۱۵ کی عمر کے اطفال ذکور پر غلبہ ہے۔ البتہ لنکایت۔ جلا ہے۔ دھنگر اور بیچ ذات بالیوٹ اور دھیر میں اطفال ذکور کا تناسب زیادہ پایا جاتا ہے۔ اطفال ذکور کا قلیل ترین تناسب (۹۴ فی ہزار) برمنوں میں اور اطفال اناث کا سب سے کم تناسب (۱۱۱ فی ہزار) دھنگروں میں ہے۔ اطفال اناث و ذکور ہر دو کا مجموعی طور پر لمخاط کیا جائے تو برمنوں کی سب سے بدتر حالت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس جماعت کا تناسب فی ہزار نفوس (۲۲۴) اطفال کا پڑتا ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسری ذاتوں کا تناسب (۲۳۰) سے

لیکر (۳۱) تک ہوتا ہے لمبا تناسب اطفال برہمنوں سے بلند تر درجہ میں دھنگر، متری، کالا، کاپو اور دیھڑ میں اور اس سلسلہ میں مہار کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے اور اس سے کچھ گھٹ کر جلا ہے کلال، لنگھایت مانگ اور تلنگے ہیں مسلمانوں میں اطفال ذکور (۲۵) کے تناسب کے اعتبار سے قوم شیخ کو اعلیٰ مرتبہ حاصل ہے اور باعتبار اطفال اناث (۲۵) کے بچوں کو اور دونوں لحاظ سے سادات سب سے آخر میں آتے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان جماعتوں میں بھی گویا اطفال اناث کا تناسب غالب ہے لیکن دونوں جنس کے اطفال کا ان تینوں جماعتوں کی آبادی سے جو تناسب ہے وہ اکثر ہندو ذاتوں کے تناسب سے کم ہے۔ عیسائیوں میں اطفال اناث و ذکور ہر دو کا تناسب بہ نسبت مسلمانوں کے بہتر ہے۔ اقوام قدیمہ میں لمبا ڈون کو سرد جنس کے بچوں کا تناسب گونڈوں کے مقابلہ میں زیادہ حاصل ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ملک سرکار عالی کی کل ذاتوں اور قوموں میں اطفال کا بلند ترین تناسب لمبا ڈوں ہی کو حاصل ہے۔

دوسرے درجہ عمر (۱۲ تا ۱۷) میں بھی اکثر ذاتوں کے مقابلہ میں برہمنوں ہی کا مرتبہ کمتر ہے۔ اطفال ذکور کے لحاظ سے سب سے کمتر تناسب (۸۰ فی ہزار) مرہٹوں میں اور اطفال اناث کے اعتبار سے سب سے ادنیٰ تناسب (۱۲۳ فی ہزار) کوٹیوں میں ہے۔ اور اطفال ذکور اور اناث دونوں حیثیتوں سے سب سے اعلیٰ تناسب معادوں میں ہے یعنی علی الترتیب فی ہزار (۱۹۸) و (۱۹۳) اسی معیار عمر میں شیخ بھی اپنی قوم کے ہر ایک جنس کے (۱۸۰۰) نفوس میں (۱۵۴) اطفال ذکور اور (۱۶۴) اطفال اناث کے تناسب کے ساتھ سب میں مقدم ہے۔ اس کے بعد باعتبار اطفال ذکور کے سید کا درجہ ہے لیکن باعتبار اطفال اناث کے چھان بہتر حالت میں ہیں۔ اس وجہ عمر میں بھی لمبا ڈے اپنی برتری کو قائم رکھتے ہیں۔ معیار عمر (۱۲ تا ۱۵) میں بھی باعتبار ذکور اور اناث کے برہمن فرد تر درجہ میں چلے آتے ہیں اور صرف چند ذاتوں سے جسے کہ دھنگر، لنگھایت، مانگ اور مہار میں برتری رکھتے ہیں۔ اس زمرہ عمر میں ذکور میں سب سے اعلیٰ تناسب المیوڈ کو (۱۱۹) اور اناث میں (۱۵۲) گونڈل (کلال) ذات کو حاصل ہے۔ مسلمانوں میں باعتبار تناسب ذکور و اناث اس زمرہ عمر میں شیخ کا مرتبہ فوقیت سید کو حاصل ہو جاتا ہے اور اپنی متعلقہ آبادی کے ہر ہزار نفوس میں (۱۱۴) ذکور اور (۹۱) اناث کے تناسب کیساتھ سید کو تقدیم حاصل ہے۔ اقوام قدیمہ کے درمیان ذکور اور اناث کے اعتبار سے پہلے پہل گونڈوں کو لمبا ڈوں پر فوقیت حاصل ہوتی ہے۔

اب ۱۵ تا ۲۰ کی اہم مدت عمر کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سابقہ معیار اہلئے عمر

کے مقابلہ میں برہمنوں کو ایک بہتر تناسب حاصل ہوا ہے۔ یہ جماعت باعتبار تناسب ذکور کے مرہٹوں کے عین ما بعد آتی ہے اور باعتبار تناسب اناث کو لی۔ ماویگا اور مالاسے کمتر درجہ میں ہے۔ ذکور میں سب سے ارفع تناسب (۴۴۳ فی ہزار) مرہٹوں کو اور اناث میں (۴۲۸) کولیوں کو حاصل ہے۔ اس درجہ عمر میں بمقابلہ اور مدارج کے مسلمان بالاتر تناسب ظاہر کرتے ہیں۔ ذکور کا اعلیٰ ترین تناسب (۴۴۲ فی ہزار) پٹھانوں کو حاصل ہے۔ انکے بعد شیخ اور سید کے مراتب ہیں۔ اناث کا اعلیٰ ترین تناسب (۳۹۶ فی ہزار) شیخ کو حاصل ہے۔ اس درجہ عمر میں بھی لمباڑوں پر گوندوں کی فوقیت قائم ہے۔ اور کیا لمباڑ ذکور اور کیا لمباڑ اناث انہیں لمباڑوں سے بڑھکر اعلیٰ تناسب پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد کا زمرہ ”بہ و زائد“ بیچ ذاتوں یعنی ”طبقات اعلیٰ“ کے حق میں نہایت نامساعد ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلال۔ کولی۔ دبیل۔ مالگ اور الیواڑوں کی عمر میں چھوٹی ہوتی ہیں۔ برہمنوں میں اس زمرہ عمر کے مردوں کا تناسب اعلیٰ اور عورتوں کا تناسب ادنیٰ ہے۔ یہ قوم منتخب ذاتوں میں تناسب ذکور کے اعتبار سے تیسرے درجہ پر ہے اور تناسب اناث کے لحاظ سے نصف سے زیادہ ذاتیں اس پر فوقیت رکھتی ہیں۔ اناث کے اس کمتر تناسب سے بچپن کی شادی اور زبردستی کی مادریت کے بُرے اثرات ثابت ہوتے ہیں جو محض ایک قدیم رسم کے اتباع میں نسبت دوسری ذاتوں کے برہمن لڑکیوں پر زیادہ عائد ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر اس میعاد عمر میں ذکور کا تناسب دھنگروں میں اور اناث کا تناسب کومیوں میں ارفع ہے اور دونوں جنس کے اعتبار سے کلالوں میں ادنیٰ ہے۔ دوسرے مذاہب کے اعداد و شمار پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سید نہ صرف چٹھانوں اور شیخ سے طویل عمر والے ہوتے ہیں بلکہ منتخب ہندو ذاتوں کے لحاظ سے بھی دراز عمری کی نعمت سے سرفراز ہیں۔ اقوام قدیمہ میں گوند مرد بمقابلہ لمباڑے مردوں کے کم عمر ہوتے ہیں لیکن گوند عورتیں لمباڑوں کی عورتوں سے درازی عمر میں سبقت لیجاتی ہیں۔ سرسری طور پر یہ ذکر کیا جاسکتا ہے کہ منتخب ہندو ذاتوں میں سے فیصد ۸۰ سے زیادہ میں اور تمام مسلمان فرقوں اور اقوام قدیمہ میں ”بہ و زائد“ میعاد عمر پر بمقابلہ ذکور کے اناث کا غلبہ معلوم ہوتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ایک دفعہ اپنی زندگی کے پُرخطر زمانہ (۵ تا ۱۵) سے گزر جاتی ہیں تو عورتیں مردوں کے مقابلہ میں زیادہ عمر تک زندہ رہتی ہیں کیونکہ موخر الذکر کو زیادہ پُریشقت زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔

بہ و طرز ہائے آبادی۔ ملک سویڈن کے ماہر اعداد و شمار نیڈ برگ کے قول کے موافق اوسط عمر کی تقسیم کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ نصف آبادی کی عمر ۵۰ سال کے درمیان ہوتی ہے عمر کی

تقسیم میں وہ تین طرز کی تفریق ظاہر کرتا ہے۔ پہلا طرز تدریجی یا ترقی پذیر کہلاتا ہے جس میں ۱۵ سال سے نیچے کا تناسب بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اور ۵۰ سال کے اوپر گھٹا ہوا۔ دوسرا طرز قائمہ سے موسوم ہے جس میں دونوں تناسبات اتصال کا میلان رکھتے ہیں اور تیسرا ”طرز جمعی“ کہلاتا ہے جس میں ۵۰ سے اونچی عمر کا تناسب ۱۵ سال سے نیچی عمر کے تناسب سے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ ان تینوں قسموں پر وہ میل (اعداد و شمار حیات و ممات صفحہ ۱۷۸) اور دو اقسام کا اضافہ کرتا ہے۔ ایک ”منحرفہ“ جس میں ۵۰ تا ۵۰ سالہ عمر کی آبادی کی نسبت کل آبادی کے مقابلہ میں بوجہ ترک وطن ۵۰ فیصدی سے کم ہوتی ہے اور دوسری ”ذخیلہ“ جس میں بوجہ آکر بسنے والوں کے ۵۰ تا ۵۰ سالہ میعاد عمر (۵۰) فیصد سے زیادہ آبادی پر حاوی ہوتی ہے ان کی وضاحت ذیل کی مثالی زمرہ بندی سے عیاں ہوگی۔ (اصولی طرز ہائے آبادی)

فیصد آبادی					کل میعاد ہائے عمر
تدریجی یا ترقی پذیر	قائمہ	رجعی	منحرفہ	ذخیلہ	
۴۰	۳۳	۲۰	۴۰	۲۶	تا ۱۴
۵۰	۵۰	۵۰	۴۰	۶۱	۵ تا ۴۹
۱۰	۱۷	۳۰	۲۰	۱۳	۵۰ و زائد

(تناسب فیصد آبادی)

۱۹۲۱ء					۱۹۱۱ء	میعاد ہائے عمر
اقوام غیرہ	عیسائی	مسلمان	ہندو	ملک بنگالی	ملک بنگالی	
۴۳	۴۰	۳۸	۳۸	۳۸	۳۰	تا ۱۴
۴۶	۵۰	۴۹	۴۹	۴۹	۵۰	۵ تا ۴۹
۱۱	۱۰	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۵۰ و زائد

عمر کی تقسیم کا تناسب
جو مجموعی طور پر ممالک

مخردہ ہیں اور اہم

مذہب مختلفہ میں

دوران ۱۹۲۱ء تھا

تختہ مندرجہ جاثیہ

میں ظاہر کیا گیا ہے اور اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء کے اعداد و مثالیہ بھی درج کئے گئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالمی کی آبادی جو ۱۹۱۱ء میں کم و بیش ترقی پذیر طرز کی تھی اب منحرف طرز کی ہو چکی ہے کیونکہ ایک طرف تو ترک وطن میں زیادتی ہو گئی ہے اور دوسری طرف گزشتہ ۱۰ سالہ مضامین نے نوجوان اشخاص پر تباہ کن اثر ڈالا ہے۔ ہندو اور مسلمان دونوں کی داستان ایک سی ہے۔ عیسائی بلاشبہ ترقی پذیر طرز رکھتے ہیں۔

اور اقوامِ قدیمہ زیارہ مخضر فر۔ اس کی ترکِ وطن اتنی وجہ نہیں قرار پاسکتی جتنی کہ اُنکے اطفال کی کثیر التعدادی اور ان کی نسلِ العمریِ الجبرتی ہے۔

اس اعتبار سے بلدہ حیدر آباد کی آبادی کا جو حال رہا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا

۱۹۱۱ء				۱۹۲۱ء			
لکھ نگر عالی	لکھ نگر علی	بلدہ	بلدہ	بلدہ	بلدہ	بلدہ	بلدہ
۳۷	۲۸	۲۱	۲۱	۳۱	۲۱	۲۱	۲۱
۵۰	۴۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶	۵۶
۱۳	۱۲	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳

اس میں پیدا ہونے والے عمر متغیر بزرگ

پر بلدہ حیدر آباد اور دواہم

مذہب کے متعلق تناسبات

درج کئے گئے ہیں اور ۱۹۱۱ء

اور ۱۹۲۱ء کے اعداد و مالکِ مجردہ کے ساتھ جنوبی طور پر مقابلہ کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بلدہ کی آبادی کا طرزِ وجہ رہا ہے اور اس کے ہندو اور مسلمانوں کی آبادی بھی اسی قیل کی ہے جس کا باعث دارین کی وہ تعداد کثیر ہے جن کو بلدہ اپنی جانب باٹل کر لیتا ہے۔

۱۴۱۔ اوسط عمر۔ ایک ذاتِ خاص کے موجودہ کل اشخاص کی عمر کے حسابی مجموعہ کو کل افراد کی تعداد پر تقسیم کرنے سے جو اوسط حاصل ہو اس کو ”اوسط عمر“ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ لابی امر نہیں ہے کہ یہ ”اوسط عمر“ اوسط مدتِ حیات یا بوقتِ ولادت تو قوتِ زندگی کے مرادف ہو۔ ایک بلند اوسط عمر لوگوں کی عام دراز عمری یا بچوں کی شرحِ پیدائش کی کمی یا شرحِ ممات کی زیادتی کا نتیجہ ہو سکتی ہے اسی طرح پر اوسط عمر کم ہونے سے مراد یہ لیجا جاتی ہے کہ یا تو لوگوں کی عمریں کم ہوتی ہیں یا یہ کہ اُن میں تولد و تناسلِ بلدہ ہوتا ہے اور وہ کثیر الاولاد ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں رپورٹ مروجہ شماری مدارسِ بانیہ ۱۹۰۱ء کا ایک چھتیا ہوا بیان لائقِ اعادہ معلوم ہوتا ہے کہ گرامی کی ایک حالتِ ولادت میں ہرج مورتی ہے اور اس طرح سے جنگ کہ اس کے ساتھ اموات کی زیادتی نہ ہو زرخیز اشخاص کی اوسط عمر کم ہو جو انہیں کی عمریں پر محسوب کی جائے بڑھادی ہے۔ اس کے برعکس شرحِ ولادت کی توفیر جو عموماً محظ کے بعد واقع ہوتی ہے ابتدائی پیدا ہونے والے عمر کے افراد کی زیادتی کا باعث ہوتی ہے اور اس طرح پر زندہ لوگوں کی ”اوسط عمر“ میں کائناتی پیدا کردہ کمی ہے لیکن یہی طریقہ قیاسِ مخالفہ آہم ہے کہ دونوں صورتوں میں زندہ اشخاص کی اوسط عمر کی زیادتی یا کمی اس بات کی علامت ہے کہ دورانِ حیات بھی اسی کے مائل طویل یا قصیر ہوتا ہے۔ بہر حال بہتر یہی ہے کہ ان معاملات کی بحث کو ان مضامین کے ماہرین پر چھوڑ دیا جائے۔

۱۴۲۔ اوسط عمر اور مذہب۔ زیادہ اہم مذہبی جماعتوں میں جو اوسط عمر اور اطفال اور ضعفاء کا تناسب ہے

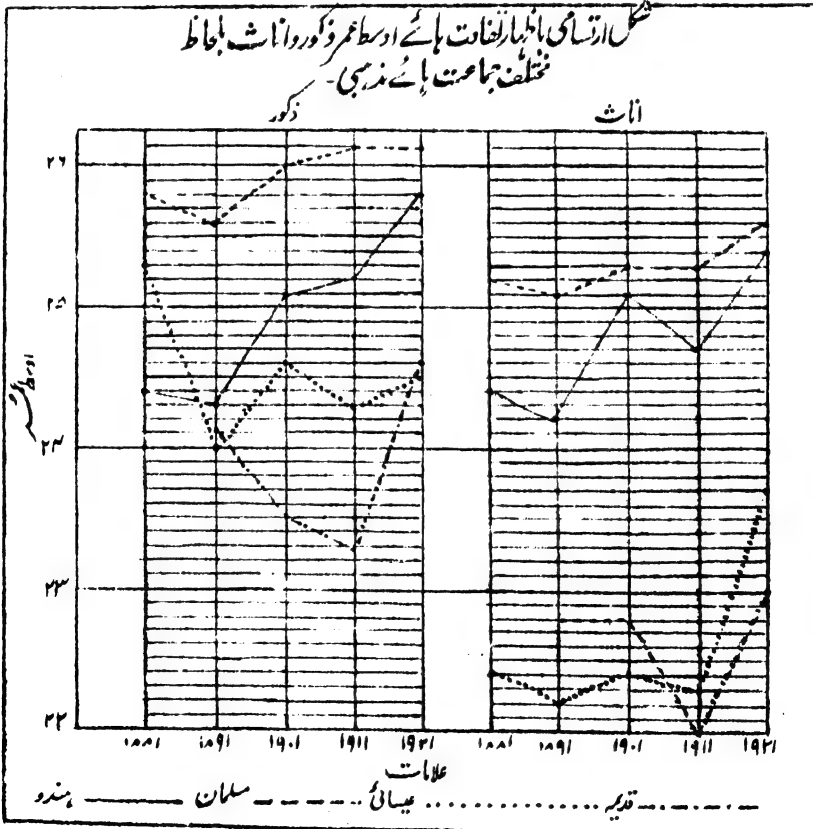
وہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں

مذہب	اوسط عمر (صرف ذکور)	اوسط عمر (مرد و عورتوں کا مجموعہ)	اوسط عمر (مرد و عورتوں کا مجموعہ)
مذہب	۲۵.۶۸	۲۹	۱۶
ہندو	۲۵.۶۸	۲۹	۱۶
افراد قدیمہ	۲۴.۶	۸۶	۱۶
مسلمان	۲۶.۱	۶۶	۱۶
عیسائی	۲۴.۰۵	۶۵	۱۱

یہ اوسط عمر بھی بڑھی ہوئی ہے اور ضعفاء کا تناسب بھی زیادہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مذہب کے افراد بالعموم طویل العمر ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے بعد ہندوؤں کا درجہ ہے جن میں اوسط عمر بھی کمتر ہے اور ضعفاء کا تناسب بھی کم ہے۔ اقوام قدیمہ جن کے اطفال کا تناسب سے ارفع ہے بلحاظ اوسط عمر تیسرے

درجہ پر ہوتے ہیں اور اپنی قلیل العمری کا اظہار کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے عیسائی سب کمزور ہیں اور ان میں ضعفاء کا تناسب بھی کم ہے۔ اس ضمن میں یہ بیان کرنا مناسب کہ گودیسی عیسائیوں میں مرد و ان وہ سالہ چھ ترقی ہوئی اور ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں ان کی تعدادیں فیصد ۱۲ کا اضافہ ہوا لیکن ان کے ذکور کی زیادتی ناٹ کی زیادتی کی نسبت بہت بڑھی ہوئی رہی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مذہب میں عورتوں کے مقابلہ میں مرد زیادہ دخل ہوتے ہیں چونکہ یہ باور کرنے کے جوہات میں کہ کارآمد عورتوں کی عورتوں کے مقابلہ میں کارآمد عورتوں کی حالت میں زیادہ دخل ہوتے ہیں اس لئے اس جماعت میں اطفال اور ضعفاء کا تناسب فطرتاً کم ہونا چاہئے۔

۳۳۱ افراد تھا اوسط عمر ذیل کے تناسبی نقشہ سے ان مذہبی جماعتوں کی اوسط عمر کے تغیرات میں تبدلات ظاہر ہونگے



تو یہ تہذیب کے متعلق ۱۹۱۱ء سے تفاوت ظاہر کیا گیا ہے کیونکہ اس قبل وہ ہندو کے ساتھ شامل نہ کیے جاتے تھے اور ان کی تعداد سماجی و علمی وجود نہ تھا۔
۱۹۴۴- اُنات اور ذکور کے اوسط عمر کا تقابل۔ ۱۹۲۱ء کی تقسیم عمری کے اعداد کے لحاظ سے مختلف مذاہب کے ذکور اور اُنات کے اوسط عمر کا باہمی تقابل تختہ مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے

تعدادت بلحاظ مذہب جنس		
مذہب	اوسط عمر	
	ذکور	اناث
ہندو	۲۵ ۶ ۸	۲۵ ۱ ۴
انڈین تہذیب	۲۴ ۶ ۶	۲۴ ۶ ۶
مسلمان	۲۶ ۶ ۱	۲۵ ۶ ۶
عیسائی	۲۴ ۶ ۵	۲۳ ۶ ۶

اُس سے معلوم ہوگا کہ عورتوں کی اوسط عمر ہر صورت میں مردوں کی اوسط عمر سے گھٹی ہوئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اُنات کے لحاظ سے بھی مسلمان قوم میں

اوسط عمر سب سے زیادہ ہے۔ ان کے بعد ہندو ہیں پھر عیسائی اور سب سے آخر میں انڈین تہذیب کا مرتبہ ہے۔
۱۹۵- ذات اور دراز عمری۔ فقر و سابقہ میں بیان کیا گیا ہے کہ مختلف مذہبی جماعتیں اپنی اوسط عمر کے اعتبار سے ایک دوسرے سے منفرد ہیں۔ تختہ ضخیمہ نشان ۷۷ کے ملاحظہ سے اس مضمون پر مزید روشنی پڑے گی۔ ہندو کی مختلف ذاتوں کی ترکیب عمری پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذاتیں تمدنی حیثیت سے برتر ہیں ان میں ۴۰ سال سے زائد عمر والے نفوس کا تناسب بڑھا ہوا ہے اور چھ ذاتوں مثلاً کلال۔ دھمیر۔ مالوڑ اور کولی میں ایسے نفوس کی تعداد نسبتاً کم ہے۔ قبیلہ ازیں اس کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ ضعیف ذکور کا اعلیٰ تناسب (۲۴۹ فی ہزار) و مگر ذات میں پایا جاتا ہے اور سب سے کمتر (۱۵۲) کالو میں اور ضعیف العمر اُنات کا ارفع تناسب (۲۹۱ فی ہزار) کو میٹر میں ظاہر ہوتا ہے اور سب سے کمتر (۱۸۴) پھر کالوں ہی میں واقع ہوتا ہے۔ اس سے رپورٹ بنگالہ اور رپورٹ ہند باتہ ۱۹۱۱ء کے مندرجہ نظریہ کی تائید ہوتی ہے کہ مقابلہ ادنیٰ ذاتوں کے اعلیٰ ذاتوں میں طویل العمری زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں اُنات کا اظہار بیجا نہیں ہے کہ ان ذاتوں کے مختلف معیار سائنس کا یہ قدرتی نتیجہ ہے کیونکہ بیچ بچات کا بالعموم قصبات اور دیہات کے کم صحت بخش حصوں میں مجموع ہوتا ہے جہاں یہ طبریا اور دوسرے امراض وبائی کی پوری قوت کی زد میں آتے ہیں اور دوسرے اعلیٰ ذاتیں بلحاظ حفظان صحت بہتر حالت میں بسر کرتی ہیں۔ اس کی تائید اس امر واقعہ سے ہوتی ہے کہ بیچ ذاتوں میں اوسط عمر ذکور کی ۲۵، ۴ اور اُنات کی ۲۴، ۴ ہے اور اسکے مقابلہ میں مجموعی طور پر ہندو ذکور اور اُنات کی اوسط عمر علی الترتیب ۲۵، ۸ اور ۲۵، ۴ ہوتی ہے۔

۱۹۶- مختلف مذاہب کے متبعین میں اطفال کا تناسب۔ چاروں اہم مذاہب کے اعتبار سے سب اہل اُنات عمر بار آور کی تعداد اور صاحب اولاد ہونے کی صلاحیت رکھنے والی عورتوں کا اطفال کی نسبت

نسب	نسب (۱۵ تا)		نسب (۱۵ تا)		نسب (۱۵ تا)		نسب (۱۵ تا)	
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء	۱۸۸۱ء	۱۸۷۱ء	۱۸۶۱ء	۱۸۵۱ء
ہندو	۲۱	۳۳	۳۳	۱۶۴	۱۵۶	۱۵۸		
اقوام قدیمہ	۳۱	۳۳	۳۳	۲۱۵	۲۰۹	۱۶۴		
مسلمان	۳۱	۳۵	۳۳	۱۶۸	۱۵۲	۱۵۲		
عیسائی	۳۱	۳۴	۳۱	۱۸۲	۱۷۳	۱۸۲		

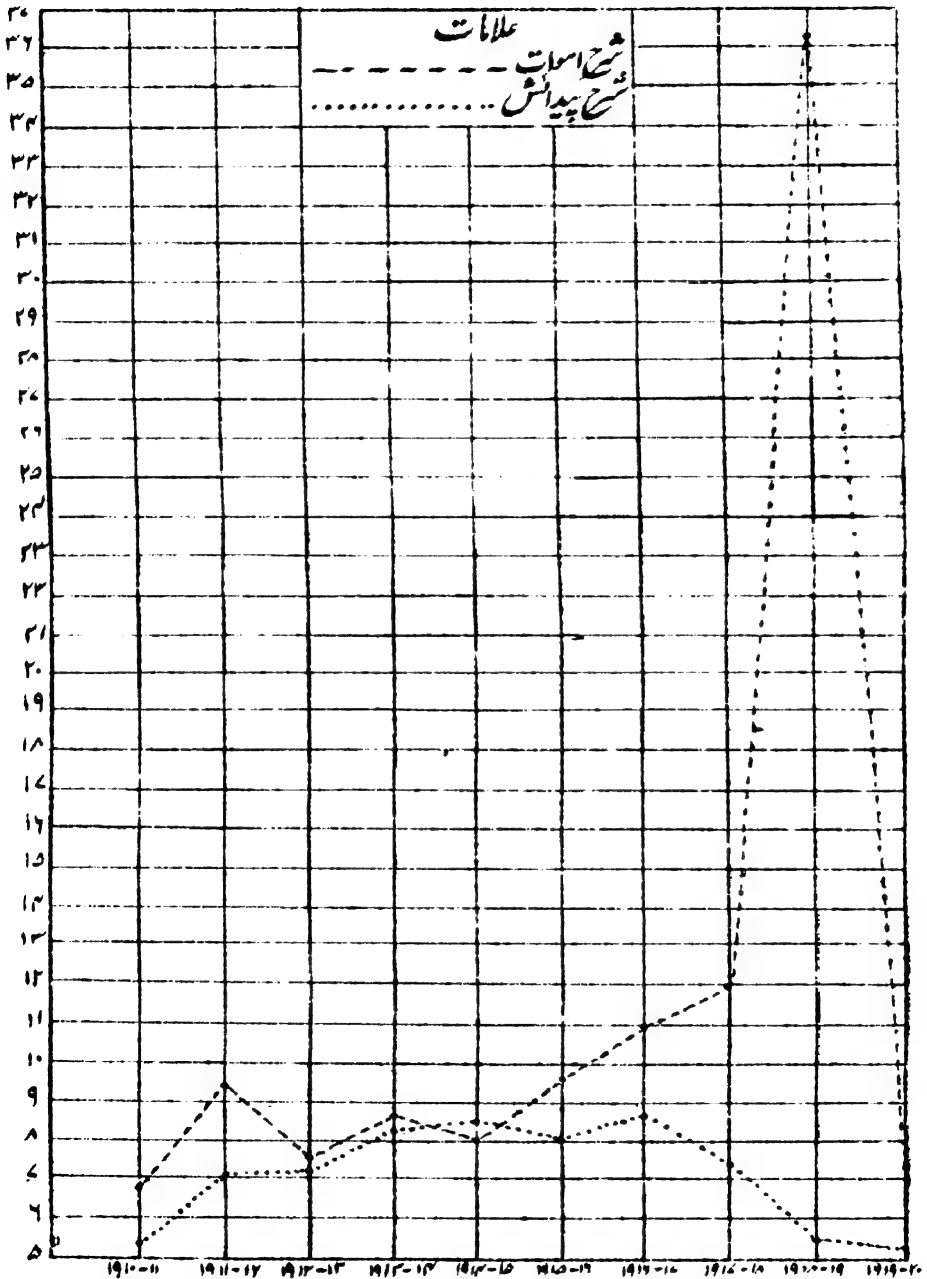
تناسب تحتہ مندرجہ ماشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ گو کہ صاحب اولاد بننے والیوں کی تعداد ان مذاہب کے متبعین میں تقریباً مساوی ہے لیکن اطفال کی تعداد بمقابل دوسروں کے اقوام قدیمہ

میں متدبر حد تک وافر ہے۔ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں شادی شدہ عورتوں کے تناسب میں اخطاط ہوا ہے تو اطفال کی تعداد چاروں مذاہب میں زیادہ ہو گئی ہے چونکہ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۲۱ء تک وہ سالہ زائمنہیں ایسے خاص حالات نمایاں نہیں رہے جو قوت تولید میں موجب ترقی ہو سکیں اس لئے اطفال کی تعداد کا یہ تناسبہ اضافہ اس امر پر دلاتا ہے کہ عمر بارآوری والی نچند اعمراتوں کی ہمت کی تعداد اس دور میں بہت زیادہ رہی ہے۔ باب اول میں بیان کیا گیا ہے کہ فیصد گنہدا اناتِ عمرہ ۱۵ سالہ زمانہ کے لحاظ سے اکندہ کی تعداد ۱۹۱۱ء کے (۹۵) سے بڑھ کر ۱۹۲۱ء میں (۱۱۱) ہو گئی۔ بہ الفاظ دیگر اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دور میں نوجوان بیاہی عورتیں اکثر گھروں میں فوت ہو گئی ہیں۔

۱۴۷۔ اعداد و شمار حیات و ممات۔ تحتہ بات نعیمہ نشان ۱۷۷ میں وہ سالہ دوران کی شرح حیات و ممات درج کی گئی ہے اور ذیل کے نقشہ میں اس کا اظہار انسانی صورت میں کیا گیا ہے۔

(نقشہ بر صفحہ ۱۷۷)

شکل ارتقائی شرح پیدائش و مائت ہر دو جنس ملاک مجربہ ویدوان ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء



دریانی عمر کے اطفال کی تعداد از روئے شمار تقریباً اس کی چوگنی یعنی ۱۵۸۳۷۹۲ ہے۔ اگرچہ ایک فی الوقت بوجہ کثیر اموات اطفال اس میں متدبہ لگی ہوئی چاہئے تھی۔ اس سے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ ولادت کے اندراجات درست و صحیح نہیں ہوتے۔ ممات کے متعلق بھی اندراجات قابل اطمینان نہیں ہیں کیونکہ حیات پر ممات کی زیادتی کو وارین پرتارکین وطن کے اضافہ کے ساتھ جمع کرنے سے ۱۹۱۱ء اور ۱۹۲۱ء کے حقیقی شمار کے اعداد کے درمیانی فرق کے (حیثیت باب اول) صریحاً فیصد کی توجیہ ہوتی ہے۔ اگرچہ کہ ممالک محروسہ کے اعداد و شمار حیات و ممات لائق اعتماد نہیں ہیں لیکن اس اعتبار سے ایک حد تک قابل قدر ضروری کہ ان سے ملک سرکار عالی کے حالات ولادت و ممات کے تغیرات کا سال بسال اندازہ ملتا ہے فقط

تخمینه نشان (۱) تقیم عمری ایک لاکھ نفوس ہندس (جلد تالیف) المجاہدہ ہمالا

عمر	نفوس	ذکور	اناث	عمر	نفوس	ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۰	۱۱۷۵	۲۱۶۵	۲۵۴۶	۵	۱۰۶۲	۱۰۳۹	۱۰۸۸
۱	۲۱۰۱	۱۰۳۹	۱۰۶۲	۱۰	۲۳۵۳	۱۴۴۶	۱۸۸۸
۲	۲۸۹۹	۱۸۲۳	۲۰۸۵	۱۵	۲۰۸۵	۱۸۲۳	۱۸۸۸
۳	۲۸۲۳	۲۳۸۰	۲۴۴۶	۲۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۴	۵۹۸۷	۲۱۹۸	۲۹۸۹	۲۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۵	۶۷۳۲	۲۰۰۶	۲۴۴۶	۳۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۶	۸۰۱۳	۱۵۸۷	۲۴۴۶	۳۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۷	۶۸۹۹	۲۴۴۶	۲۴۴۶	۴۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۸	۲۹۹۹	۲۴۴۶	۲۴۴۶	۴۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۹	۸۲۳۲	۱۳۹۱	۲۴۴۶	۵۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۱۰	۷۵۲۳	۲۴۴۶	۲۴۴۶	۵۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۱۱	۶۵۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۶۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۱۲	۵۵۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۶۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۱۳	۴۵۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۷۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۱۴	۳۵۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۷۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۱۵	۲۵۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۸۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۱۶	۱۵۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۸۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۱۷	۱۰۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۹۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۱۸	۵۹۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۹۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۱۹	۱۰۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۱۰۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۲۰	۱۰۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۱۰۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۲۱	۱۰۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۱۱۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۲۲	۱۰۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۱۱۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۲۳	۱۰۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۱۲۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۲۴	۱۰۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۱۲۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۲۵	۱۰۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۱۳۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۲۶	۱۰۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۱۳۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۲۷	۱۰۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۱۴۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۲۸	۱۰۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۱۴۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۲۹	۱۰۹۹	۱۰۷۹	۲۴۴۶	۱۵۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۳۰	۱۲۶۵۵	۵۷۴۳	۶۹۱۲	۱۵۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۳۱	۲۴۴۶	۲۹۶۶	۳۷۴۶	۱۶۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۳۲	۱۲۶۶	۸۸۶۶	۵۷۴۶	۱۶۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۳۳	۱۷۶۱	۳۷۴۶	۹۸۸۸	۱۷۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۳۴	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۱۷۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۳۵	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۱۸۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۳۶	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۱۸۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۳۷	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۱۹۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۳۸	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۱۹۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۳۹	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۲۰۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۴۰	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۲۰۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۴۱	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۲۱۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۴۲	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۲۱۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۴۳	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۲۲۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۴۴	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۲۲۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۴۵	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۲۳۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۴۶	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۲۳۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۴۷	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۲۴۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۴۸	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۲۴۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۴۹	۶۷۶۱	۲۹۶۶	۱۷۶۶	۲۵۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۵۰	۹۸۵۸	۵۰۲۹	۲۸۲۹	۲۵۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۵۱	۱۰۹۹	۶۷۶۱	۱۳۲۳	۲۶۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۵۲	۶۷۶۱	۵۷۶۲	۱۳۲۳	۲۶۵	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶
۵۳	۱۱۱	۸۳	۲۸	۲۷۰	۲۴۴۶	۲۳۸۰	۲۴۴۶

تختہ نصیرہ نشان (۲) باطلہا تقسیم عمری و سزا انصواری دی جہیز من مالک محرم سرکار عالی خیر خطہ قدوسی

۱۹۸۸		۱۹۸۹		۱۹۹۰		۱۹۹۱		۱۹۹۲		تتبع	
ذکر	انث	ذکر	انث	ذکر	انث	ذکر	انث	ذکر	انث	ذکر	انث
۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	۰
مالک محمد و سید کاظمی											
۲۴۶	۲۰۲	۲۹۵	۲۶۸	۱۶۵	۱۵۱	۲۹۱	۲۶۲	۲۶۲	۲۵۹	۱	۰
۲۲۸	۲۰۰	۲۵۱	۲۱۹	۲۲۲	۲۰۲	۲۰۲	۱۷۸	۱۵۵	۱۴۲	۲	۱
۲۹۱	۲۵۵	۲۷۲	۲۳۲	۳۰۶	۲۷۲	۳۷۰	۳۳۳	۲۵۶	۲۳۲	۳	۲
۳۲۵	۲۹۰	۲۴۲	۲۹۸	۲۷۲	۲۴۱	۳۲۸	۲۹۱	۲۷۸	۲۳۵	۴	۳
۳۸۲	۳۲۸	۲۳۸	۲۱۱	۲۰۷	۲۹۱	۳۱۶	۳۰۳	۳۰۹	۲۸۸	۵	۴
۱۴۵۲	۱۳۰۶	۱۵۹۲	۱۴۲۹	۱۴۷۲	۱۱۶۱	۱۵۰۸	۱۳۶۹	۱۲۷۰	۱۱۵۹	۶	۵
۱۲۹۷	۱۲۷۷	۱۳۳۵	۱۳۳۱	۱۴۷۵	۱۳۳۲	۱۴۷۲	۱۲۶۲	۱۵۰۲	۱۳۸۰	۷	۶
۱۰۴۲	۱۲۳۰	۸۹۰	۱۰۷۸	۱۱۱۷	۱۳۰۳	۹۵۵	۱۱۲۵	۱۱۰۲	۱۲۷۹	۸	۷
۸۰۵	۷۸۸	۷۸۰	۷۲۳	۷۷۵	۷۵۵	۷۶۷	۷۳۵	۷۰۰	۷۱۲	۹	۸
۹۸۶	۸۱۷	۹۸۲	۸۰۶	۸۹۲	۷۱۵	۹۵۲	۷۹۰	۸۸۰	۷۳۹	۱۰	۹
۹۱۳	۹۵۸	۹۱۵	۹۷۱	۹۶۵	۹۲۳	۹۰۱	۹۲۹	۸۳۲	۸۹۸	۱۱	۱۰
۹۱۰	۹۵۸	۹۳۲	۹۱۲	۹۷۶	۹۵۰	۹۲۲	۸۶۰	۹۰۹	۸۷۸	۱۲	۱۱
۴۶۳	۵۶۹	۴۴۱	۵۵۸	۵۲۳	۶۰۲	۴۹۳	۵۹۳	۴۹۷	۶۰۲	۱۳	۱۲
۶۷۹	۷۱۸	۷۰۲	۷۳۸	۷۱۹	۷۵۱	۷۱۳	۷۴۱	۷۱۲	۶۷۲	۱۴	۱۳
۲۶۹	۳۱۲	۲۳۶	۲۳۳	۲۸۶	۲۵۲	۲۸۱	۲۷۲	۳۰۲	۲۶۸	۱۵	۱۴
۴۷۹	۴۶۱	۴۹۵	۴۹۷	۵۱۱	۵۱۰	۵۰۶	۵۲۱	۵۱۱	۵۲۹	۱۶	۱۵
۱۳۲	۱۳۳	۹۲	۱۱۹	۱۳۷	۱۶۲	۱۱۵	۱۲۶	۱۳۸	۱۷۱	۱۷	۱۶
۵۶۹	۴۶۶	۶۱۷	۵۱۳	۵۴۹	۴۷۸	۵۸	۶۲	۷۵	۸۹	۱۸	۱۷
۲۴۴۲	۲۴۷۵	۲۴۶۳	۲۴۶۶	۲۵۱۱	۲۵۵۲	۲۵۱۰	۲۵۷۵	۲۵۷۳	۲۵۷۸	۱۹	۱۸
وسط عمر											
تلف											
۱۵۷۰	۱۳۸۹	۱۵۵۰	۱۳۸۶	۲۷۷۵	۲۴۴۲	۱۵۳۲	۱۳۷۲	۱۳۲۱	۱۱۰۳	۲۰	۱۹
۱۳۰۵	۱۳۰۲	۱۳۶۱	۱۳۷۷	۲۷۷۵	۲۴۴۲	۱۳۰۳	۱۳۰۹	۱۵۷۷	۱۳۸۰	۲۱	۲۰
۱۰۴۱	۱۲۲۲	۹۷۵	۱۱۷۲	۱۰۸۲	۱۲۹۱	۹۸۱	۱۱۷۲	۱۱۵۹	۱۳۷۳	۲۲	۲۱
۸۳۶	۸۱۰	۸۴۵	۷۸۸	۸۴۰	۸۰۷	۷۹۵	۷۶۱	۷۵۱	۷۶۲	۲۳	۲۲
۳۰۹۲	۳۱۵۲	۳۱۳۵	۳۱۳۵	۵۳۱۱	۵۵۹۸	۳۱۸۱	۳۰۹۱	۳۰۷۵	۳۰۷۷	۲۴	۲۳
۱۵۰۸	۱۵۹۹	۱۴۸۲	۱۶۰۲	۵۳۱۱	۵۵۹۸	۱۵۵۷	۱۷۱۳	۱۶۱۶	۱۷۰۷	۲۵	۲۴
۶۴۶	۵۳۲	۶۵۲	۵۴۶			۶۲۲	۵۸۰	۶۱۰	۵۹۸	۲۶	۲۵
۲۴۷۲	۲۴۳۳	۲۴۵۰	۲۴۵۴	.	.	۲۴۸۴	۲۴۵۹	۲۴۵۱	۲۴۵۴	۲۷	۲۶
وسط عمر											
فرهناواری											
۱۳۵۷	۱۲۳۸	۱۴۲۷	۱۴۶۵	۲۴۴۱	۲۳۵۵	۱۴۸۸	۱۳۶۴	۱۳۲۱	۱۲۱۹	۲۸	۲۷
۱۲۹۱	۱۲۵۷	۱۲۹۲	۱۳۰۰	۲۴۴۱	۲۳۵۵	۱۳۱۶	۱۲۳۳	۱۳۲۲	۱۳۸۱	۲۹	۲۸
۱۰۴۲	۱۲۴۷	۸۱۸	۹۹۵	۱۱۴۹	۱۳۱۵	۹۲۹	۱۰۷۷	۱۰۳۰	۱۱۷۸	۳۰	۲۹
۷۸۲	۷۷۱	۷۱۵	۶۶۹	۷۱۳	۷۰۵	۷۳۸	۷۰۸	۶۴۶	۶۵۷	۳۱	۳۰
۲۲۱۹	۲۴۴۲	۲۳۸۹	۲۴۴۷			۲۳۵۷	۲۳۵۴	۲۱۵۲	۲۱۶۵	۳۲	۳۱
۱۶۰۰	۱۶۴۴	۱۵۹۲	۱۷۳۹	۵۷۹۷	۵۳۰۵	۱۶۷۱	۱۸۵۴	۱۷۰۹	۱۷۷۸	۳۳	۳۲
۵۰۷	۴۱۹	۵۸۷	۴۸۵			۶۰۱	۵۳۰	۶۷۹	۶۴۱	۳۴	۳۳
۲۴۷۲	۲۴۵۷	۲۴۵۹	۲۴۵۶	.	.	۲۵۷۲	۲۵۵۶	۲۵۷۳	۲۵۷۶	۳۵	۳۴

تختیہ نشان (۳) تقسیم عمری دس ہزار نفوس آبادی ہر جنس بلحاظ ہر مذہب ایمہ

۱۹۸۸ء		۱۹۸۹ء		۱۹۹۰ء		۱۹۹۱ء		۱۹۹۲ء		مذہب
اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱
۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	ہندو
۱۲۸۶	۱۳۲۲	۱۶۰۹	۱۳۸۵	۱۲۸۵	۱۱۶۳	۱۵۱۸	۱۳۸۱	۱۲۵۶	۱۱۵۰	۵ تا ۱۰
۱۲۸۴	۱۲۸۲	۱۳۲۸	۱۳۳۹	۱۲۶۱	۱۳۱۳	۱۲۶۶	۱۲۶۱	۱۵۰۸	۱۳۸۱	۵ تا ۱۰
۱۰۳۵	۱۲۳۰	۸۹۵	۱۰۸۵	۱۱۱۶	۱۳۱۰	۹۴۶	۱۱۲۳	۱۱۰۶	۱۳۸۱	۱۰ تا ۱۵
۸۰۱	۶۵۵	۶۶۶	۶۲۱	۶۶۸	۶۵۳	۶۶۶	۶۳۶	۶۹۵	۶۱۴	۱۵ تا ۲۰
۳۲۳۵	۳۲۳۲	۳۲۶۲	۳۲۳۶	۳۲۵۹	۳۱۶۶	۳۲۶۸	۳۱۶۱	۳۱۱۶	۳۱۱۹	۲۰ تا ۳۰
۱۵۳۸	۱۶۰۳	۱۵۱۸	۱۶۶۸	۱۶۵۹	۱۶۶۸	۱۶۶۱	۱۶۸۳	۱۶۶۶	۱۶۸۹	۳۰ تا ۴۰
۶۶۸	۵۰۰	۶۱۱	۵۰۶	۵۸۱	۶۶۸	۶۰۸	۵۸۶	۶۳۳	۶۰۶	۴۰ تا ۶۰
۲۳۸۳	۲۳۸۳	۲۳۸۶	۲۳۸۳	۲۵۱۱	۲۵۱۱	۲۳۸۸	۲۵۶۳	۲۵۱۳	۲۵۵۸	۶۰ تا ۷۰
۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	درمیان
۱۰۶۰	۱۱۰۳	۱۲۸۲	۱۲۹۳	۱۱۶۳	۱۰۶۱	۱۳۵۹	۱۲۶۶	۱۲۶۳	۱۱۸۱	۵ تا ۱۰
۱۰۲۳	۱۱۸۰	۱۲۸۰	۱۲۶۲	۱۳۸۶	۱۲۶۸	۱۲۵۹	۱۲۱۱	۱۳۸۱	۱۳۱۱	۵ تا ۱۰
۶۹۹	۱۱۶۹	۸۶۶	۱۰۱۱	۱۱۱۶	۱۲۶۰	۱۰۱۵	۱۱۳۶	۱۰۸۶	۱۲۶۶	۱۰ تا ۱۵
۶۰۸	۶۸۱	۸۰۶	۶۸۶	۶۸۳	۶۶۸	۶۹۰	۶۶۶	۶۳۳	۶۳۳	۱۵ تا ۲۰
۳۶۸۳	۳۲۸۸	۳۲۶۶	۳۲۳۸	۳۲۸۱	۳۲۸۲	۳۲۵۶	۳۱۹۱	۳۱۵۸	۳۱۶۱	۲۰ تا ۳۰
۱۳۲۱	۱۶۸۳	۱۵۹۵	۱۶۶۶	۱۶۱۹	۱۸۰۰	۱۶۸۳	۱۸۲۶	۱۶۸۶	۱۶۲۸	۳۰ تا ۴۰
۲۵۵۲	۶۶۸	۶۶۶	۵۸۲	۶۳۰	۵۶۵	۶۶۶	۶۶۸	۶۸۶	۶۵۳	۴۰ تا ۶۰
۲۵۶۲	۲۵۵۸	۲۵۱۱	۲۵۶۶	۲۵۶۳	۲۶۰۰	۲۵۶۳	۲۶۰۱	۲۵۶۶	۲۶۰۱	۶۰ تا ۷۰
۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	عیسائی
۱۶۳۰	۹۸۱	۱۲۸۶	۱۰۸۵	۱۳۸۱	۱۰۶۱	۱۵۸۸	۱۲۶۶	۱۳۸۰	۱۰۸۶	۵ تا ۱۰
۱۲۸۵	۹۳۸	۱۳۱۵	۱۱۰۶	۱۲۹۶	۱۱۳۲	۱۳۸۱	۱۲۰۲	۱۵۶۶	۱۲۶۶	۱۰ تا ۱۵
۱۱۸۱	۸۶۱	۱۱۳۳	۸۰۱	۱۲۳۸	۱۰۶۱	۱۱۳۵	۱۰۶۶	۱۲۹۵	۱۳۲۶	۱۵ تا ۲۰
۱۰۸۶	۶۶۰	۱۰۸۶	۶۸۹	۱۰۱۸	۶۱۹	۹۳۱	۶۳۸	۸۱۵	۶۸۸	۲۰ تا ۳۰
۳۱۶۳	۵۰۰۹	۳۲۶۶	۳۸۳۵	۳۲۶۵	۳۳۰۲	۳۲۶۶	۳۹۰۰	۳۸۰۳	۳۳۲۸	۳۰ تا ۴۰
۱۲۶۶	۱۲۸۰	۱۳۸۸	۱۱۵۸	۱۳۱۶	۱۲۶۶	۱۲۶۶	۱۲۶۶	۱۳۶۶	۱۵۱۵	۴۰ تا ۶۰
۳۲۰	۳۰۱	۳۹۹	۳۲۹	۳۲۳	۳۸۸	۳۲۰	۳۲۰	۳۲۰	۳۲۰	۶۰ تا ۷۰
۳۳۸۳	۲۵۶۳	۳۲۳۳	۳۲۵۰	۳۲۳۸	۳۲۶۶	۳۲۳۳	۳۲۳۳	۳۲۳۳	۳۲۳۳	۷۰ تا ۸۰
۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	جینی
۱۱۸۲	۱۰۶۳	۱۳۹۸	۱۰۶۳	۱۱۹۰	۹۰۸	۱۳۵۹	۱۰۶۶	۱۵۵۸	۱۱۶۶	۵ تا ۱۰
۸۰۳	۹۸۸	۱۱۳۶	۱۰۶۲	۱۱۵۸	۱۰۱۵	۱۲۰۱	۱۰۸۵	۱۲۶۶	۱۱۶۶	۱۰ تا ۱۵
۸۶۵	۹۸۰	۹۱۵	۱۰۵۹	۱۱۳۵	۱۲۶۸	۹۶۳	۱۱۲۳	۱۰۸۶	۱۱۹۳	۱۵ تا ۲۰
۸۰۶	۶۹۰	۸۱۸	۶۶۵	۸۰۱	۸۲۸	۸۰۵	۶۶۲	۸۰۵	۸۳۶	۲۰ تا ۳۰
۳۵۰۵	۳۶۸۲	۳۲۸۶	۳۵۶۳	۳۲۵۶	۳۲۸۳	۳۳۹۵	۳۲۵۶	۳۲۸۱	۳۲۳۹	۳۰ تا ۴۰
۱۶۹۶	۱۶۱۵	۱۶۲۹	۱۶۶۱	۱۶۶۰	۱۹۸۹	۱۶۶۸	۱۹۶۰	۱۶۶۹	۱۸۸۹	۴۰ تا ۶۰
۸۶۶	۶۱۲	۶۶۰	۵۵۵	۵۱۹	۵۰۳	۶۱۸	۶۲۸	۶۱۰	۶۸۹	۶۰ تا ۷۰
۲۶۶۶	۲۶۶۶	۲۵۶۶	۲۶۶۱	۲۵۰۶	۲۶۶۸	۲۵۶۶	۲۶۶۶	۲۶۶۶	۲۶۶۶	۷۰ تا ۸۰
۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	قسیم
.	.	۱۶۹۳	۱۵۰۱	۱۵۸۶	۱۲۶۶	۱۹۰۶	۱۶۶۶	۱۶۶۶	۱۴۸۸	۵ تا ۱۰
.	.	۱۳۵۶	۱۵۸۰	۱۴۳۰	۱۵۴۳	۱۵۸۲	۱۵۶۰	۱۵۹۶	۱۵۵۹	۱۰ تا ۱۵
.	.	۱۰۳۳	۱۱۹۰	۱۱۸۶	۱۲۸۸	۹۹۸	۱۱۸۳	۱۱۸۶	۱۲۵۰	۱۵ تا ۲۰
.	.	۶۶۶	۵۸۱	۸۳۱	۶۰۵	۶۵۰	۶۶۸	۶۰۵	۵۹۲	۲۰ تا ۳۰
.	.	۳۲۳۳	۳۲۵۹	۳۲۵۱	۳۱۱۲	۳۱۰۶	۲۹۱۵	۲۹۹۱	۲۹۳۸	۳۰ تا ۴۰
.	.	۱۴۲۲	۱۶۰۶	۱۳۳۹	۱۶۵۱	۱۲۵۳	۱۵۵۱	۱۴۶۵	۱۶۶۳	۴۰ تا ۶۰
.	.	۵۰۲	۵۴۳	۴۵۲	۴۳۸	۵۰۸	۵۰۲	۵۵۰	۵۶۸	۶۰ تا ۷۰
.	.	۲۲۵۸	۲۲۸۱	۲۲۶۸	۲۳۵۸	۲۲۵۰	۲۳۶۳	۲۳۶۳	۲۳۶۳	۷۰ تا ۸۰

توضیح پیشان (۴) تقسیم عمری یکسزافوس آبادی هر خنسل لحاظ بعضیات یا قوم

ذات یا قوم	نوکور - تعدادنی هر از عمره				اناث - تعدادنی هر از عمره			
	ت. ۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
هندو								
(۱) برهمن	۹۲	۱۳۸	۱۰۵	۳۳۰	۲۳۲	۱۲۹	۱۳۹	۳۹۵
(۲) دیشنر	۱۱۲	۱۴۳	۸۸	۳۰۸	۲۲۹	۱۱۱	۱۲۰	۳۹۲
(۳) گکلا	۱۲۳	۱۴۱	۱۰۹	۳۹۲	۲۳۳	۱۳۳	۱۵۱	۳۴۰
(۴) گوندلا	۱۲۱	۱۹۲	۱۴۳	۳۹۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۲۹	۳۶۲
(۵) کاپو	۱۲۱	۱۵۲	۱۰۳	۳۹۴	۲۲۴	۱۲۱	۱۵۱	۳۴۹
(۶) کولی	۱۱۲	۱۴۱	۱۴۲	۳۹۵	۱۴۸	۱۴۳	۱۲۱	۳۲۸
(۷) کوشی	۱۲۲	۱۳۴	۱۲۱	۴۰۵	۲۱۵	۱۳۱	۱۲۳	۳۲۹
(۸) لنگایت	۱۴۶	۱۶۶	۹۸	۳۵۴	۲۳۳	۱۲۴	۱۲۵	۳۸۹
(۹) مادنگا	۱۲۰	۱۶۶	۱۴۱	۳۴۵	۱۹۰	۱۱۵	۱۲۹	۳۰۶
(۱۰) مانگ	۱۲۹	۱۶۸	۹۵	۳۹۵	۲۱۳	۱۳۵	۱۶۱	۳۸۳
(۱۱) بهار	۱۴۰	۱۹۸	۹۹	۳۱۴	۲۳۹	۱۶۳	۱۹۳	۳۸۰
(۱۲) مالا	۱۲۱	۱۶۲	۱۴۹	۳۴۲	۱۹۶	۱۱۹	۱۵۳	۳۱۶
(۱۳) مریشا	۱۲۳	۸۰	۱۲۳	۳۴۳	۲۳۱	۱۳۱	۱۹۳	۳۸۰
(۱۴) منور	۱۰۹	۱۵۰	۱۱۶	۳۸۹	۲۳۶	۱۳۶	۱۴۲	۳۶۹
(۱۵) متراسی	۱۱۳	۱۶۱	۱۲۰	۳۵۹	۲۲۰	۱۱۴	۱۵۲	۳۴۴
(۱۶) سالی	۱۵۲	۱۲۵	۱۱۵	۳۴۲	۲۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۳۵۴
(۱۷) تلگا	۱۲۲	۱۴۶	۱۱۲	۳۸۳	۲۳۵	۱۴۱	۱۶۸	۳۶۲
مسلمان								
(۱۸) پنهان	۱۰۱	۱۱۹	۹۵	۳۴۲	۲۴۳	۱۳۳	۱۶۳	۳۵۸
(۱۹) سید	۹۵	۱۵۲	۱۱۴	۳۴۴	۲۶۲	۹۶	۱۳۴	۳۹۳
(۲۰) شیخ	۱۱۵	۱۵۲	۱۰۹	۴۰۱	۲۲۱	۱۲۲	۱۶۲	۳۹۴
عیسائی								
(۲۱) دینی عیسائی	۱۲۳	۱۴۵	۱۱۳	۳۴۰	۲۱۸	۱۳۸	۱۴۹	۳۹۰
مسیحی								
(۲۲) گوند	۱۳۴	۱۶۸	۱۳۸	۳۴۲	۱۸۶	۱۱۹	۱۶۳	۳۴۶
(۲۳) لبارا	۱۶۴	۱۹۲	۱۰۲	۳۲۹	۲۱۰	۱۸۲	۱۴۲	۳۲۸

۱۸۱

تخصیص نشانه (۴) الف تناسب اطفال معمران درون ۲ ساله اشخاص معمران از بهر سال
 بهر اقله اشخاص معمره آتا به بعضی ذات یا قوم و تناسب انات کتبی اعمارده آتا ۴۰ فیصد نشانه

ذات یا قوم	تناسب اطفال بر حسب فی صد		تناسب اشخاص معمران از بهر سال		تعداد انات کتبی اعمارده آتا ۴۰ فیصد انات
	انات کتبی اعمارده آتا ۴۰ فیصد اشخاص معمران	اشخاص معمران فی صد	ذکور	انات	
۱	۲	۳	۴	۵	۶
هندو					
برهمن	۵۸	۱۶۳	۵۴	۵۹	۳۱
ویشنو	۶۳	۱۶۶	۶۱	۷۱	۳۱
گلا	۷۱	۲۱۶	۵۹	۶۴	۲۶
گوندلا	۸۱	۲۴۷	۳۹	۵۱	۲۷
کاپو	۷۰	۲۰۹	۵۷	۷۹	۲۷
کوتلی	۶۸	۲۲۶	۴۴	۵۳	۲۸
کوتلی	۶۸	۲۱۵	۵۳	۸۴	۲۴
لنگایت	۷۸	۱۹۹	۶۵	۷۳	۲۹
مادیگا	۷۱	۲۰۸	۵۱	۵۰	۳۶
مانگ	۷۶	۱۹۵	۵۴	۶۵	۳۰
مار	۱۰۰	۲۱۷	۷۵	۵۰	۳۲
مالا	۶۳	۲۱۲	۴۳	۴۸	۲۸
میشا	۶۳	۱۶۷	۵۲	۵۶	۳۲
منور	۷۱	۲۱۴	۶۱	۶۸	۲۴
نتراسی	۷۳	۱۹۵	۶۷	۵۷	۲۵
ساکے	۷۵	۲۰۸	۶۲	۷۳	۲۷
تلگا	۷۷	۲۲۹	۶۲	۵۹	۲۵
مسلمان					
پنجان	۶۳	۲۱۳	۵۵	۷۵	۲۹
سید	۶۲	۱۸۳	۶۹	۷۱	۲۷
شیخ	۷۰	۱۸۵	۵۵	۵۸	۳۰
عیسائی					
دینی عیسائی	۸۱	۲۱۳	۵۹	۴۶	۲۹
قدیمه					
گوند	۸۲	۲۱۵	۵۶	۶۵	۲۷
لباڑا	۱۰۹	۳۱۱	۶۴	۶۹	۲۴

[illegible]

تختہ ضمیمہ نشان (۶) تفاوت آبادی در بعض مدتہائے عمر

تفاوت فیصد آبادی (بیشی و کمی -)						منبع و خط قدرتی	
۶۰ و زائد	۵۰ تا ۶۰	۴۰ تا ۵۰	۳۰ تا ۴۰	۲۰ تا ۳۰	۱۰ تا ۲۰		
۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	
۳۰۴۱+	۱۹۶۹+	۱۶۵۰+	۲۵۷+	۲۶۶۹+	۱۹۶۲+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	مناک خروسیہ کلہ
۱۲۱۲-	۳۶۴+	۲۵۸-	۱۸۶۷+	۱۳۶۲-	۳۵۳-	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۳۶۶۹+	۱۸۶۹+	۱۸۶۰+	۳۶۱+	۳۸۸۸+	۲۰۶۰+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۰۵۱+	۶۶۶-	۱۰۱۲-	۶۶۹+	۸۵۵-	۶۶۸-	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۲۳۱۳+	۲۰۶۵+	۲۱۱۶	۱۵۱۲+	۲۵۵۵+	۱۶۵۵+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	تختہ نشانہ
.	.	.	۱۳۵۸+	۲۵۳-	۳۵۳-	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
.	.	.	۱۱۵۹+	۲۶۶۸+	۲۱۶۳+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۲۰۶-	۳۰۰-	۶۵۳-	۱۲۶۳+	۹۶۱-	۳۶۶-	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۲۰۵۵+	۳۶۶۲+	۲۸۵۸	۳۲۶۲+	۶۳۶۲+	۱۲۶۹+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	بلدہ حیدر آباد
.	.	.	۲۳۶۳+	۱۶۶۱+	۸۶۰+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
.	.	.	۱۳۶۱+	۱۳۶۱+	۱۱۶۶+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۲۹۱۷-	۱۶۶۷-	۱۸۶۵-	۱۱۶۸-	۲۲۶۳-	۱۹۶۳-	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۱۰۵۳۲	۰۶۸+	۲۶۱-	۶۱۷-	۱۴۶۶+	۹۶۵+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	اطراف بلدہ
.	.	.	۲۱۶۲+	۰۶۶+	۷۶۹+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
.	.	.	۸۶۸+	۳۰۶۲+	۲۳۶۶+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۸۶۰-	۷۶۷-	۲۸۸-	۱۰۶۲+	۶۶۲-	۷۶۲-	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۲۳۶۹+	۳۰۰۰+	۲۷۶۲+	۲۲۶۵+	۳۳۶۱+	۲۶۶۲+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	درنگل
.	.	.	۱۸۶۳+	۲۵۸+	۱۱۶۶+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
.	.	.	۹۶۸-	۱۵۲-	۲۵۹-	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۳۶۳-	۱۶۸+	۲۸۲+	۱۹۶۷+	۶۰۶-	۲۶۲+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۱۴۶۴+	۱۹۰۹+	۱۵۶۸+	۱۳۶۹+	۱۵۶۲+	۱۶۶۷+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	کریم نگر
.	.	.	۰۶۷-	۱۲۶۸-	۵۶۳-	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
.	.	.	۲۶۷-	۱۱۶۵+	۹۶۲+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۱۶۶-	۲۶۶+	۱۱۶۳-	۱۸۰۹+	۳۶۰-	۳۶۰-	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۷۶۲۳	۱۳۶۷+	۸۶۵+	۱۸۶۳+	۲۶۲+	۷۶۹+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	عادل آباد
.	.	.	۱۵۶۱+	۹۶۶+	۱۷۶۷+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
.	.	.	۹۵۶۵+	۱۴۶۶۹	۱۲۶۶۰+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
۳۶۶۲	۱۵۶۰+	۱۶۶+	۲۹۶۰+	۵۶۵-	۵۶۷+	۱۸۹۱ تا ۱۸۹۱	
مجموعہ تفاوت بعضیہ							

میدک

نظام آباد

محبوب نگر

ملک ندره

درستواری

روزنگ آباد

سیستر

ناندیر

پیر بھنی

گلبرگ شریف

عثمان آباد

راپور

سید

۳۰۶۷+	۱۷۶۲+	۲۶۵۷+	۲۰۶۲۷+	۲۶۵۵+	۱۱۵۷+	۱۸۹۱	۱۸۹۱
.	.	.	۱۶۵۳+	۲۹-	۰۵۵+	۱۹۰۱	۱۸۹۱
.	.	.	۶۷۶۷+	۱۱۵۹+	۸۶۳+	۱۹۱۱	۱۹۰۱
۸۶۰-	۶۵۹-	۶۵۹-	۱۰۵۵+	۱۱۵۱-	۵۵۸-	۱۹۲۱	۱۹۱۱
۱۹۶۹+	۱۱۵۷+	۱۷۵۰+	۱۶۵۱+	۱۱۵۰+	۱۰۵۶+	۱۸۹۱	۱۸۹۱
.	.	.	۲۵۲۷+	۱۱۵۱-	۰۵۶-	۱۹۰۱	۱۸۹۱
۵۵۰-	۹۵۸-	۱۷۵۰-	۲۵۵۸-	۰۵۶-	۱۰۵۳-	۱۹۱۱	۱۹۰۱
۵۸۵۶+	۲۵۲۷+	۲۳۵۶+	۹۵۹+	۱۶۵۳-	۱۱۵۶-	۱۹۲۱	۱۹۱۱
.	.	.	۳۱۶۰+	۰۵۵۳+	۳۵۲۷+	۱۸۹۱	۱۸۹۱
.	.	.	۳۵۳۷-	۹۵۰+	۵۵۸+	۱۹۰۱	۱۹۰۱
۲۶۵۸+	۳۵۰۰-	۲۵۱۰-	۱۲۵۳+	۰۵۵+	۰۵۳+	۱۹۱۱	۱۹۰۱
۲۱۵۷+	۲۹۹۹+	۲۶۵۹+	۱۵۵۲+	۳۲۱۰+	۲۷۵۳+	۱۸۹۱	۱۸۹۱
.	.	.	۱۲۵۵+	۵۵۹+	۱۲۵۰+	۱۹۰۱	۱۹۰۱
۹۵۶-	۶۵۱-	۷۶۳-	۱۵۸+	۱۸۱۲-	۸۱۲-	۱۹۱۱	۱۹۱۱
۳۳۵۳+	۱۳۵۵+	۱۳۵۱+	۸۵۱-	۲۹۱۲+	۱۷۵۶+	۱۸۹۱	۱۸۹۱
.	.	.	۲۳۵۸+	۲۳۵۵-	۱۰۵۳-	۱۹۰۱	۱۸۹۱
.	.	.	۲۵۸-	۲۳۱۲+	۱۸۵۲+	۱۹۱۱	۱۹۰۱
۴۶۶۶+	۹۵۹-	۱۳۵۶-	۱۵۰+	۲۵۲-	۹۵۰-	۱۹۲۱	۱۹۱۱
۴۱۵۳+	۱۳۵۶+	۱۱۵۸+	۶۵۵+	۱۲۵۶+	۱۳۵۲+	۱۸۹۱	۱۸۹۱
.	.	.	۷۵۶+	۲۳۷۷-	۱۳۹-	۱۹۰۱	۱۸۹۱
.	.	.	۱۳۷-	۲۳۵۸+	۲۵۵+	۱۹۱۱	۱۹۰۱
۱۱۶۱۰-	۱۵۵۸-	۲۳۵۰-	۴۵۳-	۱۶۵۸-	۱۶۵۹-	۱۹۲۱	۱۹۱۱
۳۳۵۳+	۲۱۵۲+	۱۳۷۷+	۶۵۳-	۱۹۱۹+	۱۵۵۰+	۱۹۰۱	۱۸۹۱
.	.	.	۴۵۳+	۲۳۹۰-	۲۳۹۰-	۱۹۰۱	۱۸۹۱
.	.	.	۸۵۳-	۲۳۳۳+	۲۳۷۷-	۱۹۱۱	۱۹۰۱
۶۵۰-	۲۱۵۲-	۳۳۵۰-	۶۵۸-	۲۳۱۰-	۲۳۵۸-	۱۹۲۱	۱۹۱۱
۷۶۲-	۱۱۵۹-	۱۸۵۳-	۱۶۵۸-	۱۳۵۶-	۰۵۵-	۱۹۰۱	۱۸۹۱
.	.	.	۱۳۷-	۲۳۷۷-	۲۰۵۳-	۱۹۰۱	۱۸۹۱
.	.	.	۲۵۰-	۷۱۵۶+	۳۹۵۸+	۱۹۱۱	۱۹۰۱
۷۵۶۶+	۳۵۲-	۱۵۵۷-	۲۳۲۲+	۱۵۰-	۳۵۹-	۱۹۲۱	۱۹۱۱
۷۶۵۲۰-	۲۹۵۵+	۳۷۵۲+	۲۱۵۰+	۲۱۵۷+	۱۶۵۵+	۱۸۹۱	۱۸۹۱
.	.	.	۵۵۹+	۳۳۵۶-	۱۹۶۸-	۱۹۰۱	۱۸۹۱
۱۳۵۵+	۸۱۲-	۵۵۸-	۱۵۵۲-	۳۶۹۹+	۲۰۵۶+	۱۹۱۱	۱۹۰۱
۲۵۰-	۱۳۵۱-	۱۶۵۵-	۲۰۵۲-	۵۵۵+	۲۳۵۹+	۱۸۹۱	۱۸۹۱
.	.	.	۶۸۱۰+	۲۷۷۷-	۱۳۷۳+	۱۹۰۱	۱۸۹۱
۱۳۵۷-	۳۵۳-	۵۵۶-	۳۷۵۵+	۱۳۱۹+	۵۵۵۹+	۱۹۱۱	۱۹۰۱
۳۵۵۹+	۲۶۵۱+	۱۳۵۶+	۱۱۵۶-	۳۹۶۶+	۱۹۵۲+	۱۸۹۱	۱۸۹۱
.	.	.	۲۰۵۶+	۲۶۱۵-	۱۶۵۵-	۱۹۰۱	۱۸۹۱
۱۲۵۹+	۷۵۰-	۱۰۵۸-	۱۱۵۷+	۱۶۱+	۴۵۰-	۱۹۲۱	۱۹۱۱
۱۰۸۵۸+	۷۶۵۶+	۲۹۵۵+	۱۳۵۲-	۱۱۹۱۹+	۳۸۵۵+	۱۸۹۱	۱۸۹۱
.	.	.	۷۳۵۷+	۱۶۵۲-	۰۵۷-	۱۹۰۱	۱۸۹۱
.	.	.	۹۰۲۲+	۹۱۵۸+	۹۵۵۶+	۱۹۱۱	۱۹۰۱
۲۵۲-	۱۳۵۸-	۵۵۹-	۷۶۵-	۸۵۸-	۶۵۳-	۱۹۲۱	۱۹۱۱
۳۳۵۸+	۱۶۵۲+	۱۱۵۶+	۲۵۸+	۲۷۸+	۱۳۶۳+	۱۸۹۱	۱۸۹۱
.	.	.	۵۵۵+	۲۳۵۸-	۱۵۵۰-	۱۹۰۱	۱۸۹۱
.	.	.	۵۵۱-	۲۳۵۰+	۱۷۵۱+	۱۹۱۱	۱۹۰۱
۱۲۸-	۱۲۶۰-	۱۶۵۰-	۲۵۳+	۷۶۱-	۵۶۶-	۱۹۲۱	۱۹۱۱

تختہ ضمیمہ نشان (۷) - شرح ولادت بلجاط خیس و خطہ قدرتی

تعداد ولادت فی ہزار نفوس جلد آبادی (بلجاط مردم شماری بابتہ ۱۹۱۱ء)					سال
ممالک محروسہ سرکاری		بلدہ حیدر آباد		مرتبہ اولی (مطلقاً)	
ہر دو جنس	ذکور	اناث	ہر دو جنس	ہر دو جنس	
۲	۳	۴	۵	۶	۱
۵۷۴	۱۶۷۳	۱۶۷۰	۵۷۳	۶۷۳	۱۹۱۱ء
۷۷۲	۱۳۷۰	۱۳۷۱	۶۷۱	۷۷۹	۱۹۱۲ء
۷۷۲	۱۷۷۶	۱۷۷۳	۶۷۴	۷۷۳	۱۹۱۳ء
۸۷۴	۱۹۷۶	۱۹۷۲	۸۷۵	۷۷۵	۱۹۱۴ء
۸۷۷	۱۹۷۳	۱۸۷۸	۸۷۶	۸۷۰	۱۹۱۵ء
۸۷۳	۱۹۷۴	۱۰۷۳	۸۷۵	۷۷۳	۱۹۱۶ء
۸۷۸	۱۵۷۹	۱۴۷۷	۹۷۳	۷۷۹	۱۹۱۷ء
۷۷۶	۱۳۷۹	۱۳۷۰	۸۷۲	۷۷۵	۱۹۱۸ء
۵۷۴	۱۳۷۳	۱۱۷۸	۷۷۰	۷۷۳	۱۹۱۹ء
۵۷۳	۱۰۷۳	۱۰۷۲	۷۷۳	۷۷۰	۱۹۲۰ء

تختہ ضمیمہ نشان (۸) - شرح ممات بلجاط خیس و خطہ قدرتی

تعداد اموات فی ہزار نفوس جلد آبادی (بلجاط مردم شماری بابتہ ۱۹۱۱ء)					سال
ممالک محروسہ سرکاری		بلدہ حیدر آباد		مرتبہ اولی	
ہر دو جنس	ذکور	اناث	ہر دو جنس		
۲	۳	۴	۵	۶	۱
۶۷۸	۱۶۷۷	۱۰۷۰	۶۷۳	۶۷۵	۱۹۱۱ء
۵۷۷	۳۷۷۶	۳۷۷۲	۷۷۶	۱۰۷۰	۱۹۱۲ء
۷۷۷	۱۱۷۲	۱۱۷۸	۶۷۵	۸۷۵	۱۹۱۳ء
۸۷۹	۱۳۷۱	۱۳۷۵	۸۷۹	۸۷۷	۱۹۱۴ء
۸۷۲	۱۱۷۴	۱۰۷۶	۸۷۹	۷۷۴	۱۹۱۵ء
۹۷۸	۱۴۷۵	۱۶۷۶	۸۷۲	۱۰۷۸	۱۹۱۶ء
۱۱۷۰	۳۵۷۵	۴۰۷۵	۹۷۴	۱۰۷۷	۱۹۱۷ء
۱۲۷۰	۱۹۷۷	۲۸۷۹	۱۳۷۹	۱۰۷۱	۱۹۱۸ء
۳۶۷۲	۲۰۷۹	۲۸۷۰	۳۷۷۵	۳۵۷۵	۱۹۱۹ء
۷۷۵	۱۸۷۶	۱۹۷۳	۷۷۹	۶۷۲	۱۹۲۰ء

بائشتم

(جنس)

۱۴۸۔ حوالہ اعداد و شمار۔ اگرچہ کل امپیریل ٹیلز میں آبادی کی تقسیم لمباط جنس قائم رکھی گئی ہے لیکن اس باب کے لئے کوئی خاص ٹیل مرتب نہیں کیا گیا۔ جو ٹیلز کہ اس باب کے مباحث کے لئے بالخصوص سوا دہیا کرتے ہیں وہ تین ہیں (۱) ٹیل غزہ، جہیں جنس کے اعداد و شمار کیساتھ ساتھ عمر، مذہب اور حالت ازدواجی کے اعداد و شمار دئے گئے ہیں (۲) ٹیل نمبر (۱۶) جہیں انہیں اعداد و شمار کو ذات، قوم یا نسل کیساتھ جمع کیا گیا ہے (۳) ٹیل نمبر (۱۱) جہیں ممالک محروسہ سرکار عالی میں شمار شدہ ذکور و اناث کے مقامات و لاوت ظاہر کئے گئے ہیں۔ امپیریل ٹیل نمبر (۱) میں آبادی کی جنسوری تقسیم لمباط اضلاع ظاہر کی گئی ہے اور اسٹیٹ ٹیل نمبر (۱) میں یہی تفصیلات تعلقہ واری درج کئے گئے ہیں۔ تختہ جات مردم شماری سے جو متقابل اور مناسبہ اعداد و ترتیب دئے گئے ہیں وہ تختہ جات ضمیمہ مصوبہ باب ہذا میں درج کئے گئے ہیں۔ انکے منجملہ:-

تختہ اول میں گزشتہ چاروں مردم شماروں کے اعتبار سے جنسوں کا عام تناسب بنی بنیاداً قدرتی و اضلاع دکھایا گیا ہے۔

تختہ دوم میں مختلف معیاد ہائے عمر پر جنسوں کا تناسب لمباط مذہب درج کیا گیا ہے۔
 تختہ سوم میں تناسب جنسی مختلف مدت ہائے عمر پر لمباط مذہب و خطہ ہائے ملک دکھایا گیا ہے۔
 تختہ چہارم میں بعض منتخب ذاتوں کے اعتبار سے جنس کی تقسیم کی صراحت کی گئی ہے۔
 تختہ پنجم میں ہر جنس کے قلمبند شدہ حقیقی اعداد و جیات و ممات بدوران وہ سالہ متعلقہ (۱) بلکہ جدید آباد (۲) و اضلاع درج کئے گئے ہیں

۱۴۹۔ متوازن مردم شماروں میں جنس کا تناسب۔ ۱۹۲۱ء میں ملک سرکار عالی کی حقیقی آبادی کے ہر ہزار ذکور کے مقابلہ میں اناث کا جو تناسب پڑتا ہے وہ حاشیہ میں درج کیا گیا ہے

سال	تعداد انات بمقابلہ ہزار
۱۸۹۱ء	۹۶۴
۱۸۹۰ء	۹۶۴
۱۸۸۹ء	۹۶۸
۱۸۸۸ء	۹۶۶

اور سابقہ تینوں مردم شماروں میں جو مماثلہ تناسب تھا وہ بھی بغرض تقابل دکھایا گیا ہے۔ یہ تناسب جس میں ہمیشہ انات کی قلت ظاہر ہوتی ہے ۱۸۹۱ء اور ۱۸۹۰ء میں ایک حال پر قائم تھا۔ سابقہ مردم شماری (۱۸۹۱ء) میں اس میں کچھ اضافہ ہوا لیکن پھر ازر وئے شمار حالیہ

اس میں انحطاط پیدا ہو گیا ہے۔ یہاں یہ ذکر بے محل نہیں ہے کہ اس وہ سالہ دوران میں بحر پنجاب کے کل صوبہ جات ہند میں انات کے تناسب میں نمایاں انحطاط رہا ہے۔ چنانچہ تختہ مند رجہ حاشہ میں چند بڑے صوبہ جات کے مناسبہ اعداد بغرض وضاحت

نام صوبہ یا ریاست	تعداد انات بمقابلہ ہزار	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء
ملک سرکار عالی	۹۶۸	۹۶۶	۹۶۶
ہندوستان	۹۵۴	۹۴۵	۹۴۵
بنگالی	۹۳۳	۹۰۱	۹۰۱
مدراں	۱۰۳۲	۱۰۲۸	۱۰۲۸
صوبہ متوسط برار	۱۰۰۸	۱۰۰۱	۱۰۰۱
بنگال	۹۴۵	۹۳۳	۹۳۳
بہار و اڑیسہ	۱۰۴۳	۱۰۲۲	۱۰۲۲
صوبہ جات متحدہ پنجاب	۹۱۴	۹۱۲	۸۳۰

درج کئے گئے ہیں متصلہ صوبہ جات سے تقابل کیا جائے تو ملک سرکار عالی میں صوبہ بنی کی طرح انات کے مقابل میں ذکر کی جیسی ہے اور صوبہ جات متوسط و برار اور مدراس میں عورتوں کا غلبہ ہے۔ اس ضمن میں یہ ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں جس کا تناسب کل ہندوستان اور اکثر صوبہ جات کلاں کے تناسب کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے صرف چند ہی صوبہ جات ایسے ہیں جن میں انات کا غلبہ ہے۔

۱۵۰۔ صحت تختہ جات۔ مغربی یورپ کے ممالک میں ذکور سے انات زیادہ ہیں۔ مثلاً برطانیہ عظمیٰ میں ہزار مردوں کے مقابل میں (۱۰۹۳) عورتوں کا تناسب ہے۔ اس تناسب میں ۱۹۱۱ء کے ۱۰۶۶ سے حالیہ مردم شماری میں ۱۰۹۳ تک جو اضافہ ہوا ہے اس کی وجہ بڑی حد تک یہ ہو سکتی ہے کہ جنگ عظیم میں جس ذکور نے نقصان اٹھایا ہے مغربی یورپ کے تناسب انات کو معیار قرار دیکر بعض ناقدین فن ہندوستان کے تختہ جات متعلقہ انات کی تحت کے بارہ میں شبہ کرتے تھے اور ان کی رائے تھی کہ عورتوں کی کمی کی وجہ فرد گزاشت ہے جو عوام کے رُخ جان پر وہ داری انات پر مبنی ہے۔

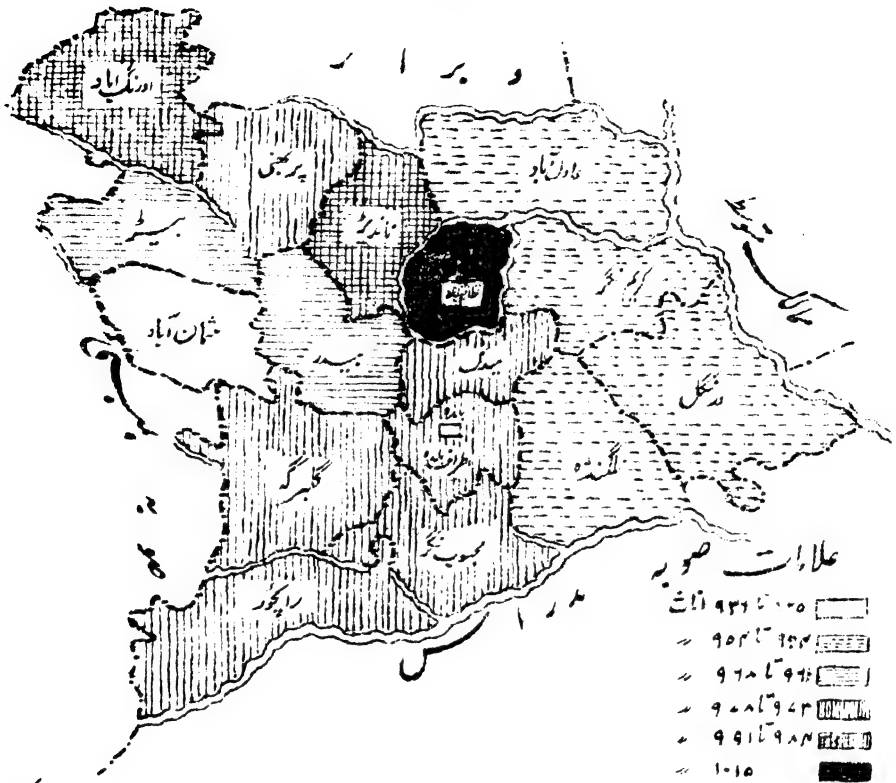
سرای۔ گیٹ نے اپنی رپورٹ مردم شماری ہند باب ۱۹۱۱ء میں تفصیلی تحقیق کی ہے اور مختلف مشرقی یورپین ممالک۔ ممالک متحدہ امریکہ۔ کناڈا۔ نیوزیلینڈ کے اعداد متعلقہ تناسب جنسی ظاہر کر کے ثابت کیا ہے کہ اس بارہ میں مغربی یورپ ہی قابل اشتباہ ہے نہ کہ ہندوستان جہاں کا جنسی تناسب دنیا کے دوسرے حصوں کے تناسب سے زیادہ مغائر نہیں ہے۔ صاحب موصوف نے اس کا بھی اظہار کیا ہے کہ ہندوستان کی آبادی میں جو عورتوں کا تناسب کم ہے اس کا باعث بعض مراسم اور عادات ہیں

جن کی پابندی کم و بیش ہندوستان کے مختلف حصوں میں کی جاتی ہے مثلاً (۱) لڑکیوں کی طرف سے بے اتفاقی اور عفت (۲) اوائل عمری کی شادی اور قبل از وقت زچگی (۳) قابلات کے قدیمی طریقے (۴) اسفل طبقات کی عورتوں کی سخت محنت و مشقت (۵) میواؤں کے ساتھ سخت برتاؤ ہندوستانی عورتوں کی زندگی کے اُن خاص حالات کا نتیجہ ہے کہ بمقابلہ یورپ کی عورتوں کے ہندوستان کی عورتوں میں زیادہ اموات واقع ہوتی ہیں۔ علاوہ بریں چونکہ ناکند اناث کا تناسب یورپ میں بڑھا ہوا ہے اسلئے زچگی کی سخت آزمائش سے اکثر عورتیں بچی ہوئی رہتی ہیں اور بمقابلہ ہندوستان کی عورتوں کے جان کے خطرات اُنکو کم پیش آتے ہیں۔ سب سے آخر میں طاعون کے اثرات بھی قابل لحاظ ہیں جو کسی طرح اور دس سے کم نہیں ہیں۔ ہندوستان میں تقریباً ۳۰ سال سے کم و بیش شدت کیساتھ طاعون شائع ہے اور چونکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ عورتوں پر اس کا ناموافق اثر زیادہ پڑتا ہے اسلئے عورتوں کے تناسب کے گھٹانے میں بھی یہ ایک سبب معاون ہے۔

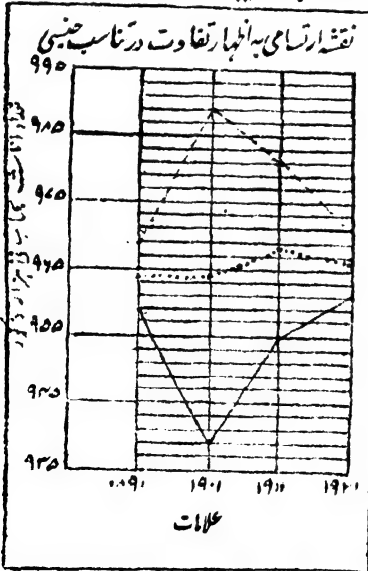
ہندوستان کے متعلق بالعموم جو کچھ اُدھر بیان کیا گیا ہے وہ پورے طور پر ملک حیدرآباد پر صادق آتا ہے۔
۱۵۱۔ اضلاع کا تناسب جنسی۔ صفحہ مقابل کی مندرجہ شکل اور اس کے ساتھ کے نقشہ میں اس تضامنی کو ظاہر کیا گیا ہے جو مالک محروسہ سرکار عالی اور اُس کے ہر ضلع کی آبادی کے حقیقی شمار پر مبنی ہے۔
 ان سے واضح ہو گا کہ نظام آباد کے واحد مستثنیٰ کے سوا ہر ضلع اور بلکہ تحصیل در آباد میں مذکور کا غلبہ ہے۔ نظام آباد میں جہاں اناث کا بالائز تناسب پہلے پہل اسلئے میں ظاہر ہوا تھا اب بھی

تساوی و درجہ مالک حر و سربلہ و اقطاع و بیانی ایک ہزار اشخاص

ذکر	ناش	مبلغ
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰
۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰
۴۰۰	۴۰۰	۴۰۰
۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰
۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰
۷۰۰	۷۰۰	۷۰۰
۸۰۰	۸۰۰	۸۰۰
۹۰۰	۹۰۰	۹۰۰
۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۱۱۰۰	۱۱۰۰	۱۱۰۰
۱۲۰۰	۱۲۰۰	۱۲۰۰
۱۳۰۰	۱۳۰۰	۱۳۰۰
۱۴۰۰	۱۴۰۰	۱۴۰۰
۱۵۰۰	۱۵۰۰	۱۵۰۰
۱۶۰۰	۱۶۰۰	۱۶۰۰
۱۷۰۰	۱۷۰۰	۱۷۰۰
۱۸۰۰	۱۸۰۰	۱۸۰۰
۱۹۰۰	۱۹۰۰	۱۹۰۰
۲۰۰۰	۲۰۰۰	۲۰۰۰
۲۱۰۰	۲۱۰۰	۲۱۰۰
۲۲۰۰	۲۲۰۰	۲۲۰۰
۲۳۰۰	۲۳۰۰	۲۳۰۰
۲۴۰۰	۲۴۰۰	۲۴۰۰
۲۵۰۰	۲۵۰۰	۲۵۰۰
۲۶۰۰	۲۶۰۰	۲۶۰۰
۲۷۰۰	۲۷۰۰	۲۷۰۰
۲۸۰۰	۲۸۰۰	۲۸۰۰
۲۹۰۰	۲۹۰۰	۲۹۰۰
۳۰۰۰	۳۰۰۰	۳۰۰۰
۳۱۰۰	۳۱۰۰	۳۱۰۰
۳۲۰۰	۳۲۰۰	۳۲۰۰
۳۳۰۰	۳۳۰۰	۳۳۰۰
۳۴۰۰	۳۴۰۰	۳۴۰۰
۳۵۰۰	۳۵۰۰	۳۵۰۰
۳۶۰۰	۳۶۰۰	۳۶۰۰
۳۷۰۰	۳۷۰۰	۳۷۰۰
۳۸۰۰	۳۸۰۰	۳۸۰۰
۳۹۰۰	۳۹۰۰	۳۹۰۰
۴۰۰۰	۴۰۰۰	۴۰۰۰
۴۱۰۰	۴۱۰۰	۴۱۰۰
۴۲۰۰	۴۲۰۰	۴۲۰۰
۴۳۰۰	۴۳۰۰	۴۳۰۰
۴۴۰۰	۴۴۰۰	۴۴۰۰
۴۵۰۰	۴۵۰۰	۴۵۰۰
۴۶۰۰	۴۶۰۰	۴۶۰۰
۴۷۰۰	۴۷۰۰	۴۷۰۰
۴۸۰۰	۴۸۰۰	۴۸۰۰
۴۹۰۰	۴۹۰۰	۴۹۰۰
۵۰۰۰	۵۰۰۰	۵۰۰۰
۵۱۰۰	۵۱۰۰	۵۱۰۰
۵۲۰۰	۵۲۰۰	۵۲۰۰
۵۳۰۰	۵۳۰۰	۵۳۰۰
۵۴۰۰	۵۴۰۰	۵۴۰۰
۵۵۰۰	۵۵۰۰	۵۵۰۰
۵۶۰۰	۵۶۰۰	۵۶۰۰
۵۷۰۰	۵۷۰۰	۵۷۰۰
۵۸۰۰	۵۸۰۰	۵۸۰۰
۵۹۰۰	۵۹۰۰	۵۹۰۰
۶۰۰۰	۶۰۰۰	۶۰۰۰
۶۱۰۰	۶۱۰۰	۶۱۰۰
۶۲۰۰	۶۲۰۰	۶۲۰۰
۶۳۰۰	۶۳۰۰	۶۳۰۰
۶۴۰۰	۶۴۰۰	۶۴۰۰
۶۵۰۰	۶۵۰۰	۶۵۰۰
۶۶۰۰	۶۶۰۰	۶۶۰۰
۶۷۰۰	۶۷۰۰	۶۷۰۰
۶۸۰۰	۶۸۰۰	۶۸۰۰
۶۹۰۰	۶۹۰۰	۶۹۰۰
۷۰۰۰	۷۰۰۰	۷۰۰۰
۷۱۰۰	۷۱۰۰	۷۱۰۰
۷۲۰۰	۷۲۰۰	۷۲۰۰
۷۳۰۰	۷۳۰۰	۷۳۰۰
۷۴۰۰	۷۴۰۰	۷۴۰۰
۷۵۰۰	۷۵۰۰	۷۵۰۰
۷۶۰۰	۷۶۰۰	۷۶۰۰
۷۷۰۰	۷۷۰۰	۷۷۰۰
۷۸۰۰	۷۸۰۰	۷۸۰۰
۷۹۰۰	۷۹۰۰	۷۹۰۰
۸۰۰۰	۸۰۰۰	۸۰۰۰
۸۱۰۰	۸۱۰۰	۸۱۰۰
۸۲۰۰	۸۲۰۰	۸۲۰۰
۸۳۰۰	۸۳۰۰	۸۳۰۰
۸۴۰۰	۸۴۰۰	۸۴۰۰
۸۵۰۰	۸۵۰۰	۸۵۰۰
۸۶۰۰	۸۶۰۰	۸۶۰۰
۸۷۰۰	۸۷۰۰	۸۷۰۰
۸۸۰۰	۸۸۰۰	۸۸۰۰
۸۹۰۰	۸۹۰۰	۸۹۰۰
۹۰۰۰	۹۰۰۰	۹۰۰۰
۹۱۰۰	۹۱۰۰	۹۱۰۰
۹۲۰۰	۹۲۰۰	۹۲۰۰
۹۳۰۰	۹۳۰۰	۹۳۰۰
۹۴۰۰	۹۴۰۰	۹۴۰۰
۹۵۰۰	۹۵۰۰	۹۵۰۰
۹۶۰۰	۹۶۰۰	۹۶۰۰
۹۷۰۰	۹۷۰۰	۹۷۰۰
۹۸۰۰	۹۸۰۰	۹۸۰۰
۹۹۰۰	۹۹۰۰	۹۹۰۰
۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰



تناسب میں مزید اضافہ دیکھا جاتا ہے پیر میں سن ۱۱ کے لحاظ سے واضح ہوگا کہ اس ضلع میں انات کی بیشی ظاہر ہوئی ہے وہ بڑی حد ان عورتوں کی وجہ سے ہے جو زیادہ تر متعلقہ اضلاع کے گریڈک اور بائیز سے آکر ہاں بس گئی ہیں نامذکر جس میں ۱۹۰۱ء کے قحط کے



بعد ۱۹۰۱ء میں انات کی توفیق ظاہر ہوئی تھی پیر میں ۱۱ میں لکھا جاتا تھا کہ متعلق ہو گیا اور عوامی مرد شماری میں بھی اس میں توفیق کا اظہار ہوا ہے اگرچہ وہ نو خط ہانے ملک بابت اقلیت انات کی اس میں لیکن انات کی کتاب فی ہزار کو نو خط گانے سے مرد شماری میں زیادہ ہے ملک مرد کا عالی کے قحط کے متعلق کے تفاوت کو لکھ کر عالی کے مجموعی تفاوت لکھا جو مرد شماری میں اقلیت کے شایعہ نظر کیا گیا جو اس معلوم ہوتا ہے کہ نسبتی لنگانہ میں انات کے حصہ میں ۱۹۰۱ء سے تدریج ترقی پذیر اور مرد شماری میں مسلسل کھٹا پدید ہے۔ دو سالہ دوران میں پیر میں مرد شماری کے ہر ضلع میں با نسبتاً ضلع اور لنگانہ و باعتبار تناسب انات کا تنگی ہے اور اس کے مقابلہ میں لنگانہ

کے صرف ایک ضلع (عادل آباد) میں اس طرح کی کمی ہوئی ہے مسئلہ کے تناسب کے مقابلہ میں عادل آباد میں فی الحال ۲۲ عورتوں کی کمی رہنا ہوئی ہے اور اس کی وجہ بلاشبہ مذکور کی وہ تعدد و کثیر ہے جو اس ضلع میں آکر رہ گئے ہیں۔ اس کے عکس تسلک گانہ کے کل اضلاع میں آٹھ تناسب درست ہو گئے ہیں اور ۴ (میدک) سے لیکر ۸ (کریم نگر) تک اس میں اضافے ہوئے ہیں مرٹھواری میں جنس کا تناسب اورنگ آباد میں بقدر ۳ کے ترقی کر گیا ہے لیکن دوسرے اضلاع میں ایک بڑی حد تک تنزل پا گیا ہے جس کے حدود ۲ (گلبرگ) سے لیکر ۳۲ (عثمان آباد) تک پہنچتے ہیں۔ تاہم مرٹھواری کا خط مجموعی طور پر مقابلہ تسلک گانہ کے (۹۶۱ بمقابلہ فی ہزار ذکور) اعلیٰ تناسب اناث (۹۷۱ بمقابلہ فی ہزار ذکور) ظاہر ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں یہ ذکر ہے کہ خطہ ازل الذکر ممالک محروسہ میں ایک عرصہ سے بندوبست شدہ اور خوب آباد چلا آتا ہے اور خطہ مورخہ لاکر میں (بالخصوص اُسکے شمال مشرقی حصے میں) ہنوز تہ تیغ جنگل صاف کیا جا رہا ہے۔ اسلئے اُس کی جانب بہ نسبت اناث کے باہر سے آکر رہنے والے مرد زیادہ مال ہیں۔

مرٹھواری کے اناث کا زیادہ انجھا ط مندرجہ ذیل کسی ایک یا دونوں اسباب پر محمول ہو سکتا ہے۔ (۱) ترک وطن (۲) اشاعتِ امراض و بایئہ مثل طاعون و انفلوئنزا (۳) ذکر قبل ازین ہو چکا ہے کہ بمقابلہ تسلک گانہ کے مرٹھواری میں اس وہ سالہ دوران میں طاعون کی شدت متعدد مرتبہ ہوئی۔ چونکہ طاعون اور انفلوئنزا کا حملہ عورتوں پر زیادہ ہوتا ہے۔ اسلئے یہ قرین قیاس ہے کہ دونوں کے مشترکہ اثرات نے بہ نسبت تسلک گانہ کے مرٹھواری میں اناث کی شرحِ موات کو زیادہ بڑھا دیا ہو گا۔ شرحِ موات کی زیادتی کے مسئلہ پر اس باب میں آئندہ بحث کی جاوے گی۔ اناث کے ترک وطن کے متعلق باب سوم کے استفادہ مضمون کا اعادہ کافی ہے کہ مرٹھواری سے اضلاع متعلقہ معینہ سبب و صوبہ جات متوسطہ و برار کو ترک وطن کر نیوالوں میں بمقابلہ ذکور کے اناث کا غصہ غالب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اضلاع بمبئی کو نقل وطن کرنے والوں کے منجملہ ہر ۱۰۰ ذکور کے مقابلہ میں ۱۱۰ اناث اور صوبہ متوسطہ و برار کو جانے والوں میں ۱۱۸ اناث ہوتے ہیں اس کے عکس

ضلع	تناسب اناث بمقابلہ ہزار ذکور	
	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
عثمان آباد	۹۵۷	۹۲۵
پیر پتھی	۹۷۸	۹۶۱
ناندیڑ	۹۹۳	۹۷۸
	۹۹۸	۹۸۳

صوبہ مدراس کو جانے والے ۱۰۰ مردوں کے مقابلہ میں صرف ۶۵ عوریں ہوتی ہیں جیسا کہ تھنہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے اضلاع مرٹھواری کے منجملہ عثمان آباد اور پیر پتھی جو صوبہ بمبئی کی سرحد سے ملحق اور ناندیڑ و پتھی

میں جو ہر ارکی سرحد سے متصل ہیں تناسب جنسی میں بہت انحراف ہوا ہے۔ اس طرح سے ایک طرف طاعون اور انفلوئنزا کا انتخابی میلان اور دوسرے طرف مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی کثیر تعداد کا ترک وطن اس وہ سالہ دوران میں عورتوں کی کاستگی کے اُناب معلوم ہوتے ہیں۔ اسکے برخلاف اضلاع تلنگانہ میں جنسی تناسب میں ترقی ہوئی ہے اور اس کی وجہ بلاشبہ یہی امر واقعہ ہے کہ اس خطہ ملک سے جو لوگ ترک وطن کر کے صوبہ مدراس کے اضلاع میں جاتے ہیں اُن میں بالعموم ذکور کی تعداد غالب ہوتی ہے۔

۱۵۲۔ تقابل یہ صوبہ جات متصلہ مختلف اضلاع ملک سرکار عالی کے جنسی تناسب کا مقابلہ برطانوی ہند کے متصلہ صوبہ جات کے اضلاع مصطفیٰ کیا تھ کیا جائے تو ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ بمبئی کے رُنج سے ابتدا کی جائے تو اس صوبہ کے اضلاع خاندیس: ناسیک احمد نگر میں بالا وسط ہزار ذکور کے مقابلہ میں ۹۸۴ اناث ہیں۔ ملک سرکار عالی کے جو اضلاع اُن سے متصل ہیں اُن کے منجملہ اورنگ آباد کا تناسب بہتر ہے۔ جہاں ایک ہزار ذکور کے مقابلہ میں ۹۹۱ اناث پڑتے ہیں۔ اور بیڑ کا تناسب کمتر ہے (ایک ہزار ذکور میں ۹۶۱ اناث) جہاں ترک وطن کی وجہ سے کاستگی پیدا ہوئی ہے ملک سرکار عالی کا ایک اور ضلع عثمان آباد جہاں ترک وطن کا اثر زیادہ نمایاں ہے اور جس میں فی الحقیقت عورتوں کا تناسب ملک سرکار عالی میں سب سے ادنیٰ ہے (۹۲۵ اناث بمقابلہ ۱۰۰۰ ذکور) ملکی سرحد کے لحاظ سے شولا پور کے مقابل رُنج پر پڑتا ہے اور جب توقع ضلع موخر الذکر میں اناث کا تناسب بڑھا ہوا ہے (ایک ہزار ذکور کے مقابلہ میں ۹۶۳ اناث)۔ اسکے برخلاف ضلع گلبرگہ شریف جس میں ایک ہزار ذکور کے مقابلہ میں ۹۴۴ اناث کا تناسب ہے۔ شولا پور اور بیجا پور دونوں کا مجموعی طور پر مقابلہ کر سکتا ہے کیونکہ ان کا اوسط ہزار ذکور کے مقابلہ میں صرف ۹۶۶ اناث ہی کا ہوتا ہے۔ دھار وار اور راجپور میں جو خطہ سرحدی کے ایک ایک جانب واقع ہیں تقریباً مساوی تناسب ہے یعنی بمقابلہ ۱۰۰۰ ذکور کے اول الذکر میں ۹۷۱ اور موخر الذکر میں ۹۷۴ اناث ہیں۔ اگر دھار وار اور بیجا پور کا مجموعی لحاظ کیا جائے تو ان کا اوسط فی ہزار ذکور ۹۷۴ اناث کا ہوتا ہے اور یہ وہی تناسب ہے جو مجموعی اور انفرادی طور پر اضلاع گلبرگہ اور راجپور میں کرتے ہیں۔ اب صوبہ مدراس کے رُنج پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس صوبہ کے اضلاع دکن میں اوسطاً فی ہزار ذکور ۹۶۰ اناث پڑتے ہیں۔ ان اضلاع کی سرحد پر جو اضلاع سرکار عالی واقع ہیں ان میں بھی اسی کے مائل تناسب ہے یعنی فی ہزار ذکور ۹۶۸ اناث۔ مالک محروسہ کے شمال میں ضلع پر بھی ضلع بلڈانہ متعلقہ صوبہ متوسطہ درار کے ساتھ باعتبار ترکیب جنسی مساوات رکھتا ہے۔ دونوں میں بمقابلہ ایک ہزار ذکور ۹۷۸ اناث پڑتے ہیں۔ اسکے برخلاف عادل آباد میں جو

جو ضلع یو تھال کے سرحد پر واقع ہے انات کا تناسب وجہات متذکرہ سابقہ کی بنا پر اس ضلع سے کمتر ہے اسی طرح پر با اعتبار تناسب انات درنگل ایک طرف ضلع چاندرا متعلقہ صوبہ توسط سے اور دوسری طرف اضلاع کرشنا و گوداوری موقوفہ صوبہ مدراس سے کمتر ہے۔ اس کمی کا باعث مزدوران ذکر کا مجموعہ ہے جو صنعت زغال کی بدولت درنگل کی جانب اور ریلوے کے سبب سے عادل آباد کی طرف رجوع ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر نظر ڈالنے سے بھی معلوم ہو گا کہ جن مقامات کی آب و ہوا اور دوسری خصوصیتیں شامل ہیں ان میں جنس کا تناسب بھی تقریباً یکسانیت کا رجحان رکھتا ہے۔

۱۵۳۔ فطرتی آبادی میں تناسب جنسی جنس کا حقیقی تناسب نقل وطن کے اثرات خارج کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان (۱) میں فطرتی آبادی کے اعداد یعنی نفوس پیدا شدہ ضلع کی تعداد خواہ انکا شمار کریں ہو (ا) بلحاظ اضلاع و ملک سرکار عالی درج کئے گئے ہیں لیکن قسمتی سے سابقہ مردم شماریوں کے مثال اعداد ہدایت نہیں ہو سکتے اسلئے سابقہ مردم شماریوں سے انکا تقابل نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا ذکر بھی مناسب ہے کہ فطرتی آبادی کے اعداد نامکمل ہیں کیونکہ کہیں سے بھی ترک وطن کرینوالوں کے ضلع ولادت کے متعلق معلومات حاصل نہیں ہوئے۔ اعداد اس حال میں بھی یہ ظاہر کرتے ہیں کہ تلنگانہ کی فطرتی آبادی میں ذکر کے مقابلہ میں انات کا تناسب حقیقی آبادی کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے اور مرٹھوڑی میں مائلہ تناسب بمقابلہ حقیقی آبادی کے فطرتی آبادی میں گھٹا ہوا ہے۔ تلنگانہ کے چار اضلاع میں بمقابلہ حقیقی آبادی کے فطرتی آبادی میں انات کا تناسب زیادہ ہے اور (۳) اضلاع دونوں حیثیتوں سے ایک حال پر ہیں۔ اب بقیہ ایک ضلع (تلنگانہ) میں بمقابلہ آبادی کے تناسب کے فطرتی آبادی کے تناسب میں فی ہزار ذکر (۱) عورت کی کمی آتی ہے۔ مرٹھوڑی میں کم سے کم پانچ اضلاع ایسے ہیں جنکی فطرتی آبادی میں انات کا تناسب حقیقی آبادی کے تناسب سے گھٹا ہوا ہے۔ ۲۔ اضلاع (ناندیڑ و گلبڑگ) کی فطرتی آبادی میں بمقابلہ حقیقی آبادی کے علی الترتیب ۳ اور ۲ فی ہزار کا اضافہ ہے اور نہٹ ایک ضلع بیدر میں فطرتی اور حقیقی دونوں آبادیوں میں تناسب یکساں ہے۔

۱۵۴۔ تناسب انات میں تفاوت۔ تختہ ضمیمہ نشان (۱) کے ملاحظہ سے واضح ہو گا کہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں اگرچہ ملک سرکار عالی میں مجموعی طور پر انات کے تناسب میں کمی آئی ہے لیکن تلنگانہ میں اضافہ ہوا ہے۔ اعداد کے اظہار کیساتھ یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ ملک سرکار عالی کا مجموعی تناسب فی ہزار ذکر ۹۶۸ انات سے گھٹ کر ۹۶۶ انات رہ گیا ہے۔ اور تلنگانہ کا تناسب ۹۵۵ سے ترقی کر کے ۹۶۱ تک پہنچ گیا ہے۔ مرٹھوڑی کا مائلہ تناسب ۹۸۱ سے گھٹ کر ۹۷۱ ہو گیا ہے۔ تلنگانہ

کاحرف ایک ضلع حسین انات کے تناسب کا اخطاط ہوا ہے وہ عادل آباد ہے جہاں فی ہزار ذکور ۲۲ انات کی کمی آئی ہے اور انکی وجہ جیسا کہ زین قبل ذکر ہو چکا ہے مزدور دن کی کثرت ہے جو فیصلہ اضلاع سرکار عالی اور عدسہ میں سے نقل وطن کر کے اس ضلع میں آئے ہیں تلنگانہ کے دوسرے اضلاع متناہات میں ترقی کا اظہار کرتے ہیں جو ۲ (میدک) سے لیکر ۱۵ فی ہزار ذکور (کریم نگر تک) ہوئی ہے جہاں اضلاع سے بالعموم مزدور بہ تعداد کثیر خرچ کرتے ہیں اور عین بمقابلہ ان اضلاع کے جہاں بیرونی مزدور وارد ہوتے ہیں انات کے تناسب میں قدرے اضافہ عیاں ہوتا ہے مثلاً کریم نگر جہاں سے ونگل۔ عادل آباد۔ در نظام آباد۔ کمزور جاتے ہیں تناسب انات کے اعتبار سے تلنگانہ میں اولیٰ ہے اسکے برعکس میدک جو اپنی آبادی کی کثیر تعداد کو باہر نہیں بھیج سکتا تناسب انات کے لحاظ سے تلنگانہ میں سب سے کمتر ہے رباب متعلقہ "نقل وطن" میں بیان کیا جا چکا ہے کہ اضلاع مرہوڑی کے باشندے بمقابلہ باشندگان سمیت تلنگانہ کے زیادہ تر اپنے متعلقہ صوبہ جات سرکار عظمت مدرسی صوبہ سیٹی۔ صوبہ متوسط دربار کے باشندوں کے ساتھ تعلقات ازدواجی پیدا کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ سیٹی کے جانب سرکار وطن کرنے والوں میں انات کا عنصر غالب ہے اور کل مرہوڑی کے اضلاع میں باسٹنا ایک ضلع اورنگ آباد کے تناسب انات کی کاشت کی وجہ بھی یہی ہے۔ اضلاع عثمان آباد۔ بیڑ۔ پھنچی اور

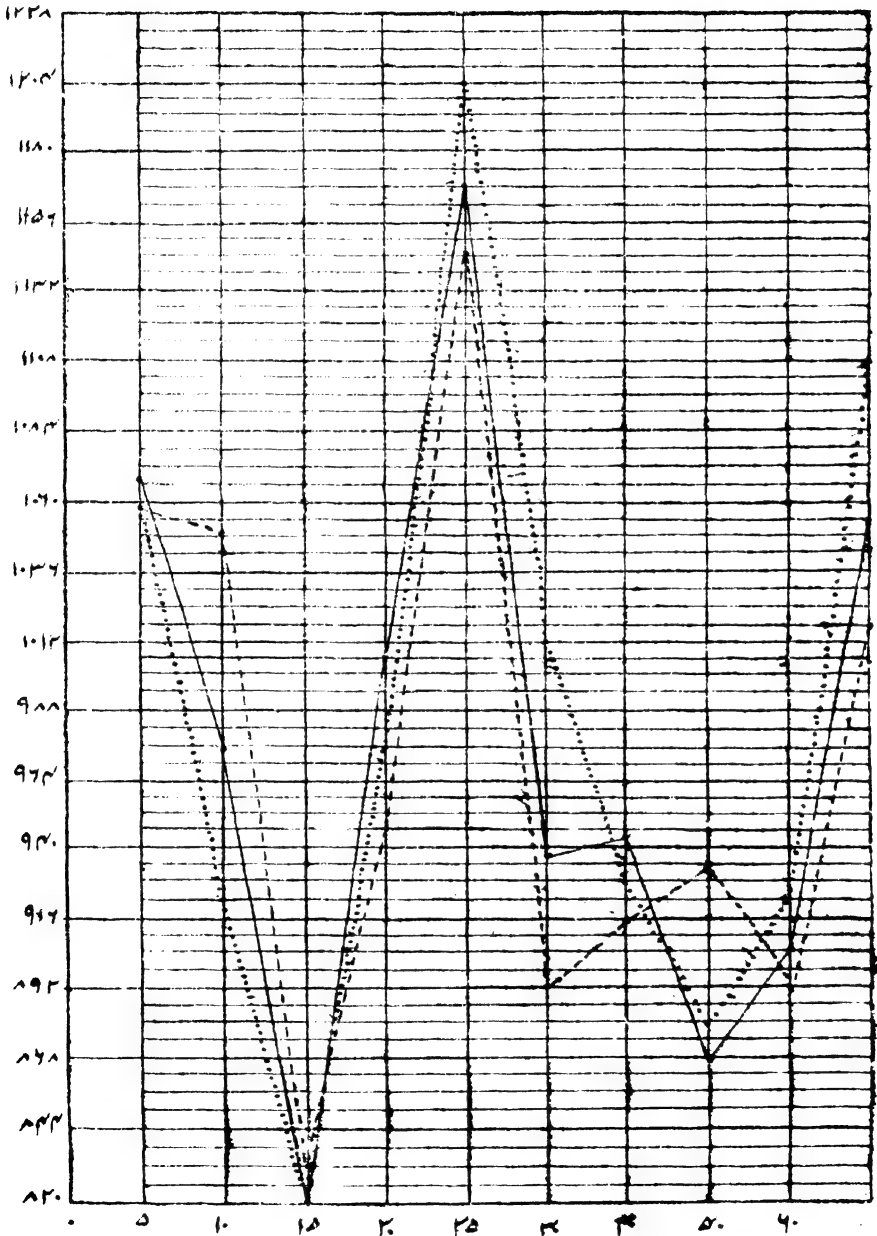
ضلع	اخطاط تعداد انات لحاظ فی ہزار ذکور میدان دو سالہ
عثمان آباد	۳۲
بیڑ	۱۶
پھنچی	۱۵
ناندیڑ	۱۴

ناندیڑ میں جہاں کی ترک وطن کرنوالی آبادی میں بمقابلہ ذکور کے انات کا غلبہ ہے۔ انات کے تناسب میں نہایت اخطاط رونما ہوا ہے۔

۵۵۔ مختلف عمروں پر تناسب جنسی کا تفاوت۔ نقشہ ذیل میں ارتسامی طور پر سابقہ

شکل با ابعاد تناسب به ذکر مختلف بلحاظ مردم شماری سابقه

تعداد انباشت
مقابل هر هزار نفر



تین مرد و شمار یوں کے لحاظ سے مختلف عمروں پر ذکور کے ساتھ اناث کا تناسب ظاہر کیا گیا ہے۔ دنیا کے اکثر ممالک کی طرح ملک سرکار عالی میں بھی یہ نسبت اناث کے ذکور ہی زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ وہ سالہ گزشتہ میں فرداً فرداً انکی تعداد علی الترتیب ۳۶۲، ۵۹۴ اور ۴۱۱، ۵۱۷ تھی جس سے ہزار ذکور کی ولادتوں کے مقابلہ میں (۸۸۸) اناث کی ولادت کا تناسب پڑتا ہے۔ بالفاظ دیگر

اضافہ اناث فی ہزار ذکور		زمرہ ہائے عمر
مرتبہ اولی	تلفکات	
۰	۷	۵ تا ۰
۷	۱۳۸	۱۰ تا ۵
۲۰	۱۳	۱۵ تا ۱۰
۱۲۳	۳۲	۲۰ تا ۱۵
۰	۱۳	۲۵ تا ۲۰

ہزار لڑکیوں کے مقابلہ میں ۱۱۲۶ لڑکے پیدا ہوتے ہیں تختہ مندرجہ حاشیہ میں ملک سرکار عالی کی حالت تذکیری کا مقابلہ بعض صوبہ جات و ریاست ہائے ہند سے کیا گیا ہے اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں بوقت ولادت ذکور زیادہ ہوتے ہیں لیکن چونکہ اطفال ذکور میں بمقابلہ اطفال اناث کے اموات زیادہ واقع ہوتی ہیں اسلئے ۲۵ تا ۱۰ اور ۱۰ تا ۵ عمر والی آبادی میں

اناث کی بیشی پائی جاتی ہے۔ گو کہ میعاد الذکر کی بیشی میعاد اول الذکر کی بیشی سے نسبتاً کم ہے یہاں یہ ذکر مناسب ہے کہ اطفال اناث عمر ۲۵ تا ۱۰ کا تناسب اسی عمر کے اطفال ذکور کے ساتھ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں بقدر (۹) گھٹ گیا ہے۔ بالفاظ دیگر ۱۹۱۱ء میں اطفال اناث کا اطفال ذکور کے ساتھ وہی تناسب تھا جو ۱۰۶۷ کا ۱۰۰۰ کے ساتھ ہے تو ۱۹۲۱ء میں انکا باہمی تناسب وہ ہو گیا جو ۱۰۵۸ کا ۱۰۰۰ کے ساتھ ہے اور یہ وہی تناسب ہے جو ۱۹۱۱ء میں تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۲۵ تا ۱۰ سالہ زمرہ عمر میں اطفال اناث پہلی مرتبہ اطفال ذکور سے زیادہ ہوئے اسکے بعد کی میعاد عمر ۲۵ تا ۱۵ میں معتد بہ طور پر ذکور کی زیادتی ہے۔ اسکی وجہ ممکن ہے کہ ناکندہ لڑکیوں اور نوجوان ماؤں کے تحت ہائے عمر کے نشیب و فراز ہوں جنکا ذکر باب پنجم میں کیا گیا ہے۔ ۲۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر میں ذکور اعلیٰ اور کمتر تناسلوں کے درمیان حالت تنزل میں ہیں ۱۸۹۱ء میں اور ۱۹۱۱ء میں عورتوں کا غلبہ تھا اور ۱۹۱۱ء میں انکی تعداد میں انحطاط ہوا اور ذکور میں اضافہ ہوا۔ یہاں مسئلہ ہے کہ قحط کا حملہ مخالفت مردوں پر ہوتا ہے اور طاعون و انفلوئنزا بمقابلہ مردوں کے عورتوں پر زیادہ اثر کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے نظر ۱۹۲۱ء میں عورتوں کے تناسب کا انحطاط خلاف توقع نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے قبل کے وہ سالہ عرصہ میں طاعون اور انفلوئنزا کا دور دورہ رہا۔ عمر کو گھٹا کر یا بڑھا کر بیان کر نیکی زانہ عادت کی بدولت ۲۰ تا ۲۵ سالہ

میساد عمر میں عورتوں کی تو فیہ معلوم ہوتی ہے اس کے بعد ۶۰ سالہ عمر تک ذکر میں بیٹی ہے۔ پھر اس کے بعد انات کا تناسب زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ موجودہ مردم شماری کے تناسب جنسی کا مختلف عمروں کے لحاظ سے ^{۱۹۱۱ء} کی مردم شماری کے مماثلہ تناسبات سے مقابلہ کیا جائے تو میساد ہائے عمر ۱۰ تا ۱۵۔ ۱۵ تا ۲۰۔ ۲۰ تا ۲۵۔ ۲۵ تا ۳۰۔ ۳۰ تا ۳۵۔ ۳۵ تا ۴۰۔ ۴۰ تا ۴۵۔ ۴۵ تا ۵۰۔ ۵۰ تا ۵۵۔ ۵۵ تا ۶۰۔ ۶۰ تا ۶۵۔ ۶۵ تا ۷۰۔ ۷۰ تا ۷۵۔ ۷۵ تا ۸۰۔ ۸۰ تا ۸۵۔ ۸۵ تا ۹۰۔ ۹۰ تا ۹۵۔ ۹۵ تا ۱۰۰۔ انات کی ترقی معلوم ہوتی ہے اور دوسری تمام میسادوں پر انہیں تشریف ہوا ہے صفحہ سابقہ کی شکل پر نظر ڈالنے سے صاف معلوم ہوگا کہ ^{۱۹۱۱ء} کے تناسب کے مقابلہ میں ۱۵ سالہ عمر سے اوپر کل میساد ہائے عمر میں (باستثناء میساد عمر ۲۰ تا ۲۵) انات میں کمی آئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ گزشتہ وہ سالہ عمر میں انکو شدید موانعات کا مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ ۱۵۶۔ تفاوت ^{۱۹۱۱ء} خطہ ہائے قدرتی۔ خطہ ہائے قدرتی کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ^{۱۹۱۱ء} کے مقابلہ ^{۱۹۱۱ء} کے اعداد کے تلنگانہ میں پانچ زمرہ ہائے عمر میں باعتبار انات افزونی ہے اور مرہوٹاری میں صرف تین زمرہ ہائے عمر میں انات کی حالت سنبھلی ہے چنانچہ تختہ مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے اسکی وضاحت ہوگی۔ بقیہ میساد ہائے

مرہوٹاری	تلنگانہ	انات انات فی ہزار ذکر
۰ تا ۵	۰ تا ۵	۰ تا ۵
۵ تا ۱۰	۵ تا ۱۰	۵ تا ۱۰
۱۰ تا ۱۵	۱۰ تا ۱۵	۱۰ تا ۱۵
۱۵ تا ۲۰	۱۵ تا ۲۰	۱۵ تا ۲۰
۲۰ تا ۲۵	۲۰ تا ۲۵	۲۰ تا ۲۵
۲۵ تا ۳۰	۲۵ تا ۳۰	۲۵ تا ۳۰
۳۰ تا ۳۵	۳۰ تا ۳۵	۳۰ تا ۳۵
۳۵ تا ۴۰	۳۵ تا ۴۰	۳۵ تا ۴۰
۴۰ تا ۴۵	۴۰ تا ۴۵	۴۰ تا ۴۵
۴۵ تا ۵۰	۴۵ تا ۵۰	۴۵ تا ۵۰
۵۰ تا ۵۵	۵۰ تا ۵۵	۵۰ تا ۵۵
۵۵ تا ۶۰	۵۵ تا ۶۰	۵۵ تا ۶۰
۶۰ تا ۶۵	۶۰ تا ۶۵	۶۰ تا ۶۵
۶۵ تا ۷۰	۶۵ تا ۷۰	۶۵ تا ۷۰
۷۰ تا ۷۵	۷۰ تا ۷۵	۷۰ تا ۷۵
۷۵ تا ۸۰	۷۵ تا ۸۰	۷۵ تا ۸۰
۸۰ تا ۸۵	۸۰ تا ۸۵	۸۰ تا ۸۵
۸۵ تا ۹۰	۸۵ تا ۹۰	۸۵ تا ۹۰
۹۰ تا ۹۵	۹۰ تا ۹۵	۹۰ تا ۹۵
۹۵ تا ۱۰۰	۹۵ تا ۱۰۰	۹۵ تا ۱۰۰

عمر پر دونوں خطوں میں کمی پیدا ہوئی ہے۔ سب سے زیادہ ۵۰ سالہ اور ۲۰ سالہ اور ۲۵ سالہ اور ۳۰ سالہ اور ۳۵ سالہ اور ۴۰ سالہ اور ۴۵ سالہ اور ۵۰ سالہ اور ۵۵ سالہ اور ۶۰ سالہ اور ۶۵ سالہ اور ۷۰ سالہ اور ۷۵ سالہ اور ۸۰ سالہ اور ۸۵ سالہ اور ۹۰ سالہ اور ۹۵ سالہ اور ۱۰۰ سالہ۔ انات کا ہوا ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ تلنگانہ اور مرہوٹاری دونوں میں عمر ہائے بار آوری ۵۰ تا ۶۰ سالہ میں عورتوں کا تناسب مردوں کے ساتھ بہت کم ہو گیا ہے۔ اور مرہوٹاری کا نقصان تلنگانہ سے انصاف ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ طاعون اور انفلوئنزا دونوں نے جوان عمر عورتوں پر انہیں کے ہم عمر مردوں کے مقابلہ میں زیادہ اثر ڈالا ہے۔

۱۵۷۔ تناسب جنسی لحاظ مختلف مذاہب ذات۔ دونوں خطہ ہائے قدرتی میں ہندو اور مسلمانوں میں ذکر اور انات کا تناسب مختلف میساد ہائے عمر پر تختہ ضمیمہ نشان (۳) میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں خطوں میں ۲۰ تا ۲۵۔ ۲۵ تا ۳۰۔ ۳۰ تا ۳۵ سالہ میساد ہائے عمر پر ہندو اور مسلمان عورتیں مساوی طور پر مخالف اثرات سے متاثر ہوئی ہیں اور اس کا باعث وہی عورتوں کی عالمگیر تباہی اور بربادی ہے جو طاعون اور انفلوئنزا کی بدولت

ہوئی ہے۔

۱۵۸۔ ہندو اور مسلمانوں میں تناسب جنسی کا تفاوت۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ جو دو مذاہب لمبا طقدار متبعین

تفاوت تناسب اثاث فی ہزار ذکر در میان				زمرہ ہائے عمر
مسلمان		ہندو		
مرثواڑی	تلنگانہ	مرثواڑی	تلنگانہ	
۵	۴	۳	۲	۱
۱ -	۱۵ +	۳۳ -	۷ -	۵ تا ۱۰
۵۷ +	۲۲ +	۱۸ +	۱۸۷ +	۱۰ تا ۱۵
۵۵ -	۵ -	۲۸ +	۱۹ +	۱۵ تا ۲۰
۲۲ +	۹۵ -	۱۱۷ -	۴۹ -	۲۰ تا ۲۵
۴ +	۱۵ +	۵۳ -	۱۶ +	۲۵ تا ۳۰
۱۳ -	۵ -	۵۲ -	۵۰ -	۳۰ تا ۳۵
۶۲ -	۲۶۸ -	۱۱۳ -	۱۰ -	۳۵ تا ۴۰
۲۵ +	۷۵ +	۳۳ +	۷۶ +	۴۰ تا ۴۵
۷۲ +	۴۳ +	۶۰ -	۲۳ +	۴۵ تا ۵۰
۱۱ +	۱ -	۱۰۷ -	۲	۵۰ تا ۶۰

ہیں ان میں اثاث کے تناسب کے اعتبار سے مختلف میعاد ہائے عمر پر مددوران دہ سالہ ۱۹۱۱ء کے قدر تفاوت پیدا ہوا ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ اطفال اناتھ ممرہ ۲۰ تا ۵ میں ہر دو خطہ ہائے تلنگانہ و مرثواڑی کے ہندو میں انحطاط رد نما ہوا ہے تو تلنگانہ کے مسلمانوں میں ترقی ہوئی ہے اسکے بعد کی مدت عمر میں ہر دو خطوں کی دونوں قوموں میں عام طور پر اضافہ ہے گو تلنگانہ کے ہندو کا اضافہ گونہ تعجب خیز معلوم ہوتا ہے اسکی وجہ

ہے کہ ایک حد تک یہ بات ہوئی ہو کہ اس میعاد عمر میں ایسی ناکتند الرکیوں کا شمول ہو گیا ہو جو زیادہ عمر والی ہوں حقیقت یہ ہے کہ ۵ تا ۱۰ سالہ عمر والی ہندو ناکتند الرکیوں کے اعتبار سے تلنگانہ کا تناسب مرثواڑی سے بڑھا ہوا ہے اسلئے اس کا زیادہ امکان ہے کہ زیادہ عمر والی ناکتند الرکیاں اس زمرہ میں بمقابلہ مرثواڑی کے تلنگانہ میں زیادہ شریک ہو گئی ہوں۔ اسکے بعد کی میعاد عمر (۱۵ تا ۲۰) میں مسلمان عورتوں کا تناسب مرثواڑی میں بہت اور تلنگانہ میں بہت اعتدال انحطاط پذیر ہوا ہے اور ہندو کا تناسب دونوں اسیات میں ترقی پا گیا ہے اسکے برعکس اسکے بعد کی میعاد عمر (۲۰ تا ۲۵) میں ہندو کے تناسب کا انحطاط دونوں خطوں میں نہایت عظیم ہے اور مرثواڑی کا انحطاط تو تلنگانہ کے مقابلہ میں انقضا حیف سے بھی زیادہ ہے۔ اور مسلمانوں کا تناسب صرف مرثواڑی میں سخت متاثر ہوا ہے۔ مرثواڑی میں ہندو اور مسلمان دونوں میں جو نقصان غلیظہ جنس اناتھ میں رد نما ہوا ہے۔ وہ اس بات کی علامت ہے کہ اس حصہ ملک میں طاحون کی نہایت شدت اور اس کی وجہ سے تباہی رہی۔ ۲۰ تا ۲۵ سالہ میعاد عمر پر مرثواڑی میں ہندو کا بہت انحطاط ہوا ہے۔ دہ سالہ دوران میں امر میں و بائیہ نے جو خطرناک نقصان پہنچا یا اس کا مزید

شہوت اس امر سے ملتا ہے کہ دونوں میعادوں کے عمر ۲۵ تا ۳۰ اور ۳۰ تا ۴۰ میں انات کا تناسب نہایت کم ہو گیا ہے۔ یہ امر قابل بیان ہے کہ مؤخر الذکر میعاد عمر میں باعتبار ہندو کے مرٹھواڑی میں اور باعتبار مسلمانوں کے تلنگانہ میں زیادہ انحطاط ہوا ہے نیز یہ امر بھی لائق اظہار ہے کہ تلنگانہ کی صرف فیصد ۲ ہندو عورتیں بلکہ حیدرآباد میں بودرباش رکھتی ہیں تو اُنسی خطہ کی کم از کم ۳۰ فیصد مسلمان عورتیں بلکہ میں سکونت پذیر ہیں چونکہ بلکہ حیدرآباد طامحون اور انقلوٹنر اسے بہت متاثر رہا ہے اسلئے اس کا احتمال ہے کہ بمقابلہ ہندو عورتوں کے مسلمان عورتیں نسبتاً زیادہ نقصان میں رہی ہیں۔ اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ تلنگانہ میں ان کا تناسب عمر بار آوری کے زمانہ میں بہت ہی گرا ہوا ہے اس کے بعد کی میعاد عمر ۴۰ تا ۵۰ میں ہر دو خطوں کے انات کی حالت بہ نسبت ذکور کے بہت بہتر ہے۔ ۵۰ سے زائد عمر پر ہندو عورتوں نے مرٹھواڑی میں نقصان برداشت کیا ہے اور مسلمان عورتیں بہتر حالت میں ہیں۔

۵۹۔ مختلف ذاتوں میں انات کا تناسب۔ تختہ ضمیمہ نشان (۴) میں بعض منتخب ذاتوں کے ہزار ذکور کا تناسب انات کے ساتھ مختلف عمروں کے لحاظ سے تفصیلی طور سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ابتداً کل عمروں کے اعتبار سے مجموعی طور پر تناسب کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ہندو کے منجھہ کو لی اور کلالوں کے تناسب کمترین ہیں اور مٹراسی اور مٹور کے اعلیٰ ہیں منجھہ (۱۶) ذاتوں کے جن جن کے جنسی تناسب کے اعداد و شمار بدست ہوئے ہیں برہمنوں کا تناسب انقدر گرا ہوا ہے کہ اُن کا چودھواں درجہ ہوتا ہے اور تناسب انات کے اعتبار سے انکو صرف کلال۔ کو لی اور مالاسے کچھ فوقیت ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ مہار۔ مانگ اور مادیکا جو تہذیبی حیثیت سے نہایت پست درجہ میں ہیں اور متوسط ذاتیں مثلاً کا پو۔ کو مٹی اور انگایت وغیرہ سب کی سب برہمنوں کے مقابلہ میں تناسب انات کے لحاظ سے بہتر حالت میں ہیں۔ اس قوم میں مختلف عمروں پر عورتوں کے تناسب میں جو تغیرات پیدا ہوئے ہیں ان کو عنقریب معرض بحث میں لایا جائیگا۔

مسلمانوں میں کل عمروں پر انات کا ادنیٰ تناسب غلوں میں پایا جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ان کا تناسب (۸۰۰ فی ہزار ذکور) ملک سرکار عالی کی ہر ایک قوم یا ذات کے لحاظ سے کمترین ہے لیکن یہ معلوم کرنا ممکن نہیں ہے کہ یہاں ترین تناسب کس حد تک اس امر پر محمول کیا جاسکتا ہے کہ اس قوم کے افراد اپنی عورتوں کو وطن میں چھوڑ دیتے ہیں اور خود یہاں بس جاتے ہیں کیونکہ واردین کے متعلق مذہب یا ذات کا مواد موجود نہیں ہے پٹھانوں میں عورتوں کا تناسب کلال۔ کو لی

اور مالاہند و ذاتوں سے بڑھا ہوا ہے اور سید برہمنوں سے بہتر حالت میں ہیں اور شیخ ان سب پر بشمول گلا۔ کا پو۔ لنگایت۔ مرٹھ اور سالے کے بقبت لیجاتے ہیں یا بالفاظ دیگر شیخ جنہیں مسلمان قوموں کے اعتبار سے اناث کا تناسب بڑھا ہوا ہے ہنود کی فیصد ۵۰ منتخب ذاتوں کے مقابلہ میں بھی اس تناسب میں خفیلت رکھتے ہیں۔

عیسائیوں میں اناث کا تناسب ہنود کی چھ منتخب ذاتوں سے بشمول برہمن اور باخراج شیخ مسلمان قوموں سے بہت برتر ہے۔ اقوام قدیمہ کے منجملہ لہاڑے اس معاملہ میں گونڈوں سے برتر ہیں۔ سونرال ذکر قوم میں ہنود کی (۱۱) ذاتوں کے منجملہ کم از کم ۱۲ ذاتوں سے اور کل مسلمان قوموں سے اناث کا تناسب بہت بڑھا ہوا ہے۔ یہ چند اناث تعجب خیز نہیں ہے کیونکہ صوبہ متوسطہ و ہزار کے اقوام قدیمہ میں بھی جو ملک سرکار عالی کے شمالی مشرقی حصہ میں بودو باش رکھنے والی اقوام قدیمہ سے کم و بیش مماثلت رکھتی ہیں۔ بقابلہ مردوں کے عورتوں کی توفیر پائی جاتی ہے۔ اب ان اقوام متعدد میں اناث کے تناسب پر بلحاظ مختلف میاد ہائے عمر عزیز کیا جائیگا۔

۶۰ مختلف ذاتوں میں تناسب جنسی۔ تختہ حاشیہ کی مندرجہ ذاتوں کی ترکیب جنسی

اناث مقابلہ ہزار ذکور		
ذات	تا ۵	مجموعی سر
ہنگ	۹۰۴	۹۸۵
کا پو	۹۶۱	۹۶۲
لنگایت	۹۲۱	۹۶۰
مرٹھ	۹۲۲	۱۰۲۰
سالے	۸۴۱	۹۴۲

عام آبادی سے مختلف ہے کیونکہ ان ذاتوں میں عمر کے پہلے پانچ سالوں کے اعتبار سے بقبت اطفال ذکور کے اطفال اناث میں کمی ظاہر ہوتی ہے۔ اس سے بقیہ مطلب اخذ کیا جاسکتا ہے کہ وہ سالہ دوران میں ان ذاتوں کے لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیوں میں شرح ممات بہت بڑھی ہوئی رہی

ہوگی۔ اس کا بھی شائبہ پایا جاتا ہے کہ ان ذاتوں کے لوگ لڑکیوں کی اتنی خبر گیری نہیں کرتے جتنی کہ لڑکوں کی کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے سب سے بڑھ کر خطا وار لنگایت اور سالے معلوم ہوتے ہیں جنہیں ۲۵ سالہ میاد عمر پر ہزار ذکور کے مقابلہ میں صرف (۸۲) اناث ہیں۔ علاوہ بریں چونکہ یہ ذاتیں بچپن کی شادی کے معاملہ میں برہمنوں کی اندھی تقلید کرتی ہیں۔ اسلئے اسی نوعمری کی شادی کے اثرات اناث کے اُن فرد تر تناسبات میں آشکارا ہوتے ہیں جو ۱۲ تا ۱۵ اور ۱۵ تا ۲۰ سالہ عروں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اول الذکر میاد عمر (۱۲ تا ۱۵) میں لنگایت سب سے کمتر تناسب رکھتے ہیں یعنی ہزار ذکور میں ۵۵۹ اناث اس کے بعد مالا کا درجہ ہے جنہیں فی ہزار ذکور ۶۳۳ اناث ہیں۔ ۵ تا ۲۰ زمرہ عمر میں اناث کے تناسب کے اعتبار سے ان تمام اناث

میں مالا کا درجہ فردترین ہے۔ ۲۰ تا ۴۰ اور ۴۰ تا ۶۰ میاد ہائے عمر پر ان تمام ذاتوں میں انات کا تناسب ایک منتظمی کے سوا دوسرے میاد ہائے عمر کے مقابلہ میں بڑھا ہوا ہے۔ آخری میاد ہائے عمر پر انات کے تناسب کی زیادتی یہ ظاہر کرتی ہے کہ ان ذاتوں کے مرد اتنے طویل العمر نہیں ہوتے جتنی کہ انکی عورتیں ہوتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ فطرت ان عورتوں کی مدد پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اور زمانہ شیر خوارگی کی غفلت اور بے التفاتیوں کی تلافی کے طور پر ان کو دراز عمری بخشی ہے۔ آخری میاد ہائے عمر کے برتر تناسبات کا سبب ہے کہ ”مجموعی عمروں“ کا تناسب ”تاہ“ کے تناسب سے بالاتر ہے۔

اب ان ذاتوں کا لحاظ کیا جائے جنہیں اولین میاد عمر پر مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کی توفیر

ہے تو تختہ مندرجہ حاشیہ پر نظر ڈالنے سے صاف

تناسب انات فی ہزار ذکور			
ذات	میاد عمر تاہ	مجموعی عمر	افادات و بیان ہزار تناسبات
برہمن	۱۲۶۴	۹۱۹	۳۴۸ -
گنور	۱۳۴۳	۱۰۸۶	۲۵۴ -
گوندلا	۱۰۸۴	۸۵۹	۲۲۸ -
کوتلی	۱۰۴۴	۸۲۱	۲۳۶ -
کلینگا	۱۱۶۳	۱۰۱۴	۱۵۰ -
ہمار	۱۱۳۳	۱۰۱۴	۱۱۴ -

طور پر عیاں ہو جائیگا کہ ان ذاتوں میں بعد کی عمروں پر نسوانیت کی نہایت کثیر بربادی ہوئی ہے۔ اس تختہ میں ”تاہ“ میاد عمر کے تناسب کا ”مجموعی عمروں“ سے مقابلہ کیا گیا ہے اور ہر صورت میں باعتبار تناسب جو انحطاط عظیمہ واقع ہوا ہے اس کو بھی ظاہر کیا گیا ہے

صرف وہی ذاتیں اس تختہ میں درج کی گئی ہیں جن میں بمقابلہ تناسب میاد عمر ”تاہ“ جملہ عمروں کے تناسب میں فی ہزار ذکور ۱۰۰ سے زیادہ انات کا انحطاط واقع ہوا ہے۔ اس کثیر تضییع نسوانیت کے اعتبار سے برہمن برسر فہرست ہے اور اس کے بعد وہ دوسری ذاتیں اسکا ساتھ دیتی ہیں جو اوائل عمری کے شادی کے معاملہ میں برہمنوں کے برابر ہیں یا ان پر بھی ہیبت لیگئی ہیں۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ان ذاتوں کے منجملہ تین (یعنی برہمن۔ گوندلا اور منور) ذاتوں میں پانچ سال سے زیادہ عمروں پر انات کا تناسب اس تناسب تک نہیں پہنچتا جو تاہ سالہ میاد عمر پر ہے اور سطح مجموعی طور پر عورتوں کی کثیر بربادی ظاہر ہوتی ہے۔ بقیہ تین ذاتیں بھی بعض خصوصیات پیش کرتی ہیں مثلاً گولہوں میں ۱۲ تاہ سال کی میاد عمر پر فی ہزار ذکور ۵۴ انات کا انوس ناک اولیٰ تناسب پایا جاتا ہے اور یہ وہ قلیل ترین تناسب ہے جو اس میاد عمر پر اس لک کی کسی ذات یا قوم میں پایا جاتا ہو۔ اس کے بعد کی مدت عمر ۲۰ تا ۴۰ سالہ میں بھی یہی ذات کمتر رہتی ہے لیکن امر عجیب یہ ہے کہ ”ہم و زائد“ سالہ عمروں پر انات کا سب سے ارفع و اعلیٰ تناسب اسی ذات میں

پایا جاتا ہے جس سے مترشح ہوتا ہے کہ اس ذات کے ذکور میں چالیس سالہ عمر سے متجاوز ہوجانے کے بعد شرح منات نہایت شدت کیساتھ تیز ہوجاتی ہے۔ اسکے برعکس بہاروں میں ۲۰ تا ۲۵ اور ۲۵ تا ۳۰ سالہ میعاد عمر پر ”تاہ“ کے مقابلہ میں انات کا تناسب عجیب خیز طور پر بڑھا ہوا ہے۔ اور ۳۰ و زائد سالہ میعاد عمر پر ایسے کمترین تناسب تک گھٹ جاتا ہے جو کسی منتخب ذات میں پایا جاتا ہو۔ تلنگوں میں ۵ تا ۱۲ سالہ میعاد عمر پر انات کا تناسب سب سے ارفع ہے۔

دوسری ذاتیں جو ”تاہ“ سالہ میعاد عمر پر عورتوں کا غلبہ اور مجموعی عمروں پر انخطاط ظاہر کرتی ہیں۔ وہ گلا۔ کوٹلی۔ مانگ۔ مرہٹے۔ مڑاسی ہیں۔ اب مسلمان قوموں کی طرف توجہ کیجائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تاہ سالہ عمر پر بمقابلہ مجموعی عمروں کے عورتوں کا تناسب کل قوموں میں بڑھا ہوا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس مدت عمر پر پٹھان اور شیخیں ذکور کی نسبت انات زیادہ ہیں۔ پٹھانوں میں عورتوں کا یہ غلبہ بعد کی مدت عمر میں بھی موجود ہے لیکن ۱۲ سے متجاوز کل میعاد ہائے عمر میں عورتوں کی کمی ہے۔ اسکے برخلاف شیخوں میں ”۵ تا ۱۲“ سالہ میعاد عمر پر مزید ترقی معلوم ہوتی ہے لیکن اسکے بعد مختلف میعاد ہائے عمر پر اس قوم کی عورتوں میں مسلسل کمی اور بیشی ہوتی گئی ہے گویہ بیشی اس تناسب کو نہیں پہنچتی جو ”تاہ“ یا ”۵ تا ۱۲“ پر پائی جاتی ہے۔ سیدوں اور غلوں میں مجموعی عمر پر انات کی کمی ہے بجز ایک امر واقعہ کے کہ ”۳۰ سالہ و زائد“ میعاد عمر پر اول الذکر قوم میں عورتوں کا غلبہ ہے۔ دہلی عیسائیوں میں تاہ اور ۵ تا ۲۰ سالہ میعاد ہائے عمر پر ذکور کے مقابلہ میں انات کی زیادتی ہے اور دوسری عمروں پر عورتوں کے مقابلہ میں مردوں کی بیشی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس قوم میں اگرچہ ۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر پر عورتوں کا تناسب ”تاہ سالہ مدت عمر کے تناسب سے بہت کم ہے لیکن پھر بھی منود کی (۱۶) مخصوص ذاتوں کے منجملہ ۱۳ کے تناسب سے اور مسلمانوں کے جملہ قوموں کے تناسب سے بالاتر ہے۔

۱۶۱۔ تقابل بہ اعداد و شمار حیات و منات۔ ۱۹۱۱ء سے ۱۹۲۱ء تک وہ سالہ دوران میں ولادت انات کی تعداد بمقابلہ فی ہزار ولادت ذکورہ ۸۸۰ اور منات انات کی تعداد فی ہزار منات ذکورہ ۹۱۲ تھی جس سے صاف طور پر عیاں ہوتا ہے کہ اس مدت میں انات کی شرح منات ذکور سے بڑھی ہوئی تھی۔ اس سے اس امر کی بھی وضاحت ہو سکتی ہے کہ کیوں عورتوں کا تناسب مردوں کیساتھ عمر ہائے آباداری میں بالعموم اس تناسب سے کم ہوتا ہے جو تاہ میعاد عمر پر پایا جاتا ہے۔ طاحون اور انفلوئنزا کی اشاعت اور بعض خاص تہذیبی مراسم مثلاً اداں عمری کی شادی وغیرہ بلاشبہ ان تغیرات کے اسباب ہیں۔

ملک سرکار عالی۔ بلوہ حیدر آباد اور ہردو خطہ ہائے قدرتی میں بموجب شمار حالیہ ذکور اور انات کا جو

اناث فی ہزار	اناث کی تعداد	اناث کی تعداد
۹۶۶	۸۸۸	۹۱۲
۹۲۶	۸۹۱	۱۰۱۱
۹۶۳	۹۰۷	۸۹۶
۹۷۱	۸۶۸	۹۱۴

تناسب ہوتا ہے وہ متناسبات حیات و مات بموجب اندراجات تھا
و مات تحتہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے اسکے ملاحظہ سے واضح ہوگا
کہ مختلف حصص ایک کی حیات و مات کی شرحیں باہم اتنی ہی میں جتنی کہ
آبادی کے تناسب سے متوقع ہو سکتی ہیں مثلاً بلدہ حیدر آباد میں

اناث کے مات کا تناسب سب سے ارفع ہے اناث کا تناسب سب سے اوقی ہے مرٹواری میں بمقابلہ تلنگانہ کے
(خواہ لمجاہ شوں خواہ لمجاہ خروچ بلدہ) عورتوں کی شرح ولادت کا تناسب کتر اور شرح مات کا تناسب برتر ہے
یہ امر یہاں قابل ذکر ہے کہ اگرچہ عورتوں کا تناسب مردوں کے ساتھ بمقابلہ تلنگانہ کے مرٹواری میں برتر ہے
لیکن سنہ ۱۹ سے یہ تناسب خطہ موخر الذکر میں بالاستیعاب گھٹ رہا ہے اور اول الذکر میں ترقی کر رہا ہے۔
ان دونوں خطہ ہائے قدرتی کے شرح حیات و مات کے فرق سے ایک خطہ میں عورتوں کے تناسب کی
تبدیل زیادتی اور دوسرے میں عورتوں کے تناسب کی تبدیلی کمی کی وجہ معلوم ہو سکتی ہے۔

۱۹۲۔ بلدہ حیدر آباد کا تناسب جنسی بلدہ حیدر آباد میں مردوں کیساتھ عورتوں کا تناسب دونوں
خطہ ہائے قدرتی کے تناسب سے ہمیشہ فروتر رہا ہے کیونکہ وہاں اگر بچے والوں کی تعداد کثیر رہا کرتی ہو
تحتہ مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوگا کہ ہر وہ سالہ عرصہ میں بلدہ کے تناسب

سال	تعداد اناث بمقابلہ ہزار ذکور
سال	تعداد اناث بمقابلہ ہزار ذکور
۱۸۹۱ء	۹۶۴
۱۹۰۱ء	۹۶۴
۱۹۱۱ء	۹۶۸
۱۹۲۱ء	۹۶۶

میں بمقابلہ مالک محروسہ کے تناسب کے کس طرح تغیرات ہوتے رہے ہیں
آخری وہ سالہ عرصہ میں (سنہ ۱۹۲۱ء تا ۱۹۱۱ء) بمقابلہ فی ہزار ولادت ذکور
ولادت اناث کی تعداد بمقابلہ فی ہزار مات ذکور مات اناث کی تعداد سے
بہت کم رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ اناث کا تناسب ولادت تلنگانہ

سے (جس میں بلدہ واقع ہے) کم تھا تو اناث کا تناسب مات اسی خطہ ملک سے قدرے افزوں
تھا۔ مرٹواری کے اعداد و مالک کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو بلدہ حیدر آباد باعتبار تناسب ولادت
بہتر حالت میں ہے تو مات اناث کے اعتبار سے بدتر ہے۔ مجموعی طور پر بلدہ حیدر آباد میں اناث کا
کا تناسب فی ہزار ذکور سنہ ۱۹۱۱ء میں ۹۳۷ تھا اور اب گھٹ کر سنہ ۱۹۲۱ء میں ۹۳۶ ہو گیا ہے جس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ تناسب میں فی ہزار بقدر ایک کے کمی آئی ہے فقط

ذیلی تختہ (۱) اضلاع اور ترقی تقسیم کے لحاظ سے جینوں کا عام تناسب

تعداد وراثت بمطابق ۱۰۰۰ ذکور								ضلع اور ترقی حصہ
۱۰۰۰		۱۰۰۰		۱۰۰۰		۱۰۰۰		
شہر آبادی	مجموع آبادی	شہر آبادی	مجموع آبادی	شہر آبادی	مجموع آبادی	شہر آبادی	مجموع آبادی	
۹۷۱	۹۶۲	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	ریاست
۹۷۱	۹۵۸	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	ملنگاٹ
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	شہر حیدر آباد
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	اطراف بلدہ
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	درنگل
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	کیم نگر
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	عادل آباد
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	مہرک
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	نظام آباد
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	محبوب نگر
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	ملنگاٹ
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	مرہٹواری
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	اورنگ آباد
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	بٹیر
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	تاندیٹر
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	پیر پھنی
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	عثمان آباد
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	راجپور
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	بیسر
۹۷۱	۹۶۳	۹۷۰	۹۶۲	۹۷۳	۹۶۰	۹۶۹	۹۶۶	مہرک

ذیلی تختہ (۳) - تعداد اناشت فی ایک ہزار ذکولجانا مباح عمر و مذاہب
(ہر چار گزشتہ مردم شمار یوں کے اعداد درج ہیں)

تمام مذاہب										ہندو				مسلمان				عمر
۱۰-۱۱	۱۱-۱۲	۱۲-۱۳	۱۳-۱۴	۱۴-۱۵	۱۵-۱۶	۱۶-۱۷	۱۷-۱۸	۱۸-۱۹	۱۹-۲۰	۱۰-۱۱	۱۱-۱۲	۱۲-۱۳	۱۳-۱۴	۱۰-۱۱	۱۱-۱۲	۱۲-۱۳	۱۳-۱۴	
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۱
۵۴	۵۴	۶۰	۱۵	۴۵	۵۸	۷۰	۲۶	۳۱	۱۵	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۱	۳۳	۳۳	۳۳	۱ - ۰
۳	۵۱	۶۰	۳۹	۵۱	۵۱	۱۰۹	۳۳	۵۱	۱۰۹	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۱	۳۳	۳۳	۳۳	۲ - ۱
۳	۴۵	۶۶	۶۱	۸۳	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۳ - ۲
۱۳	۹۶	۹۳	۱۳	۱۱۵	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۴ - ۳
۱۶	۱۶	۱۶	۰۹	۳۳	۱۵	۱۳	۰۰	۳۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۵ - ۴
۴	۵۸	۶۶	۵۸	۷۰	۵۴	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	۷۰	جملہ - ۵
۸	۹۵	۹۶	۵۰	۵۸	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۹۵	۱ - ۵
۱۵	۹۶	۹۶	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۸۳	۱۵ - ۱۰
۳۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۲۰ - ۱۵
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۲۵ - ۲۰
۹	۶۸	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۳۰ - ۲۵
۸۶	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	۹۸	جملہ - ۳۰
۹۹	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۳۰ - ۳۰
۵۲	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۶۳	۵۰ - ۳۰
۱۹	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۵۰ - ۵۰
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	اور ۵۰ سے زیادہ
۲۵	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	۹۳	جملہ - ۳۰ اور زیادہ
۶۳	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	۹۶	تمام عمر وں کا جملہ جمع آبادی
۴۱	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	۹۴	تمام عمر وں کا جملہ قدرتی آبادی

دیلتی تختہ (۳) تعداد انات فی ایک ہزار ذکور بلحاظ مذہب و مباح عمر اور قدرتی تقسیم

عمر	تسلک گانہ			مرہٹواڑی		
	تمام مذہب	ہندو	مسلمان	تمام مذہب	ہندو	مسلمان
۱-۰	۳۸	۳۴	۳۲	۳۳	۳۰	۲۴
۲-۱	۴۸	۸۸	۸۱	۶۹	۶۹	۱۰۹
۳-۲	۴۲	۸۶	۸۴	۱۱	۱۱	۱۰
۴-۳	۹۲	۱۴۲	۶۹	۲۲	۲۲	۳۱
۵-۴	۴۵	۵۲	۳۳	۹۹	۹۹	۸۳
۶-۵	۴۱	۵۴	۶۶	۹۹	۹۹	۶۲
۷-۱۰	۹۸	۱۵۶	۳۹	۱۱	۱۱	۲۸
۸-۱۵	۱۱۱	۸۱	۵۶	۴۴	۴۴	۸۹
۹-۲۰	۱۲۴	۹۵	۴۰	۱۳	۱۳	۸۱
۱۰-۲۵	۱۲۰	۸۰	۴۰	۲۰	۲۰	۳۲
۱۱-۳۰	۹۵	۹۰	۳۴	۴۴	۴۴	۹۰
۱۲-۳۵	۸۵	۸۰	۲۶	۶۹	۶۹	۹۲
۱۳-۴۰	۸۵	۸۰	۲۳	۴۱	۴۱	۸۵
۱۴-۴۵	۱۰۸	۹۰	۳۳	۳۴	۳۴	۸۵
۱۵-۵۰	۱۲۲	۹۳	۴۵	۴۱	۴۱	۳۲
۱۶-۵۵	۹۸	۷۳	۵۲	۶۶	۶۶	۳۳
۱۷-۶۰	۹۳	۶۲	۴۵	۴۱	۴۱	۵۴
۱۸-۶۵	۹۳	۶۲	۴۵	۶۶	۶۶	۵۴
۱۹-۷۰	۹۳	۶۲	۴۵	۶۶	۶۶	۵۴
۲۰-۷۵	۹۳	۶۲	۴۵	۶۶	۶۶	۵۴
۲۱-۸۰	۹۳	۶۲	۴۵	۶۶	۶۶	۵۴
۲۲-۸۵	۹۳	۶۲	۴۵	۶۶	۶۶	۵۴
۲۳-۹۰	۹۳	۶۲	۴۵	۶۶	۶۶	۵۴
۲۴-۹۵	۹۳	۶۲	۴۵	۶۶	۶۶	۵۴
۲۵-۱۰۰	۹۳	۶۲	۴۵	۶۶	۶۶	۵۴

۲۰-۷۵ اور ۷۵-۸۰
جلد ۱۰ اور ۱۱ سے زیادہ
تعداد انات بلحاظ مباح عمر اور قدرتی تقسیم
تعداد انات بلحاظ مباح عمر اور قدرتی تقسیم

ذیلی تختہ (۴) - چند منتخبہ ذاتوں کی تعداد انات فی ایک ہزار ذکور

ذات	تعداد انات بحساب فی ہزار ذکور					
	تمام عمر	۵ تا ۱۲	۱۲ تا ۱۵	۱۵ تا ۲۰	۲۰ تا ۳۰	۳۰ اور اس سے زیادہ
۱- ہندو	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۲- سکھ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۳- جٹ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۴- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۵- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۶- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۷- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۸- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۹- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۱۰- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۱۱- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۱۲- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۱۳- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۱۴- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۱۵- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۱۶- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۱۷- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۱۸- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۱۹- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۲۰- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۲۱- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۲۲- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۲۳- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۲۴- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۲۵- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۲۶- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۲۷- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۲۸- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۲۹- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۳۰- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۳۱- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۳۲- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۳۳- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۳۴- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۳۵- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۳۶- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۳۷- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۳۸- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۳۹- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۴۰- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۴۱- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۴۲- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۴۳- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۴۴- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۴۵- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۴۶- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۴۷- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۴۸- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۴۹- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲
۵۰- گروہ	۹۴	۳۴	۹۹	۸۴	۵۰	۳۲

ذیلی متن: (۵) حقیقی تعادلیات ہمارے جو حسن طالع پر پورے
من ابدا کمال اور لغاتہ سے
صناع (۲) ۱

سال	تعداد پیدایش هر دو جنس	تعداد اموات هر دو جنس	فرق در میان زاد و مرگ تعداد اول الذکر کی زیادتی تعداد تعداد آخر الذکر (X) کی (-)
۱	۲	۳	۴
۱۱	۲ ۳ ۲ ۹ ۹ ۹	۹ ۰ ۳ ۳ ۳ ۱	- ۳ ۳ ۰ ۳ ۳ ۳
۱۲	۶ ۸ ۴ ۳ ۳ ۳	۹ ۸ ۱ ۲ ۳ ۳	- ۳ ۳ ۰ ۳ ۳ ۳
۱۳	۵ ۴ ۰ ۹ ۰ ۹	۰ ۰ ۲ ۳ ۳ ۱	- ۳ ۳ ۱ ۳ ۳ ۲
۱۴	۵ ۱ ۸ ۶ ۸ ۸	۰ ۱ ۳ ۱ ۳ ۹	- ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۱
۱۵	۳ ۵ ۸ ۲ ۰ ۱	۸ ۸ ۱ ۲ ۱ ۱	- ۱ ۳ ۳ ۳ ۳ ۹
۱۶	۳ ۳ ۰ ۳ ۰ ۱	۲ ۳ ۱ ۳ ۰ ۱	+ ۱ ۱ ۱ ۳ ۳ ۹
۱۷	۸ ۹ ۲ ۶ ۰ ۱	۰ ۳ ۳ ۲ ۳ ۱	- ۲ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳
۱۸	۴ ۳ ۳ ۳ ۱ ۱	۵ ۱ ۳ ۳ ۳ ۱	- ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۱
۱۹	۰ ۰ ۰ ۳ ۳ ۹	۲ ۳ ۳ ۳ ۳ ۱	- ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۵
۲۰	۱ ۲ ۲ ۲ ۳ ۳	۲ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳	- ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۲۰
۲۱	۲ ۳ ۰ ۳ ۳ ۳	۹ ۳ ۳ ۳ ۳ ۳	- ۳ ۳ ۳ ۳ ۳ ۲۵

بالمقدّم

حالت ازدواجی

۱۶۳۔ حوالہ اعداد و شمار۔ اپریل میں نمبر (۸) میں حالت کتخائی کے متعلقہ اعداد و شمار بلحاظ عمر جنس اور مذہب درج کئے گئے ہیں اور تین حصوں میں منقسم ہیں۔

حصہ اول میں کل آبادی ملک سرکار عالی کی مجموعی تقسیم بلحاظ مذہب دکھائی گئی ہے حصہ دوم میں اسی قسم کی تفصیل بلحاظ اضلاع درج کی گئی ہے۔

حصہ سوم میں مماثلہ تفصیلات متعلقہ بلکہ حیدرآباد دے گئے ہیں۔ اپریل میں نمبر (۱۴) میں بعض منتخب ذاتوں۔ فرقوں۔ قوموں کی حالت کتخائی کے متعلق اعداد و شمار ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس باب یکساں پانچ تحتہ جات ضخیمہ ملحق ہیں جنہیں حسب ذیل امور دکھائے گئے ہیں۔

(۱) ہر جنس اور مذہب کے ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ حالت کتخائی خاص میعاد ہائے عمر پر باقبا مردم شماری ہائے سابقہ۔

(۲) ہر جنس اور مذہب کے ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ حالت کتخائی باعتبار عمر و ہر خطہ ملک۔

(۳) ہر جنس اور مذہب کے دس ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ خاص میعاد ہائے عمر و حالت کتخائی۔

(۴ الف) متمدن اقوام قدیم سے ہر جنس کے دس ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ خاص میعاد ہائے

عمر و حالت کتخائی۔

(۴) بعض عمرون پر تناسب جنس بلحاظ حالت کتخائی و باعتبار مذہب و خطہ ہائے ملک۔

(۵) چند منتخب ذاتوں کے ہر جنس کے ہزار نفوس کی تقسیم بعض عمرون پر بلحاظ حالت کتخائی۔

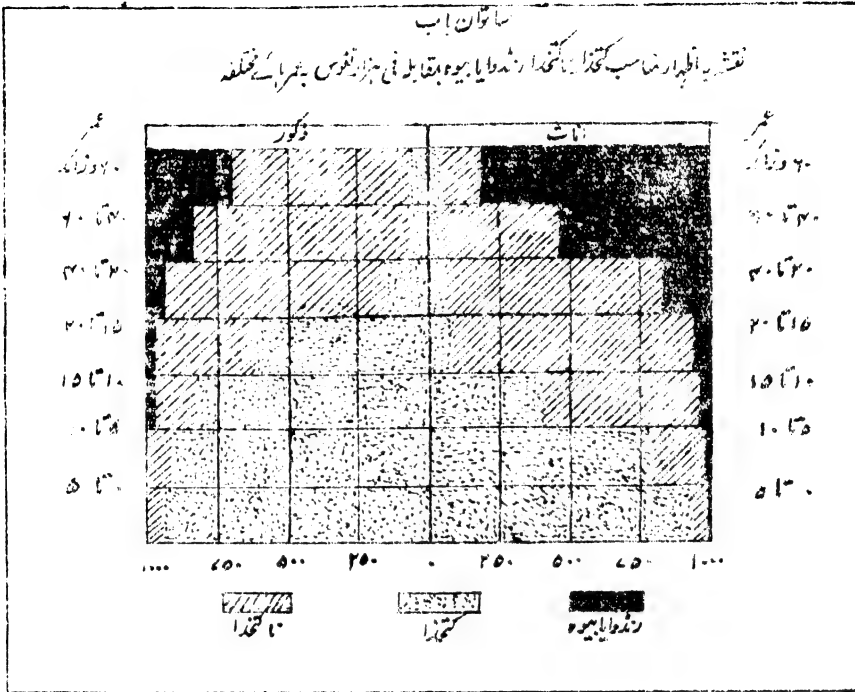
۱۶۴۔ فحوائے باب۔ رپورٹ مردم شماری ہند اور رپورٹ ہائے مردم شماری صوبہ جات

باتہ سالانہ کے باب متعلقہ حالت کتخائی میں ایک مقدمہ۔ مشرح اور مرفع بیان درج کیا گیا تھا جو باعتبار معاشرت بہت دلچسپ تھا لیکن اعداد و شمار کتخائی سے کم تعلق رکھتا تھا۔ اسلئے کہ مختصر

مردم شماری ہند نے اس دہ میں تجویز کی کہ فی الوقت بحث کو اصولاً اعداد و شمار پر مبنی رکھا جائے اور اس موضوع کے ایسے پہلوؤں میں محدود رکھا جائے جو اعداد سے پیدا ہوتے ہوں یا بطور ایسے اثرات کے ان سے تعلق رکھتے ہوں جن سے تغیرات یا تقناوتوں کی توضیح ہو سکتی ہو..... یہ فرض کر لیا جائے کہ ایسے مراسم اور طریقے جیسے کہ ایک شوہر کی کئی بیویاں ہونا، ایک عورت کے کئی شوہر ہونا اور (BYNDRGAMY) وغیرہ جو ہندوستان میں شادی سے تعلق رکھتے ہیں سب کو معلوم ہیں اور ان کے متعلق کسی عام بیان کے اضافہ کی ضرورت نہیں۔

۱۶۵۔ مطالب اعداد و سب سے پہلے مراسم یہ ہے کہ اعداد کے متعلق شمار کنندہ کے سوال اور تحتہ جات مردم شماری میں درج شدہ جواب کی طبیعت کے لحاظ سے جو مطالب پیدا ہوتے ہیں ان کا بیان کر دیا جائے۔ تحتہ جات شمار کے خاندان کی تکمیل کے لئے حسب ذیل ہدایات دئے گئے تھے ”ہر شخص کے متعلق خواہ وہ شیرخوار یا بچہ یا بالغ ہونا کتخدا۔ کتخدا یا زندہ یا یا بیوہ درج کرو طلاق پائے ہوئے نفوس کو بطور بیوہ کے درج کرو۔ طوائفوں اور خانگیوں کو ناکتخدا درج کرو۔“ یہ ہدایات کافی خوب و واضح تھیں اور اس قیاس کے لئے کوئی وجہ معقول نہیں ہے کہ اس میں کسی طرح کی غلط فہمی ہوئی ہو۔ پس جو اندراجات حالت کتخدا کی کے متعلق ہوئے ہیں ان کو سخت سے بعید نہیں سمجھا جاسکتا گو اس کا امکان ہے کہ بعض صورتوں میں جیسے کہ طوائفین وغیرہ کی ہیں ناکتخدا عورتوں نے اپنے آپ کو کتخدا درج کر لیا ہوگا۔

۱۶۶۔ اعداد و شمار کے خاص پہلو۔ حالت کتخدا کی کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی کی ہر مذہب اور ہر عمر کی آبادی کے منجملہ تقریباً (۴۶) فیصد ذکور اور (۳۱) فیصد انات کتخدا ہیں تقریباً ۴ فیصد ذکور اور ۵ فیصد انات کتخدا ہیں۔ اور ۷ فیصد مرد اور (۲۰) فیصد عورتیں بیوہ یا زندہ ہیں۔ تحتہ ضمیمہ نشان ۱۷ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ دونوں جنسوں کے کتخدا نفوس کا حصہ کثیر نہایت کم عمر اطفال پر مشتمل ہے۔ ان کے منجملہ تقریباً سے زیادہ انبیاء لڑکے (۱۵) سال سے کم عمر والے ہیں اور بچہ کنواری لڑکیاں دس سال سے کم عمر والی ہیں۔ شکل ذیل سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ عمر والے بہت کم لوگ بغیر شادی کے رہتے ہیں اور اگر ان لوگوں کی تعداد کو خلیج



کر دیا جائے جو کسی نہ کسی معذوری کی وجہ سے بہت کم تعلقات ازدواجی پیدا کرتے ہیں (مثلاً گداگر، طوائف، سیاسی، اور درویش اور وہ لوگ جو کسی نقص جسمانی میں مبتلا ہوں) تو یہ معلوم ہوگا کہ ملک سرکار عالی میں کوئی شخص علماً ناکنڈا نہیں ہے۔ اس لحاظ سے باشندگان ملک سرکار عالی کی ازدواجی حالت کم و بیش ہندوستان کے دوسرے حصوں کے مماثل ہے۔ یورپین ناظرین کے لئے ہندوستان کی یہ عمومیت کنڈائی ہی ایسی چیز ہے جو ہندوستانی اور مغربی یورپ کے تمدنی رسومات کی نہایت عجیب بابہ الامتیاز ہے لیکن جیسا کہ رپورٹ مردم شماری ہند بابہ ۱۹۱۱ء میں بیان کیا جا چکا "مغرب کے مصنوعی تمدنی اور مویشی حالات کا اقتضا ہے کہ وہاں شادی ناگزیر نہیں سمجھی جاتی۔ اور دور اندیشی اور دوسرے اغراض کی بناء پر بہت سے لوگ ناکنڈا رہتے ہیں۔ دنیا کے کل دوسرے حصوں میں شادی عیش و عشرت نہیں بلکہ مرد اور عورت دونوں کے لئے ناگزیر صورت سمجھی جاتی ہے" غرض کہ یورپ کا طرز نہ کہ ہندوستانی طریقہ فطرت کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ ہنود کے نزدیک شادی ایک مقدس مذہبی فرض ہے۔ اسلام بھی بنی نوع کی توفیر کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ دونوں قومیں چونکہ آبادی کا حصہ غالب ہیں اسلئے ایک بڑی حد تک دوسرے مذاہب کے متبعین پر بھی شادی

مسائلہ میں اثر دلاتی ہیں۔

اعداد و شمار کا ایک دوسرا خاص پہلو نوعمری ہے جس میں شادی کر دیکھائی ہے بموجب تختہ مرتبہ سینڈ برگ جس کا حوالہ رپورٹ مردم شماری ہند ۱۹۵۱ء کے فقرہ ۲۲۷ میں دیا گیا ہے۔ مغربی یورپ میں آبادی کے (۲۱۴۴) ذکور کے منجملہ صرف ایک مرد اور (۱۴۲) اناث کے منجملہ صرف ایک عورت کی شادی (۲۰) سالہ عمر سے پہلے ہوتی ہے۔ اسکے برخلاف اس ملک کے اعداد و شمار (جو ہندوستان کے اوجھ سے کم و بیش مماثل ہیں) ظاہر کرتے ہیں کہ ہر (۹) مردوں کے منجملہ ایک اور سترہ عورتوں کے منجملہ ایک کی شادی اس عمر سے پہلے ہی ہو جاتی ہے۔

اعداد و شمار ہند متعلقہ حالت کنجوائی کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ یہاں میواؤں کا تناسب بہت زیادہ ہے۔ زندگی کے کل آبادی ذکور کا صرف (۷) فیصد تھپک یہ تناسب دوسرے ممالک کے تناسب سے زیادہ فرق نہیں رکھتا۔ اسکے برعکس میواؤں کی تعداد نسبتاً بہت زیادہ ہے اور کل اناث کی تعداد کے لحاظ سے ان کا تناسب (۲۰) فیصد پڑتا ہے۔ اسکے مقابلہ میں مغربی یورپ میں صرف (۹) فیصد تناسب ہوتا ہے۔ اگر عمر کا لحاظ کیا جائے تو یہ وسیع فرق اور زیادہ نمایاں ہوتا جاتا ہے۔ مثلاً مغربی یورپ میں صرف (۷) فیصد میواؤں ایسی ہیں جن کی عمر ۴۰ سال سے کم ہے تو ملک سرکار عالی میں (۳۱) فیصد ایسی ہیں جو اس سے بھی کم عمر والی ہیں کل میواؤں کا (۳) فیصد حصہ (جن کی حقیقی تعداد ۴۵۲۵۳ ہے) ۵ سالہ عمر کے اندر ہے۔ مغربی یورپ میں اس عمر میں کسی کی شادی تک نہیں ہوتی۔ اس ملک میں اوائل عمر میں جو شادی کر دیکھائی ہے وہ فطرتاً میواؤں کی زیادہ تعداد کی موجب ہوتی ہے۔ اور چونکہ برمنوں اور دوسرے ذاتوں میں (جو اس رسم کی اتباع محض تمدنی مرتبہ حاصل کر نیلے لئے عمل میں لاتے ہیں) میوہ کی شادی ممنوع ہے۔ اسکے میواؤں کی تعداد ہندو ذاتوں میں زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ علاوہ بریں اگرچہ کہ مذہباً مسلمانوں پر ایسی کوئی بندش نہیں ہے لیکن وہ بھی (یا کم از کم ان کے اعلیٰ طبقے) اس معاملہ میں ایک حد تک ہندو کے خیالات میں شریک معلوم ہوئے ہیں۔ ۱۶۷۔ تفاوت بلحاظ مذہب۔ اس حد تک ممالک محروسہ کے جو اعداد درج ہوئے ہیں وہ مجموعی حیثیت رکھتے ہیں یعنی کل مذاہب اس میں شامل ہیں اب ایک مذہب کے متبعین کا مقابلہ دوسرے مذہب کے متبعین کے ساتھ بلحاظ حالت ازدواجی کیا جاتا ہے چونکہ ہندو آبادی کا حصہ کثیر ہیں اسلئے ان کا تناسب مجموعی آبادی کے تناسب کے چنداں متفاوت نہیں ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں چند خاصاں اس کے تناسب درج کئے گئے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو میں شادی نہایت عام ہے جس کا نتیجہ یہ ہے

(تختہ پانچواں)

کہ ان میں ناکتھا نفوس کا تناسب سب میں کم ہے۔

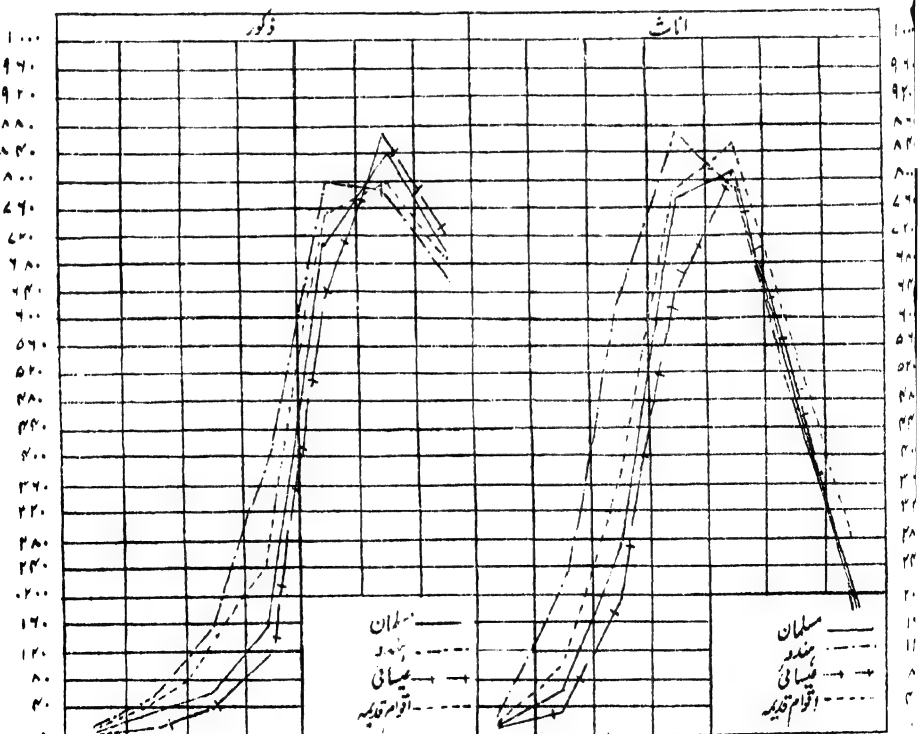
نذیب	حالت ازدواجی فی ہزار				
	اناث		ذکور		
	بیوہ	ناکتھا	ناکتھا	زندہ	ناکتھا
ہندو	۱۹۶	۴۹۵	۳۰۹	۶۷	۴۷۶
مسلمان	۳۰۰	۵۰۳	۲۹۷	۶۹	۴۸۳
عیسائی	۱۹۰	۴۴۱	۳۶۹	۵۶	۴۳۷
اقوام قدیمہ	۱۴۴	۴۲۰	۳۳۶	۳۵	۳۹۶
	۱۳۱	۴۵۸	۴۱۱	۵۳	۴۳۶

ناکتھا نفوس کے لحاظ سے یہ اعتبار ذکور و اناث دونوں کے قوم عیسائی میں کمترین تناسب پایا جاتا ہے۔ بیوہ یا زندہ کے لحاظ سے نظر ڈالی جائے تو عیسائیوں میں زندوں کا تناسب نہایت کمترین ہے اور اقوام قدیمہ میں بیوگان کا

تناسب بہت کم ہے لیکن ہندو میں بیوہ اور زندہ دونوں کا تناسب نہایت بڑھا ہوا ہے اہل ہندو میں جو ناکتھا اور بیوہ یا زندہ کی تعداد کثیر پائی جاتی ہے وہ بلاشبہ ایک طرف ادھل عمری کی شادی اور دوسری طرف مخالفت عقیدہ بیوگان کی بدولت ہے۔

مختلف مذاہب کے متبعین میں جو شادی شدہ ہیں ان کا فی ہزار تناسب ہر مدت عمر پر مختلف مل گیا ہے۔

(ساتواں باب) شکل ارتقائی بلوغت کا تناسب ناکتھا کی ہزار نفوس آبادی ہر ہر میعاد عمر درمیان مذاہب مختلفہ



۰-۱۰ ۱۰-۲۰ ۲۰-۳۰ ۳۰-۴۰ ۴۰-۵۰ ۵۰-۶۰ ۶۰-۷۰ ۷۰-۸۰ ۸۰-۹۰ ۹۰-۱۰۰

کیا ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ ۵ تا ۱۰۔ ۱۰ تا ۱۵۔ اور ۱۵ تا ۲۰ کی میاد عمر میں کتخدا نفوس کا برترین تناسب ہندو کے ذکور اور اناث کو حاصل ہے۔ اسکے علاوہ پہلی مدت عمر (۵ تا ۱۰) میں بھی شادی شدہ نفوس میں ہندو اناث کا تناسب سب سے بڑھا ہوا ہے۔ تختہ ضخیمہ نشان (۲) سے اس امر کی مزید شہادت ملتی ہے کہ بمقابلہ ملک سرکار عالی کی کل آبادی کی مجموعی حیثیت کے ہندو کی حالت کتخانی میں شادی کے متعلق ہندوستانی اعداد و شمار کے وہ تینوں خصوصی پہلو زیادہ نمایاں صورت میں موجود ہیں جنکا ذکر اس قبل کیا جا چکا ہے۔ یعنی شادی کی عمومیت کم عمری جس میں شادی کر دیا جاتی ہے اور بیوؤں کا بیشتر تناسب شکل مندرجہ بالا اور اس کے قبل کے تختہ سے معلوم ہو گا کہ ہندو کے تقابل کے لحاظ سے مسلمانوں میں نہ صرف کتخدا نفوس کا تناسب (ذکور اور اناث دونوں کے درمیان) کم ہے بلکہ رنڈو سے اور بیوؤں کا تناسب بھی بہت قلیل ہے حقیقت یہ ہے کہ ہر ۱۰۰ ہندو مردوں میں ۵۴ کتخدا کم عمر تھلاؤ، رنڈو سے ہیں اور اسکے مقابل مسلمانوں کے اعداد علی الترتیب ۵۱۔ ۴۴ اور ۵۰ ہوتے ہیں۔ اناث کی صورت میں یہ فرق اور زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے اور اعداد کا سلسلہ علی الترتیب ہندو کے لئے ۳۰۔ ۵۰ اور ۲۰ اور اسلام کے لئے ۳۷۔ ۴۴ اور ۱۹ ہوتا ہے عمر کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ۵ تا ۱۵ اور ۱۵ تا ۲۰ کی میاد عمر علی الترتیب فی ہزار ۱۳ اور ۴۴ کا تناسب ہندو ذکور میں پایا جاتا ہے اور مسلمانوں میں مماثلہ تناسب کم یعنی علی الترتیب ۱۰ اور ۳۵ ہے۔ اسکے بعد کی میاد عمر ۱۵ تا ۲۰ میں اس سے زیادہ وسیع فرق ہے اور دونوں اقوام کا تناسب ۱۵ اور ۶۰ ہوتا ہے۔ ۱۵ تا ۲۰ سالہ مدت عمر میں بھی کتخدا ذکور کے اعتبار سے ہندو کا تناسب مسلمان ذکور کے تناسب کے مقابلہ میں متدبہ طور پر بڑھا ہوا ہے اور دونوں کا درمیانی تفاوت ۱۲۳ ہندو کی موافقت میں ہے لیکن ۲۰ سالہ عمر سے اوپر مسلمانوں کا تناسب ہندو کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے اور اضافہ کی مقدار ۱۴ فی ہزار ہوتی ہے کتخدا اناث کی صورت میں دونوں قوموں کے اعداد کا درمیانی شمار نہایت نمایاں ہے۔ ان مسلمان لڑکیوں کا تناسب جنگلی شادی (۵) سال کے اندر ہو گئی ہے ہندو کے مماثلہ تناسب کے مقابلہ میں نصف سے کچھ ہی زائد ہوتا ہے اور پانچ اور دس سال کی عمر میں صرف چونتالیس کے قریب رہ جاتا ہے۔ اسکے بعد کی میاد عمر (۱۵ تا ۲۰) میں بھی مسلمانوں کا تناسب ہندو سے کمتر ہے یعنی تقریباً ۱۵ لیکن ۱۵ اور ۲۰ سال کے درمیان دونوں تناسب ایک دوسرے کے قریب پہنچتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور ہندو کا تناسب مسلمانوں کے تناسب سے فی ہزار صرف ۸ زیادہ ہے۔ بیوہ اور رنڈوؤں کے لحاظ سے ہندو کا تناسب بالعموم مسلمانوں کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ۲۰ سال سے زائد عمر والے نفوس کے اعتبار سے ہندو میں کتخدا ذکور کا تناسب زیادہ ہے اور مسلمانوں

میں ناکتخدا ناث کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ۵۰ تا ۴۰ میعاد عمر میں مسلمان بیواؤں کا تناسب ہندو بیواؤں کا نصف ہے۔ اور ۳۰ سالہ عمر سے اوپر دونوں تناسب برابر ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو مسلمان عورتیں جوان عمری میں بیوہ ہو جاتی ہیں انکو دوبارہ شادی کر لینے میں اپنی ہندو بہنوں کے مقابلہ میں کم مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔

اتوم قدیم میں نکتخدا ذکور کا تناسب تقریباً وہی ہے جو اہل اسلام کا ہے لیکن اول الذکر میں ناکتخدا ذکور کا تناسب بڑھا ہوا اور زندوں کا تناسب گھٹا ہوا ہے۔ ناث کے لحاظ سے دونوں اتوم کے تناسب میں متدیہ فرق ہے۔ اہل اسلام میں فیصد ناث ۷۳ ناکتخدا ہیں تو اتوم قدیم میں ۴۱ ہیں کتخدا اور بیواؤں کا تناسب اول الذکر میں علی الترتیب ۴۴ اور ۱۹ ہے تو مؤخر الذکر میں ۶۶ اور ۱۳ ہے غرض کہ اتوم قدیم میں یا کم از کم اس کے ان اوصاف میں جو ہندو ناثات سے متاثر نہیں ہوئے۔ زن و مرد ہر دو بالعموم مسلمانوں کی عام عمر کتخداؤں سے زیادہ عمر میں بیاہے جاتے ہیں۔ اسکا مزید ثبوت اس امر سے ملتا ہے کہ ۵۰ تا ۴۰ سالہ میعاد عمر پر مسلمانوں میں ۶۰ فیصد ذکور اور ۸۰ فیصد ناث شادی شدہ ہیں تو اتوم قدیم میں ۶۶ فیصد ذکور اور ۸ فیصد ناث کتخدا ہیں مجموعی طور پر اتوم قدیم میں بیواؤں کا تناسب نہایت کم ہے جس وجہ یا تو انکی قلیل عمری ہے یا بیواؤں کی دوسری شادی کا رواج ہے۔

اب ہندو اتوم قدیمہ کے طرف متوجہ ہوں جن کی حالت ازدواجی اس دفعہ علیحدہ دکھائی گئی ہے (نشتہ نصیمہ نشان (۳) الف) تو معلوم ہوتا ہے کہ انہیں ناکتخدا ذکور و ناث دونوں کا تناسب ہندو کے مجموعی تناسب سے بالترتیب گولہ دوسری اتوم کے مقابلہ میں بہت نسبت ہے شادی شدہ نفوس کے اعتبار سے ہندو اتوم قدیمہ ہندو سے مماثلت ظاہر کرتے ہیں اور انکے ذکور اور ناث کا تناسب دوسرے تمام اتوم کے مقابلہ میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ زندوں کے لحاظ سے انکے ذکور کا تناسب تقریباً وہی ہے جو ہندو کا ہے (گولہ دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے) لیکن بیواؤں کے اعتبار سے ہندو اور اہل اسلام دونوں کے مقابلہ میں انکا تناسب بہت کم ہے اور اتوم قدیمہ اور عیسائیوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔

عیسائیوں کی صورت میں یہ بات ذہن نشین رکھنے کے قابل ہے کہ تبدیل مذہب کرنے والوں کی ایک کثیر تعداد جو کچھ ہندو کے طبقہ اعلیٰ سے حاصل ہوتی ہے اور ان میں اعلیٰ تمدنی مدارج رکھنے والی ذاتوں کے زیر اثر بچپن کی شادی رائج ہے۔ اسلئے عیسائی جماعت میں شامل ہونے سے پہلے ہی ان میں سے

اکثر کی شادی ہو جاتی ہے۔ اسکے برعکس جو لوگ داخل جماعت میں وہ مغربی تمدن کے عادات و مراسم اختیار کر لیتے ہیں اور بچپن کی شادی کا طریقہ ترک اور بیوہ کی شادی کی ممانعت موتوں کر دیتے ہیں۔ اگرچہ عیسائیوں میں بچپن کی شادی کی چند مثالیں درج تختہ بات ہوئی ہیں لیکن ان میں مجموعی طور پر بقابلہ دوسرے مذاہب کے ساتھ اتحاد کا تناسب بڑھا ہوا اور کثرت کا تناسب گھٹا ہوا ہے۔ زندگیوں کے لحاظ سے بھی ان کا تناسب نہایت کم ہے اور بیواؤں کے اعتبار سے صرف اقوام قدیمہ سے دوسرے درجہ پر ہیں جنکے اثاث میں بیواؤں کا تناسب دوسرے تمام مذاہب کے مقیمین سے بہت کم ہے۔ ۱۵ تا ۱۸ سالہ کثرت اثاث کا تناسب بھی دوسرے اقوام کے مقابلہ میں کمتر پڑتا ہے۔

۱۶۸۔ تفاوت بلحاظ مقام بلکہ حیدرآباد میں کل آبادی ذکر کا ۵۸ فیصد حصہ شادی شدہ ہے اور اثاث میں ایک خیف سی کمی کیساتھ اتحادی کا تناسب پڑتا ہے یعنی ۸۸ فیصد تلمگانہ میں ذکر و اثاث دونوں کا تناسب تقریباً یکساں ہے یعنی ۸۸ فیصد اسکے بالمقابل مرٹواڑی میں علی الترتیب ۸۸ فیصد اور ۵۰ کا تناسب ہوتا ہے خطہ موخر الذکر میں شادی شدہ کا جو زیادہ تناسب پایا جاتا ہے وہ فطرتاً زیادتی تناسب بیوگان کی جانب منحصر ہوتا ہے اس طرح سے زندگیوں کے اعتبار کرتے تلمگانہ میں فیصدہ کا تناسب ہے تو مرٹواڑی میں ۸۸ فیصد سے کم نہیں ہے۔ دونوں خطوں میں بیواؤں کا تناسب تقریباً ایک ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بمقابلہ تلمگانہ کے مرٹواڑی میں نسب بنیاداً زیادہ کثرت اثاث اور بیواؤں فوت ہوئی ہیں۔ گزشتہ ابواب میں ایک سے زیادہ مرتبہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ سابقہ وہ سال در سال میں بمقابلہ تلمگانہ کے مرٹواڑی میں طاعون کی زیادہ شدت ہوئی اور بار بار ہوتی رہی۔ اور چونکہ طاعون کا قریب انتخاب زیادہ تر عورتوں پر پڑتا ہے۔ اسلئے زندگیوں کے تناسب میں جو زیادتی ہوئی ہے وہ غالباً اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے مختلف میعاد ہائے عمر پر ان تناسبوں میں جو تفاوت پیدا ہوئے ہیں اور ۱۵ تا ۱۸ سال کی درمیانی عمروں (زمانہ بار آوری) میں زندگیوں اور بیواؤں کے جو مختلف تناسب رونما ہوئے ہیں ان پر عنقریب بحث کی جائے گی۔

اب مختلف مذاہب پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مذہب اور ہر جنس کے اعتبار سے شادی کا تناسب بمقابلہ تلمگانہ کے مرٹواڑی میں زیادہ ہے۔ اور یہ بڑھا ہوا تناسب بجز آخری میعاد عمر (۶۰ و زیادہ) کے تمام میعاد ہائے عمر میں عام ہے جیسا کہ تختہ ضمیمہ نشان ۱۱ کے ملاحظہ سے واضح ہو گا۔ اس سلسلہ میں بعض خصوصیات قابل ذکر ہیں۔ ۱۔ تمام میعاد عمر پر بھی کل اہم مذاہب میں شادی شدہ نفوس کا تناسب بمقابلہ تلمگانہ کے مرٹواڑی میں بہت زیادہ ہے۔ اسکے بعد کی میعاد عمر (۵ تا ۱۰) میں نہایت نمایاں فرق

عیسائیوں اور اقوام قدیمہ میں ظاہر ہوتا ہے جو لحاظ تعداد بمقابلہ مرٹھواری کے تلنگانہ میں زیادہ ہیں تلنگانہ کے عیسائیوں میں (۵) اور دس سال کی درمیانی عمروں میں ایک فیصد سے کم ذکر اور ۲ فیصد انات کٹوالی کی حالت میں پائے جاتے ہیں اور مرٹھواری میں اسی کے مائل تناسب ہر صورت میں ۹ تک بڑھا ہوا ہے اسی طرح ہر اقوام قدیمہ میں شادی شدہ ذکور و انات سمجھ (۱۰ تا ۱۵) سال کا تناسب علی الترتیب ۲ اور ۷ فیصد تلنگانہ میں اور ۹ اور ۲۰ فیصد مرٹھواری میں ہے اسکے بعد کی عیساء و عمر (۱۵ تا ۱۷) میں تناسب کا انتشار اور بھی نمایاں ہو جاتا ہے۔ اس عیساء و عمر میں ۱۱ فیصد منہد و ذکور اور ۶۰ فیصد منہد و انات تلنگانہ میں بحالت کٹوالی میں تو مرٹھواری میں کم سے کم علی الترتیب ۲۱ فیصد اور ۶۴ فیصد ازواج میں منسلک ہیں تلنگانہ کے مسلمانوں میں (۳) اور (۱۹) فیصد تناسب ہے اور اسکے المقابل مرٹھواری میں (۹) اور (۳۵) فیصد تناسب ہوتا ہے۔ اسی طرح پر عیسائیوں اور اقوام قدیمہ میں یہ تناسب علی الترتیب ۳ و ۱۶ اور ۸ و ۲۸ کا تلنگانہ میں اور ۴ و ۳۳ اور ۲۵ و ۵۸ کا مرٹھواری میں ہوتا ہے۔

۶۹ بچپن کی شادی۔ اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ لفظ شادی کا منہموم ہندوستان میں وہ نہیں لیا جاتا جو یورپین ممالک میں لیا جاتا ہے بچپن کی شادی کا مطلب ہندوستان میں اس سے زیادہ ہمیں ہوتا کہ وہ ایک ناقابل تسخیر بخت (منگنی) ہے پس ایسی صورت میں ہمارے اعداد خصوصاً ادنیٰ عیساء و ہائے عمر میں مغربی ممالک سے تقابل کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

تختہ مندرجہ حاشیہ میں ہر ایک اہم مذہب کے لحاظ سے علی الترتیب ۱۰ تا ۱۵ سالہ عیساء و عمر

تختہ اہلہا تناسب شادی شدہ ہر جنس فی ہزار نفوس عیساء و عمر ۱۰ تا ۱۵ سال			
مذہب		۱۰ تا ۱۵	۱۰ تا ۱۵
ذکور	انات	ذکور	انات
۱۳	۲۸	۴۶	۲۰۰
۱۳	۲۹	۴۷	۲۲۱
۱۰	۱۶	۳۵	۵۹
۲۲	۱۸	۴۴	۱۰۱
۶	۱۷	۹	۳۶

ہر جنس کے فی ہزار آبادی میں شادی شدہ نفوس کا تناسب ظاہر کیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہو گا کہ قوم عیسائی ان ابتدائی عمروں میں شادی کرنے کی بہت کم عادی ہے جیسا کہ زیرِ قلم ذکر ہو چکا ہے چند نفوس جو ان عمر میں کٹوالی ظاہر کئے گئے ہیں وہ بالعموم ایسے لوگ ہیں جو شادی کے بعد عیسائی جماعت میں داخل ہوئے اقوام قدیمہ کے بعد

صغیر سنی کی شادی کے لحاظ سے مسلمانوں کا درجہ آتا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ماسوا ابوہر و میمنوں وغیرہ کے جو بچپن کی شادی کے ہندوانہ طریقے سے بہت اثر پذیر ہیں بقیہ اہل اسلام بالعموم صرف عمر بلوغ پر شادی کرتے ہیں۔

اب دونوں خطہ ہائے قدرتی کے مائل اعداد و شمار پر توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ منہد کے اعتبار

سے تلنگانہ میں شادی شدہ ذکور و اناث مُعرّہ، تاہ کا تناسب اسی عمر کی جملہ آبادی کے فی ہزار نفوس میں علی الترتیب ۶۱ و ۱۳۰ کا ہوتا ہے اور مرٹواڑی میں یہی تناسب ۲۱ و ۴۶ تک بڑھا ہوا ہے جس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ بمقابلہ تلنگانہ کے ہنود کے مرٹواڑی کے ہنود چھپن کی شادی کے زیادہ خواہش مند ہیں۔ ہنود کا (جو آبادی کا حصہ غالب میں) چھپن کی شادی کی جانب زیادہ میلان اس خطہ کی دوسری قوموں میں بھی سرایت کر گیا ہے۔ مسلمان عیسائی اور اتھوئم قدیم سب کے سب، تاہ و دتا، ۱۰ سالہ میا و عمر میں کتھا نفوس کا تناسب بمقابلہ تلنگانہ کے مرٹواڑی میں متعدد طور پر زیادہ ظاہر کرتے ہیں۔

۱۔ وہ ذاتیں جو چھپن کی شادی کی بہت عادی ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (د) کے ملاحظہ سے واضح ہو گا کہ بمقابلہ دوسرے مذاہب کے ہنود مجموعی حیثیت سے چھپن کی شادی کے زیادہ خواہش مند ہیں لیکن اس بارہ میں نتیجہ ذاتیں اعلیٰ ذاتوں سے سخت لیاقتی ہیں مثلاً شادی شدہ ذکور و عورتاہ کا سب سے اعلیٰ تناسب (یعنی ۵۴ و ۴۶ فی ہزار) علی الترتیب کلال اور ویمبروں میں پایا جاتا ہے تو برعکس ان میں ۴۲ فی ہزار ہے اور اسی میا و عمر کا سب سے کمتر تناسب (۳۴ فی ہزار) کولیوں میں ہے۔ عورتوں کے لحاظ سے اسی میا و عمر پر فی ہزار آبادی اناث ۶۱ و ۱۳۰ لڑکیوں کے تناسب کیساتھ مترازی مرتبہ اولین برآتے ہیں۔ برہمنوں کا درجہ بہت بعد آتا ہے اگرچہ ان کی شادی شدہ لڑکیوں کی تعداد شادی شدہ لڑکوں کی تعداد سے کچھ نیچی ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان (د) پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائیگا کہ جن ذاتوں میں اولیٰ عمری میں شادی شدہ ذکور کا تناسب نہایت زیادہ ہے وہ بالاکشوری ذاتیں نہیں ہوتیں جنہیں کتھا اناث کا تناسب بھی اسی قدر بڑھا ہوا ہو یا باعص۔ ہنود کی ۱۰ منتخب ذاتوں کے منجملہ جنکے متعلق حالت کتھا الیٰ کے اعداد و شمار تختہ مذکور میں درج کئے گئے ہیں دو ذاتیں یعنی کومٹی اور سلے ایسی ہیں جنہیں ۵ سال سے کم عمر والوں میں دونوں جنس کے شادی شدہ لڑکوں کا تناسب مساوی ہے تو وہ ذاتوں میں کتھا اناث کا اور، میں کتھا ذکور کا تناسب بڑھا ہوا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قدر نوعمری میں بمقابلہ لڑکوں کے لڑکیاں نسبتاً زیادہ بیاہی جاتی ہیں۔ اس کے بعد کی میا و عمر (۱۲ تا ۱۵) میں بجز کومٹیوں کے کُل ذاتوں میں کتھا اناث کا تناسب ذکور کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے لیکن اس بارہ میں کومٹی قابلِ مبالغہ و نہیں ہیں کیونکہ بدقسمتی سے اس ذات میں شادی شدہ لڑکوں کے مقابلہ میں شادی شدہ لڑکیوں کا کمتر تناسب میواؤں کے بالاتر تناسب کی وجہ سے پیدا ہوا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہنود ذاتوں کے منجملہ اسی ذات میں میواؤں کا تناسب اس میا و عمر میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ قابلِ ذکر ہے کہ جن اولیٰ ذاتوں میں چھپن کی شادی رائج ہے ان میں اعلیٰ ذاتوں کے خلاف میواؤں کی دوبارہ شادی جائز رکھی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اونچی عمر والی

میسادوں میں پنج ذاتوں میں میواؤں کا تناسب بمقابلہ اعلیٰ ذاتوں کے نسبتاً گھٹا ہوا ہے۔

اب دوسرے مذاہب کے اعداد و شمار کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں بچپن کی شادی زیادہ تر منسل قوم میں ہوتی ہے اور انکے شادی شدہ ذکور و اناث سمورہ اندرون پنج سالہ کا تناسب فی ہزار نفوس علی الترتیب ۴۱ و ۴۴ ہوتا ہے۔ بقیہ کے پنجہ شیوخ اور سادات میں اندرون پنج سالہ عمر پر مقابلہ ذکور کے اناث میں شادی شدہ زیادہ ہیں اور چھانوں میں بمقابلہ اناث کے ذکور میں اس میں دسالی میں زیادہ شادی شدہ نفوس ہیں۔ ۲۰ تا ۲۴ سالہ میعاد عمر میں یہ مسلم قومیں بیوہ اور زندہ دونوں حیثیتوں سے اکثر ذات ہائے ہندو کے مقابلہ میں کمتر تناسب ظاہر کرتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ میواؤں کی شادی مسلمانوں میں بمقابلہ ہندو کے زیادہ عام ہے۔ یہاں اس کا اعادہ یہی عمل نہیں ہے کہ کوئی ہندو اعلیٰ ذات بیوہ کی شادی جائز نہیں رکھتی اور نفص اور وسط درجہ کی ذاتیں بھی بیوہ کی شادی کی حرمانت کو طرہ اختیار و تفرار اور تمدنی مدارج میں بالاتر مرتبہ حامل کرنیکا پروا نہ سمجھتی ہیں پس قابل تزویج اناث کی یہ جبری بیوگی بالغ العمری زندوں کو مجبور کرتی ہے کہ اپنی میواں نو عمر عورتوں میں سے منتخب کریں بالفاظ دیگر اس کا مطلب یہ ہے کہ خاوند اور بیوی میں عمر کا بہت تفاوت ہوتا ہے اور فطرتاً ہی خاوند کے بعد عرضہ و ازنگ اکثر زندہ رہتی ہے اور جن ذاتوں میں بیوہ کی شادی کا رواج نہیں ہے ان میں میواؤں کی تعداد کے ازدیاد کا باعث ہوتی ہے۔ یہ بات صاف طور پر ۱۰ تا ۱۴ سالہ میعاد عمر پر میواؤں کے اعداد و شمار سے عیاں ہو جاتی ہے۔

اس میعاد عمر میں مجموعی طور پر ہندو میں فی ہزار اناث ۴۳ میواؤں کا تناسب پایا جاتا ہے اور اس کے مقابلہ میں اہل اسلام۔ عیسائی اور اقوام قدیمہ میں علی الترتیب ۱۶-۱۰-۱۳ کا تناسب پڑتا ہے عیسائیوں میں ۱۲ سال سے کم عمر میں بہت کم اور اندرون پنج سال اس سے بھی شادیاں ہوتے ہیں۔ ان عمروں کے جو لوگ عیسائیوں میں شادی شدہ درج ہوئے ہیں وہ بالقصور نئے عیسائی ہونگے جو شادی کے بعد مذہب عیسوی میں داخل ہوئے۔ بیوہ اور زندہ دونوں کا تناسب بھی بالعموم ہندو اور مسلمانوں سے بہت کم ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قوم میں بالغ العمری کی شادی جزئیہ نہیں بلکہ کلیہ قاعدہ ہے گونڈ اور لہاروں کے متعلق تفصیل اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ایک حد تک وہ بھی بچپن کی شادی کے شوق میں۔ رپورٹ چشم شاہی ہند باب ۱۹ء میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس خیال کو بائبلینڈ نے غلط ثابت کر دیا ہے کہ قدیمی انسان بچپن کی شادی سے واقف نہ تھا۔ اس نے متعدد مثالیں پیش کی ہیں کہ اس کا وجود آسٹریلیا، فریقہ اور دنیا کے دوسرے حصے کے قدیم قوموں میں پایا جاتا ہے۔ اس ملک کے اقوام قدیمہ کے متعلقہ اعداد و بائبلینڈ کی گونہ تائید کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ گونڈ اور لہاروں میں اندرون پنج سالہ عمر میں نہ صرف شادی شغل

کاتناسب بڑھا ہوا ہے بلکہ اس خورد سالی میں بمقابلہ اناث کے شادی شدہ ذکور کاتناسب افسے ہے۔ اس میں عاوم عمر ۱۵ (پریوہ اور نڈوے دونوں حیثیت سے بمقابلہ لباروں کے گوندوں میں تناسب بڑھا ہوا ہے۔ اگرچہ ایک دو نوں قوموں کے اعتبار سے بمقابلہ اکثر منتخب ذاتہائے ہنود اور اتوم اہل اسلام اور عیسائیوں کے یہ تناسب کمتر ہے۔ اس سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ ان قدیمی قوموں میں بیواؤں کی شادی کے متعلق بہت کم اعتراض ہوتا ہے۔

۱۷۔ مختلف مردم شمار یوں کے اعتبار سے اوائل عمری کی شادی مردم شماری حابہ کے اعداد و شمار کا سابقہ مردم شایوں کے اعداد و شمار سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شادی کی عمر بڑھانے کے متعلق کوئی اصلاح نہیں ہوئی۔ پانچ سال سے کم عمر والے شادی شدہ نفوس کاتناسب فی ہزار مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کے لئے بلحاظ ذکور ۱۸۹۱ء میں (۷) تھا اور ۱۹۲۱ء میں (۱۳) ہو گیا اور بلحاظ اناث ۲۲ سے ۲۸ ہو گیا۔ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں اول الذکر کاتناسب ۱۰ سے ۱۳ ہو گیا تو سو خر الذکر کاتناسب ۲۸ پر قائم رہا۔ ہنود کے لحاظ سے اگرچہ ایک باعتبار اناث کے تناسب ۳۱ سے گھٹ کر ۲۹ فی ہزار ہو گیا لیکن سابقہ

نرمب	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
جمہلیب { ذکور	۷	۱۳	۱۰	۱۳
جمہلیب { اناث	۲۲	۲۱	۲۸	۲۸
ہنود { ذکور	۷	۱۳	۱۱	۱۳
ہنود { اناث	۲۳	۲۲	۲۱	۲۹
مسلمان { ذکور	۶	۲	۳	۱۰
مسلمان { اناث	۱۱	۴	۴	۱۶
اتوم { ذکور	۱۶	۱۲	۸	۲۲
اتوم { اناث	۲۰	۱۳	۱۴	۱۸
عیسائی { ذکور	۴	۲	۵	۶
عیسائی { اناث	۱۰	۴	۸	۱۴

مردم شمار یوں سے پھر بھی زیادہ ہے۔ دوسرے مذاہب کے اعتبار سے بھی تناسب میں کوئی کمی نہیں آئی۔ یا بالفاظ دیگر چین کی شادی کے حالات بصلحین تمدن کے پسند و نضاح اس ملک میں بہت کم بار آور ہوئے اور چین کی شادی اسی پیمانہ پر رائج ہے جس طرح تیس سال قبل تھی۔

۱۸۔ تناسب میوگان عمر ۵ تا ۱۴۔ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی میں کم سے کم ۱۴ فیصد اناث عمر ۵ تا ۱۴ بیوہ ہیں۔ ہنود کے لحاظ سے تناسب ۱۵ کا اور اہل اسلام کے لحاظ سے ۱۲ کا ہوتا ہے عیسائیوں اور اتوم قدیم میں یہ تناسب گھٹے ہوئے یعنی ۱۱ و ۹ فیصد ہیں۔ دونوں خطہ ہائے قدرتی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ لیکن عیسائیوں اور اتوم قدیم میں مر موٹائی کے مقابلہ میں تلنگانہ کاتناسب کمتر ہے۔ اس کا ذکر زبیل ہو چکا ہے کہ جو قومیں بیوہ کے نکاح کی حمایت کرتی ہیں ان میں بمقابلہ ان اتوم کے جو ایسی شادی کی مخالفت کرتی ہیں بیواؤں کی تعداد کمتر ہوتی ہے۔

تختہ مندرجہ حاشیہ میں سابقہ مردم شمار یوں کے لحاظ سے ہر مذہب کی ان بیواؤں کاتناسب

ظاہر کیا گیا ہے جو باعتبار عمر صلاحیت اولاد رکھتی ہیں۔

تعداد بیوگان فی ہزار اناٹ عمرہ (۱۵ تا ۴۰)		
۱۹۳۱ء	۱۹۱۱ء	نرمب
۱۴۳	۹۸	جملہ مذہب
۱۴۷	۱۰۱	ہندو
۱۲۴	۸۴	مسلمان
۸۸	۴۷	قوم قدیمہ
۱۰۶	۵۹	عیسائی

گزشتہ دس سال کے مقابلہ میں ہر مذہب کے اعداد بڑھے ہوئے ہیں اور انکو کامل شادی بیوگان کے مخالفانہ نصب پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔ زمانہ قحط سے بھی زیادہ گراں نرخ مالکولات کی وجہ سے جو خطرناک معاشی حالات پیدا ہوئے اور گزشتہ

دہ سالہ زمانہ کے کثیر حصہ میں طاعون کی جو شامت رہی اور جس کا بلکہ میں تین دفعہ حملہ ہوا اور انفلوئنزا نے جو تباہی مچائی یہ سب امور میواؤں کی تعداد بڑھانے میں کچھ کم موثر نہیں ہوئے۔

فی ہزار اناٹ تعداد بیوگان میں بھی ۱۹۲ (۱۹۱۱ء) سے ۱۹۶ (۱۹۲۱ء) تک اضافہ ہوا۔ چونکہ قحط بمقابلہ عورتوں کے مردوں پر زیادہ اثر کرتا ہے۔ اسلئے ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۰ء کے قحط نے ۱۹۰۱ء میں میواؤں کے تناسب کو بڑھا دیا۔ لیکن ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء کے دہ سالہ عرصہ میں جب بہتر حالات شائع رہے تو اسلئے تناسب میں فی ہزار، ۱۸۹۱ء اور ۱۹۰۱ء کے تناسب سے بھی بہت کم ہے۔ پھر سابقہ دس سال کے تباہ کن حالات نے میواؤں کی تعداد کو ۱۹۰۶ء تک بڑھا دیا اور یہ پیش از پیش تناسب ہے جو اب تک حاصل ہوا ہے۔ ہندو کی میواؤں کے حالات میں تغاوت رونما ہونے میں وہ مجموعی آبادی کے تغاوت کے پہلو بہ پہلو ہیں۔ اتوم قدیمہ اور اہل اسلام کے لحاظ سے فی ہزار آبادی اناٹ تعداد بیوگان ۱۹۱۱ء میں سب سے کم تھی مسلمانوں کے اعتبار سب سے زیادہ تناسب ۱۸۸۱ء میں اور بہ اعتبار اتوم قدیمہ کے ۱۹۰۱ء میں تھا۔ ۱۹۲۱ء کے اعداد ان صورتوں میں اسلئے بعد ہی کا درجہ رکھتے ہیں۔ عیسائیوں کے لحاظ سے انکی میواؤں کا سب سے بلند تر تناسب ۱۹۲۱ء میں پایا جاتا ہے جس کی وجہ بلاشبہ وہ نئے عیسائی ہیں جو ہندوؤں کی ایسی بیچ ذاتوں سے داخل ہوئے ہیں جن میں بچپن کی شادی کا رواج تھا اور جن کے ذکور کی تعداد اثرات قحط سے بہت گھٹی ہوئی تھی فقط

ذیلی تختہ ۱۔ جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی لحاظ ۲۲ اور دینیاتی مروجہ نگرش بلحاظ عموم شامکاً اعلامیہ کے

[illegible]

ذیلی تہذیب ۱۔ جن میں سے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت، مذہب اور درسیاتی مذاہب کو گذشتہ پانچ صدوں میں شام کی اصلاحی جدوجہد میں

[illegible]

ذیلی تختہ ۲- ہر مذہب اور ہر جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت و بعض مزید عمر ارتدائی تقسیم

ذکور

قدرتی تقسیم ارتدائی																	
تمام عمرین			۱۰ تا ۲۰			۲۰ تا ۳۰			۳۰ تا ۴۰			۴۰ تا ۵۰			۵۰ اور زیادہ		
مکمل	نقص	مکمل	مکمل	نقص	مکمل	مکمل	نقص	مکمل	مکمل	نقص	مکمل	مکمل	نقص	مکمل	مکمل	نقص	مکمل
۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
ریاست																	
تمام مذاہب																	
۱۸۹	۴۹۲	۳۴	۵۲	۱۰۶	۳۳۲	۱۰	۱۳۵	۸۳۵	۵	۶۴	۹۵۹	۲	۱۳	۹۸۶	۶۴	۴۶۶	۳۵۶
۱۹۲	۴۵۹	۳۴	۵۲	۱۰۶	۳۳۲	۱۰	۱۳۵	۸۳۱	۶	۶۴	۹۳۴	۱	۱۳	۹۸۶	۶۴	۴۸۳	۳۵۸
۱۶۲	۸۰۰	۲۸	۴۲	۵۹۹	۳۵۵	۸	۶۰	۹۳۶	۲	۳۵	۹۶۳	۲	۱۰	۹۸۸	۵۶	۳۳۸	۵۰۴
۲۸۸	۶۳۸	۴۹	۶۴	۹۳۴	۳۸۹	۱۵	۱۳۸	۸۳۵	۸	۶۴	۹۳۲	۲	۱۴	۹۸۱	۱۰۳	۳۵۰	۳۴۶
۱۳۶	۸۰۶	۴۱	۲۱	۵۳۱	۳۳۸	۱	۳۸	۹۶۱	۲	۹	۹۸۹	۱	۶	۹۹۲	۳۳	۳۹۴	۵۶۹
۱۶۴	۴۶۹	۶۳	۴۱	۶۴۶	۲۸۵	۵	۱۳۲	۸۶۱	۲	۸۴	۹۵۳	۱	۲۲	۹۴۴	۵۳	۳۶۶	۵۱۱
مذہب																	
تمام مذاہب																	
۱۵۸	۸۰۸	۳۶	۳۶	۶۵۲	۲۴۲	۵	۸۶	۹۰۶	۲	۳۲	۹۶۶	...	۶	۹۹۸	۶۶	۳۶۲	۴۶۹
۱۵۹	۸۰۵	۳۶	۳۶	۶۵۱	۲۴۰	۶	۱۱۲	۹۸۲	۲	۳۲	۹۶۳	...	۶	۹۹۸	۶۶	۳۶۶	۴۶۹
۱۶۳	۸۲۶	۴۱	۳۲	۵۵۰	۴۱۸	۱	۲۶	۹۴۳	...	۱۳	۹۶۴	۵۵۴	۶۶	۳۳۸	۵۱۶
۲۸۶	۶۲۵	۴۶	۴۸	۹۸۸	۳۳۲	۱۱	۶۴	۹۶۲	...	۳۶	۹۶۳	...	۲۴	۹۴۳	۱۰۳	۵۰۳	۳۵۰
۱۳۶	۸۳۳	۳۶	۱۶	۵۰۰	۳۸۱	...	۲۸	۹۴۲	۱	۴	۹۹۲	...	۳	۹۴۴	۳۲	۳۸۴	۴۶۸
۱۱۵	۸۱۹	۶۳	۳۰	۶۳۳	۳۲۴	۲	۴۵	۹۲۲	...	۳۳	۹۶۶	...	۸	۹۹۲	۳۸	۴۲۶	۵۳۶
مرد و عورت																	
تمام مذاہب																	
۲۳۸	۴۱۸	۵۸	۶۹	۴۶۱	۱۰۰	۱۸	۱۹۰	۴۸۸	۹	۶۱	۹۳۰	۲	۳۱	۹۴۴	۶۶	۳۸۲	۴۳۸
۲۳۰	۴۱۱	۵۹	۴۲	۴۶۲	۱۵۶	۱۴	۲۱۰	۴۶۹	۱۰	۶۱	۹۳۹	۲	۳۱	۹۴۴	۸۴	۳۸۸	۴۳۸
۱۴۴	۴۶۹	۴۶	۵۱	۶۳۶	۳۱۰	۶	۸۰	۹۰۴	۴	۲۱	۹۲۵	۳	۱۳	۹۸۶	۶۲	۳۴۶	۴۹۲
۳۰۲	۶۱۰	۸۸	۴۱	۶۶۱	۳۰۸	۱۳	۱۳۵	۸۳۲	۴	۶۴	۹۶۶	۲	۱۶	۹۹۲	۱۰۳	۳۴۲	۴۵۶
۱۱۲	۸۱۲	۴۶	۴۰	۶۵۶	۲۶۲	۴	۴۹	۹۱۴	۱۲	۵۱	۹۵۴	۰	۱۱	۹۱۹	۳۹	۳۲۵	۵۳۶
۶۴	۴۶۹	۱۶۴	۶۲	۴۶۹	۱۹۴	۹	۲۵۲	۴۳۸	۳	۶۶	۹۰۶	۲	۳۲	۹۵۲	۸۶	۴۵۶	۴۶۶

انثاء

قدرتی تقسیم ارتدائی																	
تمام عمرین			۱۰ تا ۲۰			۲۰ تا ۳۰			۳۰ تا ۴۰			۴۰ تا ۵۰			۵۰ اور زیادہ		
مکمل	نقص	مکمل	مکمل	نقص	مکمل	مکمل	نقص	مکمل	مکمل	نقص	مکمل	مکمل	نقص	مکمل	مکمل	نقص	مکمل
۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
ریاست																	
تمام مذاہب																	
۳۰۹	۴۵۵	۱۹۶	۱۴۳	۸۱۰	۴۶	۳۳	۵۴۰	۳۵۰	۱۲	۲۰۰	۴۸۸	۲	۲۸	۹۴۰	۱۹۶	۴۵۵	۳۰۹
۲۵۴	۳۰۲	۲۴	۱۳۴	۸۱۰	۴۶	۳۴	۶۱۴	۳۴۶	۱۰	۲۲۱	۴۶۹	۲	۲۹	۹۶۶	۲۰۰	۵۰۳	۲۵۴
۳۶۹	۳۸۰	۲۸	۱۲۴	۸۰۲	۴۳	۱۶	۲۴۲	۴۱۲	۴	۵۹	۹۳۳	۴	۱۶	۹۸۰	۱۹۰	۴۴۱	۳۶۹
۲۸۶	۳۳۲	۲۳	۱۳۲	۴۹۱	۶۵	۳۵	۶۰۴	۳۶۱	۱۲	۱۸۱	۸۰۵	۳	۳۶	۹۶۱	۲۱۸	۴۹۶	۲۸۶
۳۳۶	۴۲۶	۳۴	۱۰۶	۴۶۱	۱۲۲	۱۰	۱۹۱	۴۹۲	۳	۳۶	۹۶۱	۲	۱۴	۹۴۹	۱۳۸	۴۳۸	۳۳۶
۵۰۱	۴۶۵	۴۳	۸۸	۸۲۵	۴۴	۱۳	۳۶۱	۶۶۶	۴	۱۰۱	۸۶۲	۱	۱۸	۹۸۱	۱۳۱	۵۵۸	۵۰۱
مذہب																	
تمام مذاہب																	
۳۲۶	۴۴۲	۲۰	۱۳۲	۸۱۸	۴۴	۲۸	۵۵۲	۳۲۰	۴	۱۵۵	۸۳۸	۱	۱۲	۹۸۸	۲۰۱	۴۴۳	۳۲۶
۳۰۲	۴۶۸	۲۰	۱۳۴	۸۱۸	۳۵	۳۲	۶۰۴	۳۶۱	۹	۲۰۸	۴۸۳	۱	۱۳	۹۸۶	۲۰۱	۴۹۵	۳۰۲
۳۶۹	۳۶۱	۱۶	۱۲۳	۸۰۹	۶۴	۱۰	۱۸۵	۸۰۵	۳	۲۳	۹۴۲	۲	۶	۹۹۲	۱۹۹	۴۳۲	۳۶۹
۲۳۶	۴۱۸	۸	۱۴۴	۸۱۵	۱۱	۰	۳۵۴	۵۴۳	۰	۱۸	۹۸۲	۰	۰	۱۰۰۰	۳۶۶	۵۴۸	۲۳۶
۴۴۶	۴۱۹	۳۵	۱۰۳	۴۶۴	۱۲۰	۴	۱۶۲	۸۳۱	۱	۲۲	۹۸۸	۰	۳	۹۹۴	۱۳۲	۴۳۳	۴۴۶
۵۱۸	۴۵۹	۲۳	۸۱	۸۵۱	۶۸	۱۰	۳۴۸	۴۱۲	۴	۴۳	۹۶۳	۱	۹	۹۹۰	۱۲۹	۵۵۰	۵۱۸
مرد و عورت																	
تمام مذاہب																	
۳۰۲	۴۲۱	۳۰	۱۳۳	۸۰۲	۵۵	۱۸	۵۹۱	۳۶۸	۱۶	۲۱۰	۴۶۸	۴	۲۲	۹۵۳	۱۹	۴۹۹	۳۰۲
۲۹۰	۴۶۲	۲۴	۱۳۴	۸۰۲	۵۱	۳۲	۶۳۶	۳۶۱	۱۴	۲۳۶	۴۶۴	۳	۲۶	۹۵۱	۲۰	۵۰۸	۲۹۰
۳۶۹	۴۶۶	۳۶	۱۳۳	۴۹۸	۴۸	۲۰	۳۳۸	۶۳۲	۱۰	۸۴	۹۰۳	۵	۲۲	۹۴۳	۱۸۲	۴۳۸	۳۶۹
۳۰۱	۴۱۹	۲۰	۱۴۴	۸۰۲	۶۴	۳۲	۶۱۶	۳۵۳	۱۳	۱۸۳	۸۰۳	۲	۳۲	۹۶۶	۲۱۹	۴۸۵	۳۰۱
۵۱۲	۴۳۸	۴۰	۱۱۳	۸۰۱	۸۵	۲۲	۳۲۴	۶۵۱	۱۲	۹۰	۸۸۴	۱۹	۵۳	۹۳۸	۱۵۰	۴۳۸	۵۱۲
۳۶۸	۴۴۳	۵۹	۱۰۵	۴۶۶	۹۹	۲۳	۵۴۴	۴۰۰	۱۳	۱۹۵	۴۹۱	۲	۳۳	۹۶۳	۱۳۱	۴۹۰	۳۶۸

ذیلی تختہ ۴۔ ہر دو جنس کے ایک ہزار افراد کی تقسیم لمباجا درمیانی مباح عمر معاشرتی حالات اور مذہب

مذہب اور عمر	ذکر			اناث		
	۱۔ کمکتھا	۲۔ کمکتھا	۳۔ بیویا رنڈوا	۴۔ کمکتھا	۵۔ کمکتھا	۶۔ بیویا رنڈوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
تمام مذاہب	۲۵۶۰	۲۷۶۴	۶۶۶	۳۰۹۱	۳۴۴۳	۱۹۶۵
۱۰ تا ۱۰	۲۵۳	۴۸	۸	۲۱۶	۳۳۵	۲۰
۱۰ تا ۱۵	۱۰۸۱	۱۸۶	۱۲	۳۳۹	۶۳۰	۳۶
۱۵ تا ۲۰	۹۲۶	۲۷۰۵	۱۹۹	۱۰۰	۳۰۹۳	۵۴۳
۲۰ اور زائد از ۲۰	۱۱۰	۱۷۹۵	۴۴	۵۶	۸۸۶	۳۶۵
ہندو	۲۷۸	۲۷۳۵	۶۸۶	۲۹۶۲	۵۰۲۸	۲۰۰۰
۱۰ تا ۱۰	۲۴۴۱	۸۱	۹	۲۳۶۲	۳۷۰	۲۱
۱۰ تا ۱۵	۱۰۶۶	۲۰۱	۱۳	۲۸۴	۶۸۲	۳۰
۱۵ تا ۲۰	۸۶۰	۲۷۶۶	۲۰۸	۱۶۲	۳۰۰۹	۵۶۱
۲۰ اور زائد از ۲۰	۱۱۱	۱۷۸۶	۴۵۶	۵۴	۸۹۶	۳۷۸
سین	۲۷۸	۲۷۹۹	۱۰۳۳	۲۸۶۲	۹۵۵	۱۸۳
۱۰ تا ۱۰	۲۰۹۴	۷۰	۱۱	۲۴۹	۲۷۵	۲۲
۱۰ تا ۱۵	۱۰۰۶	۱۶۶	۱۸	۳۹۲	۶۵۷	۳۸
۱۵ تا ۲۰	۱۸۸۲	۲۶۳۱	۲۶۲	۲۹۶	۲۲۳۳	۵۸۹
۲۰ اور زائد از ۲۰	۲۰۵	۱۷۳۱	۷۴۲	۵۵	۷۹۰	۳۳۳
سلمان	۵۰۸۱	۳۷۰	۵۵۹	۳۷۹۳	۳۰۹	۱۸۹۸
۱۰ تا ۱۰	۲۲۹۳	۵۶	۵	۲۵۷۱	۱۰۳	۱۵
۱۰ تا ۱۵	۱۸۸۶	۷۶	۵	۷۷۴	۲۹۶	۱۷
۱۵ تا ۲۰	۱۳۰۱	۲۳۳۶	۱۷۵	۲۸۳	۲۲۲	۴۸۴
۲۰ اور زائد از ۲۰	۹۱	۱۹۰۲	۳۸۲	۶۵	۸۸۸	۳۸۲
جسائی	۵۰۶۹	۳۹۵۳	۳۵۳	۳۶۰	۲۰۰	۳۳۰
۱۰ تا ۱۰	۲۳۵۰	۲۰	۳	۲۷۶۶	۷۸	۱۱
۱۰ تا ۱۵	۱۲۷۴	۵۰	۲	۱۰۳۵	۲۴۷	۱۲
۱۵ تا ۲۰	۱۸۸۸	۲۲۲۱	۸۷	۲۸۹	۳۰۸۷	۴۲۴
۲۰ اور زائد از ۲۰	۸۲	۱۷۴۲	۲۶۲	۶۷	۷۸۸	۹۹۳
زینت	۳۱۳	۳۶۰	۵۸۳	۱۰۹	۵۸۰	۳۱۱
۱۰ تا ۱۰	۲۸۹۰	۹۹	۵	۳۰۴۱	۱۹۰	۱۳
۱۰ تا ۱۵	۱۰۷۷	۱۶۷	۶	۷۱۷	۱۳	۱۵
۱۵ تا ۲۰	۱۰۰۱	۲۷۷۱	۱۴۴	۲۸۵	۳۰۸۷	۳۲۴
۲۰ اور زائد از ۲۰	۱۴۴	۱۷۴۳	۳۷۳	۶۶	۸۹۰	۹۵۹

ذیلی تختہ ۳۰۔ الف۔ تہذیب یافتہ انیمٹ کے جنس کے ایکڑ افراد کی تفصیم لمجانا دربیانی مدارج عمر اور معاشنی حالات

نذہب اور عمر	ذکور			اناث		
	ناکثر را	کتھدا	بیوہ یا زندوا	ناکثر را	کتھدا	بیوہ یا زندوا
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ہندو انیمٹ	۲,۶۲۳	۲,۶۱۰	۶۶۷	۳,۵۱۹	۴,۹۰۱	۱,۵۸۰
۱۰ تا ۱۵	۲,۶۳۵	۸۶	۱۳	۲,۶۸۱	۲۱۰	۱۸
۱۵ تا ۲۰	۱,۰۶۷	۱۹۲	۱۳	۵۱۷	۵۲۸	۲۷
۲۰ تا ۳۰	۸۱۹	۲,۶۲۳	۲۱۱	۲۵۸	۳,۲۰۹	۴۳۸
۳۰ اور زائد از ۳۰	۹۲	۱,۸۰۸	۴۳۰	۶۳	۹۵۴	۱,۰۸۷

ذیلی تختہ ہم رہرو و جنسوں کا تناسب لمحاظ معاشرتی حالت بعض مذاہب عمر مذہب اور قدرتی تقسیم

قدرتی تقسیم و مذہب	تعداد اُنات فی ایک ہزار ذکور											
	تمام عمریں			۱۰ تا ۱۰۰			۱۵ تا ۱۵۰			۱۵۰ تا ۱۵۰۰		
	ناکھنڈا	کھنڈا	بیوہ	ناکھنڈا	کھنڈا	بیوہ	ناکھنڈا	کھنڈا	بیوہ	ناکھنڈا	کھنڈا	بیوہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
ریاست												
تمام مذہب	۶۵۳	۱۰۰۰	۲۸۳۶	۹۵۱	۲۱۲۳	۳۹۲	۳۹۶۵	۳۹۶۲	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
ہندو	۶۴۴	۱۰۰	۲۸۳۳	۹۴۳	۲۱۲۰	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
جین	۵۶۹	۹۶۶	۱۰۸۵	۹۲۳	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
مسلمان	۶۹۶	۹۶۶	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
عیسائی	۶۸۶	۹۶۶	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
ایہت	۶۱۰	۹۶۶	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
تنگنا												
تمام مذہب	۶۳۵	۹۶۶	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
ہندو	۶۲۵	۱۰۰۰	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
جین	۵۸۴	۹۶۶	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
مسلمان	۶۶۰	۹۶۶	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
عیسائی	۶۶۱	۹۶۶	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
ایہت	۶۲۳	۹۶۶	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
مرہٹو اڑی												
تمام مذہب	۶۶۴	۱۰۰۰	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
ہندو	۶۶۶	۱۰۰۰	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
جین	۶۶۰	۹۶۶	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
مسلمان	۶۶۰	۹۶۶	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
عیسائی	۶۶۰	۹۶۶	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
ایہت	۶۶۶	۹۶۶	۲۸۳۳	۹۶۶	۲۱۲۴	۳۸۳	۳۹۶۱	۳۹۶	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸

ذیلی تختہ ۵۔ منجبتہ ذاتوں کے ہر درجہ کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت و بعض مدارج عمر

ہر ایک عمر کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت															ذات
تمام عمریں			۵ تا ۱۰			۱۰ تا ۱۵			۱۵ تا ۲۰			۲۰ تا ۲۵			
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	
۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	
۳۴۶	۵۱۹	۱۰۳	۹۴۲	۱۴	۱۴	۸۶۰	۱۰۶	۲۴	۵۳۰	۱۱۹	۱۱۹	۱۳۱	۴۴۴	۹۳	
۳۹۳	۵۱۸	۸۹	۹۶۵	۲۳	۲۳	۸۸۶	۱۰۲	۱۱	۶۱۵	۱۱۱	۱۱۱	۱۳۴	۴۶۸	۹۵	
۴۰۵	۴۹۹	۹۶	۹۶۴	۱۶	۱۶	۸۴۶	۱۲۹	۲۴	۶۶۵	۱۲۹	۱۲۹	۱۱۰	۴۶۴	۱۳۳	
۴۶۲	۴۰۳	۱۲۵	۸۱۳	۵۳	۵۳	۸۹۶	۶۹	۲۴	۳۶۱	۵۰۲	۱۳۴	۳۲۴	۵۳۶	۱۴۹	
۳۹۳	۵۰۲	۱۰۴	۹۳۸	۳۱	۳۱	۸۵۱	۱۱۶	۳۳	۶۴۶	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۴۸۹	۹۸	
۴۵۳	۴۸۶	۶۰	۹۹۶	۳	۳	۹۶۱	۹۶۱	۵	۵۳۳	۱۹	۱۹	۱۳۵	۴۶۹	۸۶	
۴۰۲	۴۹۸	۱۰۰	۹۵۶	۳۰	۳۰	۸۲۹	۱۲۲	۲۹	۶۶۰	۱۲۹	۱۲۹	۱۵۵	۴۳۹	۱۰۶	
۴۹۹	۴۲۳	۶۸	۹۹۵	۵	۵	۹۲۵	۶۰	۵	۸۱۳	۱۶	۱۶	۱۶۹	۴۶۹	۹۶	
۴۸۳	۴۲۵	۹۲	۹۳۹	۱۵	۱۵	۸۲۴	۹۶	۳۰	۵۸۰	۱۶	۱۶	۱۶۸	۴۴۰	۸۶	
۴۶۶	۴۸۱	۵۳	۹۶۸	۲۰	۲۰	۹۲۹	۶۳	۸	۶۹۹	۲۱	۲۱	۱۶۸	۴۲۸	۴۴	
۴۶۳	۴۴۶	۹۰	۹۵۰	۳۱	۳۱	۸۳۲	۱۵۱	۱۶	۵۴۲	۱۶	۱۶	۱۹۳	۴۱۴	۹۳	
۴۳۹	۴۸۶	۶۴	۹۶۳	۲۵	۲۵	۸۸۶	۱۰۴	۹	۶۳۶	۱۸	۱۸	۱۶۶	۴۶۱	۴۳	
۴۱۸	۵۰۶	۶۵	۹۸۶	۱۲	۱۲	۸۵۹	۱۱۸	۲۳	۸۲۸	۱۵۹	۱۳	۹۴	۸۴۱	۶۵	
۴۲۱	۴۸۵	۹۴	۹۳۴	۳۵	۳۵	۸۶۵	۱۰۱	۳۴	۵۴۱	۳۸۳	۶۶	۱۳۱	۴۶۸	۱۰۱	
۴۲۴	۴۳۸	۱۳۸	۹۳۸	۱۵	۱۵	۸۵۶	۱۹۲	۵۱	۵۵۸	۳۹۱	۱۵۱	۱۹۹	۶۵۶	۱۲۵	
۴۱۲	۴۹۴	۹۴	۹۵۸	۲۸	۲۸	۸۴۴	۱۳۶	۱۹	۶۹۵	۳۴۴	۸۱	۱۰۶	۴۸۰	۱۱۴	
۴۱۵	۴۶۶	۱۰۸	۹۵۸	۲۶	۲۶	۸۱۳	۱۲۹	۳۸	۵۰۰	۳۸۵	۱۱۵	۱۶۱	۴۳۲	۱۰۴	
۴۶۴	۴۳۸	۹۸	۹۵۳	۳۳	۳۳	۹۰۱	۹۲	۶	۶۰۸	۳۵۰	۲۲	۲۶۸	۹۳۴	۹۸	
۴۴۶	۴۶۲	۸۱	۹۶۸	۲۴	۲۴	۹۱۳	۶۵	۱۲	۶۲۰	۴۲۹	۳۱	۲۵۵	۶۹۰	۸۵	
۴۹۱	۴۸۱	۶۸	۹۹۰	۸	۸	۹۲۶	۸۸	۵	۶۸۳	۶۶۹	۳۸	۲۱۸	۴۲۰	۶۲	
۴۶۶	۴۳۰	۹۳	۹۶۹	۱۶	۱۶	۹۲۶	۸۴	۹	۶۳۶	۴۳۶	۲۶	۲۳۶	۶۶۲	۹۱	
۵۴۵	۴۸۶	۳۸	۹۶۲	۸	۸	۹۰۳	۱۸	۳	۹۱۰	۸۶	۳	۲۲۲	۴۳۶	۳۱	
۴۹۹	۴۲۹	۶۲	۹۶۰	۳۴	۳۴	۹۱۴	۶۸	۸	۶۹۲	۶۵۱	۵۶	۶۰۹	۶۶۵	۱۱۶	
۵۰۹	۴۱۳	۶۸	۹۶۹	۳۳	۳۳	۸۹۸	۹۸	۴	۶۳۰	۳۲۵	۲۴	۱۹۶	۴۳۱	۸۳	

ہندو	۳۴۶	۵۱۹	۱۰۳	۹۴۲	۱۴	۱۴	۸۶۰	۱۰۶	۲۴	۵۳۰	۱۱۹	۱۱۹	۱۳۱	۴۴۴	۹۳
برہمن	۳۹۳	۵۱۸	۸۹	۹۶۵	۲۳	۲۳	۸۸۶	۱۰۲	۱۱	۶۱۵	۱۱۱	۱۱۱	۱۳۴	۴۶۸	۹۵
دھننگر	۴۰۵	۴۹۹	۹۶	۹۶۴	۱۶	۱۶	۸۴۶	۱۲۹	۲۴	۶۶۵	۱۲۹	۱۲۹	۱۱۰	۴۶۴	۱۳۳
گنڈل	۴۶۲	۴۰۳	۱۲۵	۸۱۳	۵۳	۵۳	۸۹۶	۶۹	۲۴	۳۶۱	۵۰۲	۱۳۴	۳۲۴	۵۳۶	۱۴۹
گنڈل	۳۹۳	۵۰۲	۱۰۴	۹۳۸	۳۱	۳۱	۸۵۱	۱۱۶	۳۳	۶۴۶	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۴۸۹	۹۸
کاپو	۴۵۳	۴۸۶	۶۰	۹۹۶	۳	۳	۹۶۱	۹۶۱	۵	۵۳۳	۱۹	۱۹	۱۳۵	۴۶۹	۸۶
کوتی	۴۰۲	۴۹۸	۱۰۰	۹۵۶	۳۰	۳۰	۸۲۹	۱۲۲	۲۹	۶۶۰	۱۲۹	۱۲۹	۱۵۵	۴۳۹	۱۰۶
کوتی	۴۹۹	۴۲۳	۶۸	۹۹۵	۵	۵	۹۲۵	۶۰	۵	۸۱۳	۱۶	۱۶	۱۶۹	۴۶۹	۹۶
لنگت	۴۸۳	۴۲۵	۹۲	۹۳۹	۱۵	۱۵	۸۲۴	۹۶	۳۰	۵۸۰	۱۶	۱۶	۱۶۸	۴۴۰	۸۶
ریج	۴۶۶	۴۸۱	۵۳	۹۶۸	۲۰	۲۰	۹۲۹	۶۳	۸	۶۹۹	۲۱	۲۱	۱۶۸	۴۲۸	۴۴
مالا	۴۶۳	۴۴۶	۹۰	۹۵۰	۳۱	۳۱	۸۳۲	۱۵۱	۱۶	۵۴۲	۱۶	۱۶	۱۹۳	۴۱۴	۹۳
مانگ	۴۳۹	۴۸۶	۶۴	۹۶۳	۲۵	۲۵	۸۸۶	۱۰۴	۹	۶۳۶	۱۸	۱۸	۱۶۶	۴۶۱	۴۳
مریش	۴۱۸	۵۰۶	۶۵	۹۸۶	۱۲	۱۲	۸۵۹	۱۱۸	۲۳	۸۲۸	۱۵۹	۱۳	۹۴	۸۴۱	۶۵
مٹور	۴۲۱	۴۸۵	۹۴	۹۳۴	۳۵	۳۵	۸۶۵	۱۰۱	۳۴	۵۴۱	۳۸۳	۶۶	۱۳۱	۴۶۸	۱۰۱
مٹور	۴۲۴	۴۳۸	۱۳۸	۹۳۸	۱۵	۱۵	۸۵۶	۱۹۲	۵۱	۵۵۸	۳۹۱	۱۵۱	۱۹۹	۶۵۶	۱۲۵
مٹور	۴۱۲	۴۹۴	۹۴	۹۵۸	۲۸	۲۸	۸۴۴	۱۳۶	۱۹	۶۹۵	۳۴۴	۸۱	۱۰۶	۴۸۰	۱۱۴
سالی	۴۱۵	۴۶۶	۱۰۸	۹۵۸	۲۶	۲۶	۸۱۳	۱۲۹	۳۸	۵۰۰	۳۸۵	۱۱۵	۱۶۱	۴۳۲	۱۰۴
تیلگا	۴۶۴	۴۳۸	۹۸	۹۵۳	۳۳	۳۳	۹۰۱	۹۲	۶	۶۰۸	۳۵۰	۲۲	۲۶۸	۹۳۴	۹۸
مسلمان	۴۴۶	۴۶۲	۸۱	۹۶۸	۲۴	۲۴	۹۱۳	۶۵	۱۲	۶۲۰	۴۲۹	۳۱	۲۵۵	۶۹۰	۸۵
منفل	۴۹۱	۴۸۱	۶۸	۹۹۰	۸	۸	۹۲۶	۸۸	۵	۶۸۳	۶۶۹	۳۸	۲۱۸	۴۲۰	۶۲
نچان	۴۶۶	۴۳۰	۹۳	۹۶۹	۱۶	۱۶	۹۲۶	۸۴	۹	۶۳۶	۴۳۶	۲۶	۲۳۶	۶۶۲	۹۱
شیخ	۵۴۵	۴۸۶	۳۸	۹۶۲	۸	۸	۹۰۳	۱۸	۳	۹۱۰	۸۶	۳	۲۲۲	۴۳۶	۳۱
نید	۴۹۹	۴۲۹	۶۲	۹۶۰	۳۴	۳۴	۹۱۴	۶۸	۸	۶۹۲	۶۵۱	۵۶	۶۰۹	۶۶۵	۱۱۶
بیانی	۵۰۹	۴۱۳	۶۸	۹۶۹	۳۳	۳۳	۸۹۸	۹۸	۴	۶۳۰	۳۲۵	۲۴	۱۹۶	۴۳۱	۸۳
دلی بیانی	۴۹۹	۴۲۹	۶۲	۹۶۰	۳۴	۳۴	۹۱۴	۶۸	۸	۶۹۲	۶۵۱	۵۶	۶۰۹	۶۶۵	۱۱۶
گوند	۵۰۹	۴۱۳	۶۸	۹۶۹	۳۳	۳۳	۸۹۸	۹۸	۴	۶۳۰	۳۲۵	۲۴	۱۹۶	۴۳۱	۸۳
لیارا	۴۹۹	۴۲۹	۶۲	۹۶۰	۳۴	۳۴	۹۱۴	۶۸	۸	۶۹۲	۶۵۱	۵۶	۶۰۹	۶۶۵	۱۱۶

ہندو

برہمن

دھرم

گوتھ

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

کشی

ذیلی تحصہ ۵۔ منتخبہ ذاتوں کے ہر دھن کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت و بعض ملج عمر

ہر ایک عمر کے ایک ہزار افراد کی تقسیم بلحاظ معاشرتی حالت																
ذات		نام عمرین		۱۰ تا ۱۹		۲۰ تا ۲۹		۳۰ تا ۳۹		۴۰ اور زائد افراد						
		ناکھڑا	کھڑا	بیوہ	ناکھڑا	کھڑا	بیوہ	ناکھڑا	کھڑا	بیوہ	ناکھڑا	کھڑا	بیوہ	ناکھڑا	کھڑا	بیوہ
		۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
ہندو	۲۶۴	۵۴۲	۱۹۴	۴۵۶	۳۹	۵	۶۸۵	۳۰۰	۳۵	۱۰۵	۴۳۵	۸۰	۳۵	۴۸۶	۲۰	۱۸۸
برہمن	۲۶۲	۵۱۵	۲۲۳	۹۵۱	۴۴	۲	۴۳۵	۲۴۰	۲۵	۲۵۶	۲۶۸	۶۶	۱۹۰	۴۶۴	۲۲	۱۹۰
دھنگر	۳۳۳	۴۶۴	۱۹۰	۹۹۰	۹	۱	۴۳۲	۲۱۰	۱۸	۳۱۲	۳۵۵	۱۳۳	۲۲۲	۴۳۶	۳۶	۵۵۵
گولہ	۳۲۹	۵۱۳	۱۵۸	۹۸۹	۶	۷	۹۸۹	۱۵۸	۵	۱۶۰	۱۴۵	۲۳	۱۳۰	۴۱۹	۲۳	۲۳۶
مگھنڈلا	۳۰۹	۴۹۰	۲۰۱	۹۴۲	۳	۳	۶۹۲	۲۶۶	۲۱	۲۶۶	۲۸۳	۱۱۵	۵۹۹	۴۱۳	۳۴	۲۳۲
کاپو	۳۱۸	۳۶۴	۳۰۶	۹۴۵	۱۸	۱۸	۸۵۴	۱۱۹	۲۶	۳۰۸	۵۵۴	۱۳۵	۱۳۵	۶۳۰	۳۳	۲۵۱
کولی	۲۸۶	۴۶۳	۲۵۱	۹۳۳	۴	۴	۹۳۳	۲۵۱	۸۱	۶۸	۲۰۱	۱۳۴	۶۶۲	۶۶۲	۳۹	۲۸۵
کوشی	۲۸۶	۴۶۳	۲۵۱	۹۳۳	۴	۴	۹۳۳	۲۵۱	۸۱	۶۸	۲۰۱	۱۳۴	۶۶۲	۶۶۲	۳۹	۲۸۵
لنگایت	۲۶۱	۳۸۵	۲۵۴	۹۴۱	۲	۲	۹۴۱	۲۵۴	۳۳	۱۶۳	۱۶۳	۴۶	۱۶۳	۴۶۲	۲۱	۱۶۱
دیگا	۳۸۵	۴۴۰	۱۴۸	۹۹۵	۱۵	۱۵	۸۲۲	۱۳۶	۴۰۱	۳۸۵	۲۹۵	۱۲۰	۲۹۵	۲۹۵	۹۳	۲۹۵
امار	۳۴۳	۵۰۶	۱۵۰	۹۳۰	۲	۲	۹۳۰	۱۵۰	۳۸	۳۸	۴۳۱	۱۹	۴۵۱	۴۵۱	۵۸	۸۴۰
مالا	۳۶۴	۴۵۵	۱۴۸	۹۸۳	۶	۶	۹۸۳	۱۴۸	۱۱	۱۹۴	۴۶۴	۵۵	۳۶۳	۵۰۶	۴۳	۱۸۰
بانگ	۳۳۵	۴۸۶	۱۹۸	۹۴۴	۳	۳	۹۴۴	۱۹۸	۲۳	۲۳	۴۵۹	۱۵	۳۶۲	۴۶۲	۵۶	۴۶۲
مرہٹہ	۲۸۶	۵۲۰	۱۸۸	۹۶۸	۱	۱	۹۶۸	۱۸۸	۳۱	۳۱	۴۶۲	۱۹	۳۳۸	۴۶۲	۲۰	۱۳۶
منور	۳۴۰	۴۶۳	۱۸۸	۹۳۲	۵۵	۵۵	۹۳۲	۱۸۸	۲۳	۲۳	۴۶۲	۴۰	۳۶۲	۴۶۲	۵۰	۴۰۵
متراسی	۳۳۹	۴۴۴	۱۸۹	۹۰۶	۴	۴	۹۰۶	۱۸۹	۱۶	۱۶	۴۸۳	۳۶	۴۸۳	۴۸۳	۶۰	۴۱۴
سالی	۳۱۴	۵۰۳	۱۸۶	۹۶۸	۴	۴	۹۶۸	۱۸۶	۲۸	۲۸	۴۶۱	۳۹	۴۶۱	۴۶۱	۶۳	۱۲۳
تیجاہ	۳۳۰	۴۶۲	۲۰۱	۹۴۸	۱	۱	۹۴۸	۲۰۱	۳۱	۳۱	۴۶۲	۳۰	۴۶۲	۴۶۲	۳۴	۲۶۲
سلمان	۳۴۸	۴۴۴	۲۰۵	۹۳۸	۱۵	۱۵	۹۳۸	۲۰۵	۱۸	۱۸	۴۲۲	۲۱	۴۲۲	۴۲۲	۱۱۵	۱۱۵
نفل	۳۴۴	۴۴۸	۱۴۸	۹۶۸	۱۰	۱۰	۹۶۸	۱۴۸	۲۳	۲۳	۴۶۲	۲۵	۴۶۲	۴۶۲	۴۲	۸۳
پشان	۳۴۴	۴۴۸	۱۴۸	۹۶۸	۱۰	۱۰	۹۶۸	۱۴۸	۲۳	۲۳	۴۶۲	۲۵	۴۶۲	۴۶۲	۴۲	۸۳
شیخ	۳۶۴	۴۴۴	۲۱۴	۹۶۸	۱۲	۱۲	۹۶۸	۲۱۴	۱۰۸	۱۰۸	۴۲۲	۱۲	۴۲۲	۴۲۲	۵۰۰	۵۰۰
سید	۳۶۴	۴۴۴	۲۱۴	۹۶۸	۱۲	۱۲	۹۶۸	۲۱۴	۱۰۸	۱۰۸	۴۲۲	۱۲	۴۲۲	۴۲۲	۵۰۰	۵۰۰
صافی	۳۳۳	۴۴۴	۲۱۴	۹۶۸	۱۵۰	۱۵۰	۹۶۸	۲۱۴	۱۰۶	۱۰۶	۴۶۲	۱۶	۴۶۲	۴۶۲	۳۹	۳۹
دیس صافی	۳۳۳	۴۴۴	۲۱۴	۹۶۸	۱۵۰	۱۵۰	۹۶۸	۲۱۴	۱۰۶	۱۰۶	۴۶۲	۱۶	۴۶۲	۴۶۲	۳۹	۳۹
دھنٹ	۳۳۳	۴۴۴	۲۱۴	۹۶۸	۱۵۰	۱۵۰	۹۶۸	۲۱۴	۱۰۶	۱۰۶	۴۶۲	۱۶	۴۶۲	۴۶۲	۳۹	۳۹
گوند	۳۳۳	۴۴۴	۲۱۴	۹۶۸	۱۵۰	۱۵۰	۹۶۸	۲۱۴	۱۰۶	۱۰۶	۴۶۲	۱۶	۴۶۲	۴۶۲	۳۹	۳۹
سبارا	۳۳۳	۴۴۴	۲۱۴	۹۶۸	۱۵۰	۱۵۰	۹۶۸	۲۱۴	۱۰۶	۱۰۶	۴۶۲	۱۶	۴۶۲	۴۶۲	۳۹	۳۹

۲۳ باب تقسیم

۱۷۳۔ ا۔ فحوائے اعداد و شمار۔ اس باب کے متعلق جو نوٹ لکشتہ صاحب درم شہاری ہند نے مرتب فرمایا ہے اس میں لفظ ”خواندہ“ کے مفہوم میں جو تغیرات ہر مردم شماری کے موقع پر ہوتے گئے ہیں ان کی وضاحت حسب ذیل کی ہے۔

در سالہ ۱۸۹۱ء میں بلحاظ تعلیم کل آبادی کو تین عنوانوں کے تحت تقسیم کیا گیا تھا (۱) زیر تعلیم۔ (۲) خواندہ (۳) ناخواندہ۔ لیکن معلوم ہوا کہ تختہ جات متعلقہ ”زیر تعلیم“ میں اس طور پر نقص پیدا ہو گئے کہ ایک طرف تو وہ اطفال جن کا زیادہ زمانہ مدارس میں نہیں گزرا تھا وہ ناخواندہ لکھے لئے گئے اور دوسری طرف جو طلبہ زیادہ پڑھے لکھے تھے ان کو ”خواندہ“ کے تحت درج کر لیا گیا۔ اس طرح پر تختہ مردم شماری اطفال ”زیر تعلیم“ کی مندرجہ تعداد اور سرشت تعلیمات کے مثلاً اعداد و شمار میں بہت تفاوت پیدا ہو گیا۔ اس لئے سالہ ۱۸۹۱ء میں یہ تصفیہ کیا گیا کہ تختہ جات شمار کے اندراجات کو صرف دو اہم عنوان ”خواندہ“ و ”ناخواندہ“ میں محدود کر دیا جائے۔ یہی طریقہ سابقہ مردم شماری میں بھی قائم رکھا گیا تھا۔ اور موقع حالیہ میں بھی جاری رکھا گیا ہے۔ سالہ ۱۸۹۱ء میں اس کا کوئی ایسا بھی نہیں کیا گیا تھا کہ اس قاعدہ کے اطلاق کا کیا معیار ہونا چاہئے۔ گزشتہ مردم شماری میں اعلیٰ علم مردم شماری کو جو ہدایات دی گئی تھیں ان میں درج تھا کہ جو خط لکھ سکے اور اس کا جواب پڑھ سکے اس کو خواندہ تصور کرنا چاہئے ورنہ نہیں۔ انہیں ہدایات کا اب بھی اعادہ کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے سالہ ۱۸۹۱ء سے قبل مردم شمار یوں کے نتائج کا موثر تقابل شکل خیال کیا گیا ہے لہذا اس کے لئے بہترین تدبیر یہ تجویز کی گئی ہے کہ اس سال سے کم عمر نفوس کو تقابل سے خارج کر دیا جائے اور سالہ ۱۸۹۱ء میں جن لوگوں کو خواندہ ظاہر کیا گیا ہو ان

۵ سال سے تجاوز عدولے اون تمام نفوس کو شامل کر لیا جائے جو اس وقت ”زیر تعلیم“ درج کئے گئے ہوں۔ لیکن اس سلسلہ میں اس کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک اس ریاست ابدیت کا تعلق ہے کسٹرن صاحب مروجہ شماری منہ کے خیالات پورے طور پر مطبق نہیں ہوتے ہیں۔ جیسا کہ رپورٹ مروجہ شماری حیدر آباد بابت ۱۹۱۸ء میں ذکر کیا جا چکا ہے ۱۹۱۸ء کی مردم شماریوں کے جو اعداد عنوان ”زیر تعلیم“ کے تحت درج تھے وہ سررشتہ تعلیمات کے بینہ اعداد طلباء، زیر تعلیم سے بہت زیادہ تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے اندراجات اس عنوان کے تحت ہونے چاہئے تھے ان میں فروگزاشت نہیں ہوئی۔ سررشتہ تعلیمات کے اعداد پہلی دو مردم شماریوں میں اندازہ سے کم معلوم ہوتے ہیں ”خانگی“ مدارس کی تعداد ”سرکاری“ مدارس کی تعداد سے زیادہ تھی۔ لیکن یہ مدارس خانگی چونکہ سررشتہ کے زیر انتظام یا زیر نگرانی نہیں تھے اس لئے ان کے طلباء کی تعداد ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہوئی۔ ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۱ء تک خانگی مدارس اور ان میں تعلیم پانے والے طلباء کی تعداد میں مستقل کمی واضح ہوتی رہی لیکن پھر وہ سالہ دور ان سال ۱۹۲۱ء میں ان اعداد میں توفیر غلطی رہنا ہوئی جسکی موجب وہ ذہنی بیماری ہے جو معاملات تعلیمی کے ترقی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ ان وجہ کی بنا پر حالیہ مردم شماری کے اعداد متعلقہ تعلیم (شہول زیر تعلیم) اور سابقہ مردم شماریوں کے اعداد کے تقابل پر وہ اعتراضات مائد نہیں ہو سکتے جو کسٹرن صاحب مروجہ شماری منہ خارج ہیں۔

۴۷۱۔ احوال اعداد و شمار

اپریل ٹیبل نمبر (۸) میں لمحاظ مذہب و عمر تعلیم کے متعلق اعداد

حصہ اول میں کل آبادی ملک سرکار مالی میں مجموعی حیثیت سے اور ہر مذہب کے لمحاظ سے جو قلمی دست پیدا ہوئی ہے اس کا اظہار کیا گیا ہے۔

حصہ دوم میں ہر اہم مذہب کے اعتبار سے ضنوری تفصیل درج کی گئی ہے۔

حصہ سوم میں اس کے متعلق تفصیل بدہ حیدر آباد کے متعلق ظاہر کی گئی ہے۔

اپریل ٹیبل نمبر (۹) میں بعض منتخب ذاتوں۔ قوموں یا نسلوں کی تعلیمی حالت کے متعلق مزید تفصیلات درج کئے گئے ہیں۔ اسٹیٹ ٹیبل نمبر (۲) میں تعلقات کی آبادی کی تفصیل لمحاظ مذہب و تعلیم درج کی گئی ہے۔ ان اعداد و شمار کے خاص پہلو مناسبہ اعداد و کے ذریعہ سے اس باب کے فتح پہلے سات تختہ جات ضمیمہ میں واضح طور پر ظاہر کئے گئے ہیں۔

بقیہ دو تختہ جات سررشتہ تعلیمات کے اعداد پر مبنی ہیں۔ ۹ تختہ جات ضمیمہ کے منجملہ۔

نمبر (۱) میں تعلیم کے متناسب اعداد بلحاظ عمر و جنس و مذہب ظاہر کئے گئے ہیں۔

نمبر (۲) میں مائید اعداد بلحاظ عمر و جنس و مقام دکھائے گئے ہیں۔

نمبر (۳) میں مائید اعداد بلحاظ مذہب و جنس و اخلاص مندرج ہیں۔

نمبر (۴) میں انگریزی تعلیم کے متناسب اعداد بلحاظ عمر و جنس و مقام درج کئے گئے ہیں۔

نمبر (۵) میں اردو تعلیم کے مائید اعداد ظاہر کئے گئے ہیں۔

نمبر (۶) میں شمس سے تعلیمی ترقی دکھائی گئی ہے۔

نمبر (۷) میں متناسب اعداد تعلیمی بلحاظ ذات ظاہر کئے گئے ہیں۔

نمبر (۸) میں مدارس و طلباء کی تعداد بموجب تختہ جات سررشتہ تعلیمات درج کی گئی ہے۔

نمبر (۹) میں امتحانات جامعہ کے خاص نتائج درج کئے گئے ہیں۔

۱۷- وسعت تعلیم۔ ملک سرکار عالی کی کل آبادی کے منجملہ فی ہزار (۳۳) نفوس ان معنوں میں خواندہ ہیں کہ وہ خط لکھ سکتے ہیں۔ ہندوستان کے اہم صوبجات اور ریاستوں

کے مائید تناسب تختہ مندرجہ ماضیہ میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ اس سے

معلوم ہوگا کہ تعلیمی معاملہ میں ملک سرکار عالی ہنوز نہایت پست حالت میں ہے

اور حقیقت یہ ہے کہ بہتیت ہندوستان کے بڑے صوبجات اور اہم

ریاستوں کے عام تعلیم اور انگریزی تعلیم کے اعتبار سے ملک سرکار عالی کا

مرتبہ سب میں آخری ہوتا ہے۔ بہر حال بمقابلہ ۱۹۷۷ء کے ملک سرکار عالی

میں مجموعی طور پر عام تعلیم میں ایک فی ہزار اور انگریزی تعلیم میں بھی ایک فی ہزار

کی ترقی ہوئی ہے۔ اس ضمن میں یہ بات ذہن نشین کرنے کے قابل ہے

کہ وہ سالہ دوران میں معاملات تعلیمی میں جو ترقی ہوئی ہے اسکا صحیح اندازہ

مردم شماری کے اعداد سے بجائے خود ہمیں مل سکتا کیونکہ لفظ ”خواندہ“

کی تشریف اس طور سے کی گئی ہے کہ جو طلباء تعلیم کے ابتدائی مراحل طے

کر رہے ہوں۔ اور ان میں سے اکثر کی جانب لحاظ نہیں کیا گیا ہوگا اور اس وجہ سے بھی کہ گذشتہ وہ سالہ

عہد کے نصف اخیر میں سررشتہ تعلیمات کی مستعدانہ توجہ تعلیم ابتدائی کی توسیع کی جانب مبذول رہی ہے

اس کے علاوہ سرکاری اور خانگی دونوں قسم کے مدارس کثیرہ کے قیام نے بلاشبہ نو خیز نسل میں

صوبہ یا ریاست	تعداد خواندہ فی ہزار نفوس معمولہ سالہ و زائد
مدارس	۹۸
صوبہ سندھ	۳۳
پنجاب	۸۳
بنگلہ	۱۰۳
ہریانہ	۵۱
پنجاب	۴۵
صوبہ سندھ	۴۲
پنجاب	۴۹
کوچن	۲۱۳
پنجاب	۱۴۷
پنجاب	۸۳
پنجاب	۴۰
پنجاب	۳۳

تعلیم کی بہت اشاعت کی ہے لیکن وہ سالہ مدت کے انقلابات کیوجہ سے جس میں آبادی کا حصہ کثیر ضائع ہوا ”خواندہ“ کے اعداد بھی فطرً تا متاثر ہوئے۔ اگر یہ کمی نہ ہوتی تو جیسا کہ عنقریب بیان کیا جائیگا ملک سرکار عالی کی تعلیم کا تناسب بہت بڑھا ہوا تھا۔ یہی اسباب ہیں کہ مردم شماری کے اعداد کے اعتبار سے جو تعلیمی حالت ظاہر ہوئی ہے اس کو سرشتہ تعلیمات کے اعداد کیساتھ ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ یہ امر یقینی ہے کہ جب آئندہ مردم شماری کا موقع آئیگا تو ابستدائی تعلیم کی اشاعت کے اثرات خواندہ نفوس کی تعداد کے اضافہ کی صورت میں ظاہر ہوں گے جس کو ایسی عدیم النظیر اور عجیب وسعت تعلیم کے ساتھ مناسبت نامہ حاصل رہے گی۔

اگر (۱۵) سال سے کم عمر اطفال کو حساب سے خارج کر دیا جائے تو جس حال میں کہ اب اعداد میں اونکی رو سے فی ہزار نفوس خواندہ ذکور ۶۹ اور خواندہ اناث ۸ ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں علی الترتیب ۷۳ اور ۵۵ تھے۔ ”۲۰ تا ۲۵“ سالہ میعاد عمر پر خواندہ ذکور اور اناث کا تناسب بالآخرین یعنی علی الترتیب فی ہزار ۸۶ اور ۴۳ ہے۔ ”۲۰ و زائد“ میعاد عمر علی الترتیب ۶۷ اور ۸ کا تناسب پڑتا ہے۔ یہ ایک فطرًتی امر ہے کہ تناسبات ”۵ تا ۱۰“ سے ”۵ تا ۲۰“ تک بڑھتے ہوئے چلے جائیں اور اس کے بعد گھٹنے لگیں اور نیز یہ امر بھی کہ ۱۵ اور ۲۰ سال کے درمیان عمر والوں میں بخیر اور ان میں جو معمولی عمر تعلیم سے ابھی گزرے ہوں خواندہ نفوس کا تناسب اون سے زیادہ عمر والوں کے مقابلہ میں بڑھا ہوا ہو جن کو ممکن ہے کہ وہ مواقع تعلیم حاصل نہ ہوئے ہوں جو نوخیز نسل کو حاصل ہوئے۔ اس کی شہادت اس امر واقعہ سے بھی ملتی ہے کہ بچہ آخر میعاد عمر کے (صرف ذکور کے لحاظ سے) پر میعاد عمر پر خواندہ نفوس کے تناسب میں بہت ترقی پائی جاتی ہے جیسا کہ سابقہ مردم شماری کے اعداد کے

سال	عمر	تعداد خواندہ فی ہزار	
		ذکور	اناث
۱۹۱۱ء	۱۰ تا ۱۵	۹	۲
۱۹۲۱ء	۱۰ تا ۱۵	۱۶	۵
۱۹۱۱ء	۱۵ تا ۲۰	۲۰	۶
۱۹۲۱ء	۱۵ تا ۲۰	۲۶	۱۰
۱۹۱۱ء	۲۰ تا ۲۵	۶۹	۷
۱۹۲۱ء	۲۰ تا ۲۵	۸۶	۱۴
۱۹۱۱ء	۲۵ و زائد	۷۳	۴
۱۹۲۱ء	۲۵ و زائد	۸۶	۸

تقابل سے حسب اندراجات حاشیہ واضح ہوگا۔ فطرً تا اسی کی توقع تھی کیونکہ ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء کے وہ سالہ دوران کی نمایان خصوصیت قیام مدارس اور اس کا لازمی نتیجہ تعلیمی توسیع رہی ہے۔ مدارس ابتدائی کی تعلیم جدید ہوئی اور ان کی تعداد میں بھی بہت اضافہ ہوا۔ دوسری نوعیت کے مدارس بھی ۱۹۲۱ء سے ترقی پا کر ۱۹۲۱ء میں ۳۹۹ سے ۵۳۹ کے اطفال ذکور کے مدارس (۱۹۲۰ء) سے ۵۳۹ ہو گئے۔ اور مدارس لنوائیہ کی تعداد ۹۱ سے تجاوز کر کے

۶۸۱ تک پہنچ گئی۔ اس وہ سالہ دوران میں ملک سرکار عالی کی تعلیمی تاریخ میں پہلی مرتبہ ”طبقات اسفل“ کی

تعلیم کے لئے خاص سہولتیں پیدا کی گئیں۔ سابقہ مردم شماری کے وقت ”طبقات اسفل“ کے ۶۷۷
اطفال مختلف مدارس سرکاری میں زیر تعلیم تھے۔ ۳۲۵ صنف (۱۹۱۵-۱۶) میں صرف انہیں طبقات کے
طلباء کو مستفید کرنے کی ایک پیچیدہ کوشش خاص مدارس کے افتتاح سے کی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے
کہ حالیہ مردم شماری کے وقت ایسے مدارس کی تعداد ۸۰ سے کم نہ تھی جنہیں ۴۸۰۰ طلباء زیر تعلیم تھے
یہ تعداد ان طبقات کے مدرسہ جانے والی عمر کے اطفال کا صرف تقریباً ایک فیصد ہی حصہ ہوتی ہے
اسوقت تک تعلیم نوان کی بہت کم حمایت کی جاتی تھی اور مدارس نوان کی تعداد نا کافی تھی۔ اس دہ سالہ
دوران میں کئی مدارس نوان کا افتتاح ہوا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بہ نسبت لڑکوں کے مدارس کے
لڑکیوں کے مدارس نہایت سرعت کے ساتھ ترقی پذیر ہوتے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۰ سال تک
کی عمر والی عورتوں میں ”خواندہ“ کا تناسب اسی عمر والے ذکور کے تناسب سے بہت زیادہ ہو گیا۔
مردم شماری عالیہ کے لحاظ سے خواندہ نفوس کی جملہ تعداد

۱۷۶- گوشوارہ اعداد و شمار

۲۹۰۲۵۷ ہے جس کے بالمقابل ۱۹۱۵ء میں

۱۶۶۶ء میں گویا تقریباً فیصد ایک کی کمی ہوئی۔ اس دہ سالہ دوران میں جبکہ ملک کی کل آبادی میں فیصد ۶۸ کا گھٹا ہوا ہے تو خواندہ آبادی کی تعداد میں ایک فیصد سے بھی کم کے انحطاط سے ایک حد تک ترقی تعلیم ہی مستنبط ہوتی ہے۔ جس طرح زمین قبل ذکر ہو چکا ہے۔ فی ہزار آبادی خواندہ نفوس کی تعداد ۳۴ ہوتی ہے۔ جس کے بالمقابل ۱۹۱۱ء

۱۹۲۱ء میں ۳۲ تھی۔ مختلف اہل مذاہب کی دس سال قبل کی تعلیمی حالت کا موجودہ حالت کے ساتھ تختہ مندرجہ حاشیہ میں مقابلہ کیا گیا ہے۔

مذہب	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
علاقہ تراہب	۳۳	۳۲
سندھ	۲۶	۲۷
مسلمان	۸۹	۶۸

مذہب	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
عبدت زاہب	۳۳	۳۲
ہندو	۲۴	۲۷
مسلمان	۸۹	۶۸
اقوام قدیمہ	۸	۱
عیسائی	۲۵۲	۲۸۷

۱۷۷- تقابل بہ مردم شماری ہائے سابقہ - تحتہ مندرجہ حاشیہ میں ہر مردم شماری کے لحاظ سے جملہ آبادی اور جملہ تعداد نفوس غیر ناخواندہ

شماره سال دوم	جلد آبادی	غیر خاوند	تعدادی که از مجموع سال و دهه
۶۸۸۱	۹۸۳۵۵۹۳	۳۱۸۸۸۹	۳۶
۶۸۹۱	۱۱۵۳۰۰۴	۳۳۳۳۳۰	۳۳
۶۹۰۱	۱۱۱۳۱۱۳۲	۳۲۹۱۹۹	۳۳
۶۹۱۱	۳۳۵۳۴۵۴	۳۴۸۱۹۹	۳۲
۶۹۲۱	۱۳۲۴۱۶۰۰	۳۴۵۲۰۹	۳۳

کے لحاظ سے جلد آبادی اور جملہ اقدار نفوس غیر ناخواندہ اور اون کا تناسب جملہ آبادی معمر پنج سال وزائد کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ اس امر کی صراحت بھی ضروری ہے کہ اس تختہ میں سال ۱۸۸۱ء اور ۱۸۹۱ء کے متعلق زیر تعلیم اور خواندہ دونوں کی تعداد یکجا کر دی گئی ہے۔ اس کے ملاحظہ سے

واقع ہوگا کہ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری میں غیر ناخواندہ کی تعداد میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صورت بجائے حقیقی ترقی تعداد مدارس کے زیادہ تر اوس انتشار کا نتیجہ ہے جو شمار کنندوں کے ذہن میں ”زیر تعلیم“ اور ”ناخواندہ“ کے تفریق کی وجہ سے پیدا ہوا۔ ۱۹۰۱-۱۸۹۱ء کے دوران میں آبادی بقدر ۵۳ فیصد گھٹی لیکن غیر ناخواندہ کی تعداد میں جو انحطاط ہوا وہ فیصد ۱۳۳ کی نسبت رکھتا ہے۔ ۱۹۰۱ء تا ۱۸۹۱ء کی مدت میں آبادی میں فیصد ۲۰ کا اضافہ ہوا لیکن اوس کے ساتھ ناخواندہ نفوس کی تعداد میں صرف ۱۱ فیصدی کا اضافہ ہے۔ ۱۸۹۱ء سے مقابل کیا جائے تو ۱۸۹۱ء کے اعداد میں بقدر ۵۹ فیصدی اضافہ آبادی میں اور بقدر ۱۵ فیصد انحطاط ناخواندہ آبادی میں رونما ہوا ہے۔ اس کے برعکس ۱۸۹۱ء کے اعداد کے ساتھ تقابل کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ”ناخواندہ“ کی تعداد میں اضافہ ہے۔ لیکن اس کی شرح اضافہ آبادی کی شرح اضافہ سے کم ہے۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اس حد تک وسعت تعلیم ترقی آبادی کی رفتار سے پیچھے رہی ہے لیکن وہ سالہ دوران زیر بحث میں حالات اصلاح و ترقی پذیر ہوئے۔ جس کے باعث ۱۹۱۱ء تا ۱۸۹۱ء کی مدت ملک کی تعلیمی تاریخ میں ایک نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔ تختہ ضمیمہ نشان کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ اس وہ سالہ دوران میں جتنے جدید مدارس قائم ہوئے وہ سابقہ ہر وہ سالہ مدت کی تعداد مدارس سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اس حیرت انگیز وسعت کا نتیجہ ہے کہ ”ناخواندہ“ کی تعداد میں صرف ایک فیصدی سے بھی کم کا انحطاط ہوا ہے۔ حالانکہ مجموعی آبادی کا گھٹاؤ ۶ فیصدی سے بھی زیادہ ہے۔ اس وسعت کے نتائج اور زیادہ واضح ہو جاتے ہیں۔ جب ہم امریشیش نظر رکھیں کہ بدوران ۱۹۰۱-۱۸۹۱ء آبادی میں ۵۳ فیصدی کا انحطاط ہوا تھا تو اسی دوران میں ناخواندہ آبادی کی تعداد میں کم از کم فیصد ۲ کا انحطاط ہوا تھا۔

تختہ ضمیمہ نشان میں تفصیلی اعداد درج کئے گئے ہیں جن سے ۱۸۹۱ء سے ملک سرکار عالی کی تعلیمی ترقی ظاہر ہوتی ہے۔ ”جلہ عمر“ اور ”اسالہ دزائد“ عمر کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں ملک سرکار عالی میں ناخواندہ ذکر کا ہر تناسب ہے جو ۱۸۹۱ء میں تھا۔ اس کے برعکس انات کا تناسب اسی مدت میں ۲ سے ترقی پا کر ۸ ہو گیا ہے۔ انات اور ذکر دونوں کے تناسب کے اعتبار سے بلکہ حیدر آباد میں سب سے اعلیٰ ترقی ہوئی ہے۔ ناخواندہ ذکر میں بقدر ۴۶ فی ہزار اور ناخواندہ انات میں بقدر ۱۶ اضافہ ہے۔ دونوں خط ہائے قدرتی کے منجملہ ملنگانہ میں ناخواندہ ذکر کے اعتبار سے ایک فی ہزار کی ترقی ہوئی ہے تو مرہٹواری میں ۴ فی ہزار کی کمی ہوئی ہے۔ اس کے برخلاف سنوئی تعلیم میں

دو وزن خطون نے ترقی کی ہے۔ اور تلنگانہ کا تناسب فی ہزار ۴ سے بڑھ کر ۱۳ اور مرہٹواری کا تناسب فی ہزار ایک سے بڑھ کر ۴ ہو گیا ہے۔ اس لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ ۳۰ سالہ دوران میں بمقابلہ مرہٹواری کے تلنگانہ نے بہت ترقی کی ہے۔ اس خط ملک میں بلدہ حیدرآباد کا وجود بڑی حد تک اس تعلیمی تفوق کا باعث معلوم ہوتا ہے کیونکہ اضلاع کے اعداد پر ایک نظر ڈالی جائے تو ظاہر ہو جاتا ہے کہ خواندہ ذکر کے تناسب میں مرہٹواری کے تین اضلاع میں انحطاط ہوا ہے تو تلنگانہ کے ۵ اضلاع میں کمی آئی ہے تلنگانہ کے بقیہ ۳ اضلاع کے منجملہ عادل آباد اور نگلنڈہ میں ذکر کے تناسب میں اضافہ ہے۔ اور ضلع اطراف بلدہ کا تناسب قائم چلا آتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں مرہٹواری کے ۵ اضلاع کے خواندہ ذکر کا تناسب منہبیل گیا ہے۔ بہر حال یہاں یہ ذکر مناسب ہے کہ تمام اضلاع نے خواہ وہ تلنگانہ میں ہوں یا مرہٹواری میں سلاطین کے مقابلہ میں لحاظ تعلیم نسوان بالاتر تناسب حاصل کیا ہے۔

۱۵ تا ۲۰ سالہ عمرون کی صورت میں تختہ ضمیمہ محول بالا میں تینوں سنیں ۱۹۰۱، ۱۹۱۱، ۱۹۲۱ء کے متعلق تناسب اعداد درج کئے گئے ہیں ان اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ دو وزن وہ سالہ مدتوں میں ملک کے ذکر کے تناسب میں فی ہزار ۱۰ کی اور اناتھ کے تناسب میں فی ہزار ۸ کی ترقی کی ہے۔ اضلاع تلنگانہ میں سے ۸ کے منجملہ ۴ میں ایک سے ۲۴ فی ہزار تک خواندہ ذکر کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے۔ اور بقیہ ۴ میں ۲ سے فی ہزار ایک اس تناسب میں کمی ہوئی ہے۔ اس کے برخلاف مرہٹواری کے کل اضلاع میں فی ہزار ۲ سے ۴ تک اضافہ ہوا ہے۔ تعلیم نسوان کے اعتبار سے صرف دو ہی اضلاع اطراف بلدہ اور محبوب نگر (جو دو وزن تلنگانہ میں واقع ہیں) ایسے ہیں کہ اون میں علی الترتیب ایک اور ۲ فی ہزار کی کمی آئی ہے۔ بلدہ حیدرآباد میں اس میعاد عمر پر معتد بہ اضافہ ہوا ہے۔ جہاں ذکر کے تناسب میں ۸۸ اور اناتھ کے تناسب میں ۸۲ کی زیادتی ہوئی ہے۔

۱۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر پر خواندہ ذکر کا تناسب بلدہ حیدرآباد اور اضلاع مرہٹواری میں ”۲۰ وزائد“ سالہ میعاد عمر کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ تلنگانہ کے اعتبار سے صرف نصف تعداد اضلاع میں ایسا اضافہ رونما ہوا ہے۔ اضلاع اطراف بلدہ۔ کریم نگر۔ نظام آباد اور نگلنڈہ میں بمقابلہ ”۲۰ وزائد“ میعاد عمر کے ”۲۰ تا ۱۵“ میعاد عمر پر خواندہ ذکر کا تناسب کمتر ہو گیا ہے۔ سلاطین اور سلاطین میں بھی اون کی حالت کم و بیش ایسی ہی تھی۔ اطراف بلدہ کی صورت میں خواندہ نفوس بلدہ حیدرآباد کی جانب نقل وطن کا زیادہ میلان رکھتے ہیں جو ضلع کے مرکز میں واقع ہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے اندازہ عمر کے موافق ۲۰ سالہ عمر مہونے سے پہلے ہی چلے جاتے ہیں۔ بقیہ تینوں اضلاع کی حالت سے یہ تہہ چلتا ہے کہ وہاں کی تعلیمی حالات کی

ترقی جدید العمر ہے اور بمقابلہ دوسرے اضلاع کے وہاں کے تعلیمی عمر والے اطفال جدید مواقع تعلیم سے نسبتاً کم برہ اندوز ہوتے ہیں تعلیم نسوانی کے اعتبار سے بھی تین مستثنیات ہیں (کریم نگر میدک اور نظام آباد) جہاں ”۲۰ و زائد“ میعاد عمر کا تناسب بمقابلہ ”۲۰ تا ۲۵“ میعاد عمر کے تناسب کے بڑھا ہوا ہے۔

۱۷۸۔ تعلیم بلحاظ خطہ ہائے قدرتی۔ بلوچہ حیدر آباد کو جو اہمیت بلحاظ مواقع حاصل ہے

اوس کی شہادت اس امر واقع سے بھی ملتی ہے کہ کم از کم ۲۱ فیصد خواندہ نفوس (۹۱ فیصد خواندہ ذکور ۳۵ فیصد اناث) اور ۶۲ فیصد خواندہ انگریزی اوس میں موجود ہیں۔ حالانکہ اوس کی آبادی کل مالک محروسہ کی آبادی کا صرف ۴ فیصد حصہ ہے۔ اگرچہ کہ

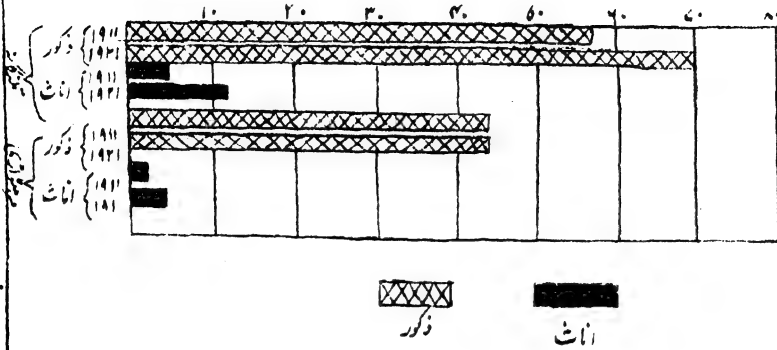
شہر یا قصبہ	تعداد خواندہ فی ہزار نفوس آبادی
حیدر آباد	۲۰۸
سر اس	۵۰۷
بیدی	۲۴۱
پونہ	۲۶۰
ناگپور	۱۴۳
لاہور	۲۰۶
کلکتہ	۳۵۱
ڈاکر	۳۵۳
پٹنہ	۲۳۵
اجیر	۲۲۶
دہلی	۱۶۱
شکر دھوا لیاہ	۲۰۳
بڑودہ	۴۰۵
بنگلور	۳۴۳
میسور	۳۳۴

بلوچہ حیدر آباد ملک سرکار عالی کے اور حصص کے مقابلہ میں بہت ٹھیک ہوا ہے۔ لیکن تاہم ہندوستان کے بعض شہر اور قصبات سے مہوز بھیجے جیسے کہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا۔ تملنگانہ میں خواندہ نفوس کا تناسب (۴۲ فی ہزار نفوس) سمرہ زائد از بیچ سال ہر مٹواڑی کے تناسب (۲۴ فی ہزار) سے بالاتر ہے۔ قیاس یہ ہوتا ہے کہ بلوچہ کا محل وقوع خط اول الذکر کی فوئیت کا باعث ہوگا۔ لیکن بلوچہ کو خارج کر دیا جائے تب بھی تملنگانہ کے خواندہ نفوس کا تناسب (۳۰ فی ہزار) ہر مٹواڑی کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے

کہ مجموعی طور پر تملنگانہ کے خواندہ نفوس کے تناسب میں ۱۹۱۱ء کے ۷۷ فی ہزار ۱۹۲۱ء میں ۴۲ فی ہزار تک ترقی ہوئی ہے تو ہر مٹواڑی میں اوسی دوران میں ۲۷ سے ۲۴ فی ہزار تک انحطاط ہوا ہے۔

شکل ارتسامی مندرجہ ذیل میں دونوں خطوں کے ہزار نفوس میں بلحاظ مجموعی عمر خواندہ اشخاص کا تناسب باعتبار جنس بدوران ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء غماز ہر کیا گیا ہے۔

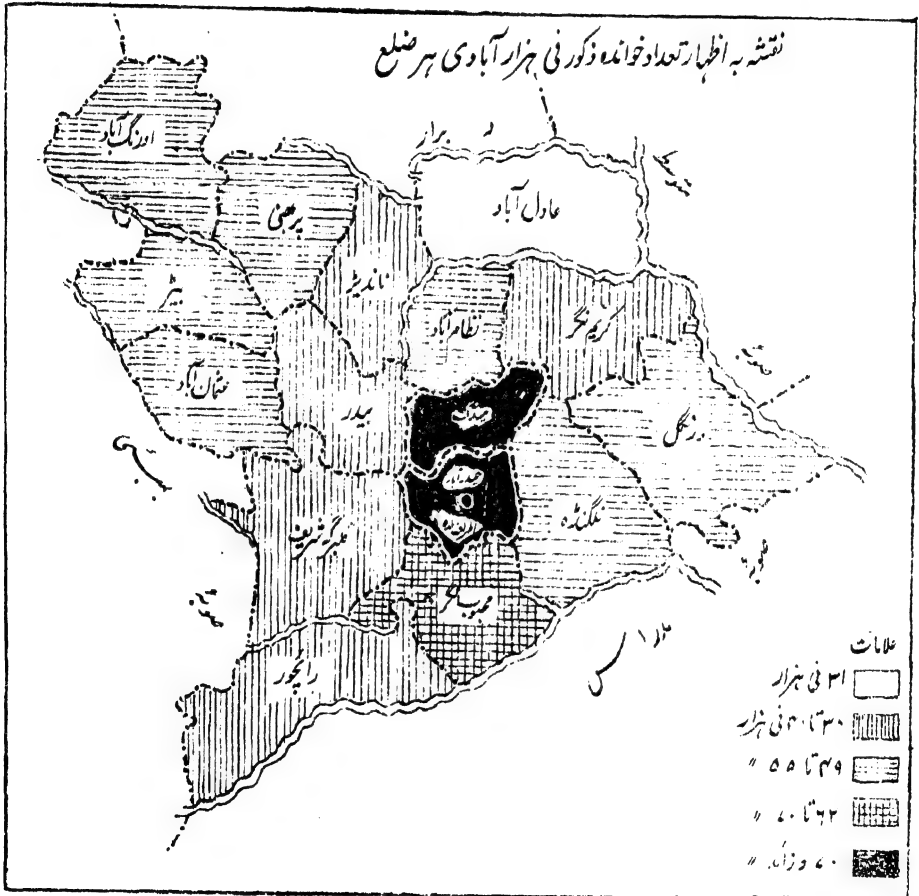
نقشہ ارتسامی بہ اظہار تناسب خواندہ اشخاص در ہر دو خط ہائے قدرتی



اس شکل ارتسامی مندرجہ بالا سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ خواندہ ذکور اور انات دونوں کا تناسب بلکہ مرثوڑی کے تلنگانہ میں بہت ترقی کر گیا ہے۔ یہ اس امر واقعہ کا نتیجہ ہے کہ دونوں خطوں کے ضلعانے تعلیمی مسالمت میں بالاسات ترقی نہیں کی بلکہ ایک ہی گھر کے تلنگانہ کے کل ضلعانے میں خواندہ ذکور کے تناسب میں متدبر اضافہ ہوا ہے تو مرثوڑی کے ۳ ضلعانے یعنی ناڈیڑ گلہ گر اور بیدر کے اسی تناسب میں حقیقی کمی آئی ہے اور ایک ضلع راجپوتانی حالت پر قائم رہا ہے۔ اور بقیہ دوسروں میں خفیف مٹی ہوئی ہے۔ تعلیم نسوان کے لحاظ سے بھی تلنگانہ کو بلکہ جدید آباد اور چھ ضلعانے یعنی میدک، ونگل، محبوب نگر، تلنگانہ، نظام آباد اور اطراف بلکہ کی وجہ سے بڑی حد تک تقویت پہنچی ہے اور مرثوڑی کو صرف ایک ضلع (پنچنی) سے تال لحاظ ادا ملی ہے۔ اور بقیہ دوسرے ضلعانے کی مٹی بالکل خفیف ہے نتیجہ یہ ہے کہ تلنگانہ میں خواندہ ذکور کا تناسب ۱۹۱۱ء کے ۵ فی ہزار سے بڑھ کر ۱۹۲۱ء میں ۷ فی ہزار اور خواندہ انات کا تناسب سی دوران میں ۵ سے ۱۲ ہو گیا تو مرثوڑی میں خواندہ ذکور کے تناسب میں کسی طرح کی ترقی نہیں ہوئی اور صرف تعلیم نسوان میں تھوڑی سی ترقی ہوئی ہے یعنی خواندہ انات کا تناسب فی ہزار ۲ سے بڑھ کر دس سالہ دوران میں فی ہزار تک پہنچا ہے۔

۱۹۰۹ء تعلیم لحاظ ضلعانے۔ ابھی ابھی ذکر کیا چکا ہے کہ اس دس سالہ دوران میں بمقابلہ ضلعانے مرثوڑی کے ضلعانے تلنگانہ نے بلحاظ تعلیم اپنی حالت کی بہت کچھ اصلاح کر لی ہے۔ ذکور اور انات کی تعلیمی حالت کا مجموعی اندازہ کیا جا تو خواندہ نفوس کی تعداد بلکہ میں بقدر ۶۳ فی ہزار ترقی کر گئی ہے۔ اسی تناسب میں تلنگانہ کے ضلعانے ۵ سے ۱۳ تک اضافہ حال کیا ہے۔ علی ترین تناسب تک کے حصہ میں اور کم ترین عادل آباد کے حصہ میں آتا ہے۔ اور صرف ایک ضلع (کرم نگر) کے تناسب میں صرف ایک کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے بالمقابل ضلعانے مرثوڑی کے جنہوں ایک ضلع گلہ گر

میں خواندہ نفوس کے تناسب کے لحاظ سے فی ہزار کا اخطا حقیقی ہوا ہے۔ دو اضلاع (نامدیڑ اور بیدرا) میں کوئی ترقی معلوم نہیں ہوتی۔ چار اضلاع (پیر پرخن عثمان آباد اور رانچور) میں ایک چارٹک خفیف مٹی ہوئی ہے اور صرف ایک ضلع راونگ آباد میں ۵۶ فی ہزار سے زیادہ مٹی بقدر فی ہزار کے اضافہ ہوا ہے۔ اب اضلاع کے ذکور وانات کی تعلیمی حالت کے متعلق بیان کیا جائیگا۔ پہلے ذکور کی تعلیم کے اندازہ کیلئے نقشہ دیاں ملاحظہ کیا جائیں گے کہ ہر ضلع کی آبادی ذکور کے ہزار نفوس میں خواندہ ذکور کا تناسب یک نظر میں واضح ہو جائیگا۔



بلدہ حیدر آباد کے جو خواندہ ذکور کا سب سے ارفع تناسب ہے (۶۳ فی ہزار) اور اس کے عین ماحصل طران ملہ کا درجہ ہے (۵۶ فی ہزار) مجموعی طور پر ۶۲ خواندہ ذکور کے تناسب کیساتھ درجہ سوم پر ہے۔ تینوں اضلاع تلنگانہ میں واقع ہیں۔ بدیر میٹھار مٹی کے اضلاع اورنگ آباد عثمان آباد اور پیر کا مرتبہ ہے۔ جنہے خواندہ ذکور کا تناسب فی ہزار آبادی علی الترتیب ۵۵، ۵۵ اور ۵۳ ہوتا ہے۔ تلنگانہ کے سبھی اضلاع آباد ہیں اور میٹھار مٹی کے سبھی اضلاع میں خواندہ ذکور کا تناسب ایک ہی یعنی ۴۹ فی ہزار ہے۔

سے کمتر تناسب تلنگانہ میں عادل آباد کو (۳۱ فی ہزار) اور مرٹھواری میں گلبرگہ کو (۳۰ فی ہزار) حاصل ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجموعی طور پر تلنگانہ کے ۸ ضلع کے پچھلے درجہ میں خواندہ ذکور کا تناسب ۳۱ فی ہزار سے زیادہ ہے تو مرٹھواری کے اتنے ہی ضلع کے پچھلے درجہ ۳۲ میں تناسب پایا جاتا ہے اس نکات ہوتا ہے کہ تلنگانہ کے باشندوں نے اپنی تعلیمی حالت کی اصلاح کے جدید واقع سے متعلقہ باشندگان مرٹھواری کے زیادہ پیغام دیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بقابلہ تلنگانہ کے مرٹھواری میں ۱۹۱۱ء کے تناسب سے متعلقہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تلنگانہ میں خواندہ ذکور میں ۳۱ فی ہزار نفوس آبادی بقدر (۴) کے اضافہ ہوا ہے اور مرٹھواری کے تناسب میں ۳۲ فی ہزار نفوس نقصان کے کمی آتی جس کی وجہ ملک سرکار عالی کی آبادی ذکور میں ۳۲ فی ہزار نقصان ہوا ہے۔ یہ زیادہ مناسب فائدہ بلکہ کو حاصل ہوا ہے جہاں کے خواندہ ذکور میں ۳۱ فی ہزار آبادی کا اضافہ ہوا ہے۔ تلنگانہ کے ۸ ضلع اپنے تعلیمی تناسب میں ترقی کی ہے اور یہ ترقی ۲ سے ۱۱ فی ہزار تک اور صرف ایک ضلع جو میچھے رہ گیا ہے وہ کیم نگر ہے (دہلی ہزار) ورنگل ایک حالت پر قائم رہا ہے اس کے برخلاف مرٹھواری کے ۸ ضلع کے تناسب میں کمی رہنا ہوئی ہے۔ سب سے بڑی کمی گلبرگہ میں (یعنی فی ہزار تناسب میں ۸ کا فرق) ہے البتہ صرف ایک ضلع میں ترقی معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا اضافہ نسبتاً کم رہا۔ اصلاح تلنگانہ سے بھی بہت کم ہے۔

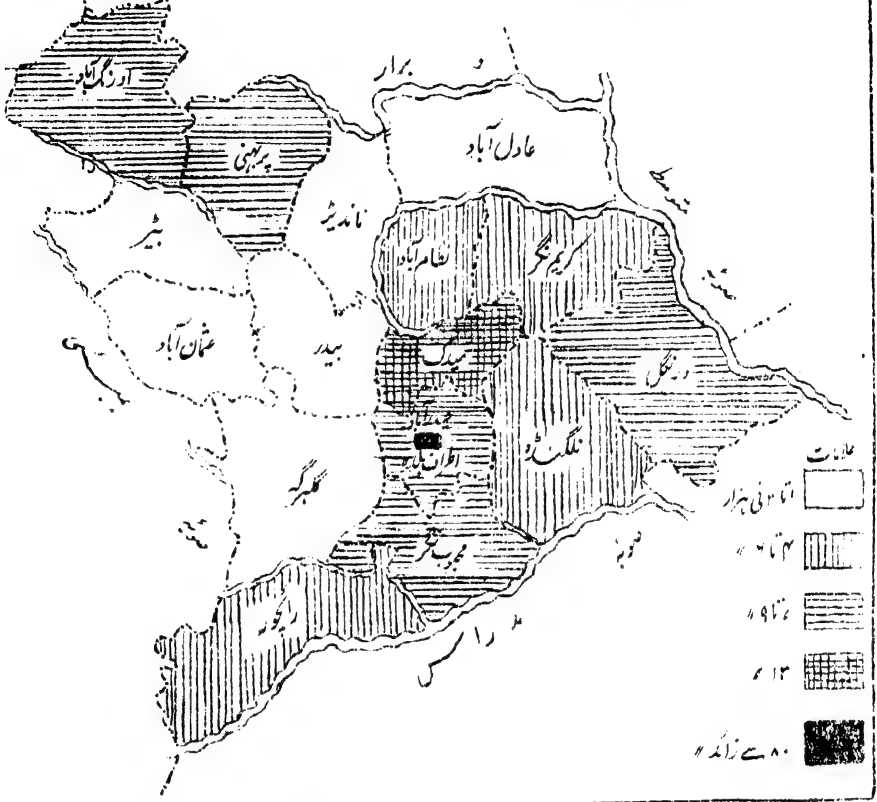
تعلیم نسوان کے اعتبار سے بھی تلنگانہ مرٹھواری سے بڑھا ہوا ہے۔ ہر ضلع کے خواندہ انات کا جملہ آبادی انات کیساتھ جو تناسب پڑتا ہے وہ نقشہ ذیل میں دکھایا گیا ہے۔

(نقشہ برصغور ۲۴۲)

تعلیم نسوان کے معاملہ میں بھی بلکہ جدید آبادی ہزار آبادی انات ۵ خواندہ انات کے تناسب سے سب سے پیش ہے۔ تلنگانہ میں خواندہ انات کے تناسب کے اعتبار سے سب میں اعلیٰ ضلع میدک (۳۱ فی ہزار) ہے اس کے بعد بلجھاڑ ترقی اطراف بلکہ ورنگل ۸ فی ہزار مجموعہ نگر (۷ فی ہزار) تلنگانہ (۶ فی ہزار) کیم نگر (۵ فی ہزار) آبادی (۴ فی ہزار) کے راج آتے ہیں آخر میں عادل آباد پڑتا ہے جو اس خطہ ترقی میں سب سے کم تناسب (۳۱ فی ہزار) رکھنے والا ضلع ہے۔ مرٹھواری میں ۹ فی ہزار کے تناسب سے پچھلی سب میں اول ہے اس کے بعد ورنگل آتا ہے جس میں (۷ فی ہزار) کا تناسب ہے۔ بقیہ ضلع میں خواندہ انات کا تناسب بہت پست یعنی ایک سے لیکر صرف ۴ تک ہے۔

۱۹۱۱ء کے اعداد سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی میں خواندہ انات کے اعتبار سے ۳۱ فی ہزار کا اور تلنگانہ میں ۳۱ فی ہزار کا اضافہ ہوا ہے اور مرٹھواری کو ۳۲ فی ہزار سے زیادہ فیصد میں ہوا ہے۔ زیادہ مناسب ترقی ۳۱ فی ہزار بلکہ جدید آبادی کو حاصل ہوئی ہے۔ تلنگانہ کے ۸ ضلع میں ۳۱ فی ہزار یا اس سے زیادہ اور ضلع میں ۳۲ فی ہزار اور کے درمیان اور صرف ایک ضلع (عادل آباد) میں ۳۲ سے کم ترقی ہوئی ہے۔ اس کے برخلاف مرٹھواری میں صرف ایک ضلع (پسچمی

نقشہ بہ اظہار تعداد خواندہ انات فی ہزار آبادی ہر ضلع



نے ۵۰ فیصد زیادہ ترقی کی ہے اور ایک ضلع اپنے حال پر قائم رہا ہے اور ایک ضلع نے حقیقتاً نقصان اٹھایا اور فیصد میں فی ہزار سے کم مٹی ہوئی۔
۸۰ ترقی تعلیم لمحاظ عمر تعلیمی عمر والی آبادی کی تعداد جو بل آبادی کا ۵۰ فیصد قرار دیا جائے تو نئے نچلے ۱۶ فیصد نفوس ۱۹۳۱ء میں کم
تھے اسکا آئندہ تناسب ۱۹۱۱ء میں ۵۰ فیصد اور ۱۹۰۱ء میں ۶۰ فیصد تھا اس سالہ دوران میں جو نمایاں تعلیمی ترقی ہوئی ہے وہ اس طرف
عیاں ہو جاتی ہے سابقہ مردم شماریوں کے اوقات پر دراصل تبدیلی (سرکاری دستاویزی) میں تعلیم طلباء کی تعداد کا سقابلہ خواندہ (اور

سال	تعداد خواندہ ۱۹۳۱ء	طلبا، مدارس ابتدائی
۱۸۸۱ء	۶۷,۸۲۵	۸,۳۲۰
۱۸۹۱ء	۷۹,۴۳۶	۲۳,۵۱۲
۱۹۰۱ء	۵۱,۱۳۹	۸۰,۴۳۴
۱۹۱۱ء	۴۳,۲۸۱	۷۶,۶۵
۱۹۲۱ء	۶۳,۵۸۹	۲۶,۱۲۸

تعلیم نفوس کی تعداد کیساتھ متناسب نہ کیا گیا ہے ۱۸۸۱ء اور
۱۹۳۱ء میں خواندہ اور تعلیم کی جو وجہ بندی کی گئی تھی اس کی
درجہ سے ان عنوانات کے تحت درج شدہ تعداد اس متناسب تعلیم
طلبا کی تعداد سے ٹھہری ہوئی ہے بقولہ خواندہ کی زیادہ صحیح تعریف لینی

خطا نہ تھے اور پڑھنے کی قابلیت پر ۱۹۳۱ء سے قرار دی گئی اسکی جرح نمائی جامعوں کے طلباء اس پر وہ سے بخاطر برخاج ہو گئے ہیں۔
دو سالہ دوران میں تسلیم نے جو حیرت انگیز زومت پائی ہے اس کا ثبوت تجتہ

تحتہ مندرجہ حاشیہ سے ملے گا جس میں دکھایا گیا ہے کہ اگر چیکہ
زائس سال سے کم عمر کی آبادی ۱۹۱۱ء میں بمقابلہ ۱۹۰۱ء کے

سال	آبادی اندرون ۱۹۰۱ء	خواندہ اندرون ۱۹۰۱ء
۱۹۰۱ء	۲۸۰,۵۲۱	۱۳,۹۳۷
۱۹۱۱ء	۳۶۱,۸۶۸	۹,۳۹۳
۱۹۲۱ء	۳۳۰,۹۳۱	۱۹,۳۱۸

بقدر فیصد ۵۸ گھٹ گئی ہے۔ لیکن ۱۹۱۱ء سے کم عمر کے خواندہ
نفوس کی تعداد اس وہ سالہ دوران میں المضاعف سے بھی زیادہ

ہو گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ وہ سالہ مدت ابتدائی تعلیم کی ترقی کے لحاظ سے بہت نمایاں ہے
جیسا کہ اس امر واقعہ سے اس کا یہی انکشاف ہوتا ہے کہ تحتانیہ مدارس کی تعداد ۲,۱۶۵ سے ۲,۸۸۸ تک
پہنچ گئی یا بالفاظ دیگر بقدر ۲۶ فی صد بڑھ گئی۔ اور اون کے طلباء کی تعداد (۶,۶۵۷ سے ۲۰,۶۱۸) ۳
ہو گئی یا بقدر ۲۶ فی صد ترقی کر گئی۔

اب تعلیم ثانوی کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مدارس ثانویہ کے طلباء کی تعداد بھی ہر سالہ

عرصہ میں مستقل طور پر بڑھتی رہی ہے۔ تحتہ مندرجہ حاشیہ کے
ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے تقریباً

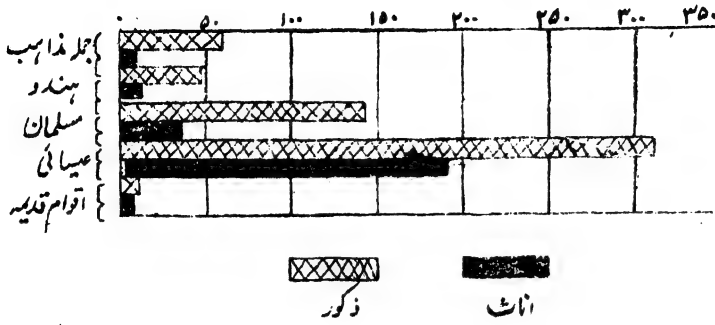
سال	تعداد مدارس ثانویہ	تعداد طلباء	تعداد نفوس خواندہ بیشمار ۱۵-۲۰
۱۹۰۱ء	۷۰	۱۳,۸۲۶	۳۵,۸۰۷
۱۹۱۱ء	۸۸	۱۶,۳۲۶	۳۸,۲۲۹
۱۹۲۱ء	۱۲۳	۲۸,۹۲۳	۴۵,۱۵۳

۴۱ فی صد کا اضافہ تعداد مدارس ثانویہ میں اور ۷۷ فی صدی
کا اضافہ اون میں تعلیم پانے والے طلباء کی تعداد میں
رو نما ہوا ہے۔ ترقی تعلیم کے اندازہ کرنے کی کوشش میں

۵ تا ۲۰ سالہ میعاد عمر نہایت خطرناک اور نازک سمجھی جاتی ہے۔ اس میں وہ افراد شامل ہیں جنہوں نے
اوس حصہ عمر کی ابھی تکمیل کی ہے۔ جس میں نوشت و خواندہ کا فن بالعموم سیکھا جاتا ہے۔ پس اس مدت
عمر پر جو خواندہ نفوس کا تناسب ہے اوس کو ملک سرکار عالی کے اوارہ جات تعلیمی کی اترا فریج کا
مقیاس قرار دیا جاسکتا ہے۔ اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۵ تا ۲۰ سالہ مدت عمر پر خواندہ نفوس کی تعداد
اس وہ سالہ دوران میں معتد بہ طور پر بڑھ گئی ہے۔ یہ امور ثابت کرتے ہیں کہ اس دوران میں تعلیم
ثانویہ کی سابقہ عام ترقی و اصلاح کو نہ صرف قائم رکھا گیا بلکہ اوس میں مزید اضافہ کیا گیا۔

۱۸۱۔ تعلیم بلحاظ مذہب۔ نقشہ ذیل میں ہر اہم مذہب کے خواندہ نفوس سمرہ
پنج سالہ وزائد کے تناسب فی ہزار کو ظاہر کیا گیا ہے۔

نقشہ ارتسامی باظهار تعداد خواندہ اشخاص مع پانچ وزائد سالہ لحاظ مذہب بحساب فی ہزار



اہم مذہبی جماعتوں کے تعلیمی حالات میں عسائی، آسامی، تہذیبی، پرنسپل علی پرنسپل کی قوم کے خواندہ نفوس کا تناسب ۲۵۲ فی ہزار ہے۔ ان کے بعد مسلمانوں کا درجہ چھ میں ۹۹ فی ہزار کا تناسب ہندو ان کے تہ درجہ میں چھ میں صرف ۲۲ فی ہزار خواندہ ہیں اس میں شبہ نہیں کہ جو وہ بہت کم تعلیمی مقابلہ ہندو کے مسلمان زیادہ استفادہ کرتے ہیں ہندو قوم باعتبار ترقی کے لیکن ہر جسکے حدود میں مختلف مدارج تہذیب رکھنے والی ذاتیں اور ذیلی ذاتیں داخل ہیں۔ مثلاً سندھ بنے ہوئے قدیم باشندے اور "ملبقات اسفل" اگرچہ ہندو کے مذہبی دائرے میں داخل ہوئے ہیں لیکن ان کی حالت کسی طرح ان کے قدیم ہم جنسوں سے بہتر نہیں ہے۔ اس کے برخلاف مسلمانوں میں جو ہندو کے مقابلہ میں نسبتاً زیادہ تعداد میں قصبات کے رہنے والے ہیں۔ تعلیم ایک نہایت امر ضروری ہے۔ سید اپنے ساتھ تعلیمی روایات لئے ہوئے ہیں۔ اور دوسرے مسلمان تہذیبی ملازمت، صنعت و تجارت کے لئے جس میں وہ معروف ہیں تعلیم کو ایک ناگزیر شرط سمجھتے ہیں۔ علاوہ برین مذہبی نقطہ نظر بھی مسلمانوں کے لئے تعلیم ناگزیر ہے جو اپنے مقدس رسول کی حدیث کے بموجب طلب علم کو فرض سمجھتے ہیں۔ اگرچہ وہ چین جیسے دور دراز ملک میں بھی حاصل ہو سکتا ہو۔ عیسائیوں کو اور بالخصوص دیسی عیسائیوں کو جو اعلیٰ تعلیمی مرتبہ حاصل ہے وہ بلاشبہ کاروبار تعلیم میں پادریوں کی انتہک اوقاف ترقی کو تشنوں کا شہ ہے۔

۱۹۲۱ء میں ہر قوم کے ہزار نفوس میں جو خواندہ نفوس کا

مذہب	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
ہندو	۳۳	۲۳
مسلمان	۴۹	۵۹
عیسائی	۲۲۳	۲۲۷
اقوام قدیمہ	۷	۱

تناسب پڑتا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں دکھایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو ایک حالت پر قائم رہے ہیں۔ اور عیسائیوں نے انحصار پایا ہے۔ اور مسلمان اور اقوام قدیمہ نے معتمد ترقی کی ہے۔

تختہ مندرجہ ماشیہ میں "۱۵ تا ۲۰" اور "۲۰ تا ۲۵" سالہ میقات

۱۵ تا ۲۰ سال		۲۰ تا ۲۵ سال		نذیب
۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	
۳۶	۴۰	۸۶	۶۹	جلد نذیب
۳۷	۳۵	۷۰	۵۹	سعود
۱۱۴	۷۸	۲۱۵	۱۳۲	ملکان
۲۸۳	۲۶۲	۳۴۲	۳۴۵	عیسائی
۱۲	۳	۱۶	۳	اقوام قریب

عمر پر جو ترقی ہوئی ہے وہ ظاہر کی گئی ہے۔ (اعداد صرف ذکر سے متعلق ہیں) اس سے معلوم ہوگا کہ ان تمام قوموں نے ان سیعاد ہائے عمر پر خواندہ نفوس کے تناسب میں معتدلیہ ترقی کی ہے۔ اور مسلمانوں کی ترقی حیرت انگیز ہے۔ ۲-۳ عیسائیوں کے مختلف فرقوں کے بمقابلہ تعلیم کے اعتبار سے

پرائسٹ گئے سبقت لے گئے ہیں۔ اور اون کی جمہ آبادی کے ہر ہزار نفوس میں ۳۰۰ اشخاص خواندہ ہیں۔ ان کے ذکور اور اناث کا تناسب علی الترتیب ۳۴۸ اور ۲۴۸ ہوتا ہے۔ ان کے بعد مٹھاڈسٹ کا مرتبہ ہے۔ جن میں ۱۸۲ خواندہ نفوس ہیں۔ ذکور ۲۱۸ اور اناث ۱۳۴۔ ان کے بعد بپٹسٹ۔ رومن کیا تھولک۔ پریسبیٹیرین اور متبعین انگلیکن کمیونین کے راج ہیں۔ فرقہ موخر الذکر میں صرف ۹۵ نفوس خواندہ ہیں یعنی فی ہزار آبادی (۱۲۹) ذکور اور (۶۱) اناث۔

ف۔ اب ان مذاہب کا لحاظ کیا جائے۔ جن کے پیروں کی تعداد میں تو پارسی سب میں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔ اون کے ہر ہزار نفوس میں (۷۵۰) خواندہ پائے جاتے ہیں۔ اور یہ تناسب ملک سرکار عالی کے کل اقوام کے تناسب سے نہایت ارفع ہے۔ اس قوم کے ذکور اور اناث دونوں بالساوات زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور ان کا تناسب فی ہزار علی الترتیب ۸۳۳ اور ۶۳۹ ہوتا ہے۔ بمقابلہ سال ۱۹۱۱ء کے اعداد کے اس قوم میں فی ہزار ۱۷۰ خواندہ نفوس کی زیادتی ہوئی ہے۔ ان کے بعد یہودی اور بودہ کے مدارس ہیں جنہیں علی الترتیب ۱۶۶۶ اور ۳۵۵ خواندہ نفوس کا تناسب ہوتا ہے۔ یہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ صرف چار یہودی اور دس بودہ سے سابقہ ہے۔ چینی اور سکھ علی الترتیب ۲۳۰ اور ۲۰۹ خواندہ نفوس کا تناسب رکھتے ہیں۔ یہاں اس امر کی وضاحت نا مناسب نہیں ہے کہ اول الذکر میں خواندہ ذکور کا تناسب موخر الذکر سے بڑھا ہوا ہے۔ اور موخر الذکر میں خواندہ اناث کا تناسب اول الذکر سے بالاتر ہے۔ بہر حال ان دونوں قوموں نے سال ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں تعلیمی ترقی حاصل کی ہے۔ آریہ سماجی جن کی تعداد اس ملک میں صرف ۵۴۵ ہے تعلیمی حیثیت سے سب میں فروتر درجہ رکھتے ہیں۔ اور اون کے خواندہ نفوس کا تناسب

(۱۳۰) فی ہزار پڑتا ہے۔ وہ اس لحاظ سے برہمنوں سے بھی بہت پیچھے ہیں۔ یہاں اگر ملک سرکار عالی کی دواہم قوموں کی تعلیمی حالت کا مقابلہ دو متعلقہ صوبہ جات سرکار عظمت مدر اور دو بڑی دیسی ریاستوں کے ہم مذہبوں کے ساتھ کیا جائے تو بے محل نہ ہوگا۔ تختہ مندرجہ ماسخیہ میں ۵

تعداد خواندہ فی ہزار نفوس (معرہ پنج سالہ وزائد)					
ست		جملہ مذاہب		ہنود	
صوبہ یارپا		ذکور		اناث	
ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
۵۷	۸	۴۷	۴	۱۴۰	۳۵
۱۵۲	۲۱	۱۴۹	۱۸	۱۷۴	۱۵
۱۵۷	۲۷	۱۳۸	۱۹	۸۸	۱۲
۲۴۰	۴۷	۲۳۷	۲۲	۳۰۹	۴۸
۱۴۳	۲۲	۱۳۳	۱۶	۲۳۸	۶۲

ادہ سے زائد تمام عمرون کے اعداد درج کئے گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوگا کہ ملک سرکار عالی تعلیمی معاملات میں باوجود اس مادتی ترقی کے جو اشاعت تعلیم میں متعدد مدارس کے قیام سے حاصل ہوئی، سنوز بہت پیچھے ہے۔ حیدرآباد کے ہنود کو بھی متعلقہ صوبہ جات یارپا سے تھائے

میسور و بڑودا کے ہم مذہبوں سے برابری حاصل کرنے سے پہلے ایک بڑی منزل طے کرنی پڑیگی مسلمانوں کی حالت ان کے سبھی والے ہم مذاہب سے بہتر ہے۔ لیکن مدراس سے مقابلہ کرنا لے ابھی ان کو بہت کچھ ترقی کرنی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حیدرآبادی مسلمان مدراس مسلمانوں سے صرف تعلیم ذکر میں بہت ہیں۔ لیکن اناث کے اعتبار سے حیدرآباد مدراس سے بالاتر ہے۔ گو میسور و بڑودا کے مقابلہ میں پیچھے ہے۔ تختہ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائیگا کہ جہالت کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے مفت اور جبری تعلیم کس قدر ضروری ہو سکتی ہے۔ بڑودا جہاں مفت اور جبری ابتدائی تعلیم جاری کی گئی ہے۔ دوسرے صوبہ جات بیان کردہ سے بہت آگے بڑھا ہوا ہے۔ اس ضمن میں یہ بھی بیان کر دیا جاسکتا ہے کہ چونکہ اس ملک میں بھی اب ابتدائی تعلیم مفت کر دی گئی ہے۔ اس لئے آئندہ مردم شماری کے موقعہ پر تعلیمی معاملات کی ترقی کے لحاظ سے بہتر حالات قلمبند ہو سکیں گے۔

ذکور فی ہزار نفوس (۵۷)، خواندہ ہیں۔ اور اناث کا مانند تناسب ۱۸۲۔ تعلیم نسوان

مجموعی تناسب کو ۳۳ تک اتر آنے کا باعث ہوتا ہے۔ یہاں اس کا ذکر ضروری ہے کہ اناث کا تناسب مسلسل ترقی پذیر ہے۔ ۱۸۹۱ء میں تناسب فی ہزار تھا ۱۹۱۱ء میں ۳۳ تک بڑھا اور ۱۹۱۱ء میں اس پر

زید ترقی تک ہوئی اور حالیہ مردم شماری کی رو سے مٹی ۸۰ تک پہنچ گئی۔ یاد ہو کہ اس دو سالہ دوران میں
 اناٹ کی آبادی ۶ فیصد سے زائد انخراط پذیر ہوئی لیکن خواندہ اناٹ کی تعدادیں بقدر ۱۹۲۳ء فیصد
 ۸۰ کا اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ بلاشبہ توسیع تعلیم نسوان کا نتیجہ ہے۔ مدارس نسوان کی تعداد ۱۹۱۱ء کے وہ سے ترقی پا کر
 ۱۹۲۱ء میں ۶۸۱ ہو گئی۔ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں خواندہ اناٹ کی تعداد میں ہزار ۳۰ کا ۱۰۵ سالہ
 میعاد عمر پر اور ۵ کا ۱۰ سالہ میعاد عمر پر اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ ملک سرکار عالی کے ہم مذاہب کے درمیان

اضدادتائلفہ ہندوستانہ نفوس بدوران ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء		
ذہب	۱۹۱۱ء سال	۱۹۲۱ء سال
ہندو	۱	۳
مسلمان	۲۴	۳۲
عیسائی	۴۸	۲۵
انڈین	۴	۵

ان میعاد ہائے عمر پر جو حقیقی اضافہ فی ہزار ہوا ہے وہ تجلئے حاشیہ
 میں درج کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہو گا کہ خواندہ مسلماناٹ ہندو
 میعاد ہائے عمر پر یکساں ترقی کئے گئے ہیں۔ عیسائیوں نے اول
 میعاد عمر میں بمقابلہ دوسری میعاد عمر کے زیادہ ترقی پائی ہے گو کہ

دونوں میعاد ہائے عمر کی ترقی معتد بہ ہے صرف ہندو اور انڈین ہی ہیں جو پیچھے رہ گئے ہیں۔ قلیل التعداد
 مذہبی جماعتوں کے منجملہ عینی اور پارسی دونوں میعاد ہائے عمر پر ترقی ظاہر کرتے ہیں اور سکھ ہندو۔ اس کا ذکر
 یہاں مناسب ہے کہ اس ملک میں سکھوں کی تعداد بقدر ۱۴ فیصد کے اس دو سالہ دوران میں گھٹ گئی ہے۔
 ۸۳ تعلیم لمحات ذات۔ ہندو آبادی ایک غیر متجانس اور بے میل جہم یا شرواحم ہے جو مختلف عناصر یا
 ذاتوں سے مرکب ہے۔ تجلئے ضمیمہ نشان ۱۷ میں تعلیمی لمحات سے زیادہ اہم ذاتوں کی تفصیل ظاہر کی گئی ہے
 برہمن فی ہزار ۲۹۰ خواندہ نفوس کے تناسب کیساتھ برہمن فہرست آتے ہیں اور ویلیا جس میں ایک فرد بھی
 خواندہ نہیں ہے فہرست میں فرد تین درجہ پر ہیں۔ ان دونوں انتہاؤں کے درمیان مختلف مراتب تعلیم کیساتھ
 ۲۴ ذاتیں پائی جاتی ہیں۔ برہمنوں کے عین ہائے ترتیب نزولی کے اعتبار سے فی ہزار ۱۶۱ کے تناسب کے
 ساتھ کوئی آتے ہیں پھر سنار (۱۱۸) لوہار (۱۰۳) اور ساتانی کے مدارج ہیں۔ دوسرے منتہا پر بہ ترتیب
 سودی ویلیا کے اوپر بادیک ہے جبکہ تناسب ایک فی ہزار ہے پھر چار مہار۔ مانگ اور وڈر ہیں جبکہ تناسب
 دونی ہزار ہے۔ اسکے بعد کوئی کا تناسب ۳ پھر آکر ۴ اور دیگر کافی ہزار کے تناسب پڑتا ہے مسلمانوں کی
 تعلیم میں تفاوت کے حدود اتنے وسیع نہیں ہیں جتنے کہ ہندو ذاتوں میں ہیں۔ سیدوں میں جو سب میں درجہ اول
 پر ہیں خواندہ نفوس کا تناسب فی ہزار ۱۱۳ پڑتا ہے اور شیخوں میں جو سب میں کمتر درجہ پر ہیں تناسب ۴۸
 کا ہے اور سٹل اور پٹھان درمیان میں ہیں۔ یہ امر قابل تذکرہ ہے کہ شیخوں کے خواندہ نفوس کا تناسب
 ہندو کی ۴۸ مخصوص ذاتوں کے منجملہ ۳۶ کے تناسب کے مقابلہ میں بڑھا ہوا ہے۔ اس سے ہندو کے اکثر
 ذاتوں کی بے انتہا تعلیمی ہستی ظاہر ہوتی ہے اور یہی باعث ہے کہ ہندو کا درجہ بطور ایک جماعت کے تعلیمی

توازن میں فرد تر ہے۔ عیسائیوں کو تعلیمی تناسب میں ہر مسلمان قوم اور بجز برصغیر کے ہر ہندو ذات پر تفوق ہے۔ اقوام قدیمہ ہندو کی بیچ ذاتوں سے مساوات پر میں اور دونوں کا تناسب کمتر ہے۔

تختہ ضمیمہ نشان ۱۱ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو گا کہ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے اکثر ہندو ذاتیں تعلیم میں کیسے ترقی کر گئی ہیں لیکن تعجب یہ ہے کہ بعض اعلیٰ ذاتیں مثلاً برہمن کوٹھی اور ساتانی جو بالعموم تعلیمی حیثیت سے بالا تر تناسب رکھتا کرتی تھیں اس وہ سالہ دوران میں تنزل پر داخل ہو گئی ہیں مسلمانوں میں سیدوں نے ترقی کی ہے۔ پٹھان ایک حالت پر قائم رہے ہیں اور مخمل اور شیخہ خطاط پذیر ہیں۔ عیسائیوں میں بھی ایک خفیف سی کمی رونما ہوئی ہے جس کا باعث غالباً وہ نئے عیسائی ہیں جو ناخواندہ طبقات سے داخل ہوئے ہیں اور علاوہ برہمن یہ بھی ممکن ہے کہ یورپین افراد کے تعداد کی تخفیف جو بوجہ جنگ عظیمہ پیدا ہوئی اس کا موجب ہو۔

تعداد ذکر خواندہ فی ہزار آبادی عمر و خیال		ذات یا قوم
۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	
		ہندو
۵۷۸	۴۸۲	برہمن
۳۹۶	۳۰۶	کوٹھی
۱۴۹	۲۰۸	سنار
۲۶۲	۱۸۷	ساتانی
۳۴	۱۸۶	لوہار
۱۵۴	۱۴۲	راجپوت
۹۵	۸۹	لنگھت
		مسلمان
۱۸۳	۱۷۲	سید
۲۱۸	۱۴۷	پٹھان
۱۵۲	۱۳۸	شیخ
۱۰۳	۷۹	دیسی عیسائی
۱۸۳	۲۱۹	

تختہ مندجہ حاشیہ میں ان ذاتوں اور قوموں کو ترتیب وار درج کیا گیا ہے جن میں تسلیم ذکر کے تناسبات بڑھے ہوئے ہیں اور اسی میں ۱۹۱۱ء کے اعداد بھی بغرض شہیل تقابل درج کر دئے گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قومیں تجارت سوداگری اور علمی پیشوں میں مصروف ہیں ان میں خواندہ نفوس کا تناسب ارفع ہے۔ اس وہ سالہ دوران میں اعلیٰ ذاتوں نے اپنا درجہ کھو دیا ہے مسلمان اقوام میں بھی ذکر کی تعلیمی حالت تنزل پر ہے اور اسی طرح دیسی عیسائیوں کی قوم بھی۔

تعلیم خوان کے اعتبار سے ہندو ذاتوں میں بہ نسبت ذکر کے اعداد گھٹے ہوئے ہیں صرف چند ذاتوں میں خواندہ انات کا تناسب جب اندراج حاشیہ دس فی ہزار

خواندہ انات فی ہزار		ذات یا قوم
۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	
		برہمن
۳۰	۷۲	راجپوت
۱۰۶	۲۴	سنار
۱۰۶	۱۲	کوٹھی
۳۶	۵۰	سید
۳۶	۳۶	پٹھان
۱۰۸	۱۵	شیخ
۱۱۶	۱۳۸	دیسی عیسائی

سے بڑھا ہوا ہے اور فرتا بھی وہ ذاتیں ہیں جن میں خواندہ ذکر کی تعداد زیادہ ہے لیکن یہ امر باعث تشکر ہے کہ ان ذاتوں میں بجز کوٹھیوں کے تعلیم ذکر کی حالت کے خلاف تعلیم انات کی حالت بہتر ہو گئی ہے۔ یہ افسوس ناک ہے کہ کوٹھی جیسی تجارت پیشہ باعث جمالت کی جانب تنزل کر جائے۔ یہاں پر منکر اور راجپوت کے بعض خصوصیات کا ذکر ضروری ہے۔ بشکر قوم

کے آخری سالوں میں آغاز ہوا بہت سے انگریزی تعلیم یافتہ اس طرف کھینچ آئے ہو گئے۔ نلنگا گانہ کے دوسرے اضلاع بھی جز ایک ضلع اطراف بلدہ کے (جہاں کے خواندہ نفوس کے تناسب میں فی دس ہزار ایک کی کمی آئی ہے) انگریزی خواندہ نفوس کے تناسب میں ترقی ہوئی ہے۔ مرٹھواڑی میں سب سے ارفع تناسب (۳۰ فی دس ہزار) رانچور میں پیدا ہوا ہے جو ایک ریلوے اقصاں کا اہم مقام ہے جہاں ایک ریلوے کا کارخانہ بھی واقع ہے۔ دوسرے اضلاع بھی اس بارے میں اچھی ترقی ظاہر کر رہے ہیں۔ انات میں تعلیم انگریزی کا لحاظ کیا جائے تو یہ امر لائق اظہار ہے کہ مجموعی طور پر ملک میں ترقی ہوئی ہے اور تناسب فی دس ہزار (۶) سے بڑھ کر (۱۰) تک پہنچ گیا ہے لیکن برہنچم ضلع اضلاع کا تناسب ابھی بہت پست ہے۔ مرٹھواڑی میں صرف ضلع اورنگ آباد میں اور نلنگا گانہ میں ضلع میدک میں فی دس ہزار نفوس علی الترتیب (۵) اور (۶) کا تناسب ہے۔ دوسرے اضلاع تو ان سے بھی بہت پیچھے ہیں۔

اب بلدہ حیدر آباد کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح عام تعلیم کا تناسب بلدہ میں ملک کے دوسرے مقامات سے برتر ہے اسی طرح انگریزی تعلیم بھی ملک کے دوسرے حصے کے مقابلہ میں زیادہ حد تک شائع ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ملک کے انگریزی تعلیم پائے ہوئے لوگوں کے منجملہ فیصد ۶۲ نفوس صرف بلدہ حیدر آباد میں پائے جاتے ہیں۔ اس طرح پر خواندہ ذکر کا تناسب سب میں اعلیٰ یعنی ۹۹ فی دس ہزار ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں فی دس ہزار نفوس ۲۹۳ کی زیادتی ہوئی ہے۔ انات کے اعتبار سے ترقی ۱۲۳ سے ۱۹۵ تک یا فی دس ہزار ۲۰ ہوئی ہے۔

تختہ نصیبہ نشان سے واضح ہو گا کہ بہت کم اضلاع ہیں جن میں ۱۰ سال سے کم عمر پر تعلیم انگریزی کی کوئی علامت معلوم ہوتی ہو۔ اس کی وجہ یہ امر واقعہ معلوم ہوتی ہے کہ اتنی کم عمر کے لڑکے جن مدارس میں تعلیم پاتے ہیں ان میں انگریزی تعلیم نہیں دی جاتی حقیقت یہ ہے کہ ابتدائی مراحل پر طلباء کو بالکل ویسے ہی میں تعلیم دی جاتی ہے اور صرف فوقانیہ مدارس میں انگریزی شروع ہوتی ہے اور وہ بھی بطور مضمون اختیاری کے۔ جو اضلاع کہ اس میں چاروں فی دس ہزار نفوس ۱۰ سے زیادہ خواندہ ذکر کا تناسب ظاہر کرتے ہیں وہ مادل آباد (۳۰) گلبرگہ (۲۱) رانچور (۱۶) اور بیئر (۱۲) ہیں ۱۰ اور ۱۵ سالہ عمر کے درمیان یہ تناسب فی دس ہزار نفوس (۱۱) اور اس سے زیادہ ہو جاتا ہے۔ البتہ اس کلیہ سے صرف اضلاع نلنگا گانہ و کریم نگر مستثنیٰ ہیں۔ ۱۵ تا ۲۰ سالہ عمر پر تناسب میں مزید اضافہ ہوتا ہے لیکن نلنگا گانہ اور کریم نگر پھر بھی پیچھے رہ جاتے ہیں۔

اس مرحلہ پر ہر دس ہزار نفوس میں خواندہ و کورتلنگانہ میں ۱۴۴ اور مرٹواڑی میں ۷۵ ہیں لیکن یہ امر قابل ذکر ہے کہ تلنگانہ کے صرف ۴۴ اضلاع ایسے ہیں جو ۲۰ وزائڈ میعاد عمر کے تناسب کے مقابلہ میں برتری ظاہر کرتے ہیں لیکن اس کے برخلاف مرٹواڑی کے کل اضلاع نہایت افضل تناسب پیش کرتے ہیں۔ اناٹ کی تعلیم انگریزی کے متعلق کچھ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اضلاع کا تناسب ان عمروں پر بہت قلیل ہے۔

بلدہ حیدرآباد میں ان عمروں پر ذکور اور اناٹ دونوں کا تناسب "۲۰ تا ۲۵ سالہ عمر تک بتدریج بڑھتا چلا جاتا ہے۔" ۲۰ وزائڈ سالہ عمر کا تناسب "۲۰ تا ۲۵ سالہ عمر کے تناسب کے کم ہے اور اناٹ کی صورت میں "۱۰ تا ۱۵ سالہ عمر کے تناسب سے بھی کم ہو جاتا ہے۔

۱۸۵۱ء۔ تعلیم انگریزی بلحاظ مذاہب۔ بجز عیسائیوں کے اس ملک کے دیگر اہم مذاہب میں انگریزی تعلیم یا فکے نفوس کی تعداد میں زیادتی ہوئی ہے تین اہم مذہبی جماعتوں میں تعلیم یافتگان انگریزی کی حقیقی تعداد اور ان کے فیصدی تناسب میں جو اضافہ ہوا ہے وہ تحت مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

زیست ویتا	جموں	ہندوستان	مسلمان	عیسائی
تحقیق	۹۹۳۶	۷۲۲۷	۳۳۸۷	۹۰۰
تعمید	۳۷۱۴	۸۱۷۷	۳۸۶۳	۹۰۱

اگرچہ کہ منو میں تناسب اضافہ بہت اعلیٰ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن انکی مجموعی تعداد کے لحاظ سے ان میں انگریزی خواندہ نفوس

کا تناسب بہت کم ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان میں فی دس ہزار صرف ۲ میں اور ان کے مقابلہ میں مسلمانوں میں (۹) اور عیسائیوں میں (۱۶) ہیں۔ ۱۹۱۱ء کے سالانہ اعداد و اعلیٰ ترتیب ۱- ۵ اور ۱۸۱ تھے جس کا واضح ہو گا کہ وہ سالہ دوران میں منو اور مسلمانوں نے کس قدر ترقی کی ہے۔

منو کی مختلف ذاتوں کے لحاظ سے برہمنوں میں انگریزی خواندہ نفوس کا تناسب سب میں برترین ہے یعنی فی دس ہزار نفوس ۱۹۱۱ء کے (۱۳۷) سے تجاوز کر کے ۱۹۲۱ء میں (۲۱۷) تک پہنچ گیا ہے۔

ذات	افضل تعلیم انگریزی فی دس ہزار نفوس
دھرمی	۱۸
مہاراج	۱۰
نیکیت	۱۳
سنار	۱۳
تیلی	۳۶
چھتری	۱۰

صرف چند ذاتوں میں جن کا ذکر حاشیہ میں کیا گیا ہے انگریزی خواندہ نفوس کے تناسب میں فی دس ہزار ۱۰ سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے گوکہ انکی مجموعی آبادی کے لحاظ سے انگریزی تعلیم کا تناسب بہت قلیل ہے مسلمانوں میں صرف شیوخ میں تعلیم انگریزی کے اعتبار سے اضافہ ہے (۹ فی دس ہزار نفوس) اور مخلوق چھانوں اور

سیدوں میں کمی ہوئی ہے۔ عیسائیوں میں عیسائی قوم نے فی دس ہزار نفوس بقدر (۲۰۶)

ترقی کیا ہے اور یہ سب سے اعلیٰ ترقی ہے جو ملک سرکار عالمی کی کسی ذات یا قوم نے کی ہو۔
بحر عیسائیوں کے اثاث ہیں انگریزی تعلیم علماء مفتوحہ ہے۔ برہمنوں سپردوں اور ویسی عیسائیوں
میں فی دس ہزار اعلیٰ الترتیب ۴-۲ اور عام کاتنا رب ہے اور بقیدہ قانون اقواموں میں فی دس ہزار ایک
کا بھی تناسب نہیں پڑتا۔

اگرچہ گزشتہ دو سالہ عرصہ میں انگریزی تعلیم میں کچھ ترقی ہوئی ہے لیکن برہمنم مجموعی طور پر

نام و نام خانوادگی	تعداد
بلور سید آباد	۵۸
گلستانه	۲۰۶
کوهک	۱۵۱
میرزا	۱۰۴
جیبی	۹۴
پیر	۱۰۵
دینی	۵۴
میرزا	۱۲۵
پیر	۶۱

بلوچیدہ آباد دوسرے پلاؤ، انصاریہ سے اس معاملہ میں منبوز
 پیچھے ہے۔ تختہ مندرجہ حاشیہ پر ایک نظر ڈالنے سے اسکی
 وضاحت ہو جائے گی۔

۱۸۶۔ تعلیم زبانہائے ملکی ملک کی ہر ایک ایسی زبان میں جو خواندہ کائنات کا تناسب ہے اس کا اندراج ضخیمہ یا اسٹیٹ میں نہیں کیا گیا۔ صرف اسٹیٹ میں نمبر ۲ اور تختہ ضخیمہ نشان کے الف ترتیب دے گئے ہیں جن میں

بمطابق جنس اور تعلیم کے متعلق اندراجات کئے گئے ہیں۔ پس ملک کی تین اہم دیسی زبانوں یعنی تلمنگی، مرہٹی، اور کٹرہی کے متعلق تعلیمی تناسب کا اظہار ممکن نہیں ہے۔

حسب توقع بلکہ حیدرآباد میں تعلیم یافتگان اردو کا تناسب بہت ارفع یعنی فی ہزار نفوس ۴۴۸ ذکور اور ۲۴۴ ناث ہے۔ اردو کے خواندہ ذکور کے لحاظ سے تلنگانہ میں ضلع اطراف بلکہ جوبلہ سے قریب تر واقع ہے فی ہزار نفوس ۴۴۸ کے تناسب کے ساتھ درجہ دوم پر آتا ہے لیکن ناث کے اعتبار سے میدک کے بعد ہوتا ہے جس میں ہر ہزار نفوس میں اردو خواندہ ناث کا تناسب اطراف بلکہ کے ۴۴ کے مقابلہ میں ۲۴ ہے۔ اضلاع مرہٹوارمی کے منجملہ گلبرگ میں اردو خواندہ ذکور کا تناسب نہایت اعلیٰ ہے (۲۱۹ فی ہزار) اورنگ آباد میں اردو خواندہ ناث کا تناسب ارفع ہے اور اچوکنہ ضلع میں شاملہ اعداد مرتب نہیں کئے گئے تھے اسلئے یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ اس وہ سالہ دوران میں تعلیم اردو نے کس قدر ترقی کی۔

۱۸۔ احفاظتِ تعلیم یہ سوال اکثر پیش آیا کرتا ہے کہ ایک دفعہ حاصل کی ہوئی تعلیم کس حد تک قائم اور محفوظ رہتی ہے اور یہ کہ آیا اس مضمون پر مرموم شہاری کے اعداد سے کوئی روشنی پڑتی ہے مرموم شہاری کے اعداد سے جو کام لینا ممکن ہے وہ اسی قدر ہے کہ مرموم شہاری کے میاں دہانے عمر کے لحاظ سے خاندانہ

نفوس کے اعداد کا مقابلہ کیا جائے۔ مثلاً ایک مردم شماری کی ۱۰ تا ۲۰ سالہ سیدہ عمر کا مقابلہ دوسری مردم شماری کی ۲۰ تا ۳۰ سالہ سیدہ عمر کے ساتھ اور اسی طرح دوسری سیدہ اول میں مقابلہ کیا جائے۔ اس غرض کے لئے ضلع درنگل کے مندرجہ ذیل اعداد کی تدبیر کی گئی ہے اور اس کا نتیجہ تختہ مندرجہ ذیل ہے۔

ہندو ضلع درنگل				
سال	میدان	خواندہ		انگریزی خواندہ
		ذکر	اناث	
۱۹۱۱ء	۱۰ تا ۲۰ سال	۲۲۰۶	۱۴۲	۶۵
۱۹۲۱ء	۲۰ تا ۳۰ سال	۳۰۲۱	۴۱۹	۱۲۴

یہ درج کیا گیا ہے۔ اس سے یہ واضح ہو گا کہ اکثر نفوس اور بالخصوص ۱۰ تا ۲۰ سالہ عمر کی عورتیں اپنے آپ کو خواندہ نہیں درج کراتیں اور یہ کہ ایک معتد بہ تعداد ۲۰ سال کی عمر کے بعد تعلیم حاصل کرتی ہے۔ باہر سے آکر بسنے والوں کی عمر اور

تعلیم کے متعلق مواد کی عدم موجودگی میں اس کا اظہار ممکن نہیں ہے کہ ۲۰ تا ۳۰ سالہ عمر کے تحت جو اضافہ ہے وہ کس حد تک خواندہ و اردوین کے باعث ہوا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ایک تعداد کثیر خصوصاً تجارت پیشہ اشخاص کی ایسی ہے جو بڑے ہو کر پڑھنا لکھنا سیکھتی ہے۔ خواندہ اناث کی تعداد میں جو کثیر اضافہ ہوا ہے وہ کسی ایسے امر پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔

۱۸۸۔ مدارس و طلباء در باب مذکور کے ساتھ آخری دو تختہ جات ضمیمہ اس غرض سے شامل کئے گئے ہیں کہ تختہ جات سرشتہ تعلیمات کی رو سے جو اعداد و شمار مرتب کئے گئے ہیں ان پر بالواسطہ روشنی پڑے۔ تختہ ضمیمہ نشان دے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سالہ دوران میں کل اقسام کی درسگاہوں میں فیصد ۲۵۰ کی حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ ان میں تعلیم پانے والے طلباء کی تعداد میں بھی فیصد ۲۰۹ کا اضافہ ہوا ہے۔ سرکاری اور خانگی دونوں قسم کے مدارس کی تعداد اس عرصہ میں بڑھ گئی ہے۔ اول الذکر کا اضافہ فیصد ۲۸۵ اور ہذا الذکر کا فیصد ۲۲۲ کی حد تک ہوا ہے۔ تختہ حاشیہ کے ملاحظہ سے مختلف مدارج کے سرکاری مدارس اور ان میں تعلیم پانے والے طلباء کی تعداد کا اضافہ واضح ہو گا۔ اور یہ بھی معلوم ہو گا کہ خانگی مدارس کا اضافہ مدارس تحتانیہ اور ان کے طلباء میں رونما ہوا ہے۔

اضافہ فیصد در تعداد		مدارس
مدارس	طلباء	
۲۸۵	۲۲۶	مدراس عالیہ
.....	۲۰۴	مدراس متوسطہ
۴۱	۶۸۴	مدراس ابتدائہ

باوجود اس امر واقعہ کے کہ طاعون۔ انفلونزا اور تھلا تعلیمی شیرازے کو کچھیرنے پر متفق تھے اور جب کبھی اور جہاں کہیں امراض وبا یہ کی شدت ہوئی بڑے بھی بند کرنے پڑے۔ لیکن یہ رجحان ترقی صحیح رخ پر ہوا ہے۔ اور تعلیم کی بنیادیں بخوبی مضبوط

ہو گئی ہیں۔

اس دہ سالہ دوران میں زیر تعلیم لڑکوں کی تعداد ۸۸,۷۱۰ سے تجاوز کر کے ۵۳۳,۱۶۲ تک یا فیصد ۱۹۵ برکھٹی ہے۔ مدارس میں تعلیم پانے والی لڑکیوں کی تعداد میں بھی نہایت قابل اطمینان ترقی ۶۲۴۹ سے ۳۱,۷۰۴ تک یا فیصد ۷۴ ہوئی بحیثیت مجموعی معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم کی عام وسعت کی وجہ تختائی اور نسوانی تعلیم کو زیادہ تقویت اور امداد پہنچی اور اس میں بہ نسبت تعلیم ثانوی اور تعلیم کلبیہ کے بہت زیادہ ترقی ہوئی اگرچہ کہ موخر الذکر صورت میں کبھی جامعہ عثمانیہ کے قیام کے ذہنی بیماری کے اثرات سے معتد بہ اضافہ ہوا ہے۔

تختہ ضمیمہ نشان ۷ میں سابقہ چاروں دہ سالہ دوران کے امتحانات جامعہ وغیرہ کے نتائج درج کئے گئے ہیں ۱۹۲۱ء میں امتحانات سکول لیونگ سرفیکٹ یا میٹرکیولیشن کے کامیاب شدگان کی تعداد ۱۹۲۱ء تھی جبکہ بالمقابل ۱۹۱۱ء میں صرف ۲ تھی اسکے علاوہ ۱۲۹ طلباء نے جدید قائم شدہ جامعہ عثمانیہ سے امتحان میٹرکیولیشن کامیاب کیا۔ امتحانات ایف اے۔ اور بی اے میں بھی کامیاب طلباء کی تعداد ۱۹۲۱ء میں ۱۹ء سے بالاتر تھی گو کہ یہ اعداد ملک کے رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے ہنوز بہت قلیل ہیں۔ یہ قلت تعداد اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ملک کے مختلف مراتب تعلیم میں ہنوز بہت گنجائش ترقی موجود ہے فقط۔

ذیلی تختہ ۱۔ تعلیم بلحاظ عمر، جنس اور مذہب

[illegible]

ذیلی تختہ ۲: تعلیم لہذا و عمر جنس اور مقام

تعداد و قیمت بابت فی ایک هزار										مبلغ اور درجائی تصحیف
کام خیر و اور نرا کار و اجرائی		۵ تا ۱۰		۱۰ تا ۱۵		۱۵ تا ۲۰		۲۰ تا ۲۵		
ردیف	ذکر	اناث	ذکر	اناث	ذکر	اناث	ذکر	اناث	ردیف	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	رواست
۲	۳۲	۵۰	۸	۱۶	۵	۶	۱۰	۱۲	۸	توکل
۳	۴۲	۷۰	۱۲	۱۹	۷	۱۰	۱۴	۱۶	۱۳	شعبه حیدر آباد
۴	۲۰۸	۳۲۵	۸۵	۷۶	۳۸	۶۱	۳۹	۱۳۲	۹۰	اطراف بلده
۵	۴۰	۷۰	۸	۱۸	۸	۱۰	۱۲	۱۰	۸	درنگل
۶	۳۱	۵۲	۸	۱۴	۵	۳۶	۹	۵	۲۵	کریمپور
۷	۲۱	۳۶	۸	۱۴	۲۰	۳۶	۹	۵	۲۵	خان آباد
۸	۱۸	۳۱	۳	۱۹	۱۵	۲	۳	۴	۳۵	سیدک
۹	۲۴	۷۳	۱۲	۱۸	۱۷	۱۷	۱۵	۱۱	۵۲	نظام آباد
۱۰	۲۷	۵۹	۵	۱۰	۵	۳۵	۵	۷	۲۲۲	حیدرنگر
۱۱	۳۵	۶۲	۷	۲۰	۹	۵۳	۱۰	۱۰	۷۲	ننگسٹہ
۱۲	۳۱	۵۱	۶	۱۲	۵	۲۰	۹	۴	۶۹	مرچھواری
۱۳	۲۳	۴۴	۵	۱۳	۳	۲۴	۴	۹	۶۴	اورنگ آباد
۱۴	۳۱	۵۵	۷	۱۵	۱۳	۲۹	۱۰	۱۳	۶۴	بسرط
۱۵	۲۹	۵۲	۳	۱۷	۲	۳۴	۵	۱۰	۵۶	ناندی
۱۶	۲۱	۴۰	۲	۹	۱	۵۳	۲	۷	۴۹	جنگی
۱۷	۱۹	۳۶	۲	۱۶	۳	۴۰	۳	۲	۳۲	مکھنڈ
۱۸	۲۹	۷۴	۱	۱۹	۱	۴۷	۱	۲	۶۲	مکھنڈ
۱۹	۲۱	۳۸	۳	۵	۳	۳۶	۸	۱۵	۳۹	راونپور
۲۰	۲۱	۳۸	۳	۱۳	۲	۳۶	۵	۷	۳۰	بسرط

ذیلی تختہ ۳۔ تعلیم بلحاظ مذہب جنس اور مقام

۵ اور زائد سال کے تعلیم یافتہ فی ہزار										ضلع اور قدرتی تقسیم
ہندو		مسلمان		ایسٹ		عیسائی		مہین		
اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	
۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	
۴۷	۴۷	۳۵	۱۳۰	۵	۱۰	۳۰۸	۱۸۸	۳۹۹	۳۵	ریاست
۵۴	۴۷	۶۹	۲۱۸	۶	۱۲	۳۳۷	۲۰۹	۶۱۱	۶۹	تلنگانہ
۲۳۹	۳۹	۱۱۰	۳۸۰	۴	۵۴	۷۸۷	۴۳۳	۶۸۷	۳۹	شہر حیدرآباد
۵۵	۲	۴۲	۱۷۴	۲۲	۱۱۵	۴۷۳	۲۹۰	۳۲۵	۰	اطراف بلوہ
۵۲	۵	۴۱	۱۵۲	۲	۲	۱۱۶	۵۹	۶۱۷	۰	درنگل
۳۳	۴	۳۰	۱۰۹	۲	۱۰	۱۶۸	۱۸۱	۸۰۰	۰	کریم نگر
۳۱	۱	۳۱	۹۳	۴	۲	۱۶۱	۱۳۳	۴۷۳	۳۸	عادل آباد
۶۲	۲	۸۳	۱۳۵	۱۶	۲۱۳	۲۵۲	۱۹۵	۷۷۷	۳۸۲	میدک
۴۵	۲	۴۵	۱۰۰	۲۰	۱۰	۱۰۹	۷۵	۱۶۹	۰	نظام آباد
۵۵	۲	۴۷	۱۳۶	۳۹	۳۶	۳۰۰	۳۳۱	۳۵۰	۶۱۲	محبوب نگر
۴۰	۲	۶۶	۲۰۵	۱	۱	۱۱۶	۹۱	۱۰۰۰	۰	تلنگنہ
۳۹	۳	۹	۷۷	۶	۶	۱۸۱	۱۰۳	۳۶۵	۳۰	مرچھاری
۴۲	۴	۱۶	۱۰۷	۲۶	۲۶	۱۴۵	۹۹	۳۸۶	۲۹	اورنگ آباد
۴۹	۳	۵	۷۵	۰	۰	۱۸۲	۰	۳۸۲	۱۵	بیسر
۳۶	۱	۶	۷۵	۳	۳	۵۲۶	۵۳۸	۳۷۸	۲۰	نانڈیڈ
۴۵	۹	۱۳	۹۵	۱	۱	۵۵۷	۳۷۹	۳۷۲	۲۲	پیر پٹنی
۲۸	۱	۸	۸۲	۰	۰	۳۲۷	۱۸۵	۲۵۲	۲۶	مظفر نگر
۵۰	۱	۵	۷۷	۰	۰	۸۹	۱۹	۲۹۲	۲۵	شٹان آباد
۳۷	۳	۴	۴۶	۱۹	۱۹	۱۴۳	۱۸۸	۲۸۹	۸۲	راجپور
۳۴	۲	۵۸	۵۸	۱۱	۱۱	۱۵۷	۱۱	۲۱۵	۲۰	بیسر

ذیلی تختہ ۴۔ انگریزی تعلیم بلحاظ جنس اور مقام

انگریزی تعلیم یافتہ فی ہزار										ضلع اور قدرتی تقسیم
۱۹۰۵-۱۹۱۰		۱۹۱۰-۱۹۱۵		۱۹۱۵-۱۹۲۰		۱۹۲۰-۱۹۲۵		۱۹۲۵-۱۹۳۰		
اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	
۱۳	۱۳	۴	۴۲	۱۱	۳۹	۵۵	۶۱	۱۱۳	۲۳	ریاست
۱۶	۷	۵۵	۲۱	۱۴۲	۳۱	۹۸	۱۴	۱۴۲	۲۱	تلنگانہ
۲۰۱	۱۱۶	۸۰۵	۳۰۵	۱۶۷۶	۳۲۹	۱۰۶۹	۱۷۷	۱۶۷۶	۳۰۵	شہر حیدرآباد
۶	۲	۱۲	۲	۲۵	۵	۲۹	۳	۲۹	۵	اطراف بلوہ
۴	۱	۱۵	۴	۴۲	۹	۴۲	۴	۴۲	۹	درنگل
۳۰	۱	۲	۲	۵	۱	۵	۱	۵	۱	کریم نگر
۵	۳	۱۱۹	۱	۴۹	۵	۲۱	۲	۲۱	۵	عادل آباد
۵	۳	۳۰	۱۳	۴۳	۲۰	۳۰	۲	۳۰	۲۰	میدک
۵	۰	۱۶	۱	۲۶	۱	۱۵	۱	۱۵	۱	نظام آباد
۴	۳	۱۲	۳	۱۸	۵	۱۷	۳	۱۷	۵	محبوب نگر
۰	۱	۶	۱	۱۱	۱۱	۱۶	۲	۱۶	۱۱	تلنگنہ
۱۰	۱	۲۷	۲	۷۵	۶	۲۵	۲	۲۵	۶	مرچھاری
۹	۳	۴۶	۵	۱۱۰	۹	۴۸	۵	۴۸	۹	اورنگ آباد
۱۲	۰	۳۷	۰	۱۰۸	۰	۲۰	۱	۲۰	۰	بیسر
۳	۰	۱۱	۱	۳۱	۱	۱۶	۱	۱۶	۱	نانڈیڈ
۲	۲	۲۵	۲	۳۸	۳	۲۷	۲	۲۷	۳	پیر پٹنی
۲۱	۱	۳۲	۳	۶۶	۴	۱۶	۱	۱۶	۴	مظفر نگر
۶	۰	۳۳	۰	۷۴	۰	۲۲	۰	۲۲	۰	شٹان آباد
۱۶	۰	۲۹	۳	۱۲۶	۱۳	۴۰	۳	۴۰	۱۳	راجپور
۵	۰	۱۳	۲	۳۲	۷	۱۲	۱	۱۲	۷	بیسر

ذیلی تختہ ۴۔ الف، اردو تعلیم لمحات جنس اور مقام

اردو تعلیم یافتہ بی درس چنواں		ضلع اور قدرتی تعلیم
۱۹۲۱ء		
تمام عربیہ اور آزادہ سال		
ذکور	اناث	
۱۸۰	۳۶	ریاست
۲۳۲	۵۹	ملتان
۱۸۹۸	۳۳۲	شہر حیدر آباد
۲۲۸	۵۲	اطراف بلوہ
۱۱۶	۲۳	درنگل
۵۵	۱۲	کریم نگر
۷۸	۱۱	عادل آباد
۱۵۸	۷۴	سیدک
۱۱۷	۳۳	نظام آباد
۱۳۰	۳۹	محبوب نگر
۱۰۵	۳۲	نگلہ
۱۲۴	۱۳	مرچنواں
۱۳۶	۲۰	اورنگ آباد
۸۶	۴	سید
۸۳	۶	نادر پور
۸۱	۱۰	پیر پھنی
۳۱۹	۱۸	گلہ ستر
۹۸	۵	نشان آباد
۱۳۰	۹	راجپور
۹۵	۱۵	بیدار

ذیلی تختہ ۵۔ ترقی تعلیم من ابتداء ۱۸۸۱ء

[illegible]

ذیلی تختہ ۶۰۔ تعلیم بلحاظ ذات

[illegible]

تمتہ ذیلی تختہ ۶۔ تعلیم لیاؤ ذات

ذات	تعداد تعلیم یافتہ فی ہزار									تعداد انگریزی تعلیم یافتہ فی ہزار								
	۱۹۲۱ء			۱۹۱۱ء			۱۹۰۱ء			۱۹۲۱ء			۱۹۱۱ء			۱۹۰۱ء		
	مجموعہ	مذکر	انثیٰ	مجموعہ	مذکر	انثیٰ	مجموعہ	مذکر	انثیٰ	مجموعہ	مذکر	انثیٰ	مجموعہ	مذکر	انثیٰ	مجموعہ	مذکر	انثیٰ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۲۴۔ راجپوت	۸۵	۱۳۳	۲۴	۸۷	۱۵۲	۱۶	۰	۰	۰	۵۷	۱۰۳	۸	۶۸	۱۲۲	۱۱	۰	۰	۰
۲۵۔ سائے	۲۳	۴۳	۳	۱۶	۳۱	۱	۰	۰	۰	۱	۱	۰	۱	۲	۰	۰	۰	۰
۲۶۔ سکائی	۹۱	۱۸۷	۱۴	۱۲۲	۲۶۳	۱۲	۰	۰	۰	۲۲	۴۹	۱	۲۴	۴۵	۱	۰	۰	۰
۲۷۔ سنار	۱۱۸	۲۰۸	۲۱	۷۹	۱۴۹	۲	۰	۰	۰	۱۷	۳۲	۰	۴	۸	۰	۰	۰	۰
۲۸۔ شہار	۳۲	۵۳	۵	۱۹	۳۶	۱	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۳	۰	۰	۰	۰
۲۹۔ سلاوا	۱۷	۳۰	۴	۱۶	۲۸	۲	۰	۰	۰	۲۱	۴۰	۱	۱۷	۳۱	۲	۰	۰	۰
۳۰۔ تیلی	۳۹	۶۶	۴	۲۷	۵۱	۱	۰	۰	۰	۳۷	۶۵	۲	۱	۲	۰	۰	۰	۰
۳۱۔ پورا	۴	۸	۰	۱۰	۱۹	۱	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۲۔ دولا	۰	۰	۰	۰	۷۱	۳۸	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۰	۰	۰	۰
۳۳۔ وڈر	۲	۴	۰	۳	۵	۰	۰	۰	۰	۱	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳۴۔ دنگاری	۱۶	۲۷	۲	۹	۱۸	۱	۰	۰	۰	۱۰	۱۷	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
مسلمان																		
۳۵۔ منسل	۱۰۲	۱۴۷	۴۶	۱۳۳	۲۱۵	۳۶	۰	۰	۰	۷۱	۱۲۳	۶	۱۰۵	۲۳۶	۲۰	۰	۰	۰
۳۶۔ چھان	۸۹	۱۳۸	۳۰	۸۹	۱۵۲	۱۸	۰	۰	۰	۵۲	۸۹	۸	۸۰	۱۲۶	۵	۰	۰	۰
۳۷۔ شیخ	۴۷	۷۹	۱۵	۵۸	۱۰۳	۱۱	۰	۰	۰	۵۲	۹۵	۸	۴۳	۸۱	۱۶	۰	۰	۰
۳۸۔ ستیہ	۱۱۳	۱۷۲	۵۰	۱۱۱	۱۸۳	۳۲	۰	۰	۰	۱۱۸	۲۰۱	۱۹	۱۲۲	۲۲۵	۱۳	۰	۰	۰
عیسائی																		
۳۹۔ دیسی عیسائی	۱۰۱	۲۱۹	۱۳۸	۱۵۱	۱۸۳	۱۱۶	۰	۰	۰	۷۱	۱۲۳	۶	۱۰۵	۲۳۶	۲۰	۰	۰	۰
انیمٹ																		
۵۰۔ گوندو	۶	۶	۶	۶	۱	۰	۰	۰	۰	۲	۳	۲	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵۱۔ لمباڑا	۶	۱۰	۲	۲	۳	۰	۰	۰	۰	۲	۴	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

نوٹ نمبر ۱۔ ۱۹۱۱ء کے اعداد انہیں مل سکے کیونکہ اُس سال کا امپیریل ٹیبل نمبر ۹ تیار نہیں کیا گیا تھا۔

نوٹ نمبر ۲۔ اس تختہ کے اعداد صرف اُن اشخاص سے متعلق ہیں جنکی عمر ۱۵ سال یا زائد سال ہے۔

ذیلی تختہ - تعداد ادارات تعلیمی و متعلین بموجب اعداد سررشتہ تعلیمات

قسم تعلیمی ادارہ	۱۹۲۱ء		۱۹۱۱ء		۱۹۰۱ء		۱۸۹۱ء	
	تعداد		تعداد		تعداد		تعداد	
	ادارات تعلیمی	متعلین	ادارات تعلیمی	متعلین	ادارات تعلیمی	متعلین	ادارات تعلیمی	متعلین
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
مجموعہ	۸,۰۳۹	۲۹۳,۲۳۷	۲,۰۲۹۵	۹۴,۹۵۹	۲,۰۴۸۷	۹۷,۵۲۶	۳,۱۳۰	۷۲,۹۷۳
سرکاری	۳,۹۸۶	۲۱۶,۵۸۳	۱,۰۳۶	۶۶,۳۸۳	۸۴۷	۵۷,۹۷۲	۵۸۰	۲۰,۹۷۹
کلیہ جات فنون و آرائش کا ملبس	۱	۱۳۷	۱	۸۴	۲	۵۲	۳	۸۳
کلیہ جات علوم و شریعت	۱	۲۳۶	۱	۳۲	۱	۱۲۷	.	.
ثانوی مدارس	۱۲۴	۲۸,۹۲۳	۸۸	۱۶,۳۳۶	۷۰	۱۳,۸۲۶	۵۳	۸,۵۳۳
تعمانیہ مدارس	۳,۸۳۵	۱۸,۶۲۸	۹۲۱	۴۸,۱۱۳	۷۶۶	۲۳,۱۲۹	۵۱۹	۲۲,۲۰۹
مخصوص تربیتی مدارس لائیکل و دیگر	۷	۷۱۸	۲	۳۶۲	۲	۳۷۶	۳	۹۷
دیگر مدارس	۱۸	۱,۹۳۱	۲۳	۱,۵۵۷	۴	۲۴۲	۲	۵۷
خانگی	۲,۰۵۳	۷۶,۶۵۴	۱,۲۵۹	۲۸,۴۷۵	۱,۸۳۰	۳۰,۵۵۴	۲,۵۶۰	۲۴,۹۹۳
اعلیٰ	.	.	.	۵۲۳	۲	۱,۹۶۰	۲۵	۱,۶۸۹
ایستدائی	۲,۰۵۳	۷۶,۶۵۴	۱,۲۵۹	۲۸,۴۷۵	۱,۸۳۰	۳۰,۵۵۴	۲,۵۶۰	۲۴,۹۹۳

ذیلی تختہ - نتائج امتحانات جامعہ (یونیورسٹی)

امتحان	۱۹۲۱		۱۹۱۱		۱۹۰۱		۱۸۹۱		کیفیت
	شہرکار	کامیاب	شہرکار	کامیاب	شہرکار	کامیاب	شہرکار	کامیاب	
۱	۲	۳	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
امتحان بائی اسکول لیگ ٹینکٹ	۲۶۶	۱۹۲	۲۶	۲	۱۱۲	۱۸	۱۵۱	۲۲	امتحان بائی اسکول لیگ ٹینکٹ
یونیورسٹی	۸۷۳	۱۲۹	۰	۰	۰	۰	۰	۰	یونیورسٹی
غنائیہ یونیورسٹی	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	غنائیہ یونیورسٹی
میریٹیشن	۷	۶	۰	۰	۰	۰	۰	۰	میریٹیشن
امتحان سینئر	۷	۱۰	۱۳	۶	۱۳	۴	۸	۳	امتحان سینئر
کمپریج یونیورسٹی	۴	۱۰	۱۳	۶	۱۳	۴	۸	۳	کمپریج یونیورسٹی
پہلا امتحان فنون	۴	۱۰	۱۳	۶	۱۳	۴	۸	۳	پہلا امتحان فنون
یا انٹرمیڈیٹ	۱۷	۱۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	یا انٹرمیڈیٹ
امتحان ڈگری بی۔ اے	۰	۰	۷	۷	۱۳	۷	۰	۰	امتحان ڈگری بی۔ اے
شعبہ زبان انگریزی	۰	۰	۶	۶	۱۳	۱۰	۳	۱	شعبہ زبان انگریزی
شعبہ زبان دوم	۰	۰	۶	۶	۱۳	۱۰	۳	۱	شعبہ زبان دوم
شعبہ سائنس	۰	۰	۶	۶	۱۳	۱۰	۳	۱	شعبہ سائنس
امتحانات الٹ مشریت	۸۶	۲۵	۰	۰	۲۴	۱۸	۱۹	۲	امتحانات الٹ مشریت
نفسی	۰	۰	۰	۰	۷	۴	۲	۳	نفسی
نفسی عالم	۰	۰	۰	۰	۷	۴	۲	۳	نفسی عالم
نفسی فاضل	۰	۰	۰	۰	۷	۴	۲	۳	نفسی فاضل
سروری	۲۳	۵	۰	۰	۱۶	۱۳	۷	۴	سروری
عالم	۵	۱	۰	۰	۲۸	۶	۳	۳	عالم
فاضل	۲	۲	۰	۰	۲	۲	۰	۰	فاضل

باب

زبان

۱۸۹۔ حوالہ اعداد و شمار۔ زبان کے لحاظ سے ملک سرکار عالی کی آبادی کی تقسیم کے متعلق اعداد و شمار اپریل میل نمبر (۱۰) میں درج کئے گئے ہیں اس باب کیساتھ حسب ذیل تین تختہ جات ضمیمہ ملحق کئے گئے ہیں۔
 تختہ نشان ۱۱ میں جملہ آبادی کی تقسیم بلحاظ زبان دکھائی گئی ہے۔
 تختہ نشان ۱۲ میں ہر خلع اور ہر سمت قدرتی آبادی کے دس ہزار نفوس کی تقسیم بلحاظ زبان درج کی گئی ہے۔
 تختہ نشان ۱۳ میں منجملہ قوم قدیمہ کے بعض اقوام کی تعداد کا تقابل قبائلی زبان بولنے والوں کے ساتھ کیا گیا۔
 بصورت اعداد و شمار۔ تختہ جات شمار کے خانہ متعلقہ میں ہر شمار شدہ شخص کی عادی زبان درج کرنے کے لئے الفاظ ذیل میں شمار کنندگان کو ہدایت دی گئی تھی۔ خانہ (۱۳) زبان۔ ہر شخص اپنے گھر میں بالعموم جس زبان میں گفتگو کرتا ہے وہ درج کرو۔ شیرخوار اور گونگے بہروں کی صورت میں انکے ماں کی زبان درج کی جانی چاہئے۔

ہدایات سادہ اور سریع الفہم ہونے کی وجہ سے تختہ جات شمار کے اندراجات بالعموم صحیح و درست پائے گئے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مردم شماری میں جتنے اعداد و شمار جمع کئے گئے ہیں ان میں زبان کے اعداد و شمار سب سے زیادہ صحیح سمجھے جاسکتے ہیں۔

۱۹۰۔ ملک سرکار عالی کی مروجہ زبانیں۔ اپریل میل نمبر (۱۰) میں دکھایا گیا ہے کہ کل آبادی (۱۰۰) نفوس میں (۹۹) ایسے ہیں جو ملک سرکار عالی کی مروجہ بارہ دیسی زبانوں میں سے کوئی نہ کوئی زبان بولتے ہیں انکے منجملہ میں زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد ملک میں دس لاکھ سے زیادہ ہے وہ تہنگی۔ مرہٹی۔ کٹھری اور اردو میں۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ان خالص زبانوں کے بولنے والے نفوس کی حقیقی تعداد درج کی گئی ہے۔ یہ چاروں زبانیں

۶۰۱۵۱۷۴	تہنگی
۳۲۹۶۸۵۸	مرہٹی
۱۵۳۶۹۲۸	کٹھری
۱۲۹۰۸۶۶	اردو

مجموعی طور پر کل آبادی کے ۹۰ فیصد حصہ کی مادری زبانیں ہیں۔ بقیہ ۱۰ زبانیں جو ملک سرکار عالی کی دیسی زبانوں کے عنوانات کے تحت درج کی گئی ہیں۔ وہ اقوام قدیمہ مثلاً: بھیل، گوند، لمبارے اور پارادی وغیرہ کی قبائلی بولی سے زیادہ وقت نہیں رکھتیں۔ ان میں سے خاص خاص لمبازی، گوندی اور یکلا زبانیں ہیں جن کو علی الترتیب ۱۳۲,۶۲۴ - ۶۸,۳۰۰ - اور ۱۰,۷۵۸ نفوس بولتے ہیں۔

ملک سرکار عالی کی دیسی زبانوں کے علاوہ جو دوسری زبانیں ہیں ان کو تین زمروں میں منقسم کیا گیا ہے یعنی (۱) ہندوستان کی دیسی زبانیں جو ملک سرکار عالی کے لئے انجمنیہ (۲) ماورائے ہند ملک ایشیا کی زبانیں (۳) یورپین زبانیں۔ پہلے زمرے کے زبان بولنے والے ۹,۸۴۴ نفوس ہیں۔ دوسرے کے ۲,۳۹۸ اور تیسرے کے ۹,۳۳۶ نفوس ہیں۔ ان میں جو زبانیں زیادہ نمایاں

۲۷,۵۰۰	راجستانی
۲۵,۹۸۵	مغربی ہندی
۲۱,۱۲۵	مالی
۱۶,۹۹۳	کچھڑی
۲,۳۲۸	مغربی
۹,۳۸۵	انگریزی

میں وہ اور ان کے بولنے والوں کی تعداد درج حاشیہ کی گئی ہے اس سے واضح ہو گا کہ ہندوستان کی ان دیسی زبانوں کے مندرجہ لک سرکار عالی سے اجنبیت رکھتی ہیں صرف راجستانی، مغربی ہندوستان اور گجراتی زبانیں زیادہ بولی جاتی ہیں۔ ماورائے ہند ایشیائی زبانوں

کے بولنے والوں کی غالب تعداد نے اپنی مادری زبان عربی درج کرانی ہے۔ یورپین زبانوں کے لحاظ سے یہی وجوہات کی بنا پر زبان انگریزی کے بولنے والے کثیر تعداد رکھتے ہیں۔

۱۹۱۱ء - اہم زبان کے بولنے والوں کے تناسب میں تفاوت۔ ملک سرکار عالی کی چار اہم زبانوں کے بولنے والوں کے تناسب میں ۱۸۹۱ء سے جو جو تغیرات رونما ہوئے وہ تحتہ مندرجہ حاشیہ کے

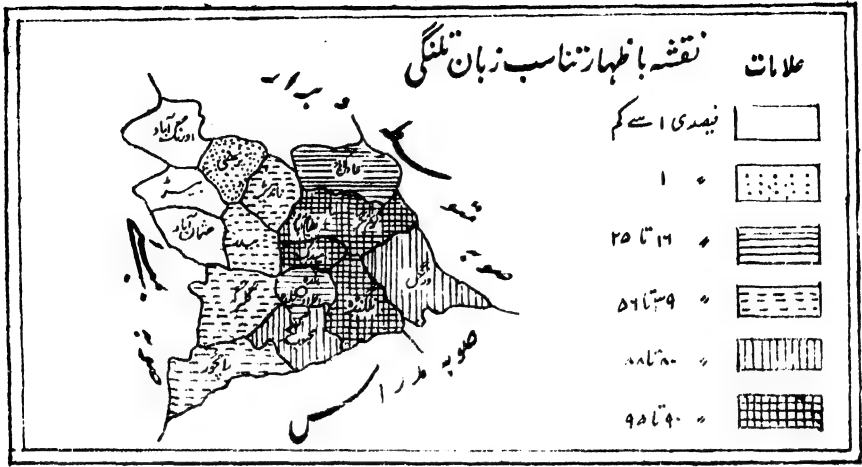
تعداد نفوس فی دس ہزار آبادی جو گفتگو کرتے ہیں۔				
زبان	۱۸۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
ہندوستانی	۴۳۰	۴۶۲	۴۷۶	۴۸۲
مغربی	۳۰۳	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۴
کچھڑی	۱۲۶	۱۲۰	۱۲۶	۱۲۳
اردو	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۰	۱۰۴

ملاحظہ سے واضح ہونگے اس سے یہ امر بھی مترشح ہو گا کہ مرٹھی بولنے والوں کا تناسب ۳۰ سال قبل کے تناسب سے بہت گھٹ گیا ہے اور کنڑی زبان بولنے والوں کا تناسب ۱۸۹۱ء کے مقابلہ میں کچھ کم اور اردو بولنے والوں کا تناسب بالکل وہی ہے جو ۱۸۹۱ء میں تھا

صرف ہندوستانی بولنے والوں کے تناسب میں گزشتہ ۳۰ سالہ دوران میں مقبول اضافہ ہوا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سابقہ مردم شماری ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں مرٹھی اور اردو بولنے والوں نے فی الوقت اپنے تناسب میں ترقی ظاہر کی ہے۔ پس کنڑی ہی ملک کی صرف وہ اہم زبان ہے جس کے بولنے والے ۱۹۱۱ء سے مسلسل انحطاط پذیر ہیں۔

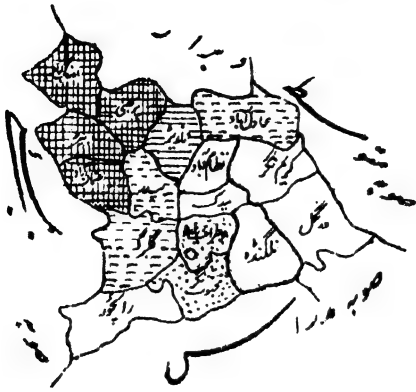
تلنگانہ کی آبادی میں ۱۸۷۱ء کے بعد سے ۴۵ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور اسی طرح پرتگلی بولنے والوں میں اس ۴۰ سالہ عرصہ میں ۴۱ فیصد بٹھی ہے۔ پس اس لحاظ سے تلنگانہ کی آبادی کے اضافہ میں اور ملک سرکار عالی میں تلنگی بولنے والوں کی تعداد کے اضافہ میں ایک قریبی تعلق معلوم ہوتا ہے اس کے سبب کو کسی بعید مقام پر تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ تلنگانہ کے باشندوں کے منجملہ ۸۳ فیصد نفوس نے اپنی مادری زبان تلنگی لکھوائی ہے۔ اور تلنگی بولنے والوں میں سے کم از کم فیصد ۸۹ نفوس صرف اسی خطہ میں پائے جاتے ہیں اور بقیہ اضلاع راجھوہ، گلبرگہ، بیدراور ناڈیر، موقوعہ خطہ مرٹھواری میں پائے جاتے ہیں۔ ۱۸۷۱ء کے مقابلہ میں خطہ تلنگانہ میں تلنگی بولنے والوں کی تعداد میں فی دس ہزار ۹۹ کا اضافہ ہوا۔ لیکن بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے صرف ۴۹ کا اضافہ ہوتا ہے۔ دوسری طرف مرٹھواری میں تلنگی بولنے والوں کی تعداد میں بمقابلہ ۱۸۷۱ء کے تناسب کے ۳۳ کا اضافہ ہے لیکن بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ۱۱۱ کا اضافہ ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ جس حال میں کہ اضلاع مرٹھواری میں (۶۷، ۶۱، ۲۳) تلنگی بولنے والے نفوس پائے جاتے ہیں تو مرٹھواری کے صرف ۶۸، ۲۲، ۱۱ فیصد نفوس نے تلنگانہ کے کسی نہ کسی مقام کو اپنا مولدہ درج کر لیا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرٹھواری کے رہنے والے تلنگوں کی تعداد کثیر محض نوادہ نہیں ہے بلکہ ایک پشت سے زیادہ مدت سے وہاں بس گئے ہیں۔

۱۹۲۱ء تلنگی بولنے والی آبادی کی تقسیم۔ نقشہ مصحوبہ میں وہ فیصدی تناسب ظاہر کیا گیا ہے جو ایک ضلع کے تلنگی بولنے والوں کا اس ضلع کی جملہ آبادی کے ساتھ پڑتا ہے۔ تلنگی بولنے والوں کا سب سے اعلیٰ تناسب نلگنڈہ کو حاصل ہے جس کی آبادی کافی حد ۹۵ سے زیادہ حصہ یہ زبان بولتا ہے۔ اس کے قدم بہ قدم نگر آتا ہے جہاں کی آبادی میں سے تقریباً فیصد ۹۵ نے اپنی مادری زبان تلنگی درج کرائی ہے۔ اضلاع درنگلی، مہدک، نظام آباد کی آبادی کے منجملہ فی صد، ۸ تا ۹۹ نفوس تلنگی بولنے والے ہیں۔ تلنگانہ کے باقی تین اضلاع کے منجملہ اطراف بلدہ اور محبوب نگر میں وہاں کی جملہ آبادی کا اعلیٰ الترتیب ۸۰ اور ۵۵ فیصد حصہ تلنگی بولتا ہے اور عادل آباد کا درجہ سب سے آخر میں آتا ہے جہاں کا تناسب فیصد ۵۷ ہے۔ بلدہ حیدر آباد کی آبادی میں صرف فی صد ۳۹ نفوس تلنگی بولنے والے ہیں۔ اضلاع مرٹھواری کے منجملہ راجھوہ میں تلنگی بولنے والوں کا تناسب سب میں بڑھا ہوا ہے۔ اس کی آبادی کے ہر ۱۰۰ نفوس میں ۲۵ تلنگی بولنے والے ہیں۔ اسکے بعد بیدراور ناڈیر اور گلبرگہ کا درجہ ہے جن میں سے ہر ایک کا تناسب تقریباً ۱۶ فی ہزار ہے۔



۱۹۳۱ء مرٹھی بولنے والی آبادی کی تقسیم۔ تملنگانہ کم و بیش ایک متجانس لسانی خطہ ہے اور اس کی زبان غالب تملنگی ہے۔ اسکے برخلاف مرٹھواری صرف ایک زبان تک محدود نہیں ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس خطہ کا نصف جنوبی حصہ کچھ عرصہ قبل تک ایک خاص اور علیحدہ خطہ سمجھا جاتا تھا جس کا نام گرنالک تھا یعنی وہ ملک جس میں کٹری زبان بولنے والے لوگ بستے ہیں۔ تملنگانہ کے فیصد ۸۳ اشخاص نے تملنگی اپنی مادری زبان لکھوائی ہے تو مرٹھواری کے باشندوں میں سے صرف ۵۰ فیصد نفوس نے مرٹھی کو زبان مادری درج کرایا ہے۔ قطبیت کیساتھ کہا جائے تو مرٹھواری کے خاص اضلاع اورنگ آباد بیڑ۔ پرمبھی اور عثمان آباد میں جن کی آبادی کے ۸۰ فیصد نفوس مرٹھی بولنے والے ہیں۔ اس صورت سے بھی مرٹھی بولنے والے اپنے متعلقہ مقامات پر اتنی کثرت سے نہیں ہیں جتنے تملنگی بولنے والے ہیں۔ مرٹھی بولنے والوں کا سب سے ارفع تناسب ۸۰ فی ہزار نفوس آبادی ضلع بیڑ میں پایا جاتا ہے حالانکہ تملنگانہ کے چار اضلاع کو تملنگی بولنے والوں کا اس سے زیادہ تناسب حاصل ہے۔ مرٹھواری کے بقیہ اضلاع کے منجملہ نانڈیڈر اور مبیدریں بہ نسبت تملنگوں کے مرٹھے زیادہ ہیں تو گلبرگہ اور رائچور میں مرٹھوں سے زیادہ تملنگوں کا غلبہ ہے۔ اضلاع تملنگانہ کے منجملہ عادل آباد میں تملنگوں کا کمترین تناسب ہے تو مرٹھوں کا برترین تناسب ہے۔ بلکہ حیدر آباد میں اس کی آبادی کا صرف نصف یا ۳ فیصد حصہ مرٹھی بولنے والا ہے۔ ملک سرکار عالی کے مرٹھی بولنے والوں کی تقسیم اور ہر ضلع کی آبادی سے اُن کا فیصدی تناسب نقشہ ذیل میں دکھایا گیا ہے۔

نقشہ باظہار تناسب زبان مرہٹی



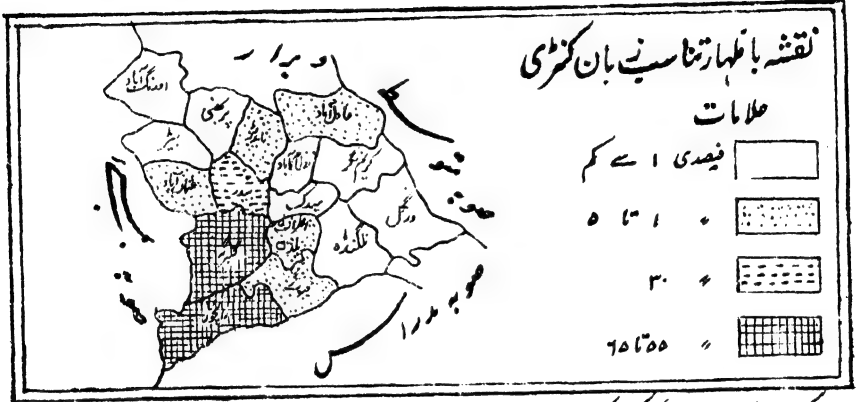
علامات

۱۰۰ فیصد	مرہٹی
۲۳۲	کنڑی
۳۷۱۵	تیلگو
۶۵	ہندکو
۸۹۷۸۲	پنجابی

۱۹۲۷ء مرہٹی بولنے والی آبادی کے تغیرات۔ اگرچہ ملک محروسہ میں بمقابلہ ۱۸۸۱ء کے مرہٹی بولنے والوں کی تعدادیں ترقی ہوئی ہے۔ لیکن ۱۸۹۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں (۱۹۰۶ء) کی کمی ہے اور تیلگو، کنڑی اور اردو بولنے والوں کی تعدادیں ترقی ہوئی ہے اور خاص کر تیلگوں میں زیادہ ترقی ہے جنکی شرح اضافہ ۲۰ فیصد ہوتی ہے۔ پس کل آبادی کے لحاظ سے مجموعی طور پر مرہٹی بولنے والوں کا تناسب فی ہزار ۱۸۹۱ء کے ۳۰۳ سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں ۲۶۶ تک آ گیا ہے۔ مرہٹوں کی تعداد ۱۹۰۱ء میں بہت متاثر ہوئی کیونکہ سابقہ ۱۰ سالہ دوران میں قطع کے سبب سے اضلاع مرہٹواری کی آبادی کو زیادہ نقصان پہونچا۔ اسکے بعد کے ۱۰ سالہ دوران میں انہوں نے اپنی ضائع شدہ تعداد کی تلافی کر لی اور ۱۹۱۱ء میں انکی تعداد اس حد تک پہونچ گئی جو ۱۸۹۱ء کی تعداد سے کچھ ہی زیادہ تھی۔ لیکن وہ ۱۰ سالہ عرصہ جو ۱۹۲۱ء پر ختم ہوتا ہے مرہٹواری کے لئے ایسا ہی تباہ کن تھا جیسا کہ ۱۹۰۱ء کے ماقبل کا زمانہ اس لئے ان کی تعداد پھر گھٹ گئی۔ یہ امر بھی خاص طور پر لائق صراحت ہے کہ اضلاع کی تنظیم جدید کی وجہ سے سمت مرہٹواری میں کرنٹنگ کو شامل کر کے لئے جن تغیرات کے عمل میں لانے کی ضرورت لاحق ہوئی وہ بمقابلہ تلنگانہ کے بہت زیادہ تھی اور اس لئے ضلعواری بنیاد پر مردم شماری جاریہ اور سابقہ میں مرہٹی بولنے والوں کا تقابل قریب قریب محال ہے۔ چونکہ تلنگانہ کی حالت کم و بیش مستقل رہی ہے اسلئے اگر اسی سمت کے موجودہ مرہٹی بولنے والوں کا تقابل سابقہ مردم شماروں کیساتھ کیا جائے تو باعث دلچسپی ہوگا۔ ۱۸۹۱ء کی مردم شماری کے وقت تلنگانہ کے ہر دس ہزار نفوس میں ۲۱۷ مرہٹی بولنے والے تھے۔ یہ تناسب ۱۹۱۱ء

یس ۳۴۲ تک بڑھ گیا اور پھر ۱۹۲۱ء میں مزید اضافہ ۳۴۸ تک ہوا۔ تلمگناہ میں مرہٹی بولنے والوں کا مرکز عادل آباد ہے جہاں کی آبادی کا وہ ایک خمس حصہ ہیں۔

۱۹۵۱ء کنٹری بولنے والوں کی تقسیم۔ ملک سرکار عالی کی کنٹری بولنے والی آبادی کم و بیش اضلاع گلبرگہ، رانچور اور بیدر میں محدود ہے جیسا کہ نقشہ ذیل سے واضح ہو گا۔



ملک سرکار عالی کے کل کنٹری بولنے والوں کے بخلہ فیصد ۹۳ سے زیادہ مجموعی طور پر ان تین اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں انہیں ۸۵، ۸۸، ۸۲ کا اضافہ ہوا ہے لیکن بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ۱، ۳، ۴ کا انحطاط ہے۔ اسی لئے ان کا تناسب فی ہزار نفوس ۱۹۱۱ء کے ۱۲۶ سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں (۱۲۳) رہ گیا۔ گزشتہ وہ سالہ دوران میں کنٹری بولنے والے جب قدرتمند پائے گئے ہیں تلنگی بولنے والے اُس سے المضاعت ترقی کر گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کنٹری بولنے والوں نے مرہٹوں کے برابر نقصان اٹھایا ہے۔ خالص کنٹری اضلاع گلبرگہ اور رانچور کی آبادی میں ۱۸۸۱ء سے علی الترتیب ۴۰ اور ۳۲ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ لیکن اس دوران میں کنٹری بولنے والوں کی تعداد ۲۵ فیصدی سے زیادہ نہیں بڑھی۔ ۱۸۹۱ء میں تلمگناہ کے ہر دس ہزار نفوس میں ۱۳ کنٹری بولنے والے تھے اب صرف ۸ رہ گئے ہیں اس سے یہ ترشح ہوتا ہے کہ کنٹری بولنے والی آبادی ایک طرف تلنگوں سے اور ایک طرف مرہٹوں سے دب رہی ہے اور اعداد کی تحلیل اسی طرف منجر ہے۔ مثلاً گلبرگہ کی آبادی کے دس ہزار نفوس میں کنٹری بولنے والوں کا تناسب ۱۹۱۱ء کے ۵۹، ۱۳ سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں ۵۴، ۶۵ رہ گیا۔ اسی طرح سے تلنگی بولنے والوں کا تناسب ۱۹۹۶ء سے گھٹ کر ۱۸۱۴ ہو گیا ہے اسکے برعکس مرہٹی بولنے والوں کا تناسب ۳۲۸ سے ۵۴۰ تک بڑھ گیا

پس معلوم ہوتا ہے کہ اس ضلع میں کٹھری اور تلنگی دونوں اپنی جگہ مرہٹی کو دیر ہے۔ اسی طرح بیدریں کٹھری اور مرہٹی تلنگی سے منسوب ہو رہی ہیں۔ اور صرف رانچور میں کٹھری تلنگی کے مقابلہ میں جمی ہوئی ہے۔

۱۹۶۔ اُردو بولنے والی آبادی کی تقسیم۔ بخلاف تلنگی مرہٹی اور کٹھری کے جو کم بیش کسی کسی حصہ ملک سرکار عالی سے مخصوص ہیں اردو (جو ملک کی سرکاری زبان بھی ہے) کل ممالک محدودہ میں بولی جاتی ہے۔ اردو بولنے والوں کا تناسب آبادی میں اتنا بڑا نہیں ہے جتنا کہ مذکورہ بالا تینوں زبانہائے ملی بولنے والوں کا ہے۔ نقشہ ذیل میں ہر ضلع کے اُردو بولنے والوں کا فیصدی تناسب جلد آبادی ضلع کے ساتھ ظاہر کیا گیا ہے۔



مردم شماری حالیہ میں جن لوگوں نے اپنی مادری زبان اُردو درج کرائی ہے انکی تعداد ۸۶۶،۹۱۲ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۱۱ء میں بمقابلہ ۵۶،۵۰۰ نفوس کی کمی ہو گئی لیکن ہر ہزار آبادی میں اُردو بولنے والوں کا تناسب ۱۹۱۱ء کے ۱۰۰ سے ترقی پا کر ۱۹۲۱ء میں ۴۰۰ تک پہنچ گیا۔ مردم شماری حالیہ میں اس ملک کے شاہدہ مسلمانوں کی تعداد ۱۲،۹۸،۲۷۷ ہے اور اُردو بولنے والوں کی تعداد مسلمانوں کی تعداد سے بقدر ۱۱،۴۷،۰۰۰ کم پڑتی ہے ان ۱۱،۴۷،۰۰۰ نفوس کی زبان خواہ کچھ ہی درج ہوئی ہو لیکن اس میں شبہ نہیں ہے کہ وہ تمام افراد جنہوں نے اپنی مادری زبان اردو بیان کی وہ کل کے کل مسلمان ہی ہیں۔ سابقہ مردم شماری میں تقریباً ۴۰۰،۰۰۰ مسلمانوں نے اپنی مادری زبان اُردو کے سوا کچھ اور بکھوالی تھی۔ یہاں بالا اختصار یہ بیان کر دیا جاسکتا ہے کہ ۱۹۱۱ء

اور ۱۸۹۱ء میں اردو کی درجہ بندی اس ملک میں زبان ہندی کی ایک شاخ کے طور پر کی گئی تھی اور اس میں ہندوستانی بھی شامل تھی۔ لیکن ۱۹۰۱ء سے اردو بطور ایک علیحدہ مستقل زبان کے قرار پا گئی ہے اور ہندوستانی کے اعداد علیحدہ درجہ کئے جا رہے ہیں۔ ۱۸۹۱ء میں اردو بولنے والوں کی تعداد (بشمول ہندوستانی) جملہ مسلمانوں کی تعداد سے کم تھی۔ ۱۹۰۱ء میں اگرچہ تخمینہ جاتا میں ہندی۔ اردو اور ہندوستانی میں تفریق کی گئی تھی لیکن پھر بھی اردو بولنے والوں کی تعداد مسلمان آبادی کی تعداد سے بڑھی ہوئی تھی۔ سب سے پہلی مرتبہ ۱۹۱۱ء میں مسلمانوں کی تعداد اردو بولنے والوں کی تعداد سے زیادہ تھی اور اسی حالت کا اعادہ اس موقع پر بھی ہوا ہے گزشتہ وہ سال دوران میں مسلمان آبادی میں فیصد ۵۹،۹ کی کمی آئی ہے اور اس مدت میں اردو بولنے والوں کی تعداد میں ۳۸،۳ کی کمی ہوئی ہے۔ یہ تفاوت صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ ملک سرکار عالی کے بعض مسلمانوں نے اپنی مادری زبان اردو نہیں لکھوائی بلکہ ہندوستان کی کوئی اور دیسی زبان درجہ کر دئی ہے جیسا کہ صفحہ سبقت کے نقشہ سے عیاں ہوتا ہے۔ اکثر اردو بولنے والے بلوچ میں اور اضلاع اورنگ آباد گلبرگہ اور میر میں ہی پائے جاتے ہیں اور یہ اضلاع دکن کی قدیم اسلامی سلطنتوں کی تاریخ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

۱۹۰۱ء۔ ملک سرکار عالی کی چھوٹی دیسی زبانیں۔ جیسا کہ زین قیل بیان ہو چکا ہے۔ امپریل ٹیبل نمبر ۱۱۰ میں انگلی جرہی۔ کٹری اور اردو کے ساتھ آٹھ چھوٹی زبانیں بھی بطور اس ملک کی دیسی بولیوں کے درجہ کی گئی ہیں۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں

زبان	بولنے والوں کی تعداد
بھیلی	۳۹۱۵
گوندی	۲۸۲۰۰
کیکڑی	۲۰۶۸
کڑبائی	۱۹۷
لمبائی	۱۳۲۶۲۴
پاروی	۲۴۳۷
وڈری	۲۱۶۷
بروگلا	۱۰۷۵۸

انچے نام درجہ کئے گئے ہیں اور مردم شماری حالیہ کی رو سے انچے بولنے والوں کی تعداد بھی درجہ کی گئی ہے۔ انہیں زیادہ اہم گوندی لمبائی اور یکلا زبانیں ہیں۔ اگرچہ پہلی دو زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد اس مردم شماری سے سین اہل دہائی

زبان میں گھٹ گئی ہے لیکن تیسری زبان کے بولنے والے بڑھ گئے ہیں۔ عرصہ وہ سالہ ۱۹۰۱ء تا ۱۹۱۱ء میں لمبائی بولنے والوں کی تعداد تقریباً ۱۰۰ فیصدی ترقی پا گئی تھی لیکن حالیہ وہ سالہ عرصہ میں انہیں بہت کمی پیدا ہو گئی ہے اس کی امکانی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ان لوگوں نے اپنے آپ کو دوسرے طبقات کے تحت لکھوایا ہو۔ اس قیاس کی مزید تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے

کہ اس قوم کی تعداد کا تقابل اس قبائلی زبان کے بولنے والوں کی تعداد سے کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم کی تقریباً نصف تعداد نے اپنی قبائلی زبان کو بطور زبان مادری درج نہیں کرایا۔ گونڈ اور بیکلا کی صورت میں بھی انہی قوم کی تعداد اور ان کی قبائلی بولی بولنے والوں کی تعداد میں عدم موافقت ظاہر ہوتی ہے۔

چونکہ یہ قومیں ہندو کے زیر اثر ہیں اسلئے یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ اس امر کو مفید سمجھتے ہوں کہ اپنے ہندو پڑوسیوں کی کوئی نہ کوئی زبان اختیار کر لیں۔ چونکہ نئے داخل شدہ لوگ اپنے پیشے اور اظہار استعداد میں نہایت جوٹیلے ہوتے ہیں اسلئے ان اقوام کے منجملہ ایسے اشخاص جنہوں نے کسی نہ کسی زبان کی سرسری واقفیت حاصل کر لی ہو وہ اپنے قبیلے کی زبان کو چھوڑ کر اس زبان کو بطور اپنی مادری زبان کے درج کر ائے ہونگے۔ ان قوموں کی زبان کی تقسیم کے لحاظ سے یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ لمباڑی زبان تلنگانہ میں اضلاع ورنگل۔ عادل آباد اور محبوب نگر میں اور مرہٹواری میں ضلع ناگدیر میں بہ تعداد کثیر بولی جاتی ہے۔ گونڈی اور بیکلا زبانیں کم و بیش صرف تلنگانہ میں محدود ہیں۔ زبان اول الذکر عادل آباد اور ورنگل میں زیادہ رائج ہے۔ اور مونو خالہ ذکر تلنگانہ کے اضلاع محبوب نگر۔ ورنگل اور تلنگانہ میں اور مرہٹواری کے ضلع راجپور میں زیادہ بولی جاتی ہے۔ ۱۹۸۰ ہندوستان کی وہ زبانیں جو ملک سرکار عالی کیلئے جہی ہیں۔ ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کے منجملہ صرف ۴۴، ۸۶، ۹ یا ایک فیصد نفوس ہندوستان کی ایسی دیسی زبانیں بولتے ہیں جو یہاں کے لحاظ سے جہی ہیں۔ ان زبانوں میں سے جو زیادہ اہم ہیں ان کے نام

زبان	بولنے والوں کی تعداد
راجستانی	۲۷، ۵۰۰
مغربی ہند	۲۵، ۹۸۵
پنجاب	۲۱، ۱۶۸
گجراتی	۱۶، ۶۹۳

اور ان کے بولنے والوں کی تعداد تختہ حاشیہ میں ظاہر کی گئی ہے اس زمرہ کی جو اور زبانیں ہیں ان میں سے ہر ایک کے بولنے والے ۱۰۰۰ سے بھی کم ہیں۔ اس وہ سالہ دوران میں راجستانی مغربی ہندی اور مال بولنے والے گھٹ گئے ہیں اور صرف

گجراتی زبان بولنے والوں میں تقریباً ۸۰۰ کی زیادتی معلوم ہوتی ہے۔ جو لوگ ہندوستان کی دیسی زبانیں بولنے والے ہیں ان میں سے تقریباً ۲۹ فیصد راجستانی یا زیادہ صحت کے ساتھ کہا جائے تو اسی کی ایک شاخ مار وارڈی بولنے والے ہیں اور اسی زبان کی دوسری شاخ رنگودی کو صرف محدودے چند آدمی (۱۹۷) بولتے ہیں مار وارڈی بولنے والوں کی کثیر تعداد بلکہ حیدر آباد اور اضلاع پر بھنی۔ ناگدیر۔ بیر عثمان آباد میں پائی جاتی ہے۔ مغربی ہندی

بولنے والے ہندوستان کی دسی زبان بولنے والوں کے منجملہ فیصد ۴۴ میں اس زبان کی دو شاخیں ہندی اور ہندوستانی عموماً یہاں بولی جاتی ہیں۔ ہندی بولنے والے خاصاً بلدہ حیدرآباد اور اضلاع پرکھنچ، بیدریں، محدودہیں اور ہندوستانی زبان بولنے والے اگرچہ کہ تعداد میں بلدہ کے ہندی بولنے والوں سے کم ہیں لیکن ان کی زیادہ تہذیب و اصلاح اور ننگ آباد، ناڈیڑ، پرکھنچ اور بیدریں پائی جاتی ہے۔ مثال بولنے والوں کا کثیر حصہ (زائد از ۴۴ فیصد) بلدہ ہی تک محدود ہے اور انکی ایک معتد بہ تعداد اضلاع عادل آباد، اور رانچور میں ہے۔ گجراتی بولنے والے کم و بیش بلدہ حیدرآباد اور اضلاع عادل آباد، اور ننگ آباد اور عثمان آباد میں محدود ہیں کتھری اور ناگری۔ گجراتی کی دو شاخیں ہیں جو اسی ملک میں بولی جاتی ہیں۔

اس عنوان کے تحت جو بقیہ زبانیں ہیں وہ قابل ذکر نہیں ہیں کیونکہ انکے بولنے والے بہت قلیل تعداد میں ہیں۔ یہاں اس امر کا سرسری طور پر ذکر کیا جاسکتا ہے کہ شرقی ہندی بولنے والے جو ۱۹۱۱ء میں ۶۶.۰۹ تھے اب صرف ۶ رہ گئے ہیں۔ اسی طرح پر پنجابی بولنے والوں کی تعداد ۱۴۴۳۳ سے گھٹ کر اس دوران میں (۱۹۲۵ء) رہ گئی ہے۔ گمان غالب یہ ہے کہ ان زبانوں کے بولنے والوں نے کسی اور زبان مثلاً اردو اور ہندی کی پناہ لی ہے۔

۱۹۹۔ غیر ہندی زبانیں۔ ملک سرکار عالی میں غیر ہندی زبانیں بولنے والے صرف ۱۱۶۳۴ یا آبادی کے ہر ۱۰۰۰ نفوس میں ۹ ہیں۔ ایسی غیر زبانیں بولنے والوں کے منجملہ یورپین زبانوں کے بولنے والے غالب ہیں اور ان کی تعداد ایشیائی زبانوں کے بولنے والوں سے تقریباً چار گنی ہے۔ ان میں سے ۸ فیصد نفوس کی زبانیں عربی اور انگریزی ہیں۔ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے مقابلہ میں عربی بولنے والوں کی تعداد بقدر ۶۰ فیصد گھٹ گئی ہے اور انگریزی بولنے والوں کی تعداد بقدر ۵ فیصد بڑھ گئی ہے۔ عربی بولنے والوں کی تعداد کا انحطاط بلاشبہ اس وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ اکثر عرب ملازمت سے سبکدوش ہو کر اپنے وطن کو چلے جاتے ہیں۔

۲۰۰۔ بلدہ حیدرآباد۔ بلدہ حیدرآباد کی آبادی کی میں القومی نوعیت اس امر سے بخوبی عیاں ہوتی ہے کہ قبضی زبانوں کا اور تذکرہ کیا گیا ہے ان میں سے ہر ایک زبان کے بولنے والے اس کی آبادی میں شامل ہیں۔ جو زبانیں یہاں بولی جاتی ہیں ان میں سے زیادہ اہم زبان کی بولنے والی آبادی کی تقسیم تختہ حاشیہ میں دکھائی گئی ہے اس سے

معلوم ہوتا ہے کہ حسبِ سابق

اردو اور تلنگی بدرجہ غالب

بلدہ میں رائج ہے مرہٹی

بولنے والوں کی تعداد

تامل بولنے والوں سے بہت

کم ہے حالانکہ تامل اس ملک

کی اجنبی زبان ہے اسی طرح

پُرکٹری بھی کم بولی جاتی ہے

زبان	۱۹۳۰ء	۱۹۱۱ء	۱۹۰۱ء	۱۸۹۱ء
اردو	۱۹,۹۰,۷۵	۲۴,۴۷,۰۹	۲۱,۱۳,۹۲	۱۹,۴۹,۳۰
تلنگی	۱,۵۵,۸۰۶	۱,۵۵,۳۱۸	۱,۶۹,۶۱۰	۱,۵۸,۸۸۹
تامل	۱۳,۵۹۳	۱۸,۸۸۵	۱۷,۷۱۸	۱۵,۴۲۵
مرہٹی	۱۱,۳۹۹	۱۵,۶۹۹	۱۸,۵۶۳	۱۶,۵۸۷
راجستانی	۶,۱۳۶	۹,۵۸۳	۹,۴۸۲	—
انگریزی	۵,۸۰۱	۷,۲۱۹	۶,۵۶۲	۷,۳۷۸
مغربی ہندی	۴,۸۵۳	۸,۲۸۱	۲,۳۶۰	۸,۳۰۳

ان زبانوں کے بولنے والوں کی تعداد کے لحاظ سے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ ۱۹۱۱ء کے

اعداد کے مقابلہ میں ہر ایک زبان بولنے والوں کی تعداد گھٹی ہوئی ہے۔ یہ چند اہم غیر متوقعہ

نہیں کیونکہ اس وہ سال دور ان میں بلدہ کی آبادی کا ۱۹ فیصد حصہ گھٹ گیا ہے۔ اردو اور

انگریزی بولنے والوں کی تناسب کی تقریباً اسی قدر ہے جس قدر کہ جملہ آبادی کی کمی ہے اگرچہ اس کا

اظہار ضروری ہے کہ زبانِ مؤخر الذکر کی کمی کا باعث بجائے اشاعتِ طاعون و امراضِ وبائی اور

گرائی کے زیادہ تر جنگِ عظیمیہ یورپ ہے جس کی وجہ سے تعدادِ افواجِ برطانیہ یقیناً سکندر آباد و بلام

(جو باغرض مردمِ شہری بلدہ کے تحت شامل کئے گئے ہیں) گھٹ گئی۔ ہے۔ تلنگی بولنے والے

ایک خفیف حد تک اور بقیہ زبانوں کے بولنے والے اس سے دوئی حد تک متاثر ہوئے ہیں۔

۲۰۱۔ کیفیتِ عام۔ اگرچہ ملک کی مروجہ اہم زبانوں کے اعتبار سے اس کا کوئی یقینی

ثبوت نہیں ملتا ہے کہ کوئی زبان حاکمانہ استبدادیت کے ساتھ دوسری زبان پر غالب آتی

اور اس کی جگہ لے لیتی ہو لیکن تاہم اقوامِ قدیمہ کی صورت میں ایسا عمل اثر پذیر معلوم ہوتا ہے

نوم	تعداد افراد	قبائلی زبان بولنے والوں کی
بھیل	۱۳,۷۲۳	۳,۹۱۰
گوند	۹,۸۸۷	۶,۸۲۰
مبارھی	۲۲,۳۷۹	۱۳,۲۶۲
یوکلہ	۳,۳۸۵	۱,۰۷۵

تحتہ مندرجہ حاشیہ میں بعض اقوامِ قدیمہ کی تعداد کا مقابل

ان کی قبائلی بولی بولنے والوں کی تعداد کے ساتھ کیا

گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعداد کے دونوں

جدولوں کا تفاوت بلاشبہ ایسے میلان کی خبر دیتا ہے

یہ امر یہاں بیان کر دیا جاسکتا ہے کہ حسبِ ہدایاتِ کمشنر صاحب مردمِ شہری منہ ۳۳ بہ نفوس

کو جنہوں نے اپنی مادری زبانِ پنجابی، درج کرنی تھی مبارھوں کے تحت شامل کر دیا گیا ہے فقط

ذیلی تختہ اقسیم جلد آبادی بلحاظ زبان

۲۷۲

زبان	زبان برلے والوں کی تعداد			کھان خاص طور پر پولی جاتی ہے جس کا تعلق نہیں
	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	
۱	۲	۳	۴	۵
ہسپانی	۳۵۱۹۵	۷۰۰۱۲	۲۸۸۳۶	۰۰۰
گوندھی	۶۸۲۰۰	۷۳۹۳۹	۷۵۵۶۳	۵
کیلاڑی	۲۰۰۶۸	۲۷۷۶۳	۲۳۳۸۰	۰۰۰
کنہری	۱۵۳۶۹۲۸	۱۷۸۰۰۰۰	۱۵۶۲۰۰۲۲	۱۲۳
کلبائی	۱۹۷	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
لساڑی	۱۳۲۷۲۲	۲۳۷۸۹۹	۱۲۰۳۹۳	۱۱
مرہٹی	۳۲۹۵۸۵۸	۳۳۹۷۷۶۳	۲۸۹۷۸۷۷۸	۲۶۳
پاڑوی	۲۳۳۷	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
تنگلی	۶۰۱۵۱۷۲	۶۳۶۷۵۷۸	۵۱۳۸۰۰۵۶	۳۸۲
وڈاری	۲۷۱۶۷	۱۰۰۳۸	۹۳۰	۰۰۰
مغربی ہندی (اردو)	۱۲۹۰۸۶۶	۱۳۳۷۶۲۲	۱۰۱۹۱۰۳۷	۱۰۴
یروکالا	۲۷۷۵۸	۷۳۹۸	۶۷۲۱	۱
بنگالی	۳۵	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
مشرقی ہندی	۶	۶۶۰۹	۱۳۶	۰۰۰
گجراتی	۱۶۷۹۳	۱۵۰۶۰	۱۶۲۵۳	۱
میلیم	۱۶۳	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
اوریا	۲۳۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
پنجابی	۷۲۵	۳۳۱۲	۲۷۵۹	۰۰۰
پشتو	۱۳۱	۷۸۶	۱۵۶۵	۰۰۰
راجستانی	۲۷۵۰۰	۵۰۰۳۰۸	۵۹۶۲۰	۲
سندھی	۲۹	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
تامل	۲۱۷۶۸	۳۲۳۲۵	۳۴۳۹۶	۲
سری ہندی	۲۵۹۸۵	۰۰۰	۰۰۰	۲
ہندوستانی چھٹی زبانیں	۵۰۰۳۸	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
عربی	۲۷۲۲۸	۵۶۶۸۳	۹۹۳۷	۰۰۰
فارسی	۱۳۱	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
ایشیائی چھٹی زبانیں	۲۹	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
انگریزی	۹۲۸۵	۸۸۸۳۳	۷۹۰۷	۱
دیگر یورپین زبانیں	۵۱	۱۳۶	۱۳۳	۰۰۰

ذیلی تختہ ۲- ہر ضلع کی آبادی کی تقسیم بلحاظ زبان

زبان بولنے والی آبادی کے فیصد ہر ایک کے لحاظ سے تعداد							اردو	ضلع اور قومی تقسیم
تفصیلی	مرہٹی	کنڑی	گوندی	لمباؤی	ریاست کی دیگر زبانیں	دیگر تمام زبانیں		
۲۱۸۲۳	۲۰۶۲۲	۱۲۳۳۲	۵۵	۱۰۶	۱۷	۸۸	۱۰۰۳۵	ریاست
۸۰۳۱۷	۳۰۸	۷۸	۱۰۵	۱۵۱	۱۵	۸۱	۹۰۵	تلنگانہ
۳۸۵۵	۲۸۲	۵۲	۱	۲	۲۰	۸۶۲	۲۰۹۲۶	شہر حیدر آباد
۸۰۰۱۳	۳۹۶	۳۸۲	۳	۸۲	۱۰	۲۸	۱۰۰۸۱	اٹراکٹ بلدیہ
۸۰۷۵۰	۶۹	۲	۱۱۷	۲۷۷	۱۵	۵۶	۵۶۲	درنگل
۹۰۲۸۷	۶۷	۱	۲	۵۲	۹	۲	۳۷۲	کریم نگر
۵۰۶۰۶	۲۰۳۲۲	۱۱۰	۸۲۲	۲۲۳	۱۱	۹۵	۵۸۹	عادل آباد
۸۰۹۵۸	۲۹	۱۹	۰	۳۲	۱۵	۳۱	۸۹۶	سیدک
۸۰۹۲۹	۹۱	۵۸	۶	۱۳۱	۶	۲۱	۷۳۸	نظام آباد
۸۰۵۶۶	۲۲۳	۲۲۵	۲	۱۲۸	۳۶	۵	۷۹۷	حبیب نگر
۹۰۵۱۹	۱۷	۰	۰	۰	۱۲	۵	۲۲۵	تلنگنہ
۱۰۱۱۷	۵۰۷۹	۲۰۵۷	۱	۵۹	۱۹	۹۵	۱۰۱۷۳	برہنپوری
۸۰۲۲۷	۶۲	۲۵	۱۰	۲۳	۸۲	۲۲۸	۱۰۳۳۲	اورنگ آباد
۸۰۸۸۱	۲۵	۱۲	۰	۷۳	۱۹	۱۰۵	۸۸۱	بیسر
۱۰۶۷۰	۶۰۳۷۰	۲۶۷	۱	۱۵۵	۲	۸۵	۱۰۱۵۰	نانڈیڈ
۸۰۳۸۹	۱۲۱	۲۹	۰	۳۷	۲	۲۱۳	۱۰۱۵۹	پرچمنی
۱۰۶۱۲	۱۰۵۲۰	۵۰۲۶۵	۰	۲۵	۱۶	۲۶	۱۰۲۹۲	گلبرگر
۸۰۳۸۶	۹۱	۲۶۹	۰	۱۷	۵	۸۳	۱۰۰۲۹	فائن آباد
۲۰۵۰۲	۹۰	۶۰۲۵۹	۰	۶۷	۱۸	۳۹	۸۲۵	راپچور
۱۰۶۷۸	۳۰۶۸۹	۲۰۹۷۶	۰	۳۲	۱۲	۳۷	۱۰۵۷۲	بیسر

ذیلی تختہ ۳- مقابلہ تختہ جات ذات اور زبان

قبیلہ				تعداد اشخاص قبیلہ (تختہ ۱۳)	تعداد اشخاص قبیلہ (تختہ ۱۲)	تعداد اشخاص قبیلہ (تختہ ۱۱)
۱	۲	۳	۴			
...	۱۳۰۷۲۳	۳۰۹۱۵	بیسر
...	۹۸۰۸۷۹	۶۸۰۲۰۰	گوندی
...	۲۲۳۷۷۹	۱۳۲۰۶۲۲	لمباؤی
...	۳۰۳۸۵	۱۰۰۷۵۸	برہنپوری

باقسم

نقائص جسمانی

عام بیان

۲۰۲۔ نقائص قلب بند شدہ۔ حسب مردم شماری ہائے سابقہ شمار کنندگان کو ہدایت میں لائی گئی تھی کہ تختہ شمار کے آخری خانہ میں چار قسم کے نقائص کا اندراج کریں۔ یعنی جنون، بہرہ گونگاپن، نابینائی اور خدام۔ ۱۹۱۱ء کے ہدایات کے لحاظ سے ہدایات بحریہ حالیہ میں صرف ایک اختلاف تھا۔ سابقہ موقع پر صرف ان اشخاص کا اندراج ہوا تھا جو ولادت ہی سے بہرے اور گونگے تھے اور موقع حالیہ پر شمار کنندگان کو ہدایت کی گئی تھی کہ کل بہرے اور گونگوں کا داخلہ لیا جائے خواہ وہ پیدائشی ہوں یا آتسابی۔ ڈاکٹر جمیس کر تو ایم۔ ڈی (گلاسگو) کے استناد پر بیان کیا گیا ہے کہ بہرے گونگوں کی نصف تعداد ایسی ہے جن میں ولادت کے بعد اور قوت گویائی کے قیام سے پہلے یہ نقص پیدا ہوتا ہے۔ اسلئے یہ قیاس کیا گیا کہ اس نوعیت کے اکثر افراد ہدایات سابقہ کے لحاظ سے متروک ہو گئے ہونگے پس یہ مناسب سمجھا گیا کہ سابقہ تعریف سے لفظ ”پیدائشی“ حذف کر دیا جائے تاکہ وہ اشخاص بھی شامل ہو سکیں جو پیدائش کے بعد بہرے گونگے ہو گئے ہوں۔

۲۰۳۔ حوالہ اعداد و شمار۔ نقائص جسمانی کے متعلق اعداد و شمار دو اپریل میل نمبر ۱۲ د ۱۲-الف میں درج کئے گئے ہیں۔ میل ۱۲ کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول میں مندرجہ آبادی کی تقسیم بلحاظ عمر ظاہر کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان کی تقسیم باعتبار مقام درج کی گئی ہے۔

میل نمبر ۱۲-الف میں مخصوص ذاتوں، قوموں یا نسلوں کے لحاظ سے نقائص جسمانی کا اندراج کیا گیا ہے۔ اس باب کے ساتھ تین تختہ جات ضمیمہ بھی شامل کئے گئے ہیں جن میں مناسب اور متقابلہ اعداد و بصراحت ذیل درج ہیں۔

نمبر ۱ میں سابقہ پانچوں مردم شماریوں کے وقت فی لاکھ نفوس آبادی مندوروں کی تعداد ظاہر کی گئی ہے۔

نمبر ۲ میں ہر جنس کے دس ہزار مندور نفوس کی تقسیم دکھائی گئی ہے۔

نمبر ۳ میں ہر معیار عمر کے دس ہزار نفوس کے منجملہ مندور اشخاص کی تعداد اور فی ہزار ذکور مندورانات کی تعداد ظاہر کی گئی ہے۔

۲۰۴۔ صحت اندراجات۔ نقائص جسمانی کے متعلق تختہ جات کے اندراجات علیحدہ پرچوں پر نقل کئے گئے اور اس سے معلوم ہوا کہ شمار کنندوں نے بالعموم ٹھیک طور پر ذہن نشین کر لیا تھا کہ ان کے کیا نقائص ہیں۔ مزید اطمینان صحت کے لئے تختہ جات سے پرچوں پر نقل کرنے کا کام ایک خاص جماعت کے تفویض کیا گیا تھا جنہیں ضروری ہدایات دیدئے گئے تھے یہ امر قابل ذکر ہے کہ نقائص جسمانی کے اندراجات نسبت مردم شماری کے دوسرے اعداد و شمار کے بالعموم بالائی اعتماد ہوتے ہیں۔ کیونکہ بلیکٹر عمداً احتیاط کر نیکاح احتمال ہے تو دوسری طرف تشخص کے مشکلات بھی حائل ہیں۔ چونکہ قلب انسانی ابدی امیدوں کا حشر ہے۔ اسلئے کوئی صاحب خانہ اپنے خاندان میں کسی سخت یا کمریہ مرض کے وجود کو بخوشی تسلیم نہیں کرتا اور ہمیشہ ہی امید باندھتا رہتا ہے کہ بیمار جلد یا بدیر صحت حاصل کر لے گا۔ نسبت ذکور کے انات کے حالات میں اور بمقابلہ ضعیف العمری کے جوان عمری کی صورت میں بوجہ بات صریحی اس اخفا سے کام لیا جاتا ہے۔ ہوشیاری اور دیوانگی یا صحیح الحواسی اور مجنونا الحواسی کے درمیان کوئی مقررہ معینہ حد قائم نہیں ہے۔ یورپ کی ابتدائی عیسائیت کے زمانے میں فتور دماغ بزرگی و ولایت کی مقامی شہرت کے لئے شارع عام تھا۔ (رپورٹ مردم شماری مدراس باتھ سلسلہ ۱۹) دوم۔ خط اور بدحواسی اور بے قابو ہو جانا بالعموم سایہ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ اعتقاد ہے کہ اگر کسی خاں بھوت یا دیوتا کو نذر و نیاز یا چڑھا دے سے پورے طور پر خوش کر دیا جائے تو شخص متاثرہ نجات پا جائے گا اور دیوانگی دور ہو جائے گی۔ علاوہ اسکے اس کا بھی امکان ہے کہ صاحب خانہ یا شمار کنندہ کی تشخص غلط ہو۔ مرض اختناق الرحم بھی جنون کے ساتھ ملتبس ہو سکتا ہے اس کا اسکا ہے کہ دھندلی نظر ضعیف العمری کا ناگزیر لوازمہ ہے۔ نامیاتی میں شمار کر لیجائے۔ تیسرے درجہ کی آتشک۔ خنازیر اور ERISYPELAS کا جدم کیسا تھالبا ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے رپورٹ مردم شماری انگلستان و ولز باتھ سلسلہ ۱۹ کے صفحہ ۲۳۲ پر درج ہے کہ بعض نقائص سے متاثرہ نفوس کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش کی اہمیت غلطیہ کو تسلیم کرتے ہوئے اس کا اعتراف ضروری ہے کہ

اس نوعیت کے اعداد و شمار جو عام آبادی کی مردم شماری کے ذریعہ سے حاصل کئے گئے ہوں بالکل ناقابل اطمینان ہیں اولاً اس وجہ سے کہ جس قسم کا نقص درج تختہ جات کرنا مقصود ہے اس کے درجہ کی صراحت کے متعلق مناسب سوا البند مرتب کرنا امر مشکل ہے۔ اور دوسرے اس وجہ سے کہ اس تعریف کی تطبیق صاحب خانہ پر موقوف ہے جو فنی معلومات سے بے بہرہ ہے اور جو مختلف طریقوں سے اس کی تعبیر کر سکتا ہے۔ اکثر صاحبان خانہ ایسے ہیں کہ وہ فطرتاً ہیہ امر تسلیم کرنے کیلئے راضی نہیں ہو سکتے کہ وہ خود یا ان کے عزیز کسی نقص جسمانی میں مبتلا ہیں یا کم از کم اس حد تک مبتلا ہیں جو سوا البند میں مندرج ہے۔ اس سلسلہ میں یہ میان کر دیا جاسکتا ہے کہ عمداً ترک کرنے کی صورتیں ناپیدائی کے اعتبار سے بہت ہی شاذ ہونگی لیکن دوسرے نقائص کے لحاظ سے اعداد بدرجہ صحت تخمینی تعداد بھی ظاہر کرتے ہوئے نہیں معلوم ہوتے۔ بہر حال یہ فرض کر لیا جاسکتا ہے کہ ملک سرکار عالی کے تمام حصص میں ایک حد تک غلطیوں کا وجود ہے اور ہر متواتر شمار میں موجود خطا۔ اسلئے ان اعداد و شمار اور بالخصوص مذکور کے متعلقہ اعداد و شمار کی نسبت یہ سمجھا جاسکتا ہے کہ وہ ان نقائص کی اشاعت کے غیرت۔ وہ مقامات جہاں بالعموم ان کا زیادہ چرچا ہے اور بلحاظ عمر انکی تقسیم وغیرہ کے حالات پر دلالت کرتے ہیں۔

۲۰۵۔ تقابل بمردم شماری ہائے سابقہ۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں ہر ایک مردم شماری کے

نقص	تعداد و مردن بدوران				
	۱۹۸۱ء	۱۹۹۱ء	۱۹۰۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
مجانین	۲۲۹۵	۱۵۸۲	۳۳۳	۲۵۶۰	۲۵۱۹
بہرے گونگے	۳۸۰۳	۲۲۱۹	۶۲۷	۲۲۲۱	۳۲۱۰
نابینا	۱۱۷۲۳	۱۰۶۳۲	۱۳۲۲	۱۶۲۶۳	۱۹۱۳۸
جذامی	۲۹۸۹	۲۹۷۷	۳۳۰	۳۷۵۸	۲۲۱۲
جملہ	۲۰۸۸۰	۱۹۶۱۲	۲۶۲۵	۲۷۰۰۲	۲۹۲۸۱

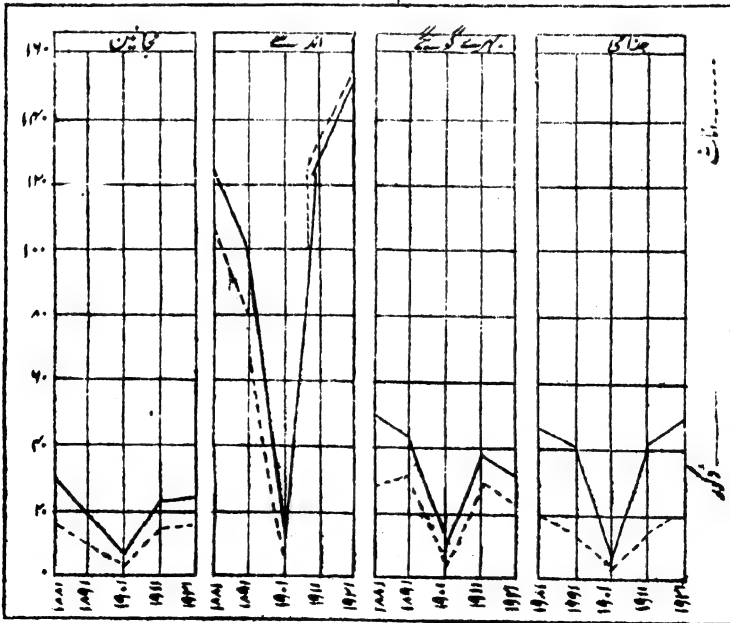
لحاظ سے مغذ و نفوس کی تعداد ۱۸۸۱ء سے مسلسل ظاہر کی گئی ہے۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ان مصیبت زدہ اشخاص کی تعداد میں ستر سے زیادہ یا فیصد ۸ کا اضافہ ہوا ہے حالانکہ اس وہ سالہ دوران میں آبادی میں ۶ فیصد سے زیادہ کا انحطاط ہوا ہے۔ زیادتی اندھوں اور جذامیوں کی تعداد میں رونما

ہوئی ہے جو غالباً صحت شمار کا نتیجہ ہے اور اس کی ایک وجہ اور بھی ہے کہ ۱۹۱۱ء سے بمقام ڈیپلی ضلع نظام آباد ایک دارالجزوین کا قیام ہوا ہے۔ جہاں جذامی کثیر تعداد میں جمع ہو گئے ہیں۔ بہرے گونگوں کی تعداد میں جو کمی ہو گئی ہے اس کی وضاحت امر مشکل ہے۔ جیسا کہ زیں قبل بیان ہو چکا ہے اس وجہ میں ہدایات ایسے جاری کئے گئے تھے جسکی بنا پر نہ صرف پیدائشی بہرے گونگے

بلکہ وہ کل افراد جو اس نقص میں مبتلا ہیں قلعند ہو گئے ہونگے اور اسی وجہ سے توقع اس کی تھی کہ ایسے نفوس کی تعداد میں زیادتی پیدا ہوگی لیکن اسکے برعکس تعداد میں کمی آگئی ہے۔ امراض وبائیہ کی اشاعت جو اس وہ سالہ دوران میں نہایت مہلک رہی ایک حد تک اس کا باعث ہو سکتی ہے۔ ان وبائیہ امراض نے فطرتاً پرے گونگوں میں بہت تباہی پائی ہوگی کیونکہ ان میں بہ نسبت تندرست اور اچھی صحت رکھنے والوں کے امراض کی طاقت مقاومت کم ہوتی ہے۔

۲۰۶۔ تفاوت ہائے اعداد و تقاضا صحت جہانی۔ ہر نقص جہانی کے اعتبار سے بلحاظ جنس جو تیز آئندہ سے ہونے ہیں وہ شکل ذیل میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں تقاضا جہانی کے اعداد میں کل ہندوستان میں جو نمایاں کمی آئی اُس کو دو شدید خطوں پر محمول کیا گیا ہے جو ۱۹۷۰ء کی مردم شماری طے قبل سالوں میں واقع ہوئے اور بیان کیا گیا کہ انکی وجہ سے ان محذوروں میں کثیر اموات ہوئے ہونگے کیونکہ وجہ جہانی اعتبار سے کمزور ہوتے ہیں اور قحط کے ناتوان کرنیوالے اثرات کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی اس ملک کے اعداد میں غیر معمولی انحراف پیدا ہوا ہے۔ یہ واضح ہو گا کہ اس مردم شماری کے موقع پر جہاں تک اس ملک کے تقاضا کا تعلق ہے اعداد و شمار کی فراہمی کے متعلق کسی خاص اہتمام کے ساتھ کوشش نہیں کی گئی تھی۔ یہ جو خطا منجی ۱۹۷۰ء سے مسلسل ملتی فرات ہے اور ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۰ء سے بھی بالا ہو گیا ہے۔ جدا یہ خطا منجی ۱۹۷۰ء میں انتہائی لمبی حال کرتا ہے لیکن دیوانوں اور پرے گونگوں کے خطوط میں ایسے زیادہ شیبہ و فرا معلوم نہیں ہوتے۔

کل انسانی باطناتنا مشغولان ہر قسم فی لاکھ نفوس آبادی من بتدائے ۱۹۷۰ء



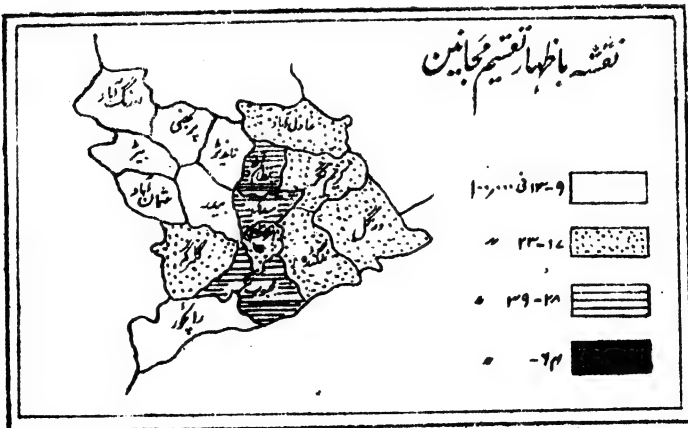
۲۰۷۔ ہرقص جسمانی کی تناسب اشاعت۔ مزدورین کی کل تعداد میں سے نصف سے زیادہ نایا ہیں تقریباً ۱/۲ جذامی۔ ۱/۲ بہرے گونگے اور ۱/۲ مجنون ہیں۔ مردم شماری سابقہ گونگے بہرے بنسبت جذامیوں کے بہت زیادہ تعداد میں تھے۔ اس وجہ میں مؤخر الذکر۔ اول الذکر سے بڑگئے ہیں اس کی وجہ غالباً یہ امر واقعہ ہے کہ قیام درالمجذومین کے باعث کل تعداد کے مجملہ ۶ فیصد جذامی ایکجے جمع ہو گئے ہیں ورنہ شاید انہیں سے کم از کم چند تو شمار کنندوں کو سرگز نہ ملے اور اس مد کے تحت درج ہونے سے رہ جاتے۔ ۱۹۱۱ء کے تحتہ جات کے بموجب مزدورین ملک سرکار عالی کی تعداد کا مقابلہ انگلستان و ولز کی ۱۹۱۱ء کی مردم شماری کے اعداد اور دوصوبہ جات متصلہ اور دو آدم ریاستوں کے اعداد کے ساتھ تحتہ مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ انگلستان

میں جنون کی کثرت ایک طرف باحتیاط تشخیص اور صحیح تحتہ جات پر محمول ہو سکتی ہے تو دوسری طرف اس کی وجہ وہ اخصابی فرسودگی بھی ہو سکتی ہے جو تنازع بقاء میں وہاں پیدا ہو جاتی ہے۔

ملک	نایا	بہرے گونگے	مجنون	ضدای
انگلستان و ولز	۷۳۰	۴۱۹	۴۴۹۱	-
صوبہ مدراس	۸۶۸	۵۰۷	۲۰۳	۲۹۷
پنجاب	۱۸۵۵	۵۴۷	۴۱۷	۳۶۲
پہرے بزداد	۳۱۹۴	۲۸۱	۴۶۷	۲۵۹
میسور	۸۶۶	۶۰۴	۱۴۵	۵۳
حیدرآباد	۱۵۳۵	۲۶۳	۲۰۲	۳۳۸

جنون

۲۰۸۔ تقسیم اور تفاوت۔ مردم شماری حالیہ میں جو اشخاص بطور مجنون درج ہوئے ہیں انکی تعداد فی دس لاکھ نفوس آبادی ۲۰۲ ہے۔ ۱۹۱۱ء میں یہ تناسب فی دس لاکھ نفوس ۹۱ تھا گویا بقدر (۱۱) کے اضافہ ہوا متصلہ صوبہ جاہند اور سی ریاستوں سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں دیوانوں کا تناسب بمبئی اور بڑوے کے تناسب کا نصف ہے اور مدراس کے تناسب کے مساوی اور میسر کے تناسب کے فیصد ۴۸ بڑھا ہوا ہے۔ نقشہ مندرجہ زیر میں ہر ضلع کی کل آبادی کیساتھ وہاں کے مجانین کا تناسب ظاہر کیا گیا ہے۔



اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ ملک کے مختلف حصص کے مجاہدین کا تناسب ایک دوسرے سے نہایت متفاوت ہے لیکن کہیں بھی اس حد تک نہیں پہنچتا جتنا کہ انگلستان و ویلز کا تناسب ہے۔ اس کی وجہ نہ صرف وہ اعصاب کا بار ہے جو جدید تہذیب کی زندگی میں عام ہوتا ہے بلکہ ممالک مغرب کے طبقہ مزدوران کی غیر متبادل شراب نوشی کی عادت بھی اس کی مؤید ہے۔

مجاہدین کی تعداد کا سب سے بڑا تناسب بلدہ حیدر آباد میں پایا جاتا ہے جہاں ہر لاکھ آبادی میں ۶۴ نفوس دیوانے ہیں۔ حدود بلدہ حیدر آباد میں دارالمجاہدین کی موجودگی بھی ایک حد تک اضافہ تعداد کا باعث ہے جس میں بوقت مردم شماری (۱۹۲۱) مجنون رہتے تھے۔ اگر ان باشندگان دارالمجاہدین سے دواء، لوگ خراج کر دئے جائیں جن کا مقام ولادت بلدہ نہیں ہے تو حقیقتی تناسب فی لاکھ ۵۰ تک گھٹ جاتا ہے لیکن یہ بھی ملک بھر میں سب سے بڑا تناسب ہے۔ اس کی وجہ بلاشبہ ایک طرف زندگی کا بار اور دوسری طرف مسکرات کی کثرت عادت ہے جو مقابلہ دوسرے مقامات ملک کے بلدہ میں زیادہ ہے۔ اخلاص تلنگانہ کے منجمدک اس نقص کے اعتبار سے سب میں بدتر ہے جہاں کا تناسب فی لاکھ ۳۰ ہے۔ میدک کے بعد فی لاکھ ۳۷ کے تناسب کے ساتھ نظام آباد کا درجہ ہے اور ونگل میں تلنگانہ کا کمترین تناسب یعنی فی لاکھ نفوس ۱۰ ہے۔ جس کے اعتبار سے بھی بلدہ کا تناسب سب سے بڑھا ہوا ہے یعنی ہر جنس کے لاکھ نفوس میں ۸۶ ذکور اور ۸۴ اناث مجنون ہیں۔ بلدہ کے بعد مجنون ذکور کے لحاظ سے نظام آباد کا تناسب بالاترین ہے (۵۵ فی لاکھ) اور اناث کے اعتبار سے میدک کا تناسب ارفع ہے (۳۶ فی لاکھ) اور سب سے ادنیٰ تناسب اطراف بلدہ (فی لاکھ ۱۶ مجنون ذکور) اور ونگل میں (فی لاکھ ۴ مجنون اناث) پایا جاتا ہے۔ سرسری طور پر یہاں بیان کر دیا جاسکتا ہے کہ اطراف بلدہ اور تلنگانہ میں بہ نسبت مجاہدین ذکور کے مجاہدین اناث زیادہ ہیں۔

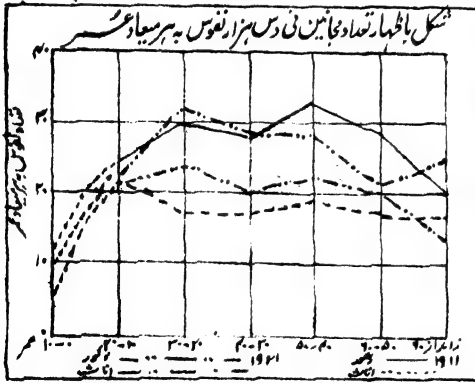
مرمٹواری پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس خطہ میں مجاہدین کا سب سے زیادہ تناسب گلبرگہ پیش کرتا ہے۔ لیکن یہ عدد (باستثناء بلدہ) تلنگانہ کے سب سے ارفع تناسب کے نصف سے بھی کم ہے۔ دوسرے اضلاع کا تناسب اس سے بھی کم ہے اور کمترین تناسب ۹ فی لاکھ پر بھی میں ہے جنس کے لحاظ سے دیوانے مردوں کا سب سے بڑھا ہوا تناسب ۲۱ فی لاکھ گلبرگہ میں ہے اور دوسرے درجہ پر دیوانی عورتوں کا تناسب ۱۱ فی لاکھ ہے اور دیوانی عورتوں کا سب سے ارفع تناسب ۱۵ فی لاکھ راجپور میں پایا جاتا ہے جہاں مردوں کے مقابلہ میں عورتوں کے جنون کا تناسب زیادہ ہے۔ یہ اعداد بھی تلنگانہ کے مماثلہ اعداد کے نصف سے بھی کم ہیں۔ مجموعی طور پر مرمٹواری میں تلنگانہ سے جنون کم ہے جبکہ تناسبات

بیان بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنون بمقابلہ عورتوں کے مردوں میں زیادہ شائع ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ہزار جنون ذکور کے مقابلہ میں اناث ۷۳۳ ہوتی ہیں حالانکہ ذکور و اناث کا تناسب ملک کی آبادی میں ۹۶۶ اور ۱۰۰۰ ہے۔ اس فرق کے سبب کو بالعموم مردوں کی جسمانی اور ذہنی سرشت کے زیادہ تحلیل و تجزیہ پر محمول کیا جاتا ہے لیکن یہ امر قابل ذکر ہے کہ بمقابلہ مردوں کے عورتوں میں امراض کی پوشیدگی کا امکان زیادہ ہے۔ علاوہ بریں اعلیٰ اور اوسط طبقات کی عورتیں ایک خاموش اور تنہا زندگی بسر کرتی ہیں اور تنازع و تواء کی کشمکش میں اس حد تک مصروف نہیں رہتیں جتنے کہ مرد رہتے ہیں۔ مختلف اقسام کی غیر مستدل اور مغرط عادتوں میں کم قبلہ ہیں۔ مسئلہ کلیہ ہے کہ جنون بالعموم مسکرات و منومات و مخدرات کے کثرت استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ ۱۹۰۷ء کی مردم شماری میں جو عام نتیجہ مستنبط کیا گیا ہے تھا کہ مقامی جسمانی حالات دیوانگی پر بہت کم اثر کرتے ہیں اور نیز یہ کہ ایسی تہذیبی عادتیں جیسی کہ ہم جدی شادیاں ہوتی ہیں اس نقص کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتیں۔ پس فلکنا کے دیوانے ذکور و اناث کا بمقابلہ مردوں کی زیادہ تناسب اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ خطہ اول الذکر کے باشندے بہ نسبت خطہ مؤخر الذکر کے باشندوں کے مسکرات کے زیادہ عادی ہیں۔

۲۰۹۔ دیوانگی لمحاظ عمر۔ سابقہ پانچوں مردم شماروں میں ہر جنس کے دس ہزار نفوس میں دیوانوں

۲۰۹۔ دیوانگی بلحاظ عمر۔ سابقہ پانچوں مردم شمار یوں میں ہر جنس کے دس ہزار نفوس میں لوگوں

کی ایتیم لمحا میعاد ہائے عمر متحدہ فیصد نشان (۲) میں ظاہر کی گئی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ دیوانے
 ذکر کا کتب سے ارفع تناسب ۲۵ تا ۳۰ سالہ عمر پر واقع ہوا ہے اور اُس کے بعد کا بڑا تناسب
 ۱۰ تا ۱۵ سالہ مدت عمر پر ہے۔ اناث کی صورت میں دو بڑے ہوئے تناسبات ۲۰ تا ۲۵ اور ۱۰ تا
 ۱۵ سالہ میعاد ہائے عمر پر رونما ہوئے ہیں ۱۹۱۱ء میں انہیں میعاد ہائے عمر پر دیوانے مرد و عجمی
 بیشی تھی اور اناث کے تناسب میں خفیف فرق تھا اور زیادتی ۵ تا ۲۰ اور ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعاد ہائے
 عمر پر تھی۔ تناسب جنسی کا فرق عمر کے دونوں سمتوں پر یعنی تنازع بقا کی کشاکش کے آغاز
 سے پہلے اور اس کے عملی اختتام کے بعد بہت کم نمایاں رہتا ہے اور مردوں کی صورت میں ۱۰ تا ۲۵
 سالہ عمر کے درمیان اور عورتوں میں ۱۰ تا ۳۰ سالہ عمر کے درمیان بہت تفاوت رہتا ہے
 تناسبات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص جنون کی فطرتی صلاحیت رکھتا ہو یا مختلف قسم کی
 بے اعتدالیوں کے باعث اس میں مبتلا ہونے کا احتمال رکھتا ہو تو اس میں زائد انقلاب صحت کو
 پہنچنے سے پہلے ہی یہ مرض نمودار ہو جاتا ہے۔ اعداد سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کے لئے
 خطرہ کا منطوق ۲۰ تا ۳۵ سالہ میعاد عمر ہے جو بلاشبہ مرد کی زندگی میں نہایت پرصوبت زمانہ
 ہے اور عورتوں کے لئے دیوانگی کا سخت خطرہ ۱۰ اور ۲۵ سالہ عمر کے درمیان ہوتا ہے جو ایک
 حد تک قبل از وقت صاحب اولاد ہو جانے اور خاندان کے افکارات کا بار اٹھانے کا نتیجہ ہوتا ہے۔



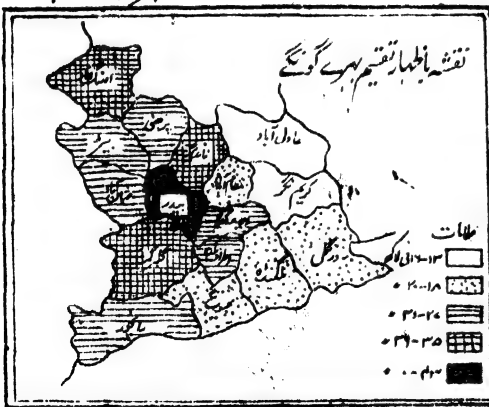
شکل مندرجہ معاشیہ میں فی لاکھ نفوس آبادی
 دونوں جنسوں کے دیوانے اشخاص کا تناسب
 بوقت مردم شماری ہائے ۱۹۲۱ء و ۱۹۱۱ء ظاہر
 کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دس سالہ
 عمر سے نیچے دیوانوں کی تعداد کم ہے جسکی وجہ
 کچھ تو یہ ہے کہ بالعموم دیوانگی زیادہ عمر میں پیدا
 ہوتی ہے اور کچھ یہ بھی کہ والدین اپنی اولاد میں

مرض کے وجود کو تسلیم کرنا پسند نہیں کرتے۔ دیوانے مردوں کا تناسب ۳۰ سالہ عمر کو پہنچنے تک
 برابر بڑھتا چلا گیا ہے اور اس کے بعد تدریجاً کمی آتی گئی ہے بحجز ۶۰ سالہ و زائد میعاد عمر کے
 جہاں وہ ۵۰ تا ۶۰ سالہ میعاد عمر سے بڑھ جاتا ہے۔ اناث کی صورت میں مدارج اوج دوں
 ایک ۱۰ تا ۲۰ سالہ اور دوسری ۲۰ تا ۳۰ سالہ میعاد ہائے عمر پر ۵۰ تا ۵۵ سالہ میعاد عمر پر تناسب

اتنا ہی ہے جتنا کہ ۱۰ تا ۲۰ سالہ میاد عمر پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تختہ ضمیمہ نشان (۲) سے ظاہر ہوتا ہے کہ معذور اناث کا تناسب بمقابلہ ہزار ذکر کے "۲۰ تا ۲۵" سالہ میاد عمر پر اور اس کے بعد ۵۰ تا ۶۰ سالہ میاد عمر پر بہت بڑھا ہوا ہے۔

گوٹکا بہرین

۲۱۰ تقسیم اور تفاوت۔ کل ملک سرکار عالی میں فی الوقت گونگے بہروں کی تعداد ۳۴۱۰ ہے اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۴۴۴ تھی۔ ان گنے تناسب کا حطب فی دس لاکھ نفوس ۱۹۱۱ء کے ۳۳۱ کے مقابلہ میں ۲، ۳ پڑتا ہے۔ اس عجیب الخطا کے متعلق باب ہذا کے ابتدا میں بحث کی جا چکی ہے۔ مسئلہ صوبہ جات ہند کے گونگے بہروں کے تناسب کی ساتھ مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی کا تناسب تقریباً اٹکا نصف ہے۔ اہم دیسی ریاستوں کے تقابل کے لحاظ سے یہاں کا تناسب بڑودا کے برابر اور میسور کے تناسب کے نصف سے بھی کم ہے۔ اور انگلستان اور ویلز کے تناسب کا تقریباً $\frac{1}{10}$ ہے۔ نقشہ حاشیہ ٹیپ گونگے بہروں کی تقسیم دکھائی گئی ہے اور ہر ضلع کی جملہ آبادی کے ساتھ ان کا تناسب بھی ظاہر کیا گیا ہے۔



بخلاف دیوانگی کے گوٹکا بہرین مرٹھواڑی میں (۳۶ فی لاکھ) بمقابلہ تلنگانہ (۲۰ فی لاکھ) کے زیادہ ہے۔ خطہ ماول الذکر کے اضلاع میں خطہ موخر الذکر کے ہر ضلع سے گونگے بہروں کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ بلوچستان میں گونگے بہروں کا تناسب کمترین یعنی فی لاکھ نفوس آبادی ۱۳ ہے۔ تلنگانہ

کے ۶ اضلاع ورنکل۔ کریم نگر۔ عادل آباد۔ نظام آباد۔ محبوب نگر اور تلنگانہ میں تناسب فی لاکھ ۱۴ سے ۲۰ تک متفاوت ہے۔ صرف بقیہ دو اضلاع یعنی اطراف بلوچستان میں تناسب علی الترتیب ۲۹ اور ۳۰ تک بڑھا ہوا ہے۔ غرض کہ تلنگانہ میں اس نقص کا سب سے ارفع تناسب میدک کو اسی طرح حاصل ہے جیسا کہ دیوانگی کے تناسب میں اسکو بالاتری حاصل تھی۔ دوسری طرف عثمان آباد میں جہاں گونگے بہروں کا تناسب مرٹھواڑی بھر میں کمترین یعنی ۲، فی لاکھ ہے۔

تِلنگانہ کے (۸) اضلاع کے منجملہ (۶) اضلاع کے تناسب سے بیٹی ہے اور مرہٹواڑی کے بقیہ اضلاع کا تناسب اس سے بہت زیادہ ہے۔ پیدر اس نقص کے اعتبار سے سب میں زیادہ مبتلا ہے یعنی وہاں فی لاکھ نفوس آبادی ۴۳ بہرے گونگوں کا تناسب پڑتا ہے۔ دیوانگی کے لحاظ سے بھی یہ ضلع بڑھا ہوا ہے اور (۸) اضلاع کے منجملہ (۵) اضلاع سے گونے سبقت لیجاتا ہے یورپ اور مالک متحدہ امریکہ میں بخوبی معلوم ہے کہ بہرا گونگاپن نقص خلقت (CRETINISM) اور COITAE کے ساتھ ساتھ موجود رہتا ہے اور یہ بھی عوم اور اہل سائنس کا دائمی اعتقاد ہے کہ اس مرض کے جراثیم کا مرکب (واسطہ) (VEHICLE) پانی ہوتا ہے۔ ہندوستان میں بھی جہاں کہیں بہرا گونگاپن خاص طور پر شائع ہے وہاں تین نقائص کا تلامذہ معلوم ہوتا ہے۔ اور نیز یہ امر بھی کہ کثرت اشاعت کے رقبہ جات عموماً بعض دریاؤں کے سلسلہ پر واقع ہیں۔ سرٹید وریوٹ نے اپنی رپورٹ مردم شماری بنگالہ باب۱۹ء میں اس کو صاف طور پر ظاہر کیا ہے۔ بہر حال دوسرے نقائص کے متعلق مواد کی عدم موجودگی میں (کیونکہ ملک سرکار عالی میں کسی نے بھی ایک نقص سے زیادہ ابتلا کا اندراج نہیں کرایا) یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ ان تینوں نقائص کے ویسے ہی تلامذے اس ملک میں کس حد تک پائے جاتے ہیں۔ اتنا ذکر کیا جاسکتا ہے کہ کم از کم دو مثالیں میدک و پیدر کی ایسی ہیں کہ جہاں دیوانگی اور بہرے گونگے پن میں کوئی تعلق معلوم ہوتا ہے۔ ان دونوں اضلاع میں مبتلائے نقائص افراد کا تناسب ان دونوں نقائص کے اعتبار سے مساوی طور پر بڑھا ہوا ہے۔

عام اعتقاد بہرے گونگے پن کو ہم جدی کی شادی اور کثرت تناسل پر محمول کرتا ہے۔ اس نظریہ کی کوئی علمی بنیاد نہیں ہے اور اعداد و شمار بھی اس کی تائید نہیں کرتے۔ تِلنگانہ کے ہندوؤں جنہیں بنی اعمام کی شادی بمقابلہ مرہٹواڑی کے زیادہ رائج ہے۔ بہرے گونگوں کا تناسب خطہ موخر الذکر سے بہت کم ہے اس طرح جنوبی ہند کے دراویدی بھی جنہیں بنی اعمام کی شادی بہت رائج ہے۔ بہ نسبت دوسرے مقام کے باشندوں کے جو اس طریقہ شادی سے واقف ہی نہیں ہیں اس نقص سے بہت کم متاثر ہیں۔

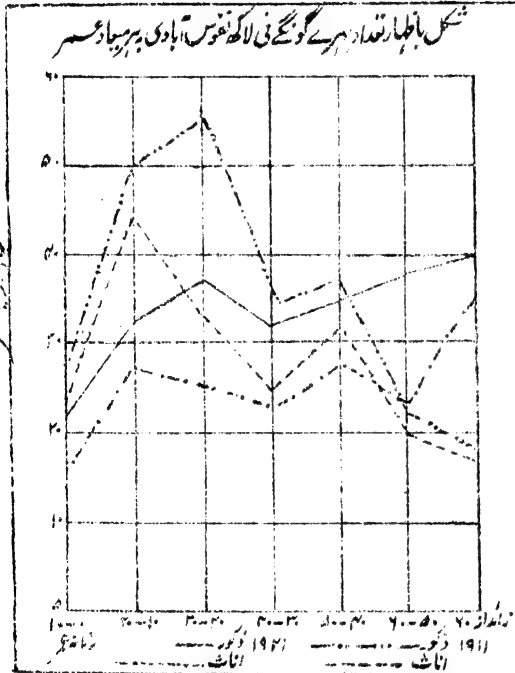
۲۱۱۔ تقسیم لیماط جنس و مذہب۔ دیوانگی کی طرح بہرے گونگے پن میں بھی عورتیں مردوں سے زیادہ مبتلا معلوم ہوتی ہیں۔ اثاث کا تناسب بمقابلہ فی ہزار ذکور و مخدور ۱۰۷ ہے۔ اس تناسب میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ۴۲ فی ہزار کی کمی آئی ہے۔ ہر جنس کے ایک لاکھ نفوس کے ساتھ تناسب

کا لحاظ کیا جائے تو ذکور میں ۷۳ سے ۸۳ تک اور اناث میں ۲۹ سے ۳۳ تک کمی ہوئی ہے
 خطہ ہائے قدرتی کے لحاظ سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تلنگانہ میں ذکور کا تناسب اس دو سالہ
 عرصہ میں ۴۳ سے ۲۳ اور اناث کا تناسب ۳۲ سے ۷۱ تک گھٹ گیا ہے اور مرٹواڑی میں
 دونوں تناسب بڑھ گئے ہیں۔ ذکور کا تناسب ۳۱ سے ۴۱ اور اناث کا تناسب ۲۶ سے ۳۰ ہو گیا
 ہے۔ علاوہ بریں بلدہ اور تلنگانہ کے کل اضلاع تناسب میں کمی ظاہر کرتے ہیں۔ سب سے
 زیادہ کمی فی لاکھ اہم ذکور اور ۵۳ اناث کی محبوب نگر میں ہوئی ہے اس کے برخلاف مرٹواڑی
 کے (۸) اضلاع کے منجملہ (۷) اضلاع میں بہرے گونگے مردوں کا تناسب اور (۵) اضلاع میں
 بہری گونگی عورتوں کا تناسب بڑھ گیا ہے۔ تلنگانہ میں بہرے گونگے ذکور کا سب سے اصلی
 تناسب ۳۴ میں ۳۱ لاکھ میدک میں ہے اور مرٹواڑی کا ارفع تناسب ۷۴ میں ۷۱ لاکھ تین اضلاع یعنی
 اورنگ آباد۔ پربھنی و بیدریں پایا جاتا ہے۔ اناث کے لحاظ سے تلنگانہ کا سب سے اعلیٰ تناسب
 ۲۹ فی لاکھ اطراف بلدہ میں اور مرٹواڑی کا سب سے ارفع تناسب ۳۹ فی لاکھ بیدریں ہے
 اسی طرح پر بیدریں ذکور اور اناث دونوں بہرے گونگے پن سے زیادہ متاثر ہیں۔

ہر جنس کے دس ہزار نفوس میں مختلف مدتہائے عمر پر بہرے گونگوں کا جو تناسب سابقہ
 پانچ مردم شماریوں کے وقت تھا وہ تخمینہ نشان (۲) میں درج کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا
 ہے کہ ذکور کی صورت میں بہرے گونگوں کا تناسب ۱۰ تا ۱۵ سالہ میعاد عمر پر سب سے بڑھا
 ہوا ہے اور ۵ تا ۱۰ سالہ میعاد عمر پر اس سے کچھ کم۔ ۱۵ اور ۲۰ سالہ عمر کے درمیان تناسب میں
 کاستگی ہے اور ۲۵ اور ۳۰ سالہ عمر کے درمیان پھر اضافہ ہے۔ اس کے بعد ۶۰ سالہ عمر تک تناسب
 تدریجاً تنزل پذیر اور اس کے بعد پھر بڑھ جاتا ہے۔ اناث کی صورت میں ۵ تا ۱۰ سالہ اور ۱۰ تا
 ۱۵ سالہ میعاد ہائے عمر میں برتر تناسبات پائے جاتے ہیں اور مؤخر الذکر میعاد پر تو تناسب سب سے ارفع
 ہے۔ ذکور کی طرح اناث کے تناسب میں بھی ۱۵ سالہ اور ۶۰ و زائد سالہ میعاد ہائے عمر کے درمیان
 اتار چڑھاؤ ہے لیکن اس حد تک نہیں پھیلتا جو ۱۰ تا ۱۵ سالہ مدت عمر پر ہے۔ اور یہ اعداد ظاہر کرتے
 ہیں کہ چونکہ بہرا گونگا پن اکثر پیدایشی ہوتا ہے اور جو لوگ اس میں مبتلا ہوتے ہیں انکی زندگی بالعموم
 کم ہوتی ہے۔ اسلئے اس نقص کا جلد علم ہو جاتا ہے اور بڑی عمروں میں تناسب گھٹتا جاتا ہے۔ اسکی
 توجیہ میں کہ پہلی دس سالہ عمروں میں بقا بلکہ اسکی مدت کے تناسب میں کمی کیوں ہے یہ امر واقعہ
 پیش کیا جاتا ہے کہ بموجب بیان رپورٹ مردم شماری ہند بابہ ۱۹۱۷ء والدین اپنی اولاد میں اس نقص

کا وجود اس وقت تک تسلیم نہیں کرتے جب تک ان کو اس کی خفیف یا مہم سہی بھی توقع باقی نہیں ہے کہ یہ نہیں نشوونما کا
کا تصور ہے۔ ۶۰ سالہ عمر کے بعد جو زیادتی پائی جاتی ہے اس کا سبب معلوم ہوتا ہے کہ بوجہ خفیف عمری جن لوگوں کی فوت ہمت
مستطیل ہوگئی ہو ان کو بھی تختہ جات میں بہرہ کو نگار حرج کر لیا گیا ہو گا۔

۱۹۱۱ء کے نمائندہ اعداد سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہرے گونگوں کی تعدادیں جو خطاط اس وہ سال دوران
میں واقع ہوئے وہ خاص طور پر ۵ اور ۳ سال کے درمیان عمر والے ذکور اور ۵ اور ۳ سال کے درمیان عمر والے ناٹ
میں پیدا ہوئے اور بہت مردوں کے حورتوں میں کمی زیادہ ہے۔ یہ ایک طرف تو اں امر کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے کہ والدین اپنی اولاد
کے تقاضے کے متعلق زیادہ خاصوشی اختیار کرتے ہیں



اور دوسری طرف اس امر کا کہ وہ سالہ ہمارے
ہرے گونگوں ناٹ میں بہت تباہی چائی ہوگی۔
ہر سیداد عمر پر جس کے ایک لاکھ نفوس میں
ہرے گونگوں کی تعداد بابت ۱۹۱۱ء کا مقابلہ ۱۹۲۱ء
کے ساتھ شکل مندرجہ حاشیہ میں کیا گیا ہے اس
شکل پر نظر ڈالئے ہی یقین ہو جائیگا کہ وہ سالہ دوران
میں ہرے گونگوں کی تعدادیں جو خطاط ہوئے وہ
انحصار ۵ سال سے کم عمریوں پر واقع ہوئے

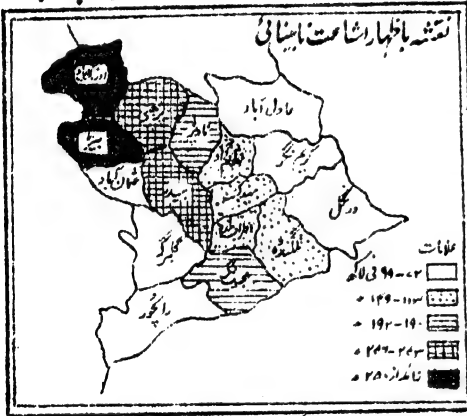
نامینائی

۲۱۲۔ امور عام۔ کل مسدور آبادی
کے منجملہ کم از کم فیصد ۶ نامینائی کی نصیب میں

گفتا رہیں انہوں کی تعداد اس وہ سالہ عرصہ میں تقریباً ۶ فیصد بڑھ گئی ہے جو بلاشبہ زیادہ با احتیاط شمار کی وجہ سے
بہ نسبت دوسرے تقاضے کے نامینائی زیادہ عام ہے اور اس کی تشفی بھی زیادہ آسان ہے۔ اسکے باعث جذبات
لہانت نہیں پیدا ہوتے اور یہی وجہ ہے کہ اس کے چھپانے کی خواہش نہیں کی جاتی جو لوگ اپنے بچوں یا اپنے
حاندان کی حورتوں کو دیوانگی بہرہ کو نگاہیں یا جذام کے ساتھ منسوب کرنے میں بہت متنازل رہتے ہیں وہ
بھی اگر ان میں کوئی نامینا ہو تو اس کے تسلیم کرنے میں طلاق تامل نہیں کرتے ہیں اس نقص کی حد تک کل
ملی اغراض کے لئے اعداد و شمار صحیح تسلیم کیے جا سکتے ہیں۔

یہ ایک عام مشاہدہ ہے کہ نایابی نسبت ممالک معیار کے مالک حارہ میں بالعموم زیادہ ہوتی ہے۔ ۱۹۱۱ء کے اعداد و شمار کے بموجب ہندوستان کی آبادی کے ہر دس ہزار نفوس میں ۱۷ نایاب تھے اس کے مقابلہ میں اکثر ممالک یورپ اور ممالک متحدہ امریکہ میں ۸ تا ۹ تھے۔ اعداد متذکرہ سابقہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس ملک کے اندھوں کا تناسب انگلستان و ویلز کے تناسب سے تقریباً المضاہف ہے۔ نایابی کے اسباب بالعموم موسمی گرما کے آفتاب کی تابش بلا روشندان باورچھانوں میں دھواں دینے والے ایندھن کا استعمال، غرابہ کی تنگ کوٹھڑیوں میں بلا چھنی کے مٹی کے تیل کے چسراغ اور امر میں چشم سے عام لاپرواہی اور غفلت بیان کئے جاتے ہیں۔

۲۱۳- تقسیم و تفاوت - ہر ضلع کے نایابوں کا تناسب نقشہ ذیل میں دکھایا گیا ہے۔ برصغیر



دواؤنگی کے نایابی تلنگانہ میں (۱۵ فی لاکھ) بمقابلہ مرہٹواری (۱۹۴ فی لاکھ) کے کم شائع ہے۔ درجہ اولیٰ لاکھ نفوس آبادی ۲، نایابی کے ساتھ تلنگانہ میں کمترین تناسب رکھتا ہے کریم نگر اور عادل آباد اس سے کچھ زیادہ ہیں جن میں فی لاکھ نفوس آبادی ۸ نایاب ہیں۔ بلکہ ان سے اور بالا ہے جہاں کا تناسب

فی لاکھ نفوس ۹۹ ہے۔ سب سے ارفع تناسب (۱۹۰ فی لاکھ نفوس) محبوب نگر کو حاصل ہے لیکن تلنگانہ کا یہ ارفع تناسب مرہٹواری کے (۸) اضلاع کے منجملہ (۶) اضلاع کے تناسب سے بہت کم ہے۔ مرہٹواری کا کمترین تناسب (۸۰ فی لاکھ) راجپور میں اور ارفع ترین تناسب (۲۴۰ فی لاکھ) بیٹرس میں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس معذوری کی اشاعت مقدار بارش کے ساتھ بالکل متفاوت رہتی ہے۔ یہ زیادہ تر ان خطوں میں پائی جاتی ہے جہاں آب و ہوا خشک اور گرد اور تابش آفتاب بہت زیادہ ہے اور اس کی کمی ان مقامات پر ہے جہاں کثرت بارش گرد کو دبا رکھتی ہے اور زمین کی سطح کو تروتازہ رہنے سے ڈھانک دیتا ہے اس لئے یہ مقامات کم از کم تروتازہ رہنے کے

ملاحظہ سے بخوبی ہو جائیگی۔ مثلاً مجموعہ نگر میں مقدار بارش کمترین ہے اور اس کے نایائیوں کا تناسب تلنگانہ بھر میں سب سے ارفع ہے۔ اس کے برعکس عادل آباد میں جہاں مقدار بارش سب سے زیادہ ہے اندھوں کا تناسب سب میں کمترین ہے۔ اس خطہ کے دوسرے اضلاع بھی کم و بیش اسی قاعدہ کے متبع معلوم ہوتے ہیں بجز نظام آباد کے جہاں کی مقدار بارش بھی مقبول ہے اور جزائری کے نقص میں بھی نسبتاً زیادہ گرفتار ہے۔ مرٹھوڑی میں بھی اورنگ آباد اور میٹھ جہاں بارش بہت کم ہے اس نقص میں زیادہ مبتلا ہیں۔

دوسرے اضلاع بھی قلت آب کے تناسب

نام ضلع	ترتیب بلحاظ	
	اشاعت نایائی	مقدار بارش
بلدہ	۶	۴
عادل آباد	۹	۸۲
نظام آباد	۸	۵
مرٹھوڑی	۳	۱۶
تلنگانہ	۵	۳۹
اورنگ آباد	۲	۶
مرٹھوڑی	۱	۶
مرٹھوڑی	۲	۱۲
مرٹھوڑی	۳	۵
مرٹھوڑی	۴	۳
مرٹھوڑی	۵	۳
مرٹھوڑی	۶	۳
مرٹھوڑی	۷	۳
مرٹھوڑی	۸	۳
مرٹھوڑی	۹	۳
مرٹھوڑی	۱۰	۳

کے ساتھ کم و بیش نایائی میں مبتلا ہیں۔ راجپور کی توضیح اس بارہ میں شکل معلوم ہوتی ہے کیونکہ خطہ مرٹھوڑی میں اس ضلع کی مقدار بارش کمترین ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ نایائی سے بھی نہایت محفوظ ہے۔

سم ۲۱ تقسیم بلحاظ جنس و عمر۔ جیسا کہ زیرِ قلم ذکر ہو چکا ہے صرف نایائی ہی ایک ایسا نقص ہے جس میں مردوں سے زیادہ عورتیں مبتلا ہیں۔ ایک ہزار معذور ذکور کے مقابلہ میں اثاث کی تعداد (۱۰۱۶) ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اولاً مردوں سے زیادہ عورتیں گھروں میں مجبوس رہتی ہیں جو بالعموم ہوادار نہیں ہوتے۔ اور اس طرح پرچہ لھوں سے جو دھواں نکلتا ہے اُس سے بہت ایذا پاتی ہیں اور دوسرے یہ کہ ملتی اور بستراجی امداد سے مقابلہ مردوں کے کم استفادہ کرتی ہیں کیونکہ وہ دو خانوں میں بہت کم رجوع ہوتی ہیں۔

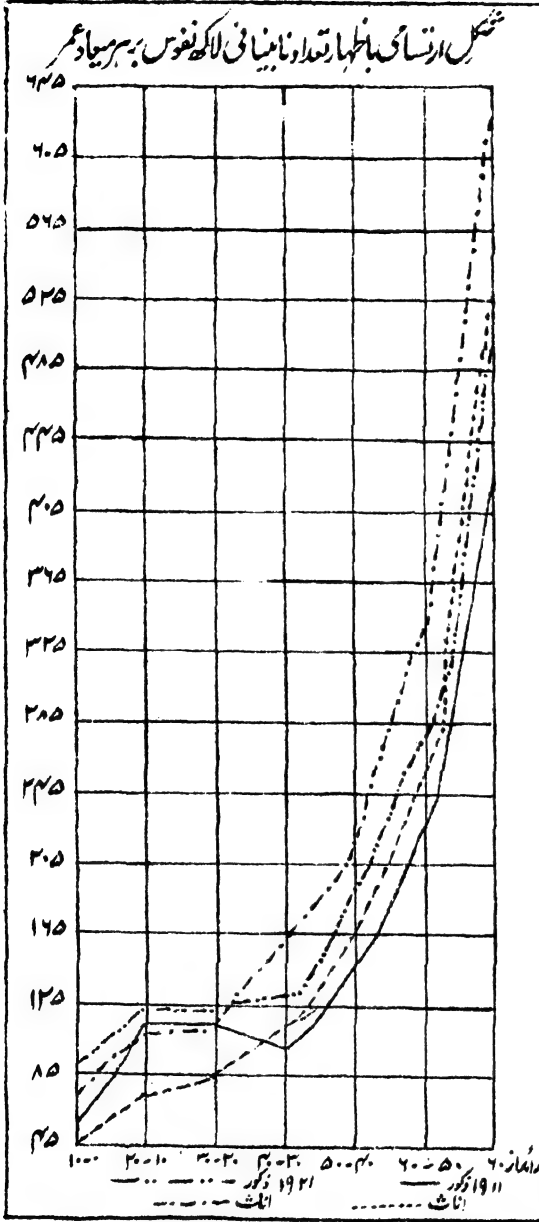
ہمسجنس کے ایک لاکھ نفوس میں اندھوں کا تناسب باعتبار اثاث کے (۱۵۴) اور باعتبار ذکور کے (۱۵۰) ہے۔ یہ تناسبات تلنگانہ میں (۱۳۱) ذکور اور (۱۱۴) اثاث اور مرٹھوڑی میں علی الترتیب (۱۸۹) اور (۲۰۰) ہوتے ہیں۔ بلدہ حیدر آباد اور تلنگانہ کے چار اضلاع اور مرٹھوڑی کے چار اضلاع میں معذور عورتوں کا تناسب بمقابلہ مردوں کے بڑھا ہوا ہے۔ اور مت مؤخر الذکر کا تناسب مت اول الذکر کے تناسب سے بہت زیادہ ہے۔ یہ امر بھی بطور کلیہ بیان کیا جاسکتا ہے

۲۸۸
 کہ جن مقامات پر انسانی کائنات کم ہے وہاں موزیادہ قبلا میں اور جہاں تناسب جھٹھا ہوا ہے وہاں عورتیں زیادہ موزیادہ
 منصبیت میں تختہ خمیر نشان (۱) سے معلوم ہوگا کہ لنگانہ کے بجائے درغل میں باعتبار ذکور کے نامیادوں کا تناسب کترین ہے (۲) یعنی ۹
 فی لاکھ (۱ اور عادل آباد میں باعتبار انات کے کترین تناسب (۲) ہے۔ دونوں جنسوں کے لحاظ سے ارفع ترین تناسب علی الترتیب
 (۱۰۶) اور (۲۰۳) کا ضلع جنوبی گریں پایا جاتے ہیں موزیادہ میں باعتبار ذکور انات دونوں کے اندھوں کا کترین تناسب پچھو کو حال
 ہے اور ارفع ترین تناسب باعتبار ذکور کے اورنگ آباد اور باعتبار انات کے پیر کو حال ہے۔

بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے لنگانہ میں ہنرس کے ایک لاکھ نفوس میں ۸۸ نامیادہ اور ۱۰ نامیادہ عورتوں کا اضافہ ہوا ہے اور اسکے مقابلہ
 موزیادہ میں تناسب اضافہ مردوں میں ۲۴ اور عورتوں میں ۶۰ کا ہوا ہے میری معلوم ہوتا ہے کہ وہ لگژری میں اس خطہ کے اعداد کے تخمینہ میں
 بہت کمی مونی تھی اور اس نے فی الحال جزیراتی معلوم ہوتی ہے وہ خالصاً محبت شمار پر محمول ہو سکتی ہے اس کی مزید تائید اس امر سے
 بھی ہوتی ہے کہ لنگانہ کے (۳) ضلع میں ذکور کے تناسب میں اور ۵ ضلع میں انات کے تناسب میں اضافہ ہوا ہے تو موزیادہ
 کے کل اضلاع باعتبار ذکور و انات دونوں کے تناسب میں کثیر اضافہ ظاہر کر رہے ہیں۔

تختہ خمیر نشان (۲) پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ انسانی ایک ایسی معذوری ہے جو ضعیف العمری کی ساتھ بالخصوص شریک بنتی ہے
 اندھوں کا سب سے ارفع تناسب ذکور و انات دونوں میں ۶۰ و ۲۰ سالہ عمر میں پایا جاتا ہے نامیادہ آبادی میں تقریباً ۱۵
 فیصدی ذکور اور (۱۱) فیصدی انات (۸۸ سال سے زیادہ عمر والے ہیں۔ پہلی خیال عمر پر (۲۰ تا ۲۹) جس سے پیدائشی نامیادہ
 ظاہر ہوتی ہے عورتوں کا غلبہ ہے۔ غلبہ پچھو ۲۰ تا ۲۹۔ ۳۰ تا ۳۹۔ ۴۰ تا ۴۹۔ ۵۰ تا ۵۹۔ ۶۰ و ۲۰ سالہ میادہ کے عمر پر ظاہر ہوتا ہے
 بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے تناسب کے ذکور میں: ۲۰ تا ۲۹۔ ۳۰ تا ۳۹۔ ۴۰ تا ۴۹۔ ۵۰ تا ۵۹۔ ۶۰ و ۲۰ سالہ میادہ کے عمر پر زیادتی ہے
 اور انات میں: ۲۰ تا ۲۹۔ ۳۰ تا ۳۹۔ ۴۰ تا ۴۹۔ ۵۰ تا ۵۹۔ ۶۰ سالہ عمر پر زیادتی ہوئی ہے۔ اس سے یہ شرح ہوتا ہے کہ نامیادوں میں
 شرح اموات ۵ تا ۳ سالہ عمر کے درمیان زیادہ ہے۔

مرد و جنس کے نامیادوں کی تعداد کا تفاوت مختلف دو سالہ مدت ہائے عمر پر بدوران ۱۹۱۱ء تا ۱۹۲۱ء شکل ازسانی
 مندرجہ حاشیہ میں دکھایا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ نامیادہ ضعیف العمری کا ایک مرض ہے۔ ابتداً طفولیت
 کے زمانہ میں بہت کم اس میں مبتلا ہوتے ہیں اور زیادتی عمر کے ساتھ ساتھ انکی تعداد بڑھتی جاتی ہے جبکہ نامیادہ نفوس کے
 منجمد ۸۸ فیصد ۴۰ سال سے زائد عمر والے ہیں اور ۲۳ فیصد ۶۰ سال کے پورے ہیں۔ ان اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی
 کے عام اسباب میں سہابیت عام سبب پھولا یا جالا ہوتا ہے جو بڑی عمر میں پیدا ہوجاتا ہے شکل حاشیہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے
 کہ ۳۰ سالہ عمر کے بعد اس میں عورتیں مردوں سے زیادہ مبتلا ہوتی ہیں جس کی وجہ بلاشبہ وہ کمزوری ہے جو کھانا پکاتے وقت
 دھویں کے شر سے پیدا ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ بہت کم عورتیں شفا خانوں میں جا کر پھولا یا جالا کھلانے کے لئے عمل جراحی
 کراتی ہیں۔



۲۱۵ مرخصان موتیابند۔
علوم ہوتا ہے کہ پہلے موتیابند کے
مرخصوں کی تعداد کا داخلہ نہیں رکھا
جاتا تھا اور اس لئے سرشتہ طبابت
سے اس وہ سالہت کے صرف
نصف آخر کے اعداد حسب صراحت
ذیل ہدست ہو سکے موتیابند کی
کامیاب عمل جراحی کی بالا وسط سالانہ
تعداد ۲۵ پڑتی ہے اسکے مقابلہ میں
میسور کا اوسط ۶۵۸ اور بڑدے کا
۵۶ ہوتا ہے۔

سال	تعداد مرخصان موتیابند میں میں چھٹی کیا گیا
۱۳۲۶ (۱۹۱۶ - ۱۹۱۷)	۱۹۶
۱۳۳۷ (۱۹۱۷ - ۱۹۱۸)	۲۳۷
۱۳۳۸ (۱۹۱۸ - ۱۹۱۹)	۳۰۸
۱۳۳۹ (۱۹۱۹ - ۱۹۲۰)	۲۹۹
۱۳۴۰ (۱۹۲۰ - ۱۹۲۱)	۲۴۷

جُذام

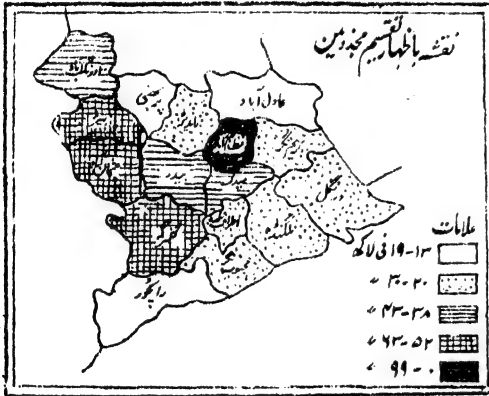
۲۱۶۔ اُمور عام جیساں قبل ذکر ہو چکا ہے
اکثر امراض ایسے ہیں جو جذام سے ارتسائ
رکھتے ہیں اور یہ واقعہ ہے کہ اس لئے کے

گیٹھ خرم اند نے ان افراد کے نمونہ جو بطور جذامی کے اُن کے سامنے پیش کئے گئے تھے فیصد ۱۰ آدمیوں کو ایسا پایا
جو دوسرے امراض میں مبتلا تھے۔ شمار کنندگان کو ہدایت دی گئی تھی کہ جس کو جذام میں درج نہ کریں بہر حال اسکا امکان
ہے کہ نادانف من شمار کنندوں کی تشخیص نے جذامیہ اندراجات میں اضافہ کر دیا جو فی الحقیقت اس مرض میں مبتلا
نہ ہوں اور بعض ایسے اندراجات متروک کر دئے ہوں جو واقعی مبتلا ہوں انکے علاوہ وہ فروگزاشتیں بھی ہیں

جوان خفا کی وجہ سے پیدا ہوئی ہوں اور ان کی تعداد اناٹ کی صورت میں متدہ ہوگی جیسا کہ اس امر سے مترشح ہوتا ہے کہ حیدری عورتوں کا تناسب بمقابلہ ہزار ذکور صرف ۴۱۹ ہوتا ہے۔

اس دہلی میں جو اعداد و اقلیت رہتے ہیں وہ ۱۹۱۱ء کے اعداد پر فیصدہ ۱۱ سے زیادہ کا اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ اضافہ صحت شمار پر مبنی ہے ورنہ انہیں کمی ہونی چاہیے مگر کیونکہ اس دہ سالہ دوران میں ملک کی عام آبادی میں انحطاط ہوا ہے اور بمقابلہ صحیح اور تندرست انسانوں کے مختصر عمر رکھنے والے اور ناتوان جذامیوں کے زیادہ قتلے مصائب ہو سکتا تھا۔

۲۱۔ تقسیم و تفاوت مجذومین۔ نقشہ ذیل میں امراض جذام کی تقسیم کل ملک سرکار عالی میں دکھائی گئی ہے اور ہر ضلع میں اس کا تناسب بھی ظاہر کیا گیا ہے ان کا تناسب فی لاکھ نفوس ۳۴ ہے (تلنگانہ ۳۰ اور مرہٹواری ۳۸) اور اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۲۸ مختصا نظام آباد میں جذامیوں کا تناسب رہے بڑھا ہوا (۹۹ فی لاکھ) ہے اور راجپور میں سب سے کم (۱۳ فی لاکھ) ہے۔ لیکن اگر دارالمجذومین نظام آباد کے دہ مرضی (۱۴۷) جنکی ولادت ضلع نظام آباد کے باہر ہوئی ہے

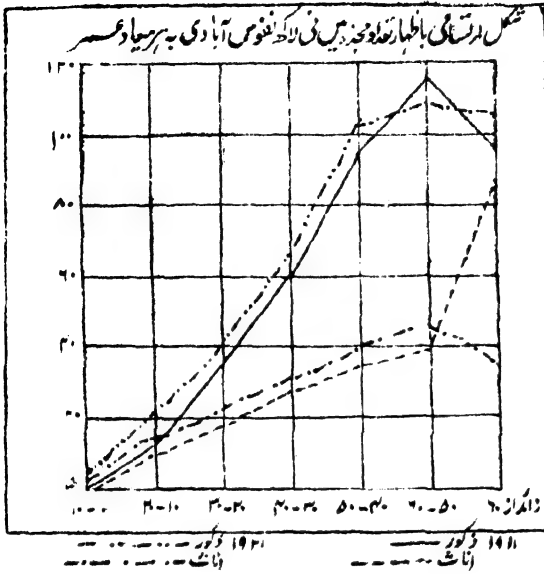


ضلع کی میزان (۴۹۳) سے خارج کر دئے جائیں تو تناسب گھٹ کر فی لاکھ ۶۹ رہ جاتا ہے۔ لیکن اس حالت پر بھی یہ تناسب کل ممالک محروسہ میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔ بہر حال کسی نہ کسی طرح یہ ضلع مرض جذام میں بری طرح آلودہ معلوم ہوتا ہے اور ریورنڈ کہ مہتمم دارالمجذومین کا قیاس تو یہ ہے کہ اس ضلع میں مجذوم کا تناسب اس سے بہت زیادہ ہے جو مردم شماری کے اعداد ظاہر کرتے ہیں۔ بلکہ حیدر آباد کا تناسب فی لاکھ نفوس آبادی صرف ۱۶ ہے اور اضلاع تلنگانہ میں باستثناء نظام آباد کے تناسب فی لاکھ ۱۵ (عادل آباد) سے فی لاکھ ۳۴ (میدک) تک متفاوت ہے۔ مرہٹواری میں اسکی وسعت زیادہ ہے اور تناسب فی لاکھ راجپور کے ۱۳ سے بیڑ اور عثمان آباد کے ۶۲ تک مختلف ہے۔ یہ مرض بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹواری میں زیادہ شائع ہے جیسا کہ اس امر سے واضح ہوتا ہے کہ خطہ اول الذکر کے (۳) اضلاع میں فی لاکھ نفوس آبادی ۳۰ یا کچھ زیادہ کا تناسب ہے تو سمت موخر الذکر کے (۵) اضلاع میں اس سے بہت بالاتر

اس خطرناک مرض کے گرفتاروں میں ضلع عادل آباد کی حالت اتر ہے فی لاکھ ذکور ۹۲ اور فی لاکھ
اناث ۴۶ اس میں مبتلا ہیں۔ پھر کاتنا سب اس مرض کے اعتبار سے کمترین یعنی علی الترتیب فی لاکھ
(۱۱۷ اور ۹۱) ہے۔

۲۱۸۔ تقسیم بلحاظ جنس و عمر۔ ۱۹۱۱ء کے سالہ تناسب کا حالیہ تناسب سے مقابلہ کرنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کے جذامی مردوں کا تناسب فی لاکھ ۴۱ سے بڑھ کر
۴۷ اور جذامی عورتوں کا تناسب ۱۷ سے ۱۹ ہو گیا ہے تو ننگانہ میں ذکور کا تناسب ۴۲ سے ۴۸ تک
گھٹ گیا ہے اور اناث کا تناسب ۱۷ سے بڑھ کر ۱۹ ہو گیا ہے مرٹواڑی میں البتہ ذکور اور اناث
دونوں کے تناسب میں معتد بہ اضافہ اول الذکر میں ۳۹ سے ۴۳ اور موخر الذکر میں ۴۱ سے ۴۲
فی لاکھ ہوا ہے۔ سب سے زیادہ اضافہ ذکور کے اعتبار سے (۴۸ فی لاکھ) میدک میں اور اناث
کے اعتبار سے (۱۸) گلبرگ میں رونما ہوا ہے۔ اس کا ذکر ضروری ہے کہ میدک کا اضافہ حقیقی نہیں
معلوم ہوتا۔ اس ضلع کے تناسب کا ۱۹۱۱ء اور ۱۹۰۱ء میں بہت کم اندازہ کیا گیا تھا اور یہی وجہ
ہے کہ اس وقت اس قدر اضافہ معلوم ہوتا ہے۔ ننگانہ کے بقیہ اضلاع کے منجملہ نظام آباد اور
محبوب نگر میں دونوں ذکور و اناث جذامیوں میں علی الترتیب (۵) و (۴) اور (۱۱) و (۵) فی لاکھ
آبادی جنس اضافہ ہوا ہے اور عادل آباد میں باعتبار تناسب ذکور ایک کا اور کریم نگر میں باعتبار
تناسب اناث ۴ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے برخلاف اکثر اضلاع مرٹواڑی کے تناسب میں بہت
اضافے ہوئے ہیں۔

تختہ ضمیمہ نشان (۲) کے ملاحظہ سے واضح ہو گا کہ مجموعی لحاظ سے اس مرض کا زیادہ
خطرہ ۳۰ اور ۶۰ سالہ عمر کے درمیان ہوتا ہے۔ تختہ جات عمر کے فی شب و فرار جذامیوں کو
پرینت دیگر پنج سالہ میعاد ہائے عمر ۳۵ تا ۴۰، ۴۵ تا ۵۰، ۵۰ تا ۶۰ کے ۳ تا ۴
ہم تا ۴۵، ۵۰ تا ۵۵، اور ۶۰ و زائد سالہ عمروں پر بہتہ و کثیر ظاہر کرتے ہیں۔ اس میں شبہ
نہیں کہ اس مرض کا حملہ کم سنی اور بالغ العمری میں ہوتا ہے اور مرغن کی عمر کو بہت گھٹا دیتا ہے
اسلئے معقولیت کیساتھ توقع کی جاسکتی ہے کہ جذامیوں میں ۶۰ یا اس سے زائد عمر پر بہت
کم زندہ رہتے ہوئے لیکن مشکل مندرجہ حاشیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت حال ایسی نہیں
ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تختہ جات عمر درست نہیں ہیں۔ ۱۹۱۱ء میں ۶۰ و زائد عمر پر
اناث کے جواند جات ہوئے ہیں اس کی مزید وضاحت شکل حاشیہ سے ہو جاتی ہے



۱۰ سال سے کم عمر پر جو سیویک متناسبیت کم ہے
۱۰ سالہ عمر کے بعد ہر ویس سال سیاد پر ۶۰ سالہ عمر تک
معتد بہ متناسب پیا جاتا ہے اور اسکے بہ تناسب
میں گھٹا ہے۔

۲۱۹۔ تقاضی جمائی بلحاظ اقوام۔

تختہ حاشیہ سے واضح ہو گا کہ بلحاظ
کثرت تعداد اہمیت رکھنے والی چاروں
قومیں کل تقاضی جسمانی کے اعتبار سے
مجموعی طور پر کس درجہ متاثر ہوئی ہیں اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر مسلمان

ان تقاضی میں زیادہ گرتا ہیں اور اقوام قدیر سے کم ہندو
مسلمانوں سے کم اور عیسائی ہندو سے بھی کم بنتا ہیں۔

قوم	ہندو	عیسائی	اقوام قدیر
تعداد ضروری	۲۵۰۱۳	۲۲۰۰۰	۸۴۲
تناسب فی لاکھ	۲۳۵	۲۴۶	۱۹۵

۲۲۰۔ تقسیم بلحاظ ذات یا قوم۔ ہر در خط ہائے قدرتی کے معذورین کے تناسب کا مقابلہ

تعداد فی لاکھ نفوس ہر قبیلہ کے					
خطہ قدرتی		جنون		بہر کوٹھکاپین	
ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
۳۰	۲۴	۲۳	۱۶	۱۱۳	۱۱۶
۱۶	۱۰	۳۱	۳۰	۱۸۹	۲۰۰
۲۱	۵۳				

تختہ حاشیہ میں کیا گیا ہے صرف
دیوانگی کے لحاظ سے تلنگانہ میں زیادہ
بقلم ہیں اور دوسرے قوموں تقاضی
کے اعتبار سے مرٹواڑی کی حالت
خسار ہے۔ یہ ذکر بے محل نہ ہو گا

کہ ملک سرکار مالی میں رہنے والی اہم قوموں کے منجملہ ہندو۔ عیسائی اور اقوام قدیرہ بقلم مرٹواڑی
کے تلنگانہ میں بہ تعداد کثیر رہتے ہیں اور صرف مسلمان ہی ایسے ہیں جن کی غالب تعداد مرٹواڑی
میں بود و باش رکھتی ہے جیسا کہ تختہ حاشیہ پر ایک نظر ڈالنے

قوم	تناسب ہندو	تناسب عیسائی
مرٹواڑی	تلنگانہ	مرٹواڑی
۴۸	۵۲	۴۸
۵۶	۴۴	۴۴
۳۲	۶۸	۳۰

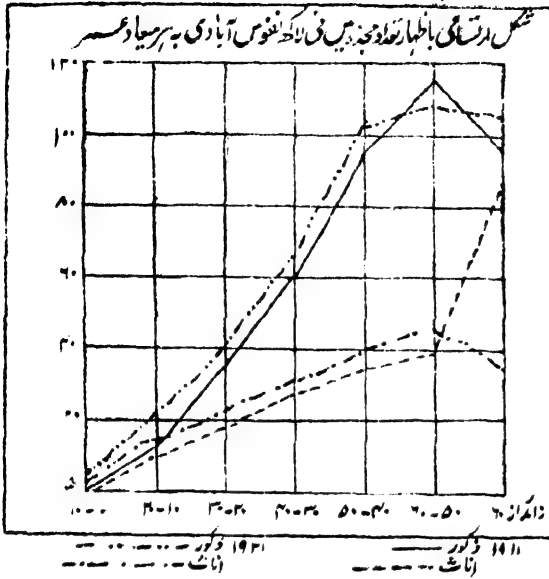
سے معلوم ہو جائیگا۔ مختلف ہندو ذاتوں کے منجملہ کوئی ذات میں
ذکور و اناث دونوں اعتبار سے دیوانوں کا تناسب بہت زیادہ
ہے مبنی ہر قبیلہ کے ایک لاکھ نفوس میں ۱۲۳ ذکور اور ۵۰ اناث

کوئی کے بعد گوٹھ لا کا درجہ ہے۔ چونکہ یہ دونوں ذاتیں معاشرتی توازن میں فروتر درجہ پر ہیں اس لئے

ان میں زیادہ نرسکرات کا رواج ہی اس مرض کا موجب معلوم ہوتا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس دہلیہ میں کولیوں کی ذات کے تحتہ جات میں کوئی نہ کوئی غلطی ہوتی ہے جس کی وجہ سے کل نقائص میں ان کا تناسب سب سے بڑھا ہوا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں کولی ۲۶,۸۴۰ تھے اور ۱۹۲۱ء میں ان کی مجموعی تعداد صرف ۳۹,۸۱۹ ظاہر ہوئی اس سے مترشح ہوتا ہے کہ یا تو سابقہ مردم شماری میں ان کی تعداد میں بہت بگاڑ کیا گیا تھا یا ان میں سے اکثر نے اس مردم شماری میں اپنے آپ کو دوسری ذاتوں کے تحت درج کرایا ہے۔ یہ صحیح بھی مان لیا جائے تو اس کی وضاحت ممکن نہیں معلوم ہوتی کہ اس ذات کو باعتبار نقائص اس کا موجودہ ناقابل رشک مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا۔

اس دہ سالہ دوران میں مندر بہترسی بہمن۔ کاپو اور کومٹی میں فی لاکھ نفوس دیوانے مردوں کے تناسب میں (۱) سے (۲۹) تک انحطاط ہوا ہے۔ تلگا۔ سائے۔ ونگر۔ لنگایت۔ گلار۔ مرہ۔ گونڈلا اور کولی کے اسی تناسب میں فی لاکھ آبادی ذکور (۱) سے (۱۰۶) تک ترقی ہوئی ہے۔ دیوانی عمر توں کے لحاظ سے صرف چار ذاتیں یعنی کومٹی۔ ونگر۔ کاپو اور تلگا ۱۹۱۱ء کے تناسب سے کمتر تناسب کا اظہار کرتی ہیں اور کمی فی لاکھ نفوس آبادی اناث (۱) سے (۶) تک ہوتی ہے۔ مترسی اور سائے وہی تناسب رکھتے ہیں جو دس سال قبل رکھتے تھے اور بقیہ ذاتیں نسبتاً زیادہ مبتلائے آزار معلوم ہوتی ہیں۔ کولی میں تو سب سے زیادہ اضافہ ہے یعنی (۴۵) فی لاکھ اناث کل ذاتوں اور اقوام میں جنون سے سب سے کم متاثر بیڑ مرد اور مغل عورتیں معلوم ہوتی ہیں۔ کومٹی جو ۱۹۱۱ء کے اعداد کے لحاظ سے اس مرض میں زیادہ مبتلا تھے اب اپنی حالت کو اس دہ سالہ دوران میں بہت کچھ سنبھالتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس ذات نے جو دیوانوں کا تناسب ظاہر کیا ہے وہ دوسری چھ ذاتوں کے تناسب سے بھی کمتر ہیں۔

اب دوسری قوموں کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں مغل جنون میں زیادہ مبتلا ہیں اور ان کا تناسب مرض جنس کے ایک لاکھ نفوس میں ۳۶ ذکور اور ۴۴ اناث کا ہے۔ یہ تناسب ۱۹۱۱ء کے علی الترتیب (۱۱) اور (۶) کے تناسب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس قوم کی تعداد میں فیصد ۴۹ کی حد تک اضافہ ہوا ہے اور اس لئے معذوریں کی تعداد میں جو زیادتی ہے وہ صحت شکار اور صحت اندراج کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے۔ مغل کے بعد شیخ کا درجہ ہے اور ان کے بعد سید اور پٹھان ہیں۔ ان تینوں قوموں میں مجنون عورتوں کا تناسب مجنون مردوں کے تناسب سے کم ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجموعی طور پر کل اسلامی قوموں کا کمترین تناسب اناث (۱۰) فی لاکھ (مخصوص ۳۵



۱۰ سال سے کم عمر پر فی صدیوں کا تناسب بہت کم ہے
۱۰ سالہ عمر کے بعد ہر دس لاکھ آبادی پر ۶۰ سالہ عمر تک
مستندہ و متوازن پایا جاتا ہے اور اسکے بعد تناسب
میں گھٹا ہے۔

۲۱۹۔ تقاضا جن جسمانی بلحاظ اقوام۔

تختہ حاشیہ سے واضح ہو گا کہ بلحاظ
کمیت تعداد اہمیت رکھنے والی چاروں
قومیں کل تقاضا جسٹانی کے اعتبار سے
مجموعی طور پر کس درجہ متاثر ہوئی ہیں اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر مسلمان

ان تقاضوں میں زیادہ گرفتاریں اور اقوام قدیر سے کم ہوتی
مسلمانوں سے کم اور عیسائی ہندو سے بھی کم بنتا ہے۔

قوم	ہندو	تعداد و معذرتیں	تناسب فی لاکھ
ہندو	۲۵۰۱۳	۲۳۵	۲۳۵
مسلمان	۳۲۰۰	۲۴۶	۲۴۶
عیسائی	۱۳۵	۱۹۵	۱۹۵
اقوام قدیر	۸۴۲		

۲۲۰۔ تقسیم بلحاظ ذات یا قوم۔ ہر دو خطہ ہائے قدرتی کے معذرتیں کے تناسب کا مقابلہ

خطہ قدرتی	تعداد فی لاکھ نفوس ہر قبیلہ جملہ				جنس		بہر کوٹنگا پن		نامیاتی		جسمانی	
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث
تلنگانہ	۳۰	۲۴	۲۳	۱۴	۱۱۳	۱۱۶	۴۰	۱۹				
مرہٹواری	۱۶	۱۰	۴۱	۳۰	۱۸۹	۲۰۰	۵۳	۲۱				

تختہ حاشیہ میں کیا گیا ہے صرف
دیوانگی کے لحاظ سے تلنگانہ میں زیادہ
بتلا ہیں اور دوسرے قوموں تقاضوں
کے اعتبار سے مرہٹواری کی حالت
خسب ہے۔ یہ ذکر بے محل نہ ہو گا

کہ ملک سرکاری میں رہنے والی اہم قوموں کے منجملہ ہندو۔ عیسائی اور اقوام قدیرہ بمقابلہ مرہٹواری
کے تلنگانہ میں بہ تعداد کثیر رہتے ہیں اور صرف مسلمان ہی ایسے ہیں جن کی غالب تعداد مرہٹواری
میں بود و باش رکھتی ہے جیسا کہ تختہ حاشیہ پر ایک نظر ڈالنے

قوم	تناسب فی صدی	مرہٹواری
ہندو	۵۲	۴۸
مسلمان	۴۴	۵۶
اقوام قدیر	۶۸	۳۲
عیسائی	۸۰	۲۱

سے معلوم ہو جائیگا۔ مختلف ہندو ذاتوں کے منجملہ کوئی ذات میں
ذکور و اناث دونوں اعتبار سے دیوانوں کا تناسب بہت زیادہ
ہے مینی ہر قبیلہ کے ایک لاکھ نفوس میں ۱۳۳ ذکور اور ۵۰ اناث

کوئی کے بعد گوٹھ لاکھ درجہ ہے۔ چونکہ یہ دونوں ذاتیں معاشرتی توازن میں فروتر درجہ میں ہیں اس لئے

ان میں زیادہ نرسکرات کا رواج ہی اس مرض کا موجب معلوم ہوتا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس دہلیس کو لیوں کی ذات کے تختہ جات میں کوئی نہ کوئی غلطی ہونی ہے جس کی وجہ سے کل نقائص میں ان کا تناسب سب سے بڑھا ہوا ہے۔ ۱۹۱۱ء میں کوئی ۲۶۶،۸۴۰ تھے اور ۱۹۲۱ء میں ان کی مجموعی تعداد صرف ۳۹،۸۱۹ ظاہر ہوئی اس سے مترشح ہوتا ہے کہ یا تو سابقہ مردم شماری میں ان کی تعداد میں بہت مجال الغم کیا گیا تھا یا ان میں سے اکثر نے اس مردم شماری میں اپنے آپ کو دوسری ذاتوں کے تحت درج کرایا ہے۔ یہ صحیح بھی مان لیا جائے تو اس کی وضاحت ممکن نہیں معلوم ہوتی کہ اس ذات کو باعتبار نقائص اس کا موجودہ ناقابل رشک مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا۔

اس دہ سالہ دوران میں مندر متراسی۔ برہمن۔ کا پو اور کوٹھی میں فی لاکھ نفوس دیوانے مردوں کے تناسب میں (۱۱) سے (۲۹) تک اخطا ہوا ہے۔ تلگا۔ سالے۔ دمنگر۔ لنگایت۔ گلار۔ مرہٹہ۔ گونڈلا۔ اور کوئی کے اسی تناسب میں فی لاکھ آبادی ذکر (۱۱) سے (۱۰۶) تک ترقی ہوئی ہے۔ دیوانی عمر توں کے لحاظ سے صرف چار ذاتیں یعنی کوٹھی۔ دمنگر۔ کا پو اور تلگا ۱۹۱۱ء کے تناسب سے کمتر تناسب کا اظہار کرتی ہیں اور کمی فی لاکھ نفوس آبادی انات (۱) سے (۶) تک ہوتی ہے مگر اسی اور سالے وہی تناسب رکھتے ہیں جو دس سال قبل رکھتے تھے اور بقیہ ذاتیں نسبتاً زیادہ متبلائے آزار معلوم ہوتی ہیں۔ کوئی میں تو سب سے زیادہ اضافہ یعنی (۴۵) فی لاکھ انات کل ذاتوں اور اقوام میں جنون سے سب سے کم متاثر بیدر مرد اور مغل عورتیں معلوم ہوتی ہیں۔ کوٹھی جو ۱۹۱۱ء کے اعداد کے لحاظ سے اس مرض میں زیادہ متبلا تھے اب اپنی حالت کو اس دہ سالہ دوران میں بہت کچھ سنبھالتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اس ذات نے جو دیوانوں کا تناسب ظاہر کیا ہے وہ دوسری چھ ذاتوں کے تناسب سے بھی کمتر ہیں۔

اب دوسری قوموں کا لحاظ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں منہل جنون میں زیادہ متبلا ہیں اور ان کا تناسب برہمن کے ایک لاکھ نفوس میں ۳۶ ذکر اور ۴۹ انات کا ہے۔ یہ تناسب ۱۹۱۱ء کے علی الترتیب (۱۱) اور (۶) کے تناسب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس قوم کی تعداد میں فیصد ۴۹ کی حد تک اضافہ ہوا ہے اور اس لئے معذورین کی تعداد میں جو زیادتی ہے وہ صحت شکار اور صحت اندراج کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے۔ منہل کے بعد شیخ کا درجہ ہے اور ان کے بعد سید اور پٹھان ہیں۔ ان تینوں قوموں میں مجنون عورتوں کا تناسب مجنون مردوں کے تناسب سے کم ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجموعی طور پر کل اسلامی قوموں کا کمترین تناسب انات (۱۰) فی لاکھ (مخصوص ۴۵

ہندو ذاتوں میں سے (۷) کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے تو ان کا ارفع تناسب (۴۹ فی لاکھ) باستثناء ایک ذات کے کل ہندو ذاتوں کے ارفع تناسب سے بالاتر ہے۔ ذکر کے تناسب کے اعتبار سے ان کا کمترین تناسب (۱۸) ہندو ذاتوں کے تناسب سے انزوں ہے اور ان کا ارفع تناسب (۲۲) ہندو ذاتوں کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں نسبتاً ہندو سے زیادہ ہنوں پھیلا ہوا ہے۔ دارالمبائین کے اعداد بھی اس خیال کے مؤید معلوم ہوتے ہیں۔

دینی عیسائی اور گونڈ مسلمانوں سے بہتر حالت میں نہیں معلوم ہوتے۔ ان میں نہ صرف دونوں جنوبی مرد اور جنوبی عورتوں کا تناسب ہی بڑھا ہوا ہے بلکہ سلاۃ کے اعداد کے مقابلہ میں بھی بہت اضافہ معلوم ہوتا ہے۔

گونڈ اور لمباڑوں میں بمقابلہ مردوں کے عورتوں پر دیوانگی کا اثر زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ بہرے گونگے پن میں بھی کوئی زیادہ متلا ہیں۔ اس ذات کے ہر لاکھ نفوس میں ۱۶۴ مرد اور ۱۱۶ عورتیں اس نقص میں مبتلا ہیں۔ کولی کے بعد باعتبار بہرے گونگے مردوں کے چار کا اور باعتبار بہری گونگی عورتوں کے برہمن کا درجہ ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان دونوں ذاتوں کا تناسب کولی کے تناسب سے تقریباً نصف ہے۔ صرف چار ذاتوں یعنی بھوئی، گلا، مالا اور وڈ میں مقابلہ بہرے گونگے مردوں کے بہری گونگی عورتوں کا تناسب بڑھا ہوا ہے اور کل ذاتوں اور قوموں کے منجملہ صرف کلال ہی اس نقص میں کم متلا ہیں۔

سلاۃ کے تناسب کے مقابلہ میں سب سے زیادہ اضافہ کولیوں میں یعنی ۱۰۶ کا اضافہ ذکر کے تناسب میں اور ۹ کا اضافہ عورتوں کے تناسب میں رونما ہوا ہے۔ دوسری ذاتیں جنہیں مرد اور عورت دونوں اعتبار سے بہرے گونگوں میں زیادتی ہوتی ہے۔ وہ برہمن، دنگر اور لنگایت ہیں۔ اسکے برخلاف تلگا، کوٹی، مٹراسی، منور، کاپو اور گلا میں تناسب گھٹ گیا ہے۔ یہ انجھلا بہرے گونگے مردوں میں فی لاکھ (۱۵) اور (۳۰) کے درمیان اور بہری گونگی عورتوں میں فی لاکھ ۵ سے ۲۴ تک ہوا ہے۔ گونڈ لاکے ذکر کے تناسب میں ۶ کی زیادتی اور اناٹ کے تناسب میں ۸ کی کمی ہوئی ہے اور ملک سرکار عالی کے تناسب میں اول الذکر کے اعتبار سے ۶ کی کمی اور موثر الذکر کے اعتبار سے ایک کی زیادتی رونما ہوئی ہے۔ مرہٹوں میں ذکر کے تناسب میں ۷ کی زیادتی ہے ادا ناٹ کا تناسب علی حالہ قائم ہے۔

مسلمانوں میں پھیل برسرِ فرست ہیں اور اونکے ہر جنس کی لاکھ آبادی میں بہرے گونگے مرد ۲ اور بہری گونگی عورتیں ۴۹ ہیں۔ ذکور اور اناث دونوں کا تناسب کل ہندو مخصوص ذاتوں کے تناسب سے بجز دو ذاتوں کے بہت زیادہ ہے۔ اسلئے یہ نقص ہندو سے زیادہ منلوں میں پھیلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ منلوں کے بعد بہرے گونگے مردوں کے تناسب کے اعتبار سے پٹھانوں کا اور بہری گونگی عورتوں کے اعتبار سے سیدوں کا درجہ ہے۔ سیدوں اور شیخوں کے حالات بتاتے ہیں کہ ان میں بہ نسبت ذکور کے اناث میں یہ نقص زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ مسلمانوں میں اناث معذوین کے اعتبار سے پٹھانوں میں اور ذکور معذوین کے اعتبار سے سیدوں میں تناسب سب سے کم ہے۔ ایسی عیسائیوں میں بہرے گونگوں کا تناسب مخصوص ہندو ذاتوں کی نصف تعداد کے تناسب سے اور چار مسلمان قوموں کے منجملہ ۲ قوموں کے تناسب سے بڑھا ہوا ہے۔ دیوانگی کی طرح بہرے گونگے کے لحاظ سے بھی گونڈوں میں معذوین کا تناسب لمباڑوں سے زیادہ ہے۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے منل قوم کے اعداد میں بہت اضافہ (ذکور کے تناسب میں ۴۹ کا اور اناث کے تناسب میں ۲۴ کا) ہوا ہے اور شیخ و سید فی لاکھ ذکور علی الترتیب (۱۳) اور (۷) کی کمی اور بہری گونگی عورتوں میں علی الترتیب (۸) اور (۱۴) کی زیادتی ہوئی ہے اور پٹھانوں میں اول الذکر جنس میں ۳ کی زیادتی اور مؤخر الذکر جنس میں (۶) کی کمی ہوئی ہے۔ ایسی عیسائیوں میں مردوں کا تناسب بقدر (۸) کے گھٹا ہے اور عورتوں کا تناسب بقدر (۶) کے بڑھ گیا ہے۔ اقوام قدیمہ کے منجملہ گونڈوں میں بہرے گونگے مرد ۴۰ فی لاکھ تک اور بہری گونگی عورتیں صرف (۵) فی لاکھ تک بڑھ گئی ہیں۔ اسکے برخلاف لمباڑوں کا تناسب علی الترتیب بقدر (۱۲) اور (۱۷) کے گھٹ گیا ہے۔

نابینائی میں بھی کوئی سب سے زیادہ گرفتار ہیں اور بیڈر سب سے کم جیسی کہ توقع ہوئی چاہے اکثر ہندو ذاتوں اور کل مسلمان قوموں اور ایسی عیسائیوں میں بہ نسبت مردوں کے عورتیں اس معذوری میں زیادہ مبتلا ہیں۔ اسکی وجہ زین قبل ظاہر کر دی جا چکی ہے۔ اقوام قدیمہ کے منجملہ گونڈوں میں بمقابلہ لمباڑوں کے اندھوں کا تناسب زیادہ ہے۔

بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے اعداد کے اکثر ہندو ذاتوں مثلاً برہمن۔ گونڈ۔ لا۔ کولی۔ لنگایت برہمن اور سالے میں نابینا مردوں اور نابینا عورتوں کا تناسب بڑھا ہوا ہے اور ایسی ذاتیں جیسی کہ گلا۔ کاپو اور کومٹی ہیں کمی تناسب کا اظہار کرتی ہیں۔

مسلمان اقوام اور اقوام قدیمہ میں اندھوں کا تناسب ۱۰ سال قبل کے مقابل میں بہت زیادہ

ہو گیا ہے اور بیش ترین اضافہ اول الذکر اقوام کے منجملہ میں اور برسر الذکر اقوام کے منجملہ گنوئیس واقع ہوا۔
 ان تمام ذاتوں اور قوموں میں جن کے متعلق بحث ہو چکی ہے جذامی عورتوں کا تناسب جذامی
 مردوں کے تناسب سے بہت کم ہے اس نقص کے اعتبار سے بھی کوئی برسر فرست ہوتے ہیں جن کی
 ہر جنس کی ایک لاکھ آبادی میں ذکور کا (۲۵۱) اور اناث کا (۱۲۲) تناسب ہوتا ہے۔ بقیہ مخصوص
 ہندو ذاتوں کا تناسب تقریباً ان اعداد کی تنائی سے زیادہ نہیں ہے مسلمانوں میں جذامیوں کا نسبتاً
 اکثر ہندو ذاتوں کے تناسب سے زیادہ نہ ہوتا لیکن منلوں کی وجہ سے ہو گیا ہے جن میں مرد جذامیوں
 کا تناسب (۱۲۲ فی لاکھ) بہت بڑھا ہوا ہے۔ اسکے بالمقابل عیسائیوں میں اکثر ہندو ذاتوں سے
 تناسب زیادہ معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ بلاشبہ عیسائیوں کے تختہ جات کی زیادہ صحت اور دار الحیاتین
 میں زیر علاج عیسائیوں کی کثیر تعداد (۱) نفوس ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ہندو کی تقریباً
 تمام ذاتوں میں اور بالعموم مسلمانوں میں اور اقوام قدیمہ میں بھی جذامیوں کا تناسب زیادہ ہو گیا ہے۔
 جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس وجہ میں جذامیوں کا شمار زیادہ صحت کیساتھ ہوا اور نسبتاً بہت کم معذور
 تختہ جات میں درج ہونے سے بچ سکے۔

۴۳۱۔ تعداد دار الحیائین و دار المجدومین۔ ملک سرکار عالی میں صرف ایک دار الحیائین ہے اور صدر
 مجلس بلدیہ حیدرآباد کیساتھ اس کا الحاق ہے۔ مردم شماری حایہ کے وقت اس میں زیر علاج یا زیر مشاہدہ
 ۹۶ مرد اور ۲۶ عورتیں یا جملہ (۱۲۲) نفوس تھے جنکے منجملہ ۵۵ مرد اور ۶ عورتوں کا مقام ولادت بلدیہ حیدرآباد
 سے باہر تھا جن میں سے ۴ مردوں کا مقام پیدائش برطانوی ہند تھا۔ رپورٹ نظم و نسق صدر مجلس بلدیہ حیدرآباد
 (من ابداً، ۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۰ء) سے معلوم ہوتا ہے کہ دوران سال میں ۹۶ نفوس
 (۳۷ ذکور اور ۲۳ اناث) دار الحیائین میں داخل ہوئے۔ ان میں سے (۵۰) بلدیہ حیدرآباد کے باشندے
 تھے اور ۴۶ اضلاع سے آئے تھے۔ مذہبی اعتبار سے ان میں ۱۵ مسلمان ۲۴ ہندو اور ۳ عیسائی تھے
 بلحاظ پیشہ درجہ بندی کیجائے تو، ملازم سرکار، ملازمین خانگی اور ہزارین۔ اتاجر ۳ دستکار اور ۳۷
 مختلف پیشہ کرنے والے تھے۔ عمر کے لحاظ سے ۸ نفوس اندرون ۲۰ سالہ، ۶ نفوس ۲۰ اور ۴۰ سال
 کے درمیان۔ ۱۱ نفوس ۴۰ اور ۶۰ سال کے درمیان۔ اور صرف ایک شخص ۶۰ سال سے زائد عمر والا
 ہے۔ ان اشخاص کے جنون کے اسباب مجملہ دار الحیائی نے حسب ذیل بیان کئے تھے۔

۲۶ مخدرات کے کثرت ہتمال سے۔ ۱۱ بخار سے۔ ۷ غیر متشکل شراب نوشی سے۔ ایک کو
 لگنے سے۔ ۶ کثرت مطالعہ سے۔ ۲۰ تفکرات دماغی سے۔ ۷ صرع سے۔ ۱۸ دوسرے اسباب سے

بچوں ہوئے تھے۔ مجموعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اوائل عمری کی غیر مقتدل عادتیں توازنِ دماغی کو درہم برہم کرنے میں بڑی زبردست سبب بن جاتی ہیں۔

جڈایوں کے لئے ملک سرکار عالی میں صرف ایک ہی دارالمجذوبین مقام ڈیپلی ضلع نظام آباد واقع ہے جس کا افتتاح ۱۹۱۶ء میں ہوا تھا۔ اس کا قیام ویلین مشنری سوسائٹی کے طرف سے ہوا۔ اور سرکار عالی نے بچے چندہ تعمیر اکمنہ و ۱۰ ایکڑ اراضی بلا قیمت و محاصل اسکی نیا خانہ امداد فرمائی۔ دارالمجذوبین میں فی الحال عورتوں کے لئے (۵) رہائشی دارڈوز احاطہ زمانہ میں اور مردوں کے لئے (۱۱) رہائشی عام دارڈوز اور مریضیان خانگی کے لئے ۲ قلعہ (BLOCKS) میں ایک دو خانہ کا وارڈ۔ جذامی اطفال کی ایک رہائش گاہ اور مریضوں کے لئے ایک مدرسہ اور ایک دارالمطالعہ بھی ہے۔ بالغ العمر مریضوں کے لئے ۲ قطعات تحقیق و مشاہدہ ہیں۔ اور اشیاء خورداک فرخت کرنے کی ایک دوکان ہے۔ دارالمجذوبین کا انگریزی اسٹاف ایک مہتمم۔ ایک عہدہ دارطبی اور ایک تیمار دار دایہ (NURSE SISTER) پر مشتمل ہے اور تھوڑا سا دیسی عملہ بھی ہے۔ دارالمجذوبین کو سرکاری امداد بحساب ماہانہ (حصہ) فی کس پہلے ۱۰۰ مریضوں کے لئے اور (عہہ) فی کس اس کے بعد کے ۱۴۵ مریضوں کے لئے مقرر ہے اور جذامی قیدیوں کے لئے فی کس (لکھ) ماہانہ ملتے ہیں۔ تیلینی جماعت نے سرکار سے وعدہ کیا ہے کہ دین عیسوی کی تعلیم غیر لازمی ہوگی۔ اور ہر مریض کے مذہبی جذبات کا احترام کیا جائیگا۔ دارالمجذوبین کا کل طبی کام ڈاکٹر موہن حق جڈم سرکار عظمت مدار کے مشورے سے انجام پاتا ہے اور ETHYLESTER CHAUL- اور روغنیہ HYDNOCARPUS اور ویکسینس VACCINES کے ذریعہ علاج کیا جاتا ہے۔ پادری جی ایم کر صاحب مہتمم دارالمجذوبین جن کا میں اس فقرہ کے مندرجہ تفصیلات کے لئے ممنون ہوں۔ بیان کرتے ہیں کہ جو علاج جڈم ہے اس سے نہایت حیرت انگیز نتائج مترتب ہوئے ہیں اور جن مریضوں میں علامات مرض باقی تھیں رہے ان کو اپنی قدیم زندگی اور مصروفیت کی طرف عود کرنے کی اجازت اس شرط کیساتھ دیکھی ہے کہ عہدہ دارطبی دارالمجذوبین سے ایک مدت مقررہ پر دوبارہ تشخیص کر لیں۔ دارالمجذوبین کی ابتدا ۱۷ سیاروں سے ہوئی تھی اور اب اس میں ۲۶۸ نفوس (۲۰۷) مرد اور (۶۱) عورتیں ہیں۔ انکے سچلہ (۱۵) مسلمان (۱۸۲)، ہندو اور (۷)، عیسائی ہیں۔ ان میں سے ۲۱ کا مقام ولادت اندون ضلع نظام آباد ہے۔ اور ۱۴۶ دوسرے اضلاع کے اور ایک صوبہ مدراس کا متولد ہے۔ یہ کل مریض بجز (۲) کے رہائے ملک سرکار عالی میں فقط

فنی تختہ ارتداد معذورین جملہ آبادی فی ایک کھ گزشتہ پانچ مردم شماریوں کے اعداد وچ ہیں ۲۹۸

ظاہر ارتداد فی کسم	مجموع										گونا گوار ہوا				
	ذکور					اناث					ذکور				
	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱	۱۹۲۱	۱۹۱۱	۱۹۰۱	۱۸۹۱	۱۸۸۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
ریاست	۲۳	۲۳	۲	۱۸	۳۰	۱۴	۱۵	۲	۲	۲	۱۶	۳۱	۳۰	۴	۲۹
ملک	۳۰	۳۴	۶	۲۳	۳۶	۲۳	۲۵	۲	۱۵	۱۹	۲۳	۲۳	۱۴	۵۲	۵۲
شہر حیدرآباد	۸۶	۸۲	۴۹	۳۳	۳۰	۳۰	۳۰	۱۱	۹	۱۱	۱۶	۱۸	۱۲	۲۹	۵۹
اطراف بلوہ	۱۶	۳۶	۱	۲۵	۲۳	۲۳	۲۱	۲۱	۰	۱۸	۱۴	۳۰	۲۵	۴۲	۵۴
ورنگل	۱۹	۲۵	۵	۲۴	۳۱	۱۳	۲۴	۰	۱۴	۲۰	۲۵	۵۵	۴	۴۱	۵۳
کریسگر	۲۴	۳۲	۲	۲۰	۳۱	۲۳	۲۳	۱	۱۳	۲۸	۱۶	۳۵	۲	۵۲	۵۳
عادل آباد	۲۲	۲۴	۲	۲۵	۰	۱۵	۱۹	۲	۱۲	۸	۱۸	۲۵	۸	۳۳	۲۵
میدک	۴۲	۴۳	۳	۳۲	۳۸	۳۶	۳۳	۳	۱۶	۲۵	۳۳	۴۰	۶	۴۸	۵۹
نظام آباد	۴۵	۴۴	۲	۲۲	۳۲	۲۹	۲۲	۳	۱۶	۱۲	۲۳	۳۱	۴	۲۴	۳۱
عوبنر	۴۹	۴۳	۱	۱۳	۳۸	۳۸	۲۸	۱	۱۲	۲۱	۲۲	۶۳	۱۲	۶۹	۸۹
نگلہ	۱۹	۳۰	۰	۲۳	۳۰	۲۰	۳۳	۰	۱۲	۱۹	۲۲	۵۱	۱	۶۲	۳۲
برہنپوری	۱۶	۱۲	۲	۱۲	۱۲	۱۰	۶	۱	۶	۱۵	۱۱	۳۱	۱۰	۳۶	۵۰
اورنگ آباد	۱۸	۴	۲	۱۴	۳۶	۱۴	۴	۱	۵	۱۹	۴۴	۱۵	۱	۴۲	۹۲
بیر	۱۹	۱۲	۲	۱۰	۳۴	۸	۶	۱	۴	۲۲	۳۴	۲۸	۱	۴۳	۱۱۹
ناندیڑ	۱۳	۱۲	۳	۱۳	۲۳	۶	۴	۳	۴	۱۳	۴۲	۴۰	۱	۴۰	۱۱
پارچی	۱۱	۱۰	۴	۱۳	۳۲	۱۸	۴	۰	۵	۲۲	۴۴	۳۰	۱۲	۳۳	۲۶
گلبرگر	۲۱	۱۵	۲	۹	۲۲	۱۴	۱۰	۲	۵	۱۳	۲۸	۳۶	۴	۳۴	۳۹
عنان آباد	۱۵	۹	۲	۲۲	۲۲	۶	۳	۰	۴	۱۱	۳۱	۳۲	۱۳	۳۳	۳۵
راچور	۱۳	۹	۱	۱۰	۴	۱۵	۴	۰	۶	۶	۳۶	۲۹	۱۳	۳۳	۱۸
بیر	۱۶	۱۶	۱	۱۶	۲۵	۱۶	۱۱	۸	۰	۹	۴۴	۴۲	۵	۴۹	۴۵

ذیلی تختہ امتداد معذورین جملہ آبادی فی ایکڑ کہہ گزشتہ پانچ مہرہ شمارین کے اعداد و درج ہیں

منطقہ امتداد معذورین	انڈس												جہانی					
	ذکر						اناث						ذکر					
	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱
	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱	۱۹۲۱
ریاست	۱۵۰	۱۲۲	۱۵	۱۰۰	۱۲۸	۱۵۴	۱۲۱	۹	۸۲	۱۱۰	۲۴	۲۱	۲	۲۹	۲۰	۲۴	۲۰	۱۸
تفصیلات	۱۱۳	۱۰۹	۹	۸۲	۱۰۵	۱۱۴	۱۰۹	۶	۷۰	۸۶	۲۰	۲۲	۲	۲۲	۲۰	۲۲	۲۰	۱۴
شہر حیدر آباد	۸۹	۸۸	۲۱	۲۹	۹۳	۱۱۱	۳۸	۱۴	۵۴	۶۴	۲۳	۱۳	۵	۲۳	۲۵	۹	۴	۱۶
اٹراف بندہ	۱۳۷	۱۳۲	۷	۱۱۶	۱۴۵	۱۰۹	۱۳۵	۲	۱۰۵	۱۲۸	۲۴	۲۱	۰	۲۵	۲۵	۹	۱۲	۱۴
درنگل	۶۹	۸۲	۱۰	۲۴	۸۸	۷۵	۷۶	۵	۶۴	۷۱	۲۲	۲۰	۲	۲۳	۲۲	۱۵	۱۲	۱۳
کرپنگر	۸۳	۹۱	۵	۶۳	۹۹	۹۱	۹۹	۳	۷۹	۸۸	۳۲	۳۹	۲	۲۴	۲۳	۱۸	۱۲	۱۴
عادل آباد	۱۰۰	۸۹	۱۲	۶۳	۷۶	۷۶	۷۶	۲	۱۰۳	۱۲۲	۵	۱۳۲	۱۰۶	۹۹	۹۹	۲۹	۲۰	۲۶
میدک	۱۳۲	۱۳۵	۱۰	۱۶۶	۱۴۲	۱۴۲	۱۵۱	۵	۱۲۲	۱۰۶	۵۴	۹	۷	۹۹	۶۲	۲۹	۲۲	۲۲
نظام آباد	۱۶۳	۱۰۸	۸	۵۱	۷۶	۱۳۵	۱۰۰	۸	۳۸	۵۶	۱۳۲	۸۷	۲	۳۹	۳۸	۵۴	۳۵	۱۷
محبوب نگر	۱۷۶	۱۸۱	۱۱	۱۰۹	۱۵۵	۲۰۳	۱۸۶	۹	۹۹	۱۲۱	۳۹	۲۵	۶	۲۲	۲۰	۱۵	۱۰	۱۲
نگلندہ	۱۰۸	۱۱۹	۳	۹۳	۶۵	۱۱۷	۱۱۷	۲	۷۸	۶۱	۲۹	۲۲	۱	۲۳	۲۳	۱۲	۱۵	۹
مرہٹواڑی	۱۸۹	۱۳۵	۲۳	۱۲۱	۱۵۸	۲۰۰	۱۳۳	۱۳	۱۰۲	۱۴۱	۵۳	۳۹	۲	۲۲	۵۴	۲۱	۱۲	۲۲
اورنگ آباد	۲۵۲	۱۴۲	۳۸	۱۵۱	۳۲۶	۲۷۱	۱۳۳	۲۰	۱۱۹	۲۹۰	۵۴	۲۳	۷	۵۴	۱۳۱	۲۳	۱۲	۲۶
بیسر	۲۴۷	۱۵۸	۲۳	۱۳۰	۲۴۷	۲۵۵	۱۵۱	۱۶	۱۲۳	۲۴۵	۱۲۳	۸۸	۲۰	۵۴	۸۷	۲۸	۲	۳۷
تاندیچ	۱۹۶	۱۴۳	۲۰	۳۶	۱۴۷	۱۸۶	۱۵۳	۷	۲۰	۱۴۱	۳۵	۳۳	۲۲	۲۲	۳۲	۱۳	۷	۱۰
پیشی	۲۲۰	۱۸۸	۲۶	۱۳۳	۱۰۵	۲۶۶	۱۹۱	۱۳	۱۱۶	۲۸	۸۳	۲۰	۲	۲۰	۲۳	۱۰	۷	۱۳
گلبرگر	۱۴۶	۱۰۶	۲۰	۷۸	۱۰۵	۱۳۶	۱۱۰	۱۳	۵۹	۸۲	۷۲	۲۱	۷	۳۶	۲۵	۳۱	۵	۹
عثمان آباد	۱۹۰	۱۴۳	۱۳	۱۱۷	۱۲۲	۱۸۶	۱۳۳	۱۰	۸۸	۹۳	۹۰	۹۱	۵	۸۰	۳۲	۲۳	۲	۲۸
راپچر	۸۰	۶۸	۱۰	۴۵	۳۶	۷۶	۵۰	۷	۲۲	۳۲	۱۷	۲۱	۲	۳۵	۱۹	۹	۱۲	۱۱
بیسر	۲۴۱	۱۷۹	۲۳	۱۴۹	۱۴۹	۲۵۶	۷۶	۱۳	۸۲	۱۴۷	۵۸	۳۸	۵	۳۶	۳۰	۱۸	۱۱	۱۳

نوٹ نمبر ۱- ۵۱ ذکور اور ۹ اناث کو جو دارالحائین متعلقہ منزل جیل شہر حیدر آباد میں رہتے ہیں اور جنکی پیدائش بیرون شہر ہوئی ہے

خارج کرنے کے بعد اس مقام کے جاتین کا صحیح تناسب کو در اناث علی الترتیب ۶۲ اور ۲۴ ملکانہ کیلئے ۲۸ اور ۲۴ ہے۔

نوٹ نمبر ۲- ۱۳۲ ذکور اور ۲ اناث کو جو دارالحفہ و زمین ڈیوٹی ضلع نظام آباد میں رہتے ہیں اور جنکی پیدائش بیرون ضلع نظام آباد

ہوئی ہے (اس تعداد میں سے صرف ایک عورت اور ۸ مرد ایسے ہیں جنکی پیدائش بیرون ملکانہ ہوئی ہے) خارج کرنے کے لئے

جدا میں کا صحیح تناسب حسب ذیل ہے۔

اناث

ذکور

۱۹

ملکانہ ۴۰

۴۶

ضلع نظام آباد ۹۲

ذیلی تختہ ۲- تقسیم معذورین بلحاظ عمر فی جنس کے دس ہزار اشخاص

عمر	نہن										ہر گروہ				
	ذکر					انث					ذکر				
	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲
۵ تا ۱۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۱۰ تا ۱۵	۳۳۵	۲۰۷	۲۹۳	۴۸۸	۸۳۸	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۱۵ تا ۲۰	۸۳۸	۸۳۸	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۲۰ تا ۲۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۲۵ تا ۳۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۳۰ تا ۳۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۳۵ تا ۴۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۴۰ تا ۴۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۴۵ تا ۵۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۰ تا ۵۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۵ تا ۶۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۰ اور زائد	۶۰۷	۲۸۲	۴۲۸	۵۳۲	۶۱۲	۷۱۲	۸۱۲	۹۱۲	۱۰۱۲	۱۱۱۲	۱۲۱۲	۱۳۱۲	۱۴۱۲	۱۵۱۲	۱۶۱۲

ذیلی تختہ ۲- تقسیم معذورین بلحاظ عمر فی جنس کے دس ہزار اشخاص

عمر	ہر گروہ										انث				
	ذکر					انث					ذکر				
	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲
۵ تا ۱۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰
۱۰ تا ۱۵	۶۸۵	۵۲۱	۳۶۲	۲۶۳	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۵ تا ۲۰	۸۰۵	۸۰۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۲۰ تا ۲۵	۹۹۹	۹۹۹	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۲۵ تا ۳۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۳۰ تا ۳۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۳۵ تا ۴۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۴۰ تا ۴۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۴۵ تا ۵۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۰ تا ۵۵	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۵۵ تا ۶۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۶۰ اور زائد	۹۸۱	۳۸۲	۵۱۵	۶۸۲	۸۱۲	۹۸۲	۱۰۸۲	۱۱۸۲	۱۲۸۲	۱۳۸۲	۱۴۸۲	۱۵۸۲	۱۶۸۲	۱۷۸۲	۱۸۸۲

ذیلی تختہ ۲۔ تقسیم معذورین بلحاظ عمر فی ہر جنس کے دس ہزار اشخاص

جنسی										عمر
اناث					ذکور					
۱۸۸۱	۱۸۹۱	۱۹۰۱	۱۹۱۱	۱۹۲۱	۱۸۸۱	۱۸۹۱	۱۹۰۱	۱۹۱۱	۱۹۲۱	
۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۱
۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	۱۰۰۰۰	جملہ
۲۱۸	۸۲	۲۱۳	۴۰	۲۰۵	۹۹	۴۲	۱۲۷	۱۱	۳۵۰	۵ تا ۵
۴۸۲	۳۲۲	...	۱۲۱	۲۲۱	۳۱۷	۵۸	۳۸۱	۶۵	۲۲۹	۱۰ تا ۵
۶۱۹	۶۰۲	۷۴۵	۲۲۲	۵۶۳	۲۶۳	۲۰۲	۲۵۲	۲۰۳	۴۱۱	۱۵ تا ۱۰
۱۰۲۵۰	۸۶۸	۸۵۱	۴۸۲	۶۹۱	۸۸۲	۴۶۵	۳۸۲	۳۲۲	۴۲۲	۲۰ تا ۱۵
۱۰۹۸۳	۷۱۴	۶۲۸	۸۵۳	۷۶۳	۲۱۵۹	۶۹۲	۷۶۳	۵۵۰	۵۹۲	۲۵ تا ۲۰
...	۹۸۱	۶۳۸	۸۸۲	۹۸۹	...	۸۳۵	۹۳۲	۸۹۱	۸۴۵	۳۰ تا ۲۵
۱۰۹۳۹	۱۰۲۰۵	۱۰۱۷۰	۱۰۲۲۶	۱۰۱۲۹	۲۰۳۰۰	۱۰۲۶۳	۱۰۲۱۲	۱۰۱۸۳	۱۰۱۰۱	۳۵ تا ۳۰
...	۷۵۶	۲۱۳	۸۱۳	۸۲۰	...	۹۰۲	۱۰۰۱۷	۹۸۵	۸۸۲	۴۰ تا ۳۵
۱۰۵۸۳	۱۰۳۰۱	۱۰۲۷۷	۱۰۳۹۶	۱۰۳۶۷	۱۰۳۹۳	۱۰۳۷۰	۱۰۳۵۶	۱۰۳۷۳	۱۰۳۱۰	۴۵ تا ۴۰
...	۶۸۶	۱۰۱۷۰	۶۵۳	۵۹۵	...	۱۰۰۰۱	۱۰۱۲۳	۸۶۵	۸۸۶	۵۰ تا ۴۵
۱۰۵۸۸	۹۸۰	۷۴۵	۱۰۳۰۵	۱۰۰۶۱	۱۰۲۱۲	۱۰۲۹۹	۸۹۰	۱۰۳۵۵	۱۰۲۱۵	۵۵ تا ۵۰
...	۳۲۲	۶۳۸	۲۸۱	۲۳۰	...	۳۲۰	۱۶۹	۲۲۷	۲۹۷	۶۰ تا ۵۵
۷۷۸	۱۰۷۹	۱۰۷۰۲	۱۰۰۸۲	۱۰۱۲۵	۵۷۲	۱۰۱۲۳	۱۰۱۲۷	۱۰۳۲۹	۱۰۳۲۷	۶۰ اور زائد

ذیلی تختہ ۳۔ تعداد معذورین فی ہر عمر کے ایک لاکھ اشخاص۔ اور تعداد اناث معذورین فی ایک لاکھ افراد کو

عمر	تعداد معذورین فی ایک لاکھ											
	مجموع		بہرا گوشتا		انصاف		جذباتی		تعداد اناث معذورین فی ایک ہزار ذکور			
	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	ذکور	اناث	مجموع	بہرا گوشتی	انصافی	جذباتی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
جملہ	۲۳	۱۷	۳۱	۲۳	۱۵۰	۱۵۷	۴۷	۲۰	۷۲۰	۷۲۰	۱۰۰۱۶	۴۱۹
۵ تا ۵	۷	۵	۱۹	۱۲	۷۸	۸۳	۱۲	۵	۷۵۵	۶۸۸	۱۰۱۲۲	۳۶۵
۱۰ تا ۵	۱۲	۱۰	۲۲	۱۶	۸۰	۷۳	۸	۱۲	۷۲۶	۷۰۳	۹۵۷	۴۲۱
۱۵ تا ۱۰	۲۱	۱۸	۳۰	۲۶	۱۰۷	۹۲	۱۵	۱۰	۷۲۵	۷۰۲	۷۱۷	۵۷۴
۲۰ تا ۱۵	۲۸	۲۶	۳۶	۲۷	۱۳۰	۱۱۰	۲۹	۲۰	۸۹۶	۶۹۵	۸۰۹	۶۵۲
۲۵ تا ۲۰	۳۲	۲۵	۴۰	۲۶	۱۳۲	۱۰۸	۲۸	۱۸	۹۱۳	۷۵۳	۷۳۹	۷۳۷
۳۰ تا ۲۵	۳۲	۲۳	۳۶	۲۵	۱۱۵	۱۰۱	۲۲	۲۲	۶۲۵	۶۲۷	۷۸۲	۷۹۰
۳۵ تا ۳۰	۲۹	۱۹	۳۱	۲۳	۱۲۳	۱۲۶	۵۹	۲۶	۶۳۲	۷۲۱	۱۰۰۲۰	۸۲۷
۴۰ تا ۳۵	۳۰	۲۲	۳۳	۲۵	۱۳۱	۱۷۷	۶۸	۲۷	۶۰۲	۶۰۶	۱۰۰۰۰	۸۰۹
۴۵ تا ۴۰	۳۳	۲۰	۳۱	۲۵	۱۷۲	۱۸۶	۹۱	۲۶	۶۳۲	۸۰۵	۱۰۱۰۷	۸۳۷
۵۰ تا ۴۵	۲۲	۲۵	۳۹	۳۲	۲۰۲	۲۳۹	۱۱۳	۲۰	۸۸۵	۶۲۱	۹۲۷	۲۸۱
۵۵ تا ۵۰	۲۳	۲۲	۳۲	۲۵	۲۲۰	۲۷۸	۱۰۸	۲۲	۸۵۲	۶۷۸	۱۰۱۷۸	۳۶۶
۶۰ تا ۵۵	۱۹	۱۹	۳۲	۲۸	۳۲۸	۳۹۳	۱۰۹	۲۹	۷۶۲	۵۲۲	۹۳۰	۳۳۷
۶۰ اور زائد	۲۵	۱۳	۳۹	۳۵	۵۰۷	۶۲۱	۱۰۳	۲۶	۵۶۳	۹۱۲	۱۰۲۳۹	۳۵۲

بیاضہ

ذات۔ قوم اور نسل

۲۲۲۔ اعداد و شمار۔ اعداد و شمار متعلقہ تعداد و تقسیم ذات و قوم و نسل ہائے ملک سرکار عالی امیریل میں نمبر ۳۱ میں درج کئے گئے ہیں اور وہ دو حصوں میں تقسیم ہیں۔

حصہ اول میں بہ ترتیب حروف تہجی ملک سرکار عالی کی ہر ذات قوم یا نسل کی جلد تعداد نفوس بصراحت ذکر و اثبات ظاہر کی گئی ہے۔

حصہ دوم میں ذاتوں۔ قوموں اور نسلوں کو بلحاظ مذہب درج کیا گیا ہے۔ اور وہ اطلاق بھی ظاہر کئے گئے ہیں جن میں وہ بالخصوص پائے جاتے ہیں۔

باب ہذا کے ساتھ دو تختہ جات ضمیمہ کا بھی الحاق کیا گیا ہے۔

تختہ اول میں ان زمروں کی تقسیم بلحاظ پیشہ ہائے آبائی کی گئی ہے۔

تختہ دوم میں مخصوص زمروں کے اعداد کا مقابلہ سابقہ مردم شماریوں کے مانکہ اعداد کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۲۲۳۔ فحوائے باب۔ ہر وہ سالہ مردم شماری کے موقع پر ذاتوں کے قلمبند کرنیکا افسادہ ایک دفعہ زیادہ معرض اعتراض میں آچکا ہے۔ ایک سابق گشنہ صاحب مردم شماری سندھ نے سن ۱۹ء کی مردم شماری کے موقع پر ذاتوں کی دریافت کرنے کی تجویز اس بنا پر پیش کی تھی کہ کسی صوبہ کے مختلف تمدنی طبقات کی متناسب تقسیم اور شادی اور تعلیم وغیرہ کے لحاظ سے ان کے میلانات میں دس سال کے اندر کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے زیادہ عرصہ میں ہوتا ہے اسلئے یہ غیر ضروری ہے کہ ہر مردم شماری کے وقت ذاتوں کو از سر نو قلمبند کرنے کی تکلیف اور صرفہ برداشت کیا جائے۔ حال میں مجلس وضع قوانین ہند کی فہرست کارروائی میں ایک رزلویشن درج کیا گیا تھا

جو تختہ جات مردم شماری سے ذات کے متعلقہ سوال کو خارج کر نکی موافقت میں تھا اور اس کے لئے وجوہات ذیل پیش کئے گئے تھے۔

(۱) یہ ایک بیضا بطلی ہے کہ ایک عیسائی حکومت نظام ذات کو برقرار رکھنے میں بالواسطہ سین و مدد کار ہو۔

(۲) ان اعداد و شمار سے کوئی معقول مقصد حاصل نہیں ہوتا کیونکہ وہ صحیح نہیں ہیں۔

(۳) تفریق ذات کی آئینی برقراری سے (جو مردم شماری کا صریح مقصد معلوم ہوتا ہے) ذات

کے زمروں میں باہمی تنازع بڑھتا ہے جیسے کایست اور دید میں۔

(۴) تختہ جات عام طور پر ناکارہ ہونے کی متعدد مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ حالیہ کثیر صاحب

مردم شماری ہند نے ان دلائل کا جواب اس طرح دیا ہے کہ ذات کے وجود سے انکار کرنا بحث ہے

اور یہ کہ مردم شماری صرف حالات موجودہ کو قلمبند کرتی ہے اور نیز یہ کہ انکے برقرار رکھنے میں اس سے

زیادہ مدد و معاون نہیں ہوتی جتنی کہ ذمہ ہائے دین عیسوی کے برقرار رکھنے میں ہوتی ہے اور یہ کہ

مراتب ذات کی بحث کے متعلق جو نزاع پیدا ہوتے ہیں وہ اعداد مردم شماری سے بالکل آزاد و بری

میں انکایہ قول درست ہے کہ ہندوستان کی DEMOGRAPHY کسی ایسی ہیئت بحث کو میں

خیال میں نہیں لا سکتا جس میں ذات ایک اہم عنصر نہ ہو۔ ذات اب بھی ہندوستانی معاشرتی عمارت

کی بنیاد ہے اور ذات کے اندراجات اب بھی ہندو جماعت کے معاشرتی طبقات میں جو تغیرات

ہوئے ہوں انکے معلوم کرنے کیلئے بہترین دلیل راہ میں۔ شادی جو آبادی کے مد و جز پر فرمانروائی

کرنے والی ایک اصلی قوت ہے عملاً ذات کے قبو سے وابستہ ہے اور مختلف تمدنی طبقات میں

جماعتوں کی متناسب قوت تولید کی بحث بغیر اسکے ممکن نہیں کہ مختلف ذاتوں کے مختلف عمر رکھنے والے

کتھا اور ماکتھا نفوس کے تناسب کے تغیرات ظاہر کرنے والے اعداد و شمار بیان کئے جائیں۔ اس طرح

مخصوص ذاتوں کے لحاظ سے تجزیہ کرنے پر تعلیم، نفع، طب، جسمانی اور پیشوں کے اعداد و شمار کی دلچسپی

اور علی فائدہ مندی متحد طور پر بڑھ جاتی ہے کسی معاشرتی اور تعلیمی مسائل میں جو ذات کے ساتھ گہرا تعلق

رکھتے ہیں اور جن کے حل کرنے میں ذاتوں کے متعلقہ تختہ جات کا مواد بہت قیمتی ہوتا ہے۔ پس اس باب

کی اہمیت بخوبی ثابت ہو گئی جو کہ ذات کا مضمون علمی اور خصوصیات نسلی کے اعتبار سے سابقہ ہر دو

مردم شماروں میں موضع بحث میں لایا جا چکا ہے۔ اسلئے تصفیہ کیا گیا ہے کہ اس کا اعادہ نہ کیا جائے

بلکہ ذاتوں پر معاشرتی اور DEMOGRAPHIC پہلو سے نظر ڈالی جائے۔ بہر حال چونکہ اس ملک کی

نسلی تحقیقات مکمل ہو چکی ہے اور اس مضمون کی متعلقہ کتاب بھی حال ہی میں شائع ہو چکی ہے اس لئے یہ ضروری خیال کیا گیا کہ باب ہند کے ساتھ ایک نسلی زمرنگ بھی ملتی کر دی جائے جس میں ملک سرکار مالی کی مختلف ذاتوں اور قوموں کے آبائی پیشوں اور مراسم وغیرہ کے متعلق اس تصنیف سے بالاختصار معلومات اخذ کر کے درج کئے جائیں۔

۲۲۴۔ صحت تختہ جات۔ ذات کے اندراجات کے متعلق شمار کنندوں کے لئے جو ہدایات کتابت کے سرورق پر طبع کئے گئے تھے وہ حسب ذیل تھے۔

”ہندو مسلمان چینی سکھ۔ آریا۔ برہمو اور اتوم قدیمہ کی ذات یا قوم درج کرو اور عیسائی۔ بودہ پارسی وغیرہ کے لئے نسل نکھو“ اس کے علاوہ ناظران مفوضہ اور تیقح سازوں کے دستور العمل میں مزید ہدایات بھی درج کئے گئے تھے تاکہ اس امر کی نہایت احتیاط رہے کہ تختہ شمار کے خانہ (۸) میں ذات کا حقیقی نام درج ہو نہ کہ کوئی ذیلی ذات۔ زمرہ کنو یا قبائلی نام یا کوئی ایسا لفظ جو کسی مقام یا پیشہ کو ظاہر کرتا ہو جیسے بنگالی۔ مارواڑی۔ اگر وال وغیرہ۔ ذاتوں کی فہرست جو سابقہ مردم شماری میں مرتب اور گشت کوئی گئی تھی اس سے بھی موقع حالہ میں کام لیا گیا اور اس کی وجہ سے بہت امور میں سہولت پیدا ہوئی کیونکہ اس میں تفصیلات ذیل مندرج تھیں۔

(۱) صحیح ذاتوں اور قوموں کی فہرست اور ان کے عادات اور مراسم آبائی پیشے اور زبان کے متعلق مختصر کیفیت۔

(۲) ذیلی ذاتوں اور القاب اور ناموں وغیرہ کی فہرست اور ان ذاتوں کے نام جن سے بگائے ان شعبوں کا تعلق تھا۔

باجود ان تمام پیش بندیوں کے یہ بالکل ممکن ہے کہ بعض غلطیاں پیدا ہو گئی ہوں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بعض غلطیاں عمدتاً غلط بیانی سے پیدا ہوئی ہونگی۔ کیونکہ بعض لوگ اپنی صحیح ذات چھپانا چاہتے ہیں یا سماجی حیثیت سے بالاتر ذات درج کرنا چاہتے ہیں۔ علاوہ بریں ناموں کی مماثلت بھی کچھ بڑی پیدا کر سکتی ہے اور اس کا امکان ہے کہ ایک شخص جو حقیقتاً کسی ایک ذات سے تعلق رکھتا ہو دوسری ذات کے تحت درج ہو جائے مثلاً گانڈلا اور گوندلا۔ گمری اور گمر۔ گرمی کرما ایسے الفاظ ہیں جن کا التباس شمار کنندہ اور نقل نویس دونوں کو ہو سکتا ہے۔

۲۲۵۔ تعریف ذات۔ رپورٹ مردم شماری ہند باب ۱۱۱ میں ذات کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ وہ باہم مناکحت کرنے والا زمرہ یا زمروں کا مجموعہ ہے جنکا ایک رسم عام اور آبائی پیشہ بھی مشترک

ہوتا ہے اور انہی بندشوں کی وجہ یا دوسرے اسباب جیسے روایات کا مشترک مبدا اور ایک ہی محافظ دیوی اور ایک ہی طرح کی معاشرتی حیثیت ایک ہی قسم کے رسم و رواج کی پابندیاں اور خاندانی پوجاری وغیرہ کی یکسانی سے وہ باہم دیگر ایسے وابستہ ہوتے ہیں کہ وہ خود اپنے آپ کو اور دوسرے ان کو ایک واحد، ہمجنس جماعت تصور کرتے ہیں، یہی وہ مفہوم ہے جس میں ”ذات“ کا استعمال اسباب اور پیرل میں نمبر ۳ میں کیا گیا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ذات کے تحت عموماً ہم جنس زمروں یا ذیلی ذاتوں کی ایک تعداد داخل ہے بعض کی رائے ہے کہ ہر ذیلی ذات کو ایک مستقل ذات تصور کرنا چاہئے اور وہ بڑی جماعت جس کو عام طور پر ”ذات“ سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ اصلی ذاتوں کا ایک مجموعہ ہے جو ایک ہی پیشہ انجام دیتے ہیں۔ بہر حال جو کچھ مولفہ ذات کا اطلاق عموماً بڑے زمرے پر ہوتا ہے اور اس رپورٹ میں ایسی حادثات کا اتباع کیا گیا ہے۔ ذات کی خصوصیات باہم مناسکت۔ مہطعامی..... مشترک نام اور مشترک روایات میں نمبر ۱۳ میں دہلیہ حالیہ پر ۲۵ ذاتوں کے اندراجات ہوئے ہیں اسکے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں ۵۰ اندراجات تھے۔ اس کشیدہ پیشی کا سبب یہ ہے کہ ۱۹۱۱ء میں صرف مستقل یا خاص ذاتوں تو لوہا یا نسلوں کا اس میں اندراج ہوا تھا اور فی الوقت ہر ذات۔ قوم یا نسل جو ملک سرکار عالی میں قلمبند ہوئی وہ شامل کر لی گئی ہے۔

۲۲۶۔ انواع ذات۔ سر سر برٹ رزلی نے اپنی مستند تصنیف ”باشدگان ہند“ (PEOPLE OF INDIA) میں ذاتوں کا سات نوعیتوں میں امتیاز کیا ہے یعنی:-

(۱) قبائلی ذاتیں وہ ہیں جبکہ کوئی قبیلہ یا قوم تہذیب و تمدن اور اسکے متعلقہ معاشرتی قیود و قبول کر کے غیر محسوس طور پر کسی ذات میں بدل جائے جیسے مدراس کے ویلاڈ اور پراپان۔ پنجاب کے جاٹ اور مٹی کے کوئی۔ ایک قبیلہ اپنی اصلی صورت میں ذات سے بدین معنی مختلف ہوتا ہے کہ اسکی بنیاد بہ نسبت اقتصادی یا تمدنی ہونیکے زیادہ تریبامی ہوتی ہے۔ گوکہ ایک قبیلہ کے افراد اپنا مبداء مشترک سمجھتے ہیں لیکن اُس سے زیادہ جماعتی دلچسپیاں اور باہمی حفاظت کی ضرورت ان کو ایک جاسمہ رکھتی ہیں۔ جو انہی اس قبیلہ کیساتھ اپنی قسمت وابستہ کرنا چاہیں وہ بالعموم بلاروک ٹوک داخل کر لئے جاتے ہیں قبیلہ میں کوئی سماجی قیود نہیں ہوتے۔

(۲) مناصبی یا پیشہ ورانہ ذاتیں وہ ہوتی ہیں جنہیں ایک ہی طرح کا پیشہ انجام دینے والے اشخاص شامل ہوتے ہیں۔ یہ صورت اتنی کثیر ہے اور اسکی خصوصیات اتنی نمایاں ہیں کہ جماعتی کام یا فرض ذاتوں کے ارتقا میں خاص عنصر مانا جاتا ہے۔ اس قسم کی مثالوں میں دھوبی۔ کلال۔ کمار سنگلا وغیرہ ذاتیں پیش

کی جاتی ہیں۔ اکثر سپامیانہ یا فوجی ذاتیں اسبطرح وجود میں آئی ہیں۔ مثلاً یلیبار کے نابیر۔ اڑیسہ کے کھنڈاہیت حیدر آباد کے بیڈر۔

(۳) فرقہ داری ذاتیں۔ اسکے تحت ایک مختصر تعداد ایسی ذاتوں کی داخل ہوتی ہے جن کا آغاز زندگی بطور فرقہ زندگی ہوا تھا لیکن بتدریج چھن چھن کر ذاتیں قائم ہو گئیں۔ اس نوعیت کی مثالیں گوسائیں، لنگائیں اور مان بہاؤ ہیں۔ خالصہ بھی ایک جدید فرقہ داری ذات کی مثال ہے۔ پنڈت ہری کشن کول اپنی رپورٹ مردم شماری پنجاب باب ۱۹ء میں لکھتے ہیں کہ ”خالصہ ایک پرانا لفظ ہے جس کے سنی میں گرو گوبند سنگھ کا خاں پیرو لیکن سابقہ زمانہ میں یہ لفظ خض اس میلان کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جو راسخ الاعتقاد سکھوں کی مختلف ذاتوں کے افراد کہتے تھے۔ اس کا اندراج بطور ذات یعنی بطور ایک معاشرتی زمرہ کے نام کے پہلی مرتبہ ہوا ہے۔ خالصہ یا نت خالصہ کی تحریک کے حامی ذات اور ہم طعانی کے قیود کو نظر انداز کرتے ہیں اور سکھوں میں ایک عام برادری قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو ایک عام لقب خالصہ کے ساتھ ملقب کرنا پسند کرتے ہیں بجائے اسکے کہ جس ذات سے انکا تعلق ہو اس کو ظاہر کریں نتیجہ یہ ہے کہ اپنی قدیم ذات کو چھوڑ کر ان لوگوں نے ایک نئی ذات بالکل اسی طرح پر اختیار کر لی ہے جس طرح کہ متعدد دوسری ذاتوں نے جو ازمنہ قدیمہ میں وجود میں آئی تھیں نئے عقائد اختیار کر لئے۔

(۴) مخلوط النسل ذاتیں جیسے کہ اڑیسہ، شاگر، پیشیہ، صوبہ جات متوسطہ کے بیدور اور برہما چھتری۔

(۵) قومی نوعیت کی ذاتیں مثلاً مرہٹہ اور نیواڑ۔

(۶) نقل وطن کے باعث پیدا شدہ ذاتیں جیسے یلیبار کے نامبدری برہمن اس قسم کی ذاتیں نسبتاً کم ہیں نقل وطن سے عموماً بجائے ایک نئی ذات کے ایک نئی ذیلی ذات پیدا ہوتی ہے۔

(۷) رسم و رواج یا پیشہ کی تبدیلی کی وجہ سے بنی ہوئی ذات جیسے ونجاری۔ قوموں اور ذاتوں دونوں کی ذیلی تقسیم تین زمروں میں کی جاتی ہے۔ (۱) اپنی ہی ذات کے اندر شادی کرنے والے۔ (۲) ذات سے باہر شادی کرنے والے (۳) بالاتر ذات میں شادی کر نیوالے۔ اندرون ذات شادی کر نیوالے زمروں کی ایک کثیر تعداد ہے۔ زیادہ اہم ذاتوں کے اخلاق اور مراسم کا مختصر بیان فرسنگ میں درج کر دیا گیا ہے۔ ۲۲۷۔ ذیلی ذاتیں جس طرح ذاتوں کی مختلف قسمیں میں اسبطرح ذیلی ذاتوں کی متعدد نوعیتیں ہیں۔

ذیلی ذاتوں کو دو درجوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ استرجی اور افترجی۔ اول الذکر عنوان میں ایسے زمرے شامل ہیں جو مختلف ذرائع سے باہم وابستہ ہو گئے ہیں مثلاً لفظ ”بنیا“ ایک محض منصبی لقب ہے اسکے اندر تمام تجارت کرنے والی توہیں شامل ہیں جن میں سے اکثر ایک دوسرے سے کوئی واسطہ نہیں رکھتیں بلکہ

بہت مختلف معاشرتی مراتب والی ہوتی ہیں۔ کل شمالی ہند میں جن لوگوں کا کام کپڑے دھونا ہے وہ دھوبی کہلاتے ہیں۔ لیکن اسکے یہی نہیں ہیں کہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں جتنے دھوبی ہیں انہیں درمیان کوئی معاشرتی تعلق یا نسلی اتحاد ہوگا۔ وہ لوگ خود ایک زمرہ کا دوسرے زمرے سے امتیاز ایسے ناموں سے کرتے ہیں جو انکے ملک یا انکی بولی پر دلالت کرتا ہے۔ اس طرح سے کناچیا دھوبی، مگھاریہ دھوبی وغیرہ پائے جاتے ہیں۔ برہمنوں میں بھی اس طرح ملکی امتیازات موجود ہیں۔ مثلاً ملک سرکار عالی میں گجراتی برہمن۔ کونکھانستی برہمن۔ دکنی برہمن۔ دیشیتی برہمن تلگو برہمن۔ کنڑی برہمن وغیرہ ہیں۔ اس کی مثالیں پانی جاتی میں کہ مختلف حصوں ہند میں ایسی ذاتوں کا وجود ہے جو مثلاً تھائی مرزہ رکھتی ہیں اور راجپوتی پیشہ بھی وہی ہے اور نام بھی مثال ہے۔ (مثلاً بنگالہ کے گوالے اور حیدرآباد کے گوالے) لیکن ان کی ذاتیں علیحدہ ہیں اور ایک دوسرے کیساتھ شادی بیاہ نہیں کرتیں۔ علاوہ برہمن جہاں کہیں ایک خاص کام کی ضرورت اس سے زیادہ ہو جتنی کہ اُس سے تعلق رکھنے والی منگامی ذاتیں انجام دیکھتی ہوں یا جہاں کہیں اس کام ملنے والے منافع زیادہ ہوں۔ تو دوسری ذات کے لوگ بھی اس انجام دینے لگتے ہیں۔ یہ نئے داخل ہونے والے اپنے قدیم ساتھیوں سے رفتہ رفتہ دور ہوتے جاتے ہیں اور جس ذات کے پیشہ کو انھوں نے اختیار کر لیا ہے اس کا ایک حصہ سمجھے جانے لگتے ہیں۔ رپورٹ مردم شماری ہند باب ۱۱۱۱ میں ذات کے ایسے اضافوں کے مختلف نمونے کی مثالیں درج کی گئی ہیں۔

اب ہم اُن اسباب پر غور کریں گے جو کسی ذات میں انفرات پیدا کر کے نئی ذیلی ذاتوں کے موجب ہوتے ہیں۔ جب لوگ اپنے وطن سے نقل وطن کر کے کسی دور دراز مقام پر چلے جاتے ہیں اور اپنے معاشرتی زمرہ سے علیحدہ ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو نئی ذات بنانے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ علاوہ برہمن جب کسی ذات کا ایک حصہ کسی ذیلی پیشہ کو ترک کر دیتا ہے یا دوسروں سے زیادہ دھند ہو جاتا ہے اور بیوہ کی شادی اور گوشت خوری وغیرہ عادات کو نظر حقارت سے دیکھنے لگتا ہے یا جبکہ کسی ذات کا ایک حصہ کسی منومہ پیشہ کو اختیار کرنے کے سبب سے مرتبہ میں گھٹ جاتا ہے۔ تو نئی ذاتیں وجود میں آتی ہیں۔ انفرات کے کل اسباب کے سچلہ سب میں سبک اور ضیف وہ سب ہے جو بنگالہ کے برہمنوں میں عمل پیرا ملوم ہوتا ہے جس کا ذکر رپورٹ مردم شماری ہند باب ۱۱۱۱ میں کیا گیا ہے۔ اس ذات کے دو زمرے ہیں جو اس میں شادی بیاہ نہیں کرتے محض اس وجہ سے کہ ایک زمرہ کی عورتیں ناک میں بالیاں پہنتی ہیں اور دوسرے زمرہ والی نہیں پہنتیں۔

۲۳۸۔ عامۃ الناس پر نظام ذات کے اثرات۔ عام طور پر کہا کرتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے

کہ ایک شخص کی ذات اس کی زندگی پر ابتدا سے انتہا تک موثر ہوتی ہے وہ اکثر اسکے پیشہ کی قرار داد کر دیتی ہے اور موضع میں اس کی سکونت معین کر دیتی ہے۔ اس کی شادی کے حدود اس کی عیال اور مشروبات بھی ذات کی وجہ سے فیصلہ پا جاتے ہیں۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ ذات کے بچے کی گرفت آہستہ آہستہ ڈھیلی ہو رہی ہے کیونکہ اب ذاتیں مضبوطی کے ساتھ اپنے روایتی پیشوں پر اتنی جمی ہوئی نہیں ہیں جیسے کہ کسی زمانہ میں تھیں۔ چھوٹے یا دوسری ذاتوں والے اشخاص سے محض قربت کی وجہ سے جو نجاست پیدا ہو جائیکہ دستور تعاب اس کی پیروی اس حد تک نہیں کی جاتی جتنی پہلے ہوتی تھی رلیوے ٹرین۔ مدارس، کھلے شفاخانے، قصابات اور شہروں میں مل کے پانی اور اس طرح کے امور مفید عامہ سے جو حکومت نے جاری کئے ہیں برہمن اور دوسری ذات کے لوگ بالمسادات مستفید ہوتے ہیں لوگوں کے حالات ہیں جو عام تئیرات ہوئے ہیں وہ بلاشبہ ذات کے قواعد اور تقوید پر موثر ہوئے ہیں۔ یہ قیود بمقابلہ مواضعات کے شہروں اور قصبوں میں ایک نثری حد تک بالعموم نرم ہو گئے ہیں لیکن جس حقیقی عمق تک عقدہ کشایان نظام ذات پہنچے ہیں اسکے متعلق اکثر حد سے زیادہ اندازہ کیا جاتا ہے اندرون زمرہ شادی اور بیرون زمرہ شادی کے طریقہ کا اتباع اتنی ہی شدت کے ساتھ ہے جتنا کہ پہلے تھا۔ ذات اور ذیلی ذات کے ایک نہایت ہی تنگ حلقہ کے اندر باہمی مناکحت محدود ہے جن طریقوں سے بعض ذاتیں مواضع میں درجہ بالا تر مرتبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہنود میں نظام ذات کی زنجیر تکی ہنوز کس حد تک راسخ ہے۔

۲۲۹۔ ذاتوں کی درجہ بندی۔ ذاتوں کے نام کے برخلاف پیشے کبھی نہیں بدلتے اور یہاں تک لوگوں کی کثیر تعداد کا تعلق ہے روایتی پیشے ہنوز برقرار ہیں اسلئے حسب مردم شناری سابقہ ذاتوں کی درجہ بندی روایتی پیشوں کے لحاظ سے کی گئی ہے۔ تخمینہ ضمیمہ نشان (۱) میں مختلف ذاتوں کی درجہ بندی ۳۴ خاص پیشہ داری زمروں میں کی گئی ہے اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۲۸ زمرے تھے یہاں اس کی عمر احت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ موقع حالیہ میں پیشہ داری زمروں میں ۱۰۸ ذاتوں کی توضیح کی گئی ہے برخلاف اسکے پچھلے موقع میں صرف ۶۴ ذاتوں کی درجہ بندی کی گئی تھی۔ یہ معلوم ہو گا کہ ۵ زمرے ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہے۔ ۵ زمرے ایسے ہیں جن کی آبادی ایک لاکھ اور دس لاکھ کے درمیان ہے۔ گیارہ ایسے ہیں جو دس ہزار اور ایک لاکھ کے درمیان آبادی رکھتے ہیں اور تین ایسے ہیں جن میں صرف چند صد نفوس سے زیادہ تعداد نہیں ہے۔

ہر زمرہ کی مشتمل ذاتوں کی تفصیلی تحقیق بموجب ترتیب مندرجہ تخمینہ ضمیمہ نشان (۱) ملحوظہ باب ہذا

آغاز کرنے سے قبل بلحاظ تعداد مختلف زمروں کا عام بیان یہاں غیر متعلق تصور کیا جائیگا۔ سب سے بڑا
 زمرہ مزارعین کا ہے جن کی تعداد بشمول مخصوص پیداوار بونے والوں کے ۳۸،۹۳۹،۲۲ نفوس ہے
 یا ملک سرکار عالی کی جملہ آبادی کا ۸ فیصد۔ اس زمرہ میں ۹ ذاتیں شامل ہیں جن میں مرہٹے اور تلنگے کثرت
 ہیں۔ کیونکہ ملک کی کل آبادی میں ان کا تناسب علی الترتیب فیصد (۱۱) اور (۴) کا ہے۔ کل تعداد
 مزارعین کے سبجہ انکی مجموعی تعداد فیصد (۸۲) ہوتی ہے۔ بلحاظ تعداد اسکے بعد کا زمرہ ”دیگر“ کا ہے
 جو پندرہ لاکھ سے زائد نفوس یا جملہ آبادی کے فیصد (۱۴) پر مشتمل ہے۔ یہ زمرہ اتنا بڑا اس وجہ سے
 ہے کہ اس میں کل مسلمان (جو جملہ آبادی کا ۱۰ فیصد حصہ ہیں) جیسائی، پارسی، سکھ، بودھ، یہودی
 اور غیر متعین منہود شامل ہیں۔ تیسرا زمرہ بلحاظ تعداد دیہی پاسانوں اور خدمتگاروں کا ہے جن کی مجموعی
 تعداد پندرہ لاکھ سے زیادہ یا جملہ آبادی کا (۱۲) فیصد ہے۔ اسی نقطہ نظر سے اسکے بعد کا زمرہ
 تاجرا اور بساطیوں کا ہے جو جملہ آبادی کا (۱۰) فیصد حصہ ہیں۔ اس زمرہ میں لنگایت اور کومٹی فطرتاً
 غالب ہیں۔ اور اس زمرہ کی میزان کا (۹) فیصد حصہ ہیں اور جملہ آبادی ملک سرکار عالی سے علی الترتیب
 ۶ و ۲ فیصدی کا تناسب رکھتے ہیں۔ انکے بعد چرواہوں اور دودھ فروشوں کا درجہ آتا ہے۔ یہ بھی
 جملہ آبادی کا تقریباً ۸ فیصدی حصہ ہیں یہ وہ پانچ زمرے ہیں جن میں فی زمرہ دس لاکھ سے زیادہ نفوس
 داخل ہیں۔ ان زمروں کے سبجہ جن کی قوت دس لاکھ سے کم ہے زمیندار سب پر فوقیت رکھتے ہیں
 اور انکی تعداد ۵،۳۳،۸۰۰ نفوس یا جملہ آبادی کی ۶ فیصد ہے۔ اس زمرہ میں تقریباً تنہا کا پو
 (گنئی) ہی داخل ہے۔ انکے بعد شکاری اور چڑیا آتے ہیں جو جملہ آبادی ملک کا ۴ فیصد حصہ
 ہوتے ہیں۔ میڈ اور ستراسی (کولی) جو داخل زمرہ ہیں بلحاظ تعداد تقریباً مساوی ہیں ان کے بعد
 لوکرے، بورے اور رستی بنانے والے پڑتے ہیں اور بلحاظ تعداد مجموعی آٹھویں درجہ پر آتے ہیں
 اور جملہ آبادی کا تقریباً ۳ فیصد حصہ ہوتے ہیں۔ اس زمرہ کی اہم ذات مانگ کی ہے جو زمرہ کی
 میزان سے ۸۲ فیصد اور کل آبادی ملک کے ۳ فیصد ہوتے ہیں۔ ان کے بعد ہی جلا ہے
 تان اور رنگریز آتے ہیں۔ اور جملہ آبادی کے ۳ فیصد حصہ ہوتے ہیں۔ ان کے بعد سیندھی کھانٹے
 والوں اور بھٹی والوں کا درجہ ہے اور بلحاظ تعداد دسواں زمرہ ہوتا ہے۔ یہ جملہ آبادی کے تقریباً
 ۳ فیصد ہیں۔ اس زمرہ میں کلال کثیر التعداد ہیں اور زمرہ کی میزان کے ۶۲ فیصد اور جملہ آبادی کے
 ۲ فیصد ہوتے ہیں۔ پھر بار بار جانوروں کے ذریعے حمل و نقل کرنیوالوں کا درجہ آتا ہے جن کی
 نمائندگی بالخصوص لمباڑے کرتے ہیں انکی تعداد جملہ آبادی کی ۲ فیصد حصہ ہے۔ پھر پروہت

اور مرتاض بارہویں درجہ پر آتے ہیں اور کل ملک کی آبادی میں ۲ فیصد حصہ لیتے ہیں۔ ماہی گیر۔
 تلاح۔ اور پانکی بردار انکے بعد آتے ہیں اور یہ بھی آبادی کا ۲ فیصد حصہ ہیں۔ گاؤروں کا چودھواں
 زمرہ ہے اور آبادی میں ان کا حصہ بھی ۲ فیصد ہے۔ ان کے بعد تہرتیب سلسلہ چرمی کام کرنیوالے
 صحرائی اور جہالی اقوام۔ زرگر۔ حجام اور سفالی برتن والے اور ب سے آخر میں ٹہی۔ نمک وغیرہ کا
 کام کرنے والے اور معدن کھودنے والے آتے ہیں جن کا بلحاظ تعداد میسواں زمرہ ہوتا ہے اور
 جن کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک زمرہ کا حصہ جملہ آبادی میں تقریباً
 صرف ایک فیصد ہے۔ بقیہ زمروں میں ایسی ذاتیں شامل ہیں جو بلحاظ تعداد آبادی کا ایک فیصد
 حصہ بھی نہیں ہیں۔ یہ زمرے بخار۔ ہمار۔ آملگر۔ خادمان منادر۔ تیل نکالنے والے جھاڑنے اور
 صاف کرنے والے خیاط۔ اہل موسیقی (بشمول گانے والوں۔ ناچنے والوں۔ نقالوں اور بازیگروں
 کے) پیش اور تانبے کے کام کرنے والے قصاب۔ شتاب (شجرہ واں) مقتدی۔ شاعر۔
 اور ختم اور ب سے آخر میں حلوانی اور بھار بھوننے والے سے متعلق ہیں۔ اب تختہ مضیہ
 نشان ۱۱ کی درجہ بندی کے لحاظ سے مختلف زمروں کا بیان زیادہ وضاحت کے ساتھ کیا جائیگا۔
 ۲۳۔ زمرہ اول زمینداران۔ ارہنی رکھنے والی خاص ذات کا پو (کھنی) کی ہے۔ اس
 وہ سالہ عرصہ میں اس میں ۵ فیصد اور ۱۸۸۱ء سے ۲۵ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ کل ملک کی آبادی
 میں مجموعی طور پر فیصد ۶ سے زیادہ کی اس وہ سالہ دوران میں ہوئی ہے تو اس ذات کا یہ کثیر
 اضافہ قابل لحاظ ہے۔ اسکے برخلاف دیہا ذات میں جو اس زمرہ میں شامل ہے فیصد ۵ کی کمی
 ۱۹۱۱ء سے اور فیصد ۳ کی کمی ۱۸۸۱ء سے رونما ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں
 ذاتیں وضع قطع و عادات میں ایک دوسرے سے نہایت مماثل ہیں۔ اور ایک ہی دراویدی نسل
 کی دو شاخیں معلوم ہوتی ہیں۔ اسلئے یہ بالکل ممکن ہے کہ بعض ویلے بطور کا پو درج ہو گئے ہوں۔
 یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس زمرہ کی میزان جملہ آبادی ملک سرکار عالی کی ۶ فیصد حصہ ہوتی ہے
 حالانکہ ۱۸۸۱ء میں ایک فیصد تھی اس کا سبب یہ ہے کہ زمینداری اور زراعت کرنیوالی بڑی ذات
 یعنی کا پو و ملہ گزشتہ میں بجائے زمرہ اول کے جس سے وہ حقیقی تعلق رکھتی ہے زمرہ دوم میں درج
 کی گئی تھی۔

۲۳۔ زمرہ دوم مزارعین۔ (جن میں خاص پیداوار کے کاشت کرنے والے بھی شامل ہیں)
 اس زمرہ کی میزان کل آبادی کی ۱۸ فیصد ہوتی ہے۔ اسکے مقابلہ میں ۱۸۸۱ء میں ۲۵ فیصد تھی

اس کی وجہ بعض تغیرات میں جو ذات کی درجہ بندی میں ہوئے ہیں مثلاً جیسا کہ زیریں قبل ذکر کیا جا چکا ہے گزشتہ موقع میں کا پو اس زمرے میں شامل کئے گئے تھے اور اب زمرہ اول میں منتقل ہوئے ہیں اس زمرے کی اہم ذاتیں مرہٹے اور تلنگے ہیں۔ مرہٹاڑی میں مرہٹوں کا وہی مرتبہ ہے جو تلنگانہ میں کا پو اور تلنگوں کا ہے۔ ان کی تعداد میں تقریباً ۹ فیصد کا انحطاط اس دہ سالہ دوران میں ہوا ہے۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۸۱ء تا ۱۹۷۱ء کی مدت میں ۱۲ فیصد اضافہ ہوا تھا جو کمی واقع ہوئی ہے وہ فطرتی اسباب پر مبنی معلوم ہوتی ہے۔ گو کہ یہ کمی کل ملک کی آبادی کی کمی سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ یہ قابلِ یادداشت ہے کہ بعض مرہٹے محض کنبیوں میں درج ہو گئے ہونگے لیکن اسکے برعکس کنبیوں کی اعلیٰ جماعتوں میں اس کا میلان ہے کہ اپنے آپ کو

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
ہشکر	۲۱,۳۳۲	- ۶۹
کولی	۳۹,۸۱۹	- ۸۵
کنبی	۳۲,۳۲۲	-
لودھی	۱۷۸	-
مالی	۸۵,۴۷۶	- ۲۰
مرہٹ	۱۴,۰۶,۲۰۰	- ۹
منور	۱,۸۳,۳۵۶	- ۲۰
تلنگا	۶,۶۲,۱۸۸	+ ۱
وختری	۲۰,۰۶۵	- ۷۷

مرہٹا بیان کریں۔ اس زمرے میں صرف تلنگے ہی ایسے ہیں جنہوں نے اس دہ سالہ عرصہ میں خواہ مخیف ہی ہو زیادتی ظاہر کی ہے اور دوسری ذاتیں ایک بڑی حد تک انحطاط پذیر ہوئی ہیں۔ کولیوں کے متعلق بھی حوالہ دیا جا چکا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہشکر بھی دوسرے نام سے بسر کرتے ہیں اور غالباً کنبیوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس جماعت کے متعلق ”آئین الہری“ میں ذکر کیا گیا ہے کہ ”باسم کے قریب جوار میں ایک نلکی قوم ہشکر کہلاتی ہے جو زیادہ تر مغرور اور

سکیش ہے۔ انکی قوم ایک ہزار سوار اور پانچ ہزار پیدل پر مشتمل ہے۔ غالباً ایسے سپاہیوں کی اولاد ہونا ہی تمدنی درجہ میں اعلیٰ مرتبہ کے ادعا کا سبب ہوتا ہو گا وختری میں جو انحطاط ہوا ہے اس کا اظہار کم و بیش اسی تناسب سے ہوتا ہے جتنا کہ منور میں اندراج ہوا ہے۔ موقع حالیہ میں لودھی اس زمرے کے تحت شریک کئے گئے ہیں غالباً وہ گرمی سے مرہٹوں اور ان کے ساتھ تقریباً وہی نسبت رکھتے ہیں جو مرہٹوں کو کنبیوں کیساتھ ہے۔ لودھی مرہٹوں کی طرح اپنے متعلق ایک سپاہیانہ لاف زنی سے کام لیتے ہیں۔

۲۳۲۔ زمرہ سوم صحرائی اور جبالی اقوام۔ صحرائی اور جبالی اقوام کی جملہ تعداد (۱۵۵,۸۱۱) ہے اور ان میں سے فیصد ۶۳ صرف گوند ہیں۔ یہ خاص طور سے اصلاہ رنگل اور عادل آباد میں محدود ہیں

انکے بعد قوتِ تعداد کے لحاظ سے کوپا کا درجہ ہے جو کل تعداد کے ربع کے برابر ہیں۔ یہ بھی زیادہ تر اضلاع درنگل۔ عادل آباد اور کریم نگر میں پائے جلتے ہیں۔ ایک قدیمی قوم جیسی کہ گوندھے بلاشبہ قلیل العمر ہوتی ہوگی لیکن صرف یہی انکی تعداد کے انحطاط کا باعث نہیں ہو سکتا۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ دو مذاہب کے زیر اثر آتے ہیں۔ ان میں سے جو لوگ اپنے عادات اور مراسم اور طریقہ عبادت میں

کم دیش بند ہو گئے ہیں وہ فطرتاً اس امر کا زیادہ میلان رکھتے ہیں کہ اپنے قومی نام کو ترک کر دیں اور بطور ہندو کے اپنا اندراج کر لیں۔ علاوہ بریں ان میں سے جو عیسائی مبلغین کے زیر اثر آ گئے ہیں اور تبدیل مذہب کر چکے ہیں وہ دوسری عیسائیوں کی تعداد میں اضافہ کے موجب ہیں۔ آئندہ اور پھیل تعداد میں بڑھ گئے ہیں۔ صرف یہی تینوں اقوام (گوند۔ آئندہ اور پھیل) دہلہ گذشتہ

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
آئندہ	۶۶۳۴	۱۵۳+
پھیل	۱۳۷۲۳	۳۸+
بہنی کوپا	۸۶۱	-
چنچو	۶۱۳۱	-
گوندھ	۲۵۰۲۹	-
راج کوپا	۹۸۸۷۹	۳۱-
راج گوندھ	۱۳۷	-
سنتال	۴۲۵۳	-
	۱۷۴	-

میں بطور اقوام صحرائی درج ہوئے تھے لیکن اس مرتبہ فہرست میں بعض الحاقات بھی کئے گئے ہیں۔ اس طرح سے اس زمرہ کی میزان کل آبادی کے مقابلہ میں ایک فیصد سے کچھ زیادہ ہے اور ۱۹۱۱ء میں صرف ایک فیصد تھی۔ آئندہ زیادہ تر ضلع عادل آباد میں ملک سرکار عالی کے حدود پر برار کے متصل پائے جاتے ہیں۔ وہ آئندہ کی یادگار معلوم ہوتے ہیں جو تیسری صدی عیسوی میں گوداوری کے اطراف ملک میں ایک ساحل بحر سے دوسرے ساحل بحر تک غالب تھے۔ اور مشرق جے۔ ٹی مارٹن نے جو آب کشن مردم شماری ہند میں اپنی رپورٹ مردم شماری صوبہ سندھ و برار تہ ۱۹۱۱ء (صفحہ ۲۱۹) میں تحریر کیا ہے کہ اس صوبہ کی آئندہ قوم کو ہنوز یاد ہے کہ وہ کسی زمانے میں ایک حاکم نسل تھے اور اسی بناء پر دوسری رعایا کی طرح محصول ادا کرنے پر متعرض ہوتے تھے پھیل زیادہ تر صوبہ اورنگ آباد کے اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ ان اقوام کی مٹی بجائے اسکے کہ صوبہ جا متصلہ سے نقل وطن یا کثیر الاولاد پر محمول کی جائے زیادہ تر صحت شمار پٹنی معلوم ہوتی ہے۔

زیریں قبل اس کا ذکر ہو چکا ہے کہ مرہٹاؤں کے اقوام قدیمہ ایک بڑی حد تک تاحال شمار سے متروک ہو جاتے تھے۔ راج گوند۔ گوند پر اور راج کوپا۔ کوپا پر برتری کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ مشہور سنہتال قوم کی نمائندگی ملک سرکار عالی میں چند آوارہ گرد افراد کرتے ہیں۔

۲۳۴۔ زمرہ چارم۔ گلہ بان اور شیر فروش۔ اس زمرہ میں دس لاکھ سے بھی زیادہ آبادی

نام	تعداد	فیصد پیشی - پاکتی
دنگر	۲۶۶,۲۵۶	۵ -
گولا	۳۵۳,۹۹۳	۲۳ -
کرما	۳۴,۴۸۶	۵ +
	۱,۶۱,۸۹	۸ +

وخل ہے اور اُسے خاص عناصر مرہٹے دنگر اور تلنگانے گلاں میں کرما تلنگانہ کے چرواہے ہیں اور گولی مرہٹواری کے گلابان میں۔ اگرچہ دنگر بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے تقریباً ۵ فیصد گھٹ گئے ہیں لیکن ۱۸۸۱ء کے لحاظ سے انہیں ۲۹ فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ ہجرت انگیز ہے کہ اس مرہٹا ذات کے اندر جاتا

خل تلنگانہ میں جو ایک تلنگانہ کا خل ہے۔ بہ تعداد کثیر ہوئے ہیں (۱,۰۱,۴۹) یا اس ذات کی جہاں تعداد ۲۲ فیصد) جہاں بطور نتیجہ کے گلا کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔ ۱۹۱۱ء میں اس ذات کی تعداد اسی خل میں صرف ۲,۴۹۱ تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گلا کی کثیر تعداد بطور دنگر درج ہو گئی ہے یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اول الذکر ذات کی تعداد میں اتنا کثیر انخراط (۲۳ فیصد) رونما ہوا ہے اسکے برعکس گولی اور کرما کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور بالخصوص مندر الذکر میں تقریباً ۲۸ فیصد کی زیادتی ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں پیدا ہوئی ہے۔

۲۳- زمرہ پنجم۔ ماہی گیر۔ ملاح اور پاکٹی بردار۔ بھوئی (بستا) ملک تلنگانہ کے روایتی ماہی گیر ہیں اور اس طرح پر بستا سے متجاس ہیں۔ وہ خانگی (گھریلو) ملازمت کرتے ہیں۔ بانڈیاں اور اور بن دھوتے ہیں پانی بھرتے ہیں اور پاکٹی اور بیانے اٹھاتے ہیں۔ بھوئی تمام ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ انکی کل تعداد کے نصف سے زیادہ اب مرہٹواری میں پائے جاتے ہیں۔ اس ذات میں جو زیادتی ہوئی ہے (۵۱ فیصد) اس سے صاف طور پر

نام	تعداد	فیصد زیادتی - پاکتی
بھوئی	۲۶,۳۷۸	۵۱ +
کبار	۱۰۳	...

عیاں ہوتا ہے کہ دوسری ذاتوں نے بھی اس ذات کے عنوان کے تحت جگہ حاصل کر لی ہے۔ ۱۸۸۱ء کے مقابلہ میں جو زیادتی ہوئی ہے (۱۸۶ فیصد) وہ ہجرت انگیز ہے

اور اس کی وضاحت کسی اور طرح نہیں ہو سکتی۔ بھوئیوں کی تعداد کی زیادتی نے زمرے کی میٹرن میں تناسبہ اضافہ پیدا کر دیا ہے۔ اور اب ان کا تناسب کل آبادی ملک میں ۲ فیصد سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ بمقابلہ اسکے ۱۹۱۱ء میں ایک فیصد تھا۔ کبار کی فیصل تعداد (۴)، ذکر اور ۲۹ اُمات (ظاہر کرتی ہے کہ یہ اس ملک کے اصلی باشندے نہیں ہیں بلکہ برار کے طرف سے آئے ہوئے عارضی آوارہ گرد ہیں۔ وہ روایتی پاکٹی بردار ہیں اور اس ملک میں خانگی ملازمت کی تلاش میں وارد ہوئے ہو گئے۔ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کدھر کدھر تھے میں نہاد اور یمن اس زمرے

میں کیوں شریک کر دئے گئے تھے۔ یہ مسلمان طبقے ہیں جن کو صحیح طور پر بافندے وغیرہ کے تحت داخل ہونا چاہئے تھا۔

۲۳۵۔ زمرہ ششم شہنشاہی اور چرمی مار۔ مرہٹاؤں کے بیڈ اور تلنگانہ کے متراسی جو اس زمرے کے تحت آتے ہیں اس ملک میں تقریباً مساوی تعداد میں پائے جاتے ہیں لیکن اول الذکر میں ۱۹۱۰ء سے فیصد ۵۸ کا اضافہ ہوا ہے اور مورخ الذکر

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
بیڈر	۲۳۶,۷۴۱	+۱۴
متراسی	۲۳۶,۶۶۲	-۹

میں اسی مدت کے اندر تقریباً ۹ فیصدی کا انخراط ہوا ہے۔ ۱۹۱۰ء کی تعداد سے انکا تقابل کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں علی الترتیب ۴۵ اور ۵۴ فیصدی اضافہ

ہوا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ اول الذکر میں بمقابلہ مورخ الذکر کے ایک بڑی حد تک زیادتی ہوتی رہی ہے۔ بیڈر مرہٹاؤں کے اضلاع رانچور اور گجرات میں کم دیش محدود ہیں اور متراسی کل اضلاع تلنگانہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس زمرہ کی میزان ملک سرکار عالی کی کل آبادی کی تقریباً ۴ فیصد ہوتی ہے اس کے مقابلہ میں ۱۹۱۰ء میں ۳ فیصد تھی۔

۲۳۶۔ زمرہ ہفتم۔ پروہیت اور متاخص۔ برہمن جو اپنے روایتی پیشے کی بنیاد پر اس زمرے میں داخل ہیں بلحاظ تعداد کم ہیں۔ اور اس مردم شماری کی تبلیغ شدہ (۲۷۵) ذاتوں اور قوموں کے منجملہ صرف ۱۳ ذاتوں سے باعتبار تعداد کم ہیں صرف ایسی ہی مفید کار آمد ذاتیں جیسے کہ مزارعین۔ چسرواہے۔ اور دودھ فروش۔ باہی گیر اور جلاہے اور فرقہ واری ذات لنگایت ہی تعداد میں ان سے بڑھے ہوئے ہیں۔ یہاں پر یہ ذکر بے محل نہ ہو گا کہ برہمنوں میں حقیقی کام کرنے والوں کی بہت ہی قلیل تعداد اپنا پوجا پاٹ کا روایتی پیشہ انجام دیتی ہے اور انکی تعداد غالب محال اراضی ملازمت سرکاری اور علمی پیشوں کی آمدنی پر بسر کرتی ہے۔ اس ملک کے

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
ایاوار	۲۷۰۲۷	-
بیراگی	۱۱,۴۹	-
برہمن	۲۷۶,۱۲۶	۵-
گوسائیں	۲۷۷,۵۳	۱۷-

برہمن (تیلنگے مرہٹے اور کٹڑے برہمن) اپنا چار اور ایداکھنڈ سے تعلق رکھتے ہیں بمقابلہ ۱۹۱۰ء کی تعداد کے برہمنوں میں ۵ فیصد کمی رونما ہوئی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ۱۹۱۰ء کے ۱۹۱۱ء کے دوران میں فیصد ۶۱ کی کمی ہوئی تھی جیسا کہ سابقہ مردم شماری کی رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے کہ تین

لاکھ سے زائد تیلنگے ۱۹۱۰ء میں بطور برہمن شمار کر لئے گئے تھے جو اس سال ان کے کثیر اضافہ (۱۷۶ فیصد)

جب سوجھ تھی۔ ۱۹۱۱ء میں تلنگوں کی بطور ملحدہ ذات کے درجہ بندی پہنچی وجہ سے برہمنوں میں فیصد ۶۰ سے زیادہ کی صرح کی اور تلنگوں میں کثیر زیادتی پیدا ہوئی موجودہ کمی بلاشبہ فطری اسباب پر مبنی ہے جس سے ملک سرکار عالی کی آبادی مجموعی طور پر متاثر ہوئی جو دوسری ذاتیں اس زمرہ میں شامل ہیں اور بلجاٹا تعداد برہمنوں سے بہت کم ہیں ان کے منجملہ گوسائیں اور سیراگی فی الاصل شادی نہ کرنے والے مرتاضوں اور رویشوں کی جماعتیں تھیں۔ اول الذکر مہادیو کے پوجنے والے اور مولد کر وشنو کی پرستش کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ اب شادی نہ کرنے کے عہد کو تبدیل کر رہے جاتے ہیں اور کسی نہ کسی پیشہ کو اختیار کر کے بستے جاتے ہیں۔ لیکن انہیں سے ابھی اکثر نگہداری کرتے ہیں تیرتھوں کی زیارت پابندی سے کرتے رہتے ہیں۔ اور بظاہر یہی ان کی کمی تعداد کا سبب معلوم ہوتا ہے آیا دار بالعم ساداتی ہوتے ہیں جو بہت تقدس کا اظہار کرتے ہیں اور فرقہ ویشنوا کی شدراؤاتوں کے بجاویں کا کام دیتے ہیں اور اسلئے اس طبقہ کے تحت دکھائے گئے ہیں۔ وہلہ حالیہ میں سیراگی بھی اس زمرے میں داخل کر لئے گئے ہیں۔

۲۳۷۔ زمرہ ہشتم۔ خادمان منادر۔ اس زمرے اور سابقہ زمرے کے درمیان جہد فصل قائم کرنا ایک امر مشکل ہے۔ اس ملک میں مندروں کی خدمت کرنے والوں کی صرف دو ذاتیں ہیں۔ گراؤ جو مہادیو کی مندر کے خادم ہیں اور کل اضلاع مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں اور ساداتی جو تلنگانہ کے وشنو مندروں کے خدمت گزار ہیں۔ یہ ذاتیں طبعی ترقی سے بڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں بالخصوص ساداتی

نام	تعداد	فی صدی زیادتی یا کمی
گراؤ	۲۰,۳۱۸	+ ۱۶
ساداتی	۳۹,۴۳۳	+ ۳۳

جن میں ۱۸۸۱ء کے بعد سے فیصد ۲۰.۶ کا حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔

۲۳۸۔ زمرہ نہم۔ شجرہ دال یا نساب۔ اس زمرہ میں صرف ایک ذات بھٹراج داخل ہے جن کی تعداد ۱۰۵,۴۴۵ ہے اور کل آبادی کے فیصد ایک حصہ سے بھی کم ہے۔ ابتداءً یہ لوگ ملک تلنگانہ کے شاعر اور قصیدہ خوان تھے۔ لیکن اب بالعم زراعت یا گدگری کرتے ہیں۔ یہ لوگ بلاشبہ بہت سے زبانی روایات اور قصوں کے سمیعین ہیں۔ قدیم روایت کے موجب بھٹراج شمالی ہند کی ایک ذات ہے جسکو پہلے پہل وکن میں درنگل کے راجہ پرتاب رُدرانے (۱۶۹۵ء تا ۱۷۳۳ء) بلوایا تھا۔ اس سلطنت کے زوال کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ باجلدار ریڈی اور ویلار رُسا کی سرپرستی میں (جنہوں نے ملک تلنگانہ میں اپنی

اپنی علم و خود مختاری میں قائم کر لی تھیں) شاعر اور مذاہن نکر بس گئے۔ ایک جماعتی حیثیت سے یہ لوگ تلنگی علم ادب میں خاصے تعلیم یافتہ تھے۔ اور ان میں سے بعض اعلیٰ پایہ کے تلنگی شعرا ہو گئے۔ وہ دیکھ کر کہتے ہیں یہ زمرہ علیحدہ نہیں کیا گیا تھا۔

۲۳۹۔ زمرہ دہم سمجھیں۔ اس زمرہ میں بھی مرتبہ ایک ہی ذات جو شہ ہے جنکی تعداد اس ملک میں صرف محدود ہے۔ جو شہی مشتق ہے جو شہ سے جسکے معنی علم نجوم کے ہیں۔ یہ اپنی زندگی بھیک مانگ کر بسر کرتے ہیں اور ہفتہ کے روز تیل اور کسی ایک سیاہ رنگ چیز کی خیرات مانگتے ہیں تاکہ "سنی" یا پُر خوست ستارہ زحل کا کفارہ کریں۔ اس ذات کا التباس برہمن طبقہ کے دیہاتی پوجاریوں کے ساتھ نہ کرنا چاہئے۔ مگر سابقہ میں زمرہ قابل کی طرح یہ زمرہ بھی علیحدہ درج نہیں کیا گیا تھا۔

۲۴۰۔ زمرہ یازدہم محر و متصدی۔ مورتی حالیہ میں یہ زمرہ بھی پہلی مرتبہ علیحدہ دکھایا گیا ہے۔ اس میں دو ذاتیں ہیں۔ کایست اور کھتری جو باہر سے آکر بس گئی ہیں اور تعدادیں بھی قلیل ہیں۔ اس زمانہ میں محری کا پیشہ صرف انہی دو ذاتوں میں محدود رہا۔

۲۴۱۔ زمرہ دوازدہم اہل ہستی۔ گوشتے۔ ناچنے والے۔ نقال اور باز نیگر۔ اس زمرہ کی خاص ذات لوگم ہے اور انکی تعداد (۲۱۲۵۸) ہے۔ یہی ایک ذات تھی جو ۱۹۱۱ء میں اس زمرہ کے تحت درج کی گئی تھی۔ بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے ان میں فیصدی ۱۰.۵ کا اضافہ ہوا ہے۔ اس ذات کا پیشہ ناچنا اور عصمت فروشی کرنا ہے۔ اگرچہ اس ذات میں سے بعض نیک بخت نکل آتے ہونگے لیکن یہ ذات جو اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے لئے باعث شرم ہے۔ بجائے خود ترقی پاتی رہتی ہے کیونکہ بعض قوموں میں یہ رواج ہے کہ دیوتاؤں اور دیویوں کے نام پر لڑکیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اسکے برخلاف دوسری ذات میں ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں فیصدی ۱۹ کا اضافہ ہے۔ یہ زیادہ تر اضلاع تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں اور بالعموم گداگری یا زراعت پر بسر کرتے ہیں۔ لفظ دوسری کے معنی خام کے ہیں (تیسرا مندر کا خام) اور انکی گداگری ایک حد تک مذہبی صورت رکھتی ہے کیونکہ ان میں سے بعض افراد چند ذاتوں کے بعض گھر بلومرسم میں پوجاری یا کارپرداز کی حیثیت سے

نام	تعداد	فیصدی
بھنداری	۳۱	۰.۰۰
لوگم	۲۱۲۵۸	۱۰.۵
دوسری	۹۶۶۲	۱۹
گداگری	۶۵۲	۰.۰۱
گداگری	۱۲	۰.۰۰
گداگری	۲۲	۰.۰۰
گداگری	۸۵۶	۰.۰۱
گداگری	۴۵۵	۰.۰۰

کام کرتے ہیں اور بعض لمبا گلا۔ اور دوسری تلنگی ذاتوں کے جنازوں کے سامنے گاتے اور ناتوں بجاتے ہیں لیکر (مقدس تیل والے) جو کرتب کرنے والے بیلوں کا تماشا دکھاتے پھرتے ہیں اسی دوسری ذات سے تعلق رکھنے

و اے کہلاتے ہیں ڈمر ا بھی ایک تلنگی ذات ہے یہ لوگ فلا با ز می کرنے والے اور کرتب دکھانے والے
میشہ ور ہوتے ہیں۔ بعض زراعت بھی کرتے ہیں۔ اس ذات میں آزادی کیساتھ کسی بھی ذات سے جو اپنے
سے کمتر درجہ کی نہ ہو مرد اور عورت دونوں کو بھرتی کر لیا جاتا ہے اور اس کا میاں محض جھٹامی ہے۔
آوارہ گرد ڈمر سوار پالتے ہیں اور دن میں مزدوری بھی کرتے ہیں۔ گاڑی یا بازیکر مرٹواری میں چوڑے
میں۔ گنڈا بھی اصل میں مرٹے فقیر ہیں اور امبا بھاؤنی کے اعزاز میں خاصکر دہشت برہمن خاندان
کی شاہی کے موقعوں پر گنڈالا (یا ایک قسم کا رقص شعل) کرتے ہیں۔ بھنڈاری مندر کے بابا بجانے والوں
کی ایک چھوٹی ذات ہے یہ لوگ پترونی بھی بناتے ہیں۔

۲۴۲۔ زمرہ سیردھم۔ تاجر اور بساطی (پھیری کرنے والے)۔ اس زمرے کی دو اہم ذاتیں کوٹھی
اور لنگایت ہیں۔ ۱۹۱۱ء کی تعداد سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کوٹھی تعداد میں ۶ فیصد سے
زیادہ بڑھ گئے ہیں اور لنگایت تقریباً بقدر ۹ فیصد گھٹ گئے ہیں۔ لیکن ۱۸۸۱ء کے اعداد کے لحاظ سے یہ
دونوں تعدادیں زیادہ ہو گئے ہیں۔ سوخرالذکر کا اضافہ (۲۸ فیصد) اول الذکر کے اضافہ (۱۰ فیصد) سے زیادہ ہے
یہ ترقی کرنے کوٹھی گزشتہ ۲۸ سال میں بہت آہستگی کیساتھ ترقی پائے ہیں۔ گزشتہ ۲۸ سال ہی میں اس قوم
میں کچھ ترقی معلوم ہوتی ہے۔ باب سابقہ میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ کوٹھی جو ۱۹۱۱ء کے اعداد کے لحاظ

نام	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
اگر وال	۱۸۳۱	۰
بلیجا	۳۳۳۶۴	۰
پور	۴۲۳	۰
پنچا	۹۵	۰
کوٹھی	۲۳۸۰۶۲	+ ۷
لنگایت	۶۸۷۵۳۹	- ۹
مارواڑی	۴۶۴۳۹	- ۷
بین	۶۱	۰
پور وال	۹۱۸	۰

سے ہر طرح کے نقائص جسمانی میں مبتلا تھے اپنی
حالت کو وہ سالہ دوران میں بہت کچھ سنبھال چکے
میں اور انکی صحت جسمانی اچھی ظاہر ہوتی ہے
شاید اسی کا نتیجہ ہے کہ کوٹھی اپنی تعداد میں اضافہ
کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ در آن حالیکہ عام
آبادی میں انحطاط رونما ہوا ہے۔ لنگایت میں عام
آبادی سے زیادہ کمی واقع ہوئی ہے جسکی وجہ
مکن ہے یہ ہو کہ انہیں سے بعض نے اپنے آپ کو بچا

لنگا بلیجا لکھوانے کے محض بلجا درجہ کر لیا ہو۔ ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں بلجا کے اندراجات بہت زیادہ کثیر
ہوئے ہیں اور یہی کثرت قیاس مندرجہ بالا کی طرف رہبری کرتی ہے۔ مارواڑی ایک پیدائشی تاجر
اور روپے کا دین لیں کرنے والے ہوتے ہیں اور اس زمرے میں انکی موجودگی ناگزیر ہے۔ انکی کثیر
تعداد بہ نسبت تلنگانہ کے (باستثناء بلہہ حیدر آباد) مرٹواری میں بہت زیادہ ہے جہاں وہ روپی کی

فائدہ مند تجارت میں مصروف ہیں۔ ٹھیک ٹھیک کہا جائے تو مارواڑی فی الحقیقت کسی ذات کا نام نہیں ہے بلکہ ایک دیس کا نسبتی نام ہے جسکے معنی مارواڑ کے رہنے والے کے ہیں لیکن اس مقام سے آنے والے اکثر لوگ چونکہ تجارت اور لین دین کے کاروبار کرنے لگے ہیں۔ اسلئے ان کی ذات کے نام نظر انداز ہو جاتے ہیں اور وہ سب کے سب انکے ملک کے نام کے ساتھ منسوب کئے جاتے ہیں۔ دوسرے تجارتی طبقے جو اس زمرے میں شریک ہیں بلجاٹ قداد کم ہیں اور کم دیش عارضی تو ملن گناہ کئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے پورا وال زیادہ تر جھنی ہیں۔ اور اگر دال ہندو ہیں۔ بوسہ رنے۔ گجراتی ہندو ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں۔ مہین بھی انہیں کے شامل ہیں۔

۱۹۱۱ء میں صرف ایک ذات کو مٹی کی اس عنوان کے تحت درج کی گئی تھی۔ اب دوسری ذاتوں کے شمول سے (جو عام طور پر تجارت پیشہ ہیں) اس زمرہ کی میزان کل آبادی ملک کی ۸ فیصد حصہ ہو گئی ہے اور ۱۹۱۱ء میں صرف ۲ فیصد تھی۔

۲۴۲۔ زمرہ چہار دہم۔ باربردار جانوروں کے ذریعہ نقل و حمل کر نیوالے۔ اس زمرہ میں بیلوں پر لا کر نقل و حمل کرنے والے مشہور لمباڑے زیادہ نمایاں ہیں۔ ان کی کثیر تعداد تلنگانہ کے اضلاع ورنگل۔ نلگنڈہ۔ محبوب نگر اور عادل آباد اور مرہٹوڑی کے اضلاع گلبرگہ شریف۔ پر جھنی۔ ناندیٹر۔ میدر اور راجپور میں پائی جاتی ہے۔ اس دہ سالہ دوران میں جو ان کی تعداد میں اضافہ ہوا

ہے اس سے مترشح ہوتا ہے کہ گزشتہ مردم شماری کے

نام	تعداد	نسبت آبادی کل
بنجارہ	۲۳۶۵۶۱	۰
لمباڑہ	۲۲۳۶۷۹	۰۵۸
پرکا	۳۵۶۲۲	۰

وقت غلہ وغیرہ لیکر یہ لوگ ملک سرکار عالی سے باہر گئے

ہو گئے اور اس طرح پر مالک محروسہ میں شمار ہونے سے

بچ گئے ہو گئے۔ لمباڑے ایک چھوٹے پیمانے پر زراعت

کی طرف راغب ہو گئے ہیں اور انکی مستقل زندگی شمار میں آسانی پیدا کر گئی۔ اور ان لوگوں کو بھی قلبند کر ادگی جو اور طرح پر اپنی آوارہ گردی کے باعث شمار سے چھوٹ جاتے۔ پرکا بھی تلنگانہ کے اضلاع ورنگل۔ کریم نگر۔ عادل آباد۔ میدک اور اطراف بلدہ میں پائے جاتے ہیں۔ اور تلنگانہ کی زراعت پیشہ قوم بلجا کی ایک شاخ ہیں۔ انکا نام لفظ پرکے سے مشتق ہے جسکے معنی پھیلے کے ہیں جن میں نمک اور غلہ بھر کر بیلوں پر لا دتے اور لیجاتے تھے۔ انکے پیشے نے اس زمرہ میں ان کو جگہ دلائی ہے۔ بنجارے بھی بیلوں پر لا کر نقل و حمل کرنے والے ہیں۔ وہ زیادہ تر ہندو ہیں لیکن خال خال مسلمان اور اقوام قدیمہ میں بھی ہیں۔ بہت سے بنجارے زراعت کرنے لگے ہیں۔ اور ان میں سے

جوسابقین اولین میں اپنے آپ کو ایک علمدہ ذات قرار دیکر و بخری سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ لوگ بالعموم اپنے آپ کو ہندو لکھواتے ہیں۔

۲۴۴۔ زمرہ پانزدہم۔ اصلاح ساز۔ اصلاح سازوں کی ذات تلنگانہ میں منگلا ادم مرٹواری میں ججام یا ہوی کہلاتی ہے۔ اول الذکر میں بلحاظ تعداد کثیر

نام	تعداد	فیصد یا دینی یا کمی
جستام	۱۶,۸۲۲	۰
منگلا	۱۶,۷۵۲	+ ۳۵
ہوی	۶,۳۱۴	- ۸۸

اضافہ ہوا ہے اور موخر الذکر میں بہت انحطاط پیدا ہوا ہے۔ موخر الذکر کی اتنی بڑی کمی کا کوئی سبب نہیں معلوم ہوتا۔ بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہوی شمار کنندوں کو قبل دینے میں کٹینا ہوئے اور اپنے آپ کو دوسرے ناموں کے تحت درج کرایا۔

۲۴۵۔ زمرہ شانزدہم۔ گاؤں۔ چاکلا تلنگانہ کی اور دھوبی مرٹواری کی کپڑے دھونے والی ذات

نام	تعداد	فیصد یا دینی یا کمی
چاکلا	۱۸۶,۶۶۴	+ ۶
دھوبی	۵۶,۹۴۴	- ۱۳

ہے۔ لیکن یہ دونوں نام عموماً ایک دوسرے کے ساتھ متبادل ہوتے ہیں اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اول الذکر ذات میں زیادتی ہوئی ہے تو موخر الذکر میں کمی آگئی ہے اگر دونوں ذاتوں کا مجموعی طور پر لیا گیا جائے تو ۱۹۲۱ء

کے مجموعی اعداد ۱۹۱۱ء کے مماثلہ مجموعی اعداد سے خفیف طور پر کم ایک فیصد سے زیادہ معلوم ہوتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کپڑے دھونے والوں کی ذات میں مجموعی طور پر تعداد میں کمی نہیں پیدا ہوئی۔

۲۴۶۔ زمرہ ہفدہم۔ پارچہ بان۔ روئی دھونکنے والے اور رنگمیز۔ سائے ملک تلنگانہ

کی بڑی پارچہ بان ذات ہے۔ اور بلحاظ تعداد اس زمرہ میں کثیر بھی ہے۔ سائے تمام اصلاح تلنگانہ میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ بقبالہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے ان میں فیصد، ۱۲ء کی حد تک کمی آگئی

ہے لیکن ۱۹۱۱ء کے لحاظ سے اس ذات کی میزان میں بقدر ۲۷ فیصد بکثرت ہوئی ہے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ جو سائے مرٹواری میں پھیل گئے ہیں وہ اپنے آپ کو چنومار سے موسوم کرتے ہیں۔ دیونگ یا

نام	تعداد	فیصد یا دینی یا کمی
جوساگر	۴۵	۰
چنومار	۱,۷۱۳	۰
دیونگ	۸۸۵۶	+ ۲۴
جلادی	۲,۴۴۶	۰
تعداد	۱,۷۸۷	۰
موسم	۳۶	۰
دنگاری	۲۳۶,۴۳	+ ۵
سائے	۲,۷۹۷	- ۱۳

کوٹھی انکے بعد اہمیت رکھتے ہیں۔ دیونگ تین ذیلی ذاتوں میں مقسم ہیں۔ دیونگ، مٹکر، کوڑے کل دھرمٹواری میں یہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں اور انکا روایتی پیشہ بانڈگی ہے۔ لیکن ان میں سے بعض نے تجارت۔ زراعت۔ نجاری اور ہماری

اختیار کر لی ہے۔ اس وہ سالہ دوران میں بقدر ۲ فیصد ان میں اضافہ ہوا ہے اور اس سے پہلے دس سال میں بھی انھوں نے متدبہ اضافہ (۶۰ فیصد) ظاہر کیا تھا۔ رنگری یا رنگریز رنگنے والوں کی ایک ذات ہے جو زیادہ تر مرہوڑی میں پائی جاتی ہے۔ اس ذات میں فیصد ۵ کی بیشی اس وہ سالہ دوران میں رونما ہوئی ہے۔ جلا ہے۔ مذاں اور سون کپڑا بننے والے مسلمان طبقہ ہیں۔ انکی تعدادیں جو کثیر الخطا رہنا ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اب اکثر ایسے ہیں جو اپنے آپ کو بلا تفریق طبقہ صرف مسلمان لکھوانا پسند کرتے ہیں۔ تلنگانہ کی ”سائے“ ذات کو مسلمان جلا ہے ہی بولتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے کہ مذافوں کو جو روئی صاف کرنے والا کرسی اور نیواڑ بنانے والا طبقہ ہے۔ تلنگنے ”دودی کولا“ کہتے ہیں یہ مسلمان طبقہ نو مسلم ہیں۔

۱۹۱۱ء میں صرف تین ذاتیں یعنی دیونگ۔ رنگری اور سائے اس زمرے میں شامل کی گئی تھیں۔ موقع حالہ میں پانچ اور ذاتیں بھی بوجہ اسے روایتی پیشہ کے ان میں داخل کر لی گئی ہیں۔ ۲۴۷۔ زمرہ شہر دہم جیٹا۔ اس زمرے میں صرف ایک ذات درزی یا سپی ہے۔ ممالک محروسہ کی آبادی کی مجموعی میزان کے مقابل میں درزیوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اس کے علاوہ اس وہ سالہ دوران میں انکی تعدادیں فیصد ۳۱ کی کمی آگئی ہے۔ اس کمی کی تلافی ایک بڑی حد تک دوسری ذات کے لوگوں سے ہو جاتی ہے جو خیاطی کو ایک سینہ پیشہ کے طور پر اختیار کر لیتے ہیں یہ ذات ممالک محروسہ سرکار عالی میں پھیلی ہوئی ہے اور تلنگانہ میں درزی اور مرہوڑی میں سپی کہلاتی ہے۔

۲۴۸۔ زمرہ نوزدہم۔ ستار۔ اس طبقے میں صرف ایک ذات ستار کی ہے۔ نجاروں کو مرہٹی میں ستار اور تلنگلی میں ڈولہ کہتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات یہ لوگ ”پنچال“ کے نام کی آڑ لیتے ہیں۔ ستار ذات نے اپنی تعدادیں بقدر ۴ فیصد کے ترقی کی ہے۔

۲۴۹۔ زمرہ ہشتم۔ ہمار۔ اس زمرہ کی صرف ایک ذات اُپرا ہے۔ اُپرا تلنگلی لفظ اُپو (نک) کے مشتق ہے اور اس طبقہ کے لوگوں پر انکے اصلی پیشے کے اعتبار سے اس کا اطلاق ہونے لگا چونکہ اب زمین شور سے نک کی صنعت ممنوع ہو گئی ہے اس لئے یہ لوگ مٹی کا کام اور مزدوری کرنے لگے ہیں۔ اس ذات میں ۳ فیصدی کا اضافہ اس وہ سالہ دوران میں اور ۱۰۰ فیصدی کا اضافہ

نام	تعداد	فیصد اضافہ یا کمی
تھامانی	۵۸۶	۰
اُپرا	۷۴۱۸۵	+ ۳۰

گزشتہ چالیس سال میں رونما ہوا ہے۔ اس سے مترشح ہوتا ہے کہ اس ذات کے لوگ اپنے آپ کو زیادہ تعداد میں اس نام کے تحت درج کرنے لگے ہیں۔ اور نیز یہ کہ دوسری ذات کے لوگ بھی ہماری پیشہ اختیار کرنے لگے ہیں۔

۲۵۔ زمرہ ہست و یکم سفا لکر (مٹی کے برتن بنانے والے) کبھار مرٹھواری کے

نام	تعداد	فیصد یا فی پائی
کبھار	۵۱,۳۳۲	۲۹ -
کمر	۶۵,۸۲۵	۱۷ -

اور کمر تلنگانہ کے سفا لکر ہیں۔ دونوں برتن۔ اینٹ اور سفا ل بناتے ہیں اور دونوں کی تعداد میں اس دو سالہ مدت میں کمی آئی ہے لیکن ۱۸۸۷ء کے مقابل میں ان کی تعداد علی الترتیب بقدر ۲۵ اور ۲۲ فیصد کم ہو گئی ہے۔

نام	تعداد	فیصد یا فی پائی
لوہار	۳۰,۹۰۸	۳۵ -
کتر	۴۱,۷۲۳	.

۳۵۱۔ زمرہ ہست و دوم۔ آہنگر۔ لوہار مرٹھواری کا اور کتری تلنگانہ کا آہنگر ہے۔ اول الذکر کی تعداد میں جو کمی آئی ہے وہ ناموں کے تبادلے کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے کیونکہ سابقہ مردم شماری میں نوخیز الذکر کی تعداد کم درج ہوئی تھی اور اب ان میں غلبہ معمولی افسانہ ہوا ہے۔

۲۵۲۔ زمرہ ہست و سوم۔ نورگر منجھان اور ذاتوں کے جو اس زمرہ کے تحت داخل ہوتی ہیں سنار زیادہ کثیر التعداد ہیں۔ یہ مرہٹے اور تلنگے دونوں ہوتے ہیں۔ گزشتہ مردم شماری میں پنچال کی تعداد میں ۲۵ فیصدی کا اضافہ ہوا تھا۔ اور سناروں میں صرف ایک فیصدی کا اور مردم شماری مایہ میں اول الذکر ۵۲ فیصد سے زیادہ گھٹ گئے ہیں۔ اور نوخیز الذکر بقدر ۱۲ فیصد بڑھ گئے ہیں۔

نام	تعداد	فیصد یا فی پائی
پنچال	۵۵,۹۷۵	۵۲ -
سنار	۹۹,۶۶۵	+۱۲

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ جنہوں نے ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں اپنے آپ کو بلوچ پنچال کے اضلاع ورنگل۔ کریم نگر۔ میدک اور تلنگڈہ میں جگہ کر لیا تھا۔ اب مردم شماری حالیہ میں اپنے آپ کو سنار درج کر لیا ہے اور یہ کہ اس کے برخلاف اضلاع

بیڑ۔ ناندیڑ اور عثمان آباد میں سنار کے نام سے پنچال کے نام پر عود کر آئے ہیں مجموعی طور پر زمرہ کے اپنے آپ کو بہ نسبت پنچال کے سنار زیادہ درج کر لیا ہے۔ علاوہ بریں پنچال کا نام پانچ دستکار ذاتوں پر حاوی ہے۔ لوہار۔ ستار۔ کسار۔ سیمی۔ اور سنار اور بقدر اس ذات کے لوگ اپنے آپ کو

اپنی شخصی ذات کے نام کے تحت درج کرائیگی۔ اسبقدر پنچال کے نام کے تحت درج شدہ نفوس کی تعداد گھٹ جائے گی مثلاً کمری سینار وغیرہ کی تعداد کا اضافہ پنچال میں اسی کے مائل اخطا پیدا کر گیا یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ پالیس سال قبل جو تعداد تھی اس کی صرف تقریباً ۶۰ فیصد تعداد اس دم شہر میں رہ گئی ہے۔ سنار ذات کے ۳۶ مردوں نے اپنے آپ کو وشوا برہمن سے موسوم کیا ہے۔

۲۵۳۔ زمرہ بست وچام پتل اور تانبے کے کاریگر۔ پتل اور تانبے کے برتنوں کے

نام	تعداد	فیصد آبادی یا کمی
کچری	۹,۹۷۵	۰
کسار	۲۰,۲۴۳	+ ۳۹

بنانے والے مرہٹاڑی میں کسار اور تنگ گاہ میں کچری کہلاتے ہیں۔ ان ذاتوں میں جو اضافہ ہوا ہے اس کی وجہ بلاشبہ وہی ہے جو پنچال کے متعلق اُپر بیان کی گئی اور بالخصوص اس سبب سے کہ ۱۹۱۱ء میں

کچری نے اپنے آپ کو بطور علحدہ ذات کے ظاہر نہیں کیا تھا۔

۲۵۴۔ زمرہ بست وچم۔ مٹھائی بنانے والے اور غلہ بھوننے والے ۱۹۱۱ء میں اس زمرہ کو علحدہ درج نہیں کیا گیا تھا۔ اس طبقہ میں صرف ایک ذات بھر بھونچے کی داخل ہوتی ہے جو غلہ بھوننے والوں کی ذات ہے۔ یہ تعجب خیز ہے کہ اگرچہ بہت سے مٹھائی بنانیوالے ہیں لیکن کسی نے بھی اپنے آپ کو طوائی نہیں لکھوایا۔ بھر بھونچوں کے دو طبقے ہیں مرہٹے اور پردیسی مرہٹے بھر بھونچوں کی بھرتی بلاشبہ مرہٹے کنیوں سے ہوتی ہے جن سے وہ شکل و صورت اخلاق و عادات میں مماثلت رکھتے ہیں۔ پردیسی بھر بھونچے کا پورہ ستھرا لکھنؤ اور بریلی وغیرہ باہر کے مقامات سے آئے ہیں۔

۲۵۵۔ زمرہ بست وٹش۔ تیل بیکھنے والے۔ دو ذاتیں جو اس زمرہ میں شامل ہیں

نام	تعداد	فیصد آبادی یا کمی
کانڈلا	۱۳,۹۰۲	+ ۷
تیلی	۴,۴۶۱	- ۲۲

وہ گانڈلا اور تیلی ہیں۔ اول الذکر تنگ گاہ میں اور مورال ذکر مرہٹاڑی میں محدود ہیں۔ تیلی کثیر التعداد میں تھا یا کہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے گانڈلا میں تقریباً ۲ فیصد اضافہ ہوا ہے

اور تیلی میں بقدر ۲۲ فیصد کے اخطا ط ہوا ہے۔ ان ذاتوں کے بعض افراد نے اپنے روایتی پیشوں کو چھوڑ کر تجارت اور دوکانداری اور بعض نے زراعت اختیار کر لی ہے۔

۲۵۶۔ زمرہ بست وپتھم۔ سیندھی بنانے والے اور شراب کھینچنے والے۔ یہ زمرہ

کل آبادی ملک سرکار عالی کے ۲ فیصد سے کچھ زائد حصہ پر مشتمل ہے۔ اس زمرہ کی کثیر التعداد ذات

کلال ہے جو دراصل شراب کھینچنے والے ہیں اور ملک سرکار عالی میں بہ تعداد کثیر پائے جاتے

نہ	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
ایڈیگا	۲۶۰۴۴	+ ۵
گونڈلا	۱۲۱۴۹۴	- ۶۰
کلال	۲۳۸۰۶۹	+ ۲۱۴

ہیں ان کے بعد لحاظ اہمیت گونڈلا اور ایڈیگا ہیں جو سبب بھی نکلنے والے ہیں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے ایڈیگا اور کلال علی الترتیب فیصد ۵ اور ۲۱۴ بڑھ گئے ہیں اور گونڈلا بقدر ۶۰ فیصد گھٹ گئے ہیں

۱۹۱۱ء کے لحاظ سے گونڈلا میں بقدر ۴۴ فیصد کمی اور کلال میں فیصد ۹۰۰ حیرت انگیز بیشی ہوئی ہے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ انکی تعداد میں اتنی وسع ترقی کس طرح ہوئی۔ گونڈلا کے کثیر انحطاط سے یہ شبہ ناشی ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر کارہجان اپنے آپ کو کلال ظاہر کر چکی جانب ہے۔ موجودہ انتظامات آبکاری کے تحت کلال صرف شراب بیچ سکتے ہیں اور اس کو کھینچ نہیں سکتے۔ ۲۵۷۔ زمرہ بست و ہشتم گوشت فروخت کرنے والے۔ کاتنگ اور قصاب کی دوزا میں جن کی مجموعی تعداد ۱۴۷۸۹ ہے اس زمرے میں شامل ہیں۔ کاتنگ ہندو اور قصاب مسلمان گوشت بیچنے والے ہیں۔ گائے کاٹنے والے مسلمان گائے قصاب کہلاتے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان ذاتوں کی جملہ تعداد کے منجملہ کم سے کم ۹۲ فیصد بلوہ حیدر آباد اور اضلاع اطراف بلوہ۔ کریم نگر۔ عادل آباد میدک اور محبوب نگر موقوفہ تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں۔ لفظ کاتنگ کے معنی "بیر جسم" یا "سنگدل" کے ہیں اور اس کا اطلاق قصابوں پر نہایت موزوں ہے۔ ۱۹۱۱ء میں گوشت بیچنے والوں کی ذات کی درجہ بندی علیحدہ زمرے میں نہیں کی گئی تھی۔

۲۵۸۔ زمرہ بست و نہم چرمی کام کرنے والے۔ اس زمرے کی خاص ذات چمبار ہے جن کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ ہے چمبار چرمی کام کرنے والے اور جوتے بنانے والے ہیں جو جو مرہٹواری میں پائے جاتے ہیں۔ تلنگانہ کے ایڈیگا (دھیر) جو چیل بناتے ہیں وہ بھی چمبار کہلاتے

نہ	تعداد	فیصد زیادتی یا کمی
چمبار	۱۱۲۵۳۴	+ ۵۹
دھور	۴۳۴۰۹	+ ۲۳
موچی	۱۵۷۶	...

ہیں اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ انکی تعداد میں گزشتہ دو سالہ دوران میں فیصد ۵۹ سے زائد کا اور ۱۹۱۱ء کے مقابلہ میں فیصد ۵۹ کا اضافہ رونما ہوا ہے۔ دھور جو مرہٹواری کے دباغت کرنیوالے ہیں

انکی تعداد تقریباً ۴۳۰۰۰ ہے اور ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں فیصد ۲۲ سے زیادہ ان میں بیشی معلوم ہوتی ہے۔ موچی تلنگانہ کی ایک ذات ہے جو مرہٹواری کے چمبار سے متاثر ہے۔ موچی لحاظ تعداد

بہت قلیل ہیں۔

۲۵۹۔ زمرہ سی ام۔ ٹوکرے۔ بورے اور رسی بنانے والے۔ اس زمرہ میں کل آبادی کا تین فیصد حصہ سے کچھ زیادہ شریک ہے۔ ۱۹۱۱ء میں ان کا تناسب ایک فیصدی سے کم تھا۔ موجودہ

زیادتی اس زمرہ میں دونی ذاتوں کے شمول سے

نام	تعداد	فیصد زیادتی + یا کمی
بورور	۱۶۶۶۱	- ۳۲
کیکاڑی	۲۴۶۹۴	۰۰۰
تیرکلا	۳۰۳۸۵	+ ۱۲۰۹
ٹانگ	۳۳۰۸۴۰	- ۳

پیدا ہوئی ہے۔ ٹانگ جن کی تعداد تین لاکھ نفوس

سے زیادہ ہے۔ اس زمرے کی خاص ذات ہے

ٹوکرے اور رسیاں بنانے کے علاوہ ٹانگ دیہات

میں خدمتگاری کرتے اور وہیڑا بجاتے ہیں۔ انکی ۱۹۱۱ء کی تعداد کے مقابلے میں ۳ فیصد کمی ہوئی

ہے۔ لیکن ۱۸۸۱ء کے لحاظ سے ان میں ۲۸ فیصدی کمی ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ذات

نے وہی ترقی کی ہے۔ تیرکلا اور کیکاڑی۔ بورور اس زمرے کی دوسری ذاتیں ہیں۔ ان کے منجملہ تیرکلا اور

کیکاڑی خانہ بدوش اقوام جو اہم پیشہ ہیں۔ جن کا ظاہری پیشہ ٹوکرے بنانا ہے۔ تیرکلوں میں اس دولٹا

دوران میں نہایت نادر اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ بلاشبہ زیادہ صحت شمار ہے۔ بورور بانس کا

کا کام کرنے والے اور ٹوکریاں ٹیٹیاں بنانے والے ہیں۔ ان میں سے بعض مذہباً لنگایت بھی ہیں۔

۲۶۰۔ زمرہ سی ویکھم مٹی۔ ٹنک وغیرہ کا کام کرنے والے اور معادن کھودنے والے۔

اس عنوان کے تحت داخل ہونے والی ذات جو اس ملک میں پائی جاتی ہے وہ صرف وڈر کی ہے

جن کی تعداد ایک لاکھ نفوس سے زیادہ ہے۔ گزشتہ دو سالہ دوران میں وڈروں کی تعداد میں ۱۲ فیصد

سے زیادہ کمی آگئی ہے۔ لیکن ۱۸۸۱ء کی میزان کے مقابلے میں تقریباً ۹۶ فیصد کمی پیشی رہنا ہوئی ہے

وڈر معادنوں سے پتھر کھانے اور مٹی کا کام کرنے کو اپنا اور انتی پیشہ سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ تالاب اور

باؤلیات کھودنے سڑک بنانے وغیرہ میں بھی مصروف رہتے ہیں۔ بعض زراعت بھی کرنے لگے ہیں۔

۲۶۱۔ زمرہ سی و دویم۔ دیہی پاسبان اور خدمت گزار۔ یہ زمرہ بلحاظ تعداد تیسرے درجہ پر ہے

اور اس میں کم سے کم کل ملک کی آبادی کا ۱۲ فیصد حصہ شامل ہے۔ جو ذاتیں اس زمرے کے تحت

شامل ہوتی ہیں یعنی ما دیگیا ہمار اور مالوہ کل آبادی کا علی الترتیب ۵۔ ۴ اور ۳ فیصد حصہ ہیں۔ بمقابلہ

۱۹۱۱ء کی تعداد کے ان میں علی الترتیب فی صد ۱۴۔ ۲۔ ۴

نام	تعداد	فیصد کمی + یا کمی
ما دیگیا	۶۶۹۲۰۳	- ۱۴
ہمار	۴۹۴۳۱۶	- ۴۲
مالوہ	۳۴۵۴۴۸	- ۱۵

اور ۵ کا انحصار ہوا ہے۔ اس کمی کا باعث نہ صرف ہجوموں

کے انقلابات اور امراض وبائیہ کے دورے ہوئے ہیں

بلکہ ان کے اکثر افراد کا مذہب عیسوی اختیار کر لینا بھی ہے۔ گزشتہ ۲۰ سال میں ان میں علی الترتیب فیصد ۴۵-۱۳ اور ۲ کا اضافہ ہوا ہے۔ مانگ جو سلسلہ میں اس زمرے کے تحت داخل کئے گئے تھے اب زمرہ سی ام میں منتقل ہوئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس زمرہ کی میزان جو کل آبادی کی، فیصد تھی گھٹ کر ۱۲ فیصد ہو گئی ہے۔

۲۶۲- زمرہ سی وسوم۔ جھاڑ نے اور صاف کرنے والے۔ وہیڑجن کی تعداد ۱۹۵۹ء ہے اور بہترجن کی تعداد ۳۹،۱ ہے اس زمرہ میں داخل ہیں۔ یہ زمرہ حالیہ موقع ہی میں قائم کیا گیا ہے۔ ۲۶۳- زمرہ سی وچہارم۔ دیگر۔ یہ متفرق زمرہ ان اقوام اور لمبقات پر مشتمل ہے جن کا کوئی روایتی پیشہ مقرر نہیں ہے۔ جیسے کہ اکثر مسلمان۔ عیسائی۔ سکھ۔ پارسی۔ برہمن اور آریا سماجی۔ بعض اقوام قدیمہ اور غیر مبین ہندو میں اور جن کی تعداد کل آبادی کی ۴ فیصد ہوتی ہے۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء ۱۶ فیصد تھی۔ اس کمی کی وجہ یہ ہے کہ لنگایت اور داسری وغیرہ اس زمرے سے خارج کر کے اپنے مناسب عنوانات کے تحت اس دفعہ داخل کئے گئے ہیں۔

۲۶۴- طبقات اصل۔ جیسا کہ باب چہارم میں بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ لمبقات کل ہند و آبادی کے ۲۰ فیصد اور حلقہ آبادی ملک کے ۱۹ فی صد حصہ ہوتے ہیں۔ باوجود کثیر التعداد ہونے کے معاشرتی منزل کی حالت میں بسر کر رہے ہیں اور اتناک دوسری ذاتوں کے افراد کے ساتھ مساویانہ حقوق انسانیت و شہریت کے دعوے کے متعلق کوئی جدوجہد

انہوں نے نہیں کی ہے۔ جب ہندو انکو دائرہ ہندویت میں داخل کرتے ہیں تاکہ انکی قومی قوت بلحاظ تعداد زیادہ ہو جائے۔ تو یہ امر بالکل قرین عقل ہے کہ انکے ساتھ موجود حالت سے زیادہ رعایت و لحاظ کا برتاؤ بھی ہونا چاہئے ملک انکے علیحدگی کے اثرات کی برداشت بھی نہیں کر سکتا کیونکہ انہیں میں سے زرعتی اور اتفاقی مزدوری کے لئے آدمی فراہم ہونے کے توقعات ہیں۔ خاص انہیں کے نماد کے لئے بعض مدارس کے افتتاح سے سرکار نے انکے لئے مواقع اصلاح و ترقی پیدا کئے ہیں۔ اس عام عنوان کے تحت جو ذاتیں داخل ہوتی ہیں ان کی نہرست عاشرہ میں

اناک	مانی دھاسی
بخارا	مالا
برہوک	مالا داسری
چیمپ	مالا نہائی
چندال	مالا بنگم
دنگوار	مانگ
دھیڈ	مینے
دھور	مستی
دومرا	مونڈی وارو
الیا بلواری	نانی کا پو
گوساچی	نیچا نیلا
جنگم	پنجا
کیڈاری	سندھور
کافی یا ملا	سنائی
مادیکا	تھوئے وارو
مہاسری	دور
	یا نادی

درج کی گئی ہے۔ ان میں سے اکثر کا ذکر پیشہ داری زمروں میں بطور کھیت کے ضروروں۔ دیہی پاسبانوں چرمی کام کرنے والوں وغیرہ کے ہو چکا ہے۔ اور بعض آوارہ گرد و خانہ بدوش قبائل ہیں جو کسی مقررہ پیشہ پر بس نہیں کرتے۔

۲۶۵۔ یورپین اور متجانس نسلیں۔ مردم شماری حالیہ میں جو تعداد بلور یورپین یا متجانسہ نسلوں کے قلمبند ہوئی ہے وہ (۳۶۹۰) ہے جن میں سے (۳۰۵۰) ذکور اور (۶۴۰) اناث ہیں۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں (۳۸۸۵) نفوس (۳۱۲۴ ذکور اور ۷۶۲ اناث) تھے مؤخر الذکر میں سے ۲۹۶۰ ذکور اور ۵۴۸ اناث متولدین برطانیہ ہیں۔ اور بقیہ دوسرے یورپین ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۱۹۱۱ء میں رعایائے برطانیہ کی تعداد ۲۵۱۴۴ ذکور اور ۹۶۹ اناث تھی۔ اس لحاظ سے یورپین اور رعایائے برطانیہ دونوں کی تعداد میں انحراف رو نما ہوا ہے۔ تختہ مندرجہ ذیل سے جن میں بلحاظ تعداد یورپین اضلاع کی زمرہ بندی کی گئی ہے معلوم ہوگا کہ صرف ملکہ حیدر آباد ہی میں ان کی کثرت ہے اور اضلاع میں بہت کم ہیں۔

(تقسیم یورپین بلحاظ اضلاع)

تعداد ذکور	۱۰ تا ۵	۱۵ تا ۱۰	۱۵ تا ۶۰
کیرم نگر نظام آباد راچنور	پریمبھی میدر	میدک ننگندہ	گلبرگ کشمیر اورنگ آباد درنعل

اضلاع اطراف ملکہ حیدر آباد محبوب نگر۔ بیر۔ نامدیڑ

اور عثمان آباد میں کوئی یورپین نہیں ہے۔

تقسیم بلکہ یورپین بلحاظ عمر	سال	۱۵ تا ۵	۱۵ تا ۳۰	۵۰ تا ۵۰
۱۹۱۱ء	۱۱۲	۶۶۰	۱۹۴	۳۴
۱۹۲۱ء	۹۱	۶۶۳	۲۰۶	۳۰

۲۶۶۔ تقسیم بلحاظ عمر۔ تختہ حاشیہ کے ملاحظہ سے ہر دو مردم شماریوں میں یورپین اور متجانس اقوام کی جو تقسیم بلحاظ عمر ہوتی ہے وہ ظاہر ہوگی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ملکہ حیدر آباد کی میعاد عمر پر انحراف ہوا ہے اور ۱۵ اور اس سے

زائد عمروں پر متناسبہ زیادتی ہوئی ہے۔ یہ صورت بلاشبہ جنگ عظیم کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے جس میں اس کی ضرورت تھی کہ جنگی سپاہی اور امدادی افواج چھاؤنیوں میں متعین رکھی جائیں اور ان کے خاندانوں کو وطن بھیجا جائے۔

۲۶۷۔ اینگلو انڈینس۔ انگلو انڈینس کی تعداد میں بھی اس دو سالہ دوران میں کمی ہوئی ہے جو ۱۹۱۱ء کے ۳۰۰ سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں ۲۲۳ ہو گئی۔ اس کی وجہ زیل قبیل باب چھام فقرہ ۱۱۲ میں بیان کی جا چکی ہے۔ یورپین کی طرح انگلو انڈین بھی ملکہ حیدر آباد ہی میں بہ تعداد کثیر پائے جاتے ہیں سوائے محبوب نگر کے جتنے اضلاع میں یورپین اقوام کا اندراج نہیں ہوا انہیں میں انگلو انڈین بھی نہیں ہیں۔

لیکن اضلاع میدک و بیدریں جہاں یورپ میں کوئی انگلوانڈین نہیں ہے۔ بقیہ اضلاع کی زمرہ بندی بلحاظ تعداد انگلوانڈین حسب ذیل کی جاسکتی ہے :-

۱۰ اور اس سے کم	۵۰ تا ۱۰۰	۱۰۰ تا ۵۰۰	۵۰۰ اور اس سے کم
کریم نگر نظام آباد	گلبرگ شریف اورنگ آباد محبوب نگر	پرہی راپور	درنخل

۲۶۸۔ تقسیم بلحاظ عمر - تحتہ مندرجہ حاشیہ میں ایک نثر انگلوانڈینس کی تعلیم بلحاظ عمر سرد و مردم شمار یوں پر دکھائی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۰ سال سے کم مسیاد پر نسبتاً کمی واقع ہوئی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ انگلوانڈینس کی نسل مالک محروسہ سرکار عالی کو خیر باد کہہ رہی ہے۔

۲۶۹۔ مسلم اقوام - مسلم اقوام میں شیخ جوادین مسلمانان عرب کی اولاد میں کثیر التعداد ہیں۔ ان کے بعد بلحاظ تعداد تید ہیں جو پیغمبر اسلام کے نسل سے ہیں۔ پٹھان جو اپنی نسل کو قیس (سردار غور) سے منسوب کرتے ہیں جس نے حضرت پیغمبر اسلام کے زمانہ حیات میں اسلام قبول کیا تھا بلحاظ تعداد تیسرے درجے پر آتے ہیں جنل جو وسطی ایشیا کے فاتحین کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بلحاظ تعداد بہت کم ہیں۔ پہلے

نام	تعداد	تبعیدی یا کمی
شیخ	۹,۴۳,۶۳۳	- ۸
سید	۱,۸۷,۶۷۹	- ۱
پٹھان	۱,۳۱,۸۲۸	- ۲
مغل	۵۰,۰۰۴	+ ۵۰

قیوں کی تعداد میں اس وہ سالہ دوران میں کاشکی پیدا ہو گئی ہے اور مغل ۵۰ فیصد بڑھ گئے ہیں لیکن یہ انحطاط زیادہ نہیں ہے اور فطرتی اسباب پر محمول ہو سکتا ہے۔ ۱۸۵۱ء کی تعداد کے مقابلہ میں ان تمام قوموں میں متدبہ اضافہ رونما ہوا ہے اور انکی ترقی کی رفتار اکثر ہندو ذاتوں سے بدجہا بہتری رہی ہے فقط

۳۲۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ نَفْسٌ مِثْلُ نَفْسِ ابْنِ مَرْثَدَةَ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ»

ذیلی تختہ - ان کے روایتی بیجوں کے بموجب ذاتوں کی تقسیم (اختتام)

نشان سلسلہ	درجہ بندی اور ذوات	تعداد	ریاست کی روایت کے تحت کی گئی ہے	نشان سلسلہ	درجہ بندی اور ذوات	تعداد	ریاست کے تحت کی گئی ہے
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۲۲	سرنے اور چاندی کا کام کرنا	۱۵۵,۰۴۰	۱۲	۳۰	نور سے، بوسے اور رستی بنانے والے	۳۲	۳۰۲,۶۸۰
	۱۔ پنچال	۵۵,۶۰۰	۴		۱۔ برود	۱	۱۶,۶۶۱
	۲۔ سنار	۹۹,۰۶۵	۸		۲۔ کپادی	۲	۲۳,۶۹۴
۲۴	بیتل اور تاجے کا کام کرنا	۳۰,۲۱۸	۳		۳۔ مانگ	۱۶	۳۳۰,۸۲۰
	۱۔ کچھڑی	۹,۹۶۵	۱		۴۔ پرکلا	۲	۳۰,۳۸۵
	۲۔ بیکار	۲۰,۲۴۳	۲	۲۱	زمین نمک و غیرہ کا کام کرنے والے اور کھودنے والے	۹	۱۰۶,۶۶۸
۲۵	طوائف اور بلخان	۱۹۰	۰		۱۔ فوڈر	۹	۱۰۰,۶۶۸
	۱۔ بھر جو بیج	۱۹۰	۰	۳۲	گاوڑوں کی نگرانی کرنا والے اور خدشہ کار	۱۲۳	۱,۵۳۹,۲۶۶
۲۶	نیل گانے والے	۵۸,۰۶۵	۵		۱۔ نادیکا	۵۳	۶۶۹,۲۰۳
	۱۔ گاندلا	۱۳,۹۰۴	۱		۲۔ تھپار	۳۹	۴۹۳,۳۱۶
	۲۔ نیلی	۴۴,۱۶۱	۲		۳۔ مال	۳۰	۳۶۶,۶۴۸
۲۷	سینجی آسنے والے اور فریٹنگ	۲۸۶,۲۲۰	۳۱	۳۳	جھاڑنے والے	۴	۵۳,۶۹۸
	۱۔ ادیکا	۲۹,۰۰۰	۲		۱۔ دھڑ	۴	۵۱,۹۵۹
	۲۔ گنڈا	۱۲۰,۰۰۰	۱۰		۲۔ بھتر	۰	۱,۰۰۰
	۳۔ کمال	۲۳۸,۰۰۰	۱۹	۳۴	دیگر	۱۳۲	۱,۶۶۲,۳۱۹
۲۸	قصاب	۱۳,۶۸۹	۱		۱۔ دیسی صبا	۳	۵۶,۶۲۹
	۱۔ کاسک (قصاب)	۱۳,۶۸۹	۱		۲۔ منقل	۳	۵۰,۰۰۰
۲۹	چمڑے کا کام کرنے والے	۱۵۴,۰۵۱	۱۳		۲۔ پنچان	۱۱	۱۳۰,۸۲۰
	۱۔ جمہار	۱۱۲,۰۳۳	۹		۲۔ شیخ	۶۳	۹۰۶,۳۶۳
	۲۔ ڈھور	۴۲,۰۰۰	۲		۵۔ سب	۱۵	۱۸۰,۶۶۸
	۳۔ موچی	۱,۰۰۰	۰		۶۔ دیگر	۳۵	۴۳۹,۶۶۹

ذیلی تختہ ۲۔ ۱۸۸۱ء سے ذالول قوموں وغیرہ میں کمی بیشی

[illegible]

۳۳۲ مستند ذیلی تحتہ ۱۸۸۱ء سے ذاتوں، قوموں وغیرہ میں کمی و بیشی

ج	ذات قوم یا نسل	اشخاص					کمی و بیشی کا فیصلہ اضافہ (+) کمی (-)				
		۱۸۸۱	۱۸۹۱	۱۹۰۱	۱۹۱۱	۱۹۲۱	۱۸۸۱	۱۸۹۱	۱۹۰۱	۱۹۱۱	۱۹۲۱
		۱	۲	۳	۴	۵	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۲۱	پنجاب	۵۵,۹۴۵	۱۱۶,۵۱۰	۹۲,۰۰۳	۱۰۸,۸۶۳	۹۴,۴۶۶	۵۳,۳۳۰	۲۵,۱۲۰	۱۳,۱۰۰	۱۳,۱۰۰	۱۳,۱۰۰
۲۲	پاک	۳۵,۲۲۴	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۲۵,۶۶۹	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۲۳	راجپوت	۵۶,۳۳۲	۶۱,۲۳۶	۳۸,۶۳۶	۵۱,۹۵۹	۴۹,۸۴۳	۶۰	۶۰	۲۶,۱۵۰	۲۶,۱۵۰	۲۶,۱۵۰
۲۴	سالی	۲۹,۰۴۰	۲۴,۱۳۰	۲۹,۵۳۵	۲۳,۳۶۸	۲۱,۹۴۰	۱۲,۱۰۰	۲۰,۱۰۰	۱۶,۱۰۰	۱۶,۱۰۰	۱۶,۱۰۰
۲۵	شانی	۳۹,۴۳۳	۲۶,۸۸۳	۲۳,۳۲۳	۱۲,۲۲۸	۱۳,۹۵۰	۴۳,۱۵۰	۴۳,۱۵۰	۱۲,۱۰۰	۱۲,۱۰۰	۱۲,۱۰۰
۲۶	سار	۹۹,۰۶۵	۸۸,۰۳۶	۸۶,۹۵۸	۶۶,۶۶۶	۶۳,۹۱۹	۱۲,۱۰۰	۱۲,۱۰۰	۳۰,۱۰۰	۳۰,۱۰۰	۳۰,۱۰۰
۲۷	سار	۶۸,۹۴۶	۶۵,۳۰۵	۳۵,۶۸۶	۶۲,۱۵۰	۵۴,۲۳۲	۱۲,۱۰۰	۵۱,۱۰۰	۲۶,۱۰۰	۲۶,۱۰۰	۲۶,۱۰۰
۲۸	سنگ	۲۴,۱۸۸	۵۸,۶۲۴	۴۸,۴۳۳	۳۱,۶۶۵	۳۸,۸۶۱	۰۰۰	۵۱,۳۱۶	۴۶,۱۵۰	۴۶,۱۵۰	۴۶,۱۵۰
۲۹	سیسی	۲۴,۱۶۱	۵۶,۹۲۴	۵۲,۵۹۲	۶۳,۳۹۲	۵۰,۲۳۳	۲۶,۱۵۰	۸,۱۰۰	۱۸,۱۰۰	۱۸,۱۰۰	۱۸,۱۰۰
۳۰	اپارا	۴۲,۱۸۵	۵۶,۰۰۰	۵۶,۹۸۲	۵۰,۲۳۸	۳۶,۰۰۲	۳۰,۱۰۰	۳,۱۰۰	۹,۱۰۰	۹,۱۰۰	۹,۱۰۰
۳۱	ویانا	۳۶,۴۵۶	۸۳,۴۵۶	۴۱,۵۶۱	۶۵,۴۳۵	۶۳,۱۰۰	۵۶,۱۵۰	۱۶,۱۰۰	۸,۱۰۰	۸,۱۰۰	۸,۱۰۰
۳۲	وڈر	۱۰۶,۹۶۸	۱۳۱,۴۹۹	۱۰۰,۵۰۰	۶۴,۹۱۲	۵۳,۸۳۳	۱۲,۱۰۰	۳۱,۱۰۰	۵۴,۱۵۰	۵۴,۱۵۰	۵۴,۱۵۰
۳۳	ونجاری	۴۰,۰۶۵	۱۶,۱۰۳	۹۶,۰۸۱	۱۳۹,۸۴۴	۱۲۴,۰۰۳	۶۶,۱۰۰	۸۱,۱۰۰	۲۱,۱۰۰	۲۱,۱۰۰	۲۱,۱۰۰
۳۴	مسلمان	۵۰,۲۰۰	۳۳,۰۰۸	۳۲,۰۰۰	۲۱,۶۶۳	۱۵,۳۲۳	۴۹,۱۸۰	۳,۱۰۰	۴,۱۰۰	۴,۱۰۰	۴,۱۰۰
۳۵	پنجاب	۱۳۱,۸۵۰	۱۳۵,۱۳۸	۱۱۶,۱۵۳	۱۲۲,۵۹۹	۱۲۲,۵۹۹	۳,۱۰۰	۱۵,۱۰۰	۲,۱۰۰	۲,۱۰۰	۲,۱۰۰
۳۶	شیخ	۶۰,۳۶۳	۹۰,۳۶۳	۸۵,۹۰۹	۸۵,۹۱۲	۸۵,۹۱۲	۸,۱۰۰	۱۵,۱۰۰	۰,۱۰۰	۰,۱۰۰	۰,۱۰۰
۳۷	سید	۱۸۶,۱۶۵	۱۸۶,۵۶۴	۱۳۲,۹۲۱	۱۱۳,۲۸۶	۸۹,۱۹۰	۱۰۰	۲۲,۱۰۰	۱۶,۱۰۰	۱۶,۱۰۰	۱۶,۱۰۰
۳۸	سیسی	۵۹,۴۳۴	۴۵,۹۰۸	۴۵,۳۵۶	۱۲,۵۶۳	۶۲,۳۳۶	۲۳,۱۰۰	۱۹,۸۹۹	۲۲,۱۰۰	۲۲,۱۰۰	۲۲,۱۰۰
۳۹	سیسی	۹۸,۸۶۹	۱۲۴,۳۳۱	۱۰۶,۵۸۵	۹۸,۸۰۶	۸۰,۴۳۱	۲۸,۱۵۰	۱۵,۱۰۰	۸,۱۰۰	۸,۱۰۰	۸,۱۰۰
۴۰	کویا	۲۵,۰۲۹	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۳۳,۳۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۴۱	لیبارا	۲۳,۴۵۹	۱۲۲,۳۳۳	۱۶۲,۵۵۹	۱۶۱,۳۹۹	۹۳,۳۲۳	۵۶,۱۵۰	۱۸,۱۰۰	۶۲,۱۰۰	۶۲,۱۰۰	۶۲,۱۰۰
۴۲	میرکھا	۳۰,۳۸۵	۲۰,۱۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۹,۸۴۶	۴۹,۱۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰

فرہنگ ہندو

(۱) آرے۔ (۱۴۶۴)۔ یہ قصابوں کی ایک مرہٹی بولنے والی ذات ہے۔ جو تلنگانہ میں اور خصوصاً کریم نگر اور عادل آباد میں پائی جاتی ہے۔ آرے عرفاً میں آرے کا کتا۔ کاتکا۔ قصائی۔ سوریا پے لاڑ اور لاڑ قصاب بھی کہلاتے ہیں لفظ ”لاڑ“ لفظ ”لاٹ“ کی ایک بدلی ہوئی صورت ہے جو ملک گجرات کا قدیم نام ہے جہاں سے قیاس کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ ابتداً نقل وطن کر کے آئے تھے۔ اس ذات کے تین حصے آپس میں شادی بیاہ کرنے والے ہیں۔

(۲) سنجم کا کتا۔ یا سوریا پے لاڑ (۲) برکی ”یا اوجا تھ“ کا کتا (جنگل متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ سنجم کا کتا کی ناجائز اولاد میں) (۳) کرما کا کتا جو بلاشبہ گراما ذات کے لوگ ہیں۔ اور قصابی پیشہ انجام دیتے ہیں۔ اس کی بارہ شاخیں ایسی ہیں جو خارج از ذات کے لوگ ہیں۔ نہیں کر سکتیں۔ جو شخص جس ذیلی ذات سے تعلق رکھتا ہو اس سے باہر شادی نہیں کر سکتا ماموں۔ بھوپلی یا بڑی بہن کی لڑکیوں کے ساتھ شادی جائز ہے۔ ایک آدمی دو بہنوں سے شادی کر سکتا ہے۔ لیکن دو بھائی دو بہنوں کو بیاہ نہیں کر سکتے۔ اس ذات میں ہنسنی کی شادی کا رواج ہے۔ اگر کوئی لڑکی شادی سے قبل بالغ ہو جائے تو وہ ذات سے خارج کر دیا جاتا ہے شادی کے مراسم مساویانہ تمدنی حیثیت رکھنے والی تلنگانہ کی دوسری ذاتوں کے مماثل ہیں۔ لیکن بعض رسومات اس ذات کے ساتھ مخصوص ہیں۔ شامی اور آرے نامی دختروں کی ڈالیاں میٹھی روٹی کے ساتھ شادی کے منہ دے کے غرنی گوشہ میں باندھ دیا جاتی ہیں اور اس کے چھت پر ایک سوپ رکھ دیا جاتا ہے

* اس فرہنگ میں مرث نہیں ذاتوں کا بیان کیا گیا ہے جو تھوہیرہ نشان (۱۰) بمعہ باب نہیں درج ہیں۔ مذکورہ مرث شامی حایہ ہر ایک کے افراد کی تعداد بھی ظاہر کر دیتی ہے۔

بھوانی دیوی کی صورت دیوار پر بنائی جاتی ہے اور کھوپڑے میں تیل بھر کر اُس کے سامنے چراغ روشن کیا جاتا ہے۔ اور چراغ کی تبی جوار کی ڈٹھل سے درست کی جاتی ہے۔ نئے کپڑے صرف دلہن کو پہنائے جاتے ہیں اور دو لہاسوا ایک نئی پگڑی کے اپنا پرانا لباس پہنتا ہے۔ بیواؤں کی دوسری شادی جائز ہے اور طلاق بھی روا ہے۔ صرف دو بیویوں کی حد تک کثیرالازدواجی کی اجازت ہے۔ بتوں یا درختوں کے نام پر لڑکیاں نہیں چھوڑی جاتیں۔

آرے مذہب شیومت کے متبع ہیں۔ یکشنبہ اور سہ شنبہ کو یتا کی پرستش کی جاتی ہے اور روزہ رکھا جاتا ہے اور پوجا اور دوسری جیٹ دیویوں کی پرستش ماہ اشارہ (جولائی اگست) مرغ اور بھڑ کی نذر کے ساتھ کی جاتی ہے۔ گمراہ ذات کا ایک شخص ایسے مواقع میں پوجاری کے فرائض ادا کرتا ہے۔ لیکن قربانی کے جانور مسلمان تقاب ذبح کرتے ہیں اور اس ذات کا کوئی شخص نہیں ذبح کرتا۔ شادی کے موافق میں برہمنوں سے اور تجہیز و تکہیز کے مواقع میں جنگلوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مردے یا تو جھا کر اور مشرق کی طرف منہ رکھ کر دفن کئے جاتے ہیں یا شمال کی جانب پیر کر کے لٹا کر جلائے جاتے ہیں۔ اور مرنے کے تین دن بعد لکھ سیٹ کر کسی ندی یا دریا میں بہا دیتے ہیں۔ کتھالوگوں کے لئے دس دن اور دوسروں کے لئے تین دن سوگ منایا جاتا ہے۔ مرنے سے تیسرے رپا پوچوں اور دسویں دن مردے کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے پرندوں کو کھلاتے ہیں اور برہمنوں اور جنگلوں کو چاول کی خیرات کرتے ہیں۔

آرے بھڑ۔ ہرن۔ خرگوش اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب اور سیندھی پیتے ہیں وہ کسی دوسری ذات کا جھوٹا نہیں کھاتے۔ ان لوگوں میں ایک ذات کی ”پنچایت“ ہوتی ہے جس کا صدر چودہری ہوتا ہے اور تمام معاشرتی جھگڑے فیصلہ کے لئے اُسی میں پیش ہوتے ہیں۔

(۳۴) بلیجا (۳۵) ۳۶ ۳۷ ۳۸) یہ جویا اور زراعت کرنے والوں کی ایک ذات ہے جو کل اضلاع تلنگانہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ بلیجا کئی جماعتوں میں منقسم ہیں جیسے پر کے بلیجا۔ گا زلا بلیجا۔ توٹا بلیجا۔ لنگا بلیجا وغیرہ جو آپس میں شادی نہیں کرتے۔

(۳۴) بیڈر۔ (۴۱، ۴۲، ۴۳) بیڈر بیڈر۔ یہ ایک زراعتی اور شکاری ذات ہے جو خاکسکار اخلاص گلبرگہ اور راجپور میں پائی جاتی ہے۔ اس قوم کے لوگ اپنے آپ کو نانا کھلو (سردار زادے) - کنیا کھلو (کنیا زادے) اور والیکا (والیکا کی اولاد) سے موسوم کرتے ہیں۔ بیڈر تلنگانہ کے بویا اور مرٹواری کے راموشی سے بہت قریبی مماثلت رکھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ان کی اصل مشترک ہے۔ لیکن سکونت اور زبان کے حدود و فاصل کی وجہ سے علیحدگی پیدا ہو گئی ہے۔ سو لھویں صدی عیسوی کے اوائل میں جنوبی ہند کے بیڈر اپنے ایک سردار کلپیا نالک کی قیادت میں دوآبہ راجپور میں بس گئے۔ یہ دوآبہ اس وقت راجگان و بجا نگر اور سلاطین بجاؤ کے درمیان مابہ النزاع تھا۔ اس پُر آشوب زمانہ سے فائدہ اٹھا کر ان لوگوں نے ملک کی وسعت میں خوب غارتگری چمائی اور اپنے مقبوضات کو بڑھاتے بڑھاتے پام نالک اول (۱۶۴۷ء تا ۱۶۹۵ء) کے زیر نگین ایک ریاست قائم کر لی اور داکو نگر کو دار الحکومت قرار دیا۔ جو موجودہ ضلع گلبرگہ میں شوراپور سے دو میل بجانب غرب واقع ہے۔ پام نالک نے سکندر عادل شاہ کو اسکے باغی امراء اور سپہ سالاران اورنگ زیب کے مقابلہ میں مدد دی۔ سلطان نے شکر پور میں ایک جاگیر عطا کی۔ اور خطاب گلک بھیرنگ گدی بھیری بہادر سے سرفراز فرمایا۔ پام نالک کے جانشین۔ پیر نالک بھیری (۱۶۹۵ء تا ۱۷۲۷ء) نے اورنگ زیب کا مقابلہ کیا اور کئی معرکوں میں اس کی فوجوں کو شکست دی۔ بالآخر شہنشاہ اورنگ زیب نے بذات خود میدان کارزار میں قدم رکھا اور قلعہ داکو نگر کا محاصرہ کر لیا۔ قلعہ سے نہایت جانبازی کی گئی۔ مقاومت ہوئی لیکن آخرش اورنگ زیب کے ایک سردار ذوالفقار خان نے اس کو فتح کر لیا۔ مگر اورنگ زیب کی واپسی کے ساتھ ہی بیڈروں نے پھر قبضہ کر لیا۔ پیر نالک نے دار الحکومت داکو نگر سے شوراپور کو منتقل کیا جس کا وہ بانی ہے۔ بیڈروں نے راجہ وینکٹا نالک کی سرکردگی میں حکومت برطانیہ کے مقابلہ میں ۱۸۵۷ء میں غدر برپا کیا اور اسلئے ریاست ضبط کر کے ۱۸۵۷ء میں سرکار عالی کے تفویض کر دی گئی۔

بیڈروں کے ایک وسیع حصہ ملک میں پھیلے ہوئے رہنے اور ان میں مختلف معاشرتی اور تمدنی طبقات کے قائم ہو جانے سے انکے ذات کی اندرونی ساخت نہایت پیچیدہ ہے ان میں سے (۱) زمرے (یا جماعتیں) ایسے ہیں جو آپس میں ازدواج کرتے ہیں اور ان میں

اعلیٰ درجہ کا زمرہ سمجھا جاتا ہے جو راجاؤں کی اور دوسرے سرداروں کی اولاد کا ہے اور جس کو صدر یا ٹائیکلو بیڈر کہتے ہیں۔ ان لوگوں نے اعلیٰ ہندو ذاتوں کا طرز اختیار کر لیا ہے۔ دوسرے ۸ زمرے ٹنگلر، منگلا، چاکلا، نیچ، بسوی، راموشی، جاس بیڈر اور بیڈر (خالص) ہیں منگلا اور چاکلا بیڈر اس قوم کے حجام اور دھوبی ہیں۔ نیچ بیڈر مرغ کھانے اور تارڑی مینے سے احترام کرتے ہیں حتیٰ کہ پھڑے کو ہاتھ نہیں لگاتے اور اس کے پتے سے بنے ہوئے بورے وغیرہ پر نہیں بیٹھتے۔ بسوی بیڈر بسویوں کی اولاد ہیں۔ بسوی ان لڑکیوں کو کہتے ہیں جو دیوتاؤں کے نام پر چھوڑ دیجاتی ہیں اور کسبیاں بنا دیجاتی ہیں۔ لفظ "راموشی" یا تورام ونشی (اولاد رام) یا راموسی (جنگل کا رہنے والا) سے مشتق ہے۔ اول الذکر لقب کی تائید میں ایک فقہ مشہور ہے اور موخر الذکر ایک شاہ ہے ان کے رہائشی مقام کی طرف جو مواضع کا کنارہ ہوتا تھا فوجی خصال کے لحاظ سے ان لوگوں کی نہایت قدر کی جاتی تھی۔ شیواجی اور اس کے جانشینوں کی فوج انہیں سے بھرتی ہوتی تھی اور یہ لوگ سپاہیانہ شجاعت کے لئے ممتاز تھے لیکن اب یہ بے آبرو ہو گئے ہیں اور انکا موروثی پیشہ سرتقہ ہو گیا ہے۔ معزز مرہٹا ذات کے لوگ انکے جھوٹے کو ناپاک سمجھتے ہیں۔ بیڈر (خالص) کا درجہ اس قوم میں بہت فروتر ہے۔ یہ لوگ گائے کا گوشت اور مردار گوشت کھاتے ہیں اور اقوام قدیمہ کے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ ان میں ۱۰۱ جاہلیں ہیں جو باہم مناکحت نہیں کرتیں اور جن میں سے اکثر تو تہی طرز کی ہیں۔ صغریٰ اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں اور جن جماعتوں میں بیوہ کی شادی کی ممانعت نہیں ہے ان میں طلاقی بھی جائز ہے۔ ہنومان اور گیتا اس قوم کے خاص دیوتا ہیں جن کی پرستش شنبہ کے دن کی جاتی ہے۔ اس روز بیڈر گوشت نہیں کھاتے۔ چھوٹے چھوٹے دیوتاؤں اور بھوتوں کے ایک انبوه کی استسالت جانوروں کی قربانی سے کی جاتی ہے۔ مردوں کے ارواح کی پرستش بھی ان لوگوں میں رائج ہے۔

بیڈروں کی ایک زبردست قومی پچایت ہوتی ہے جو "کٹا" کہلاتی ہے۔ اور اس کا صدر کٹی مانی کہلاتا ہے جو مذہبی اور معاشرتی معاملات میں اقتدار رکھتا ہے۔

(۸، ۳، ۶، ۲)۔ یہ ماہی گیروں اور پانگی برداروں کی ایک ذات ہے جو تمام ملک میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس لفظ کے مفہوم میں مختلف ذاتیں داخل ہیں جیسے تلنگانہ

بستا اور گن گوروا اور مرٹھواری کے مچھندے اور مرٹھواری ضلع عادل آباد کے بھارے اور بند اور اضلاع کرناٹک کے گنگا ماسلو اور کھار جو شمالی ہند سے آکر ٹسکے ہیں۔

بستا جو پرکٹی واڈو بھی کہلاتے ہیں صوبہ مدراس کے متصلہ اضلاع میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ انکا دھوئی ہے کہ وہ سو توڑو کی اولاد ہیں جو مہاراجت کا مشہور مفسر گزر رہے وہ ایک گوترا اختیار کیا ہے۔ ان کی شالیاں ایک خارج اجماعت نظام ازدواج کے تابع ہیں جو خاندانی ناموں پر مشتمل ہے۔ ذیل میں ذاتوں کے چند نمونے کے لقب درج کئے جاتے ہیں:۔ کٹے واڈو (کٹری) ملی واڈو (آم) گنٹا واڈو (گھنٹی) گند واڈو (گیند) پوسا واڈو (منکے) خٹا واڈو (املی) وغیرہ اس ذات کے خارج اجماعت شادی کرنے والے زمرے دوسری تہنگی ذاتوں کے نمونوں پر ڈھالے گئے ہیں بستا مردوں کو اپنے ہی زمرہ کی عورتوں کیساتھ شادی کرنے کی ممانعت کرتے ہیں کسی دوسرے زمرے میں شادی کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ بشرطیکہ مرد اپنی خالہ بھانجی یا چچا زاد بہنوں کیساتھ نکاح نہ کرے۔ ماموں کی لڑکی اس کلمہ سے مستثنیٰ ہے۔ ایک آدمی دو بہنوں سے نکاح کر سکتا ہے یا دو بھائی دو بہنوں سے اس طرح کہ بڑا بڑی کے ساتھ اور چھوٹا چھوٹی کیساتھ منسوب ہو شادی کر سکتے ہیں۔ غیر ذات کے افراد ذات میں شامل نہیں کئے جاتے بالعموم بچپن کی شادی کا رواج ہے۔ لڑکیوں کو دیوتاؤں کے نام پر نہیں چھوڑا جاتا۔ اگر کوئی لڑکی شادی سے قبل حاملہ ہو جائے تو اس گناہ کی سزا میں اس طرح کی جاتی ہے کہ آشنا کے ساتھ شادی کر دیجاتی ہے اور لڑکی کے والدین پر ذات کی بچایت سے جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ غیر قوم کے ساتھ ناجائز تعلقات ہو جائیں تو اس کی سزا میں ذات سے اخراج کر دیا جاتا ہے۔ شادی کی تقریب ادا کرنے کے لئے زمین سے بطور بھاری کام لیا جاتا ہے۔ دھن کی قیمت کم بیش (لو) سے (دھ) روپیہ تک دیجاتی ہے۔ بیوہ کی شادی (مارنو) مہر ہے لیکن بیوہ اپنے متوفی خاوند کے بھائی کے ساتھ عقد نہیں کر سکتی اور نہ اپنے باپ یا خاوند کے باپ کے گمنہ میں کر سکتی ہے۔ رسم مناکحت اندھیری رات میں ادا کی جاتی ہے اور پیش از پیش بیوہ کو ایک ساڑی اور ایک چولی اور (مہر) نقد چوڑیوں کے لئے دیدئے جاتے ہیں۔ غیر پاکدامنی کی صورت میں طلاق کی بھی اجازت ہے اور مطلقہ عورت بیوہ کی طرح شادی کر سکتی ہے بشرطیکہ اس کا دوسرا خاوند پہلے خاوند کو پہلی شادی کے نصف اخراجات

ادا کرے۔ بٹا ذات میں قانون وراثت بنود پر عمل ہوتا ہے۔ بہن کا لڑکا اگر داماد ہو تو اپنے خسر کی جائیداد کا وارث ہو سکتا ہے بشرطیکہ مرنے والا ولد ہو اور اول الذکر نے کریاکرم انجام دیا ہو۔ بٹا لوگ شوا اور وشنو اور دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں لیکن انکی خاص دیوی گنگا (دریا کی دیوی) ہے جس کی تمام ذات کے مرد و عورت بچے ماہ اشاڑہ (جولائی گیسٹ) میں جبکہ ندی اور نالے بھر پور ہوں پرستش کرتے ہیں۔ دہرہ کے تہوار پر بٹا اپنے جاؤں کی پرستش کرتے ہیں جبکی وہ ہمیشہ بہت تعظیم و تکریم کرتے رہتے ہیں جب کبھی میضہ یا جھپک کی وبا پھیل جائے تو مری ماما یا پوپلے کے سامنے جانوروں کی نذر چڑھاتے ہیں۔ بنود کے بڑے دیوتاؤں کی پرستش کے لئے برہمنوں اور ساتاویہ سے کام لیتے ہیں۔ مردوں کا سر جنوب کی جانب رکھ کر جلاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ شادی سے قبل مر جائیں ان کو دفن کرتے ہیں۔ اس ذات کا اصلی پیشہ مچھلی پکڑنا اور پالکی اٹھانا ہے۔ لیکن اب اکثر گھروں میں خانگی ملازمت کرتے ہیں۔ بعض اپنی ہنر برد کے لئے زراعت بھی کرتے گئے ہیں۔ گن لوڈ ورن کا نام نیل بند ہو (پ دریا رہنے والے) بھی ہے زیادہ تر اس حصہ ملک میں پائے جاتے ہیں جہاں بڑے دریا بہتے ہیں۔ اضلاع نظام آباد۔ عادل آباد۔ کریم نگر۔ میں ان کی کثرت ہے۔ یہ لوگ بٹا کے ساتھ ہمطامی کرتے ہیں لیکن باہم ازدواج نہیں کرتے انکی خراج الجماعت شادی کرنے والے (۱۴) گروہ ہیں۔

مرہٹا بھونیوں میں ملک مرہٹاڑی کے ماہی گیروں کے ذات کے مختلف افراد شامل ہیں۔ یہ مین الجماعت مناکحت کرنے والے دوزمروں میں منقسم ہیں۔ خاص مرہٹے اور مچھندے جو ایک دوسرے کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں باہم مناکحت نہیں کرتے۔ خاص مرہٹے کنیوں کی ایک شاخ معلوم ہوتے ہیں جن سے وہ بہت مماثلت رکھتے ہیں اور جن سے وہ ماہی گیری اور پالکی برداری کا پیشہ اختیار کرنے کی وجہ سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ ان میں خارج الجماعت شادی کر گئے والے متحد دھتے ہیں۔ جو ایسے خاندانی القاب پر مشتمل ہیں جو ان میں اور کنیوں میں مشترک ہیں۔ جماعت کے اندر شادی کرنے کی ممانعت ہے۔ اپنی خالہ یا بہن کی لڑکی سے شادی نہیں ہو سکتی۔ لیکن ماموں کی لڑکی سے ہو سکتی ہے۔ دونوں اقسام بالغ العمری اور طفلی کی شادیاں جائز ہیں۔ ہر شنبہ کے روز خاندان کا مہر کن مردوں کی زوجوں کی رضا جوئی کرتا ہے۔ بانٹوں کی روچیں، 'ویر' اطفال کی 'موجا' اور عورتوں کی 'ٹانوی' کہلاتی ہیں شادی کے روز ان رتھوں کے واسطے بکریوں کی قربانی کی جاتی ہے۔ مذہبی اور رسمی اعزاز کیلئے

برہمنوں سے کام لیا جاتا ہے۔ مردوں کو جلاتے یا دفن کر دیتے ہیں۔
 مجھندے بھوئی۔ انکا دعویٰ ہے کہ یہ مجھندہ زنا تھ کی اولاد ہیں جو گور کھنٹا تھ بابئی
 گنیتی جوگی کا چیلہ تھا۔ اس ذات کے لوگ بوجہ لادنے کے لئے گدھوں کا استعمال کرتے ہیں
 اسلئے تلنگی بھوئی انکو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔ ان کی کثیر تعداد تعلقات جنگاؤں راجوہ
 اور سرپور میں پائی جاتی ہے۔ اور ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان بھوئیوں کی اولاد میں
 جو مرٹا حملہ آوروں کے ساتھ آئے اور انھیں کے ساتھ برابر اور ناگپور میں بس گئے اور
 اس کے بعد ملک سرکار عالی میں نقل وطن کر کے چلے آئے۔ یہ دو ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں
 بیڈور اور بھانڑے جو مہطعامی کرتے ہیں لیکن میں الازدواجی نہیں کرتے۔ پھر یہ خارج اجماعت
 شادی کرنیوالی جماعتوں میں کنہوں کے مثال تقسیم پاتے ہیں۔ اندرون جماعت شادی ممنوع
 ہے۔ مرد اپنے ماسوں یا پھوپھی کی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے۔ ورنہ کی قیمت پا پھر ویرہ
 لڑکی کے باپ کو دیا جاتی ہے۔ بیواؤں کی دوسری شادی جائز ہے۔ اور اندمیری راتوں میں
 کی جاتی ہے۔ طلاق کی بھی اجازت ہے۔ اور مطلقہ عورتیں بیواؤں کی طرح دوبارہ شادی
 کر سکتی ہیں۔ کل ذات کی مقبول دیوتی خود بان کی ہر روز پرستش کی جاتی ہے۔ جن دوسرے
 دیوتاؤں کی حرمت و تعظیم کی جاتی ہے وہ ہما دیوا اور پوجیا ہیں۔

بھوئیوں میں ذات کی پنچایت مقرر ہے جس میں کل معاشرتی اختلافات پیش ہوتے ہیں
 یہ لوگ بکری۔ بھیر۔ مرغ۔ خرگوش۔ ہرن۔ اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں لیکن سٹور اور گلے
 کا گوشت نہیں کھاتے۔ خمیری اور مقطر شراب کا استعمال کرتے ہیں۔

(۵) برہمن (۱۲۶، ۲) یہ ہنود کی اعلیٰ ذات ہے۔ اور ملک سرکار عالی کے ہر حصہ میں
 پائی جاتی ہے۔ برہمن۔ پنچا گورڈا اور پنچا ڈراویڈا جماعتوں میں منقسم ہیں جو علی الترتیب
 وندھیا کے شمال اور جنوب میں بود و باش رکھتے ہیں۔ پنچا گورڈا میں سرسوتنا۔ کنیا کبجا گورڈا
 انکلا اور بیتھلا طبقات ہیں۔ پنچا ڈراویڈا میں ہمارا شتر۔ اندھرا۔ دوایدا۔ کرناٹا اور گجراتی
 طبقات ہیں۔

برہمنان ملک سرکار عالی زیادہ تر پنچا ڈراویڈا ملک زمرہ کے ہیں اور ان میں مرٹا
 کرناٹا اور اندھرا یا تلگو برہمن شامل ہیں۔
 مرٹا برہمن جو مرٹوارڈی میں کثیر التعداد ہیں بہت سی اندرون جماعت شادی کرنیوالی

جماعتوں میں منقسم ہیں اور پھر ان میں سے ہر ایک کی ذیلی تقسیم متعدد بیرونِ جماعت شادی کر نیوالے
 EPONYMOUS طرز کے زمروں میں ہے اور EPONYM کوئی ایک ویدی بزرگ
 یارشی ہے۔ ان برمنوں کی خاص قسمیں کو کن سمجھا۔ دیشستا اور کر ہارٹا ہیں۔

کو کن استھاد راصل کو کنکن کے باشندے ہیں۔ ذیلی ذات کا نام چتپاون چتپول چلو نا ہے
 جنوب ہے چیلون موقوفہ رتناگری سے جو ان کی خاص اور ابتدائی نو آبادی ہے اور جن کی
 قدیمی نام چتپولن کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو شاع سے کو نکا نستا کہنے لگے جبکہ میٹھا
 بالاجی دشونا تھ کا عروج مرہٹا سلطنت میں پیدا ہوا۔ کتاب سہی یدری کھنڈ کے حوالہ سے
 کہا جاتا ہے کہ چتپاون کی تخلیق پر اشورام نے شلستہ جہاز اجیبوں کی ہم انشوں سے کی تھی
 اس روایت کو انکی صاف رنگت اور تعداد غالب کی بھوری آنکھوں کے ساتھ باہم ملا دیا جائے
 تو اس سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ لوگ جنوبی کو کنکن میں داخلے بحر سے آئے تھے۔ اس کے
 برخلاف انکی ایک روایت یہ بھی ہے کہ انکا اصلی زاد بوم امبا جو گانی یا اس کے قریب
 ضلع بیڑ میں تھا جہاں انکی مرئی دیوی کیو گیشوری ہے۔ انکا یہی بیان ہے کہ وہ دراصل شستا
 تھے اور کو کنکن میں بمقام چیلون بود و باش اختیار کرنے کے بعد کو نکا نستا کہلانے لگے۔ یہ قریب تیس
 نہیں معلوم ہوتا کیونکہ رنگ و روپ اور ذیل و ذول میں یہ لوگ دیشستا سے بہت مختلف ہیں اور
 خود دیشستا انکو تمدنی حیثیت سے ادنیٰ سمجھ کر نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بالاجی دشونا
 کے زمانہ تک جبکہ مساعی نے ان کو ہمارا شتر کے دوسرے برمنوں کے ساتھ مساوات دلائی
 انکے ساتھ ہم طعامی نہیں کرتے تھے۔ انکے ہم اگو ترے ہیں۔ دکن کی اکثر ذاتوں کے خلاف
 چتپاون کو اپنے ماموں کی لڑکی سے عقد کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ایک عرصہ تک یہ کوشش
 ہوتی رہی کہ دیشستا چتپاون اور کر ہارٹا میں مین الازدواجی قائم ہو جائے لیکن تاحال زیادہ
 کامیابی نہیں ہوئی۔ چتپاون اپستہمبا یا گویدی ہوتے ہیں اور سمر تافرت سے تعلق رکھتے ہیں۔
 انہیں ذات کی پناہ نہیں ہے اور نہ کوئی ایسا باضابطہ نظام ہے جو خانگی معاملات میں ذیل
 ہو سکے جیسا کہ کم درجہ کی ذاتوں میں پایا جاتا ہے۔ ہر قصہ میں ایک انکے مذہبی صدر نکیشور کے
 شکر اچا یا کے طرف سے ایک نائب ہوتا ہے جو دہراما دھکاری کہلاتا ہے۔ ذات کے قاعدہ
 سے علانیہ تجاؤز اور احکام شاستری خلاف ورزی کی دریافت اس ذات کے ممتاز پروہت
 اور دوسرے دنیا دار اشخاص کے عام طبعہ میں نائب عمل میں لاتا ہے اور فیصلہ حاضرین کے غلبہ آرا

کیا جاتا ہے۔ اس جلسہ کے فیصلہ کا مرقہ شکر اچار یا کے پاس ہوتا ہے جس کا حکم قطعی مانا جاتا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ شکر اچار یا کا اقتدار زوال پذیر ہے۔

اس ملک کے مرہٹا برہمنوں میں دیشمت کا غلبہ ہے۔ دیشمت کے معنی دیش یا ملک کے عوام انسان کے ہیں اور اس کا مفہوم مقامی برہمن، لیا جاسکتا ہے۔ دیشمت ابتدائی آباد کار برہمن معلوم ہوتے ہیں جو کوہ دندھیا کے جنوب میں نقل وطن کر کے آئے۔ اُن کے دو خاص طبقے ہیں (۱) رگودی اور (۲) یجرویدی یہ دونوں ہمدطامی کرتے ہیں لیکن باہم ازدواج نہیں کرتے ایک تیسرے طبقہ بھی ہے جو آتھرون (یعنی پیر و اتھروا وید) کہلاتا ہے۔ پھر رگودیوں کی ذیلی تقسیم (۱) سمرتیا تبیین سوا اور (۲) ماد ہوا یا دشنوا یعنی پیروان دشنویں ہوتی ہے۔ بالعموم مورالذکر اپنی لڑکیوں کی شادی اول لکڑ فرقہ کے افراد کے ساتھ نہیں کرتے ماد ہوا فرقہ کی پھر (۱۸) ذیلی تقسیمیں ہیں جو ہم طعمی کرتی ہیں۔ لیکن اُن میں سے صرف تین یعنی ستیا بودھا۔ راجندرا تیرتھ اور راکھنڈرا آپس میں شادی بیاہ کرتی ہیں۔ یجرویدیوں کی بھی دو نوعیتیں ہیں ایک وہ جو یجروید اسود کا اتباع کرتے ہیں اور دوسرا وہ جو یجروید ابھض کی پیروی کرتے ہیں وہ باہم ازدواج نہیں کرتے یجروید یجرویدیوں کے سب میں ماموں کی لڑکی سے شادی جائز ہے۔ یہ لوگ چٹیاون۔ کرہاڑا اور جنوبی دراویدی برہمنوں کے دوسرے طبقات کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں لیکن بعض مواقع میں ان کو ادنیٰ سمجھتے ہیں ایک دیشتا برہمن کسی چٹیاون کو شرا دھا کی دعوت میں اپنے گھر پر کھانے کے لئے یا اپنے کسی مراسم مذہبی کی ادائیگی کے لئے ہرگز نہیں بلائیگا۔ لیکن چٹیاون کو اس طرح کا اعتراف نہ ہوگا۔

کرہاڑا اپنا نام کرہاڑ سے منسوب کرتے ہیں جو دریائے کوٹنا اور کرشنا کا ضلع ستارا میں مقدس سنگم ہے۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ وہ رگودی دیشمت میں لیکن ان کے لقبوں سے پتہ چلتا ہے کہ اس ذات کا ایک حصہ رگبار یا سفید ہوتا ہے تعلق رکھتا ہے۔ انکی خاندانی دیویاں رتنا گیری میں وجیا درگا اور آریہ درگا ہیں اور کوٹھاپور میں مہالکشمی ہے۔ انکی تقسیم ۲۲ خارج از جماعت شادی کرنے والے زمروں یا گوتروں میں ہے جو خاندان ایک ہی گوترے سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا ایک ہی پر اور سے سے تعلق ہوں ان میں باہمی ازدواج ممنوع ہے۔ ساپندامینی آبائی رشتوں میں سات درج تک شادی کرنے سے احتراز کیا جاتا ہے۔ ماموں کی لڑکی سے شادی اس ذات میں جائز ہے۔ کرہاڑا سب کے سب سکھا (ابھض) شلکھار گودی ہیں جو اشوالانیا کے سوترامینی مقولوں

اور نصیحتوں پر عمل کرتے ہیں۔ یہ لوگ سمر تھا اور دیشنوا دونوں فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور علی الترتیب شکر چار یا اور مادہ چار یا کی رہنمائی کی اتباع کرتے ہیں اس کا یقین کیا جاتا ہے کہ بعض کرپڑا شکتی کی پرستش کرتے ہیں اور ازمنہ قدیم میں مزلکا اور لیشا کے نام جو شکتی کے دو خوار روپ ہیں انسانی بیضیت دیتے تھے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ اس رسم کو تیسرے پیشوا بالاجی باجی راؤ (سومہ تاسا ۱۷۷۷ء) نے سختی کے ساتھ روک دیا۔ اب ان کے عادات و مراسم بالکل وہی ہیں جو ویشتہا برہمنوں کے ہیں۔

کرناٹک برہمن اضلاع راجپور۔ گلبرگہ اور بیدری میں کثرت میں یہ لوگ رگ وید کی شکلا شاکھا یا بھجروید اسود کے قیتر شا کھائے تعلق رکھتے ہیں اور ویشتہوں کی طرح مختلف گوتروں یا چارج الہجات شامی کرنے والے مڑوں میں منقسم ہیں۔ ان کے ہاں بہن کی روک کیساتھ مناکھت جائز ہے۔ کرناٹک برہمنوں کے دو فرقے سمر تھا اور مادہ چار ہوتے ہیں۔ شاذ و نادر سری ویشنوا بھی ہیں۔ ان کے مڑی دیوتا زسمہ اور منہان ہیں۔

آندھرا یا تلنگنے برہمن ملک تلنگانہ میں بہتے اور کثیر پائے جاتے ہیں ان کی تعلیم فرقہ داری اعتقادات کی بنا پر چار اہم طبقوں میں ہوتی ہے۔ (۱) سمر تھا (۲) سری ویشنوا (۳) مادہوا (۴) ارادھی۔ ان ذیلی ذاتوں کے افراد ایک دوسرے کیساتھ ہم طعامی نہیں کرتے۔ سمر تھا کی پھر دو قسمیں وائیدک اور نیوگی ہیں۔ وائیدک کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ لوگ ویدوں کے مطالعہ اور تعلیم میں اپنی عمر و کو وقف کرتے ہیں (یا پہلے کرتے تھے) اور شاستروں کے معیار پر زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ شکلا شاکھا کے رگ ویدی یا قیتر شا کھا کے کرشنا بھجرویدی ہوتے ہیں۔ ان میں ماہیندین اور پرانتم شا کھا دونوں کے شکلا بھجرویدی بھی ہوتے ہیں اور موخر الذکر تلنگانہ میں بچنا و لکھا سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ اپنی ذیلی تقسیم یہ ہیں۔

(۱) تلگا ناڑو (۲) دلی ناڑو (۳) مڑکی ناڑو (۴) کاسل ناڑو وغیرہ نام ان مقامات سے منسوب ہیں جہاں ان کے اسلاف پہلے آباد ہوئے تھے۔ ان میں بہن الازدواجی ممنوع ہے۔ نیوگی تلنگانہ کے دنیا دار برہمن ہیں جن میں سے اکثر مھرری اور پٹاری گری کرتے ہیں تعلیم سب کے سب قیتر یا کے اسود بھجرویدی ہیں یہ لوگ اور ویدک ساتھ ساتھ کھاتے پیتے ہیں لیکن باہم مناکھت نہیں کرتے نیوگی کے چار طبقے ہیں۔ (۱) انداوارک (۲) آہریانی (۳) آریلو اور (۴) پانٹلر ان کے منجملہ اس ملک میں آریلو کی ذیلی ذات ہی غالب ہے۔ لفظ آریلو کے معنی چھ ہزار کے ہیں

اور یہ کہا جاتا ہے کہ آریلو کے ابتدائی اسلاف گوکنڈہ کے سلاطین قطب شاہیہ کے آخری فرمانروا ابوالحسن (۱۶۷۲ تا ۱۶۸۷ء) اپنے ہندو وزرا اکٹا اور ماوٹا کے زیر اثر ایک ہی دن میں ۶ ہزار مواضعات کی بیٹھاری گری عطا کی تھی۔ یہ قصبہ غالباً نیوگیوں کی ایک شاخ گوکنڈہ سپاریوں سے متعلق ہے جو سری ویشنو اندھب اختیار کرتے کے باعث اپنے اصل خاندان کے علحدہ ہو گئے تھے کیونکہ آریلو بطور ایک ذیلی ذات کے ایک متدبہ عرصہ سے عالم وجود میں ہیں اور ایک ملکی جماعت معلوم ہوتے ہیں جس کا نام آریلو نازو سے ماخوذ ہے جو جنوبی تلنگانہ کے ونگلی دیش کا ایک قدیم حصہ ہے۔

بعض تلنگے برہمن ویشنوا یا سری راما نو جا کے متبعین ہیں۔ انہیں فرقہ واری جذبات کا اس قدر احساس ہے کہ انھوں نے اپنے آپ کو ایک علحدہ ذیلی ذات قرار دے لیا ہے۔ جنوبی ہند کے سری ویشنو کی طرح یہ بھی دو ذیلی حصوں میں تقسیم ہیں تنگلانی اور وڑا گلانی۔ یہ باہم خورد و نوش کرتے ہیں لیکن ازدواج نہیں کرتے۔ تنگلانی 'منادلا مہاسنی' کے احکام کا اتباع کرتے ہیں اور وڑا گلانی، ویدانتا چاریا کے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔

مادھوا کے چند افراد تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں وہ اخلاص کرناٹک سے آکر بسے ہوئے ہیں۔ سری ویشنو کی طرح یہ لوگ اعتقادات میں حد درجہ متعصب ہیں حتیٰ کہ شوکا کا نام لینا بھی گوارا نہیں کرتے یہ زیادہ تر رگویدی ہیں۔

آرہی برہمن سیوانی ہیں اور سوا کی پرستش ننگم کی شکل میں کرتے ہیں جسکو مرد و عورت دونوں گلے میں پہنے رہتے ہیں اگرچہ وہ لنگائیت میں لیکن نظام ذات پر ثابت قدم ہیں اور زنا نہیں کرتے۔ ہندیا وندھم یا گاتیری کی پوجا کرتے ہیں اور برہمنوں کے کل دینی مراسم ادا کرتے ہیں یہ لوگ اپنے مروجہ کو دفن کرتے ہیں اور اسی وجہ سے دوسرے برہمن کھانے اور شادی میں انکو شریک نہیں کرتے۔ یہ طبقات اسفل کے حاجات روحانی کا سرانجام کرتے ہیں۔

(۶) چاکلا (۱۸۶۶ء) :- یہ گاؤں تلنگانہ کی ایک ذات ہے اور اسکی مثالہ ذات مرہٹھی میں دھوبی کہلاتی ہے جن کی تعداد ۵۶,۹۴۴ ہے اسکی وسیع تقسیم کے باعث یہ ذات ایک کثیر التعداد میں لازماً وجودی کرنے والے زمروں میں تقسیم ہے اور اسنے نام ان ملکوں کے نام سے منسوب ہیں جن سے اس ذیلی ذات کا تعلق ہے یا اس ذات سے منسوب ہیں جن سے وہ مکمل مثلاً تلگا چاکلا، ترکا چاکلا، لبارھی چاکلا، لنگائیت چاکلا، کرناٹک چاکلا وغیرہ۔ خارج از جماعت شادی کرنا

زمروں میں کوئی خاص امور قابل ذکر نہیں ہیں۔ صغرنسی کی شادی ذات کا عام قاعدہ ہے۔ دیویوں کے نام پر لڑکیوں کو چھوڑنا طریقیہ بھی رائج ہے۔ بیوہ دوبارہ شادی کر سکتی ہے لیکن اپنے دیور سے نہیں کر سکتی اور ایسی شادی کے موقع میں انجام دہی مراسم کے لئے برہمن نہیں بلایا جاتا اور صرف بیواؤں ہی اس میں شریک ہوتی ہیں۔ بدلتنی کی صورت میں طلاق کی بھی اجازت ہے اور مطلقہ عورت بیوہ کی طرح عقد ثانی کر سکتی ہے۔ مذہبی حیثیت سے چاکلا سیوانی میں مذہبی اور مراسمی اغراض کے لئے برہمن بلائے جاتے ہیں اور پجین و پکین کے لئے جگم۔ دیوی دیویوں مثلاً پوچتا اور درگما کی رضا جوئی کبریوں وغیرہ کی نذر سے کی جاتی ہے۔ چاکلا تاجاؤں کے کپڑے دھونے سے انکار کرتے ہیں کیونکہ موخر الذکر انکی شادیوں میں مشعل برداری نہیں کرتے۔ کبری۔ مٹور۔ مرغی اور شگافنہ کھڑا لے جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں اور مسکرات کے بہت عادی ہیں۔ اُوچی ذات کے لوگوں کا جھوٹا کھاتے ہیں۔ مردوں کو لٹا کر اور جنوب کی جانب سر رکھ کر دفن کرتے ہیں۔

(۷) چیمبھار (۱۱۳، ۵۳۴) یہ چرمی کام کرنے والوں اور رسی بنانے والوں کی ایک کثیر التعداد ذات ہے جن میں سے اکثر دیہی پائسبانی اور باجہ نوازی بھی کرتے ہیں۔ چیمبھار خاص طور پر مرٹواڑی میں پائے جاتے ہیں اور تلنگانہ میں انکی مثالہ ذات مادیگا ہے۔ لفظ چیمبھار کا اطلاق تلنگانہ میں ان مادیگا پر بھی کیا جاتا ہے جو چیل بناتے ہیں۔ چیمباروں میں میں الازدواجی کرنیوالے مختلف گروہ ہیں جو زیادہ تر ملکی نسبت رکھتے ہیں جو افراد ایک ہی دیوک سے تعلق رکھتے ہیں انکے دھیان شادی کی نمائندگی ہے۔ ماموں کی لڑکی سے شادی جائز ہے لیکن خالہ کی لڑکی سے درست نہیں شادی بالعموم صغرنسی میں کی جاتی ہے اور بیوہ کی دوسری شادی بھی جائز ہے۔ طلاق کی بھی اجازت ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو ہندو کہتے ہیں لیکن عقائد میں ہنوز ”قدیم“ (ارواح پرست) میں اور گاؤں کی دیویوں۔ بھوتوں اور رعوں کی پوجا کرتے ہیں۔ معاشرتی جھگڑے ذات کی پچائیت میں تصفیہ پاتے ہیں اور اس ذات کا مقامی ذی اثر شخص اس کا صدر بنایا جاتا ہے۔ جرمانہ جو وصول ہوتا ہے وہ ذات کی دعوت میں صرف کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ شراب پیتے ہیں اور گائے سَور۔ بھیر۔ کبری۔ مرغ۔ خرگوش۔ ہرن اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں۔ مردوں کو دفن کرتے ہیں۔

(۸) درزری یا سیمبی (۴۱، ۵۰۷)۔ یہ ملک سرکار عالی کے خیاطوں کی ذات ہے اور پانچ ذیلی ذاتوں میں منقسم ہے۔ نامدیو درزی۔ زنگاری درزی۔ لنگایت درزی۔ مارڈی درزی۔ جین درزی۔ آخری تینوں طبقے اس ذات کو ظاہر کرتے ہیں جس سے وہ نکلے ہیں۔ نامدیو درزی ایک

بڑے مرہٹے بزرگ نامدیو کے اخلاف ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان میں دو طبقے ہیں تلگوچو لو اور مرہٹا سہی جن کی بنا ملکی تفریق پر ہے حقیقتاً وہ تلنگی الاصل معلوم ہوتے ہیں اور زمانہ مابعد میں ملک مرہٹواری میں پھیل گئے ہیں ان میں خارج الجماعت شادی کرنا والے دیگر وہ ہیں ایک گروہ گوتروں پر مشتمل ہے اور دوسرا خاندانی ناموں پر گوترا کا نظام مخصوص آرائشی ہے اور شادی کی پابندی خاندانی ناموں کے اعتبار سے کی جاتی ہے۔ ایک ہی SECTION کے نفوس آپس میں شادی نہیں کر سکتے۔ ناموں یا بڑی بہن کی لڑکی سے شادی ہو سکتی ہے۔ ایک ہی شخص سے دو نہیں بیاہی جاسکتی ہیں لیکن دو بھائی دو بہنوں کو عقد میں نہیں لاسکتے۔ صغیر بنی کی شادی کا رواج ہے۔ لڑکی کے والدین کو عسے تاسے روپیہ دو بہن کی قیمت دیکاتی ہے۔ کثیر الازدواجی کی اجازت ہے۔ لیکن اس پر بہت شاذ و نادر عمل کیا جاتا ہے۔ بیوہ کی دوسری شادی جائز ہے مگر سابقہ خاوند کے بھائی کے ساتھ ممنوع ہے مطلقہ عورتیں انہیں مراسم کے ساتھ دوبارہ شادی کر سکتی ہیں جو بیوہ کی شادی کے لئے مقرر ہیں۔ نامدیو درزی دیشوا اور سیوا دونوں فرقوں کے ہوتے ہیں۔ انکا خاص دیوتا چوٹکا ہے جس کی پرستش گیش چوتھ کے دن مٹھائی۔ گوشت اور شراب کی نذر کیساتھ کی جاتی ہے۔ یہ لوگ ہنود کے تمام دیوتاؤں کی تعظیم و تحکیم کرتے ہیں۔ مکاری مرغ اور پھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور تیز شراب پیتے ہیں شیوا فرقہ کے درزی اپنے مرد و کائنات مشرقی سمت رکھتے اور بٹھا کر وزن کرتے ہیں۔ تجنیز و کفین کے مراسم حکیم بجاتا ہے اور قبر بھرنے کے بعد اس کے اوپر کھڑا ہو کر ناتوس بجاتا ہے۔ پھر اس کو تحفہ وغیرہ دیکر وہاں سے ہٹے پر آمادہ کرتے ہیں۔ دیشوا فرقہ والے نعش کو جلاتے ہیں۔ پہلے سال میں ہر مہینہ شروہا کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ اس ذات کے بعض افراد نے اپنے اصلی پیشہ خیاطی کو خیر باد کہہ کر زراعت اور دوسرے پیشے اختیار کر لئے ہیں۔

(۹) دیونگ (۸۸، ۱۶) یا کوشٹی یہ مرہٹواری کے پارچہ بانوں کی ایک پیشہ ور ذات ہے۔ بانڈگی کی ابتدا غالباً مکروں کے ہون سے ہوئی مکلیں بنانے سے ہوئی جو دراصل گلہ بانوں کا پیشہ تھا یہیں سے بانڈوں کی ایک ذات جو ”ملکر“ کہلاتی ہے اور بڑی دہلکرات کی ایک شاخ ہے پیدا ہوئی جن کی تعداد ۲۱،۲۳۲ ہے اور خاصکر اضلاع پر بھنی۔ عادل آباد اور نظام آباد میں پائی جاتی ہے۔ زراعت کی توفیر کے ساتھ روٹی اور بھجی ریشم کا بھی استعمال ہونے لگا۔ پھر ان بانڈوں کی ذات میں بہت سے لوگ داخل ہوئے اور ذات مخصوص ہو گئی۔ بعد میں مذہبی اختلافات کی بنا پر اس ذات کے کئی حصے ہو گئے معلوم ہوتا ہے کہ اس ذات کے کثیر التعداد اشخاص ویجاگڑ میں

اپنے ہی خاندان اور ماموں کے خاندان میں شادی کرنے سے احتراز کیا جاتا ہے ایک شخص دو بہنوں سے شادی کر سکتا ہے اور دو بہنائی دو بہنوں کیسا تھ عقد کر سکتے ہیں صغیر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں ہوتی ہیں لیکن اول الذکر طبقہ کو زیادہ معزز خیال کیا جاتا ہے لڑکیاں نہیں بلکہ لڑکے دیوتاؤں کے نام پر چھوڑے جاتے ہیں بیوہ کی شادی اور طلاق جائز ہے لڑکی کے والدین کو لکھ یا پے روپیہ دلہن کی قیمت کے نام سے دئے جاتے ہیں جھاڑے دھنگروں میں بیوہ کنواری سے زیادہ قیمتی ہے اور عرصے سے لیکر ملائک اس کے والدین کو بطور قیمت عروس دینے پڑتے ہیں۔ اس ذات کا مقبول عام دیوتا کھنڈو بلا ہے۔ عادل آباد کے دھنگر ایک شہزاد آلودہ چوبی صورت کی شکل میں خود بان کی پرستش کرتے ہیں جس جھاڑے دھنگر کو شیر مار ڈالے تو اس کی پرستش موضع کی سرحد پر ایک پتھر نصب کر کے بطور داکھو با کی جاتی ہے۔ دھنگر بکری مرغ مچھلی بہن خزر گوش اور بعض پرندوں کا گوشت کھاتے ہیں اور مسکرات کا استعمال کرتے ہیں دھنگروں کی ذات کی ایک پچایت ہوتی ہے اس کا صدر معتیر یا کھلانا اور تمام ساشرتی تقضایا کا نصفہ کرتا ہے۔ شادی بیاہ کے موقعوں میں اس کی خاص عزت کی جاتی ہے اور ایک بکری نذر دیا جاتی ہے اس ذات کا اصلی پیشہ بھیڑ بکریوں کا چرانا اور کبیل بننا ہے بعض زراعت میں مصروف ہو گئے ہیں مردے اگر شادی شدہ ہوں تو جلانے جاتے ہیں اور اگر ان بیاہے ہیں تو دفن کئے جاتے ہیں۔

(۱۱) دھمیر (۱۹۵۹ء) چرمی کام کرنے والے مرٹوں کی ایک بیج ذات ہے جو مرٹواڑی کے ہمار اور مانگ اور تلنگانہ کے مالاد ذاتوں کے ساتھی اور رفیق ہیں ان کے عادات اور ان کی منہ سنجاست کے لحاظ سے یہ لوگ مذکورہ بالا ذاتوں کی طرح اقوام قدیمہ کے ایسے اجزا معلوم ہوتے ہیں جن کو فاتحین نے اراضیات سے تبدیل کر دیا اور جن میں ذاتوں سے خارج شدہ لوگ داخل ہو گئے۔ فی الحال یہ لوگ زیادہ تر کھیتوں کی مزدوری کرتے ہیں اور اکثر کبھی زمینداروں سے وابستہ ہیں ان میں خارج اجماعت شادی کرنے والے مختلف حصے ہیں صغیر سنی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں بیوہ کی شادی اور طلاق کی اجازت ہے۔ مذہباً یہ لوگ ارواح پرست یا قدیمہ ہیں اور فطرت اور امراض کے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں خوراک کے معاملہ میں وہ بہت کم پس پیش کرتے ہیں مچھلی اور گوشت اور گائے بھیڑ بکری کی مردار لاشیں بھی کھاتے ہیں دوسروں کا جھوٹا بھی کھا لیتے ہیں اور سیندھی و شراب پیتے ہیں۔

(۱۲) ڈھور (۱۹۵۹ء) یہ چرم کی دباغت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے جو مرٹواڑی میں

پائی جاتی ہے۔ یہ لفظ غالباً لفظ ڈھور سے ماخوذ ہے جسکے معنی مویشی کے ہیں کیونکہ یہ لوگ مویشی کے چرم کی دباغت کرتے ہیں۔ ڈھور چمبھاروں کی ایک منزل یافتہ شاخ معلوم ہوتے ہیں ان میں الجھاعت شادی کرنیوالے پانچ گروہ ہیں۔ رنگے ڈھور۔ بدھالے ڈھور۔ لگیا ڈھور۔ چمبھار ڈھور۔ لورشاو ڈھور۔ پہلا گروہ رفعت و مرتب کا مدعی ہے اور یہی اصلی ذات معلوم ہوتی ہے جس سے دوسرے گروہ پیدا ہوئے۔ ”رنگے ڈھور“ کا نام ایک مرثی لفظ سے ماخوذ معلوم ہوتا ہے جسکے معنی ”رنگ“ کے ہیں اور جس سے چمڑے رنگنے کے پیشہ کا پتہ چلتا ہے۔ بدھالے ڈھور کا نام ”بدھالے“ یا چرمی ٹکے سے منسوب ہے جبکہ وہ تیار کرتے ہیں۔ چونکہ آجکل ایسے چرمی ٹکوں وغیرہ کا رواج نہیں ہے۔ اسلئے یہ لوگ ڈھولک۔ مشک۔ پانی کے ڈول اور دوسری چرمی چیزیں بناتے ہیں۔ لگیا ڈھور ایک شخص لگیا نامی رنگے ڈھور کی اولاد کہلاتے ہیں جو مذہب لگیت قبول کرنے کی وجہ سے قوم سے خارج کر دیا گیا تھا۔ چمڑے رنگنے کے علاوہ وہ پُرانے جوتے درست کرتے اور نئے بھی بیٹے ہیں۔ چمبھار ڈھور ایک مخلوط ذیلی ذات ہے اور مرتبہ میں بہت گھٹی ہوتی ہے۔ یہ ڈھور بھی جوتے ڈول وغیرہ بناتے ہیں۔ شاو ڈھور۔ ڈھوروں کی ناجائز اولاد ہیں جو ایسی ڈھور عورتوں کے بطن سے پیدا ہوئے جو کسی معاشرتی جرم کی پاداش میں ذلیل ہو چکے ہوں۔ ان ذیلی ذاتوں کے تحت ۳۶۰ خارج الجماعت شادی کرنے والے حصے ہیں جنکی اہلیت بالکل مرثی معلوم ہوتی ہے بعض حصوں کے نام تو ختمی ہیں۔ ایک شخص ذیلی ذات کے باہر شادی کر سکتا ہے اور نہ جس حصے سے خود تعلق رکھتا ہے اس میں شادی کر سکتا ہے۔ دوسریں ایک ہی شخص یا دو بھائیوں کے ساتھ بیاہی جاسکتی ہیں بہن یا ماسوں کی لڑکی سے شادی جائز ہے۔ صغیر السنی اور بالغ العمری دونوں قسم کی شادیاں رائج ہیں یہ وہ کی شادی اور طلاق کی اجازت ہے۔ ڈھور اپنی لڑکیوں کو دیوتاؤں کے نام پر نہیں چھوڑتے۔ وہ اپنے آپ کو سیوانی کہتے ہیں۔ اقوام قدیمہ کے دیوتاؤں کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ مڑوے بھجاکر دفنائے جاتے ہیں۔

(۱۳۱) ایدیکا (۲۶، ۲۷) یہ تلنگانہ کے سیندھی کھانے والے ہیں اور ان کو اندر ابھی بولتے ہیں۔ گوکہ ایدیکا معاشرتی حیثیت سے گونڈلا سے کمتر درجہ رکھتے ہیں لیکن حقیقتاً وہ گونڈلا کی ایک ذیلی ذات ہیں جو تلنگانہ کے سیندھی کھانے والوں کی ایک دوسری ذات ہے۔ لفظ ایدیکا لفظ ”ایا“ سے مشتق ہے جسکے معنی سیندھی کے درخت کے ہیں۔ اور چونکہ یہ لوگ ”ایا“ درخت سے سیندھی کھاتے ہیں اس لئے ایدیکا کہلاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس ذات میں دوسری ذات کے افراد خصوصاً متراسی۔ منور۔ تلگا ذات والے بھرتی ہوئے ہیں۔ ایدیکا کی ایک ذیلی قسم تھا لایدیکا ہے۔ تھا لکا مفہوم سر ہے عادات اور رسومات میں ایدیکا گونڈلا سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(۱۴) گلا (۳۵۳۹۳) یہ ملک تلنگانہ کے گڈریوں کی ایک بڑی ذات ہے جو مرہٹاؤں کے گوبیوں کے مائل ہے۔ گلاں میں اللہ تعالیٰ کا نام نہیں بلکہ ان میں میں الجہانت شادی کرنا ہوتا ہے بہت سے گروہ میں خیلے افراد رنگ و روپ وضع قطع اور عادات و مراسم میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں مثلاً براگلا جو ملک سرکار عالی کی اس ذات کا حصہ غالب میں رنگ کے صاف منجھل و شمال کے مناسب اور جسم کے گھیلے ہوتے ہیں جن سے ان کی جہنت نسل ظاہر ہوتی ہے یہ لوگ ساواگری اور آدی ذیلی ذاتوں کے (جو اس ملک میں شاد و اندر پائے جاتے ہیں) سب ذیلی ذاتوں سے شامتری مرتبہ میں برتری کا دعویٰ کرتے ہیں اس ذیلی ذات کے افراد میں اس کی عادت ہے کہ لڑکے اور لڑکیوں دونوں کو اپنے حامی اور سرپرست دیوتاؤں بلتا اور راج ریشور کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اس گروہ کی عورتیں زناک چھدواتی ہیں اور نہ سمجھتے یا سرکار یونیٹی میں اس ذیلی ذات میں طوطے کی بہت عظمت کی جاتی ہے جس سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ وہ ہاں تو م کا تو م ہے۔ گلابہ اور دوسرے اصناف کرنا ملک میں براگلا اپنے آپ کو ہم گلابتے ہیں اور کٹری زبان بولتے ہیں یہ لوگ اپنے آبائی پیشے کو خیر باد کہہ کر زراعت کرنے لگے ہیں۔ یہ لوگ جڑی بوٹیاں بھی جیتے ہیں۔ بویا گلاب براگلا سے HYPERGAMOUS میں جن میں وہ اپنی کنواری لڑکیاں سیاہ دیتے ہیں۔ اس ذیلی ذات کے افراد مرغ نہیں کھاتے انکی عورتیں چولیاں نہیں پہنتیں۔ یا یا گلابا جہانت ساخت کے اعتبار سے براگلا سے بہت ملنے جلتے ہیں۔ اگرچہ کہ رنگ میں زیادہ سانسو ہے۔ پاکا نانی گلابا میں الجہانت شادی کرنے والے دو گروہ ہیں مستقیم ہیں۔ دوماںی دارد۔ گروارو۔ اس ذیلی ذات میں لڑکیاں دیویوں کے نام پر چھوڑی جاتی ہیں اور اور انکی اشادیاں تلوار اور زخمت کے ساتھ بھی کر دیکھتی ہیں۔ پاروتی یا جوگنی کا لقب اختیار کر کے یہ لڑکیاں عصمت فرشی کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ پوجا گلاب ایک سیاہ رنگ ذیلی ذات ہے جنکی شکل و صورت بیدول اور بھدی ہوتی ہے۔ انکی وجہ نیمہ ایک فسانے سے منسوب ہے جس کا مدعا یہ ہے کہ انکے اسلاف گلابا ہونوں کے دیوتا ملتا کہ پوجاری تھے انکی عورتیں نہ چولیاں پہنتی ہیں اور نہ تھ شیشی گلابا دما کرتے ہیں کہ انکا نام انکے اسلاف سے چلا آ رہا ہے جو بڑے گھونہ باز تھے لفظ شیشی کے معنی مشت یا تھکی کے ہیں۔ گجراتی گلابا کینرگی کے بلند مہیار کی پابندی کا اظہار کرتے ہیں اور دوسری ذیلی ذاتوں سے فوقیت کا دعویٰ کرتے ہیں جنکے ساتھ نہ وہ مٹھالی کرتے ہیں اور نہ ازدواج۔ موداتی گلابا ایک مقامی بنا ہو اگر وہ معلوم ہوتا ہے یہ لوگ اپنے سے اونچی ذات والے گلابا سے خیرات لیکر بسر کرتے ہیں جنکے ساتھ انکا خلق خاندانی بھاٹ اور نساب کا ہوتا ہے۔ پڑواتی گلابا جنکو پوسلواڑ بھی کہتے ہیں گلابا ذیلی ذاتوں میں ادنیٰ ترین میں یہ لوگ ایک طرح کی خانہ بدوش زندگی بسر کرتے ہیں اور کالج کے منکے سوئی تاکا اور اسی قسم کی دوسری چیزیں جیتے ہوئے ایک مقام سے دوسرے مقام کو پھرتے

رہتے ہیں۔ ان ذیلی ذاتوں کے بجائے صرف برا۔ پاکنائی۔ آدی۔ سٹی۔ بویا اور بعض دوسرے ایک دوسرے کی گھم کھاتے پیتے ہیں اور سب کے سب گجراتی گلاکے ہاتھ کا کھاتے ہیں۔

خارج الجماعت شادی کرنے والے گروہ جن میں ذیلی ذاتیں منقسم ہیں تو تہی طراز کی ہیں۔ تو تم ورتوں اور جانوروں کے نام پر مشتمل ہیں۔ کوئی شخص اپنے گروہ کی عورت سے شادی نہیں کر سکتا لیکن ماں کے گروہ میں کر سکتا ہے۔ اپنی بڑی بہن یا ماموں کی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے مگر چھوٹی کی لڑکی سے نہیں کر سکتا۔ بجز پوجا گلا کے جنہیں صغریٰ اور بالغ العری کی شادیاں رائج ہیں دوسرے تمام گلا ذات میں صغریٰ کی شادی کا عام قاعدہ ہے لڑکی کے والدین کو (دے)، روپیہ دو لہن کی قیمت کے طور پر دئے جاتے ہیں۔ بیوہ کی شادی جائز ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ دولہا دولہن کے والدین کو پہلی شادی کے نصف اخراجات ادا کرے۔ گلا ذات کے مقبول دیوتا لٹنا اور گزنگا ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ ان کا مذہب ارواح پرستی سے بھرا ہوا ہے لیکن وہ تہ تیج ہندویت کی جانب مائل ہوتے جا رہے ہیں اور سیوانی اور شتوانی فرقوں میں منقسم ہیں یہ لوگ کل ہند دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور مذہبی اور رسمی مواقع میں برہمنوں کو طلب کرتے ہیں۔ گلا بالعموم اپنے مردوں کو لٹا کر دفن کرتے ہیں اور اس کا سر جنوب کے رخ پر رکھتے ہیں۔ گلا خیمری اور مٹھن شراب پیتے ہیں اور بکری بھینٹ۔ مرن۔ مرغ اور سور کا گوشت کھاتے ہیں۔ ان کا اصلی پیشہ گلے بھینٹ اور دوسرے گھریلو مویشی کی پرورش اور نسل کشی و دودھ دہی اور کھن اور دودھ والی گائیں فروخت کرنا ہے کچھ عرصہ سے یہ لوگ زراعت اور تجارت بھی کرنے لگے ہیں۔

(۱۵) گوسا میں (۲۴، ۵۳) ایسا گوساوی۔ یہ بالائی ہند کے درویش اور جگہ میں جو زیادہ تر مرہٹواڑی میں پائے جاتے ہیں۔ باواجبی کی طرح اس لفظ کا اطلاق بھی بلا امتیاز آوارہ گروہ قرار کے اکثر طبقات پر کیا جاتا ہے جو ظاہر مذہبی زندگی بسر کرتے ہیں لفظ گوساوی ایک سنسکرت لفظ گوسومی کی لکڑی ہوئی صورت سے جبکہ معنی جذبات پر غمخندی پانے والے کے ہیں۔ یہ مذہبی فقرا ہیں جو سوامی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور باوا یا بیراگیوں کے مقابل میں جو ستھوی ہوتے ہیں۔ ان میں بجز کاریگر و سنگار طبقے کے ہر طبقہ کے افراد داخل ہوتے رہتے ہیں۔ انہی قسمن گہرباری (خانہ دار) اور نش پراسی (مجرم) ہیں لیکن بالعموم یہ پتھر و برائے نام ہے ان میں سے اکثر وائشٹھوئیں رکھتے ہیں جن کی اولاد کو تسلیم کرنے میں تامل نہیں کرتے۔ گو کہ اکثر بھیک و خیرات پر بسر کرتے ہیں مگر بعض دولتمند بھی ہیں اور روپیہ کالین دین۔ تجارت اور کاشتکاری کرتے ہیں۔

(۱۶) گولی (۲۴، ۸۶)۔ پیر مرہٹواڑی کے دودھ پیچنے والے میں جو مانگانہ کے گلا سے ماں میں گولیوں کی ایک پیشہ وراثت ہے جس میں بہت سی دوسری ذاتوں والے شامل و منسلک کرنا میرٹھانہی جو غیر داخل ہوتے رہتے ہیں ان کا آبائی پیشہ مویشی کی پرورش اور دودھ کھن اور گھریلو مویشی کی پرورش اور گھریلو فروخت کرنا ہے ان کی دولتی ذیلی ذاتیں ہیں۔ مگر گز اور

واجر کہ یہ ایک دوسرے کیساتھ کھاتے پیتے ہیں لیکن ازواج نہیں کرتے ان میں سے ہر ایک خارج الجماعت شادی کرنے والی کئی جماعتوں میں مقسم ہے۔ اس ذات میں صغریٰ کی شادی کا رواج ہے، لہٰذا کی قیمت صغریٰ کا مالک دہن کے والدین کو دیکھاتی ہے بیوہ کی شادی جائز ہے لیکن بیوہ کے اگر کوئی اولاد ہو تو اس کو منہنی ٹانگوں خاندان کے سپرد دینا ضروری ہے ذات کی پچاسیت کی منظوری کے ساتھ طلاقی کی بھی اجازت ہے۔ یہ ذات لنگایت فرقہ کے اعتقادات سے بہت متاثر معلوم ہوتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ گولیوں کا مذہب لنگایت اور ہندویت کا ایک مخلوط مجموعہ ہے۔ دوسرے لنگایتوں کی طرح یہ لوگ بھی گلے میں لگم پھرتے ہیں اور کھانے سے پہلے ہر روز اس کی پرستش کرتے ہیں لیکن ان کا خاص دیوتا مہادیو ہے جسکی پرستش تہواروں کے موقع میں کی جاتی ہے کھنڈ دیا۔ بھوانی گنپتی اور دوسرے ہندو دیوتاؤں کی بھی پرستش کرتے ہیں مردوں کو بٹھا کر اور شرقی جانب رخ رکھ کر دفن کرتے ہیں۔

(۱۷) گونڈلا۔ (۱۲۹۴۱۲) یہ سینڈھی نکالنے والی اور شراب پیچنے والی ایک ذات ہے جو زیادہ تر تلنگانہ میں پائی جاتی ہے۔ یہ ذات ایدگیا کی طرح ایک پیشہ و جماعت ہے جو دوسری ذاتوں کے افراد سے مرکب معلوم ہوتی ہے۔ اس ذات کے مین الجماعت شادی کرنے والے (۶) گروہ ہیں۔ بیو گونڈلا ششی گونڈلا ششی گونڈلا۔ گونڈلا۔ ایوگیا اور لاگو اور ان کے منجملہ پہلا گروہ (دیو گونڈلا) سب ذیلی ذاتوں میں اعلیٰ ہے اور ششی گونڈلا سب میں ادنیٰ۔ لاگو وارگی و لستیم یہ ہے کہ یہ لوگ "لاگو" یعنی چھوٹے پاجامے یا جاکجے پہنتے ہیں۔ ان کے افراد ہلکے سرکار عالی کے جنوبی اضلاع میں زیادہ پائے جاتے ہیں یہ خارج الجماعت

شادی کرنیوالی مختلف جماعتوں میں مقسم ہیں جو خاندانی ناموں پر مبنی ہیں۔ ان میں سے اکثر ملکی نوعیت کی ہیں اور صرف چند تو تہمی ہیں کوئی شخص اپنی جماعت میں یا ذیلی ذات کے باہر شادی نہیں کر سکتا یا مول یا پھوپھی کی لڑکی سے شادی جائز ہے۔ اس ذات میں بچپن کی شادی رائج ہے اور بالعموم دہن کی قیمت نہیں دیکھاتی۔ مذہبی حیثیت سے انہیں ویشنوی اور سیوالی دونوں ہوتے ہیں لیکن سیوالی پرستش کو عام طور پر ترجیح دیکھاتی ہے اور ایک عجیب نام "سوا بھنڈیشور" کے ساتھ اس کی پرستش ہوتی ہے۔ وہی دیوتاؤں وغیرہ کے نام مرغ۔ بھیڑ اور دوسرے حیوانات کی بھینٹ بھی چڑھاتے ہیں۔ مروجہ بالعموم جلائے جاتے ہیں۔ اگر طریقہ دفن اختیار کیا جاتا ہے تو لختہ کو حالت نشست میں شرقی جانب منہ رکھ کر اور ناکتہ کو اوڑھ لیا کر اور جنوب کی سمت سر رکھ کر دفن کرتے ہیں۔ گونڈلا ذات کے لوگ ہنوز اپنا آبائی پیشہ سینڈھی نکالنے اور شراب پیچنے کا انجام دیتے ہیں۔ ایدگیا ذات والے سینڈھی اور تارڈونوں کو تانتے ہیں صرف معدود چند گونڈلا زراعت کرنے لگے ہیں۔

(۱۸) کیکڑی (۲۴، ۹۴) یہ مڑواری کی ایک لڑکے بنانے والی خانہ بدوش جہلم پیشہ قوم ہے جو تلنگانہ کے بیکولا سے ماٹل ہے۔ اس قوم کی تنظیم پر آگندہ ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت دوسرے جہلم پیشہ اقوام مثلاً بھاشا لامنی وغیرہ سے بھی اس میں لوگ داخل ہوئے ہیں۔ تین ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں۔ لامنی کا ماٹھی اور کوٹھی اس ذات کے خارج الجماعت شادی کرنے والے دہ گردہ ہیں۔ کیکڑی اپنی پھوپھی یا ماموں کی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے بیوی کی بہن سے بھی شادی ہو سکتی ہے۔ دو بھائی دو بہنوں سے شادی کر سکتے ہیں صغرنسی اور بالغ العمری دونوں قسم کی شادیاں رائج ہیں۔ بیوہ کی شادی اور طلاق جائز ہے۔ یہ لوگ مچھلی بھیر، لکڑی، ہرن، خرگوش، مرغ اور سور کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں مردوں کو جلاتے یا دفن کرتے ہیں۔

(۱۹) کلال - (۲۶، ۶۹) یہ شمالی ہند کے شراب کھینچنے والوں اور بیچنے والوں کی ایک ذات ہے جو اس ملک میں اور خاصاً تلنگانہ میں بہ تعداد کثیر پائی جاتی ہے۔ اس کی دو ذیلی ذاتیں ہیں۔ لار کلال اور پروسی کلال۔ اول الذکر گجرات سے آکر رہے ہیں معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے تین گروہ ہیں سو۔ یا لار چھتری لار اور کارڑی لار جن کے افراد نے ایک دوسرے کیساتھ مہطامی کرتے ہیں اور نہ بین الازدواجی۔ ایک ہی گروہ میں شادی ممنوع ہے۔ دوسری بیوی کی اجازت ہے بشرطیکہ پہلی عقیقہ ہو یا کسی ناقابل علاج مرض میں مبتلا ہو صغرنسی کی شادی رائج ہے۔ بیوہ کی شادی جائز ہے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ اس ذات کے افراد مرغ، مچھلی، ہرن، خرگوش اور بھیر کھاتے ہیں اور خیریری اور قطر شراب پیتے ہیں۔ ان کا پیشہ شراب فروشی ہے مگر اکثر دوکانداری اور روپیہ کالین دین بھی کرتے ہیں بعض زراعت بھی کرنے لگے ہیں۔ یہ لوگ نہایت راسخ الاعتقاد و مہند ہیں اور مہا دیو اور بھوانی کی پرستش کرتے ہیں۔ مذہبی اور رسمی طبع میں برہمنوں سے کام لیتے ہیں متوفی کے خاندان کے ذرائع آمدنی کے لحاظ سے مردوں کو جلا یا یا دفن کیا جاتا ہے۔

پروسی کلال شمال ہند سے آئے ہوئے سمجھے جاتے ہیں۔ ان میں چھ ذیلی ذاتیں ہیں۔ سنہور پور بھیا۔ گور بر چنہا کھا۔ لٹار یا او جیسوار۔ یہ نہ باہم مہطامی کرتے ہیں اور نہ مناکحت۔ پھر ہر ایک ذیلی ذات کے کئی طبقے ہیں۔ شادی کے معاملہ میں یہ کلال کسی ایسی عورت سے مناکحت جائز نہیں رکھتے جو مرد کے یا اس کی ماں کے طبقے سے تعلق رکھتی ہو۔ ان میں صغرنسی یا بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں ایک بھائی دو بہنوں سے ازدواج کر سکتا ہے۔ طلاق اور بیوہ کی شادی کی اجازت ہے۔ مذہبی اور رسمی غرض کے لئے قنوجی برہمن سے کام لیا جاتا ہے مردے بالعموم دفن کئے جاتے ہیں۔ پروسی کلال مرغ کھانے سے احتراز کرتے ہیں لیکن دوسرے لحاظ سے انکی غذا وہی ہے جو لار کلالوں کی ہے۔ اس ذات کے اکثر

لوگ شراب فروشہی پر زندگی بسر کرتے ہیں اور چند ہی افراد دوسرے پیشوں مثلاً دوکانداری ارقمی لین دین اور زراعت میں مصروف ہیں۔

(۲۰) گھڑی (۴۲، ۴۳) یہ تلنگانہ کے آنکھروں کی ایک ذات ہے جس کا ذکر پنجال کے تحت کیا جا چکا۔
 (۲۱) کاچو (۴۷، ۴۸) یہ تلنگانہ کے زمینداروں اور زراعت پیشہ لوگوں کی بڑی ذات ہے مرہٹا کے بعد ملک سرکار عالی میں کاچو ہی کثیر التعداد ہیں۔ یہ دس ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں جن میں صرف پنج ریڈی ہی اس ملک کے دیسی باشندے معلوم ہوتے ہیں انکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان میں الجہامت شادی کرنے والے پانچ گروہ ہیں یعنی موتاتی، لوراتی، پاک ناتی، چٹاپو اور گونے۔ موتاتی کا پوٹل کا پوٹوں میں اعلیٰ مرتبہ رکھتے ہیں اور اپنی نسبت پر فخر کرتے ہیں کیونکہ انکا اوجا ہے کہ راجہ پرتاب رُدر اور اس کی اولاد انیس کی ذات سے تعلق رکھتے تھے۔ موتاتی چودھری نامی ایک HYPERGAMOUS گروہ حال میں ظہور میں آیا ہے جن میں دو تہند زمیندار شامل ہیں جو اپنے آپ کو قدیم حکمرانوں اور ان کے امراء کی اولاد بتاتے ہیں۔ موتاتی چودھری بڑی بڑی زمینیں دو لکھ کی قیمت میں لیکر موتاتی کا پوٹوں کی لڑکیوں کو بیادلاتے ہیں لیکن اپنی لڑکیاں انکی مناکحت میں نہیں دیتے۔ یہ HYPERGAMOUS گروہ میں الجہامت ازواج کی جانب مائل ہوتا جا رہا ہے۔

صنہری کی شادی کا عام قاعدہ ہے لیکن چودھریوں میں بالغ عمر کی شادی بھی رائج ہے۔ دو لکھ کی قیمت دی پڑتی ہے جو بالعموم (۷۵) ہوتی ہے لیکن دولہن کے والدین کی مالی حیثیت کے لحاظ سے متفاوت ہوتی رہتی ہے۔ کل کا پوٹو بجڑ موتاتی پاک ناتی اور گونے کے بیوہ کی شادی جائز رکھتے ہیں لیکن ایسی شادیوں میں زیادہ بیوئیں ہی شریک ہوتی ہیں۔ بیچاریت کی منظوری سے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ ایک بگیناہ عورت اگر طلاق پایا تو اپنے خاندان سے نان و نفقہ کا دعویٰ کرتی ہے۔ مذہبی امور میں کاچو شیوی اور سیوانی فرقوں میں منقسم ہیں۔ اول الذکر سری ویشوا برہمنوں کے اور موخر الذکر آراوی برہمنوں کے زیر اثر ہیں۔ اول الذکر کے جہازوں میں ساتانی اور موخر الذکر کے جہازوں میں جگمڑ رسم ادا کرتے ہیں۔ کاچوٹوں کے مذہب میں مہندویت کے جامے کے اندر ابتدائی (ارواح پرستی) کے علامات باقی ہیں اور ان کے جمہور ہنود کے بڑے دیوتاؤں کے مقابلہ میں انو ام قدیر کے دیوتاؤں کی زیادہ حرمت و تعظیم کرتے ہیں۔ کاچو بالعموم اپنے مردوں کو جلاتے ہیں لیکن شیر خوار ناکھڑا۔ اور چچک یا بیضہ کی میت کو دفن کرتے ہیں۔

(۲۲) کولی (۳۹، ۴۱) یہ کاشتکاروں اور ماہی گیروں کا ایک مخلوط النسل گروہ ہے جو اصلاح و نکل عادات و آداب میں بہت زیادہ کثیر پایا جاتا ہے۔ یہ ہندوین الجہامت شادی کرنیوالے ذیلی قبائل میں منقسم ہیں لیکن ان میں سے صرف

دو یعنی ملہار کو لی۔ مہادیو کو لی ملک سرکار عالی میں پائے جاتے ہیں۔ ملہار کو لی پن بہری یا چنبی بھی کہلاتے ہیں کیونکہ وہ بلو تہ دار افراد ہوتے ہیں جو دیہات میں لوگوں کے ہاں پانی بھرتے ہیں۔ مہادیو کو لی اپنے آپ کو باج کو لی بھی کہتے ہیں اور ملک سرکار عالی میں کثیر التعداد ہیں۔ یہ لوگ سیاہ فام کوتاہ قد لیکن مضبوط اور گھٹیلے ہوتے ہیں خارج ہوتا شادی کرنیوالی ہم گوت میں مقیم ہیں جن میں سے ہر ایک پھر متحدہ طبقات میں تقسیم ہوتی ہے۔ کو لی شخص اپنے قبیلہ کے باہر یا اپنی گوت کے اندر شادی نہیں کر سکتا۔ ماموں کی لڑکی سے شادی جائز ہے جو فرسی اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔ دلہن کی قیمت دس سے ستر تک متفاوت ہوتی ہے بیوہ کی شادی جائز ہے لیکن بیوہ کے لئے لازم ہوتا ہے کہ اپنے متوفی خاوند کی اولاد کو اس کے خاندان کے سپرد کر دے۔ ذات کی نیچائیت کی منظوری سے طائفہ کی بھی اجازت ہے۔ انکھامری دیوتا مہادیو ہے۔ یہ لوگ سوناری (اندرنگر) کے بھیڑیوں یا لچاپور رحمان آباد کی دیوی اور چوری (پونا) کے لکھنڈو باکی بھی حرمت تعلیم کرتے ہیں۔ دوسرے چھوٹے دیوتاؤں اور اپنے اسلاف کی رحوں کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ ارواح جنائث اور جادو کا پکا اعتقاد رکھتے ہیں۔ مذہبی اور سخی مواقع میں برمنوں سے کام لیتے ہیں۔ مرغ پھلی بکری اور مہرن کا گوشت کھاتے ہیں اور خمیری اور قطر شراب پیتے ہیں مردوں کو لٹا کر دفن کرتے ہیں اور انکا چہرہ اوپر اور سر شمال کی جانب رکھتے ہیں۔ کو لی زراعت کرنے لگے ہیں لیکن بقابلہ کیوں کے کم معنی اور فصلوں کے انتظام میں کم مہر مند ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر موصنات کے ٹیل پٹواری میں اور انعامی زمین بھی رکھتے ہیں بعض مزدور پیشہ ہیں۔

(۲۳) کوٹھی (۲۳، ۲۴، ۲۵) یہ تانگانہ کی تجارت و دکانداری اور روپیہ کا بین دین کرنیوالی ایک کثیر التعداد ذات ہے جو کل مالک محروسہ سرکار عالی میں پانی جاتی ہے۔ اس ملک میں کوٹھی مند جزیل میں اجماعت شادی کرنے والے گروہوں میں مقیم ہیں۔

گیلنا۔ نیٹی۔ ویڈور۔ اروا۔ گوری اور حین کوٹھی۔ گیلنا یا دگنا کوٹھی اپنا اصل وطن دگی نار کو بتاتے ہیں جو ازمنہ قدیم میں مشرقی گھاٹ کے نیچے کرشنا اور گوداوری کے درمیانی ملک پر مثل تھانیٹی کوٹھی اپنے جسم پر تلک مینتے ہیں اور اسکا بالکل امکان ہے کہ یہ مذہبی تفریق اصل ذات سے انکی طلحہ گی کی موجب ہوئی ہو۔ ویڈور کوٹھی کے تعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ گیلنا کوٹھیوں کی ناجائز اولاد ہیں۔ اروا کوٹھی مدراس کی جانب سے اکثر متوطن ہو گئے ہیں اور زیادہ تر کہ کم تک میں پائے جاتے ہیں۔ گوری کوٹھی بہت قلیل التعداد ہیں اور غالباً مدراس اور میسور سے آئے ہوئے ہیں حین کوٹھی ایک لفظ (یانام) ہے جو کھجور اور دوسرے جنوں پر بوجہ مہانت پیشہ ذات غلطی سے بولا جاتا ہے کوٹھی میردن جماعت شادی کرنے والے ۱۰۲ طبقات میں مقیم ہیں جن میں سے اکثر تو قومی نوعیت کے ہیں اور ورتوں پودوں یا پھولوں کے نام سے منسوب ہیں کوٹھیوں میں اسی گوتہ سے تعلق رکھنے والی لڑکی سے شادی

کی مخالفت ہے۔ ان میں محرمات کے مراتب کا ایک مکمل نظام موجود ہے۔ اس ذات والے اپنے ماموں کی لڑکی سے شادی کرنے کے طریقہ کی عام طور پر پابندی کرتے ہیں جسٹری کی شادی کا عام قاعدہ ہے۔ دولہے کو چیز کی قسم دیکھتی ہے لیکن اگر دولہا زندہ ہوتا ہے تو اس کو دولہن کی قیمت ماہ سے لیکر صاتمک دینی پڑتی ہے طلاق اور بیوہ کی شادی جائز نہیں رکھی جاتی کوٹھی راسخ الاعتقاد منہد ہوتے ہیں اور شنوائی اور شنوائی فرقوں سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے بعض سنگائیت بھی ہیں اس ذات کے مخصوص دیوتا ناگیشور اور کنکما ہیں۔ مذہبی اور رسمی تقاریب کی انجام دہی کے لئے برہمنوں سے کام لیتے ہیں۔ یہ لوگ ترکیاری کھاتے اور مُسکرات سے احتراز کرتے ہیں موت کے قریب پر اباش چیت یعنی کفارہ کی رسم ادا کرنا اور برہمنوں کو دان دینا ضروری ہے۔ دیشوا کوٹھی مردوں کو جلاتے ہیں اور دوسرے کوٹھی دفن کرتے ہیں۔ تاکھدا کی لاش بانس میں لٹکا کر بجائی جاتی ہے اور پاکسی رسم کے دفن کر دیکاتی ہے۔

(۲۴) کمبھار (۱۳۳۵) یہ مٹھواری کے سفالگر ہیں کمبھاروں میں متعدد خارج الجماعت شادی کر لیا گروہ میں جوکل کہلاتے ہیں اور جنکے نام بھینہ خاندانی القاب ہوتے ہیں اور اکثر عام مرہٹی ناموں کے مثال میں کمبھاروں میں ماموں کی لڑکی سے شادی کی اجازت ہے لیکن خالہ یا چھوٹی لی لڑکی سے شادی نہیں کرتی جسٹری اور بالغ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں بیوہ کی شادی جائز ہے اور طلاق کی بھی اجازت ہے۔ سوائے سنگائیت کمبھاریوں کے دوسرے کمبھار گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں معاشرتی جھگڑے ذات کی مجالس میں طے کئے جاتے ہیں جس کی صدارت انکاسر گروہ کرتا ہے۔ ذات کے قواعد کی خلاف کی سزا جرمانہ سے دی جاتی ہے جو بالعموم کھلانے اور پلانے میں صرف کیا جاتا ہے۔

(۲۵) کُتر (۶۵۸۲۵) یہ تلنگانہ کے نئی کے ترین بنانے والوں کی ذات ہے اس ذات کے اندرون جماعت شادی کرنے والے (۶) گروہ ہیں (۱) ششی یا تلکا یا پٹا کُتر (۲) یلیجا یا لنگائیت کُتر (۳) فید کُتر (۴) دُند کُتر (۵) مرٹا کمبھار (۶) رانی کمبھار۔ ششی کُتر اخلاص تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں اور انہیں کا حصہ ذات میں غالب ہے۔ لنگائیت کُتر اخلاص گلبرگر۔ رانچور۔ اور بیدریں پھیلے ہوئے ہیں ان لوگوں اپنے قدیم اعتقادات ابھی پوری طرح نہیں چھوڑے جنکم اور برہمن دونوں سے شادی کے سوانح میں کام لیتے ہیں۔ انہیں دسکشاوت اور سلونت شیں بھی ہوتی ہیں لیکن ان میں اور لنگائیت میں بین الاذوائی نہیں ہوتی۔ اینٹ اور کھیرل بناتے ہیں۔ بیڈر کمرال میں بیڈر تھے لیکن سفالگری کا پیشہ اختیار کر چکے باعث اصل ذات سے علیحدہ ہو گئے۔ دُند کُتر کی وجہ تشبیہ معلوم ہوتی ہے کہ انکے اسلاف شہنشاہی فوج کی رعیت میں بطور سفالگروں کے ساتھ رہتے تھے۔ زبان تلگلی میں دُند کے معنی فوج کے ہیں مرٹا کمبھار

مرتب ہوتے ہیں اور کنبیوں کی وضع قطع رکھتے ہیں۔ رانی کبھار اصل میں راجپوت تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ صرف تختہ رے ہی عرصہ سے ان لوگوں نے سفالگری کا پیشہ اختیار کیا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ ابتدا میں ان لوگوں نے انسانوں اور حیوانات کی موتیں بنانی شروع کیں اور پھر بعد میں برتن بنانے لگے اب معاشرتی حیثیت سے یہ لوگ کبھاروں سے فروتر سمجھے جاتے ہیں ذیلی ذاتیں ملکی گروہوں میں تقسیم ہیں اور انکے منجملہ ہر ایک میں خارج الجماعت شادی کرنے والی جماعتیں میں بعض جماعتیں تو تھیں ہیں کوئی شخص ذیلی ذات کے باہر یا اپنی جماعت متعلقہ کے اندر شادی نہیں کر سکتا۔ وہہنوں سے عقد ہو سکتا ہے۔ ماموں اور بڑی بہن کی لڑکی سے بھی شادی ہو سکتی ہے لیکن پھوپھی اور خالہ کی لڑکی سے نہیں ہو سکتی بلکہ کمر اپنی لڑکیوں کو صغرنی ہی میں بیاہ دیتے ہیں لیکن مرٹا اور رانی کبھاروں میں صغرنی یا بھر بلوغ شادی کی جاتی ہے۔ اس ذات میں دیوتاؤں کے نام پر لڑکیاں چھوڑنے کی رسم جاری ہے لیکن اسی لڑکیاں اپنے والدین کے گھروں میں رہتی ہیں اور اپنے باپ کی جائداد میں لڑکوں کے برابر ترکہ پاتی ہیں طلاق اور بیوہ کی شادی کی اجازت ہے۔ شادیوں میں برہمن پجاری سے اور بھینر کھنن میں گھم یا آیا وار سے کام لیا جاتا ہے۔

کبھار مند کے دیوتاؤں کی اور قدیم دیوتاؤں کی بھی تخریم و تکریم کرتے ہیں موخر الذکر کے نام پر بھینر بھری اور مرٹا کی قربانی کرتے ہیں اور اُنکے سرے دھو میوں اور حجاموں کو دیدتے ہیں بعض اوقات دیوتاؤں کے نام پر کھلکے کی بھیٹ بھی چڑھاتے ہیں اور پھر ان کو دیہات کے مالا اور ماویگا کو دیدتے ہیں رانی کبھار کا مرتی دیوتا کر بھان ہے۔ یہ لوگ دوسرے ہندو کی طرح کاسی کی زیارت کے لئے بھی جاتے ہیں تلگو اور مرٹا کبھار گوشت کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں۔ رانی کبھار مرغ کھانے سے احتراز کرتے ہیں اور لیجا کبھار گوشت اور شراب دونوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ مردے عموماً دفن کئے جاتے ہیں۔

(۲۶) کنبی۔ (۳۴، ۳۲۴) یہ مرٹواری کے کاشتکاروں کی ذات ہے۔ اور بالعموم یہ خیال کیا جاتا ہے کہ کنبی اور مرٹے ایک ہی ہیں۔ انکے معاشرتی نظام اور دیوک کی مائیت اس خیال کی موید ہے اور اس امر سے کہ انکے دیوک زیادہ تر تو تھیں ہیں۔ یہ قیاس ہوتا ہے کہ انکی اصل آریا سے قبل ہے۔ کنبی اپنے معاشرتی جھگڑوں کا فیصلہ بھی مجالس ذات میں کرتے ہیں چونکہ انکا معاشرتی نظام مرٹوں کے بالکل مثال ہے اسلئے مرٹا تو م کی اس بڑی ذیلی ذات کا مزید بیان ضروری نہیں معلوم ہوتا۔

(۲۷) کرما۔ (۱۵۶، ۱۸۹)۔ یہ تلنگانہ کے گلہ بانوں اور کلیم بانوں کی ایک ذات ہے جو اضلاع تلنگا میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ کرما کے دو اہم گروہ ہیں۔ ہی ٹنگن اور اتنی ٹنگن۔ انکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ

لوگ علی الترتیب موت اور اُن کے لنگن شادی کے مواقع میں پہنتے ہیں۔ انکا ایک تیسرا ذیلی گروہ بھی ہے جو ”اگاڑ“ کہلاتا ہے اور دوسرے دونوں گروہوں سے ادنیٰ سمجھا جاتا ہے اور انہیں کی خیرات پر سہرا کرتا ہے۔ اضلاع کرناٹک میں دو اور گروہ ہیں لنگایت گزبڑ اور بیر ٹوڑ موخرالذکر اگاڑ کی طرح دوسرے ذیلی ذاتوں سے بھیک مانگ کر قوت پسری کرتے ہیں۔ گزبڑ متحدہ خارج الجماعت شادی کر نیوالی جماعتوں میں منقسم ہیں جن میں سے بعض ملکی اور بعض توختی طرز کی ہیں۔ کوئی شخص اپنی ذیلی ذات سے خارج یا اپنی متعلقہ جماعت کے اندر شادی نہیں کر سکتا اور نہ اپنی خالہ یا پھوپھی کی لڑکی سے مناکحت کر سکتا ہے البتہ اپنے ماموں یا بڑی بہن کی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے۔ شادی بالعموم صغریٰ میں کی جاتی ہے اور رسم دیوہ دیوہن کی قیمت دیا جاتی ہے۔ لڑکیوں کو مناد کے نام پر چھوڑنے کا طریقہ بعض گزما میں ہنوز باقی ہے بیوہ ازواج ثانی کر سکتی ہے البتہ اپنے متوفی خاوند کے بڑے یا چھوٹے بھائی سے استرا ضروری ہے۔ ازدواج ثانیہ کی صورت میں اس کو لازم ہے کہ اپنے پہلے خاوند کے دے ہوئے زیورات و اسباب کر دے۔ ذات کی پچائیت کی منظوری سے طلاق بھی دیا جاسکتا ہے مطلقہ دوبارہ شادی کر سکتی ہے۔ مذہباً گرامیشنوی یا سیوئی ہوتے ہیں بعض فرقہ لنگایت کی پیروی کرتے ہیں اور گوشت اور شراب سے احتراز کرتے ہیں۔ گزما ذات کا مقبول دیوتا لٹنا ہے جس پر بھیڑ بکروں کی بھینٹ چڑھائی جاتی ہے۔ اپنے گروہ پر پکے نام پر بھی بھیڑ و بکری کی قربانی دی جاتی ہے۔ ان دیوتاؤں کی پرستش کرنے میں بیر ٹوڑ اور اگاڑ بطور بجاری کام دیتے ہیں۔ تدریہ دیوتاؤں کی بھی رضا جوئی کی جاتی ہے۔ ان دیوتاؤں کی پرستش کے وقت گزما ذات کا آدمی مراسم ادا کرتا ہے گزما بھتوں اور ارواح خبیثہ کا سخت اعتقاد رکھتے ہیں اور مختلف نذر و نیاز سے انکی رضا جوئی کرتے رہتے ہیں مسلمان چیر کی بھی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ یہ لوگ بھیڑ بکری سور مرغ اور ہرن کا گوشت کھاتے اور شراب پیتے ہیں مڑوے لٹا کر دفن کئے جاتے ہیں اور انکا سر بجانب جنوب رکھا جاتا ہے لیکن لنگایت کرامیت کو بٹھا کر اوچھڑ شمل کی جانب رکھ کر دفن کرتے ہیں۔

(۲۸) لنگایت (۱۹۷۵ء)۔ یہ ایک سیوئی فرقہ ہے جو برہمنوں کے دینی تقدس کو تسلیم نہیں کرتا اور ذات کی تمام تفریقوں کو قبول نہیں کرتا۔ لنگایت کا نام (جو دیو یا دیوا۔ سوا بھکتا۔ سوا چا بھی کہلاتے ہیں) لنگم سے منسوب ہے جو سیوئی کی علامت تنال ہے۔ اس قوم کا ہر شخص لنگم کو جسم پر پہنتا ہے اور اس کا کھانا روحانی موت کے برابر تصور کرتا ہے۔ لنگایت قوم کے لوگ اضلاع گلبرگر۔ راجور۔ بیدریں بکرت میں اور ہیں۔ یہ تمام ملک سرکار عالی میں پھیلے ہیں۔ یہ زیادہ تر تاجر اور کاشتکار ہیں اُن کے مذہب کا اصل اصول خدا کی نظر میں کل لنگم پہننے والوں کی مساوات ہے جس سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ مذہب منجملہ ان مختلف اصلاحات

کے ہے جنکے اجر کا مقصد ہندوستان میں برہمنوں کے تفوق اور عقائد کی مخالفت تھی۔ کمتر درجہ کی ذاتوں کے ساتھ برہمنوں کے خود غرضانہ سلوک اور استغنا وہ کی وجہ سے برہمنیت کے خلاف نئے نئے فرقے وجود میں آئے۔ برہمنوں کی ٹیلیٹ کے منجملہ وہ صرت سیوا کو تسلیم کرتے ہیں۔ ویدوں کی عظمت نہیں کرتے۔ ابتدا ہی میں انھوں نے کمسنی کی شادی کی ممانعت کر دی اور بیوہ کی شادی کے تمام قیود اٹھا دیئے۔ مُردوں کو دفن کیا اور رسمی غلاظت کے دور کرنے کے خاص ہندو اذ رسومات کو موقوف کر دیا۔ لیکن جب انکا ابتدائی جوش و ولولہ کم ہو گیا تو ذات کا عنصر پھر غالب آ گیا اور رفتہ رفتہ آئین و رسوم جاری ہوتے گئے جس میں اُنکے قریب برہمنوں کے حال کا نہ اثر کا آسانی کھوج لگتا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ سبوانے بارہویں صدی کے نصف آخر میں اس فرقہ کو قائم کیا۔ اسکے پہلے چیلے پر ادا لگنا کہلاتے تھے اور ہر ذات اور جنس سے لئے جاتے تھے۔ وسیع مفہوم میں لنگائیت چار گروہوں میں منقسم ہو سکتے ہیں۔ پہلا گروہ جنگم کا ہے جو اس قوم کے بچاری ہیں۔ دوسرا گروہ ان لوگوں پر مشتمل ہے جو تبدیل مذہب کے ابتدائی مراحل میں داخل ہوئے اور کچھ عرصہ گزرنے کے بعد نئے دہلیں مذہب کو اپنے گروہ میں شامل ہونے سے روکنے لگے۔ یہ خالص لنگائیت ہیں اور قوم کا حصہ غالب ہیں۔ انکا نام تلنگانہ میں لنگا بلجیا اور اضلاع مرٹھواری میں لنگانت وائس اور اضلاع کرناٹک میں ویرسیوا ہے۔ بعد کے زمانہ میں جن لوگوں نے تبدیل مذہب کیا انکا تیسرا گروہ ہے۔ یہ لوگ زیادہ تر مشیہ وراثتوں مثلاً تیلی۔ سنار۔ کوشی وغیرہ سے آئے تھے۔ انھوں نے اپنی اصلی ذاتوں سے علیحدگی اختیار کر لی اور اندرون جماعت شادی کرنے والی ذیلی ذاتیں بنالیں۔ چونکا گروہ (جیسے جنگم) مانج طبقے کے داخل شدہ لوگوں کا ہے۔ پہلے گروہ کے جنگم چار قسم کے ہوتے ہیں:-

(۱) مات پتی

(۲) استھا ورا

(۳) گنا چاری

(۴) ماد پتی

اس میں سے پہلی قسم کی پھر ذیلی تقسیم ہیں:-

(۱) پاتا

(۲) چارا

(۳) مادویا

پاتا جنگم تہذیب کی زندگی بسر کرتے ہیں اور اس بات کا ادعا کرتے ہیں کہ وہ دنیا کو ترک کر کے جذبات

پر غالب آگئے ہیں یہ لوگ مٹھوں میں رہتے ہیں اور مراقبہ اور عبادت میں مشغول رہتے ہیں چار ابھی مجھ سے
 رہتے ہیں لیکن ایک مقام سے دوسرے مقام کی گشت لگاتے رہتے ہیں اور خیرات پر بسر کرتے ہیں ان
 دونوں کی لنگایت بہت تحریم کرتے ہیں۔ مادویا حکم خانہ داری کرتے ہیں اور کثیر درجہ والے جنگلوں کے پوجاریوں
 کا کام انجام دیتے ہیں۔ زادیوں کے لوازمات پورے کر کے یہ پاتا یا چار انجمن بن سکتے ہیں۔ استہوار اور
 اور گنا چاری حکم بھی خانہ دار ہوتے ہیں لیکن اول الذکر خیرات مانگتے ہوئے ایک مقام سے دوسرے مقام
 تک گشت لگاتے رہتے ہیں اور موز الذکر ایسا نہیں کرتے۔ مادویا دوسرے لنگایتوں کی تخلیہ و تحفیض کا کام
 کرتے ہیں۔ لنگا بلیمبا کی بالاتر طبقات میں شادی کرنیوالی تین قسمیں ہیں پیشہ ور لنگایت طبقات مثل لنگایت
 گولی۔ لنگایت تیلی۔ لنگایت سپی وغیرہ جن کی بھرتی ہنود کی پیشہ ور ذاتوں سے ہوتی ہے۔ اپنے مذہب اصلی سے
 علیحدہ ہیں اور ان لوگوں نے اپنی اندرون جماعت شادی کرنے والی جماعتیں قائم کر لی ہیں کوئی شخص
 اپنی ہی گوتہ سے کیڑکی سے شادی نہیں کر سکتا خواہ وہ دوسرے ”بھاگی“ یا ذیلی گوت سے تعلق کیوں نہ ہو
 ماموں اور بھوپلی کی لڑکی سے شادی ہو سکتی ہے۔ ایک ہی شخص کی زوجیت میں دو بھنیں رہ سکتی ہیں۔ بالعموم
 اپنی ذیلی ذات کے اندر شادی کرنی ضروری ہے لیکن حکم ہر ذات میں حتیٰ کہ ایڈیگا۔ سنگلا اور کترا ذاتوں میں
 بھی شادی کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ لنگایت ہوں۔ اصولاً کثیر الازدواجی بلا قید تہہ ادا جائز ہے صغیر سنی کی شادی
 کا رواج ہے۔ بیوہ کی شادی اور طلاق کی بھی اجازت ہے جو عورت سات مرتبہ بیوہ ہو جائے عورتیں اسکی عفت
 حرمت و تحریم کرتی ہیں اور کل قوم میں اس کی عام طور پر عزت کی جاتی ہے میت کو بٹھا کر اوپر چہرہ جانب شمال
 رکھ کر دفن کرتے ہیں۔

(۲۹) لوہار (۳۰۸-۳۰۹) یہ مرٹھواڑی کے آئنگروں کی ذات ہے۔ انکا آبائی پیشہ آلات زرعتی کا
 بنانا اور درست کرنا ہے یہ لوگ نیپال کا ایک شعبہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو نیپال)

(۳۰) مادیکا۔ (۲۰۳-۲۱۹) یہ تلنگانہ کے چرمی کام کرنے والے اور دیہات کے خدمتگاہ ہیں۔ انہی

دواہم گروہ میں یہ کنٹر اما دیگا۔ تلگا مادیکا۔ جہ نہ باہم مناکت کرتے ہیں اور نہ ہم طعامی۔ ان میں سے ہر ایک
 گروہ متعدد ذیلی قبیلوں میں منقسم ہے جو مختلف اصلاعیں بہت متفاوت ہیں بعض نام مثلاً ڈاپو مادیکا
 پر یکے مادیکا وغیرہ بلاشبہ ان پیشوں پر دلالت کرتے ہیں جن کو یہ ذیلی ذاتیں انجام دیتی ہیں اور چند
 ایسے میں جو ان ذاتوں کی طرف منسوب ہیں جن سے ذیلی ذاتیں مرتب ہوئی ہیں مثلاً لمباڈا مادیکا۔

کو یا مادیکا۔ بیڈر مادیکا وغیرہ۔ مادیکا کی ذیلی ذات جو تلنگانہ اور کنٹری اصلاعیں مرٹھواڑی میں بکثرت
 پائی جاتی ہے۔ وہی غالباً اصل ذات ہے۔ یہ مادیکا چٹل۔ چرمی رتیاں۔ ڈول اور دوسرے چرمی برتن

بنکر بسر کرتے ہیں۔ مادیگا کی زیادہ اہم ذیلی ذاتوں کا ایک مختصر بیان یہاں بے عمل نہ ہو گا۔ مشی مادیگا گرائی پیشہ تھہ گویاں اور کبھی کبھی درزشی کرتے بھی نہایت کرتے ہیں۔ سندھو لوہی چندی وانڈو لیاو گم مادیگا اس مادیگا ذات کی کسبیاں ہیں اور رسومات میں شریک ہوتی ہیں۔ آسدرن یا سندھو خانہ بدوش نقیر میں جو مہا بھاگو تم کے قصوں کے نالک کے تماشے کے قوت بسر کرتے ہیں۔ بنگالی مادیگا بایگر اور شعبہ باز ہوتے ہیں اور بنگالہ سے آئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان کا مقامی مادیگا سے کسی طرح کا تعلق معلوم نہیں ہوتا لیکن چونکہ ہنود میں ان کا نہایت اعلیٰ مرتبہ ہے۔ اسلئے وہ مادیگا میں داخل کر لئے گئے ہیں۔ ہنڈالا اس ذات کے پجاریوں کے فرض ادا کرتے ہیں اور مذہبی مراسم بجالانے میں۔ ان پر ارواح جنات کا وارد ہونا بیان کیا جاتا ہے اور یہ لوگ واقعات کی پیشین گوئیاں کرتے اور بھوتوں کو اتارتے ہیں۔ ڈاپو مادیگا اور لبارا مادیگا بالکل ایک معلوم ہوتے ہیں اور ہر لبارا ہی تانڈے کے ساتھ رہتے ہیں۔ یہ لباروں کے سطر ہیں اور مراسم مذہبی کے موقع پڑ ڈپو (ایک قسم کا دف) بجاتے ہیں۔ کلونڈلوار (یعنی سیندھی کے مثلے والے) سیندھی سے بھرے ہوئے گھڑے اٹھا کر بازار میں لیجانے والے ہیں۔ اس پیشہ نے انکی قدر و منزلت بہت گھٹا دی ہے۔ اور کوئی خالص مادیگا ذات سے ازواجی تعلقات پیدا کرتا ہے اور نہ ساتھ کھاتا ہے۔ دوسری مادیگا دشمنی عقائد والے مادیگا کی روحانی رہبری کرتے ہیں۔ مختلف ذیلی ذاتوں میں ان کا نہایت اعلیٰ معاشرتی مرتبہ ہے اور اپنے چیلوں سے بالاتر ازواجی نسبت رکھتے ہیں۔ اور گائے کا گوشت نہیں کھاتے۔ اسی طرح جنم مادیگا بھی ذیلی ذاتوں کے مقابلہ میں اعلیٰ معاشرتی مرتبہ کے مدعی ہیں اور سیو مادیگا کی روحانی حاجات کا سرجام کرتے ہیں۔ یہ لوگ بھی گائے کا گوشت نہیں کھاتے اور دوسرے ذیلی ذاتوں کے افراد کے ساتھ ہم طما می نہیں کرتے۔

خارج الجماعت شادی کرنے والی ذیلی ذاتیں اکثر ملکی نوعیت کی ہیں اور صرف چند ہی تو تہی ہیں مادیگا اپنی ذیلی ذات کے باہر یا اپنے قبیلہ کے اندر شادی نہیں کر سکتا۔ اپنی بڑی بہن کی لڑکی اور ماموں اور چھوٹی کی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے۔ ایک ہی شخص سے دو بہنیں یا بی بی جا سکتی ہیں۔ دوسری ذات کے افراد بھی مادیگا ذات میں داخل ہو سکتے ہیں۔ نئے داخل شدہ کی زبان پر ایک پان کا ناجانا ہے اور اس کو لازم ہوتا ہے کہ قرب و جوار کے مادیگا کی دعوت کرے ان کے ساتھ بیٹھ کر کھائے اور پھر چھوٹے برتن اٹھائے جس جھونپڑی میں پیرا سم ادا کئے جاتے ہیں وہ جلسہ کے بعد جلادیا جاتی ہے۔ مادیگا میں صغریٰ اور بالغہ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں لیکن اول الذکر طریقہ زیادہ مغز خیال کیا جاتا ہے۔ اولیٰ

مذہبی دیوتاؤں کے نام پر بھی چھوڑی جاتی ہیں یہ لڑکیاں جو جوگن کہلاتی ہیں عصمت فروش ہوتی ہیں لیکن ان کی اولاد کو وہ کل حق و مہرت حاصل ہوتے ہیں جو ذات کے دوسرے معمولی افراد کو حاصل ہیں کثیرالازدواجی جائز ہے۔ دوسری بیوی بالعموم کوئی بیوی یا مطلقہ عورت ہوتی ہے۔

مادیگا اپنی غذا کے معاملہ میں کسی طرح کا پس و پیش نہیں رکھتے۔ گلے بیل۔ گھوڑا۔ سور۔ مرغ۔ بھیر۔ بکری۔ کا گوشت کھاتے ہیں اور فطرتی موت سے مرے ہوئے جانوروں کا گوشت بھی کھاتے ہیں۔ ریچھ کی خاص تعلیم کرتے ہیں۔ کوئی مادیگا اس جانور کو نہ زخمی کرے گا اور نہ مار ڈالے گا۔ مہ سے صحت تک دونوں کی قیمت لڑکی کے والدین کو دی جاتی ہے۔ اعتمادات کے لحاظ سے مادیگا بہ نسبت ہندو ہونیکے ارواح پرست زیادہ ہیں۔ انکی قومی دیوی "ماتنگی" ہے۔ یہ لوگ دوسرے دیہاتی دیوتاؤں کی اور مہمان اور مہادیو کی بھی پرستش کرتے ہیں۔ مردے (بجز حاملہ عورتوں اور خدایوں کے) دفن کئے جاتے ہیں۔

(۳۱) مہار (۳۱۶، ۳۱۷)۔ میڑنڈی کے وہی خدنگار اور پاسبانوں کی ایک ذات ہے جو ملگانہ کے "مارا" کے مثال ہے۔ مہا متند و ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں جنکے افراد نہ آپس میں ازدواج کرتے ہیں اور نہ باہم کھاتے پیتے ہیں۔ سمت اور نگ آباد میں خاص ذیلی ذاتیں سومار۔ آندھوان اور تیلیوان ہیں اس ذات میں سومار اعلیٰ مرتبہ کے مدعی ہیں۔ یہ لوگ سور کی تعلیم کرتے ہیں۔ نہ اس کو مارتے ہیں اور نہ اس کا گوشت کھاتے ہیں۔ آندھوان کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ہمارے آئے ہوئے میں اور انکے نام سے آندھ کے ساتھ تعلق کا قیاس ہوتا ہے۔ یہ شیر کی بہت عظمت کرتے ہیں تیلیوان کے رشتہ اور تعلقات کا یہ نہیں لگ سکتا ضلع عادل آباد میں و ذیلی ذاتیں ہیں مہار و مکر یا بانیا مہار جو باندگی پیشہ میں اور لٹان مہار جو "لٹ" یا گجرات سے آکر بسے ہوئے سمجھے جاتے ہیں۔ مہار جنگم جو مہار و مکر کی ایک شاخ میں فرما لنگایت کے پیرو ہیں اور راج گونڈوں کے ساتھ ساہوکاری اور روپیہ کالین دین کیا کرتے ہیں۔ ان متذکرہ بالا تینوں ذیلی ذاتوں کے علاوہ کئی اور ذیلی ذاتیں بھی ہیں۔ ان ذیلی ذاتوں کے ناموں کی نوعیت تو متی نہیں ہے بلکہ ملکی ہے بعض نام انکے بانیوں کا کوئی اہم یا نمایاں کام ظاہر کرتے ہیں کچل ذیلی ذاتوں میں خارج انجاعت شادی کرنیکا قاعدہ سخت پابندی کے ساتھ نافذ ہے۔ ناموں یا پھوپھی کی لڑکی سے شادی ہو سکتی ہے۔ دو بہنیں دو بھائیوں سے منسوب ہو سکتی ہیں۔ کم سنی کی شادی کا رواج ہے۔ لڑکی کے والدین کو لیسہ روپیہ بطور قیمت عروس دینے پڑتے ہیں۔ اس ذات میں دیوتاؤں کے نام پر لڑکیوں کے چھوڑنے کا طریقہ شائع ہے۔ بیوہ کی شادی کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ پہلے خاوند کی اولاد سے دست بردار ہو جائے مہاروں کے مذہب کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ ابتدائی ارواح پرستانہ عقائد سے ہندویت کی طرف مالت عبور میں ہے

انہی خاص دیوی مائی آماء (میفید کی دیوی) ہے جس پر تین ہاروں کے مواقع پر مرغ بھیر اور بھینسے چڑھاتے مہاراجکم کی رہنمائی میں مہادیو کی سبھی پرستش کرتے ہیں اور وٹھو باکو بھی پوجتے ہیں سان میں سے بھن مان بھاؤ فرقہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور بعض کبیر کے پیرو ہیں۔ مہاراجا دوگری اور سحر پر اعتقاد راسخ رکھتے ہیں سادیگا کی طرح انھیں بھی غذا کے معاملات میں کوئی دریغ یا نال نہیں ہے میتیں بالعموم دفن کیجاتی ہیں۔

(۳۲) ماللا۔ (۴۸، ۵، ۴۸) یہ تلنگانہ کے تختی اور پاسبان ہیں اور مٹھاری کے مہار کے مال میں اس ذات کے متدوین الجماعت شادی کرنے والے گروہ ہیں اور جو خارج الجماعت شادی کرنیوالے گروہ ہیں وہ یا تو ملکی نسبت رکھتے ہیں یا تو تھمی طرز کے ہیں۔ ماللا گم اور ماللا دوسری دوسری ماللا ذاتوں کی لڑکیاں بیاہ لیتے ہیں لیکن اپنی لڑکیوں کی دوسری ماللا ذاتوں کے افراد کے ساتھ شادی نہیں کرتے۔ اپنی ہی ذیلی ذات کے اندر شادی کرنا لازمی ہے۔ ایک ہی شخص دو بہنوں کے ساتھ شادی کر سکتا ہے لیکن دو بھائی دو بہنوں کے ساتھ عقد نہیں کر سکتے۔ ماموں بھوپلی اور بڑی بہن کی لڑکی سے عقد ہو سکتا ہے غیر لوگ ذات میں داخل کئے جاتے ہیں۔ جدید دخل شدہ کی زبان کو حلقی ہوئی نیم کی شاخ یا سونے یا چاندی کے گرم تکرے سے داغ دیتے ہیں۔ اس موقع پر کبری کی قربانی اور ذات والوں کی خیمات کی جاتی ہے۔ دعوت کے ختام پر جس جھونپڑی میں یہ مراسم ادا ہوئے تھے اس کو جلا دیا جاتا ہے صغریٰ اور بانٹ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔ دولہن کو نواشاہ کے طرف سے للہ یا جم کا تحفہ دیا جاتا ہے جسکو ”آولی“ کہتے ہیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کو دیوتاؤں کے نام پر چھوڑنے کی رسم رائج ہے بیوہ کی شادی کی اجازت ہے اور مرد سے لیکر صحتک بطور ”تیر“ یعنی دوہ کی قیمت کے بیوہ کے والدین کو دے جاتے ہیں طلاق جائز ہے اور مطلقہ عقد شافی کر سکتی ہے۔ مالانی حقیقت مذہباً ارواح پرست ہیں اور قوائی فطرت اور امراض کے دیوتاؤں کی پرستش کو ہندو دیوتاؤں کی پرستش پر ترجیح دیتے ہیں۔ مہار اور مادیگا کی طرح ماللا بھی ہر طرح کا گوشت کھاتے ہیں۔ ماللا دیہاتی پاسبان مزدور اور رسائل ہوتے ہیں اور اس ملک کے خاص بیگاریں۔ یہ لوگ مواقع کے بلوئے جادہ ہوتے ہیں اور خدمت کے معاوضہ میں غلہ پاتے ہیں۔ ان میں سے بعض موٹے قسم کا کپڑا بھی بنتے ہیں۔

(۳۳) مالی (۴۷، ۸۵) یہ بیوہ اور نرکاری کی کاشت کرنیوالوں باغبانوں اور زراعت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے جو مٹھاری میں اور بالخصوص اضلاع اورنگ آباد اور پربھنی میں بہت تعداد میں پائی جاتی ہے یہ کہا جاتا ہے کہ شاہ محمد تلمت دہلی سے بہت سے مالیوں کو اپنے نئے دار السلطنت دولت آباد کے باغوں کی آرائش اور چمن بندی کے لئے لایا تھا۔ ان مالیوں کا جذبی الاصل ہونا نئے شکل و شمائل سے مترشح ہوتا ہے جو مقامی کمیوں سے بالکل متاثر ہے مالی ذات کے لوگ میں الجماعت شادی کرنیوالے (۱۳) گروہوں میں

منقسم میں جزا زیادہ تر انکی نوعیت کاشت سے منسوب ہیں مثلاً پھول مالی (پھول اگانے والے) بکالی (زیرہ کی کاشت کرنیوالے) ہلدے مالی (ملہری کی کاشت کرنیوالے) وغیرہ۔ اس قوم میں پھول مالی کا وجہ سب میں اعلیٰ ہے خارج الجماعت شادی کرنیوالی جماعتیں خاندانی ناموس پرست ہیں اور بالکل وحشی ہیں جو مرہا کنبیوں میں ہیں یا پنی ہی جماعت کی عورت سے شادی نہیں ہو سکتی اور نہ بہن۔ ماموں یا پھولی لی لڑکی سے شادی ہو سکتی ہے۔ دو بہنوں کیساتھ مناکحت ہو سکتی ہے اور دو بھائی دو بہنوں سے شادی کر سکتے ہیں لیکن بڑے بھائی کے ساتھ بڑی بہن کا اور چھوٹے بھائی کے ساتھ چھوٹی بہن کا عقد ضروری ہے۔ بالعموم مغربی کی شادی رائج ہے۔ دہن کی قیمت جو بعض دفعہ لاکھ تک ہوتی ہے لڑکی کے والدین کو دینی پڑتی ہے لیکن قائلانے محافط دیونا کھنڈ بکائے نام پر لڑکیاں چھوڑی جاتی ہیں۔ ذات کی بنیاد کی منظوری سے بیوہ کی شادی کی اجازت ہے۔ رہبران قوم کی اجازت مگر مخی کے بغیر طلاق کا نفاذ نہیں ہوتا۔ اگر بیوی کے خلاف خاوند کی شکایت دہی ہو تو خاوند کو اخراجات شادی کی ایک جزو عورت سے پانچا کا استحقاق ہوتا ہے لیکن اگر خاوند بیوی کی خبر گیری نہ کرے یا بدسلوکی کرے تو پچاسیت شوہر کو مجبور کرتی ہے کہ (۷) مہینے تک عورت کو نان و نفقہ دے۔ ایک سال تک مرتب کیا جاتا ہے جس میں یہ شرائط درج ہوتے ہیں اور ذات کی بنیاد کے افراد اور نئے سرگروہ اس کی توثیق کرتے ہیں۔ مطلقہ عورت عقد ثانی کر سکتی ہے۔ مالی کل ہندو تیسواں ملتے ہیں اور مذہبی عبادات میں برہمنوں سے بحیثیت پجاریوں کے کام لیتے ہیں۔ یہ لوگ بھیڑ بکری کا گوشت۔ مرغ اور ہر قسم کی پھلی کھاتے ہیں کبھی کبھی شرب نوشی بھی کرتے ہیں بیت بالعموم جلائی جاتی ہے صرف غیر مستطیع یا مہضہ یا چمپک کے مردے دفن کئے جاتے ہیں۔

(۳۴) مانگ (۱۴۸، ۱۴۹)۔ یہ خطہ مرہواڑی کے ٹوکڑے اور تسی بنانے والوں۔ وہی خدنگاروں اور باجہ بجانے والوں کی ایک تنج ذات ہے جو تنگانگ کے بادیکانے ماٹل ہے۔ یہ ذات آٹھ بن الجماعت شادی کرنیوالے طبقوں میں منقسم ہے۔ کھا کرے۔ تلنگی مانگ۔ پنڈھاری یا مانگ گاروڑی۔ ڈھالے واسری۔ بادس۔ بیڈر اور مولہری۔ پہلی چار دیلی ذاتوں کے افراد آپس میں ہم طعما کرتے ہیں اور اس ذات کے اعلیٰ طبقات سمجھے جاتے ہیں۔ خارج الجماعت شادی کرنیوالے بھی کئی طبقے ہیں۔ شیر کی عظمت کی جاتی ہے جس سے تپہ نگاہ ہے کہ یہ جانور اس ذات کا تو ہم ہو گا۔ ایک ہی طبقے میں شادی سے احتراز کیا جاتا ہے اور اسی طرح حقیقی چھیرے بھائی بہنوں میں بھی مناکحت سے پرہیز کیا جاتا ہے مغربی کی شادی بالغ عمر کی شادی سے زیادہ معزز سمجھی جاتی ہے اس ذات کا مذہب قدیم ہے لیکن اس پر ایک تہ ہندویت کی چڑھی ہوئی ہے انکی پرتش کے نمایاں ارباب مہضہ اور چمپک کی دیویاں۔ حاجی شاہ (ایک مسلمان پر

اور اسلاف ذکر و اناث ہیں۔ ہندو دیوتاؤں ماروتی، بھوانی اور مہادیو کی بھی پرستش کی جاتی ہے۔ ہنود کے تمام ذات میں مانگ سب سے اسفل طبقہ ہے۔ یہ لوگ تمام جانوروں کا گوشت اور مردار گوشت بھی کھاتے ہیں۔ میتیں میل چل کی پتی منہ میں لکھ کر جلادی جاتی ہیں۔ مراسم تجہیز و تحفین جنگم بجا لاتے ہیں۔

(۳۵) منگلا (۱۰۳، ۵۳) یہ تلنگانہ کے حجاموں کی ذات ہے۔ منگلا پانچ ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں۔ کنڈایا جن منگلا، سری منگلا، ریڈی منگلا، مرٹھا وارک اور لنگایت وارک۔ تلنگانہ کے حجام صرف پہلی تین ذاتوں پر مشتمل ہیں۔ مرٹھا وارک، مرٹھا کنبی سے بہت مماثلت رکھتے ہیں اور کنبی ذات ہی کے ایک پیشہ ور جزو معلوم ہوتے ہیں۔ لنگایت وارک زیادہ تر اضلاع کرناٹک میں پائے جاتے ہیں۔ انکا دعویٰ ہے کہ وہ اودھ پتی اتنا کے اخلاف ہیں جو سوا کی حجامت بنایا کرتا تھا اور اس کا ایک منظور نظر یہ تھا۔ منگلا ذات مختلف خارج الجماعت شادی کرنے والے گروہوں میں منقسم ہے۔ خارج الجماعت شادی کر سیکا قاعدہ (یعنی کوئی شخص اپنی ذیلی ذات کے باہر اور اپنے گروہ کے اندر شادی نہ کرے) جاری ہے۔ ایک شخص اپنی بیوی کی چوٹی بہن سے اور ماموں کی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے۔ لیکن اپنی حقیقی چچا زاد بہن سے نہیں کر سکتا۔ صغریٰ کی شادی عام طور پر راج ہے۔ طلاقت اور بیوہ کے عقد کی اجازت ہے۔ منگلا کا مذہب کا پویا دوسری تلملی ذاتوں سے بہت کم اختلاف رکھتا ہے۔ دیہات کے دیوتاؤں مثلاً پوچا، نیلما وغیرہ کی رضا جوئی بھی مرغ۔ بکری کی نذر و نیاز سے کی جاتی ہے اور ہنود کے دیوتاؤں کی بھی پرستش اور احترام کیا جاتا ہے۔ اس ذات کے لوگ بھیڑ بکری کا گوشت سور مرغ اور مچھلی کھاتے ہیں اور مقطر شرابیں پیتے ہیں۔ ان لوگوں سے زیادہ تر بطور سازندوں اور مشعلچیوں کے کام لیا جاتا ہے۔ یہ دیہات میں حرجی اور خفیف امراض کا علاج بھی کرتے ہیں۔ حجاموں کی حوز میں قابلہ اور دایہ کا اجمہ کام انجام دیتی ہیں۔ میتیں بجانب شمال سر رکھ کر لیٹے ہوئے حالت میں جلائی یا دفن کی جاتی ہیں۔ ساتانی یا جنگم تجہیز و تحفین کے مراسم ادا کرتے ہیں۔

(۳۶) مرٹھا (۱۰۴، ۲۰۰) یہ مرٹھا لڑکی کی خاص سپاہی انش زمینداری اور زراعت کرنیوالی ذات ہے۔ یہ ذات ملک سرکار عالی میں سب میں زیادہ کثیر التعداد ہے اور کل آبادی کا ۱۱ فیصد اور مرٹھا لڑکی آبادی کا ۱۹ فیصد حصہ ہوتی ہے۔ لفظ "مرٹھا" "رٹا" سے ماخوذ ہے جو ایک ایسی قوم کا نام ہے جو نہایت قدیم زمانہ سے کن میں سیاسی غلبہ رکھتی تھی۔ یہ لوگ اپنے آپ کو "مہارٹا" یعنی "بڑے رٹا" سے موسوم کرتے ہیں جس ملک میں وہ رہتے تھے وہ مہارٹھا کہلانے لگا جس کی سنسکرت صورت مہارٹھا ہے۔ اس ذات کا ادعا ہے کہ انکی اصل راجپوت ہے۔ ان کے خاندانی ناموں کی مماثلت مثلاً امیر راؤ، چیلکے، کرم، لارڈ شیوہ یادھوا وغیرہ اور ازودوج بیوگان کی مماثلت۔ زنا رکد پوش اور شادیوں کے تصفیہ میں حجاموں (نہوی)

کی ذیل کاری سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں کم از کم راجپوتی خون کی آمیزش ہے۔ تاہم نئی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکمران مرہٹہ خاندانوں اور راجپوت فرمانروا خاندانوں میں ازدواجی تعلقات رہے ہیں۔ انھیں سولہ کے نامی گرامی سدھراج جے سنگھ کی ماں گواکہمب کی لڑکی تھی۔ شو جی کا نانا لکاجی جادھو دیو گری کے راہداریا دیو کی اولاد سے تھا۔ اسکے علاوہ شادی کے اوقات میں دیوک (یا شادی کے محافظین) کی پیش جو اب تک مرہٹوں میں جاری ہے اس قیاس کی موید ہے کہ انکی اصلیت قدیمہ اُس قوم کی نسل سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ طریقہ اب تک دکن کی کمتر درجہ کی ذاتوں میں جاری ہے معلوم ہوتا ہے کہ مرہٹا نسل دو قوموں کی آمیزش سے بنی ہے جو فی الوقت خالص مرہٹے اور کبھی کہلاتے ہیں۔ اصل یعنی خالص مرہٹے اپنی اولاد کی شادی کے متعلق خاص اہتمام کرتے ہیں کہ اصل یعنی خالص خاندانوں میں کی جائے لیکن اس کی مثالیں بھی منقود نہیں ہیں کہ کم یا اصل مرہٹے خاندانوں کی شادیاں دولت مند کنبوں میں اور اسکے بالعکس عمل میں آئی ہیں مرہٹوں میں ۲۹ کل (یعنی جماعت) ہیں اور ہر جماعت یا جماعتوں کے گروہ کا ایک علو دیوک ہوتا ہے۔ ایک ہی دیوک رائے خاندانوں میں مناکحت ممنوع ہے پھولی یا خالہ کی لڑکی سے شادی جائز نہیں ہے البتہ ماموں کی لڑکی سے درست ہے۔ صغریٰ اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔ طلاق اور بیوہ کے عقد ثانی کی اجازت مرہٹا اعلیٰ طبقات میں نہیں ہے لیکن کنبی ان امور کو جائز رکھتے ہیں مرہٹوں کے مقبول دیوتا سوا اور اس کی بیوی پاروتی ہیں۔ یہ لوگ کھنڈوا وغیرہ کی صورت میں سوا کی اور بھوانی۔ درگا جو گاٹی وغیرہ کے روپ میں پاروتی کی پرستش کرتے ہیں۔ انچے کجای دیشتا۔ چٹپا دن یا کرما ابرمن ہوتے ہیں۔ یہ لوگ مچلی۔ بکری۔ بھیر اور مرغ کھاتے ہیں اور شراب پیئے میں دونوں جلاتے ہیں۔

(۳) مارواڑی (۱۹۳۴ء) یہ ایک ملکی نسبتی نام ہے جسکے معنی مارواڑ کے باشندے کے ہیں۔ انکا اطلاق ان تجارت پیشہ طبقات پر ہوتا ہے جو شمالی ہند کے حصہ مارواڑ سے آتے ہیں۔ مارواڑی زیادہ تر بلوچہ حیدر آباد اور ضلع اورنگ آباد۔ بیڑ۔ پربھنی اور گلبرگہ میں پائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ گرنیوں کے مالک ساہوکار۔ دلال۔ روپیہ کا دین لین کرنیوالے غلام اور کپڑے کی تجارت کرنیوالے اور دکاندار کرنیوالے ہوتے ہیں۔ مارواڑی بیڑ ہیں۔

(۱) میسری یا مہیسری۔

(۲) اگر داک۔

(۳) اوسوال۔

(۴) پور داک۔

(۵) شرادک۔

اور دوسری کئی ایک ذیلی ذاتیں شامل ہیں۔

بھیسری مارواڑی اپنے سلسلہ نسب کو چنچن پنوار اور سلنگی راجپوت قبائل سے ملاتے ہیں اور طبعاً کھٹ
شادی کرنیوالے (۴۲) ”کھامپ“ یا طبقوں میں اور ۹۸۹ ”کنہیا“ یا ذیلی طبقات میں منقسم ہیں۔ لڑکیاں صغیر سن
اور بالغ بھی بیاہی جاتی ہیں۔ یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے کہ لڑکیاں اپنے سے زیادہ عمر والے لڑکوں سے
بیاہی جائیں۔ دلھن کی قیمت دینی پڑتی ہے جو بعض صورتوں میں دس-تک پہنچ جاتی ہے بھیسری
کا حصہ غالباً دلہا چار یا پانچ لاکھ فرقہ کا شنوی ہے بعض جینیوں کے دیگر فرقہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں لیکن یہ
فرقہ واری اختلافات باہم سناکت میں حل نہیں ہیں۔ شادی کے بعد عورت اپنے خاوند کے فرقہ میں داخل
کر لی جاتی ہے۔

اگر وال کا نام راجہ اگر سین سے ماخوذ ہے جو اس ذات کے مورث اعلیٰ راجہ دھنپال کا مشہور خلف
ہے۔ یہ لوگ (۱۸) گوتروں میں منقسم ہیں۔ سانپ کی بہت عظمت کرتے ہیں۔ انیس صغیر سن اور بالغ العمری کی
شادیاں رائج ہیں۔ بھیسری کی طرح اگر وال یا تو شنوی ہوتے ہیں یا ڈگری فرقہ کے جینی۔
اوسوال مثل بھیسری کے راجپوتی نسل سے ہونے کا ادعا کرتے ہیں اس قوم کا حصہ کثیر سو تمبر فرقہ کے
جینیوں کے اعتقادات کی پیروی کرتا ہے۔ ان میں بھی صغیر سن اور بالغ العمری کی شادیاں رائج ہیں۔
پور وال کے تعلق کہا جاتا ہے کہ یہ پال واقع گجرات کے راجپوت ہیں جنہوں نے تقریباً... سال قبل
جینی مذہب قبول کر لیا تھا یہ بھی تذکرہ بالائینوں ذیلی ذاتوں کی طرح روپیہ کالین دین اور ساہوکاری کرتے
ہیں شروک بھی جینی تاجر ہیں۔

(۳۸) منور (۱۸۳۵۶)۔ یہ لنگاڑ کی ایک نہایت وسیع کاشتکار ذات ہے۔ اس ذات کا مین اجتماعت
شادی کرنیوالا ایک ہی گروہ ہے اور اس کا ایک ہی گوترا ”پاسنور“ ہے۔ شادیوں کا انحصار خارج اجتماعت
شادی کرنیوالے طبقات پر ہے جو خاندانی ماسوں پر مبنی ہیں بعض طبقے تو مٹی میں اور بعض ملک یا کسی شخص کے
نام سے منسوب ہیں منور تو ٹالپلیا کے لحاظ سے ایک بالاتر ازواجی نسبت رکھنے والا طبقہ ہے۔ کوئی شخص سوا
اپنے ماسوں کی لڑکی کے نبی اعمام سے شادی نہیں کر سکتا۔ دو بہنوں کے ساتھ عقد کر سکتا ہے بشرطیکہ بڑی
بہن سے پہلے عقد کرے صغیر سن کی شادی بالعموم رائج ہے۔ دلھن کے والدین کو دس روپیہ بطور دلھن کی
قیمت کے دئے جاتے ہیں طلاق اور عقد بیوہ امور مسلمہ ہیں۔ سیوی یا شنوی فرقہ سے تعلق رکھتے
ہیں ان کے مذہبی مراسم سمر تاجر مین بطور جاری انجام دیتے ہیں۔ تجھیز و تکھین کے لئے شنوی فرقہ والے ساتانی
سے اور سیوی فرقہ والے جنگم سے کام لیتے ہیں۔ مقبول عوام دیویوں پوچھا اور نیستیا وغیرہ کی بھی حیوانی قربانیوں

کیساتھ رضا جوئی کی جاتی ہے۔ یہ لوگ سور، مرغ، بھیڑ، کبریٰ اور ہر قسم کی مچھلی کھاتے ہیں اور نہایت کثرت کیساتھ مقل اور خمیری شرابیں پیتے ہیں۔ میتوں کو بالعموم جنوب کی جانب سر رکھ کر لیٹی ہوئی حالت میں جلاتے ہیں۔ ناکتہ افراد کی نعشیں دفن کی جاتی ہیں۔

(۳۹) "متراسی" (۲۳۷، ۶۶۲) کاشتکار، شکاری، گداگر اور یہی پاسبانوں کی ایک ذات ہے جو تلنگانہ بھر میں پائی جاتی ہے۔ اس قوم کے مختلف ذیلی حصے میں مثلاً پری کتھی، بٹا، جتھی کرتھا، دیوروانڈو وغیرہ مختلف گروہوں میں بھی تقسیم ہیں جو تقریباً یک توختی طرز کے ہیں اور صرف چند ملکی نسبت رکھنے والے ہیں۔ شادی بالعموم صغریٰ میں کی جاتی ہے۔ دیوتاؤں کے نام پر لڑکیوں کو چھوڑنے کی رسم بدجاری ہے۔ ہتھکڑیوں کا مذہب ان کے مقام سکونت کے لحاظ سے متفاوت ہے۔ ضلع عادل آباد میں یہ لوگ حکیم دیو کی پرستش کرتے ہیں جو گوندوں کا "قدیر" دیوتا ہے۔ دوسرے اضلاع میں اس ذات کے کم مرتبہ طبقات میں ابتدائی مذہب قدیمہ شائع ہے اور اعلیٰ طبقات کے افراد ہندو ہو گئے ہیں اور شنوی اور سیوی فرقوں میں منقسم ہیں۔ مذہبی اور رسمی تقاریب برہمن انجام دیتے ہیں اور خمیری و تخمین کے مراسم ساتانی یا جنم ادا کرتے ہیں۔ میتیں لیٹی ہوئی حالت میں جنوبی رخ پر سر رکھ کر بالعموم جلائی جاتی ہیں۔

(۴۰) پنچال (۵۵۹، ۵) یہ ایک ذات ہے جو پانچ پیشہ و طبقات، لوہار، کسار، زرگر، رخار اور منہار پر مشتمل ہے۔ یہ نام زیادہ تر مرہٹواڑی کے لوگوں نے درج کرایا ہے۔ تلنگانہ میں ان مشترکہ ذاتوں کے افراد نے اپنی شخصی ذلت کا نام لکھوایا ہے پنچال پھنس کے پھل کی مذہباً مخالفت کرتے ہیں پنچال سے پنچالیت شادی کرنا گوارے گروہ مختلف مقامات میں مختلف میں۔ اضلاع کرناٹک میں چار ذیلی گروہ ہیں جو پنچان، پائٹری، ویڈورا اور شیونٹ کہلاتے ہیں۔ بوخرا لڈکران لوگوں کی اولاد ہیں جنہوں نے مذہب لنگائیت قبول کیا تھا۔ تلنگانہ میں اس ذات کی چار ذیلی ذاتیں ہیں جنکے نام پنچ ڈوانی، بیٹی پنچ ڈوانی، بلیچا پنچ ڈوانی اور چٹنی کلم میں خارج اجتماع شادی کرنا یکا نظام شخصی ناموں کے طرز کا ہے جو پانچ گوتروں پر مشتمل ہے جنہیں سے ہر ایک ۲۵ ذیلی نام میں منقسم ہے۔ ان میں صغریٰ کی شادی کا رواج ہے۔ طلاق اور بیوہ کی شادی کی ممانعت ہے۔ انکی مقبول دیوی کالیکا ہے جس پر بھیڑ بکری مرغ اور شراب کی نذر چڑھائی جاتی ہے۔ انہیں سے اکثر شکتی کے پوجنے والے ہیں چند سیوی یا شنوی بھی ہیں اور بعض لنگائیت۔ یہ اپنے لڑکوں کو ۱۰ سال کی عمر میں زنا رہنما دیتے ہیں۔ بکری بھیڑ اور مرغ کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں۔ لیکن بعض رسمی طہارت کا اعلیٰ معیار ظاہر کرتے ہیں اور گوشت اور شراب کی ممانعت کرتے ہیں۔ مگر کوئی ہندو ذات جتنی کہ ادنیٰ ترین ذاتیں بھی ان کے ہاتھ کا نہیں کھاتیں۔ میتیں جلائی جاتی ہیں۔ البتہ صرف وہ نعشیں جو ناکتہ عورتوں کی ہوں یا ان

لڑکوں کی ہوس جن کی زنا رجسی نہیں ہوئی دفن کی جاتی ہیں۔

(۴۱) پیر کا (۳۵۶۲۴) یہ غلہ اور نمک کی نقل حمل کرنے والے مویشی کی خرید و فروخت کرنے والے تھیلے بنانے والے اور تجارت کرنیوالوں کی ایک ذلت ہے جو بالخصوص تلنگانہ میں محدود ہے لفظ پیر کا کے معنی بار داڑ (تھیلے) کے ہیں۔ ان کے کوئی اندرون جماعت شادی کرنیوالے گروہ نہیں ہیں بلکہ (۱۰۱) گروہ یا خارج الجماعت شادی کرنیوالی جماعتیں ہیں۔ ایک شخص دو بہنوں سے عقد ہو سکتا ہے لیکن دو بھائی دو بہنوں سے عقد نہیں کر سکتے جعفر بنی کی شادی اس ذات کا عام قاعدہ ہے۔ دولھے کا باپ دولہن کے باپ کو ایک بگڑی اور عمدہ ہدیہ دیتا ہے۔ بیوہ کی شادی کی اجازت نہیں ہے مگر طلاق کی اجازت ہے کل بہنو دو دیوتاؤں کی پرستش کی جاتی ہے لیکن ان کے خاص دیوتا ملتا اور ویرا لمو ہیں۔ تھیلے کی خاص عظمت اور شادی اور دیوالی میں اس کی پرستش کی جاتی ہے بھیر و لمبری جگلی سور۔ مرغ اور مچھلی کا گوشت کھا میں اور تیز مسکرات کا استعمال کرتے ہیں۔ اس ذات کا اصلی پیشہ رسی اور تھیلے بنانا ہے۔ لیکن فی زمانہ یہ لوگ تجارت کرنے لگے ہیں اور گائے اور بیل کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض زراعت کرتے ہیں اور چوبیسہ بھی جیتے ہیں۔ شادی شدہ اشخاص مرنے کے بعد جلائے جاتے ہیں لیکن ناکندہ کی نقش دفن کی جاتی ہے۔

(۴۲) راجپوت (۵، ۳۲) یہ شمالی ہند کی ایک زراعت پیشہ اور سپاہیانہ ذات ہے جو بمقابلہ تلنگانہ کے مرہٹوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ راجپوتوں کے میں الجماعت شادی کرنیوالے دولہے میں سورامسی اور چندر منی جن کے افراد باہم کھاتے پیتے ہیں اور نہ ناکندہ کرتے ہیں۔ یہ طبقے خارج الجماعت شادی کرنے والے متعدد گروہوں میں منقسم ہیں۔ کوئی شخص ایسی عورت سے شادی نہیں کر سکتا جو اسکے باپ یا ماں کے گروہ سے ہو۔ دو بہنوں سے عقد ہو سکتا ہے بشرطیکہ بڑی سے پہلے عقد کیا جائے جعفر بنی اور بانگ العمری دونوں طرح کی شادیاں رائج ہیں۔ بیوہ کا عقد ثانی سخت ممنوع ہے اور طلاق کی بھی ممانعت ہے۔ راجپوت ہنود کے دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور درگا اور مہالکشی کی خاص عظمت کرتے ہیں۔ اگر کسی خاندان میں میضہ یا جھپک کی وبا پھیل جائے تو سیتلا یا ماریائی کے نام بکروں کی بھینٹ چڑھاتے ہیں۔ راجپوت بکرے۔ ہرن۔ خرگوش۔ کبوتر بھیر کا گوشت کھاتے ہیں۔ مچھلی بھی کھاتے ہیں شراب کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ ممنوع ہے۔ مردے جلائے جاتے ہیں لیکن ۳ سالہ عمر سے کم بچے مر جائیں تو دفن کرتے ہیں۔

(۴۳) سہالے (۲، ۷۹، ۷۰)۔ یہ تلنگانہ کے جلاہوں کی ایک وسیع ذات ہے اور مرہٹوں میں اسکے

مثال دیونگ یا کوشی ہیں۔ ملک سرکار عالی کے سالے ۱۲ ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں جو ہندوستانی کے مختلف طبقات پر (جو اس پیشہ ور گروہ میں شامل ہیں) منحوی ہیں۔ سکلا سالے دوسری ذیلی ذاتوں پر فوقیت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان ذیلی ذاتوں میں جو خارج الجماعت شادی کر نیوالے گروہ ہیں ان سے اس قیاس کی تائید ہوتی ہے کہ اس ذات کی اصلیت مملوٹو نوعیت رکھتی ہے جس پر سنہری کی شادی کا اس ذات میں عام قاعدہ ہے۔ کوئی شخص اپنے ہی طبقہ کے اندر شادی نہیں کر سکتا اور اپنی خالہ کی لڑکی سے بھی عقد نہیں کر سکتا۔ "تیرا" (دوہن کی قیمت) سے سے تک متفاوت ہوتا ہے۔ بیوہ عقد ثانی کر سکتی ہے لیکن اپنے متوفی خاوند کے رشتہ دار یا اس کے طبقہ کے کسی شخص سے شادی نہیں کر سکتی بلکہ کنوارہ بیوہ سے شادی نہیں کر سکتا۔ ذات کی پچایت کی منظوری سے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ سالے کل ہندو دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور شکر (شوا) کی خاص تعظیم و تکریم کرتے ہیں جس کو وہ اپنا بانی یا سلف خیال کرتے ہیں۔ چھوٹے دیوتاؤں میں کھنڈوبا۔ بھیروبا۔ ملنا اور ستیلا کی پرستش بکری کی نذر کیساتھ کرتے ہیں۔ مچھلی۔ جمرغ اور بکری کا گوشت کھاتے ہیں اور تیز مسکرات پیتے ہیں۔ پانچ سال سے کم عمر والی میتوں کے سوا بقیہ کل مردوں کو جلاتے ہیں۔

(۴۴) ساتانی (۳۳، ۳۹) یہ خادین منادر کی ایک تلنگی ذات ہے۔ جسکے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ دیشنوی مصلح اعظم سری رامانوجا چاریا کے عہد (سنہ ۱۸۰۰ء) میں عالم وجود میں آئی۔ محبوب نگر کے ساتانیوں میں ایک روایت مشہور ہے کہ انکے سلاف اس ضلع میں ۲۰ سال قبل وارد اور بمقام کیشو امپن آباد ہوئے تھے۔ لفظ "ساتانی" "ساداون" کی بگڑی ہوئی صورت ہے جسکے لفظی معنی اس شخص کے ہیں جو (نار اور چوٹی) پہننے والا نہ ہو۔ منادر کی خدمات کے لئے رامانوجا نے دیشنویوں کی تقسیم سنی نادوں اور "ساداون" مزدوروں میں کی ہے۔ اس ذات کے اندرون جماعت شادی کرنے والے حسب ذیل گروہ ہیں۔ (۱) ایکاکشی۔ (۲) اچتوراکشی (۳) اشاکشی (۴) کولاسی کہارا۔ پہلے دو گروہ چھتریاں پھول کے بار وغیرہ بناتے ہیں اور لیجا اور دوسرے دیشنوی فرقہ کی ذاتوں کے پجاریانہ فرائض انجام دیتے ہیں اور دوسرے دونوں گروہوں کے افلو منادر کی خدمت ادا کرتے ہیں۔ کولاسی کہارا جو ناریہ پنتے ہیں ایک دیشنوی بزرگ کولاسی کہارا اور کی اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جو ملک کبیرا لا کسی زمانہ میں بادشاہ تھا۔ اپنے مائثرتی اور مذہبی مراسم میں کل ذیلی طبقہ گھلائی دیشنوی برہمنوں کی تقلید کرتے ہیں۔ بعد بلوٹ لڑکی کی شادی اور بیوہ کی دوسری شادی کی سخت ممانعت ہے۔ ساتانی سنسکرت ویدوں یا انکے مقرر کردہ مراسم کو کوئی ہمت نہیں دیتے بلکہ بارہ بزرگان دیشنوی یا الور کی سندس مناجاتوں کی جن کا نام نالائیرا پر ابھند (نار اور چوٹی) ہے۔

ہے اور جو زبان نامل میں بہت حرمت کرتے ہیں۔ انہی پر وہمت شادی اور دوسری تقاریب میں اُسی کے اشعار پڑھتے ہیں حیوانی غذا اور شراب گوکہ مذہبی کتب کی رو سے جائز نہیں ہے لیکن اُسکا استعمال عام ہے مَرُوے بالعموم جلائے جاتے ہیں۔

(۴۵) سُنار (۹۹، ۶۵)۔ یہ زرگروں کی ذات ہے جو کل ملک سرکار عالی میں بھلی ہوئی ہے سناہ کی چھ ذیلی ذاتیں ہیں۔ ویسیا۔ پنچال۔ لاڑ۔ مالوی۔ امیر اور کاڈو جنکے افراد نہ آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں اور نہ باہم کھلتے پیتے ہیں۔ ویسیا کی ذیلی ذات بقیہ ذیلی ذاتوں سے علو مرتبت کی مدعی ہے کیونکہ اُسکے افراد زناہ پیتے ہیں اور عقد بیوہ کی ممانعت کرتے ہیں اور گوشت اور شراب سے احتراز کرتے ہیں پنچال کا ذکر قبل ازیں ہو چکا ہے (ملاحظہ ہو پنچال) لاڑ سناہ جو گجراتی الاصل ہیں پھتری ہونی کا دعویٰ کرتے ہیں اور اپنا سلسلہ نسب چندر بنسی بادشاہ ستانہ سے ملاتے ہیں۔ مالوی سناہ اپنے اصلی وطن مالوہ سے منسوب ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ اصل میں دو برہمن تھے لیکن زرگری پیٹے کی وجہ سے اُن کی قدر و منزلت گھٹ گئی ہے۔ امیر سناہ بلاشبہ امیر ذات سے آئے ہوئے ہیں۔ کاڈو سناہ ذات کی ناماہ اور لاڈ میں خارج الجماعت شادی کرنے والے گرد ہوں کی نوعیت مختلف ذیلی ذاتوں میں مختلف ہے ویسیا اور پنچال برہمنوں کے نظام کو ترا کو تسلیم کرتے ہیں اور اپنے ہی گوتہ کی لڑکی سے شادی کی ممانعت کرتے ہیں۔ لاڑ اور مالوی سناہوں کے طبقات کے نام مناسبت ملکی رکھتے ہیں۔ گروہ کے اندر شادی کی ممانعت ہے اور بہن کی لڑکی اور بنی اعمام سے مناکحت درست نہیں ہے۔ سوائے امیر سناہوں کے دوسری ذیلی ذاتوں میں صغریٰ کی شادی راج ہے کل ذیلی ذاتوں میں بجز ویسیا سناہوں کے بیوہ کا عقد ثانی درست ہے کل ذیلی ذاتوں میں کالی کی مختلف روپ میں پریش کی جاتی ہے۔ ویشنوی سناہ گوبالا کرشنا کی پریش کرتے ہیں اور لاڑ سناہ ”جوالا لکھی“ کو اپنی مرزی دیوی سمجھتے ہیں بجز ویسیا اور پنچال ذیلی ذاتوں کے جسکے افراد زناہ پیتے ہیں بقیہ کل سناہ شراب پیتے ہیں اور مچھلی مرغ۔ بھیڑ۔ بکری مرغ کوٹ اور ہرن کا گوشت کھاتے ہیں مَرُوے عموماً جلائے جاتے ہیں۔

(۴۶) سُنار (۷۸، ۷۹)۔ یہ بنجاریوں کی ایک مرثبی ذات ہے۔ ستاروں کی تین ذیلی ذاتیں ہیں امیر۔ مرثا اور پروسی۔ انہی عادات و مراسم کے بیان کے متعلق فقرہ زیر عنوان ”پنچال“ ملاحظہ کیا جائے۔ (۷۸) بتلگا (۷۸، ۷۹)۔ یہ تجارت۔ کاشتکاری اور خانگی ملازمت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے جو تلنگانہ میں بکثرت پائی جاتی ہے۔ بتلگاہیں حسب ذیل گروہ شامل ہیں جنکی ترتیب بلحاظ مدارج تمدنی قلم کی گئی ہے۔ (۱) راجا تلگا (۲) بھری تلگا (۳) بتلی تلگا (۴) تلگا جٹی (۵) تلگا توٹا بلجا (۶) چلکا تلگا

(۷) چھوٹا تلگا (۸) سوک منور (۹) کاسی تلگا (۱۰) تلگا اپرا (۱۱) منور تلگا (۱۲) مٹر سی تلگا (۱۳) سنائی وار اور (۱۴) سادل وار۔

راچا تلگا ضلع تلنگنا میں بکثرت میں یہ ان لوگوں کی اولاد کہے جاتے ہیں جو تلنگے بادشاہوں کی فوجی سپہ پر ملازمت کرتے تھے یا انکی ذاتی خدمت گاری کرتے تھے۔ ان لوگوں کی عورتوں میں گوشہ (پردہ) کی پابندی ہے۔ دوسری تلنگی ذیلی ذاتوں سے یہ لوگ لڑکیاں شادی کے لئے لیتے ہیں لیکن اپنی لڑکیوں کو نہیں دیتے عقد ثانی بیوگان کے اختلاف میں انکے جذبات شدت معوج زن ہیں۔ بھری پٹلی تلگا اور تلگا چٹی بھی اسی کے مثال نسل کے معنی ہیں۔ چلا تلگا اس میں ارضیات خشکی کے کاشتکار (چلا۔ رانگی) اور تونا یلیجا باغبان تھے۔ چھوٹا سیک اور کاسی تلگا تلنگے زمینداروں کی ادنیٰ خدمت گاری کرتے تھے منور اور مٹر سی تلگا انہیں کے ہمنام تلنگی ذاتوں سے بھرتی ہوئے ہیں۔ سادل وار تلگا نواز بننے کا پیشہ انجام دیتے ہیں اور اسی بنا پر اصلی ذات سے رتبہ میں کم ہو گئے ہیں۔ سنائی وار کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ سنہالی (شہنائی) جاتے ہیں جو ایک موسیقی کی نئے ہوتی ہے۔ صغریٰ اور بالغ عمری دونوں طرح کی شادیاں راج میں جن ذیلی ذاتوں میں بیوہ کا عقد ثانی جائز ہے انہیں میں طلاق کی بھی اجازت ہے۔ ہندو دیوتاؤں کے علاوہ بنادیوی اور میسا کی بھی پرستش کی جاتی ہے مذہبی اور رسمی اخراج کے لئے برہمنوں سے کام لیا جاتا ہے اور مراسم چھیز و تھنیں کے لئے ساتانی یا جنگم بلائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ بھیڑ بکری۔ سور۔ پھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب پیتے ہیں مردے دفن کئے جاتے یا جلانے جاتے ہیں۔

(۴۸) تیلی (۱۶۱، ۴) یہ سرکاری کی تیل نکالنے والی ذات ہے جو تلنگانہ کے گاڑا لکے مثال ہوتی ہے تیلیوں کی متن ذیلی ذاتیں ہیں۔ (۱) تلوان تیلی (۲) لاری تیلی (۳) مہرے یا لنگایت تیلی۔ تلوان تیلی سب میں زیادہ کثیر التعداد ہیں۔ لاری تیلی باعبار اعلیت گہرات سے آئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ذیلی ذاتیں نہ آپس میں شادی بیاہ کرتی ہیں اور نہ باہم کھاتی پتی ہیں۔ پھر ان ذیلی ذاتوں کے مختلف گروہ ہیں۔ اس ذات کا کوئی فرد اپنے ہی گروہ یا اپنی متعلقہ ذیلی ذات کے باہر شادی نہیں کر سکتا۔ پھوپھی یا خالہ کی لڑکی سے مناکحت ممنوع ہے لیکن ماموں کی لڑکی سے جائز ہے۔ بیوہ کے عقد ثانی کی اجازت ہے اور طلاق بھی سلسلہ امر ہے تیلی۔ ہندو دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں اور مہادیوی خاص عباد کرتے ہیں۔ مذہبی اور رسمی تقاریب میں دیشتا برہمنوں سے کام لیتے ہیں اور دوسرے تیلی گوشت کھاتے ہیں اور شراب بھی پیتے ہیں۔ لنگایت تیلی اپنے مردوں کو بٹھا کر اور شمالی جانب رخ رکھ کر دفن کرتے ہیں۔ اور دوسرے ذیلی ذات والے بالعموم مردوں کو جلاتے ہیں۔

(۴۹) اُپرا (۱۸۵، ۱۸۶)۔ یہی مٹی کے کام کرنے والوں کی ایک تلمگی ذات ہے۔ اسم اُپرا کے لفظی معنی "نمک کا کام کرنے والے" ہیں (تلمگی لفظ اُپو بمعنی نمک) اب جبکہ زمین شور سے نمک برآمد کرنے کی مہنت ہو گئی ہے تو یہ لوگ مٹی کا کام اور مزدوری کرنے لگے ہیں بعض افراد مٹی اور چوڑے کے ہندو مت بنا کر بھی جیتے ہیں اس ذات کی اندرونی ساخت نہایت پیچیدہ ہے۔ تلگو اُپرا میں بن اجماعت شادی کرنیوالی دو ذیلی ذاتیں ہیں (۱) مٹی اُپرا (۲) تلگا اُپرا۔

اضلاع کرناٹک میں اس ذات کی چار ذیلی ذاتیں ہیں۔

(۱۱) اُپرا (۲) کٹانے وارو (۳) لنگایت اُپرا (۴) کدانی اُپرا۔

مرہٹی میں بن اجماعت شادی کرنیوالے (۳) طبقے میں (۱) گاوندی (۲) وارو (۳) ساگیا کا مٹی گروہ کے اندر شادی منوع ہے۔ دو بہنوں سے ایک ہی شخص شادی کر سکتا ہے۔ ساموں، پھوپھی اور بڑی بہن کی لڑکی سے شادی ہو سکتی ہے۔ بالعموم صغیر سنی میں شادی کر دیا جاتی ہے۔ بیوہ کو دوسرے عقد کی اجازت ہے لیکن اپنے متوفی خاوند کے بھائی سے عقد نہیں کر سکتی۔ ایسی شادی میں گلا داسری ذات کا آدمی بیوہ کے گلے میں "پستی" (پوت کا لچھا) باندھتا ہے۔ طلاق جائز ہے اور مطلقہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ اُپرا ذات کے لوگ ہندو دیوتاؤں اور دیوی دیویوں پوجا اور یگما کی پرستش کرتے ہیں۔ موخر الذکر کی رضا جوئی گوشت کے مذرونیاز سے کی جاتی ہے شادی اور رسمی تقاریب میں برہمن سے کام لیا جاتا ہے۔ تجھیز و تحفین کے لئے سائنائی یاد اسری کام دیتے ہیں۔ اس ذات کے افراد بھیر ہرن خرگوش، سور، مرغ اور مچھلی کا گوشت کھاتے ہیں اور مقطر اور خمیری شرابیں پیتے ہیں میتیں بالعموم جلائی جاتی ہیں لیکن بعض اوقات دفن بھی کی جاتی ہیں۔

(۵۰) ویلما (۳۶۴، ۳۶۵)۔ یہ زمینداری اور زراعت کرنیوالوں کی ایک ذات ہے۔ روایت یہ ہے کہ ویلما ان چھتریوں کی اولاد ہیں جو دریائے نرپدا کے شمالی لٹک پر حکمران تھے۔ ایک زبردست قوم سے متعلق ہونے کے بعد جب وہ اپنے مقبوضات سے نکال دئے گئے تو ان میں سے ۷۷ اشخاص دریا کو عبور کر کے بجانب درنگ روانہ ہوئے۔ انکے ذیل دول اور پُر رعب انداز نے راجہ پرناب رورا راجہ درنگ کو متوجہ کر لیا اور اُس نے فوراً اپنی دار السلطنت کے (۷۷) قلعوں کی حکومت عطا کر دی۔ اس میں یہ سپاہی پیشہ تھے اور اب مذیدہ تر کاشتکار اور تاجر ہو گئے ہیں۔ ان میں سے بعض ملک سرکار عالی کے دوست زمیندار ہیں۔ ویلما کئی ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں۔ جیسے راجہ ویلما، نرکاٹھی ویلما، شکھنی ویلما۔ اکو ویلما، گنے ویلما، ناٹک ویلما وغیرہ۔ لیکن پہلے تین ایک ہی ذیلی ذات ہیں جنکے یہ مختلف مقامی نام ہیں۔

راچے ویلاناہایت معزز طبقہ ہے۔ انکی عورتیں پردہ کرتی ہیں۔ ان میں بیوہ کی شادی اور طلاق جائز نہیں ہے۔ یہ لوگ اکو ویلیا سے بالاتر ازدواجی حیثیت رکھتے ہیں جن کی لڑکیوں کو بیادلاتے ہیں لیکن اپنی لڑکیوں کی ان سے شادی نہیں کرتے۔ بڑے ویلیا زمیندار اسی ذیلی ذات سے تعلق رکھتے ہیں ایکو ویلیا رولی کی تجارت کرتے ہیں اور یہی انکی وجہ تسمیہ ہے۔ گنے ویلیا کپڑا بناتے اور رنگتے ہیں اور انکا نام اس بڑے منکے سے منسوب ہے جس میں رنگنے کے لئے روٹی ڈوبولی جاتی ہے۔ نانگ ویلیا اب تک اپنے عادات میں غیر متبدل ہیں اور شکار اور چھوٹے جانوروں کو جال میں پھانس کر بسر برد کرتے ہیں ویلیا میں خارج الجماعت شادی کرنیوالے،، گو ترے کہے جاتے ہیں صغرنی اور بانغ العمری کی شادی رائج ہے۔ بجز نانگ ویلیا کے بیوہ کی شادی کی اجازت نہیں ہے اور نہ طلاق کی اجازت ہے۔

ویلانیوینی یا سیوی ہوتے ہیں۔ انکا منزلی دیوتا نرسمہا ہے جسکی پرستش شادی کے آغاز پر کی جاتی ہے۔ چھوٹے دیوتا بھی پوجے جاتے ہیں۔ مذہبی اور رسمی اغراض کے لئے برہمن بلائے جاتے ہیں۔ زیادہ عمر کے مردے جلائے جاتے ہیں اور دس سال سے کم عمر والے پاجھیک اور پیٹھے کے مردے دفن کئے جاتے ہیں

(۵۱) وڈر (۱۰، ۱۶۸) یہ نالے وغیرہ کھودنے والے اور مٹی کا کام کرنیوالوں کی ایک خانہ بدوش قوم ہے جو تمام ملک سرکار مالی میں پائی جاتی ہے۔ اس میں مذیلی ذاتیں ہیں۔ چلکایا کاسی وڈر خراج دیتے ہیں اعلیٰ مرتبہ کے عہدے میں۔ چچی بنانا یا زمین کھودنا ذلت خیال کرتے ہیں۔ گندا اور بندھی وڈر کان سے پتھر نکالتے ہیں۔ یہ چکیاں بناتے اور بیچتے ہیں۔ لاگولا وڈر اس وجہ سے اس نام سے موسوم ہیں کہ یہ لاگو لینے چھوٹے پاجامے پہنتے ہیں۔ یہ مٹی گارے کا کام کرتے اور دیواریں بناتے ہیں۔ انکی جھونپڑیاں گھاس سے بنائی جاتی ہیں اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر گھونپڑیاں لاد کر منتقل کی جاتی ہیں۔ گورڈا نڈ لا وڈر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ لوگ جس اوزار سے زمین کھودتے ہیں اس کا نام ”گورڈی“ ہے مٹی وڈر زمین کھودتے اور مٹی کا کام کرتے ہیں۔ یہ لوگ باڈلیاں کھودتے اور تالاب بھی بناتے ہیں۔ یہ گرہ لٹ ہوتے ہیں۔ ان ذیلی ذاتوں کے افراد باہم مطعومی کرتے ہیں لیکن باہم ازدواج نہیں کرتے۔ وڈر ۲، خارج الجماعت شادی کرنیوالے طبقوں میں منقسم ہیں اور انکا خارج الازدواجی نظام نہایت پیچیدہ ہے صغرنی اور بانغ العمری دونوں طرح کی شادیاں ذات میں رائج ہیں۔ اگر کوئی انبیاسی لڑکی حاملہ ہو جائے تو اسکے آٹنا کو حصے سے لیکر ستائے تک جبرمانہ دینا اور پھر اس سے شادی کر لینا پڑتا ہے۔ رسم مناکحت بالعموم شبہ کے روز بعد غروب آفتاب ادا کی جاتی ہے بیوہ عقید ثانی کر سکتی ہے لیکن اپنے متوفی خاوند کے بھائی سے

نہیں کر سکتی۔ ذات کی نجات کی منظوری سے طلاق کی بھی اجازت ہے۔ دُور اپنے آپ کو مہندو کہتے ہیں اور مہندو دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ انکا مقبول مام اور مزی دیوتا گورتا ہے جس کی پرستش بکروں اور مٹھائی کی نذر کے ساتھ کی جاتی ہے۔ دُور سور مرغ - خا پت - جھلی چو ہے مردار گوشت کھاتے ہیں۔ اور گانجا انیوں اور شراب کا استعمال کرتے ہیں۔ کتھا عورتیں جست کے گنگن داہنے ہاتھ میں اور کانچ کی چوڑیاں بائیں ہاتھ میں پہنتی ہیں۔ سر کے زیور نہیں پہنتیں۔ انکی نتھ عجیب وضع کی ہوتی ہے عورتوں کے لئے چولیاں پہننا اور مرد کے لئے جوتا پہننا ممنوع ہے خلاف ورزی کی صورت میں معاشرتی تدبیر کی سزا ہے۔ مردے کا سر ہانا جنوب کی جانب رکھ کر اوندھا دفن کیا جاتا ہے۔

(۵۲) ونجاری (۴۰، ۶۵) - یہ بار برداری - کاشتکاری - مزدوری کرنوالی ایک قوم ہے جو بلک سرکار عالی میں پھیلی ہوئی ہے۔ ونجاری دو ذیلی ذاتوں میں منقسم ہیں (۱) لاوین ونجاری (۲) راجن ونجاری یہ باہم کھاتے پیتے ہیں لیکن باہم ازدواج نہیں کرتے۔ ان دونوں ذیلی ذاتوں کے افراد جسمانی سخت ہیں ایک دوسرے سے مشابہ ہیں اور مرد بے کیوں سے (جنکے عادات و مراسم اور رواج کی اب زیادہ پابندی کرنے لگے ہیں) کچھ مناظر میں بعض راجن ونجاری ترک طن کر کے اصلاح تلنگانہ نظام آباد ورنگل اور تلنگانہ میں بس گئے ہیں اور گولہ مقامی عادات و اخلاق اور زبان اختیار کر چکے ہیں لیکن ابھی ان میں اُنچے مرہٹی القاب اور مرہٹا دیوتاؤں کی پرستش قائم ہے۔ ہر ایک ذیلی ذات پھر اندرون جماعت شادی کرنیوالے دو گروہوں میں منقسم ہے۔ باراماسی اور اکاراماسی۔ ونجاریوں کے ۱۲ گوتے ہیں جن میں سے ہر ایک پھر چار ذیلی گوتے میں منقسم ہیں ونجاریوں کے گوتروں کا نظام عجیب ہے اور ان کو مرہٹا کیوں سے میز کرتا ہے۔ ایک شخص کو اپنی ذیلی ذات میں شادی کرنا لازمی ہے لیکن اپنے ہی گروہ میں نہیں کر سکتا۔ پھوپھی یا خالہ کی لڑکی سے شادی کی مانفت ہے لیکن ماموں کی لڑکی سے شادی ہو سکتی ہے۔ دو بہنوں سے ایک ہی شخص نہ نکحت کر سکتا ہے لیکن دو بھائی دو بہنوں سے شادی نہیں کر سکتے بالغ العمری اور عمرنی دونوں قسم کی شادیاں رائج ہیں۔ بیوہ کی شادی کی اجازت ہے لیکن اپنے متوفی خاوند کے کسی رشتہ دار سے شادی نہیں کر سکتی۔ وہ کسی کنوارے سے بھی شادی نہیں کر سکتی جب تک کہ پیش از پیش اس مرد کی شادی روٹی کے پودے سے نہ کر دیکلے۔ ذات کی نجات کی منظوری سے طلاق دیا جاسکتا ہے۔ ونجاری کل مہندو دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ لیکن کھنڈوبا۔ بھوانی۔ بھیروبا اور ماریائی کی خاص غفلت کرتے ہیں۔ انکے پجاری مرہٹاڑی میں ویشتہا برہمن اور تلنگانہ میں آروہی برہمن ہوتے ہیں۔ انکے گرو یا مرشد گوساوی ہوتے ہیں۔ بکری اور بھیر - مرغ - پھلی - ہرن اور

خزگوں کا گوشت کھاتے ہیں اور تیز مسکرات پیتے ہیں۔ سور اور مردار گوشت نہیں کھاتے۔ میتیں بالعموم دفن کی جاتی ہیں۔ جلائیکار و راج بھی عام ہوتا جا رہا ہے۔

اقوام قدیمہ

(۵۳) گونڈ (۹، ۸، ۷، ۶) یہ ایک قدیمی قوم ہے جو اضلاع ورگل اور عادل آباد میں محدود ہے۔ ان کی چھ ذیلی قومیں ہوتی ہیں (۱) راجہ گونڈ یا گونڈ (۲) پردھان (۳) تھوئی (۴) ڈارو (۵) گواری (۶) کوہم۔ یہ سب کی سب بین الجماعت شادی کر بیوالی ہیں۔ الفاظ راجہ گونڈ اور گونڈ جو ازمنہ سابق میں حاکم اور محکوم طبقات کے فرق و تمیز کے لئے بولے جاتے تھے۔ اب مراد ہو گئے ہیں اور ایک غریب ترین گونڈ بھی اپنے آپ کو راجہ گونڈ کہتا ہے۔ لیکن مردم شماری حالت میں صرف (۳، ۲، ۵) اشخاص نے اپنے آپ کو راجہ گونڈ درج کرایا ہے اور (۹، ۸، ۷، ۶) اشخاص نے اپنے آپ کو صرف گونڈ لکھوایا ہے۔ بعض راجہ گونڈ خاندان ہندویت کی جانب اس قدر ترقی کر گئے ہیں کہ حقیقتاً راجپوت نسل سے ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں۔ ہندو مذہب کی پیروی کا اظہار کرتے ہیں۔ مذہبی اور رسمی اغراض کے لئے برہمنوں سے کام لیتے ہیں۔ صغیر سنی کی شادی کرتے ہیں اور بھوہ کے عقد ثانی اور طلاق کی ممانعت کرتے ہیں۔ پردھان گونڈوں کے زرعی غلام ہیں اور راجہ گونڈوں کے قصاب اور بھاٹ (مطرب) ہوتے ہیں جو ایک قسم کے تار موسومہ کنگری کے ساتھ اپنے راجاؤں اور بہادروں کے کارنامے اور مردانہ مہمات کے راگ گاتے ہیں۔ یہ آلہ موسیقی ان کے نزدیک ایک علامت امتیاز ہے اور ہر ایک پردھان کے لئے اس کا رکھنا یا اس کی تصویر کا بنانا ہونے میں گدوانا ضروری ہے۔ راجہ گونڈوں کے ہاں جب تک کہ پردھان شادی کا انعام لینے کیلئے یا مردے کے کپڑے حاصل کرنے کے لئے موجود نہ ہو تو کوئی شادی رچائی جاسکتی ہے اور نہ مراسم بچہزیر و بچہزیر عمل میں لائے جاسکتے ہیں۔ پردھان کے مطرب تھوئی ہوتے ہیں جو آواز و گرد گویوں کا ایک گروہ ہے۔ اس ذیلی ذات کے افراد بانس کی چھوٹی چھوٹی چیمیز بناتے اور بیچتے ہیں۔ اور واکلی بوٹیاں بھی بیچتے ہیں اور ان کی عورتیں چاکہ دست گودنے والیاں ہوتی ہیں۔ یہ تینوں ذیلی ذاتیں (راجہ گونڈ۔ پردھان۔ تھوئی) اصل میں ایک ہی ذمہ کے معلوم ہوتے ہیں جو بعد میں اندرونی بد نظمی سے ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ ڈارو وے گونڈ راجاؤں کے فوجی سپاہی تھے لیکن اب مزدوری کرتے ہیں۔ گواری دودھ دینے والے مویشی کی نگرانی کرتے ہیں۔

کولم سیاہ چروہ اور پست قامت اور نہایت غیر متدنہ عادات رکھنے والے ہوتے ہیں اور خالص دراویدی نسل کے اچھے نمونے ہیں۔ انکی بولی کو لمبی کہلاتی ہے جو دوسری گونڈی بولیوں سے زیادہ متناثر ہے گونڈا بلعموم متعدد گوت اور ذیلی گوت میں منقسم ہیں جو قوتی طرز کے ہیں اور تو تم اس گوت کے متعلقہ افراد کے لئے مذہباً ممنوع ہے۔ گونڈا اپنی لڑکیوں کی شادی قبل بلوغ اور بعد بلوغ دونوں طرح کرتے ہیں۔ اس قوم کے زیادہ معزز اراکین صغیر سنی کی شادی کو ترجیح دیتے ہیں بنی عم کے درمیان مناکحت ممنوع ہے۔ اور اسی طرح ایک مرد اور اسکی بھتیجی اور بھانجی کے درمیان بھی ممنوع ہے۔ دلہن کی قیمت لمبے سے عہدہ روپیہ تک متفاوت ہوتی ہے جو لوگ اتنے منسل ہیں کہ دلہن کی قیمت بھی نہیں دے سکتے وہ اپنے سرگرم کو عہدہ روپیہ نذرانہ دیکر اور اس کی رضامندی حاصل کر کے لڑکی کو اکٹھا لجاتے بلور شاڈ کرتے ہیں جو کہ عقدانی کی اجازت ہے لیکن اس کا حق انتخاب صرف متوفی خاوند کے بھائی تک محدود ہوتا ہے۔ البتہ اسکے انکار کی صورت میں دوسرے سے شادی کر سکتی ہے۔ موزالذکر صورت میں اس کو لازم ہوتا ہے کہ اپنے پہلے خاوند کی اولاد کو اس کے خاندان کے تفویض کر دے۔ گونڈوں میں طلاق نہایت عام ہے۔ گونڈوں کا مذہب خالص اور سادہ "قدیمہ" ہے۔ راجہ گونڈ۔ پردھان۔ اور بھوئی کا خاص دیوتا پھیر سانن (بڑا دیوتا) ہے جس کو وہ کل کائنات کا مبدؤ مطلق مانتے ہیں اور بڑی عظمت اور میت کے ساتھ "زنجاری" "جائگی" وغیرہ نام رکھ کر اس کی پرستش کرتے ہیں مرغ اور بکریوں کی نیاز چڑھاتے ہیں اور اس کا بڑا بچاری ایک راجہ گونڈ ہوتا ہے جو "کوتاڑا" کہلاتا ہے کل مراسم نہایت خفیہ ادا کئے جاتے ہیں اور کسی ہندو یا گونڈ عورت کو موجود رہنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ کولم اور ڈاڑوے گونڈ بھیجھ میں کی پرستش کرتے ہیں جھکو مرغ بکری اور حتیٰ کہ گائے کی بھی بھیجھ چڑھائی جاتی ہے انخ علاوہ ارواح خبائثہ اور چھوٹے دیوتاؤں کے ایک انبوہ کثیر کی پرستش کی جاتی ہے۔ یہ لوگ غذا میں محتاط نہیں ہیں۔ گائے پل۔ سور۔ مرغ۔ چھلی جنگلی چوہے۔ سانپ جھپکلی اور بھینسے کا گوشت کھاتے ہیں۔ مردار کھانے سے بھی کراہیت نہیں کرتے۔ گونڈوں کا پیشہ شکار اور ایک بے سلیقہ طرز کی کاشت ہے جھکو "دیا" یا "دھا" کہتے ہیں۔ ہل یا کدال سے کام نہیں لیتے۔ درخت کاٹ ڈالے جاتے ہیں اور ان کو جلا کر رکھ کر دیا جاتا ہے۔ پھر مٹھی بھر تخم لے کر رکھ میں تنگ سوراخ کر کے ڈال دیتے ہیں میت شادی شدہ ہو تو جلائی جاتی ہے اور غیر شادی شدہ یا چھپک یا مہیضہ کی ہو تو دفن کر دی جاتی ہے۔

(۵۴) کوئیا (۲۹، ۲۵)۔ یہ ایک صحرائی قوم ہے جو خاکر ضلع ونگل میں پائی جاتی ہے۔ ایک روایت کے بموجب بیان کیا جاتا ہے کہ قحط اور اندرونی تنازعات کی وجہ سے یہ لوگ ملک بستر مرقوم

برار کی بہاریوں سے نکل کر اس حصہ ملک میں چلے آئے جو دریائے گوداوری کے کنارے بھدرہ طم سے کھم مٹھ خلع درگھل کے قریب تک پھیلا ہوا ہے۔ کوئیا قوم کی خاص بولی ہے جس میں تنلکی الفاظ کا غلبہ ہے۔ انکے پانچ طبقے ہیں۔ گتا کوئیا۔ اولی کوئیا۔ پیر ویسی یارو۔ کوئی کھرا اور وٹوٹو۔ اس قوم میں گتا کوئیا کا مرتبہ اعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔ کوئیا کھرا۔ کوئیا قوم کے آئینہ میں۔ وٹوٹو انکے مذہبی شیر مورتے ہیں اور کوئیا دیوتاؤں کا اہتمام انکے ذمہ ہوتا ہے۔ کوئیا مذہب اعتقادات قدیمہ رکھتے ہیں اور مایلا کی پریش کرتے ہیں جسکی علامت لکڑی کی ایک ٹھونٹھ ہوتی ہے جس پر کہا جاتا ہے کہ اب تک انسانی قربانی بھی چڑھائی جاتی ہے۔ گڑارازو کی بھی پریش کی جاتی ہے جو شیروں کے عفریت کا حاکم دیوتا جنگلی کتوں کی خاص تنظیم کی جاتی ہے۔ لڑکے اور لڑکیوں کی شادی مناسب عمروں پر کی جاتی ہے رضامندی کے ساتھ اور جبریتہ دونوں طریقوں کی شادیاں رائج ہیں۔ لڑکیوں کو بھگالیمبا نیکا نام طریقہ سے میتیں کم عمروں تو دفن کر دی جاتی ہیں ورنہ جلانی جاتی ہیں۔ ایک گائے یا بیل ذبح کر کے اور اس کی دھم کا ٹکڑا مردے کے ہاتھ میں رکھتے ہیں اور پھر نش کو جلاتے ہیں اسکے بعد عزیز و اقارب وہاں سے ہٹ جاتے ہیں اور اس جانور رضیانت ملتے ہیں۔

(۵۵) لمباڑا (۱۹۷۲ء)۔ غلہ اور نمک کی نقل حمل مویشی کی نسل کشی اور چرائی کرنیوالوں کی ایک خانہ بدوش قوم ہے جو عام طور پر کل ملک سرکار عالی میں اور خاص طور پر تلنگانہ کے اضلاع درگھل۔ نلگنڈہ۔ محبوب نگر اور عادل آباد میں اور مرہٹاڑی کے اضلاع گلبرگر۔ پرہنجی ناڈیکر۔ بیدر اور رانچور میں پائی جاتی ہے۔ لمباڑوں کے دوسرے نام۔ بنجارا۔ برنجارا۔ گومار۔ سرکارا اور لامانے ہیں۔ انکی کہیں متعل سکونت نہیں ہوتی اور یہ جیسے یا تانڈے بنا کر خانہ بدوش زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہر تانڈا ایک موروثی سرگروہ کے تحت ہوتا ہے جو نایک کہلاتا ہے اور ہر شخص بلاچوں و چچرا اسکی اطاعت کرتا ہے۔ لمباڑے چار ذیلی قوموں میں منقسم ہیں:۔ مٹھورا (۲)۔ لاہینی (۳)۔ چارن (۴)۔ دھوڈیا۔ ان چاروں ذیلی ذات کے افراد آپس میں مناکحت کرتے ہیں اور نہ ہم طحامی کرتے ہیں مٹھورا اور لاہینی لمباڑے ہندو ہو گئے ہیں اور چارن زیادہ تر قدیمہ اعتقادات رکھتے ہیں مٹھورا اور لاہینی سری کرشنا کے پر افسانہ چوپان نمک اپنا سلسلہ نسب ملتے ہیں مٹھورا سب میں اعلیٰ مرتبہ کے مدعی ہیں۔ یہ لوگ بقبالہ دوسرے لمباڑوں کے کہلے رنگ کے ہوتے ہیں اور عادات بھی صاف ستھرے رکھتے ہیں اور حبیبو بھی پہنتے ہیں۔ نہ یہ گوشت کھاتے ہیں اور نہ اپنی ذات والے کے سوا کسی دوسری ذات والے کے ہاتھ کا کچا ہوا کھاتے ہیں۔ انکی

بولی طلحہ ہے جس میں ہندی اور گجراتی الفاظ کی آمیزش ہے۔ اس ملک میں جو لمباڑے ہیں وہ زیادہ تر چارن ہیں۔ دھار یا چارنوں کے مطرب اور نساب ہوتے ہیں یہ ایک دُغلی قوم ہے جو آدھی مسلمان اور آدھی ہندو ہے۔ یہ لوگ ختنہ کرتے ہیں اور ہندو دیوتاؤں کی پرستش بھی کرتے ہیں۔ لمباڑی لڑکیاں ۱۲ سال سے کم عمر میں بیاہی نہیں جاتیں۔ کوئی شخص اپنی ذیلی ذات کے باہر یا اپنے طبقہ کے اندر شادی نہیں کر سکتا۔ (۱)، مان کے طبقہ (۲)، دادا یا ناناکے طبقہ (۳)، پردادی یا پرمانی کے طبقے کی عورت سے شادی ممنوع ہے مُردے بالعموم جلائے جاتے ہیں۔ بعض اوقات اوندھار لٹا کر اور سر ہانا بجانب جنوب رکھ کر بھی دفن کرتے ہیں۔

(۵۶) بیکر کل (۳۸۵، ۳۸۶) یہ سترہ کرنے والی۔ بھیک مانگنے والی۔ فال گو اور ٹو کرتے بنائیو خانہ بدوش قوم ہے۔ جو بانس اور بورے کی حرکت پذیر جھوپڑیوں میں تمام اضلاع تلنگانہ میں پائے جاتے ہیں۔ بیکر کلا کا نام تلنگی لفظ ”یروکا“ سے ماخوذ ہے۔ جسکے معنی ”جاننے“ کے ہیں۔ اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس قوم کی عورتیں سمت کا حال بیان کرنے میں نہایت ماہر ہوتی ہیں اور بالعموم تلنگی طبقات ان سے دریافت کرتے رہتے ہیں۔ اس قوم کے ہر گروہ کا ایک سرگروہ ہوتا ہے جو نیچاریت کی صدارت کرتا ہے جس میں ذات کے متعلقہ جرائم کی دریافت ہوتی ہے شادی صغیر سنی اور بالغ العمری دونوں طرح کی ہوتی ہے۔ طلاق اور بیوہ کی شادی جائز ہے۔ بیکر کلا رجوں اور بھوتوں کے ماننے والے لوگ ہیں اور ہر مرض یا بدبختی کو کسی بد باطن روح یا کسی ناراض شدہ سلف کے بھوت کا کام سمجھتے ہیں۔ غذا کے معاملہ میں ان کو بہت کم پس پیش ہوتا ہے اور وہ مُرغ مچھلی، سُور اور مردار گوشت۔ جگلی چوہے اور نیوے۔ لومڑی اور بلی کھاتے ہیں نہایت کثرت سے شراب پیتے ہیں مُردے بالعموم جلائے جاتے ہیں لیکن بعض موقعوں میں لٹا کر اور بجانب جنوب سر ہانا رکھ کر دفن کرتے ہیں فقط

بادوازدہم

پیشہ

حصہ اول پیشہ

۲۷۰۔ نسیم شدہ مواد۔ تختہ شمار کے تین خانے جن کا عنوان حاشیہ میں درج کیا گیا ہے اس غرض سے رکھے گئے تھے کہ ان میں ان پیشوں کے متعلق مواد درج کیا جائے جسکے ذریعہ سے لوگ

قوت بری کرتے ہیں شمار کنند کو ہدایت دی گئی تھی کہ

خانہ ۹ میں تمام ان اشخاص کا ذریعہ معاش لکھا جائے

جو بالذات یا بذریعہ ملازمین کے حقیقی کاروبار انجام دیتے

یا سائل کرتے ہوں یا جو کرایہ مکانات یا وظیفہ وغیرہ پر

بالذات کام کرنے والوں کا ذریعہ معاش	تساویں کی صورت میں اس بالذات کام کرنے والے کا ذریعہ معاش جسکے وہ زیر پرورش ہوں۔	
	مظہم پیشہ	ذیلی پیشہ
	۹	۱۰
		۱۱

بسر کرتے ہوں۔ یہ بھی ہدایت دی گئی تھی کہ ایسے مبہم الفاظ ”لازمیت“ یا ”تحریر“ وغیرہ لکھنے سے احتراز

کریں۔ اور کھیت کے مزدور اور کارخانہ کے مزدور وغیرہ میں اور محصل لینے والے اور محصل دینے والے

میں فرق تمیز کریں۔ انہیں یہ بھی ہدایت دی گئی تھی کہ کسی چیز کے بنانے اور بیچنے والے کے متعلق خانہ ۹

میں اٹکا ”بنانے اور بیچنے والا“ لکھیں اور آخر میں یہ بھی ہدایت دی گئی تھی کہ جو عورتیں اور بچے کوئی ایسا

پیشہ انجام دیتے ہوں جس سے خاندان کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہو تو ان کو اس خانہ میں اسی پیشہ کے

تحت درج کریں۔ خانہ (۱۰) کے متعلق یہ ہدایت تھی کہ اس میں ایسے کوئی پیشہ کا اندراج کریں جنکو

بالذات کام کرنے والے سال کے کسی حصہ میں بھی اپنے مظہم پیشہ کے علاوہ انجام دیتے ہوں مثلاً

اگر کوئی شخص خاص طور سے ملاجی کی کمائی پر بسر کرتا ہو لیکن کچھ باہمی گیری بھی کرتا ہو تو لفظ ”ملاچ“ خانہ ۹

میں اور لفظ ”باہمی گیری“ خانہ (۱۰) میں درج کیا جائے۔ خانہ ۹ و ۱۰ تابین کے لئے مختار رکھا جائے

لیکن انکے محاذی بھی انکے پرورش کرنے والوں کا ذریعہ معاش خانہ ۱۱ میں درج کیا جائے۔

خانہ اخفقی کام کرنے والوں کے لئے مقرر چھوڑ دیا جائے اس طرح سے بالذات کام کرنے والوں اور تابعین کے درمیان فرق و امتیاز پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ دستور العمل متبع کنندگان میں ان ہدایات پر مزید شرح و صراحت بصورت ذیل کی گئی تھی۔

تحتہ شمار کے خانہائے ۹ تا ۱۱ میں پیشہ کے متعلق اندراج میں خاص احتیاط کی ضرورت ہے صرف وہی عورتیں اور بچے بطور بالذات کام کرنے والوں کے درج کئے جائیں گے جو خاندان کی آمدنی میں اضافہ کا باعث ہوں۔ جو عورت کہ خانہ داری کرتی اور کھانا پکاتی ہے وہ بالذات کام کرنے والی نہیں ہے بلکہ تابع (زیر پرورش) ہے برخلاف اسکے جو عورت لکڑی یا اپلی جمع کر کے بھتی ہو وہ خاندان کی آمدنی میں اضافہ کرتی ہے اسلئے اس کو بالذات کام کرنے والی درج کیا جائے۔ علی ہذا وہ عورت جو اپنے خاوند کے کام میں بلاناغہ مدد دیتی ہو بالذات کام کرنے والی ہے (جیسے کھار کی عورت جو بھتی لاتی ہے اور جس سے وہ ظروف تیار کرتا ہے) لیکن وہ عورت جو صرف گاہ گاہ خفیف مدد دیتی ہو بالذات کام کرنے والی نہیں ہے۔ لڑکا جو کبھی کبھی اپنے باپ کے مویشی کی نگرانی کرتا ہے "تابع" ہے مگر وہ لڑکا جو بلاناغہ گلہ بانی کرتا ہے اس کو خانہ ۹ میں گلہ بان درج کرنا چاہئے۔ اس کو بطور ایک سرسری اور مقررہ قاعدہ کے سمجھ لینا چاہئے کہ جو لڑکے اور لڑکیاں دس سال سے زائد عمر والی ہوں اور جو فی الحقیقت کھیت کی مزدوری یا گلہ بانی کرتی ہوں وہ خاندان کی آمدنی میں اضافہ کرتی ہیں اور اسلئے ان کو خانہ ۹ میں درج کرنا چاہئے۔ لڑکے جو بدرسہ یا کلیہ میں زیر تعلیم ہوں ان کو بطور تابعین درج کرنا چاہئے۔ ایک ایسے مشترک خاندان کے تابعین کے متعلق خفیفے افراد مختلف پیشے انجام دیتے ہوں خانہ ۱۱ میں اس کن خاندان کا پیشہ درج کرنا چاہئے جو خاندان کی آمدنی میں بہت زیادہ حصہ لیتا ہو۔ خانگی ملازمین کو خانہ ۹ میں بطور بادوچی بھشتی وغیرہ کے درج کرنا چاہئے نہ کہ خانہ ۱۱ میں اپنے آقا کے پیشے کے تابع کے طور پر۔ جو لوگ عارضی طور سے بیکار ہوں ان کے متعلق ان کا سابقہ پیشہ درج کیا جائے۔ مزدوروں کی بڑی جماعتوں کے متعلق جو کسی طرح کا مٹی کا کام کرتے ہوں شمار کنندوں کو خاص طور پر ہدایت دی گئی تھی کہ نہ صرف الفاظ مٹی کا کام درج کریں بلکہ وہ نوعیت کا بھی درج کریں جس کے سلسلہ میں یہ کام ہو رہا ہے (مثلاً ریلوے سڑک۔ نہر وغیرہ کا کام)۔

جہاں کسی شخص کے ایک سے زیادہ پیشے ہوں تو معظم پیشہ وہ ہے جس پر زیادہ تر اس کی ثوابت کی کا دوا مدار ہے اور جس سے اس کی آمدنی کا حصہ غالب حال ہوتا ہے۔ ذیلی پیشہ وہ درج کیا جانا چاہئے جو سال بھر کے کسی حصہ میں بھی انجام دیا جاتا ہو۔ خانہ ۱۰ میں صرف ایک ذیلی پیشہ جو سب میں زیادہ اہم

درج کرنا چاہئے مگر کوئی شخص خانگی آمدنی سے کوئی پیشہ انجام دیتا ہو تو اس پیشہ کو خانہ ۹ میں اور اس کی خانگی آمدنی کا ذریعہ خانہ ۱۰ میں درج کیا جانا چاہئے مبہم الفاظ جیسے "مزدوری" "ملازمت" یا "دکاندار" وغیرہ کے کھنے سے احتراز کرنا چاہئے۔ مزدوری یا نوکری کی صحیح قسم اور سامان فروختی کی ٹھیک نوعیت درج کرنی چاہئے۔ ملازمت کی حالت میں یہ ضروری ہے کہ نہ صرف ملازمت سرکاری۔ ملازمت دیوے ملازمت صفائی۔ ملازمت دیہی۔ دوکان یا دفتر کی ملازمت یا خانگی ملازمت وغیرہ کی صراحت کی جائے بلکہ ٹھیک وہ کام درج کیا جانا چاہئے جو انجام دیا جاتا ہو جیسے عہدہ دار فوج عدالت دیوانی کا محضر۔ کوتوالی کا انسپکٹر۔ وکیل کا محضر وغیرہ۔ جو لوگ زراعت پر قوت بسری کرتے ہوں ان میں زمیندار یا محال پانے والے اور حقیقی کاشتکار یا محال ادا کرنے والے وغیرہ کی تمیز و تفریق کی جائے جہاں کوئی شخص اپنی ارہنی کا کوئی حصہ کاشت کرتا ہو اور کچھ حصہ منافع پر دوسرے کو دیتا ہو تو اس کو خانہ ۹ میں کاشتکار اور خانہ ۱۰ میں زمیندار لکھنا چاہئے بشرطیکہ وہ اپنی آمدنی کا بڑا حصہ اس زمین سے حاصل کرتا ہو جس کی وہ کاشت کرتا ہے ورنہ بالکس متعامی حالات کی مناسبت سے مزارعین کو حسب ذیل سات طبقوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اور ان کے لئے خاص اصطلاحیں مقرر کی گئی تھیں اور شمار کنندوں کو ہدایت دی گئی تھی کہ تختہ شمار میں صحیح اصطلاح درج کریں۔

اصطلاح

تعریف

- (۱) جاگیردار اور انعام دار وغیرہ جو کچھ محال ادا نہیں کرتے لیکن ذات سے کاشت کرتے ہیں۔
- (۲) پٹہ دار یا منقطعہ دار یا جاگیردار جو مقررہ محال داخل کے ذات سے کاشت کرتے ہیں۔
- (۳) وہ اسامی جو پٹہ دار کی زمین لگان ادا کر کے کاشت کرتے ہیں
- (۴) وہ شخص جو کسی آسامی سے زمین لے کر کاشت کرتا ہے۔
- (۵) جاگیردار و انعامدار وغیرہ جو کوئی محال ادا نہیں کرتے اور دوسروں کو زمین کاشت کے لئے دیتے ہیں۔
- (۶) جاگیردار پٹہ دار وغیرہ جو مقررہ پن ادا کر کے کاشت کیلئے زمین دوسروں کو پن سے دیتے ہیں۔
- (۷) اسامی جو شخص ثالث کو زمین کاشت کیلئے دیتا ہے۔

معانی کاشتکار

مالگزار کاشتکار

اسامی کاشتکار

شکسی اسامی

مضافی دار وغیرہ کاشتکار

مالگزار غیر کاشتکار

اسامی غیر کاشتکار

باغبان اور خاص قسم کی پیداوار (مثلاً پان۔ ناریل وغیرہ) بونے والوں کو ملحدہ درج کرنا چاہئے جن اشخاص کی آمدنی قصبات میں گرایہ مکانات یا گرایہ زمین سے حاصل ہوتی ہے اسکا امتیاز ان اشخاص سے ہونا چاہئے جن کی آمدنی زراعتی زمینات سے ہوتی ہے۔

۲۷۱۔ طریقہ درجہ بندی۔ ۱۸۹۱ء اور ۱۹۰۱ء میں سرجے۔ ۱ سے ۱۰ میں کے طریقہ درجہ بندی کا اتباع کیا گیا تھا۔ یہ طریقہ نہایت پیچیدہ تھا اور اس کی رو سے تمام پیشوں کو (۱) اہم طبقوں۔ ۲۴ ذیلی طبقوں ۷۹ درجوں اور ۵۲۰ زمروں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ چونکہ اس کی تکمیل وقت طلب تھی اور مرتب کنندگان اعداد کے لئے سخت غلطیوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ تھا۔ اسلئے ۱۹۱۱ء میں ایک نہایت معقول اور مختصر طریقہ درجہ بندی اختیار کیا گیا جو ایک فرانسیسی ماہر اعداد و شمار ڈاکٹر جاکوس برٹمان کے ایجاد کردہ طریقہ پر مبنی تھا۔ وہی طریقہ موقع حالہ میں بھی بعض ترمیمات کیساتھ اختیار کیا گیا ہے۔ اسکے لحاظ سے تمام پیشے ۴ طبقوں ۱۲ ذیلی طبقوں۔ ۵۶ درجوں اور ۱۹۱ زمروں میں حسب تفصیل ذیل تقسیم پاتے ہیں۔

طبقہ	ذیلی طبقہ	درجہ	زمرہ
(۱) اہل، خام مال کی پیداوار	اول۔ استفادہ وراثت مکانات	۱ تا ۲	۱۸ تا ۱۹
	دوم۔ استفادہ فلزات	۳ تا ۵	۲۰ تا ۲۹
(۲) تجارتی و سرکاری اشیاء، مادی	سوم۔ صنعت و حرفت	۶ تا ۱۸	۳۰ تا ۳۵
	چہارم۔ ذرائع حمل و نقل	۱۹ تا ۲۳	۳۶ تا ۴۰
(۳) انتظامات عامہ و فنونِ حیرت	پنجم۔ تجارت	۲۴ تا ۳۰	۴۱ تا ۴۵
	ششم۔ معاشکاری	۳۱ تا ۴۰	۴۶ تا ۵۵
	ہفتم۔ معلومات عامہ	۴۱ تا ۴۵	۵۶ تا ۶۱
(۴) متفرقات	ہشتم۔ علوم و فنون	۴۶ تا ۵۰	۶۲ تا ۶۵
	نہم۔ ذاتی آمدنی پر مبنی برکات	۵۱ تا ۵۲	۶۶ تا ۷۰
	دہم۔ ملازمت خانگی	۵۳ تا ۵۴	۷۱ تا ۷۵
	یازدہم۔ غیر کافی مراعات	۵۵ تا ۵۶	۷۶ تا ۸۰
	دوازدہم۔ غیر بار آور	۵۷ تا ۵۸	۸۱ تا ۸۵

۲۷۲۔ اصول درجہ بندی مختلف زمروں کے تحت پیشوں کی درجہ بندی کرنے میں جو اہم اصول مد نظر رکھے گئے ہیں انکے بیان کشن صاحب مردم شماری ہند اپنے نوٹ میں اس طرح کرتے ہیں:۔
 فل (۱) جب ایک شخص بناتا اور بیچتا ہو تو اس کی درجہ بندی بطور بنانے والے کے کیجاتی ہے اسی اصول پر جب کوئی شخص کوئی مادہ زمین سے نکالتا ہے جیسے شورا۔ گندم۔ کاربوئیٹ سوڈا وغیرہ اور اس کو صاف بھی کرتا ہے تو اس کو ذیلی طبقہ نمبر (۲) استفادہ فلزات کے تحت درج کیا جائیگا نہ کہ ذیلی طبقہ سوم صنعت و حرفت کے تحت۔ فل (۲) صنعتی اور تجارتی پیشے (۲) اہم مذاہنوں کے تحت

(الف) بلحاظ اس مادہ کے جس سے ال تیار کیا جاتا ہے (ب) باعتبار اس کے استعمال کے تقسیم کئے گئے ہیں۔

بطور قاعدہ کے پہلا عنوان ان اشیاء کی تیاری اور فروخت کے لئے مختص ہے جسکا استعمال ابھی معین نہیں ہوا اسکے اندر وہ خاص چیزیں ہی داخل ہیں جن کے لئے کوئی مناسب مرقعی دوسرے عنوان کے تحت نہیں ہے مثلاً جوتے بنانے والے دوسرے عنوان کے تحت (درجہ ۱۳ زمرہ ۷۸ میں) شامل ہیں رتومشک بزمین چرمی صندوق اور اسی طرح کی چیزیں بنانے والے پہلے عنوان کے تحت (درجہ ۷۸ زمرہ ۴۰ میں) داخل ہیں (۳) جو اشخاص ریل گاڑیوں کے کارخانوں میں نوکریں ان کو بجائے درجہ ۱۲ تعمیر ذرائع نقل و حمل کے درجہ ۳۳ نقل و حمل ذریعہ ریل زمرہ ۱۸ میں درج کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ کارخانے اس ملک میں ریلوے کے تحت کام کرتے ہیں۔ ریلوے کے گاڑیوں اور تھیلوں کی تیاری و ترمیم حکامان ریلوے کے کام کا جزو و لا ینفک ہے۔ ریلوے پولیس اور ریلوے ڈاکٹروں کی درجہ بندی زمرہ ۱۵۹ "پولس" اور زمرہ ۱۷۱ "ہر قسم کے طبی کام کرنے والے" کے تحت کی گئی ہے۔ اس واسطے کہ ایسے ملازمین کے ابتدائی فرائض ایک صورت میں جو ان کے کام کا انسداد اور ان کی شراغ براری ہے اور دوسری صورت میں مرض کا ازالہ کرنا ہے۔ یہ امر کہ انکی تنخواہ ریلوے سے حاصل ہوتی ہے نص ایک امر مانجی ہے جس سے پیشے کی نوعیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

(۴) ایک عام قاعدہ کے طور پر جہاں کہیں کسی شخص کا ذاتی پیشہ ایسا ہے کہ اسکے لئے خاص تنایم کی ضرورت ہے جیسے کہ ڈاکٹر۔ انجینیر۔ سروریر وغیرہ تو اس کو اسی عنوان کے تحت درج کیا گیا ہے جو اس پیشہ کے لئے مختص ہے جن صورتوں میں کہ پیشہ ایسا ہو کہ اس میں مزینتھیں کی ضرورت ہو تو اس زمرے کی ذیلی تقسیم کی گئی ہے۔ اس طرح ہر ایک بحری انجینیر کی دریا کے سروریر سے تفریق و تمیز کی گئی ہے۔ ایسے ملازمین ہر کار جن کا پیشہ کسی دوسرے درجہ کے تحت داخل ہوتا ہو (مثلاً ڈاکٹر۔ پادری۔ پروفیسر۔ سررشتہ جات۔ ٹیہ جنگلات۔ بندوبست اور ریلوے کے عہدہ دار اور دوسرے اعلیٰ) تو وہ اسی زمرے کے تحت درج کئے گئے ہیں اور زمرہ (۱۶۱) درجہ (۴۵) "انتظامات مامہ" کے تحت نہیں درج کئے گئے۔ مہرکاری جو ان اور چوپڑی جو علمہ ہائے تذکرہ صدر کے علاوہ ہیں وہ اس زمرہ میں شامل کئے گئے ہیں اور زمرہ (۱۱۷) باربر وار دہرکارہ کے تحت درج نہیں کئے گئے۔

۲۴۳۔ تغیرات درجہ بندی از ۱۹۱۱ء۔ اصول ہائے مندرجہ بالا کے منظر ۱۹۱۱ء کی نظم میں بعض تغیرات کی ضرورت لاحق ہوئی ۱۹۱۱ء میں (۵۵) درجہ اور ۱۶۹ زمرے تھے۔ اب ان کو وسیع کر کے ۵۶ درجے اور ۱۹۱ زمرے قرار دئے گئے ہیں۔ درجوں کی تعداد میں تفاوت پیدا ہونے کے

اسباب یہ ہیں کہ (۱) تین نئے درجے داخل کئے گئے ہیں یعنی نقل و حمل بندہ ہوا۔ ۳۴م افواج ہوائی ۵۶ اور ۵۷ دیگر غیر زمین اور غیر بار آور صنائع۔ (۲) اور درجہ ۱۸ صنعت اسباب نقیش کا اضماع درجہ ۱۹ صنعت متعلقہ مادہ ہائے ناکارہ "تحت عنوان" دیگر متفرق غیر زمین صنائع کے ساتھ مل میں آیا ہے اور درجہ ۲۰ تجارت مادہ ہائے ناکارہ کو درجہ ۱۹م تجارت اقسام دیگر تحت عنوان تجارت اقسام دیگر میں شریک کر دیا گیا ہے۔

درجہ بندی کو زیادہ منقول اور صحیح بنانے کے لئے بعض پیشے ایک درجے سے دوسرے درجہ میں منتقل کئے گئے ہیں مثلاً سور کے بالوں کا کام کرنے والے برش بنانے والے پروں کا کام کرنیوالے درجہ ۶ صنائع بافندگی سے منتقل کر کے درجہ ۷ چرم کھال اور عالم حیوانات کے سخت مادے کے سخت داخل کئے گئے ہیں۔ چھپر چھانے والوں کو درجہ ۱۵ صنائع تعمیر سے خارج کر کے درجہ ۸ صنائع چوبیس میں شامل کیا گیا ہے۔ کالج کی چوڑیاں اور سینکے بنانے والے درجہ ۱۸ صنائع اسباب نقیش سے علاحدہ کر کے درجہ ۱۰ غذیات کے تحت منتقل کئے گئے ہیں۔ اخبارات کے مدیر اور مجلہ نگار درجہ ۱۸ سے خارج کر کے درجہ ۵ علوم فنون و سائنس میں شامل کئے گئے ہیں۔

نٹ۔ بازیگر منجم در حال وغیرہ قدیم درجہ ۴۱ تجارت اقسام دیگر سے نکال کر درجہ ۵ میں جگہ کئے گئے تھے۔
 زمروں کی تعداد میں جو تفاوت پیدا ہوا ہے اس کا سبب زیادہ تر یہ ہے کہ ۱۹۱۱ء کے بعض زمرے زیادہ صحیح درجہ بندی کی غرض سے از سر نو تقسیم کئے گئے ہیں۔ اس طرح پر ۱۹۱۹ء کا زمرہ ۴ "کھیت کے ملازم اور مزدور" اب زمرہ ۴۴ "زراعتی ملازم" اور زمرہ ۴۵ "کھیت کے مزدور" منقسم کیا گیا ہے۔ دہلہ گزشتہ کا زمرہ (۱۳) چھوٹے حیوانات کی پرورش کوڑا کر دوزمرے (۱۵) پرندے شہد کی مکھیاں وغیرہ اور زمرہ (۱۶) ریشم کے کیڑے، گردے گئے ہیں۔ جدید زمرے اشخاص ذیل کے لئے پہلی مرتبہ قائم کئے گئے ہیں۔ (۱) اشخاص جو موٹر کی گاڑیاں یا سیکلوں کے بنانے جانے یا درست کرنے والے ہیں زمرہ (۹۰) (۲) قوت سیکانی سے چلنے والی گاڑیوں (شیر) ٹراموے کے انجینر مین اور ملازمین (باستثناء ملازمین ذاتی) زمرہ (۱۱۳) (۳) میکینیکی نقل و حمل۔ موٹر۔ سائیکل وغیرہ کے بیچنے والے اور کرایہ پر چلانے والے زمرہ (۱۴۴) (۴) خانگی موٹر چلانے والے اور صاف کرنے والے زمرہ (۱۸۳) مزدوروں کی حالت اور نقل و حرکت کے متعلق جو روز افزوں ترقی پیدا ہو رہی ہے اس کا اظہار (۳) جدید مزدوروں کے قیام سے ہوتا ہے۔ ۱۰۶۔
 گودیوں اور جہاز ٹھہرنے کے مقامات کے مزدور۔ ۱۰۹۔ گودیوں یا گھاٹوں۔ ندیوں۔ دریاؤں

ادبندوں کی تعمیر اور نگہداشت کے مزدور۔ اور ۱۲ سڑک اور پل پر کام کرنے والے مزدور۔ انہیں کاموں پر لگے ہوئے دوسرے لوگ علاحدہ زمروں میں درج کئے گئے ہیں۔

۲۷۴۔ حوالہ اعداد و شمار پیشوں کے متعلق جو اعداد و شمار طریقہ ہائے مندرجہ بالا پر حاصل ہوئے وہ امپیریل ٹیل نمبر ۱ تا ۲۱ میں شائع کئے گئے ہیں۔ ٹیل نمبر ۱۸ ایک عام تختہ ہے جس میں ہر ضلع اور بلکہ کے متعلق ان اشخاص کی تعداد جو ہر پیشہ پر قوت بسری کرتے ہیں بلحاظ تقسیم دکھائی گئی ہے اور ہر پیشہ کے تحت ان اشخاص کی تعداد بھی ظاہر کی گئی ہے جو جزو زراعتی آمدنی پر بسر کرتے ہیں اس ٹیل میں الفاظ جزو زراعت کرنے والے کا اطلاق صرف انہیں افراد پر کیا گیا ہے جن کا ذیلی پیشہ زمرہ ۲۷۳ و ۲۷۴ کے تحت داخل ہوتا ہے۔ ٹیل ۱۸ میں زراعت پیشہ لوگوں کا ذیلی پیشہ تین عنوانوں میں حاصل لینے والے محال ادا کرنے والے۔ اور زراعتی مزدور کے تحت درج کیا گیا ہے۔ ٹیل ۱۹ میں بعض مخلوط پیشوں کے متعلق ان اشخاص کی تعداد درج کی گئی ہے جنہوں نے ہر پیشہ کو (الف) معظم اور (ب) ذیلی ذریعہ سناش درج کر لیا ہے۔ ٹیل نمبر ۲۰ میں ہر پیشہ پر بسر کرنے والوں کی تعداد بلحاظ مذہب ظاہر کی گئی ہے اسکے دو حصہ میں حصہ اول میں کل ملک سرکار عالی کی تفصیل اور حصہ دوم میں بلکہ حیدر آباد کے متعلق مثلاً تفصیل درج کی گئی ہے۔ ٹیل ۲۱ میں پیشوں کی تفصیل بلحاظ مخصوص ذاتوں قوموں اور نسلوں کے دکھائی گئی ہے۔ ان ضخیم ٹیلوں کے نمایاں پہلو ابتدائی (۹) تختہ جات ضخیمہ لمختہ باب ہذا میں دکھائے گئے ہیں ان کے منجملہ

تختہ اول میں کل آبادی کی تقسیم بلحاظ پیشہ دکھائی گئی ہے۔

تختہ دوم میں خطہ ہائے قدرتی کی آبادی کی تقسیم بلحاظ پیشہ دکھائی گئی ہے۔

تختہ سوم میں زراعتی صنعتی۔ تجارتی فنی اور دیگر پیشوں والی آبادی کی تقسیم خطہ ہائے قدرتی اور اضلاع کے لحاظ سے ظاہر کی گئی ہے۔

تختہ چارم اور پنجم میں زراعت کیساتھ مشترک پیشے دکھائے گئے ہیں جہاں زراعت ذیلی پیشہ (ٹیل ۴) یا معظم پیشہ (ٹیل ۵) ہے۔

تختہ ششم میں اثاثہ کا پیشہ بلحاظ ذیلی طبقوں۔ مخصوص درجوں اور زمروں کے ظاہر کیا گیا ہے۔ تختہ ہفتم میں مخصوص پیشوں کے لحاظ سے سن ۱۹۰۱ء۔ ۱۹۱۱ء و ۱۹۲۱ء کے اعداد متناہہ درج کئے گئے ہیں۔

تختہ ہشتم میں بعض مخصوص ذاتوں کے پیشے درج کئے گئے ہیں اور ہر پیشے کے لحاظ سے بالذات

کام کرنیوالی اثاث کا تناسب ذکر کیا تھا دکھایا گیا ہے۔
تختہ نمبر میں ان اشخاص کی تفصیل درج کی گئی ہے جو بموجب اطلاع محکمہ جات متعلقہ سرشتہ
ریلوے۔ آبپاشی۔ پٹہ اور تار میں ملازم ہیں۔

۲۷۵۔ مخصوص صنعتی مردم شماری ۱۹۱۱ء کی طرح دہلیہ حالیہ میں بھی صنعتی کارخانہ جات کی مردم شماری
زیادہ صراحت اور تحقیق کے ساتھ کی گئی ہے۔ اس خاص مردم شماری کا بیان باب ہذا کے حصہ دوم میں
کیا جائیگا۔

۲۷۶۔ عام تقسیم آبادی بلحاظ پیشہ جات۔ تختہ حاشیہ میں چار اہم طبقوں کے لحاظ سے پیشوں
کے حقیقی اور تناسبہ اعداد درج کئے گئے ہیں اور ۱۹۱۱ء کے مماثلہ اعداد کے ساتھ حالیہ تناسبہ اعداد

طبقہ	میزان	حالیہ تعداد	۱۹۱۱ء کی تعداد
(الف) اقامت گاہ دار	۶۹۴۶۹۱۳	۵۶	۶۳
(ب) تیار کردہ برائی یا جاک	۳۱۲۳۶۱۶	۳۵	۲۳
(ج) انتظامات عامہ و فنون	۷۶۳۰۹۲	۶	۶
(د) مستقرات	۱۶۳۷۱۴۹	۱۳	۸

کا مقابل کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ کم
خواجگہ کثیرہ کی بسبر برد کا انحصار زراعت اور اُسی کے
مماثلہ پیشوں پر ہے۔ لیکن اس طرح پر بسبر کرنیوالے
اشخاص کا تناسب بقدر، فیصد گھٹ گیا ہے جس کی
وجہ بلاشبہ موسمی انقلابات ہیں جو اس دورہ سالہ دوران
میں واقع ہوتے رہے۔ اسکے برخلاف جو لوگ مادی اشیاء کی تیاری اور اُس کی فراہمی پر بسبر برد
کرتے تھے انکی تعداد بقدر ۲ فیصد بڑھ گئی ہے اور متفرق پیشے والے بقدر ۵ فیصد ترقی کر گئے ہیں۔

۲۷۷۔ تقابل بلحاظ تقسیم پیشہ جات بابہ ۱۹۱۱ء۔ تختہ مندرجہ حاشیہ سے ظاہر ہوگا کہ ۱۹۱۱ء
کے مقابلہ میں پیشہ داری تقسیم کیں بعض تغیرات رونما

پیشہ داری تقسیم بلحاظ فی ہزار نفوس آبادی	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء
(۱) زراعت وغیرہ	۶۳۷	۵۵۵
(۲) فلزات	۱	۱
(۳) صنعت و حرفت	۱۳۸	۱۳۸
(۴) نقل و حمل	۱۶	۱۶
(۵) تجارت	۹۸	۹۸
(۶) عسکر عامہ	۱۸	۱۸
(۷) انتظامات عامہ	۲۷	۲۷
(۸) فنون	۱۶	۱۶
(۹) مستغنی و آسودہ	۲	۲
(۱۰) ملازمت خانگی	۳۲	۲۸
(۱۱) غنیمتیں	۲۹	۷۶
(۱۲) غیر بار آور	۲۰	۲۵

ہوئے ہیں۔ زراعت میں ۲۷ فی ہزار سے زیادہ
انخطاط ہوا ہے "صنعت و حرفت" میں بقدر ۲ فی ہزار
اور ملازمت خانگی میں بقدر ۳۲ فی ہزار کے کمی ہوئی
ہے اسکے برخلاف دوسرے عنوانوں کے تحت
ترقی ظاہر ہوئی ہے باستثناء "معدنیات و فنون"
اور ذاتی آمدنی پر بسبر کرنیوالے اشخاص کے جو اپنی
حالت پر قائم ہیں غیر زمین پیشوں کے تحت جو اضافہ
ہوا ہے وہ ۵۵ فیصد ہے جس کی وجہ غالباً شمار کنندگی

غفلت و لاپرواہی ہے جو شمار شدہ اشخاص کے حقیقی پیشوں کے معلوم کرنے میں برتی گئی کیونکہ یہ عنوان ایسے پیشوں کے لئے جن کی فوراً درج بندی نہ ہو سکتی ہو ایک آسان لمبا و ماویٰ ہے۔ عنوانات کے تحت جو اضافے ہوئے ہیں وہ بہت نہیں ہیں اور تجارت کے تحت ۱۳ فی ہزار سے لیکر انتظامات عامہ کے تحت ایک فی ہزار تک متفاوت ہیں۔

۲۷۸۔ بحث مزید متعلقہ اعداد و شمار پیشہ جات۔ اب پیشہ کے اعداد و شمار کے متعلق لمبا و طبقہ ہائے ذیلی و درجات خاص ایک مختصر بیان درج کیا جاتا ہے۔ اس کا اعادہ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر برٹیلان کے طبقہ (الف) مال خام کی پیداوار میں دو ذیلی طبقے شامل ہیں (۱) استفادہ حیوانات و نباتات (۲) استفادہ فلزات۔ پہلا ذیلی طبقہ مزید دو درجوں میں منقسم ہے (۱) چراگاہ اور زراعت (۲) ماہی گیری اور شکار۔ (۲) ذیلی طبقہ (۳) درجوں میں منقسم ہے (۱) معادن (۲) سنگ خارا کے معادن (۳) نمک وغیرہ۔ اب ہم پہلے درج کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

۲۷۹۔ طبقہ الف۔ ذیلی طبقہ (۱) درجہ (۱) چراگاہ و زراعت۔ یہ ایک نہایت اہم درجہ ہے اور کل آبادی کے ہر دس ہزار نفوس کے منجملہ ۸۴۴۵ اشخاص اس درجے کے تحت آنے والے ۱۶ زمروں کے متعلقہ پیشوں کے ذریعے سے سربرگ کرتے ہیں۔ ان پیشوں پر بس کر کے والے نفوس کی جملہ تعداد از روئے مردم شماری حالیہ ۶۷۹۶۶۸ ہے اور مردم شماری سال ۱۹۱۱ء میں ۲۷۸۸۲۹ تھی گویا دو سالہ دوران میں فیصد ۸ کی کمی ہوئی ہے اس درجہ کے تقریباً کل ذیلی درجوں میں کمی آئی ہے۔ یہاں یہ بیان کر دیا جاسکتا ہے کہ اس درجہ کے ذیلی درجے میں جتنے منجملہ ”معمولی زراعت“ نہایت اہم ہے کیونکہ اس درجہ کے تحت آئیو اے اشخاص میں فیصد ۹۰ اس سے تعلق رکھتے ہیں۔

اس ذیلی درجہ کے حسب صراحت حاشیہ (۵) زمرے ہیں اور جو لوگ اس پر بس کر کے والے

زمرہ	تعداد اشخاص جن کے سرگزشتہ سال		فیصدی تغا
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	
(۱) اندامی تریک کھان کی آمدنی	۷۶۱۶۱۴	۷۳۱۸۰۳	۴۷
(۲) موٹی ہزارین	۳۶۰۷۲۶	۳۶۸۹۵۰	۱۱
(۳) نامہ بین خطیں جائداد دار خفی	۳۳۲۰۲	۳۳۵۴۰	۴
(۴) کھیت کے ملازمین	۱۷۶۳۵۶۳	۲۷۸۸۶۱۲	۳۶
(۵) کھیت کے مزدور	۶۷۱۹۵۰۵	۷۶۱۹۵۰۵	۱۹

ہیں ان میں فیصد ۹ کی کمی آئی ہے۔ اس ذیلی درجہ کا وہ زمرہ جس میں کچھ اضافہ رونما ہوا وہ تحصیل پانیوالوں کہے۔ سب سے زیادہ کمی مجموعی طور پر کھیت کے ملازمین اور کھیت کے مزدوروں میں لی ہے۔ ان لوگوں میں ہمیشہ امراض و بائیہ اور قحط کا بہت زیادہ اثر ہوتا ہے اور سابقہ وہ سالہ دوران کے ایسے نامساعد حالات نظر آئے جو عظیم انحطاط کا

باعث ہوئے ہیں محال پانے والوں کی تعداد کا اضافہ ایسی حالت میں کہ دوسرے عنوانات کے تحت ہر ایک میں اخطا رونما ہوا ہے۔ اس بات کو ثابت کرنا ہے کہ نہ صرف مزارعین کے ہاتھ سے بلکہ مالکان اور اخی کے ہاتھ سے بھی زمین بھلتی جا رہی ہے اور محض محال پانے والوں کے ہاتھوں میں آتی جا رہی ہے۔

اس درجہ کے دوسرے ذیلی درجے میں یعنی خاص پیداوار اگانے والے اور قابل فروخت باغبانی کرنیوالوں کے ”دوسرے“ (۶ اور ۷) میں جنہیں سے اول الذکر کی جو باغات ’سے متعلق ہے یہاں صراحت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ملک سرکار عالی میں چارہ کافی وغیرہ کے باغ کہیں نہیں ہیں۔ موخر الذکر (۷) ثمرہ وغیرہ پیدا کرنیوالوں سے متعلق ہے۔ ۱۹۱۱ء میں اس ذیلی درجہ کے تحت صرف ۲۲۸۰۴ اشخاص درج ہوئے تھے لیکن اب اس عنوان کے تحت ۵۰۱۸۳ اشخاص قلمبند ہوئے ہیں یا بالفاظ دیگر اس دو سالہ دوران میں بیوہ بچوں۔ ترکاری۔ انگور۔ پان اور پاری وغیرہ اگانے والے بقدر ۱۲۰ فیصد بڑھ گئے ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ اس دوران میں معمولی زراعت سے باغبانی زیادہ مکر سبز رہی ہے۔

تیسرے ذیلی درجے یعنی علم کاشت جنگلات میں تین زمرے ہیں (۱۰ تا ۱۱) جنکے منجملہ صرف ایک (لکڑی کاٹنے والے۔ ایندھن۔ کتھار۔ ربوہ عینہ۔ جمع کرنیوالے اور کوئلہ جلانیوالے) کے ذکر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس زمرے میں ۶۰۶۴۱ نفوس ہیں اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں (۴۰۹۰۵) نفوس تھے۔ گویا ان پیشوں کے انجام دینے والوں میں فیصدی ۴۸ اشخاص کی زیادتی ہوئی ہے۔

چوتھے ذیلی درجے (پرورش مویشی)

زمرہ	تعداد اشخاص برسرکٹگان		فیصدی تغاوت
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	
(۱) اصل اور عاقل کی کشتی کرنا والے	۲۶۹۹۹	۲۲۳۱۸	۳۴ -
(۲) چھوٹے جانور کی کشتی کرنا والے	۵۲۶۳۲	۱۰۹۰۳۹	۵۲ -
(۳) گھوڑے اور بکری کشتی کرنا والے	۱۵۵۱	۴۱۳	۲۶۶ -
(۴) بکریاں اور گائے وغیرہ	۳۳۴۳۳	۲۴۵۱۵	۲ -
میزان درج ذیلی	۵۱۶۳۲۵	۵۹۶۶۲۸	۱۴ -

میں حسب صراحت حاشیہ ۴ زمرے ہیں (۱۱ تا ۱۴) جن میں سے صرف ایک کی تعداد میں اضافہ پیدا ہوا ہے۔

اسی درجہ کی آخری قسم یعنی ”چھوٹے جانوروں کی پرورش“ کی دس ہزار نفوس آبادی

صرف ایک شخص کا ذریعہ معاش ہے اور اسی درجہ سے ملک سرکار عالی میں اس کی اہمیت بہت کم ہے۔ ۲۸۰۔ ذیلی طبقہ اول۔ (درجہ ۱۲)۔ ذیلی طبقہ (۱) کا درجہ (۲) ماہی گیری اور شکار سے متعلق ہے (زمرہ ۱۸ و ۱۷) جو لوگ ماہی گیری میں مصروف ہیں ان میں بقدر ۲۷ فیصد اضافہ ہوا ہے اور جن کا

ذریعہ معاش شکار ہے ان میں بقدر ۹ فیصد پیشی ہوئی ہے۔ پس جن لوگوں نے ماہی گیری اور شکار کو اپنا پیشہ قرار دیا ہے انکی تعداد اس وہ سالہ دوران میں ۲۲ فیصد ترقی کر گئی ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ موسمی انقلابات نے معمولی مزارعین اور زراعتی مزدوروں کو اس قسم کے کام جیسے لکڑی کاٹنے، مچھلی پکڑنے، شکار کرنیکی جانب مائل کر لیا ہوگا۔ اور یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ان پیشوں کے تحت اضافہ اور مزارعین اور زراعتی مزدوروں میں انخطاط پیدا ہوا ہے۔ مجموعی طور پر ذیلی درجہ (۱) "استعداد حیوانات و نباتات کے تحت داخل ہونے والے پیشے انجام دینے والوں میں ۱۰ فیصد انخطاط ہوا ہے۔

۲۸۱۔ زراعت کے ساتھ مشترک پیشے۔ اپریل، مئی، میں ہر پیشے کے متعلق ان اشخاص کی تعداد درج کی گئی ہے جو کسی نہ کسی طرح کے زراعتی کاروبار بطور ذیلی ذریعہ معاش کے انجام دیتے ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (۴) ملحقہ باب ہذا میں انھیں صورتوں کے متناسب اعداد درج کئے گئے ہیں۔ اپریل، مئی، میں بعض اہم عنوانات کے تحت ان ذیلی پیشوں کی تفصیل درج کی گئی ہے جو مختلف اقسام کے زراعتی پیشے کرنے والے انجام دیتے ہیں۔ تختہ ضمیمہ نشان (۵) میں انھیں اعداد و شمار کو متناسب اعداد میں تحویل کیا گیا ہے۔ یہاں یہ بیان قابل ذکر ہے کہ یہ دونوں تختہ جات ضمیمہ بالذات کام کرنے والوں سے متعلق ہیں۔

صرف ایسے بالذات کام کرنیوالے لئے جائیں جو زراعت کو بطور ذیلی پیشے کے انجام دیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ حاشیہ غیر زراعتی پیشے انجام دینے والے بھی زراعت کی جانب بطور ذیلی ذیلی معاش کے مائل ہیں۔ اس تختہ سے جس میں بلحاظ خطہ ہائے قدرتی تفصیلات درج ہیں ترشح ہوتا ہے کہ

خاص پیداوار لگانے والے جو ایک حیثیت سے بلاشبہ زراعت پیشہ ہیں عام زراعت کی جانب بطور ایک زائد ذریعہ معاش کے زیادہ مائل ہیں۔ انکے بعد ان میں کا درجہ ہے جو زراعت میں اپنی آمدنی کے اضافہ کی صورت پاتے ہیں۔ جو لوگ اپنی آمدنی پر بسر کرتے ہیں اور جو مہدنیات کے کاروبار میں مصروف ہیں زراعت سے امداد حاصل کرنے پر سب سے کم مائل ہیں۔ مندرجہ حاشیہ چار مثالوں میں پرورش مویشی صنعت معرفت

غیر زراعتی پیشے			
بلوہ	ملکانہ	مرہٹواری	فی ہزار آبادی ان اشخاص کا تناسب جو جزو زراعت پیشہ ہیں۔
۱۳۱	۱۲	۱۴۹	خاص پیداوار لگانے والے
۳۲	۲۲	۳۱	پرورش مویشی
۴۲	۳۰	۶۲	ماہی گیری اور شکار
۳۳	۴۰	۱۸	صنعت و حرفت
۴۰	۳۸	۴۳	تجارت
۳۲	۱۵	۴۳	مسا کر عمارت
۴۴	۵۰	۳۴	انخطاطات عامہ
۴۸	۵۵	۳۶	معلوم دشمن

ہو گئے اور اب انکی تعداد ۱۵۴۵ ہے جسکے منجملہ ۱۵۰۵ اشخاص ضلع درگنل کے مساوی زغال سے پرورش پاتے ہیں۔ اسکے مقابلہ میں ۱۹۱۱ء میں ۱۱۵۵۰ تھے۔ اس دو سالہ دوران میں بٹی کے مساوی طلباء بند کر دئے گئے مجموعی طور پر اس ذیلی درجہ کے تحت آئینوالے پیشوں کے انجام دینے والوں میں فیصد ۳۱ نفوس کا اضافہ ہوا ہے۔

طبقہ الف کے مشمولہ دونوں ذیلی طبقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دو سالہ دوران میں ان اشخاص کی تعداد میں جو بلحاظ اپنے پیشوں کے اس طبقہ کے تحت داخل ہوتے تھے فیصد ۱۰ کا انحطاط ہوا ہے۔

۳۸ طبقہ (ب) تیاری و سربراہی اشیاء مادی۔ طبقہ میں اہم ذیلی طبقات پر مضمون ہے یعنی صنعت و حرفت (۳) نقل و حمل (۴) تجارت (۵) صنعت و حرفت میں درجات ۶ تا ۸ زمرہ جات ۲۵ تا ۳۰ شامل ہیں نقل و حمل میں درجات ۱۹ تا ۳۳ زمرہ جات ۱۰ تا ۱۲ داخل ہیں اور تجارت میں درجات ۲ تا ۲۴ اور زمرہ جات ۱۲ تا ۱۵ محدود ہیں غرضکہ اس طرح سے کم از کم ۳۵ درجے اور ۱۳ پیشہ داری زمرے طبقہ ب میں شامل ہیں اور انکے منجملہ یہاں صرف ان زمروں کا بیان ممکن ہے جو زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔

۳۸- ذیلی طبقہ سوم صنعت و حرفت۔ جو اشخاص صنعتی و حرفتی پیشوں پر بسر اوقات کرتے ہیں انکی تعداد ۱۹۱۱ء کے ۳۳۲۰۷ سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں ۳۰۸۷۱ ہو گئی ہے یا بالفاظ دیگر اس دو سالہ دوران میں ۹ فیصد انحطاط ہو گیا۔ صنعتی و حرفتی پیشوں پر بسر کرنے والوں اور حقیقی

بالذات کام کرنے والوں کی تعداد	صنعتی و حرفتی آبادی کے دس ہزار نمبر کے منجملہ اشخاص کی تعداد	پرورش پانچوالے نفوس	بالذات کام کرنے والے (حقیقی کام کرنے والے)
۲۵۴	۲۵۶	۲۵۶	۲۵۴
۱۴	۱۶	۱۶	۱۴
۱۰۰	۹۸	۹۸	۱۰۰
۴۹	۵۲	۵۲	۴۹
۶۲	۶۶	۶۶	۶۲
۱۰	۱۳	۱۳	۱۰
۶۲	۶۰	۶۰	۶۲
۳۲۲	۳۱۶	۳۱۶	۳۲۲
۵۶	۵۳	۵۳	۵۶
۵۹	۶۶	۶۶	۵۹

صنائع متذکرہ بالا کے صنائع متعلقہ چرم و کھال، فلزات، خیریات اور کیمیائی پیداوار میں حقیقی کام کرنے والوں کے تناسب سے پرورش پانچوالوں کا تناسب بہت بڑھا ہوا ہے۔

مردم شماری حالیہ میں ان پیشوں کے منجملہ زیادہ اہم پیشے انجام دینے والے اشخاص کی تعدادیں
 بمقابلہ مردم شماری سابقہ جو تغیرات رونما ہوئے ہیں ان کا اب ذکر کیا جاتا ہے۔ صنائع بافندگی
 میں مجموعی طور پر فیصد ۵۰ کا انحصار ہوا ہے جو بلاشبہ خرابی موسم اور اشاعت امراض وبائیہ کے سبب
 ہے جو اشخاص روئی کے ہوئے نکالنے، صاف کرنے اور گٹھے باندھنے میں مصروف ہیں انکی تعداد میں
 سب سے زیادہ کمی (۵۰ فیصد) آئی ہے۔ اور جو لوگ کاتنے کلف لگانے اور بننے میں مصروف ہیں
 انکی تعداد میں ایک خفیف کمی (۱۰ فیصد) ہوئی ہے۔ اُن دھنسنے اور کاتنے میں (۲۲) فیصد کی
 حد تک اور ریشم کی بافندگی میں ۳۳ فیصد تک کمی ہوئی ہے۔ اُردنی صنعتیں جو دیر طلب اور گراں
 لاگت ویسی طریقوں سے تیار ہوتی ہیں وہ کلوں کے بنے ہوئے غیر مالک کے سامان کے مقابلہ میں
 سرسبز نہیں ہو سکتیں۔ بد مہنگام سالوں میں عموماً ریشمی کپڑے کی مانگ زیادہ نہیں ہوتی اور اس بات
 کے مد نظر کہ یہ وہ سالہ مدت مختلف حیثیتوں سے بد نصیب رہی ہے یہ کوئی تعجب خیز امر نہیں ہے کہ اس
 صنعت میں اس قدر انحصار ہوا ہے۔ رنگنے، صاف کرنے، چھاپے اور ریشہ دار اشیاء کے تیار
 کرنے اور جگہوں کے کام بمقابلہ سابق اب ایک کثیر تعداد کو مصروف بکار رکھتے ہیں اور حقیقت یہ
 ہے کہ صرف یہی پیشے میں جن میں عنوان بافندگی کے تحت تابعین کی تعداد میں اضافہ رونما ہوا ہے۔
 ۲۸۵۔ صنائع متعلقہ ملبوسات۔ یہ صنعت جس میں صنعتی و حرفتی آبادی کا ایک حصہ غالب
 مصروف ہے بقدر (۱۲) فیصد انحصار ظاہر کرتی ہے جسکے باعث بلاشبہ وہی اسباب میں جن کی وجہ
 سے ریشہ بانی میں کمی رونما ہوئی ہے۔ صنائع تعمیر و اغذیہ میں بھی علی الترتیب (۱۹) اور (۱۴) فیصد
 کمی ہوئی ہے۔ اسکے مقابلہ میں صنائع متعلقہ چرم و کھال وغیرہ جو بینہ و خزنیات میں علی الترتیب
 بقدر ۷۷-۱۲-۹ فیصد کمی ہوئی ہے۔

۲۸۶۔ ذیلی طبقہ چھارم۔ نقل و حمل۔ پیشہ جات و صنائع متعلقہ نقل و حمل کے ذریعے قوت سہری
 کرنیوالوں کی تعداد از روئے مردم شماری حالیہ ۱۹۳۸ء اور اسکے بالمقابل ۱۹۱۱ء میں
 (۱۳۹۵۱) تھی گویا ۴۸ فیصد کمی ہوئی ہے۔ یہ زیادتی بالخصوص مالکان کشتی۔ ملاح۔ کشتی کو
 رستی سے کھینچنے والے۔ پالکی بردار و بالکین پالکی۔ ملازمین ریلوے۔ ٹپہ تار اور ٹیلیفون کے اضافہ پر
 محول کی جاسکتی ہے۔ بلاشبہ مایوس کن موسموں کی وجہ سے بہت سے بھوئی جو کھیت کی مزدوری کرتے
 تھے اپنے آبائی پیشہ کی جانب پھر مائل ہو گئے ہونگے۔ ریلوے وغیرہ کی ملازمت کی بیشی میدر آباد
 لگدک لائن کی محبوب نگر تک افتتاح کی وجہ سے ہوئی ہوگی جو اس دو سالہ دوران میں واقع ہوئی۔

۲۸۔ ذیلی طبقہ پنجم۔ تجارت۔ تجارت پر فی الوقت ۱۲،۸۹،۹۹۶ نفوس بسر کرتے ہیں۔ اور ان میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کی تعداد کے فیصد ۷۸ کی زیادتی ہوئی ہے۔ اس ذیلی طبقہ میں بہت سے درجے اور زمرے شریک ہوئے ہیں اور ان میں سے صرف چند عددی تیزرات کے متعلق جو زیادہ اہم ہیں یہاں ذکر کیا جاسکتا ہے۔ مجموعہ ۳۴ پیشہ داری زمروں کے ذیل کے زمروں میں ان کے متعلقہ پیشہ جات پر بسر کرنیوالوں کی تعداد میں ۳۰ فیصد سے زیادہ بیشی یا کمی واقع ہوئی ہے۔

مندرجہ بالا اکثر زمروں میں (۵۰۰) سے کم نفوس کی بیشی یا کمی ہوئی ہے جن میں ۵۰۰ سے زیادہ نفوس کی حد تک کمی یا بیشی پیدا ہوئی ہے ان کو درج ذیل کیا جاتا ہے (صرف قابل اعداد درج کئے گئے ہیں)۔

بھیڑ بھری وغیرہ کی تجارت کرنے والوں میں ...، سے زیادہ نفوس کا نقصان ہوا ہے۔
ذرائع نقل و حمل کی تجارت کرنے والوں میں ...۸ سے " " "
کپڑے کی تجارت کرنے والوں میں ...۱۸ سے " " "
مچھلی بیچنے والوں میں ...۲۱ سے " " "
پنسا ریوں وغیرہ میں ...۴۸ سے " " "
ناشرین وغیرہ میں ...، نفوس کا اضافہ ہوا ہے۔

" " " " ..۸ سٹھائی فروش وغیرہ میں

انیدھن وغیرہ کی تجارت کرنے والوں میں ۱۳۰۰

تنبہا کو وغیرہ فروخت کرنیوالوں میں ۱۹۰۰ء

دودھ وغیرہ فروخت کرنے والوں میں ۵۰۰۰ نفوس کا اضافہ ہوا ہے۔
تین ذیلی طبقات کے مشتمل مختلف پیشے انجام دینے والے اشخاص کی تعداد میں جو
تفاوت پیدا ہوئے ہیں وہ طبقہ ب کے خاص عنوان کی جملہ تعداد میں فیصد (۵۰) کی خفیف
کمی پر منتج ہوئے ہیں۔

۲۸۸۔ طبقہ ج۔ انتظامات عامہ و فنون حریت۔ اس میں تین ذیلی طبقے ہیں۔ افواج عامہ
(سرکاری) (۱۶)۔ انتظامات عامہ (۷)، علوم و فنون (۸)۔ پہلے میں چار درجے اور ۵ زمرے
دوسرے میں صرف ایک درجہ۔ لیکن ۴ زمرے اور تیسرے میں ۵ درجے اور ۵ زمرے ہیں۔
۲۸۹۔ ذیلی طبقہ ششم۔ افواج عامہ (سرکاری) منجملہ ان چار درجوں کے
جو اس عنوان کے تحت میں صرف دو لائق تذکرہ ہیں یعنی اہم ”فوج“ اور ۴م ”کوٹوالی“ شہنشاہی
فوج متینہ ملک سرکار عالی میں بوجبات بدیہی ۴ فیصد کا اضافہ ظاہر ہوا ہے اور فوج سرکار عالی
میں صرف ۳ فیصد کی بیشی ہوئی ہے۔ کوٹوالی میں بشمول پاسبانان دیہی تقریباً ۶۰ فیصد کا اضافہ
ہے۔ وہ سالہ دوران زیر ذکر کے اوائل حصہ میں ہندوستانی پولیس کمیشن کے تجاویز کی بناء پر
کوٹوالی اضلاع کی جدید تنظیم عمل میں آئی اور جمیت میں اضافہ کیا گیا۔

۲۹۰۔ ذیلی طبقہ ہفتم۔ انتظامات عامہ۔ اس میں ۳ فیصد کی ہوئی ہے اس کی وجہ تخفیف
ہے جو پاسبانوں کے سوا دوسرے عہدہ داران اور ملازمین دیہی کی تعداد میں کمی گئی۔
۲۹۱۔ ذیلی طبقہ ہشتم۔ علوم و فنون۔ اس ذیلی طبقہ میں بھی تقریباً ۴ فیصد کمی ہوئی ہے
اس کے تحت داخل ہونے والے ۵ درجوں میں دو یعنی ۴م ”قانون“ اور ۵م ”تعلیم“ میں ترقی
اور بقیہ تین یعنی ۶م ”مذہب“ ۷م ”طب“ اور ۸م ”ادب علوم و حکمت“ میں کمی ہوئی ہے۔

قانون کے تحت جو اضافہ ہوا ہے وہ منجبت خیر ہے۔ ہر قسم کے قانون دانوں کی تعداد ۶۸۳۵
سے بڑھ کر ۲۶۶۴ ہو گئی ہے یا بالفاظ دیگر اس وہ سالہ مدت میں بقدر فیصد ۲۹۰ کے اضافہ
ہوا ہے۔ اور ان کے محرمین۔ اور عرائض نویسوں کی تعداد ۲۸ سے ۷۷ تک ترقی کر گئی ہے۔
”تعلیم“ کے بارہ میں بھی اس کے مائل حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔ پروفیسروں اور مدرسین وغیرہ کی تعداد
۴۷، ۵۶۳ سے بڑھ کر ۲۶، ۵۶۳ ہو گئی ہے۔ اسکے مقابلہ میں ”مذہب“ اور ”ادب علوم و حکمت“ ہر
ایک کے تحت تقریباً ۴م کی اور ”طب“ کے تحت تقریباً فیصد ۵ کی کمی رونما ہوئی ہے۔

۲۹۲۔ طبقہ دہم متفرق۔ ڈاکٹر برٹلان کے قرار دادہ طبقات کے منجملہ یہ آخری طبقہ ہے اور اس میں

۴۹۔ ذیلی طبقہ (۹ تا ۱۲) ۶۰ درجے (۵۶ تا ۵۹) اور ۳۱ زمرہ جات پیشہ (۸۰ تا ۱۹۱) شامل ہیں۔ انکے منجملہ ذیلی طبقہ نہم میں انکا ذکر ہے جو اپنی آمدنی (سرمایہ) پر بسر کرتے ہیں اور ان کی تعداد میں بمقابلہ ۱۹۱۱ء کے ۱۲ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ذیلی طبقہ دہم "لازمت خانگی" (گھروں کی نوکری) سے معلوم ہوتا ہے کہ گھروں کی نوکری کرنے والوں کی تعداد میں کم از کم ۸۰ فیصد کا گھٹاؤ ہو گیا ہے۔ غیر معرہ پیشہ جو ذیلی طبقہ یازدہم کے تحت داخل ہوتے ہیں ان کے ذکر کی ضرورت نہیں معلوم ہوئی۔ ۳۹۔ تقسیم پیشہ جات لمحاظ اسما ت قدرتی۔ تحفہ سندرجہ حاشیہ میں مختلف ذیلی طبقات

تعداد سرکنڈہ گانہ فی دس ہزار نفوس آزادی بلدیہ				
زراعت	بستل مروت بستل معدنہ نقل و نقل	تجارت بستل نقل	فنون	دیگر پیشہ جات
۴۹۹	۱۳۹	۱۱۳	۱۶	۲۳۳
۴۲	۱۳۵	۲۶۶	۵۵	۴۹۲
۴۲۶	۱۶۵	۱۳۳	۱۹	۲۴۶
۵۶۶	۱۰۱	۹۲	۱۳	۲۱۸

نصف آبادی بلدہ نہ زراعت بھقت و حرفت اور تجارت پر اور نہ فنون پر بسر کرتی ہے۔ فیصد ۲۲
یا موخر الذکر کی نصف غیر مصانی یا مصانی (قلبی عسکری) ملازمت سرکاری پر بسر کرتی ہے اور ۱۸
فیصد خانگی ملازمت پر۔ ۵ فیصد سرمایہ کی آمدنی پر بسر کرتے ہیں۔ اسات کی جانب توجہ کرنے پر معلوم
ہوتا ہے کہ تلنگانہ کے مقابلہ میں مرہٹاڑی میں زراعت پیشہ کا تناسب بڑھا ہوا ہے۔ اس کی وجہ غالباً
سمت اول الذکر میں بلدہ حیدر آباد کاشتوں ہے لیکن دوسرے کل عنوانات کے تحت مرہٹاڑی سے
تلنگانہ بہت بڑھا ہوا ہے۔ صنایع میں اس کا تناسب خود بلدہ حیدر آباد سے زیادہ ہے۔ بلدہ حیدر آباد
اور ضلاع میں پیشوں کی تقسیم کے درمیان جو تعادل پایا جاتا ہے اس کو واضح کرنے میں سختہ بالا
مہدو معاون ہوگا۔

ذرائع معاش		لکھنؤ	لکھنؤ
معمولی زراعت	۱۲	۴۹۷	
صنایع باغیچہ	۸۰	۳۵	
چوبیسہ	۸	۱۳	
آئل ڈیزیل	۲۱	۸	
باس و آرائش	۳۶	۴۷	
نقل و حمل	۸۹	۱۶	
تجارت اشیا مائتہ	۸۹	۱۶	
موٹل چائے خانے	۱۰	۱۸	
دیگر تجارت اشیا مائتہ	۶۷	۳۴	
عساکر سرکاری	۱۱۹	۱۸	
انتظامات عامہ	۹۹	۲۷	
فنون	۵۱	۲	
سرمایہ پر بسر کرنا	۱۳۹	۲۸	
خانگی ملازمت	۴۷	۶۶	
غیر مصرعہ پیشے	۲۷	۲۶	

۴۹۴۔ پیشہ جات بلکہ حیدر آباد بلکہ حیدر آباد کے اہم پیشہ جات کے متعلق زیادہ تفصیل کیسا تھا اب ذکر کیا جاتا ہے تختہ سندر بہ حاشیہ پر ایک نظر ڈالتے ہی معلوم ہوگا کہ بلکہ کا پیشہ داری تفاوت ملک سرکار عالی کے مجموعی تفاوت سے کس قدر مختلف ہے۔ نظر ثانی بلکہ حیدر آباد میں زراعت پر مبرک بنوئے

مقابلہ اضلاع کے بہت کم ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس کا تناسب (۱) اور (۴) کا ہے صنعت ریشمی میں تناسب ۱ اور ۴ کا ہے۔ اس کے مقابلہ میں صنایع اغذیہ، ذرائع نقل و حمل، تجارت اشیاء بافتہ عساکر سرکاری، انتظامات عامہ، فنون، ملازمت خانگی اور آمدنی سرمایہ پر بسر کرنیوالوں کے لحاظ سے بلکہ کے تناسبات مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کے تناسبات سے بڑھے ہوئے ہیں۔ تجارت اشیاء، بافتہ صنایع اغذیہ، علوم و فنون، انتظامات عامہ، ملازمت خانگی، ذرائع نقل و حمل یا افواج عامہ کے ذریعہ ملک سرکار عالی میں بسر کرنے والے ہزار نفوس کے منجملہ ایک فرد کے مقابلہ میں بلکہ حیدر آباد میں ملکی ترتیب ۲۳-۳-۴-۵-۶ اور ۷ نفوس پڑتے ہیں جن کی بسر انہیں ذرائع معاش پر ہے۔ آمدنی سرمایہ پر بسر کرنیوالوں کا تناسب بلکہ حیدر آباد میں حیرت انگیز طور پر بڑھا ہوا ہے کل ملک سرکار عالی میں اس طرح پر بسر کرنے والے ایک شخص کے مقابلہ میں بلکہ وہیں اسی قسم کے ۲۵ اشخاص پڑتے ہیں۔ غیر باہر آور پیشہ جات کا تناسب کل ملک سرکار عالی کے تناسب سے کچھ سی زیادہ ہے۔

اب اس فیصدی تناسب کا ذکر کیا جاتا ہے جو بلکہ کے مختلف پیشوں کے بالذات کام کرنیوالوں کا ملک سرکار عالی کے اس طرح کے کل بالذات کام کرنے والوں کے ساتھ پڑتا ہے۔ زراعت کے لحاظ سے بلکہ حیدر آباد میں بالذات کام کرنیوالوں کی تعداد حملہ تعداد میں فیصد صرف ۳ میں خاص پیداوار اگانے والوں اور قابل فروخت باغبانی کرنیوالوں کے منجملہ ۶ فیصد بلکہ حیدر آباد میں بلکہ کے صنعتی کام کرنے والے ملک سرکار عالی کے حملہ تعداد کے منجملہ فیصد صرف (۵، ۱۲) میں لیکن اگر فرداً فرداً ہر صنعت کا علم لہذا لحاظ کیا جائے تو صنایع اغذیہ کے کام کرنے والے فیصد ۶ صنایع تعمیر کے کام کرنے والوں میں فیصد ۷ اور ذرائع نقل و حمل کی ساخت میں مصروف رہنے والوں کے منجملہ فیصد ۳۴ بلکہ وہیں پائے جاتے ہیں صنایع متعلقہ فرنیچر سازی، تیار کاری و فراہمی قوت برقی صرف حیدر آباد میں پائے جاتے ہیں اس لئے ان صنایع کے بالذات کام کرنے والے بلکہ وہیں نقلت رکھتے ہیں۔ ذرائع نقل و حمل میں کام کرنیوالوں کی حملہ تعداد کے منجملہ ۵ فیصد بلکہ وہیں ہیں۔

سرشتہ جات پٹہ-تار ایلیفون کی ملازمت کرنیوالوں میں سے ۳۴ فیصد صرف بلکہ وہی میں ہیں تجارت میں بالذات کام کرنیوالوں کے منجملہ ۶ فیصد بلکہ وہیں ہیں لیکن ڈلالی کمیشن اور برآمد-تجارت چومینہ-تجارت پیداوار کیمیائی اور تجارت فلزات میں ملکی ترتیب ۹۹-۲-۵۴-۶ فیصد کام کرنے والے بلکہ وہیں ہیں۔ تجارت ملبوسات و اشیاء سنگار میں مصروف بکار لوگوں کے منجملہ (۱۳) فیصد اشخاص بلکہ حیدر آباد میں ہیں۔ اسباب نفیس کی تجارت کرنیوالوں میں سے ۲۳ فیصد

بلدہ میں پائے جاتے ہیں۔ فوج کا حصہ غالب (۳۵ فیصد) بلدہ میں متعین ہے۔ انتظامات عام کے لئے ۱۰ فیصد تعداد کی حیدر آباد کو ضرورت ہے جو لوگ علوم و فنون کے پیشے انجام دیتے ہیں انکے منجملہ ۱۱ فیصد یہاں ہیں۔ طبیب۔ ادیب و علوم و حکمت والوں کے منجملہ ۲۲ اور ۱۷ فیصد ہیں آمدنی سرمایہ پر بسر کرنے والے زیادہ تر بلدہ ہی میں ہیں اور اسلئے اس طبقہ کے فیصد ۶ آدمی یہاں ہیں۔ ملازمت خانگی کرنے والوں کے منجملہ ۱۷ فیصد یہاں مصروف ہیں۔ محاسب۔ دارالمرتبین اور شفا خانوں کے جملہ رہنے والوں میں سے ۴۰ فیصد بلدہ میں رہتے ہیں۔

بلاد	زراعت	صنعت	تجارت	فنون	ادبیات
حیدر آباد	۴۲	۱۳۵	۲۷	۵۵	۲۹۲
مدراں	۳۹	۳۷۰	۱۹۶	۱۲۲	۲۷۱
مبئی	۱۲	۳۰۳	۲۷۲	۲۹	۲۸۴
بھنگور	۶۱	۲۸۸	۲۳۲	۷۷	۳۳۲
پڑوا	۶۲	۲۳۲	۱۷۳	۹۳	۳۳۸

متصلہ صوبہ جات ہند کے بلاد کے ساتھ مقابلہ کیا جائے تو خالی از دیکھی نہ ہوگا۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں مختلف پیشہ جات پر بسر کرنے والوں کی تعداد فی ہزار آبادی کا مقابلہ بلدہ حیدر آباد۔ مدراس بمبئی۔ اور بعض بلاد بھنگور اور پڑوا کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس کے ملاحظہ سے واضح

اہم ریاست ہائے ہند کیا گیا ہے۔ اس کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ ہنوز بلدہ حیدر آباد کو صنایع۔ پیشہ جات و فنون حریت کے معاملات میں بہت کچھ ترقی کرنی کی ضرورت ہے۔

۲۹۵۔ بالذات کام کرنے والے اور ثنائین۔ بالذات کام کرنے والے اور تابعین کے درمیان فرق و تمیز کرنیکے متعلق عام ہدایات

نشان سلسلہ	طبقہ ذیلی	تعداد	تعداد
۱	استفادہ خدمات و خدمات	۵۲	۴۶
۲	استفادہ معدنیات	۷۸	۲۲
۳	میزان طبقہ (الف)	۵۲	۲۶
۴	صنعت و حرفت	۵۱	۲۹
۵	نقل و حمل	۷۷	۵۳
۶	تجارت	۵۰	۵۰
۷	میزان طبقہ (ب)	۵۰	۵۰
۸	عساکر عامہ	۵۱	۲۹
۹	انتظامات عامہ	۷۷	۵۳
۱۰	علوم و فنون	۷۷	۵۳
۱۱	میزان طبقہ (ج)	۷۷	۵۳
۱۲	آمدنی سرمایہ پر بسر کرنے والے	۷۷	۵۳
۱۳	ملازمت خانگی	۷۷	۵۳
۱۴	غیر ملازمت خانگی	۷۷	۵۳
۱۵	میزان طبقہ (د)	۷۷	۵۳
۱۶	جملہ پیشہ جات	۷۷	۵۳

جود کے گئے تھے وہ زیریں قبل مذکور ہو چکے ہیں۔ تختہ مندرجہ حاشیہ میں چار اہم طبقوں اور ۱۳ ذیلی طبقوں میں بالذات کام کرنے والوں اور تابعین کا تناسب ظاہر کیا گیا ہے۔ منجملہ (۱۲) ذیلی طبقات کے، بالذات کام کرنے والے غالب ہیں اور سب میں اس کے تناسب ان لوگوں میں پایا جاتا ہے جو معدنیات کے استفادہ میں مصروف ہیں نقل و حمل۔ انتظامات عامہ۔ فنون۔ اور اپنی آمدنی سرمایہ پر بسر کرنے والوں میں تابعین کا تناسب

بالذات کام کرنیوالوں سے بڑھا ہوا ہے اور طبقہ آخر میں سب بڑھا ہوا ہے کل پیشوں کا مجموعی لحاظ کیا جائے تو بالذات کام کرنے والے فیصد (۵۳) اور تابعین فیصد ۴۷ ہوتے ہیں۔

۳۹۶۔ بالذات کام کرنیوالے اور تابعین کی مقامی تقسیم بلکہ حیدرآباد اور خطہ پائے قدرتی میں بالذات کام کرنے والے اور تابعین کی تقسیم کا مطالعہ نہایت دلچسپ ہے۔

چاروں اہم طبقات پیشہ میں بالذات کام کرنیوالوں کا تناسب تختہ مندرجہ حاشیہ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ بلکہ حیدرآباد میں بالذات کام کرنیوالوں کا جتنی تناسب اس کی وجہ یہ امر واقع ہے کہ وہاں بہت کم عورتیں بالذات کام کرنیوالی میں سوائے ملازمت خانگی کے کسی اور خود مختار پیشہ میں مشغول رہنے والی عورتوں کی تعداد بہت کم ہے۔ تلنگانہ میں زرعت کے تحت بالذات کام کرنیوالوں کی زیادہ تعداد درجہ اول تحصیل کی نوعیت (چاول، جوار، پنبہ، گندم) میں ہے۔

اسات	زرعت	صنعت	خدمات	علم	دیگر پیشہ
بلکہ	۴۹	۴۰	۴۳	۴۳	۵۰
تلنگانہ	۵۶	۵۲	۵۰	۴۵	۵۲
مرہٹواری	۵۱	۴۶	۴۷	۴۳	۵۵

ہوئی جو مشوازی میں جہاں کی خاص کلباش رہا، ان اعلیٰ کام کرنیوالوں کا تناسب زیادہ نہیں ہے، ایک علاقہ ایک دوسری ہے، دیکھیں کہ خطہ مغربی میں کام کرنیوالوں کی تعداد اول الذکر سے کم ہے، خطہ وسطیٰ جہاں علاقہ مغربی کی طرف نقل وطن کرنیوالوں کی کثرت جیسا کہ باب مقام دلاوت میں ذکر کیا جا چکا ہے، مشوازی میں زیادہ ہے اور تلنگانہ کے مقابلہ میں بہت بڑھی ہوئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ تنومند و تندرست مزدور اس خطہ سے ممبئی کو بہت زیادہ تشریف لے جاتے ہیں اور اسی کا سبب ہے کہ بالذات کام کرنے والوں کی تعداد گھٹتی ہوئی ہے۔

۳۹۷۔ پیشہ انات کی آبادی انات ممالک محروسہ سرکاری تعدادی ۶۱۲۶۹۹ کے مجموعہ فیصد ۴۳ نے اپنے آپ کو بالذات کام کرنیوالوں کے گرایا ہے۔ فی ہزار بالذات کام کرنیوالے ذکر کے مقابلہ میں کام کرنے والے انات کی تعداد لحاظ مختلف پیشہ جات و باعتبار درجہ بندی طبقات ذیلی مردم شماری حالیہ تختہ مندرجہ حاشیہ میں دکھائی گئی ہے۔ اس تختہ کی رو سے بالذات کام کرنے والی عورتیں غیر مصرحہ پیشوں کے تحت غیر معمولی طور پر زیادہ معلوم ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ غالباً خود ان کی ناقابلیت یا شمار کنندوں کی عدم صلاحیت ہے کہ ان کے مختلف چھوٹے چھوٹے پیشوں کو صحیح عنوان کے تحت قائم نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد سب سے زیادہ تناسب غیر بار آور پیشہ جات کے ذیلی طبقہ

نشان	تفصیل یا مصلحت	نسبت بالذات کام کرنیوالی
۱	استفادہ حیوانات و نباتات	۶۰۹
۲	استخراج فلزات	۴۳۶
۳	صنعت و حرفت	۵۸۱
۴	نقل و حمل	۴۶۱
۵	تعمیرات	۴۳۷
۶	کار سرکاری	۳۶۴
۷	انتظامات عامہ	۳۰۳
۸	علم و فنون	۲۶۵
۹	ذاتی آمدنی پر بسر کرنے والے	۵۴۶
۱۰	ملازمت خانگی	۶۶۲
۱۱	غیر مصرحہ	۱۰۵۴
۱۲	غیر بار آور	۸۰۵

میں رہنا ہوا ہے۔ یہاں یہ ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عنوان کے تحت آنیوالی عورتوں میں کم از کم فیصد ۶ بھیک مانگنے والی ہیں۔ ان کے بعد مصروف تجارت، اناٹ کا درجہ ہے جس خاص اناٹ کی وہ تجارت کرتی ہیں ان کی تفصیل بعد میں بیان کی جائے گی۔ انواع عامہ کے تحت اناٹ کی وجہ سے اس بنا پر ہے کہ اس عنوان میں کوتوالی اور پاسبانان دیہی شامل ہیں۔ عورتوں کی ایک تعداد محکمہ تفتیش جرائم (خفیہ پولس) میں ملازم ہے اور بعض دیہات میں فرائض پاسبانی بجالاتی ہیں۔ عورتوں کو ذیلی طبقہ اول میں ذیلی طبقہ دوم ملازمت خانگی سے بھی زیادہ مناسب حامل ہے کیونکہ بہت سی عورتیں زرعی کاروبار میں بطور کھیت کے مزدوروں وغیرہ کے رقبہ جات دیہی میں کام کرتی ہیں اور صرف تصباتی رقبہ جات میں ملازمت خانگی انجام دیتی ہیں۔ وہ ذیلی طبقہ جس میں فطرتاً اناٹ کا تناسب کمترین ہے وہ فنون ہے۔ انکی تعلیمی حالت اور مہندستان کے باشندوں کی طرز معاشرت جو مردانہ پیشوں اور کام میں عورتوں کی شرکت کے خلاف ہے اس خصوص میں مانع ترقی ہے۔

تختہ خیمہ نشان ۶ میں مختلف پیشوں میں مصروف بکار عورتوں کی تعداد اظہار کی گئی ہے۔ جن

پیشہ جات	تعداد اناٹ مقابلہ سرزدکور
ماہی فروش	۲۰۳
تبا کو ذخیرہ تیار کرنے والے	۵۱۶۴
غلی بھرنے والے	۴۹۳۲
جادو کوٹنے اور بھوسہ نکالنے والے	۳۱۹۴
بیوہ بھول کر کاری بونے والے	۱۵۰۶
روٹی کاٹنے والے	۱۴۲۹
دودھ ہسکے۔ گھی فروخت کرنے والے	۱۳۷۳
کھیت کے مزدور	۱۳۵۷
پان۔ سپاری۔ لالچی بیچنے والے	۱۲۵۰
کھیت کے ملازم	۱۲۳۴
ریشم بننے والے	۱۱۵۴
برف سودا۔ لیونیڈ وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۱۳۳

پیشوں میں عورتوں کا غلبہ ہے۔ انکا اندراج تختہ حاشیہ میں کیا گیا ہے۔ اسکے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ اسکے مندرجہ اکثر پیشے وہی ہیں جو بلحاظ رسم و رواج و روایت عورتوں ہی کے پیشے تسلیم کئے جاتے ہیں اور انکی نوعیت ایسی ہے کہ انکے انجام دینے میں بہت کم جسمانی طاقت پر بار پڑتا ہے دوسرے پیشوں کے لحاظ سے ایک بھی پیشہ ایسا نہیں ہے کہ ان میں عورتیں عملی حصہ نہ لیتی ہوں۔ اگرچہ انہیں انکے غلبہ کا وہی مرتبہ نہیں ہے جو مذکورہ بالا پیشوں میں ہے۔ مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ زراعت کے بعد

جن خاص پیشوں کے ذریعہ عورتیں قوت بسر کرتی ہیں وہ صنائع غذائیہ صنائع ملبوس و سنگار و صنائع ریشہ بانی و صنائع عمارتی ہیں۔ ان پیشوں میں ممالک محروسہ کے بالذات کام کرنے والی عورتوں کے منجملہ فیصد ۷۰ سے زیادہ جذب ہو جاتی ہیں۔ اور بقیہ میں سے ۳۸ فیصد غیر مصروف پیشوں کے تحت داخل ہوتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پیشہ کی تفصیلی تحقیقات سے اس رُخ کا پتہ لگ سکتا ہے جس جانب عورتوں کا کام مائل بہ ترقی معلوم ہوتا ہے۔

۲۹۸۔ زراعت اور بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد۔ زرعتی پیشہ کے اعداد درج

تعدادات فیصد	بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد و دوران		پیشہ جات
	۱۹۱۱ء	۱۹۳۱ء	
۳۶۶ -	۱۱۳۳۰۷	۱۱۰۳۱۸	زرعتی زمین کے محال کا ادنیٰ پرچہ
۱۱۶۴ -	۷۲۷۳۸۳	۶۳۴۹۲۳	معمولی کاشتکار
۳۴۳۶ -	۸۹۶۸۲۵	۵۸۶۸۵۱	کھیت کے ملازم اور مزدور
۲۷۳۶۹ +	۵۳۳۹	۲۰۰۰۳	میوہ پھول وغیرہ بونے والے

حاشیہ کئے جاتے ہیں۔ میوہ جات پھول وغیرہ اگانے والوں میں متدبہ اضافہ ہے لیکن اراضی کی آمدنی پر

بسر کرنے والوں۔ عام کاشتکار۔ کھیت کے ملازم اور مزدوروں میں انات کی تعداد بہت گھٹ گئی ہے اس امر کے مد نظر کہ ملک سرکار عالی کے انات کی تعداد میں اس وہ سالہ دوران میں فیصد ۹۷ کا انکشاف

ہوا ہے معمولی کاشتکار اور کھیت کے مزدوروں میں جو عظیم کمی واقع ہوئی ہے وہ بہت کچھ موجب تردد معلوم ہوگی۔ صرف ترک وطن اس کی وجہ نہیں ہو سکتی۔ غالباً موسمی تغیرات۔ اشاعت امراض و بائیسہ اور گرانی غلہ ایک بڑی حد تک اس کی تعداد کے اسباب ہیں۔ باوجود ان حالات کے میوہ پھول وغیرہ اگانے والوں میں جو بیشی ہے وہ قابل لحاظ ہے۔

۲۹۹۔ صنایع ریشہ بانی اور انات۔ صنایع ریشہ بانی کے منجملہ صرف دی صنایع درج حاشیہ

تعدادات فیصد	بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد		پیشہ
	۱۹۱۱ء	۱۹۳۱ء	
۲۳۶۹ -	۱۰۷۷۳۷	۸۱۱۳۰	جلایہ پیشہ ہائے بافتنی
۸۰۶۰ -	۲۰۶۳۶	۴۱۲۰	روئی صنایع کرنا اور گھٹنے باندھنا
۱۶۱ -	۶۰۵۸۶	۵۹۹۰۶	روئی کا تبا۔ کلفت دینا۔ اور ریشنا
۶۸۳ -	۶۵۷۵	۲۰۸۲	ریشی۔ ریشی اور دوری بنانا
۵۱۷۷ -	۱۳۵۱۵	۷۰۰۶	اون صنایع کرنے۔ کاتنے گل و نالین بانی کرنیوالے۔
۱۹۷۸ -	۳۷۴	۳۰۰	ریشی کپڑا بننے والے
۶۷۶۳ +	۴۰۱۵	۶۷۲۰	رنگنا دھونا دھچھاپنا و اجڑا و بافتنی کا کرنا

کئے گئے ہیں جن میں عورتوں کی تعداد زیادہ مصروف ہے صرف ایک مستثنیٰ "رنگنا دھونا وغیرہ" کے سوا جس میں مصروف بکار عورتوں کی تعداد میں فیصد ۶۷ کا اضافہ ہے اس عنوان کے تحت کل مدت

میں بالذات کام کرنیوالی عورتوں کے اعتبار سے بہت انکشاف رونما ہوا ہے۔
۳۔ صنایع لمبوسات و سنگا میں مصروف بکار انات تختہ مندرجہ حاشیہ کے ملاحظہ سے واضح ہوگا

تعدادات فیصد	بالذات کام کرنیوالی عورتوں کی تعداد و دوران		پیشہ
	۱۹۱۱ء	۱۹۳۱ء	
۱۵۱۵ -	۱۱۵۲۳۸	۹۷۳۳۳	جلو صنایع لمبوس سنگا
۰۶۹ +	۱۶۸۳۸	۱۷۰۱۳	خیاط و عیشہ
۶۲۶۶ -	۴۱۹۸۳	۱۵۶۸۷	سوچی
۹۶۳ +	۵۱۰۷۱	۵۵۷۹۹	گڈر
۷۵۶۶ +	۵۰۱۳	۸۸۰۲	اصلاح ساز

کہ صنایع لمبوسات و سنگا میں مصروف بکار عورتوں کی تعداد ۱۹۱۱ء والی تعداد اور ۱۹۳۱ء کی تعداد میں جو تفاوت رونما ہوا ہے وہ بمقابلہ پیشہ جات مندرجہ بالا باند کم ہے۔ عام واقعہ یہ ہے کہ دھونے اور صاف کرنے اور دھگٹے والی عورتوں کی تعداد میں ایک محسوس بیشی

اور اصلاح ساز۔ البتہ درست کرنے والی اور بالوں کی ٹوپیاں بنانے والی عورتوں میں ایک کثیر زیادتی رونما ہوئی ہے۔

۳۔ صنائعِ تعمیری اور بالڈاکام کرنیوالی اثاث۔ اس دو سالہ دوران میں صنائع متعلقہ عمارتوں میں

پیشہ	بالڈاکام کرنیوالی عورتوں کی تعداد و امان	
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
بلڈ صناعِ تعمیری	۲۳۳۱۴	۱۶۶۷۸
چھڑے طائیوں کے	۲۱۳۳	۸۸
مٹی کھودنے والے	۱۰۰۲	۱۸۱
نگارہ خشت نما سازی	۱۹۹۴۳	۱۵۹۹۸
معمار و غیرہ	۲۳۶	۶۱۱
		۲۶۵۲۴
		۶۱۱۳

مصرف بکار عورتوں کی تعداد میں جو مستند بہ اضافہ ہوا ہے وہ تختہ مندرجہ حاشیہ سے عیاں ہو گا۔ اسکی وجہ ایک حد تک یہ امر واقعہ ہے کہ سرشتہ آرائش بلڈ کی جانب سے بلڈ جبر آباد میں بہت سے آرائشی کام جاری ہو رہے ہیں۔ یہ امر قابلِ بیان ہے کہ

چونا جلانے والوں، لکھوٹے والوں، کے محاذی جو اعداد ۱۹۱۱ء میں درج کئے گئے ہیں وہ حقیقی اعداد سے بہت کم معلوم ہوتے ہیں صرف ”سمار“ رنگ ساز وغیرہ ”عنوان“ کے تحت کی ظاہر ہوئی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ دہ گزشتہ تین جو لوگ اس عنوان کے تحت درج ہوئے تھے وہ اس دفعہ زیادہ صحت کیساتھ اس زمرہ کے دوسرے عنوانات کے تحت بلحاظ ان کے منظم پیشوں کے درج ہوئے ہوں۔

۴۔ تجارتِ اشیاءِ غذائیہ اور مصرف بکار اثاث۔ صنائعِ تعمیر کے بعد تجارتِ اشیاءِ غذائیہ کے تحت

پیشہ	بالڈاکام کرنیوالی عورتوں کی تعداد و امان	
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
جہازتسا تجارتِ اشیاءِ غذائیہ	۱۶۸۵۰۳	۱۵۱۲۴۲
شراب فروش وغیرہ	۶۶۳۰۷	۶۵۶۵۶
جول والے	۱۷۶	۶۵
ماہی فروش	۱۵۲۰	۷۷۲۲
پنہاری	۱۳۰۴۶	۲۱۹۱۹
دودھ فروش وغیرہ	۲۰۷۱۸	۶۲۰۹
مٹھائی فروش وغیرہ	۷۰۸	۱۱۸۸
ترکاری فروش وغیرہ	۳۳۳۱۶	۲۸۰۱۹
غذہ فروش وغیرہ	۲۴۶۹۹	۱۳۸۱۵
نمک کو فروش وغیرہ	۵۰۴۹	۶۹۰
بھینر بکری وغیرہ فروخت کرنا	۲۱۶۷	۳۱۸۹
پرال اور گھاس فروخت کرنا	۷۹۷	۱۸۰۰
		۵۵۱۰۷

مصرف بکار عورتوں کی تعداد میں مٹی معلوم ہوئی ہے ان عورتوں کی تعداد میں جو دودھ، ترکاری، غلہ، تبا کو بچتی ہیں مستند بہ اضافہ ہوا ہے۔ منسلک چلنے والوں کی تعداد المضعف سے زیادہ بڑھ گئی ہے پھلی فروخت کرنے والی پنہاریں، مٹھائی فروش، بھینر بکری، سور، پرال اور گھاس اور چارہ بیچنے والی عورتوں کی تعداد میں بہت کمی ہو گئی ہے سب میں زیادہ اضافہ تبا کو فروخت کرنیوالیوں میں اور سب سے زیادہ کمی پھلی بیچنے والیوں میں رونما ہوئی ہے۔

۵۔ ذرائعِ معاش بلحاظ مذاہب۔ امیر علی میں ۲۰، میں تحت پیشوں کے بالذات کام کرنے والے اور تابعین کی تقسیم بلحاظ مذاہب دکھائی گئی ہے تختہ مندرجہ حاشیہ میں

فیصد تقسیم بلحاظ مذہب							مذہب
ہندو	مسلم	سیکھ	مسیحی	ایک	دیگر	بقیہ	مذہب
۵۴	۲۹	۳۹	۲۵	۳۲	۶۰	۶	الف
۲۶	۵۴	۱۲	۲۰	۱۴	۲۴	۲۳	ب
۵	۳۶	۱۶	۳۲	۱۹	۲	۳۳	ج
۱۲	۹	۱۳	۱۹	۱۸	۲۵	۲۴	د
۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	میزان

مختلف مذاہب کے ہر ۱۰۰ افراد میں مختلف مذہب کے افراد کی تعداد کا اہم عنوان کی درجہ بندی کے لحاظ سے ظاہر کی گئی ہے۔ اقوام قدیمہ کے افراد کی بسریرہ کا انحصار ان کی حیثیت کے اعتبار سے زیادہ تر زراعت پر ہے۔ اسلئے تقریباً ۶۰ فیصد اقوام قدیمہ طبقہ الف "پیداوار مال خام" کے تحت

مصروف بکار ہیں اور دوسرے پیشوں میں ان کا تناسب کم ہے بلحاظ کثرت تعداد پیروان جن مذاہب کو اہمیت حاصل ہے ان کے منجملہ بالذات کام کرنے والے اور تابعین کے اعتبار سے اس طبقہ کے تحت ہندو اول ہیں۔ ہر ۱۰۰ ہندو میں (۵۰) اس طبقہ کے پیشوں پر اپنی قوت بسریرہ کا انحصار رکھتے ہیں۔ دوسری طرف ہر ۱۰۰ مسلمانوں میں (۴۵) ایسے پیشے انجام دیتے ہیں۔

طبقہ ب۔ تیاری و سربراہی اشیاء مادی میں بھی ہندو غالب ہیں اور ان کا تناسب مسلمانوں کے ۲۰ فیصد کے مقابلہ میں ۲۶ فیصد ہے۔ لیکن بقیہ دو طبقوں میں نسبتاً مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ طبقہ ج۔ انتظامات عامہ و فنون حریت کے پیشوں میں ہندو کے ۵ فیصد کے مقابلہ میں مسلمان ۱۰ فیصد مصروف ہیں طبقہ د۔ "متفرق" میں ۱۹ فیصد مسلمان ہیں اور ان کے مقابلہ میں ۱۲ فیصد ہندو ہیں۔ آخری دونوں طبقوں میں عیسائیوں کا تناسب بھی ہندو سے زیادہ ہے۔

۳۰۔ پیشہ بلحاظ ذات۔ امپریل میں (۱۲) میں پیشہ اور ذات کے درمیانی تعلق کے مطالعہ کے لئے مواد فراہم ہے اور تختہ شمیمہ (۸) ملحقہ باب ہذا اسی کے متعلق زیادہ نمایاں پہلوؤں کی وضاحت کرتا ہے۔ اگرچہ ان ذاتوں میں سے اکثر کا ایک آبائی اور روایتی پیشہ ہے لیکن براہمن ان ذاتوں کا مقبول پیشہ کسی نہ کسی شکل میں ذراعت بھی ہے۔ مندرجہ حاشیہ پانچ ذاتوں سے

ذات	روایتی پیشے	زراعت
برہمن	۹۳	۲۰۰
کھان	۲۵۳	۳۳۸
شکلا	۲۱۲	۲۸۰
مترہی	۱۱۴	۲۰۴
راجپوت	۷۲	۲۳۴

معلوم ہوتا ہے کہ ان کے افراد عموماً اپنے آبائی پیشوں کے زراعت کی جانب زیادہ مائل ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس مادیت کے زمانہ میں برہمن اپنے آبائی مرشدانہ پیشے کو زیادہ نفع بخش نہیں پاتے اور اسی وجہ سے وہ اس کو ترک کر کے زیادہ سودمند پیشے

اختیار کرتے جاتے ہیں۔ کلال شاید اس خیال سے کہ ایک چھتری کے لئے شراب فروشى باعث

نہیں ہو سکتی۔ شراب فروشی سے زیادہ زراعت کرنے لگے ہیں۔ منگلا بحیثیت اصلاح سائے اور مٹر اسی بحیثیت شکاری کے صرف اپنے آبائی پیشوں پر قائم رکھ کر ضروریات زندگی کی فراہمی کے لئے کافی کماٹی نہیں کر سکتے اس لئے اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے کے لئے ان کو کسی دوسرے پیشے کو بھی انجام دینے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ انھیں ذرائع میں سے ایک زراعت بھی ہے اور وہ بہ تعداد کثیر اس میں مصروف ہیں۔ راجپوتوں کو بھی بلاشبہ اپنے آبائی پیشہ سپہ گری کے جوہر دکھانے کے کم مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ اسلئے وہ ایسا پیشہ اختیار کرتے جاتے ہیں جو ان کے لیے کم مرتبہ ہے لیکن زیادہ نفع بخش ہے۔ وہ ذاتیں جن میں کاشتکاروں کا تناسب ۱۹٪ کے مقابلہ میں بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بھوئی، برہمن، دیونگ، کڑا، لنگایت، منگلا، پنچال، راجپوت اور سائے ہیں۔ زیادتی سائے کے ۲ فیصد سے منگلا کے ۱۶ فیصد تک متفاوت ہے۔ اس کے برخلاف حسب ذیل ذاتوں میں جن کا آبائی پیشہ زراعت ہے ان میں مزارعین کے تناسب میں معتد بہ کمی اس دو سالہ دوران میں واقع ہوئی ہے۔

ہٹکر (۲۹ فیصد) کا پو (۳۷ فیصد) کولی (۷۰ فیصد) مرہٹا (۲۳ فیصد) منور (۲۵ فیصد) لگا (۱۷ فیصد)

ان کے منجملہ دو ذاتوں ہٹکر اور کا پو میں کھیت کے مزدوروں کے تناسب میں علی الترتیب ۱۰۰ فیصد کا اضافہ ہوا ہے اور دوسری ذاتوں میں دوسرے پیشوں کے تحت اسی کے مثال اضافہ ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ موسمی نشیب و فراز نے ان لوگوں کو عارضی طور پر ہی دوسرے پیشوں کی جانب مجبوراً مائل کر دیا ہے۔

اب دوسرے پیشوں کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس دو سالہ دوران میں مسلمانوں کے درمیان مزارعین کے تناسب میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔ اس معاملہ میں شیخ بہت پیشی ظاہر کرتے ہیں یعنی ۱۰ فیصد۔ ان کے بعد نل کا درجہ ہے جنکے مزارعین کے تناسب میں ۸ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ سید اور چٹان میں علی الترتیب ۶ اور ۵ فیصد زیادتی ہوئی ہے۔ دینی عیسائی قوم میں بھی ایک فیصد کی خفیف پیشی رونما ہوئی ہے۔ اقوام قدیمہ کے مزارعین میں انحطاط پیدا ہوا ہے۔ اس بارہ میں پھیل کم متاثر ہوئے ہیں لیکن گوند، یرکلا اور لمباڑا قوموں کے مزارعین میں علی الترتیب ۲۹-۱۴ اور ۱۲ فیصد کمی آئی ہے۔

۳۔ طبیعتات اضل۔ اب ان پیشوں کا بیان کیا جاتا ہے جن کو وہ لوگ انجام دیتے ہیں

جن پر بالعموم لطیفیات اہل کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ ان تمام لطیفیات کے متعلق اعداد و شمار بہت نہیں ہو سکتے۔ البتہ صرف وہ ذاتیں جن کے متعلق دونوں سنیں ۱۹۱۱ء اور ۱۹۲۱ء کے اعداد فراہم ہو سکتے ہیں ان کو درج حاشیہ کیا گیا ہے

ذات	لی بڑا مال ذات کا مال اور ان کے متعلق صرف یہ پیشہ اپنے ذیل کی تعداد			
	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء	۱۹۲۱ء	۱۹۱۱ء
چھاپہ	۶۵	۶۸	۱۶۳	۲۳۵
مادیت	۹۲	۱۱۳	۲۳۲	۳۶۵
مہار	۱۱۹	۱۲۹	۲۱۲	۳۳۳

اس تختہ سے واضح ہو گا کہ مزارعین اور کھیت کے مزدوروں کی حیثیتوں سے ان کی تعداد گھٹتی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ ان ذاتوں کا

ایک کثیر تناسب دوسرے پیشوں میں جذب ہو چکا ہے۔

حصہ دوم صنعت و حرفت

۳۰۶ مراتب ابتدائی۔ اس ولہ میں بھی حسب مردم شماری سابق صنعتی کارخانہ جات کے منتظمین سے خاص تختہ جات صنعتی حامل کئے گئے تھے۔ لیکن خاص تختہ جات کے جو نمونے جاری کئے گئے تھے۔ ان میں چند ضروری تغیرات کر دئے گئے تھے ۱۹۱۱ء میں کارخانہ جات صنعتی کا اطلاق ایسے کارخانہ جات پر کیا گیا تھا جن میں ۲۰ یا اس سے زیادہ اشخاص کام کرتے ہوں لیکن اس ولہ میں اس لفظ کے مفہوم کو وسیع کیا گیا تاکہ اس میں کل ایسے کارخانے داخل ہو جائیں جس میں ۱۰ یا اس سے زائد آدمی علم و شمار پر کسی ایسے عمل پر مصروف ہوں جو کسی شے یا جزو شے کے بنانے تیار کرنے، درستہ کرنے، ٹیکل کرنے یا کسی اور طرح پر قابل استعمال یا قابل نقل و حمل یا قابل فروخت بنانے کے متعلق ہو۔ اس میں ایسے صنائع داخل نہیں ہیں جو کسی خاندان کے افراد اپنے مشترکہ مفاد کے لئے دس سے کم مزدوروں سے کام لیکر انجام دیتے ہوں۔ اس تعریف کی غرض و غایت یہ ہے کوئی ادارہ جو کارخانہ کی نوعیت رکھتا ہو اور جہاں ایک مقررہ انتظام کے تحت مزدور جمع ہوتے ہوں اور فرداً فرداً معینہ اجرت پاتے ہوں اس میں داخل ہو جائیں اور ایسی خانہ ساز یا خانہ دانی صنائع خارج ہو جائیں جسکے لئے کسی خاندان کے افراد گھر کے اند کام کرتے ہوں ۱۹۱۱ء میں صرف ایک تختہ منتظمین کارخانہ جات کے نام جاری کیا گیا تھا۔ اس مرتبہ دو تختہ جات (الف و ب) کی خانہ پوری کرائی گئی تختہ الف کم و بیش تختہ صنعتی بابتہ ۱۹۱۱ء کے مماثل تھا لیکن بمقابلہ سابق زیادہ تفصیل کیساتھ امور ذیل کے متعلق مواد پر حاوی تھا۔ نوعیت کارخانہ ملکیت۔ انتظام کار و بار متعلقہ۔ نوعیت اصلی ذیلی معنوی حالت تیار شدہ۔ علم و گرامر کتبہ و ماہرین فن قوت جس سے کام لیا جاتا ہے اور کارخانہ پارچہ بانی کی

صورت میں تعداد ماکہ تختہ ب (مجرید جدید) میں اور ذیل کے متعلق مواد درج کر نیکی ضرورت تھی:-
 ماہرین فن وغیرہ ماہرین کاریگروں کی تعداد جنس عمر قوم یا ذات اور مقام پیدائش اور ماہرین کاریگر کا
 شخصی پیشہ۔ عام تختہ جات مردم شماری سے ان تختوں کو کوئی واسطہ نہ تھا اور منتظمین کارخانہ کو بروقت دئے
 گئے تھے تاکہ ان کو مکمل کر کے ۳۱ اپریل ۱۹۲۱ء پر ختم ہونے والے مہینے کے اندر واپس کر دیں۔ غرضکہ اس طرح
 پر جو مواد حاصل ہوا وہ امپیریل میل ۱۲ میں درج کیا گیا ہے جو حسب ذیل حصوں میں منقسم ہے۔
 حصہ اول۔ گوشتارہ کارخانہ جات موقوفہ ملک سرکار عالی جن کی درجہ بندی بلحاظ نوعیت و حیثیت
 کی گئی ہے اور اس میں اس کی بھی تفصیل درج کی گئی ہے کہ کن میں قوت میکانیکی سے
 کام لیا جاتا ہے اور کن میں نہیں۔

حصہ دوم۔ تعمیر صنایع بلحاظ اضلاع و بلدہ حیدرآباد۔
 حصہ سوم۔ درجہ بندی کارخانہ جات بلحاظ طبقہ مالکین و منتظمین۔
 حصہ چہارم۔ ذات یا قوم اور مقام ولادت کاریگران ماہرین اور ان کی درجہ بندی بلحاظ صنعت پیشہ۔
 حصہ پنجم۔ ذات یا قوم اور مقام ولادت کاریگران غیر ماہرین جن کی درجہ بندی بلحاظ
 صنعت موقوفہ بھی کی گئی ہے۔

حصہ ششم۔ تفصیل قوت جس سے کارخانہ میں کام لیا جاتا ہے۔
 حصہ ہفتم۔ کارخانہ جات پارچہ بانی میں زیر استعمال ماکہ کی تعداد۔
 ان تختہ جات میں جو اعداد و شمار درج ہیں ان کا گوشوارہ آخری تختہ جات ضمیمہ لمختہ باب نہیں
 درج کیا گیا ہے۔

۳۰۶۔ پیداوار خام۔ صنایع کے وجود کے لئے پیداوار خام کی موجودگی کی ضرورت ہے جو کام میں لایا جاسکے
 ملک سرکار عالی میں ایسے خام پیداوار کی کمی نہیں ہے کہ کپاس اور اجناس روغندار کی کثیر مقدار میں کاشت
 اور برآمد ہوتی ہے۔

۳۰۸۔ روٹی۔ روٹی کے مختلف اقسام جو اس ملک میں بوئے جاتے ہیں حسب ذیل ہیں۔
 (۱) گاؤں رانی۔ یہ ایک ملکی لائبرے ریشہ کی نرم و نفیس اور مضبوط روٹی ہوتی ہے جو گراں نرخ پر کبھی
 ہے یکل مرٹھواری میں پھیل گئی ہے۔

(۲) مغربی۔ یہ زیادہ تر راجپور میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ قسم بھی خاص نرم اور مضبوط ہوتی ہے
 اور اس کی قیمت رُو بہ ترقی ہے۔

(۳) کوکنا ڈایا لال کپاس - یہ ایک خراب قسم کی سفید روئی ہوتی ہے جو قلعہ دگل کے ایک تئیں
 رقبہ میں محدود ہے۔

(۴) بھارت - یہ چھوٹے ریشہ والی ایک قسم ہے جو برار خاندیس اور احمد آباد سے لائی گئی ہے
 یہ روئی چھوٹی روئیں دار نہایت سفید لیکن کمزور ہوتی ہے۔

(۵) کمبوڈیا - یہ قسم رگڑ کے اراضیات کے لئے موزوں نہیں ہے لیکن تلنگانہ کے اراضیات
 چلکانی خشکی پر اچھی طرح اگتی ہے۔

بعد میں معلوم ہوگا کہ ایک نئی صفت معدنی کے سوا دوسری صنائع ملک کے مقابلہ میں صنعت پنبہ
 کی مختلف اصناف میں زیادہ سرمایہ لگا ہوا ہے اور یہی کثیر التعداد اشخاص کا ذریعہ معاش ہے۔
 تختہ ذیل میں رقبہ جات زیر کاشت پنبہ اور اس کی پیداوار کا وزن (۲۰۰ سیر وزنی گمٹھوں میں)
 بدوران دہ سالہ گزشتہ درج کیا گیا ہے۔

سنة	رقبہ زیر کاشت پنبہ (اکڑ میں)	پیداوار گمٹھوں میں
۱۹۱۰-۱۱	۳۵۶۱۸۹۶	۵۳۳۱۱۲
۱۹۱۱-۱۲	۳۲۲۶۴۷۲	۳۲۶۹۲۸
۱۹۱۲-۱۳	۲۸۸۷۵۱۲	۳۶۹۲۱۴
۱۹۱۳-۱۴	۳۶۵۳۳۲۷	۷۷۲۵۷
۱۹۱۴-۱۵	۳۶۰۵۱۸۱	۶۱۰۷۹۱
۱۹۱۵-۱۶	۲۹۶۳۸۰۶	۶۱۶۶۳۴
۱۹۱۶-۱۷	۳۱۹۹۵۸۷	۷۰۷۷۰۳
۱۹۱۷-۱۸	۳۳۵۱۳۱۰	۸۱۶۹۰۱
۱۹۱۸-۱۹	۲۴۰۵۷۳۶	۶۴۲۸۳۲
۱۹۱۹-۲۰	۳۰۹۴۵۲۳	۷۴۹۴۰۰

میر شتہ زراعت کے مساعی
 کی بدولت اور خاص کر قیام مزرعہ جا
 اور عمدہ قسم کے تخم کی تقسیم کی وجہ سے
 پیدا شدہ روئی کی نوعیت میں متغیر
 ترقی ہوئی ہے اور ملکی گاؤں رانی قسم
 جس کی جگہ تدریج بھارت نوعیت
 کی غیر ملکی قسم حاصل کر رہی تھی پھر

اپنی اصلی حالت پر آگئی مزرعہ پر پنبی میں جو تخم گاؤں رانی کی اشاعت کے لئے قائم کیا گیا تھا
 گاؤں رانی اور بھارت اقسام پہلو بہ پہلو ایسی زمین پر بوئے گئے جو قسم موخر الذکر کے لئے موزوں
 تھی اور علمائے ثبات کیا گیا کہ جو خیال بھارت کی زیادہ بار آوری کے متعلق پھیلا ہوا ہے وہ غلط ہے۔
 ۳۰۹۔ اجناس روغن دار جس طرح سے کہ پنبہ کی کاشت کم و بیش مڑواڑی میں محدود ہے
 اسی طرح پر اجناس روغن دار کی پیداوار تلنگانہ میں محدود ہے۔ اجناس روغن دار کے منجملہ زیادہ
 اہم ازندی تمل۔ سرسوی۔ ولایتی مونگ۔ کرڑ۔ کرپلا۔ امدامبارا ہیں۔ تختہ ذیل میں ان کے
 رقبہ جات مزرعہ اور پیداوار بدوران دہ سالہ گزشتہ درج کئے گئے ہیں۔
 ہندوستان کے دیگر حصے سے زیادہ تلنگانہ میں خود رو ازندی پیدا ہوتی ہے

سنہ	رقبہ زیر کاشت		پیداوار بحساب سن	
	تیل	سرسوں	تیل	سرسوں
۱۱-۱۹۱۰	۶۷۷۷۹	۶۳۱۲۵۰	۳۶۴۲۷۶	۳۰۳۶۳
۱۲-۱۹۱۱	۶۶۳۸۸۹	۶۰۳۲۵۴	۲۵۳۷۸	۲۶۸۱۳
۱۳-۱۹۱۲	۶۲۹۰۶۱	۵۱۲۳۵۲	۳۲۲۹۸	۱۷۲۸۶
۱۴-۱۹۱۳	۶۱۲۰۰۱	۴۱۲۵۶۰	۲۵۰۹۸	۱۷۵۱۳
۱۵-۱۹۱۴	۵۹۸۹۴۵	۳۲۳۹۷۰	۳۶۸۵۷	۸۹۱۸
۱۶-۱۹۱۵	۵۴۶۱۴۱	۲۸۰۰۴۶	۲۲۲۷۲	۱۳۲۹۴
۱۷-۱۹۱۶	۵۶۸۹۲۷	۳۲۱۳۲۶	۳۰۶۱۱	۱۵۹۵۶
۱۸-۱۹۱۷	۵۸۹۲۷۸	۳۰۰۵۲۱	۱۹۴۰۹	۱۹۲۹۳
۱۹-۱۹۱۸	۵۱۲۱۰۶	۲۱۷۳۲۴	۱۳۹۷۳	۶۹۱۲
۲۰-۱۹۱۹	۵۳۷۵۴۴	۲۲۹۷۳۷	۲۱۰۹۴	۶۴۱۵

تاہم تیل نہیں بلکہ تخم بڑی مقدار میں برآمد ہوتا ہے۔ کسی وسیع پیمانہ پر تخم سے تیل نکالنے کی بہت کم کوشش ہوئی ہے۔ اسلئے اس کی کھلی کے فوائد سے جو نہایت قیمتی کھاد ہوتا ہے ملک محروم ہو جاتا ہے۔ انڈی کی طرح ہوا بھی خشک میں پیدا ہوتا ہے۔ مہرے کے خاص پیداوار یہ ہوتے ہیں۔

(۱) گل مہوہ جس کی صورت ملائیدار موم کی سی ہوتی ہے اس میں شیرنی کی ایک متدبہ مقدار ہوتی ہے۔ خمیر کے ذریعے سے انکھل میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ عمل اگلی دسی شراب جو اس ملک میں پی جاتی ہے اسی بھول سے کھینچی جاتی ہے۔ (۲) تخم مہوہ جس سے ایک قیمتی اور قابل فروخت تیل حاصل ہوتا ہے۔ اس تیل کا نقطہ گداز دوسرے روغنات سے اونچا ہے۔ اسلئے ایسے تیلوں کی تیاری میں کم میں لایا جاتا ہے جن میں قوم کی ضرورت ہو۔ یہ مصنوعی کھن اور صابن بنانے میں کارآمد ہوتا ہے۔

(۳) چھال جس سے ایک عمدہ لہکا رنگ نکلتا ہے۔

۱۳۔ پیداوار جنگلات۔ جنگلات اقتصادی قدر و قیمت کے درختوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

چوبنیہ پیدا کر نیوالے درخت مثلاً ساگوان شیشم۔ لداوا۔ انجن۔ بیجاہل۔ نادولی کے علاوہ رنگ پیدا کر نیوالے درخت مثلاً پلاس۔ (ڈھاگ)۔ سلگرتیکا۔ سورجی یا توگر موگلی اور کالا اندر جو اور ریشہ پیدا کر نیوالے درخت جیسے پدا آری۔ کتیرا۔ بانس کیوٹا (شاگاٹھا) بھی پائے جاتے ہیں اور غاب اور املتاں ہوتا ہے جس سے دباغت کے کام کی چھالیں نکلتی ہیں۔

۱۴۔ معدنیات۔ ملک سرکار عالی کی معدنی دولت میں سے کوئلہ (زغال) قابل ذکر ہے جو سنگا سو قودہ ضلع ونگل کے سداون زغال سے برآمد ہوتا ہے اور ملک کے دوسرے مقامات مثلاً یلا پٹی۔

کما دم۔ بندھلا چنور۔ تانڈور۔ اکسا پور۔ انترگاؤں۔ ساستی اور پانی میں بھی اس کی موجودگی کا علم ہے۔ زمانہ قریب تک مقام مٹی تعلقہ لنگسور ضلع راجپور میں برآمدگی طلا کا کام جاری تھا۔ تعلقہ پالوچھ ضلع ورنگل میں سرمہ کا ایک وسیع رقبہ پایا گیا ہے اور وہاں سے جو سرمہ کا نمونہ حاصل کیا گیا ہے وہ سرمہ ٹینلوں کے لئے اچھی طرح کارآمد ہے۔ لوہے کی کانیں متعدد مقامات پر بالخصوص اضلاع گلبرگہ شریف۔ ورنگل۔ عادل آباد۔ کریم نگر اور میدک میں پائی جاتی ہیں چنتراضلع لنگسور میں تانبے کا بھی تپہ لگا ہے۔ سفید پتھر جو مکانات کے فرش اور چھت اور مطابخ میں کارآمد ہوتا ہے وسیع پیمانہ پر ضلع گلبرگہ کے مقامات تانڈور۔ جھوولی۔ سیٹرم۔ نافندگی۔ چنٹاپور۔ واڑی اور شاہ آباد میں برآمد ہوتا ہے۔ موضع سورج پور۔ تعلقہ لنگسور کے باشندے زمین سے شوریٹ کا مادہ تحلیل کر کے سبھی کھار حال کرتے ہیں۔ یہ کھار چرمی مصنوعات میں کارآمد ہوتے ہیں۔

۳۱۲۔ مزرعہ جات زراعتی۔ بہر حال یہ تو واضح ہو گیا کہ ملک سرمہ کار عالی مختلف اقسام کے نفع بخش صنایع کی ترقی کے لئے کسی مواد یا مال کا محتاج نہیں ہے۔ ملک کے سرمایہ داروں کے سامنے جو بالعموم ایسے معاملات میں جھکتے ہیں ایسے صنایع جاری کرنے کے مفاد کو ثابت کرنے سے قبل سررشتہ صنعت و تجارت کو جو اس دو سالہ دوران میں قائم ہوا ہے بہت کچھ کام انجام دینا ہے۔ فی الوقت سررشتہ زراعت نے مقامات مندرجہ ذیل میں مزرعہ جات فخرض غبرہ و شریح ثبوت قائم کئے ہیں۔

(۱) پرہنجی۔ یہاں کے مزرعہ کا مقصد یہ ہے کہ خالص گادرائی تختہ پھیلانے تاکہ اس عیت کی کپاس کی ملک میں وسیع پیمانہ پر کاشت ہونے لگے۔ اس کوشش میں بھی کامیابی ہوئی کہ زمین کو نقصان پہنچانے بغیر کپاس کے پودوں کی قطاروں کے درمیان سونگ پھلی پیدا کر کے آمدنی کو مضاعف کیا جائے۔ پیوند لگانے کے بعض تجربات نے اس عمل کی فائدہ مندی کا ثبوت دیا مثلاً نامہری کا جو ایک بڑے بوڑھے کی ریشہ دار روئی گادرائی کی شکل نرم لیکن کمزور ہوتی ہے گادرائی کے ساتھ پیوند لگایا گیا تو لانیے ریشہ کی نرم نفیس روئی پیدا ہوئی جس میں موخراندہ کی طرح تار کے تناؤ کی صلاحیت تھی۔

(۲) کاماریڈی۔ یہ مزرعہ ٹیکسٹائل کی کاشت کے لئے مختص ہے۔ اس سے رعایا پر ثابت کیا گیا کہ کس طرح ”کیٹا“ یا SUPPORTS کے پرکنایت استعمال سے کھیت کو ٹھیک طور پر کھاد و دیگر مشیکر کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ کمبوڈیا اور ایری ERI قسم کے ریشم کے کیڑوں کی پرورش کے تجربات

بھی یہاں کامیاب رہے چونکہ تہنگانہ کے زمینات میں فاسفورک ایسڈ کم ہوتا ہے اس لئے وہاں کی پیداوار اطمینان بخش نہیں ہوتی۔ یہاں دکھایا گیا کہ وہاں کی فصل میں کیسے ترقی دیکھا جاتی ہے اور فاسفوٹک کھاد دیکر کس طرح پالے سے نجات مل سکتی ہے اور نیز یہ کہ پرنفعیت فصل کا دور جیسے کمبوڈیا یا مصری روٹی کا کس طرح قائم کیا جاسکتا ہے۔

(۳) آلیہ۔ یہاں ایک ایسی افتادہ اراضی پر مزرعہ قائم کیا گیا جس کی مٹی کھار کی تھی اور جس پر گھاس تک نہیں اُگتی تھی۔ پانی کا مناسب نکاس قائم کر کے اور کھاد دیکر زمین قابلِ زراعت بنائی گئی۔ اور نیشکر، ارند، اور کمبوڈیا روٹی اس پر بولی گئی۔ اس سے رعایا پر ثبات ہو گیا کہ ایک ناقص زمین کو دانائی کیساتھ مناسب کھاد دیکر کس طرح سیر حال بنایا جاسکتا ہے۔ (۳) محبوب نگر۔ یہ مزرعہ کمبوڈیا روٹی کے لئے جو پانی دے کر اور بلا پانی بولی جاتی ہے اور ریشم کے کیڑوں کی پرورش کی غرض سے ارند کی کاشت کے واسطے محدود ہے۔

(۵) اٹل۔ اس مزرعہ میں کاشت برنج کیلئے فاسفیٹ کھاد کی فائدہ مندی ثابت کی جاتی ہے کمبوڈیا روٹی، نیشکر، دلاہتی مونگ اور آلو بدل بدل کر بوئے جاتے ہیں۔ (۶) سنگار پڈی۔ یہ مزرعہ میوے اور ترکاریوں کے لئے قائم کیا گیا ہے اور آٹھ کمبوڈیا قسم کی روٹی کا یہ مرکز بنایا جائیگا۔

۳۳۔ سرکاری کارخانہ جات وغیرہ تحت سررشتہ صنعت و حرفت۔ سررشتہ صنعت و حرفت کے مساعی فی الوقت سررشتہ کے چار کاموں میں محدود ہیں (۱) کارخانہ قوت الکحل (۲) کارخانہ صابون سازی (۳) کارخانہ تشریح و تعلیم پارچہ بانی (۴) دارالتجارب صنعتی۔ کارخانہ الکحل کارپڈی کی غرض و غایت یہ ہے کہ نہایت قوی شراب کی روح اور شیر تیار کی جائے اور ان پیداواروں کو ان روٹی سلگنے والے انجنوں کے ایندھن کے کام میں لایا جائے۔ عمارات قریب انجم ہیں اور مشینری و ساز و سامان کی تنصیب کے ساتھ ہی کارخانہ کا کام آغاز ہو جائے گا۔ صابون سازی کے کارخانے نے کام شروع کر دیا ہے چونکہ اجناس و غنیمت اس ملک کے نہایت اہم سم پیداوار میں سے ہیں اور ان کی کثیر مقدار سالانہ برآمد کی جاتی ہے اسلئے صابون سازی کی صنعت جاری کی گئی کہ تیل کی مانگ بڑھے اور روغن براری کی مقامی صنعت کے لئے ایک وجہ تحریک پیدا ہو۔ دستی ماگہ پر بننے کا طریقہ اس ملک کی خاص گھریلو صنعتوں میں داخل ہے اسلئے تشریح و تعلیم پارچہ بانی کا کارخانہ قائم کیا گیا تاکہ خواہشمندوں کو فلاحی فنل دے مانگ پر بننا

سکھایا جائے اور عملی ثبوت و توضیح سے مقامی جلاہوں کے درمیان اس قسم کے ماگہ کی ترویج کی جائے
 دارالتجارب صنعتی کے کیمیا سازوں نے ایسے امور کے تجربے کئے جیسے مکمل ہوا کا تحفظ، تخمیر، الکحل، میو، کا قتل
 سریش سازی، خون کے ALBUMINS پلاس اور نیم سے ALKALOIDS (کھانہ کا استخراج، امتحان و معیار
 سازی PHARMACEUTICAL دویہ - رنگنا اور بنانا، رنگ بنانا - روغنات، مٹی کی کشید اور نہائی مال کی
 تیاری - سینیدی اور تارڑی سے شکر سازی - دود اور دود کی پیداوار - اسی کے تھونٹھ سے کاغذ سازی
 کے لئے سال تیار کرنا - روغنی اینٹوں کا بنانا - اور دوسری متفرق چیزیں جیسے PAPERSIZING کے لئے
 رال کا صابون بنانا اور پرم تیار کرنا - اور ملک سرکار عالی کی مختلف منڈیوں سے جمع کئے ہوئے تخم
 روغنیہ میں مقدار و قیمت دریافت کرنا وغیرہ - چار کار آموزوں کو رنگ سازی و دوا سازی - بوٹ کی
 پالش اور سریش بنانے کی تعلیم دی گئی جن میں سے دو اپنی اپنی صنعت میں بہ کامیابی کام کر رہے ہیں
 دارالتجارب کا ایک کیمیا ساز انگلستان کو بھیجا گیا جہاں وہ جامعہ لیڈز میں چرچی صناعت کی تعلیم پڑھا
 ہے اور ایک دوسرا کیمیا ساز لاکھ سازی کی تعلیم انڈین انسٹیٹیوٹ آف سائنس بنگلور میں پڑھا ہے۔ اسی
 کے بعد اول الذکر سریشہ صنعت جو رفت کے تحت کام کرے گا اور مقامی تیار کئے ہوئے چرم و
 کھال کی صنعت کو ترقی دیگا اور جو لوگ اس صنعت کا کاروبار کرنا چاہیں ان کو فنی مشورہ دیگا اور
 منجر الذکر سریشہ جنگلات کے تحت بعض قبضہ جات صحرائی میں جو اس غرض کے لئے موزوں
 ہوں لاکھ کی صنعت کو جاری کرے گا۔

پس اس طرح ہر اس وہ سالہ دوران یا کم از کم اس کے نصف آخر میں ملک کی صنعتی ترقی کی
 رفتار میں روانی پیدا کرنے کی مختلف کوششیں کی گئیں۔ ملک سرکار عالی میں پیداوار فیہ کی کثرت کے
 یہ نظر پارچہ بانی اور خالص کرنا گرنے کے کارخانہ جات کے لئے وسیع گنجائش ہے یعنی کے بعض مالکان
 گرنی سے نادر اور لا تو میں دو گرنیاں قائم کرنے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔
 ہم اس کارخانہ جات صنعتی کی نوعیت اور اپنی تقسیم - تخمہ ضمیمہ نشان (۱) سے کارخانہ جات
 صنعتی کی تقسیم اور ان میں مصروف بکار اشخاص کی تعداد بالتفصیل واضح ہوگی یہ ہر قابل ذکر ہے
 کہ ان کارخانہ جات کے علاوہ ملک سرکار عالی میں چند اور کارخانے بھی ہیں جو بوجہ قحط سالی
 بوقت مردم شماری چالو نہ تھے - تخمہ مندرجہ ذیل سے جو تخمہ محمولہ بالا کا گوشارہ ہے ملک کا
 کے متوقعہ کارخانوں کی نوعیت اور ان کی تعداد اور بوقت مردم شماری جتنے اشخاص انہیں
 مصروف بکار تھے انکی تعداد معلوم ہوگی - منجملہ کل تعداد کارخانہ جات کے ۱۰۰ دوا می چلنے والے

قسم صنعت	تعداد کارخانہ جات	تعداد شخصیات مرد و عورت یکجا
باقفی	۹۹	۷۵۱۹
چوبینہ	۱۳	۵۸۲
فلزات	۱	۷۸۸
قوت مادی	۱	۱۴۴
خط و نمائی	۱	۵۰
کار ہائے کیمیائی	۷	۱۳۴
صنائع غذائیہ	۳۱	۱۶۱۸
معادن سنگ عمارت	۹	۳۹۳۸
ذرائع نقل و حمل	۲۲	۳۳۳۲
معادن	۱	۱۳۱۷۴
تعمیش	۱۰	۳۵۳
لمبوسات	۳	۶۱
چرم و دیگر صنائع	۲	۶۴

ہیں اور ۱۰۰ موسمی چلنے والے ان میں سے دودھتی قوت سے اور بقیہ کسی نہ کسی نوعیت کی میکانیکی قوت سے کام لیتے ہیں۔ ان کارخانہ جات کی تعداد غالب (۱۱۸) بھاپ کی قوت سے چلتے ہیں۔ ۸۹ پارچہ بانی ایک ایک چوبینہ فلزات اور بھرسائی و ترسیل قوت ہائے مادی۔ ۱۱ صنائع غذائیہ۔ ۶ معدنیات اور ۹ تیاری ذرائع نقل و حمل سے متعلق ہیں۔ ۱۳ کارخانے (جو سب کے سب صنائع غذائیہ سے متعلق ہیں) تیل سے چلتے ہیں اور ۴ کارخانے جو

کیمیائی پیداوار سے متعلق ہیں بھاپ سے چلتے ہیں۔ صرف پانچ کارخانے قوت برقی سے چلتے ہیں ان میں سے تین کیمیائی پیداوار اور ایک ایک معدنیات اور صنائع اسباب تعمیش سے متعلق ہیں۔ ان میں سے ۴ اپنی قوت برقیہ بیرون سے لیتے ہیں اور ایک اپنی عمارت میں قوت پیدا کرتا ہے۔ ۵۔ صنائع بافتنی۔ ملک سرکار عالی میں پنہ کی کثیر پیداوار کے مد نظر صنائع بافتنی کے لئے نہایت وسیع میدان ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ صنائع بافتنی کے متعلقہ کارخانہ جات ہی (۹۹) سب میں زیادہ ہیں یہ روئی صاف کرنے اور دبانے کے کارخانوں اور پارچہ بانی کی گرنیوں وغیرہ

قسم صنعت	تعداد کارخانہ جات	تعداد شخصیات مرد و عورت یکجا
روئی صاف کرنا	۲۴	۱۳۸۴
روئی کے گٹھے باندھنا	۳	۱۳۳
روئی صاف کرنا اور گٹھے باندھنا	۱۴	۱۸۱۹
روئی کاٹنا اور بننا	۳	۳۷۰۷
روئی اور ریشم کے جھڑی باگ	۱۰	۴۷۶

چرب صراحت مندرجہ حاشیہ مشتمل ہیں۔ اکثر روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے فرمٹوا کی ہیں واقع ہیں اور صرف محدودے چند تنگ گانہ میں قائم ہیں کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ سمت اول الذکر ہی میں روئی کی پیداوار وسیع پیمانہ پر ہوتی ہے۔ اسکے برخلاف

سوت اور ریشم کے دستی ماگہ کے کارخانے زیادہ تر تنگ گانہ میں اور بالخصوص اضلاع محبوب نگر و رنگل میں پائے جاتے ہیں۔ تاگہ کاتنے اور پارچہ بانی کے گرنیوں کے منجملہ بلدہ حیدر آباد میں ایک اور شہر اورنگ آباد اور گلبرگہ شریف میں ایک ایک ہے۔

۱۶۔ صنائع چوبین۔ انکی نمائندگی ۱۲ کارخانہ جات فریخیر سازی اور صرف ایک کارخانہ آنہنگی کرتے ہیں۔ انکے منجملہ ایک کارخانہ آنہنگی اور (۱۰) کارخانہ جات فریخیر سازی بلدہ حیدر آباد ہی میں

واقع ہیں اور نظام آباد اور اونگ آباد میں ایک ایک کارخانہ فرنیچر سازی ہے۔

۳۱۷۔ صنایع فلزی۔ اس نوعیت کا صرف ایک کارخانہ ہے اور وہ دار الضرب سرکاری ہے اس میں (۸۷) نفوس کام کرتے ہیں جن میں سے صرف ایک عورت ہے۔

۳۱۸۔ بہرسانی و ارسال قوت مادی۔ اس نوعیت کا بھی صرف ایک سرکاری کاروبار سرشتہ برقی ہے۔ اس میں (۴۴) آدمی کام کرتے ہیں۔

۳۱۹۔ صنایع ظروف کی۔ اس نوعیت میں صرف ایک کارخانہ مینے کارخانہ سفال سازی ہو قوہ بلکہ ہے۔ اس میں ۳۲ مرد اور ۸ عورتیں کام کرتی ہیں۔

۳۲۰۔ کارہائے کیمیائی۔ اس میں ایک کارخانہ برف سازی (جس میں ۲۴ مرد کام کرتے ہیں) اور ۶ سوڈا اور وغیرہ کے کارخانے (جس میں ۱۰۲ مرد اور ۸ عورتیں کام کرتی ہیں) شامل ہیں۔ یہ کل کے کل بلکہ حیدر آباد میں واقع ہیں۔ ان میں سے (۴) بھاپ سے اور (۳) برقی قوت سے چلتے ہیں۔

۳۲۱۔ صنایع غذائیہ۔ اس نوعیت کے (۳۱) کارخانے ہیں جن میں سے (۱۴) روغن کشی کی گریں ہیں۔ (۷) بیڑی کے کارخانے۔ ۷ شراب کشی کے کارخانے۔ ۲ آب رسانی کے کاروبار اور ایک چاول کی گرنی ہے۔ ان میں مجموعی طور پر (۱۸۷) نفوس کام کرتے ہیں۔ ان میں کے منجملہ ۲ بیڑی کے کارخانے ایک روغن کشی کی گرنی ۴ شراب کشی کے کارخانے اور دو کارہائے آب رسانی بلکہ حیدر آباد میں واقع ہیں۔ اخلاص محبوب نگر۔ عادل آباد اور پھنی میں ایک ایک کارخانہ شراب کشی ہے۔ رنگ میں ایک روغن کشی کی گرنی ہے اور لنگڑہ میں (۱۱) روغن کشی کی گریوں کے علاوہ ایک چاول کی گرنی ہے۔ گلبرگ میں بھی ایک روغن کشی کی گرنی اور ۵ بیڑی کے کارخانے ہیں جنہے اشخاص ان نوعیت کے صنایع میں مصروف ہیں انکے منجملہ سب سے زیادہ تعداد (۵۱۰) ذکور اور ۲۰۸ اناث (گو بیڑی کے کارخانے صرف بکار رکھتے ہیں۔ یہ کارخانے وہ سالہ دوران زیر ذکر ہیں جو دیے آئے ہیں انکے بعد کارخانہ جات شراب کشی کا مرتبہ ہے جن میں (۴۴) نفوس کام کرتے ہیں جنکے منجملہ صرف ۶ عورتیں ہیں۔ بلکہ حیدر آباد کے ۲ کارہائے آب رسانی (سرکاری) میں ۳۳ نفوس کام کرتے ہیں جن میں صرف ۳ عورتیں ہیں۔ بقیہ کارخانوں میں محدودے چند افراد کام کرتے ہیں اور تحمہ جات صنعتی میں محض اس وجہ سے ان کا اندراج ہوا ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں ۱۰ سے زیادہ آدمی کام کرتے ہیں۔ کل تعداد کارخانہ جات کے منجملہ ۱۱ بھاپ کی اور ۳ آئل کی قوت سے اور بقیہ دستی قوت سے چلتے ہیں۔

۳۲۲۔ معادن سنگ خارہ پتھر توڑنے کے (۹) کارخانے میں جو ۳۹ نفوس کو مصروف رکھا رکھتے ہیں جنکے منجمہ ۱۲۹۳ عورتیں پتھر اٹھانے کا کام کرتی ہیں۔ ان میں سے ۶ معمولی پتھر کی کانیں ہیں جو اضلاع اطراف بلدہ۔ اورنگ آباد۔ ناندیڑ اور گلبرگہ شریف میں ایک ایک اور محبوب نگر میں واقع ہیں بقیہ ۳ معادن سنگ شاہ آباد کے ہیں اور ضلع گلبرگہ شریف میں واقع ہیں بنو خرا الذکر اہم قسم کے معادن ہیں اور ان میں ۲۳۹۰ مرد اور ۱۰۵۰ عورتیں کام کرتی ہیں۔ شاہ آباد کا پتھر فرش اور سقف اندازی کے اغراض میں بہت کام آتا ہے اور سمٹ کی تیاری میں بھی کارآمد ہوتا ہے۔ ایک کارخانہ سمٹ سازی کی عنقریب اجرائی زیر غور ہے۔

۳۲۳۔ ذرائع نقل و حمل۔ اس عنوان کے تحت ۲۲ کارخانے آتے ہیں جن میں (۳۱۸۲) مرد اور (۱۵۰) عورتیں کام کرتی ہیں۔ ان کارخانوں کے منجمہ ۱۲ لاکھ بیویں کی مرمت کے ۳۔ موٹر کی مرمت کے ۴ اور بجلی بنانے کے ۶) کارخانے صرف بلدہ حیدر آباد میں واقع ہیں۔ بقیہ کل کارخانے ریلوے ورکشاپ میں جو انجنوں ڈبوں کی ترمیم کا کام انجام دیتے ہیں یہ ورکشاپ نظام آباد۔ اورنگ آباد۔ پربھنی اور گلبرگہ شریف میں ایک ایک ورگل میں دو اور لالہ گوڑہ ضلع اطراف بلدہ میں ۳ ہیں۔ ان میں ۳۴۳ مرد اور ۴۹ عورتیں مصروف بکار ہیں۔ لالہ گوڑہ میں ۳۰۸۱ مرد اور ۲۲ عورتیں کام کرتی ہیں جنکے منجمہ ۱۰۹ ماہرین کار ہیں۔

۳۲۴۔ معادن۔ ملک سرکار عالی میں صرف ایک ہی معدن ہے جس میں بالائے التزم کام ہوتا ہے۔ اور وہ معدن زغال سنگ گارینی موٹوہ ضلع ورگل ہے۔ یہ ملک سرکار عالی میں سب سے بڑا صنعتی کارخانہ ہے۔ اور ۲۶۹۸ مرد اور ۳۳۳ عورتوں کو مصروف بکار رکھتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر ممالک محروسہ کے کل صنعتی کارخانوں میں کام کرنے والے مردوں میں سے ۳۸ فیصد اور عورتوں میں سے ۸ فیصد معدن زغال کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ انکے منجمہ ۱۰۱۰۱ مرد اور ۵۳۲ عورتیں ماہرین کار ہیں۔ اسکا بہت امکان ہے کہ ملک سرکار عالی کے صنایع معدنی اور ترقی پذیر ہوں۔ کیونکہ کوئلہ۔ ابرق (یا قوت) تانٹرا اور دوسرے معدنیات کی تلاش اور تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک معدنی خزانوں سے مالا مال ہے اور اگر انکے متعلقہ صنایع کو مناسب فروغ دیا جائے تو نفع بخش ثابت ہونگے۔

۳۲۵۔ صنایع تعیش۔ اس عنوان کے تحت ۱۲ مطابع داخل ہیں جو سب کے سب بلدہ حیدر آباد میں واقع ہیں۔ ان میں ۳۵۳ مرد کام کرتے ہیں جنکے منجمہ ۸۲ کار ہیں۔ ان ماہرین میں صرف ایک مطبع قوت برقی سے چلتا ہے اور بقیہ دستی قوت سے چلتے ہیں انکے منجمہ ۳ مطابع سرکاری ہیں

پہلے زمرہ میں اُن کارخانہ جات کا اندراج ہے جن میں ۲۰ سے کم لیکن ۱۰ سے زیادہ
اشخاص مصروف بکار ہیں اور جن کا اس مردم شماری میں پہلے پہل داخلہ لیا گیا ہے۔ یہ تعداد
میں ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰ سے چلتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر روئی صاف
کرنے اور گٹھے باندھنے کی گرنیاں ہیں۔ اس نوعیت کے ۹ کارخانوں کے منجملہ جن میں دستی
قوت سے کام لیا جاتا ہے دستی ماگہ والے سوت اور ریشم کے ۴ کارخانے ہیں۔ دوسرے
زمرے یعنی اُن کارخانوں میں جن میں ۲۰ تا ۵۰ اشخاص کام کرتے ہیں ۸ کارخانوں اور
۳۵۹ مصروف بکار لوگوں کی تعداد کا اضافہ ہوا ہے جس کا باعث اس درجہ کے روئی صاف
کرنے والے یا گٹھے باندھنے والے کارخانوں کی زیادتی ہے جو اس وجہ سے رونما ہوئی ہے
کہ بعض کارخانوں میں کام کرنے والوں کی تعداد گھٹ گئی اور وہ اس نوعیت کے تحت آ گئے۔
ورنہ اس کے بعد کے درجہ میں شریک ہوتے۔ ان کارخانوں میں جنہیں (۵۰) سے زیادہ لیکن
۱۰۰ سے کم اشخاص مصروف بکار ہیں (۴۰) کی کمی قوت میکانی سے چلنے والوں میں اور ۵ کی کمی
بلا قوت میکانی چلنے والے کارخانوں میں رونما ہوئی ہے۔ مجموعی طور پر اس عنوان کے تحت
آنے والے کارخانوں میں بدورانِ دہ سالہ گزشتہ ۲۰۲ مزدوروں کی کمی پیدا ہوئی ہے
۱۰۰ سے زیادہ اشخاص کو مصروف بکار رکھنے والے کارخانوں کے منجملہ ۲ کا اضافہ میکانی قوت
والے اور ۶ کا اضافہ دستی قوت والے کارخانوں میں ہوا ہے۔ اسکے اندر ایک روئی صاف
کرنے اور گٹھے باندھنے کی گرنی جس میں ۲۱۸ مزدور کام کرتے ہیں اور ایک روئی صاف کرنیکی
گرنی جس میں ۲۹۶ مزدور کام کرتے ہیں اور ۲ سوت اور ریشم کے دستی ماگہ والے کارخانے
جس میں ۳۱۹ مزدور ہیں اور چند متفرق کارخانے شامل ہیں۔ یہ قابل ذکر ہے کہ آخری زمرے
یعنی ۴۰ سے زیادہ اشخاص کو مصروف بکار رکھنے والے کارخانوں میں میکانی قوت سے
چلنے والوں کی تعداد علیٰ حالہ قائم رہی ہے تو غیر میکانی قوت سے چلنے والے کارخانوں کی
تعداد جو ۱۹۱۱ء میں ایک بھی نہ تھی اب ۳ ہو گئی ہے۔ یہ سب کے سب شاہ آباد کے پتھر کے
کے معادن ہیں جو اس دہ سالہ دوران میں ضلع گلبرگ میں قائم ہوئے ہیں۔ ان معادن میں
(۳۴۴۰) اشخاص مصروف بکار ہیں۔

۳۲۹۔ اعداد و شمار ملازمین کارخانہ جات۔ تھمہ بنیمہ نشان (۱) صنعتی میں
جو اشخاص ان کارخانہ جات میں انتظام، نگرانی اور محرری کے کام میں مصروف

میں اونکی تفصیلی تعداد ظاہر کی گئی ہے اور کاریگروں سے

جملہ	ذکور	اناث
انتظام نگرانی اور محوری	۱۴۹۱	۰
کاریگران ماہر فن	۸۱۰۳	۷۰۰
کاریگران غیر ماہر فن	۲۳۲۶۳	۶۲۵۷
میزان	۳۲۸۵۷	۶۹۵۷

ان کو ممیز کیا گیا ہے۔ اس کا ایک گوشوارہ درج حاشیہ ہے۔ اس پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ صنعتوں میں مصروف بکار اشخاص کی جملہ تعداد کے

منجملہ فیصد (۷۹) ذکور میں اور فیصد (۲۱) اناث۔ انتظام۔ نگرانی اور محوری میں ایک بھی عورت مصروف نہیں اور ذکور میں سے ۲۸ فیصد اس طرح پر مصروف بکار ہیں۔ تقریباً ۷۰ فیصد مرد غیر ماہر فن کاریگر ہیں اور ۹۰ فیصد عورتیں اس عنوان کے تحت آتی ہیں۔ عورتیں زیادہ تر معادن زغال۔ صنایع بافتنی مثلاً روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کے کارخانے۔ کاتے اور بننے کے گرنیاں۔ سوت اور ریشم کے دستی ماگہ کے کارخانے اور معادن سنگ میں کام کرتی ہیں۔ صنایع غذا مثلاً مٹھری سازی کے کارخانے اور تیل نکالنے کے گرنیوں میں بھی عورتوں کو کچھ کام ملتا ہے۔ بالغ العمر کل کاریگران غیر ماہر فن (عمر ۱۴ سال و زائد) کے منجملہ ربع تعداد عورتوں کی ہے اور اندرون ۱۴ سال عمر والے کاریگران غیر ماہر فن کی انکی تعداد کم از کم ۲۵ فیصد ہے مجموعی طور پر ماہر فن کاریگروں کی تعداد کم از کم ۲۵ فیصد ہے۔ صنایع غذا مثلاً بافتنی۔ غذائی معدنی۔ لمبوسات و چرم میں مصروف ہیں۔ فی ہزار بالغ العمر مصروف بکار اشخاص کے مقابلہ میں اطفال کا تناسب مندرجہ ذیل میں (۳۳)۔ روئی کے گٹھے باندھنے کی گرنیوں میں ۲۷۹۔ صنایع غذائیہ میں ۲۴۶۔ صنایع لمبوسات میں ۱۹۶ اور صنایع چرم میں ۱۹۳ ہے۔ معادن زغال (۱۶۷)۔ سوت کاتے اور بننے کے گرنیوں میں ۱۲۵۔ صنایع دیگر کے مقابلہ میں ۱۰ فیصد سے بھی کم ہے۔

۳۳۔ صنایع میں بالغ العمر اناث اور اطفال کی تناسب تقسیم۔ مصروف بہ صنایع شگہہ یا بالغہ عورتوں کے منجملہ ۲۱ مردان ہیں اور ۳۷ صنایع بافتنی میں کام کرتی ہیں۔ معادن میں (۲۱۵) کا تناسب ہے۔ جو صنعتیں ظروف گلی۔ پیداوار کیمیائی اور ذرائع نقل و حمل سے تعلق رکھتی ہیں ان میں عورتوں کا تناسب بہت کم ہے اور دوسرے اقسام صنایع سے عورتیں بالکل محروم رہتی ہیں۔ اطفال کی صورت میں بھی ہر دو جنس کے ہزار اطفال کے منجملہ کم سے کم ۵۰ (۳۶۳) اطفال ذکور اور ۲۰۷ اطفال اناث مردان میں مصروف ہیں۔ اسکے بعد کارخانہ تناسب یعنی ۲۰۰ (۱۱۷) اطفال ذکور اور ۸۳ اطفال اناث (صنایع بافتنی میں لگے ہوئے ہیں۔ صنایع غذائیہ میں ۱۰۳ اطفال (۶۴ لڑکے اور ۳۹ لڑکیوں) کا تناسب کا ہوتا ہے۔ معادن سنگ میں ۳۳ (۸۷ لڑکے اور ۷ لڑکیوں) کا اور ذرائع نقل و حمل میں ۲۴ (۲۲ لڑکوں اور ۲ لڑکیوں) کا تناسب پڑتا ہے۔ صنایع

متعلقہ جو مینہ فلزات ظروف گلی۔ لمبوس۔ چرم اور پید اور کیمیائی میں صرف چند لڑکے کام کرتے ہیں۔ ۳۳۔ تقابل بہ اعداد و شمار ۱۹۱۱ء۔ تختہ ضمیمہ نشان (۲) میں ۱۹۱۱ء کے ایسے صنائع کے متعلقہ اعداد و شمار کا تقابل ۱۹۲۱ء کے اعداد کے ساتھ کیا گیا ہے جن میں ۲۰ یا اس سے زیادہ اشخاص مصروف بکار ہیں کیونکہ صرف یہی ایک بنیاد ہے جس کی بناء پر تقابل ممکن ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے کارخانہ جات کی تعداد میں فیصد ۶ کا اور اس میں مصروف بکار اشخاص کی تعداد میں فیصد ۱۱ کا اضافہ اس وہ سالہ دوران میں ہوا ہے۔ لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ اضافہ صرف کارگیران غیر ماہر فن کی تعداد میں رونما ہوا ہے جو اشخاص انتظام نگرائی اور محرری میں مصروف ہیں ان میں بقدر ۱۹ فیصد اور کارگیران ماہر فن میں بقدر ۳۲ فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔ کارگیران ماہر فن کی تعداد میں ایسے صنائع میں بھی کمی آئی ہے جیسے بافتنی فلزی۔ پید اور کیمیائی اور معدنی میں۔ وہ سالہ دوران زیر ذکر میں ٹہی کی معادن طلا میں کام موقوف ہوا اور معلوم ہوتا ہے کہ ۱۴ بافتنی اور ۲ فلزی کارخانے بھی بوقت مردم شماری چالو نہ تھے۔ بالغ اناث کارگیروں کا تناسب بمقابلہ ایک ہزار بالغ مرد کارگیروں کے ۱۹۱۱ء کے ۳۵۱ سے گھٹ کر ۱۹۲۱ء میں ۳۴۱ رہ گیا ہے اور دونوں جنس کے اطفال کا تناسب ہزار بالغ العمر ۱۲ سے بڑھ کر ۱۶۵ ہو گیا ہے۔

۳۳۲۔ نوعیت تنظیم صنائع گریبات۔ امپیریل ٹیبل (۱۲) حصہ سوم میں کارخانہ جات صنعتی کی درجہ بندی بلحاظ طبقہ، لیکن تنظیم اور تختہ ضمیمہ نشان (۳) (صنعتی) میں ہر ایک کارخانہ کے انتظام کی نوعیت ظاہر کی گئی ہے۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ حلقہ کارخانہ جات صنعتی تعدادی ۲۰۰ کے منجملہ ۴ کی ملکیت سرکاری یا مقامی حکومت کو حاصل ہے۔ ۳ کمپنی ہائے جربر شدہ میں اور (۱۴۹) خانگی اشخاص کی ملکیت میں ہیں۔ سرکاری کارخانہ جات کے منجملہ ۳ سوت اور ریشم کے دستی ماگیہ والے کارخانے۔ ۳ مطابع۔ ۲ کار ہائے آبرسانی۔ اور ایک ایک دار الضربہ کار ہائے برقی شراب کشی اور تھیر توڑنے کے کارخانے ہیں کمپنی ہائے جربر شدہ کے منجملہ ۱۱ میں یورپ یا انگلو انڈین نظما ہیں۔ ان میں سے ۹ صنائع متعلقہ ذرائع نقل و حمل اور ۲ صنائع بافتنی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اون (۲۵) کارخانوں کے منجلیہ جن کے نظارہ دہی اشخاص ہیں ۱۰ صنائع بافتنی سے۔ ۸ معادن سنگ سے، صنائع غذائیہ سے متعلق ہیں۔ ایک کارخانہ جس میں مشترکہ انتظام ہے وہ معدن زخاں سنگا رینی ہے۔ ان کارخانہ جات کے منجملہ جن کے

مالکین خانگی اشخاص میں ۶ کے مالک یورپین یا انکلوئڈین ہیں۔ ۱۴۳ کے مالک دیسی اصحاب۔ اول الذکر کے منجملہ ایک کارخانہ برف سازی۔ ۲ کارخانہ جات سوڈا الیمونید وغیرہ ایک مطبع اور دو دکانات خیاطی ہیں۔ موخر الذکر کارخانہ جات میں ایک تعداد غالب (۸۳) صنعت بافتنی سے تعلق رکھتی ہے۔ مالکین کی درجہ بندی بلحاظ ذات یا قوم کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ۲ کے مالک ہندو (غیر مصرہ) ۶ کے برہمن۔ ۲۰ کے گجراتی۔ ۴ کے کوٹھی۔ ۱۰ کے مارواڑی۔ ایک کاراچوت۔ ۱۲ کے لنگایت۔ ۳۰ کے سلمان۔ ۵ کے پارسی اور ۳ کے دیگر ہیں۔ مجموعی طور پر کارخانہ جات صنعتی کی سب سے بڑی تعداد کی ملکیت اور انتظام کو میٹروں کو حاصل ہے۔ یہ ذکر بھی مناسب ہے کہ یہ کارخانہ جات زیادہ تر صنائع بافتنی اور روغن براری پر مشتمل ہیں۔

۳۳۳۔ مزدوران ماہرین وغیرہ ماہرین ایمپل ٹیل نمبر ۱۲ حصہ چہارم میں ماہرین مزدوروں کی درجہ بندی بلحاظ ان کے پیشہ صنعتی کے کی گئی ہے۔ اور اسی میں ان کا وطن بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ اسی ٹیل کے حصہ پنجم میں غیر ماہرین مزدوروں کی ذات یا نسل اور مقام پیدائش کی درجہ بندی بلحاظ نوعیت صنعت کی گئی ہے۔

کارگران ماہرین		صنعت
ذکور	اناث	
۱۹۲۲	۱۳۴	بافتنی
۲۱۴	۰	چوبیسہ
۴۹۴	۱	فلزی
۳۶۰	۱۶	غذائیہ
۲۳۴	۶	نقل و حمل
۱۰۰۱	۵۳۳	معادن

تختہ مندرجہ حاشیہ میں ان صنائع کا اظہار کیا گیا ہے جن میں ماہرین کا ریگہ تعداد کثیر صرف ہیں۔ صنائع بافتنی میں ۹۳ فیصد ماہر کارگری طبقات ہندو (غیر مصرہ) سلمان۔ سالے۔ دہیڑ۔ تلنگا اور موچی اتوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کا

فیصدی تناسب علی الترتیب ۳۹-۲۱-۱۵-۱۴-۱۹ اور ۴ ہے۔ یہ کل قومیں بجز سالے اور موچی کے معادن میں کام کرنے والے مزدوروں میں زیادہ نمایاں ہیں۔ اور کل تعداد مزدوران کے لحاظ سے ان کا تناسب علی الترتیب ۲۵-۱۴-۲-۲۳-۲۰ اور ۳ فیصد ہے۔ صنائع چوبیسہ میں کام کرنے والے ماہر مزدوروں کے منجملہ ۹۴ فیصد ہندو (غیر مصرہ) سلمان اور تلنگے ہیں۔ یہ تینوں قومیں مو دہیڑوں کے صنائع فلزی۔ غذائیہ۔ نقل و حمل میں علی الترتیب ۹۲-۴۸-۸ اور ۵۵ فیصد ہیں۔ غیر ماہرین مزدوروں کی کل تعداد جو صنائع میں مصروف ہیں ۲۳۲۶ ہے۔ ان تعداد میں دہیڑ فیصد ۱۸۔ تلنگے فیصد ۱۴۔ غیر مصرہ ہندو اور سلمان فیصد ۱۳ مرہٹے فیصد ۱۱

اور کھجولی فیصد ۹ ہیں۔

ماہر مزدوروں میں سے (۱۸) فیصد اور غیر ماہر مزدوروں میں سے (۹۳) فیصد ملک سرکار عالی میں پیدا ہوئے ہیں۔ ملک سرکار عالی کے پیدا شدہ ماہر فن مزدوروں کے منجملہ فیصد (۶۷) اور اسی ملک کے پیدا شدہ غیر ماہر فن مزدوروں کے منجملہ ۵۶ فیصد اپنے ہی ضلع ولادت میں مشغول ہو جاتے ہیں اور علی الترتیب ۳۳ اور ۴۴ فیصد کو ضلع ولادت سے باہر نقل مقام کرنا پڑتا ہے۔ تاکہ صنائع میں مصروف ہو سکیں۔ بالفاظ دیگر یوں کہا جاسکتا ہے کہ مقابلہ غیر ماہر مزدوروں کے ماہر فن کار گیند زیادہ تعداد میں اپنے ہی اضلاع میں جذب ہو جاتے ہیں۔ بیرون ملک سے آنے والے مزدوروں کا تناسب ماہرین فن میں ۱۹ فیصد اور غیر ماہرین میں ۷ فیصد کا ہوتا ہے۔ ممالک اجنبیہ کے ماہر فن اور غیر ماہر فن کار گیز زیادہ تر صنائع معدنی۔ بافتنی اور نقل و حمل میں جذب ہو گئے ہیں برطانوی صوبہ جات متصلہ مدراس بمبئی اور متوسط و برار کا حصہ اجنبی ماہر فن کار گیزوں میں علی الترتیب ۷۳-۱۵- اور ۷۵ فیصد اور اجنبی غیر ماہر فن میں علی الترتیب ۶۵-۲۴- اور ۹ فیصد کا ہوتا ہے۔ بمبئی۔ صوبہ متوسط و برار کے ماہر فن کار گیز اور غیر ماہر فن مزدور زیادہ تر صنائع بافتنی میں مصروف ہیں۔ اور مدراس کے مزدور معدن میں بہتہ اکثر مشغول ہیں۔ مجموعی طور پر ملک سرکار عالی کے مشغول بہ صنائع مزدوروں کا حصہ غالب مقامی نوعیت کا ہے اور غیر ملک والے کے لئے ملک سرکار عالی میں صنعتی پیشے پر بسر کرنے کے واسطے بہت کم جاذبیت ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مقامی صنائع کی ترقی اور توسیع کے لئے ملک میں کافی مزدور مل سکتے ہیں۔

۳۳-۳۳۔ مصروف بہ صنائع یورپین اور انگلو انڈین۔ تختہ ضمیمہ نشان (۶) صنعتی سے واضح ہو گا کہ کارخانہ جات صنعتی میں مصروف بکار ۲۲۹ یورپین اور انگلو انڈین کے منجملہ ۲۳ منیجر، ۴ نگرانی کرنے والے اور ۱۳ محررین اور ۴۶۱ کار گیز ہیں۔ انہیں سے زیادہ تر ملازمت ریلوے میں ہیں اور ورکشاپ میں کام کرتے ہیں جہاں انجنوں اور گاڑیوں کی ترمیم کی جاتی ہے۔

۳۳-۳۵۔ گرنیوں میں قوت کی تقسیم۔ قوت یکانی سے کام لینے والے ۴۰ اکاڑاں کے منجملہ ۱۱۸ بھاپ کی قوت سے ۳۱ تیل سے ۴ گیاس سے اور ۵ برقی قوت سے

چلتے ہیں۔ بھاپ سے چلنے والے کارخانوں میں زیادہ تر تولی صاف کرنے یا گٹھے باندھنے کی گرنیاں ہیں۔ تیل سے چلنے والے جو ۱۳ کارخانے میں وہ روغن براری کی گرنیاں ہیں۔ اور گیاس سے چلنے والے چاروں کارخانے سوڈائیمنیڈ وغیرہ بنانے کے کارخانے ہیں قوت برقی سے چلنے والوں کے منجملہ ایک معدن زغال ہے جس میں قوت برقی عمارت کارخانہ ہی میں پیدا اور مہیا ہوتی ہے اور ہم یعنی ایک مطیع ایک گرنی برف اور ۲ سوڈا لیمونیڈ بنانے کے کارخانے قوت برقی باہر سے لیتے ہیں۔ ان کارخانوں میں جتنے انجن کام کرتے ہیں ان کی تعداد ۶۷ ہے جن میں ۴۹ انجن ۱۳ اہل کے انجن اور ۵ گیاس کے انجن ہیں ان کل انجنوں کی اسی طاقت کے منجملہ ۱۸۸۰ ۱/۲ اگھوڑوں کی طاقت بھاپ سے اور ۳۴ اگھوڑوں کی طاقت تیل سے اور ۵ اگھوڑوں کی طاقت گیاس سے مہیا ہوتی ہے معدن زغال میں محرکان اصلی (۹۶) سلیم انجن ہیں جن کی طاقت دس ہزار اگھوڑوں کی ہے اور ۳ تیل کے انجن ہیں جن کی طاقت ۵ اگھوڑوں کی ہے۔ وہاں برقی قوت پانچ DYNAMOS سے ۱۴۹۰ KILOWATTS کی پیدا ہوتی ہے۔ ان چار کارخانوں میں جن میں قوت برقی باہر سے مہیا کی جاتی ہے ۶ موٹر لگے ہوئے ہیں جن کی طاقت ۹۸ اگھوڑوں کی ہے۔

۳۳۶۔ تعداد ماگہ زیر استعمال۔ کپڑا بننے کی ۸ گرنیوں میں کل ۱۹،۰۰۰ ماگہ کام میں ہیں جن میں سے ۱۹۰۰ قوت میکانی سے اور ۲۲ فلائی شل والے اور ۲۶ بلا فلائی شل والے دستی قوت سے چلتے ہیں۔ ۵ ریشم کے کارخانوں میں (۵۴) ماگہ ہیں جن میں سے ۴ فلائی شل کے اور ۵ بلا فلائی شل کے دستی قوت سے چلائے جاتے ہیں۔

۳۳۷۔ حالات مزدوران گرنی۔ حال میں سرکار عالی نے ایک کمیشن بدیں غرض مقرر کیا تھا کہ گرنیوں کے معائنہ کے بعد مزدوروں کی حالت معلوم کرے۔ اس کمیشن نے ملک سرکار عالی کے کارخانوں اور گرنیوں کا معائنہ ختم کر کے شولا پور کی گرنی کا بھی معائنہ کیا کمیشن کے میر مجلس نے احمد آباد کی گرنی کا بھی معائنہ کیا۔ چونکہ کمیشن کی رپورٹ میں جو عقیب سرکار میں پیش ہوگی گرنیوں کے مزدوروں کے متعلق بلاشبہ تفصیلی بحث ہوگی اور اس میں اکثر مفید امور اور تجاویز مشورے درج ہونگے۔ اسلئے اس مضمون کے متعلق یہاں ذکر غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔

۳۳۸۔ تعلیم صنعتی۔ ملک سرکار عالی میں جو مدارس تعلیم فنون کے متعلق موجود ہیں انکی تعداد قلیل ہے۔ بننے صرف ۵۰ جن میں ۳۲۶ طلباء بخاری۔ آہنگری۔ ہمدوبانی۔ پارچہ بانی۔ کارچوبی اور خیاطی کی تعلیم بوقت مردم شماری پارے تھے ان ادارہ جات کی از سر نو تنظیم کے لئے ایک مفصل تجویز حال ہی میں سرکار میں پیش کی گئی تھی۔ اور سرکار نے تجاویز کو شرف قبولیت بخشے ہوئے۔ صحت ہزار کی منظوری صادر فرمائی کہ انہیں اغراض میں صرف کئے جائیں اور ایک مجلس کے قیام کی بھی منظوری عطا فرمائی کہ اس کام کی نگرانی کرے۔

۳۳۹۔ صنائع محال بس۔ اب تک ان صنائع کا بیان نہیں کیا گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ صدر مجلس گلبرگ شریف کے ساختہ خیے اور صدر مجلس درنگل کے بنائے ہوئے قالین اور دریاں عمدہ شمع کی ہوتی ہیں اور بمقدار کثیر ان کی فروخت ہوتی ہے۔ اُنکے علاوہ دوسرے محال بس کی تیار کی ہوئی کھادیاں۔ توال وغیرہ مقامی طور پر بلد فروخت ہو جاتے ہیں۔

حصہ سوم تحقیقات ہائے خاص

۳۴۰۔ امور عام۔ خاص تختہ جات صنعتی کے علاوہ میں نے اپنے نوٹ متعلقہ صنعت و تجارت کے بقول اول قلمدار صاحبان اضلاع کی خدمت میں روانہ کئے اور ان سے استدعا کی کہ امور ذیل کے متعلق مواد جمع کرنے اور روانہ کرنے کی کوشش کریں (الف) مزدوروں کی معاشی حالت اور ان کی نقل و حرکت (ب) تجارت دیہی کی حالت (ج) صنعتی ترقی پر ذات پات کا اثر (د) خانہ ساز صنعتیں۔ اگرچہ یہ مواد فراہم شدہ نہایت قلیل ہے اور سرشتہ صنعت و حرفت نے جس سے اس بارہ میں مشورہ کیا گیا تھا۔ اس تحقیقات کو عمل میں لانے کے لئے ملت عملہ کا عذر کیا لیکن امید ہے کہ ذیل کی یادداشتیں ناظرین کی کچھ کی باعث ہوں گی۔

۳۴۱۔ مزدوری۔ مزدوری مستقل موسمی یا موقت ہوتی ہے۔ مستقل قسم کی مزدوری بالعموم پارچہ کی گرنیوں میں ملتی ہے۔ زرعتی مزدوری کی ایک مقدار کثیر اور ایسے صنائع کی مزدوری جیسے روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کی گرنیوں کی ہے موسمی نوعیت رکھتی ہے۔ زرعتی کاروبار کے مزدور جب کھیتوں کا کام ختم ہو جاتا ہے تو گرنیوں کی جانب متوجہ ہو جاتے ہیں جو مزدور کارہائے ریلوے تعمیرات اور آبپاشی پر کام کرتے ہیں ان کی نوعیت کچھ تو

مستقل ہے کچھ موسمی اور زیادہ تر موسمی ہے جو کارہائے موجودہ کی نگہداشت اور کارہائے جدید کی تعمیر کے حالات پر منحصر ہے۔

تختہ مندرجہ ذیل میں از روئے مردم شماری حالیہ مزدور ان قلمبند شدہ کی تعداد بلحاظ مختلف زمرہ ہائے مزدوری ظاہر کی گئی ہے۔ چونکہ ماہرین کارگر بالعموم پیشہ دروں سے اور ان اشخاص سے منتخب ہوتے ہیں جو اپنے آبائی پیشے مثلاً بخاری، آئینگی وغیرہ انجام دیتے ہیں اسلئے اس تختہ میں ان کا اندراج نہیں کیا گیا۔ مندرجہ بالا پہلے دو زمروں میں جو لوگ شامل ہیں

تعداد مزدوران							زمرہ
۱۹۲۱ء			۱۹۳۱ء				
مجموعہ	بالذات کام کرنے والے		مجموعہ	بالذات کام کرنے والے			
	مذکور	اناث		مذکور	اناث		
۱۷۸۵۵۲	۸۹۷۸۲۵	۵۹۰۴۳	۶۲۳۲۶۱	۳۰۶۳۳	۸۷۹۶۸	۱۱۸۵۱۱	کھیت کے مزدور
۱۷۸۵۵۲	۸۹۷۸۲۵	۵۹۰۴۳	۶۲۳۲۶۱	۳۰۶۳۳	۸۷۹۶۸	۱۱۸۵۱۱	کھیت کے ملازم
۱۷۸۵۵۲	۸۹۷۸۲۵	۵۹۰۴۳	۶۲۳۲۶۱	۳۰۶۳۳	۸۷۹۶۸	۱۱۸۵۱۱	جملہ
۲۹۰۹۲	۱۳۲۰۳	۱۵۸۹۱	۲۳۹۶۶	۲۳۶۱۹	۶۴۳۸	۸۸۶۸۵۱	سڑکوں وغیرہ پر کام کرنے والے مزدور
۶۲۱۸	۱۳۱۹	۲۸۹۹	۲۸۶۲	۸۶۶	۱۹۸۵	۶۱۲۸	ریلوے پر کام کرنے والے مزدور
۲۱۳۸۵۱	۱۱۰۲۹۶	۱۳۵۵۵	۳۹۵۳۳	۲۵۹۹۶۸	۲۶۹۵۳۶	۹۲۴۳۸۲	مزدوران غیر مقررہ
۲۳۹۱۳۳	۱۲۳۸۱۸	۱۲۳۳۳۵	۵۸۶۲۵۲	۲۵۵۸۲	۳۰۰۶۶۱	۱۰۱۵۴۹۲	جملہ
۱۹۲۶۱۹	۱۰۳۱۹۴۳	۹۱۵۰۴۶	۱۶۸۱۵۰	۸۸۶۲۲	۸۳۰۵۳۸	۲۶۹۵۳۳	میسران
۱۲۹۹۸	۲۵۹۳	۱۰۳۵	۲۳۳۶۳	۶۳۵۴	۱۶۰۰۶	۰	مزدوران غیر ماہرین اذدئے میریل
							میل نمبر

وہ وہی ہیں جو کسی نہ کسی طرح زراعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ بقیہ زمرے ان اشخاص سے تعلق ہیں جن کا کوئی خاص پیشہ نہیں ہے اور عام مزدوری کرتے ہیں جب زیادہ مزدوروں کی ضرورت ہو تو یہ زراعتی اغراض میں مشغول ہو سکتے ہیں۔ اس تختہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ملک سرکار عالی میں مزدوروں کی کمی نہیں ہے۔ گوانکی تعداد میں اس دہ سالہ دوران میں خطا رونما ہوا ہے۔ اور یہ اخطا بلاشبہ انفلوئنزا اور طاعون کی غارت گری سے اور فحشا اور امساک باراں پر مبنی ترک وطن کے باعث پیدا ہوا ہے اگر مقامی صنائع میں ترقی ہو تو ترک وطن کی رو بہت محدود ہو جائے گی اور کافی مزدور (کم از کم غیر ماہرین) اندرون ملک ہی سے ہم پہنچ سکیں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ کل اضلاع میں مزدوروں کی کثرت کیساں نہیں

ہے۔ جو اضلاع صوبہ بمبئی سے متصل ہیں مثلاً بیڑ و عثمان آباد وغیرہ ان میں مزدوروں کی کمی ہے جس کی وجہ وہ ترک وطن کی کثرت ہے جو مغربی ہند کی اور خصوصاً بمبئی اور شولا پور کی صنعتی ترقی کی بدولت رونما ہو رہی ہے اور جو ملک سرکار عالی کے خطہ مرٹھواڑی کے مزدوروں کی کثیر تعداد کو مال کر رہا ہے۔ اسکے برخلاف کریم نگر وغیرہ جیسے اضلاع تلنگانہ میں مزدوروں کی کثرت ہے اور وہیں سے جہاں کہیں ضرورت ہو مزدور فراہم ہوتے ہیں اس میں شبہ نہیں کہ مقامی صنایع کی ترقی سے مزدوروں کو ملک سرکار عالی کے اندر بھی پھیرنے کے لئے کافی ترغیب پیدا ہوگی۔ اور ممکن ہے کہ جو مزدور ترک وطن کر کے چلے گئے ہیں ان میں سے زیادہ تعداد واپس آجائے۔ ملک سرکار عالی میں کسی مقام پر مزدوروں کی کسی تنظیم کی اطلاع نہیں ملی۔ کہا جاتا ہے کہ گرنیوں میں کام کرنے سے مزدور کی جسمانی قوت زائل نہیں ہوتی گرنیوں میں کام کرنے والوں کی ایسی کئی مثالیں بیان کی جاتی ہیں جن میں سالہا سال تک مزدور بغیر خرابی صحت کام انجام دیتے رہے ہیں۔ گرنی میں کام کرنے والے بالعموم اسی صحت میں گرنی کی ملازمت چھوڑتے ہیں جب انہیں کسی دوسری جگہ زیادہ مزدوری کی توقع ہوتی ہے یا ختم موسم کی وجہ سے جب روٹی صاف کرنے اور کٹھے باندھنے کے کارخانہ یا اس قبیل کی فصل پر چلنے والی گرنیاں بند ہو جاتی ہیں۔ یہ فصلی گرنیاں کاروبار کے موسم میں روزانہ بہت دیر تک کام انجام دیتی رہتی ہیں مثلاً کارہائے تعمیرات پر جو مزدور مصروف ہیں وہ اور عام مزدور بھی روزانہ (۸) گھنٹے لینے صبح کے آٹھ بجے سے شام کے ۵ بجے تک کام کرتے ہیں اور دوپہر میں صرف ایک گھنٹہ کا وقفہ کھانا کھانے کے لئے پاتے ہیں۔ لیکن ان موسمی گرنیوں میں صبح کے چار بجے سے رات کے ۸ بجے تک برابر کام ہوتا ہے اور دوپہر میں صرف ایک گھنٹہ کا وقفہ دیا جاتا ہے۔ مگر ان گرنیوں میں جو مزدوری دی جاتی ہے وہ معمولی شرح سے تقریباً ۵۰ فیصد زیادہ ہوتی ہے۔

۳۴۳۔ سوداگری اور تجارت۔ تختہ جات کروڑ گیری اور ریلوے سے تجارت کی نوعیت اور اس کے رُخ کے متعلق اچھی رہنمائی ہو سکتی ہے۔ ملک سرکار عالی کی خاص برآمد اجناس غلہ۔ پنہ۔ اجناس روغن دار و روغنات۔ چوبنیہ۔ چرم۔ میوہ و کوئلہ اور خاص درآمد پارچہ۔ تانگا۔ ریشم خام۔ نمک۔ شکر۔ خشک میوہ جات۔ چھالیا (سپاری) فقرہ طلا۔ تانبا و قتل شکل چادر و برتن۔ لوہا۔ مدنی تیل۔ چوبنیہ اور ایفون ہیں۔

۳۴۳- درآمد و برآمد - تختہ ذیل میں اس دہ سالہ دوران کے ادائل و اختتام کے لحاظ سے درآمد و برآمد کی قیمت ظاہر کی گئی ہے :-

اشیاء	قیمت درآمد ہزاروں میں		اشیاء	قیمت برآمد ہزاروں میں	
	اوسط چھ سالہ تختہ (۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۴ء)	۱۹۲۵ء		اوسط چھ سالہ تختہ (۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۴ء)	۱۹۲۵ء
پارچہ	۱۳۸۷۸	۳۲۱۳۷	پنبہ	۲۶۱۹۹	۱۰۹۱۴۳
تٹاگا	۵۵۳۴	۹۸۱۹	عسلہ	۸۸۱۳	۵۳۴۲
نمک	۴۱۱۱	۳۶۸۶	تخم لڈی	۹۰۷۲	۵۹۸۲
ریشم	۱۱۲۳	۱۶۴۵	چشم	۳۲۵۲	۴۰۷۴
شکر	۳۵۵۵	۷۳۳۵	ولایتی سوئنگ	۱۰۴۰	۱۳۵۵
سیوہ جانگل	۲۲۵۷	۴۲۵۶	السی	۶۲۹۱	۲۴۱۱
سیاری	۹۷۰	۱۲۲۳	تل رام تل	۲۹۹۵	۹۳۲۰
نقہ	۳۸۸۳	۱۱۳۱	مویشی	۲۱۲۳	۴۳۱۰
طلا	۵۰۳۳	۳۶۸۴	روغنیات	۱۰۳۳	۶۸۶
خرد و میوہ	۹۵۴	۸۹۹	چونہ	۴۵۰	۵۲۳
لوبا	۱۴۲۲	۰	پارچہ	۲۰۵	۳۵۷
چونہ	۴۳۴	۹۷۶	تیل	۸۱	۴۹۱
مویشی	۱۵۵۴	۳۰۸۴	متفرقات	۰	۲۵۰۹۳
خرد و میوہ	۰	۲۱۵۷			
متفرقات	۰	۹۸۸۱۹			
میزان	۷۰۵۲۶	۱۹۴۰۴	میزان	۷۴۱۵۱	۱۶۹۰۸۹

تختہ بالا سے وہ ترقی عظیمہ ظاہر ہوتی ہے جو درآمد و برآمد ہر دو میں دوران وہ سالہ رونما ہوئی ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ باوجود جنگ عظیمہ ارناموافقی حالات موسمی کے ملک سرکار عالی میں تجارت میں وسعت پیدا ہوئی ہے۔ معمولی تجارتی ماہوں سے ملک سرکار عالی میں داخل ہونے والے یا باہر جانے والے اشیاء پر محصول کروڑ گیری وصول کرنے کے اغراض سے ملک سرکار عالی کی تقسیم دس محصول خانوں میں کی گئی ہے۔ حیدر آباد۔ سکندر آباد۔ عثمان آباد۔ اورنگ آباد۔ لنگسور۔ مدہرہ۔ ورنگل۔ راجورہ۔ گلبرگہ اور گوداوری۔ یہ مقامات اہم مراکز تجارت ہیں ان کے علاوہ تقسیم مال کے لحاظ سے مراکز ذیل اہمیت رکھتے ہیں۔ ناندیڈ۔ پربھنی۔ رینگولی۔ پرلی۔ شورپور۔ کپل۔ لاتور۔ رانچور۔ بیٹرم۔ شاہ آباد۔ ناراین پٹھہ۔ سلا پٹھہ۔ سیدی پٹھہ۔ نظام آباد۔

کر کھلی کھمڑ ٹھہ اور عادل آباد۔ تختہ جات ریلوے سے ریلوے کے ذریعہ جال آتا جاتا ہے اس کا صرف وزن معلوم ہوتا ہے۔

تختہ ذیل میں ان اہم اشیاء کا وزن ٹن میں ظاہر کیا گیا ہے جو بذریعہ سہرا گرائیڈ ہائیس دی انطاس گیار نیڈ اسٹ ریلوے ۱۹۳۹ء میں درآمد یا برآمد ہوئے ہیں۔

اشیاء	درآمد ہائے ۱۹۳۹ء	اشیاء	برآمد ہائے ۱۹۳۹ء
بنا ہوتا گا	۲۳۱۵	بنا ہوتا گا	۵۰
پارچہ	۳۶۴۰	پارچہ	۱۶۴
عینہ	۱۳۵۳۲۱	عینہ	۲۴۵۳۵
منک	۴۶۶۶۲	شکر و قندیہ	۱۶۵۱
اشیا ظرف و آہنی و برنجی وغیرہ	۱۱۳۰۳	پنبہ	۲۲۲۰۴
شکر و قندیہ	۴۳۳۹	حبوب و غنایات	۴۲۴۸۰
پنبہ	۱۳۰	تخم ارزندی	۲۴۳۵۳
چوبیسہ	۵۰۹۹	چوبیسہ	۱۲۸۸۹
روغن گیس	۱۱۵۸۸	کونلمہ (زغال)	۳۶۲۶۶۴
زغال (کونلمہ)	۳۴۰۶	متفرقات	۱۰۵۹۲۵
متفرقات	۲۳۱۳۹		
میزان	۲۳۴۱۰۲	میزان	۶۶۶۹۲۸

باغراض برآمد ملک کی پیداوار اندرونی حصص ملک سے ان اہم منڈیوں میں جمع کی جاتی متصد اضلاع کے درمیان مقامی پیداوار اور مال و اسباب کا بھی بہت لین دین ہوتا ہے باغراض زیادہ فراہمی کے جو ذرائع و وسائل ہوتے ہیں وہی ذرائع و وسائل درآمد شدہ مال کے دور دراز مقامات پر تقسیم کا کام بھی لداؤ بلیوں اور بندگیوں کے ذریعے سے انجام دیتے ہیں دیہات کا بنیاداً جرمومی ہوتا ہے جو غلہ و پارچہ کی سوداگری کے ساتھ روپیہ کا لین دین بھی کرتا ہے۔ یہی ہے جو رعایا کو ہوائی زر مالگزاری کے لئے رستم قرض دیتا ہے اور زمانہ دروہیں کل پیداوار قبضہ میں کر لیتا ہے اور پھر ٹھوک فروش برآمد کرنے والوں کے پاس بڑے تجارتی مراکز یا قریب تر ریلوے اسٹیشن پر بیچنا دیتا ہے۔ فضول استاد و کی طمانیت پر قرض حاصل کر نیکا طریقہ بہت رائج ہے جو رعایا کے حق میں تباہ کن اور ساموکار کے لئے نہایت فائدہ مند ہے۔ ساموکار پیداوار کو اپنے زرخ چرند دیتا ہے۔ اور اس کو ٹھوک یا چلہ بازار کے بھاؤ پر بیچ کر اچھا نفع کماتا ہے اور رعایا کو مشکل اتنا ملتا ہے کہ وہ آمد و خرچ کے توازن کو

تاخ رکھنے کے لئے کافی ہو سکے غرض کہ اس صورت سے پہرہ ساہوکار کے پنجے میں پھنسنے تکاڑ
 سامان اور مال جو علاقہ سرکار غفلت مدار سے درآمد کیا جاتا ہے وہ یا تو بذریعہ ریلوے
 راست کسی ریلوے اسٹیشن پر ملک سرکار عالی کے اندر پہنچ جاتا ہے یا بذریعہ بند یوں اور جابر وار
 جانوروں کے بیرون ملک کے موقعہ تجارتی مراکز مثل باری شولاپور احمد نگر کرنول۔ ادونی ریلوے
 جیکلیا میٹھ۔ بجوارہ وغیرہ سے اندرونی مراکز تجارت تک آتا ہے۔ ریلوے کے ذریعہ جو درآمد ہوتی
 ہے وہ زیادہ تر بمبئی سے اور کچھ مدراس سے ہوتی ہے۔ برآمد کی صورت میں اخلاص کی پیداوار
 ان مراکز تک پہنچ جاتی ہے۔ یا قریب ترین ریلوے اسٹیشن تک بھیج دی جاتی ہے جہاں سے
 یا تو بلدہ حیدر آباد کو یا بمبئی یا مدراس کو روانہ کر دیا جاتی ہے۔ تجارت کے خاص راستے میں۔
 مغرب و جنوب میں جی آئی پی ریلوے اور مدراس و سدرن مرٹھار ریلوے کے نظام گیارڈ میڈ سٹیشن
 ریلوے (جو ملک میں مغرب سے مشرق تک گزرتی ہے) حیدر آباد گوداوری دہلی ریلوے جو
 درمیانی اور شمال مغربی اضلاع سے گزرتی ہے اور بلدہ حیدر آباد کو نماز موقعہ ضلع ناسک صوبہ بمبئی
 کے ساتھ متصل کرتی ہے۔ جدید جاری شدہ سکندر آباد گدک ریلوے جو بلدہ حیدر آباد سے
 جنوب میں محبوب نگر تک جاتی ہے۔ متعدد مساؤں سڑکیں جو اندرونی ملک میں واقع ہیں اسٹیشنوں
 تک مال لانے اور پھر وہاں سے لیجانے میں سہولت بخشتی ہیں۔

۳۴۴۔ ہاٹ اور بازارات۔ ہر بڑے موضع میں ہفتہ وار ہاٹ یا بازار ہوتا ہے۔
 جہاں متصلہ مواضع اور اضلاع کی پیداوار بغرض فروخت لائی جاتی ہے۔

ہر ایک قصبہ یا بڑے موضع میں جہاں تحصیل یا ضلع کا مستقر ہوتا ہے وہاں عموماً ایک مستقل
 بازار ہوتا ہے جہاں، بجے صبح سے رات کے بجے تک کاروبار ہوتا ہے لیکن ہاٹ میں
 بالعموم صبح کے بس بجے سے شام کے چار بجے تک خرید و فروخت ہوتی ہے اور سب سے زیادہ
 مصروفیت کا وقت دوپہر کے بارہ بجے سے چار بجے شام تک ہوتا ہے۔ یہ ہاٹ چھوٹے
 پیمانہ پر جمع کرنے والے اور تقسیم کرنے والے مرکز ہوتے ہیں۔ کاشتکار اپنا غلہ۔ کھار اپنے بڑے
 مویشی کی نسل کشی کرنے والا اپنے مویشی اور ترکاری کاشت کرنیوالا اپنی ترکاری لاتا ہے۔

بیرونی مال جیسے گرنی کا کپڑا۔ گیاس کتیل وغیرہ ہر بڑے ہاٹ میں ملتے ہیں۔ آجکل بالمعاوضہ
 تجارت رائج نہیں ہے صرف نقد کا لین دین ہوتا ہے۔ لیکن مویشی کی صورت میں ادھار کا
 طریقہ ہے۔ ان بازارات کی فہرست جہاں مویشی کی خرید و فروخت ہوتی ہے اس رپورٹ

کے آخر میں بطور ضمیمہ نشان ۶ ملحق کی گئی ہے مویشی فروخت کرنیوالا قیمت کے مختلف تناسب مختلف مقامات پر وصول کر لیتا ہے اور باقی رزق سمجھ شراط اقساط سے ادا کرنی پڑتی ہے۔ ان ہاتھوں میں دو کمات کی تعداد ۳۰ یا ۴۰ سے ۵۰ یا ۶۰ تک ہوتی ہے اور شریک ہونے والے اشخاص کی تعداد چند سو سے ہزاروں تک ہوتی ہے دوکانداروں کا اوسط منافع فی روپیہ تقریباً ایک آنہ ہوتا ہے بعض صورتوں میں نفع ۲۲ تک بھی ہوتا ہے بعض مقامات میں کرنسی نوٹ پر کوئی بٹاؤ نہیں لیا جاتا لیکن بعض مقامات میں سو روپیہ کے نوٹ پر اسے ۴۲ تک بٹاؤ لیا جاتا ہے بعض اوقات جب سکے ہائے نقروی کی ضرورت ہوتی ہے تو مفید سم بھی بٹاؤ لیا جاتا ہے۔ بعض بڑے مواضع میں غلہ وغیرہ کے ذخائر میں مثلاً بٹے پکی (ضلع محبوب نگر) کی ایک دوکان میں صرف تخم ازندی ہی کا ذخیرہ ۵۰۰ کی قیمت کا جمع ہے دوسرے اشیاء کا ذکر کیا ہے ان ہاتھوں اور بازاروں کے علاوہ سالانہ بازار ان مقامات پر لگتے ہیں جہاں جاتر یا اعراس ہوتے ہیں۔ ہر رشتہ علاج حیوانات کے طرف سے مختلف مقامات میں کبھی کبھی مویشی کی نمائش بھی قائم کی جاتی ہے۔

۵۴۳ صنف ہائے خانہ۔ ملک سرکار مالی کی سب سے اہم صنف خانہ دستی ماگہ سے پانچواں ہے۔ ملک کے تقریباً ہر موضع میں جلا ہے موجود ہیں جو دیہاتی لوگوں کے لئے ہاتھ کاٹنا ہوا کپڑا مہیا کرتے ہیں۔ سابقہ زمانہ میں یہ لوگ خود ہی تاگا کاٹا کرتے تھے لیکن گرنیوں کے تاگے نے ہاتھ کے کاتے ہوئے تاگے کو بیدخل کر دیا ہے۔ آجکل اورنگ آباد، گلبرگہ اور حیدر آباد کی گرنیوں کا تاگا کام میں لایا جاتا ہے۔ اور یہی شولاپور اور احمد آباد سے بھی تاگے کی بہت مقدار درآمد کی جاتی ہے۔ ہر ہٹے جلاہوں کی جسمانی ساخت تلنگانہ کے جلاہوں سے زیادہ بہتر کہلاتی ہے۔ جلاہے بالعموم ایک درمیانی شخص کے زیر بار احسان (قرضدار) ہوتے ہیں جو ان کے کام کی اجرائی کے لئے خام مال مہیا کرتا ہے۔ شادی اور دوسرے معاشرتی ضروریات کے لئے نقد رزق قرض دیتا ہے اور اس طرح پر جلاہے سے اقرار لینے کے قابل ہوتا ہے کہ بازاری نرخ سے ارزاق نرخ پر کپڑا اسی کے ہاتھ بیچے پس ایک جلاہے کی اوسط آمدنی جو ایک ماگہ کا مالک ہو اور اسکے خاندان کے افراد بھی اس کے کام میں ہاتھ بٹاتے ہوں ماہانہ ۱۵۰ سے ۲۰۰ تک ہوتی ہے۔ بشرطیکہ وہ شخص درمیانی کے بچے میں گرفتار نہ ہو اور اگر شخص درمیانی اپنا منافع (حصہ) لئے تو صرف ۵۰ تا ۷۰ ہوتی ہے۔

دیس مالک کی اوسط قیمت تقریباً ۱۵ روپیہ ہوتی ہے جس چیز سے مالک بنتا ہے اور جہانیت کا پانچواں پر تیار ہوتا ہے۔ اس کے لحاظ سے بھی قیمت متفاوت ہوتی ہے نفیس کپڑے کے لئے بہتر مالک درکار ہوتے ہیں اور ریشمی کے لئے اور زیادہ بہتر مالک چاہئیں۔ ہر شے صنعت و حرفت کے مساعی کی بدولت ترقی یافتہ فلانی نسل کے مالک زیادہ رائج ہو گئے ہیں۔ جلاہوں میں انجن ہائے بخاری کے قیام کی وجہ سے بھی اس طرز کے مالک کی اشاعت ہوئی ہے۔ مولی مالک ۲۵ سال کام دیتا جو ۴۴۴- مالک۔ اردوئے مردم شماری حالیہ مختلف اضلاع میں جتنے مالک زیر اشغال ہیں ان کی تعداد تختہ ذیل میں درج کی گئی ہے۔

تختہ مندرجہ حاشیہ پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائے گا کہ نسبت معمولی مالکوں کے فلانی نسل کے مالک زیادہ مشتمل ہیں اور نیز یہ کہ بقبالہ مرٹواڑی کے تلنگانہ کے جلاہے اس طرز کے مالک سے زیادہ کام لینے لگے ہیں لیکن کل اضلاع کے منجمد گلابرگہ میں جو مرٹواڑی کا ایک ضلع ہے سب سے زیادہ تعداد فلانی نسل والے مالکوں کی ہے۔ اسکے بعد کریم نگر اور عادل آباد کے اضلاع کا درجہ ہے جو دونوں تلنگانہ میں واقع

تعداد وشی مالک		نام ضلع
بلالانی نسل	مولانی نسل	
۱۲۳	۳۱۲	بلدہ حیدرآباد
۱۱۲۷	۱۵۶۴	اطراف بلدہ
۱۱۰۴	۵۹۷۲	راجپوت
۳۰۹۳	۱۱۴۸۸	راجپوت
۲۵۸۸	۱۱۴۶۴	عادل آباد
۲۷۵۰	۷۲۹۱	راجپوت
۱۲۵۲	۲۸۳۷	نظام آباد
۶۰۴۹	۶۲۹۵	محبوب نگر
۲۲۶۸	۳۳۹۹	تلنگانہ
۴۳۲	۱۹۹۸	اورنگ آباد
۱۹۳	۹۰۴	بیس
۸۵۳	۲۷۶۳	ناندی
۵۲۹	۲۵۹	راجپوت
۵۳۵۴	۱۴۰۶۶	گلبرگہ
۹۵	۶۶۳	عسکر آباد
۲۱۲۲	۹۶۶۰	راجپوت
۱۱۸۰	۳۸۸۹	بیس
۳۱۰۴۲	۸۴۳۹۲	بیزن

ہیں۔ پھر راجپوت موقوفہ مرٹواڑی کا درجہ ہے لیکن اس سمت کے تقریباً بقیہ اضلاع میں تلنگانہ کے بقیہ اضلاع سے مالکوں کی تعداد کم ہے۔ فلانی نسل والے مالک کی اول تعداد اطراف بلدہ موقوفہ تلنگانہ میں (۱۵۶۴) اور عثمان آباد موقوفہ مرٹواڑی میں (۶۶۳) ہے۔ مگر ان اضلاع میں بھی مولی مالکوں کی نسبت فلانی نسل والے مالک ہی زیادہ ہیں۔

۴۴۴- چرخہ۔ اب دوسرے صنایع خانہ صنعتہ پنہ کی طرف توجہ کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی تاکا کا تنے کے کام میں لگے ہوئے چرخے کل مالک خروہ میں (۴۹۵) ہیں جن کے

منجملہ ۵۱۱۰۲ یا ۸۶ فیصد صرف تلنگانہ میں ہیں جس ضلع میں چرخوں کی سب سے زیادہ تعداد ہے وہ کریم نگر ہے (۴۹۳۱)۔ اسکے بعد علی الترتیب عادل آباد۔ نظام آباد میدک اور تلنگانہ کے مدارج ہیں جن میں سے ہر ایک میں ۱۸۰۰ سے زیادہ چرخے ہیں۔ اس طرح سے بشمول تلنگانہ جس میں ۱۲۲۹ چرخے ہیں۔ چھ اضلاع تلنگانہ میں مرٹھاری کے ہر ضلع سے زیادہ چرخے ہیں۔ سمت موخر الذکر میں چرخوں کی سب سے بڑی تعداد مرٹھا (۶۴۵) گلبرگ میں ہے۔ عثمان آباد میں صرف ۳ چرخے ہیں جنہی کہ بلکہ حیدر آباد میں بھی اس سے زیادہ تعداد ہے۔

۳۴۸۔ روئی صاف کرنے کے دستی آلے (گرگھے) ملک سرکار عالی میں روئی صاف کرنے کے دستی آلوں یعنی گرگھوں کی تعداد ۲۴۲۰ ہے جنکے منجملہ مرٹھاری میں فیصد ۵ اور تلنگانہ میں فیصد ۴۴ ہیں۔ اس قسم کے روئی صاف کرنے والے ۱۰۰۰ آلوں کے ساتھ گلبرگ اس مسائل میں درجاول پر ہے اور ۹۴۶۰ آلوں کے ساتھ بیدر درجہ دوم پر ہے پھر علی الترتیب تلنگانہ کے اضلاع عادل آباد کریم نگر کے مدارج میں جہاں ۸۳۲۰ اور ۵۲۱۸ آلے ہیں۔ انکے بعد نائڈر کا درجہ ہے جہاں ۴۰۹۱ گرگھے ہیں بقیہ اضلاع میں بہت کم تعداد ہے۔ گرگھوں کی کمترین تعداد تلنگانہ کے منجملہ ضلع محبوب نگر میں (۶۱۱) ہے اور مرٹھاری کے منجملہ ضلع عثمان آباد میں (۳۶۲) ہے۔

۳۴۹۔ صنعت ریشم۔ ملک سرکار عالی میں صنعت ریشم کے دو بڑے مرکز سدی پیٹھ اور سنگاریڈی ہیں جو ضلع میدک میں واقع ہیں۔ جلاہوں کی قوم کی فائدہ رسانی کے لئے ان مقامات میں انجمنائے نداداروں کا حال ہی میں جاری کی گئی ہیں۔ سدی پیٹھ پتمبر اور پلائی کلاہوں کے لئے مشہور ہے۔ ریشم جو کام میں لایا جاتا ہے وہ زیادہ تر چینی ہوتا ہے۔ لیکن بعض اوقات میوری ریشم بھی کام میں لایا جاتا ہے۔ ۱۲ تولہ خام ریشم میں کاتے ہوئے ریشم کی خالص مقدار ۸۰ تولہ برآمد ہوتی ہے۔ اس مقدار ریشم پر (لے) (CARDING) کیلئے اور (لہو) رنگنے کے لئے صرف ہوتے ہیں۔ اس مقدار سے ۱۲ گز طویل اور ۱۲ گز عرضی تان تیار ہوتا ہے۔ تقریباً ۱۵ روپیہ قیمت کی پتمبر کی تیاری میں ۱۸ دن لگتے ہیں اور بننے والے کو اس میں ۵ روپیہ کا خالص نفع حاصل ہوتا ہے۔ لیکن سادہ ریشم کی بافت میں مددازہ تقریباً چھ لٹے ہیں اسلئے پتمبر بننے والے جلاہے سادہ ریشمی کام کی جانب عام طور پر مائل ہو رہے ہیں۔ سنگاریڈی کا ریشمی پارچہ پامداری اور نفاست بافت کے اعتبار سے مشہور ہے اور دور دراز مقامات پر بھی فروخت ہوتا ہے۔

۳۵۰۔ ٹسر۔ اس نوعیت کا پامداری ریشمی پارچہ۔ درگل میٹھواڑہ اور حسن پرتی مو تو وضع درگل کو سگی

ضلع گلبرگ نارین پٹیہ ضلع محبوب نگر مہادویو پور ضلع کریم نگر اور امور ضلع نظام آباد میں تیار ہوتا ہے ٹرسر کے کوٹے مالک محروسہ کے جنوبی اور شرقی اضلاع کے جنگلوں میں دستیاب ہوتے ہیں۔ سرشتہ نذاعت کی جدوجہد کا نتیجہ نکلا ہے کہ اب انڈی کے پتوں پر ریشم کے کیڑوں کی پرورش کی زیادہ محرک یک پیدہ ہو چکی ہے۔ اُبے ہوئے کوٹیوں سے ٹرسر کا تاریک دھبہ طریقے سے نکالا جاتا ہے۔ باریک تار سے مٹاتا گا کاٹا جاتا ہے اور اگلوں پر بنا جاتا ہے۔ اس کے بعد خود چلا ہے جسے اس کو صاف کرتے اور رنگتے ہیں۔

۳۵۱۔ پارچہ ریشم۔ زمانہ قدیم سے اورنگ آباد کو خواب اور دوسرے ریشمی کیڑوں کے لئے جوہر و اور ہشروع کہلاتے ہیں مشہور چلا آتا ہے اور پٹن اپنی منڈیوں اور خالص طلالی اور نقروی کلا بتولی کپڑوں کے لئے مشہور ہے۔

ہمرو اور شروع ریشم اور سوتی تاگے سے جو مٹی سے درآمد ہوتا ہے بنا جاتا ہے۔ اورنگ آباد کی گرانی کاٹا کا بھی کام میں لایا جاتا ہے۔ تانے کے سلجھانے اور پھیلانے میں عورتوں اور بچوں سے کام لیتا ہے۔ مقامی بازار سے جو رنگ مل سکتا ہے اس سے ریشم رنگتے ہیں۔ شروع قسم کے پارچے میں تانا ریشم کے تاگے کا اور مانا سوتی تاگے کا ہوتا ہے اور ہمرو کی قسم میں ریشمی اور سوتی تاگے کی ماسی مقدار دیکھائی ہے۔ اس قسم کی آمیزش اسوج سے ہونے لگی کہ اہل اسلام کو نماز میں خالص ریشم پہننا جائز نہیں ہے۔ ہمرو کے تھان ۴۲ پگڑ ۶ پگڑ اور شروع کے تھان ۶۲ پگڑ گز بنے جاتے ہیں۔ اول الذکر کے ایک تھان کی قیمت ۵۵۵ سے لیکر ۵۵۰ اور اس سے زائد تک اور موخر الذکر کی ۵۵۵ سے ۵۵۰ اور زائد تک ہوتی ہے۔ منڈیل سر پر باندھنے کے پٹے میں جس میں کلا بتونی کام ہوتا ہے۔ منڈیل بننے والے کی اوسط آمدنی ۵۵۰ روپیہ ہوتی ہے۔

ضلع محبوب نگر میں نارین پٹیہ کا ریشمی پارچہ اور بالخصوص ریشمی ساڑیاں مشہور ہیں۔ ہر ساڑی کی قیمت ۵۵۰ سے ۵۵۰ تک متفاوت ہوتی ہے۔ اسکے بننے میں ایک مہینہ لگتا ہے اور بننے والے کو ۵۵۰ سے ۵۵۰ تک نفع ہوتا ہے۔ شہر اپور، شاہ پور اور کوٹگل موقعہ ضلع گلبرگ اور کشمیری موقعہ ضلع راچور بھی ریشمی اور سوتی ساڑیوں کے لئے شہرت رکھتے ہیں۔ روزانہ ۹ گھنٹے کام کر کے جلا ۱۵ گز ساڑی بنتا ہے اور مجموعی طور پر ایک روپیہ میں ۲۸ سکو نفع ملتا ہے۔ یہ قابل ذکر ہے کہ ان تمام مقامات سے جلائے فصل طن کر کے صوبہ ممبئی کے مختلف مقامات پر جاتے ہیں۔

۳۵۲۔ صنعت کلیم وقالین۔ کل ملک سرکاری میں (چوپان) گڈرے بھیروں کی پرورش کرتے ہیں اور ان کے اُون سے ویسی کس اور قالین بناتے ہیں۔ دیہاتی لوگ اور دوسرے بھی اُن مکلوں وقالین

سے کام لیتے ہیں مکلوں کی صنعت کھنڈل۔ امر آباد ناگر کرنول اور دیور کنڈہ (ضلع محبوب نگر) گودڑی کیسور
اور چنولی (ضلع گلبرگہ) میں بہت ترقی کر گئی ہے۔ اور تالین و صنعت بھی مرہٹو اہ ضلع ونگل میں فروغ پزیر
جب بھیڑیں ۶ یا ۷ مہینے کی عمر والی ہوجاتی ہیں تو گڈڑے انکا اُون عموماً ماہ آدیا دے
(اکٹوبر و نومبر) میں کترتے ہیں۔ اُن سے اسکی چمک مان کر کے تاگا کاتتے ہیں۔ اُس تاگے سے پھرمولی
مالھوں پر مکمل بنتے ہیں۔ ناگر کرنول اور امر آباد ضلع محبوب نگر میں۔ بھیڑوں کا اُون کتریکما صرفہ (لے)
روپیہ ہوتا ہے۔ اس مقدار اُون سے چار سوٹے یا پانچ باریک مکمل بنے جاتے ہیں۔ اُن مکلوں کی قیمت
عاب سے نوے روپے تک متفاوت ہوتی ہے۔

تالین بان گڈڑیوں سے اُون مائل کرتے ہیں۔ تالین چار مختلف اقسام کے تیار ہوتے ہیں۔
(۱) خالص اُونی تالین (۲) اُونی اور شیشی تالین (۳) اُونی اوسوتی تالین (۴) اُون اور شیشی
تالین۔ پہلی تینوں قسمیں صرف فریش پر تیار کی جاتی ہیں۔ کیونکہ انکی تخیل عرصہ طلب ہے اور (۶) انچ
بننے میں ایک دن لگ جاتا ہے چوتھی قسم وہ ہے جو بالعموم مقامی بازاروں میں فروخت ہوتی ہے۔
گڈڑے اتنے منتشر صورت میں پھیلے ہوئے ہیں کہ ان میں کسی انجن کا قائم کرنا ممکن نہیں ہے۔
اسلئے انہیں انجن ذخائر پیدا کنندگان کے توسط سے جو محبوب نگر اور ونگل میں قائم کی گئی ہیں بحالہ کرنے پر
مجبور کیا گیا ہے۔ انجن اُن سے تیار شدہ مال و اجی نرخ پر خریدتی ہیں۔ اور بازار کے نرخ سے فروخت کرتی
میں اور ہر سال کے ختم پر بعد وضع اخراجات جو منافع بچے وہ پیدا کرنیوالوں کو بشکل کمیشن دیدیا جاتا ہے۔
۳۵۲۔ برنجی سامان۔ ضلع میدک میں سدی پیٹھ اور ضلع فلکنڈہ میں ایک جاگیر کی موضع پمبرتی ملک
مہار عالی کی صنعت سامان برنجی کے مشہور مراکز ہیں۔ عام سرپرستی کے باعث صنعت پرمردہ ہو رہی تھی
برنجی کام کرنیوالوں کے مفاد کے لئے انجمنائے امداد باہمی کے قیام سے نہ صرف اُن کے تیار شدہ مال کی
نوعیت بلکہ صنعت کاری کا کمال بھی ترقی پایا ہے۔ بعد وضع قیمت مال خام ایک تیل کا کام کرنے والا رشتہ
تقریباً ۴۰ دس گھنٹے کام کر کے کما لیتا ہے۔ جو لوگ انجمنائے امداد باہمی کے کزن ہیں اُن کی خالص آمدنی
انجام دادہ کام کی نوعیت کے لحاظ سے ۴۰ روپے لے کر عاب روزانہ تک متفاوت ہوتی ہے۔ پمبرتی کی
انجن امداد باہمی ماہانہ تقریباً للعم صلا۔ قیمت کا خام مال درآمد کرتی اور محصلہ کی قیمت کا
تیار شدہ مال فروخت کرتی ہے۔

۳۵۴۔ بدری سامان۔ اس صنعت کا نام بدری سے منسوب ہے جہاں اس قسم کا سامان ایک
بلوئی دھات سے جو مقامی طور پر تیار کی جاتی ہے بنایا جاتا ہے۔ جو اشیاء تیار کئے جاتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

لوٹے بھرا حیاں۔ سیلابچیاں۔ پلنگ کے پائے۔ کٹورے وغیرہ ہوتے ہیں۔ برتن تیار ہونے کے بعد انکی سطح پر چاندی یا سونے کا کام کیا جاتا ہے۔ یہ کام نہایت نفیس اور نازک اور اعلیٰ کاریگری کا ہوتا ہے۔ نقش اور گلکاری نہایت اچھی ہوتی ہے۔ اوسط درجہ کا بدری کام کرنا ۱۵ دن میں ۵ روپیہ کی لاگت کے خام مال سے ۵ روپیہ کی چیزیں تیار کر لیتا ہے اور تقریباً ۵ روپیہ ماہانہ کمالیتا ہے۔

۵۵۳ صنعت کاغذ سازی دستی۔ فی الحال ملک سرکار عالی میں (۶) مقامات ہیں جہاں صنعت ہماری ہے۔ ان مقامات پر ایک مہینے کے عرصہ میں جتنا کاغذ تیار ہوتا ہے۔ اس کے متعلق بعض اعداد و شمار تحت ذیل میں درج کئے گئے ہیں

نام مقام	کام کو بنواؤں کی تعداد۔	تعداد موگریاں		قیمت کاغذی جو کام میں آگیا	قیمت کاغذ تیار شدہ	مضافہ ہزار مربع اخراجات فی سال
		چوپی	سنگی		روپے	روپے
گوڈور	۳۹	۸	۲	۲۳۰	۴۵۰	۱۱۰۰
درہ	۲	۰	۱	۱۵	۱۸۶	۷۵
دنتے	۳	۱	۰	۵	۶۲	۲۵
گو رام	۱	۰	۰	۵	۶۲	۲۵
بجلی پور	۳	۰	۰	۵	۶۲	۲۵
ویلیور	۶	۰	۲	۳۰	۳۶۵	۱۵۰
درنگل	۸	۰	۳	۳۲	۴۰۶	۱۶۲

ضلع محبوب نگر میں

کوٹلکندہ بھی کاغذ سازی

کے لئے مشہور ہے اور

کاغذ اسی مقام کے نام

سے موسوم ہے جو زیادہ

لحافے اور بھی کھاتے

بنانے کے کام آتا ہے

موضع کوٹلکندہ ضلع کریم نگر میں بھی ایک مولیٰ قسم کا کاغذ تیار ہوتا ہے لیکن ان دونوں مقامات کے تیار کردہ کاغذ کے متعلق اعداد و شمار ہدست نہیں ہو سکتے۔

۳۵۶ تیل کے گھانے۔ اس ملک کا عام طریقہ گھانے کے ذریعہ تیل نکالنے کا ہے جو ہاتھ سے یا سیل کی قوت سے چلایا جاتا ہے۔ اس قسم کے قدیم ملکی آلوں کی کل تعداد ملک سرکار عالی میں ۴۰۸۳ ہے۔ ضلع کریم نگر میں سب سے زیادہ تعداد ہے (۳۸۹۱) اور اطراف بلہ میں سب سے کم (۲۲۹) چونکہ بمقابلہ مرٹھارڈی کے تلنگانہ میں اجناس روغنداز زیادہ پیدا ہوتے ہیں اسلئے مرٹھارڈی سے (۵۸۰۶) تلنگانہ میں گھانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ (۸۲۷۶)

۳۵۷ نیشکر کے گھانے۔ ملک سرکار عالی میں بہت قدیم طرز کے چوپی گھانوں سے نیشکر کھینچنے کا طریقہ رائج ہے۔ اس طریقے سے ایک طرف تو ریش بہت خالص جاتا ہے اور دوسری طرف نیشکر سے پورا رس نہیں نکلتا۔ بلکہ مالک محروسہ کے کسی حصہ میں نئی طرز کے آئے نصب نہیں ہوئے۔ اس قسم کے گھانوں کی کل تعداد اس ملک

ہیں۔ ۸۳۰ء ہے جوکل کے کل ہاتھ یاہل کی قوت سے چلتے ہیں۔ ان کے منجملہ سے ربع تعداد صرف تلنگانہ میں ہے سب سے بڑی تعداد (۴۳۳) میدک میں اور سب سے اقل (۹) تلنگانہ میں ہے۔
۳۵۸ غلہ پیسنے کی چکیاں غلہ پیسنے کی کل چکیوں کی تعداد وہ بھاپ گیاں۔ ہاتھ یا کسی اور قوت سے چلتی ہوں (۲۸۱۸۹۳) ہے جنکے منجملہ (۲۵۰۶۱۰) تلنگانہ میں ہیں۔ سب سے بڑی تعداد (۶۱۶۷۲) ضلع کریم نگر میں اور سب سے کمتر (۶۰) ضلع بیڑ میں ہے۔

۳۵۹ کارخانہ جات خیاطی۔ ملک سرکار عالی کے کارخانہ جات خیاطی کی کل تعداد (۱۱۳۱۱) ہے۔ ان کا خانہ میں ۲ یا اس سے زیادہ خیاط پیسنے کے مشین سے کام کرتے ہیں اور کل مشینوں کی تعداد (۶۲۱۸) ہے۔ اگرچہ کہ تلنگانہ میں ۳ فیصد کارخانے واقع ہیں لیکن مشینوں کی تعداد تقریباً صرف (۶۰) فیصد ہے۔ بالفاظ دیگر مرٹواڑی کے کارخانوں میں بمقابلہ تلنگانہ کے نسبتاً زیادہ مشینوں سے کام لیا جاتا ہے۔ بلکہ حیدرآباد میں (۲۹۰) کارخانے ہیں جن میں ۱۰۰ مشین کام میں لگی ہوئی ہیں۔

۳۶۰ کارخانہ جات کارہائے فلزی و نجاری۔ ملک سرکار عالی میں فلزات کے کل کارخانوں کی تعداد ۳۱۴۵ ہے جنکے منجملہ تلنگانہ میں ۵۲ فیصد اور مرٹواڑی میں ۴۸ فیصد ہیں۔ ایسے کارخانوں کی سب سے بڑی تعداد (۸۴) نامڈیر میں ہے اسکے بعد (۳۹۴) کارخانے کریم نگر میں سب سے آخر میں عثمان آباد پرتل ہے جہاں (۱۲) کارخانے ہیں۔ بلکہ حیدرآباد میں بھی اس تعداد سے زیادہ (۳۸) کارخانے ہیں۔

آہنکاری کے کارخانے جنہیں دو یا دو سے زیادہ آہنکار کام کرتے ہیں۔ تلنگانہ میں ۲۷۳۶ اور مرٹواڑی میں ۱۹۶۰ ہیں۔ سب سے زیادہ تعداد (۸۱۷) کریم نگر میں اور سب سے کم (۷۳) عثمان آباد میں ہے۔ بلکہ حیدرآباد میں اس قسم کے (۶۵) کارخانے ہیں۔

نجاری کے کارخانے جنہیں دو یا دو سے زیادہ نجار کام کرتے ہیں مجموعی طور پر ملک سرکار عالی میں ۷۹۹۳ ہیں جنکے منجملہ تلنگانہ میں ۴۴۴ اور مرٹواڑی میں ۵۵۳ ہیں۔ ایسے کارخانوں کی سب سے بڑی تعداد (۸۴۲) ضلع عادل آباد میں اور سب سے کمتر تعداد (۱۷۲) ضلع اطراف بلکہ میں ہے۔ بلکہ حیدرآباد میں اس نوعیت کے ۱۰۲ کارخانے ہیں۔

ان کارخانہ جات کے علاوہ مردم شاری میں، ۱۳۳ کارخانہ جات سفال سازی۔ ۳۲۲ کارخانہ نقاشی اور ۶۶۴ کارخانہ جات دودھ کھن بنائی قلبند ہوئے ہیں۔ یہ ایک امر تعجب خیز ہے کہ اگرچہ کہ بمقابلہ تلنگانہ کے مرٹواڑی کے مویشی زیادہ دودھ دینے والے ہوتے ہیں لیکن خطہ مؤخر الذکر کے شیرخانوں کی تعداد خطہ اول الذکر کی تقریباً صرف ربع ہے

[illegible]

قسمت ذیلی تحتہ ۱۔ (پیشہ جاتی) عام تقسیم بلحاظ پیشہ

شعبہ ذیلی شعبہ اور ترتیب		جملہ آبادی کے فی دس ہزار اشخاص کے لحاظ سے تعداد		شعبہ ذیلی شعبہ اور ترتیب میں فیصد		حقیقی کام کرتے والے لازمی فیصد		حقیقی کام کرنے والوں کے مقابل میں زیر پرورش اشخاص کا فیصد	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۔ دیگر ترقی و غیر معین صنعتیں	۹۲	۴۱	۴۵	۵۵	۵۸	۹۴۲	۳۳۹	۱۰۹	
۲۔ نقل و حمل	۱۵۵	۷۳	۴۷	۵۳	۱۵۱	۸۴۹	۱۶۴	۱۰۹	
۱۹۔ ہوا کے ذریعہ نقل و حمل	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
۲۰۔ پانی کے ذریعہ نقل و حمل	۳	۱	۳۶	۶۴	۲۴	۷۶	۸۳	۲۰۶	
۲۱۔ سڑک کے ذریعہ نقل و حمل	۱۳۰	۶۳	۴۸	۵۲	۱۰	۹۰	۱۶۱	۱۰۱	
۲۲۔ ریل کے ذریعہ نقل و حمل	۱۹	۸	۴۰	۶۰	۵۲	۴۸	۱۷۳	۱۲۳	
۲۳۔ ٹیپ، سٹار، ٹیلیفون کی ملازمین	۳	۱	۳۹	۶۱	۳۶۹	۶۳۵	۱۵۵	۱۵۲	
۵۔ تجارت	۹۷۷	۴۹۲	۵۰	۵۰	۵۰	۹۴۵	۱۲۲	۹۷	
۲۴۔ بینک، کاغذات، قرضہ سادہ و قرضہ	۱۸	۷	۴۳	۵۷	۹۵۲	۹۰۸	۲۰۰	۱۲۸	
۲۵۔ دفنی، کمیشن و برآمد	۰	۰	۴۶	۵۴	۹۸۸	۱۵۲	۱۱۵	۳۰۰	
۲۶۔ تجارت پارچہ	۵۰	۱۹	۳۹	۶۱	۶۵۴	۹۳۶	۱۶۲	۱۵۸	
۲۷۔ تجارت کھال پرانے ہاتھ پرانے و غیر	۸	۳	۴۲	۵۸	۵۵۲	۹۴۸	۱۹۵	۱۳۳	
۲۸۔ تجارت چرمینہ	۴	۳	۷۷	۲۳	۷۵۲	۲۷۸	۱۲	۶۹	
۲۹۔ وہاؤں کی تجارت	۲	۰	۱۸	۸۲	۵۰۶	۵۴۲	۱۳۷	۷۲۳	
۳۰۔ مٹی کے برتنوں کی تجارت	۵	۳	۶۰	۴۰	۶۵۵	۹۳۵	۷۳	۶۶	
۳۱۔ تجارت کیمیائی پیداوار	۱	۰	۳۸	۶۲	۵۴۲	۴۵۸	۲۱۱	۱۰۳	
۳۲۔ پتھر، پائفلے، چھوٹے پائفلے وغیرہ	۱۸۰	۱۰۱	۵۷	۴۳	۱۶۸	۹۸۲	۹۲	۷۹	
۳۳۔ دیگر تجارت اشیاء خورد و نوش	۳۴۰	۱۷۴	۵۱	۴۹	۶۵۴	۹۳۶	۱۲۵	۹۲	
۳۴۔ تجارت لباس و اشیاء تیار شدہ	۱۲	۷	۴۸	۵۲	۱۲۶	۸۷۴	۱۱۰	۱۰۸	
۳۵۔ تجارت فرنیچر	۸	۴	۵۲	۴۸	۱۷۷	۹۸۳	۱۹۵	۹۱	
۳۶۔ تجارت سامان عمارت	۴	۳	۷۷	۲۳	۲۱۸	۹۷۲	۱۰۹	۲۸	
۳۷۔ تجارت ذرائع نقل و حمل	۶	۳	۵۵	۴۵	۴۵۲	۹۵۸	۱۹۸	۷۶	
۳۸۔ تجارت سیر و تفریح	۳۲	۲۰	۶۳	۳۷	۳۵۴	۹۶۶	۹۲	۵۷	
۳۹۔ تجارت اشیاء تیار شدہ، نیا و مستعمل	۳۹	۱۹	۴۸	۵۲	۲۲۹	۷۷۱	۱۱۳	۱۰۷	
۴۰۔ تجارت دیگر اقسام	۲۶۶	۱۲۶	۴۷	۵۳	۲۵۳	۹۷۷	۱۹۷	۱۱۰	

ذیلی تختہ ۱۔ (پیشہ جاتی) عام تقسیم بلحاظ پیشہ (انتظام)

شعبہ ذیلی شعبہ اور ترتیب	جنرہادی کے فی دس ہزار اشخاص کے لحاظ سے تعداد		شعبہ ذیلی شعبہ اور ترتیب میں فیصد		تحقیقی کام کرنے والے لاکھ لاکھ فیصد		تحقیقی کام کرنے والوں کا مقابلہ میں زیر پرورش اشخاص کا فیصد	
	اشخاص کا زائچہ	سائیکہ	اشخاص کا زائچہ	سائیکہ	اشخاص کا زائچہ	سائیکہ	اشخاص کا زائچہ	سائیکہ
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ج۔ سرکاری نظم و نسق اور آزاد پیشہ	۶۱۲	۲۸۶	۴۷	۵۲	۱۳۵۲	۸۶۵۸	۱۳۴	۱۱۰
(۱۶) فوجی سرکاری	۱۸۱	۹۲	۵۱	۴۹	۱۹	۸۱	۱۲۰	۹۱
۴۱۔ فوج	۵۹	۲۹	۴۹	۵۱	۵۳۵۳	۲۶۱۷	۱۱۸	۸۴
۴۲۔ بحری فوج	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۳۔ جوانی فوج	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴۴۔ کوآلیٹی ریپولیس	۱۲۲	۶۲	۵۱	۴۹	۳۲	۹۶۵۸	۱۳۸	۹۳
(۷) سرکاری نظم و نسق	۲۶۹	۱۲۶	۴۷	۵۲	۱۰	۹۰	۱۵۲	۱۰۹
۴۵۔ سرکاری نظم و نسق	۲۶۹	۱۲۶	۴۷	۵۲	۱۰	۹۰	۱۵۲	۱۰۹
(۸) پیشہ اور آزاد فنون	۱۶۲	۶۸	۴۳	۵۷	۱۱	۸۹	۱۳۴	۱۳۴
۴۶۔ مذہب	۴۸	۳۰	۴۲	۵۸	۸۵۸	۹۱۵۲	۱۲۷	۱۳۷
۴۷۔ قانون	۲۲	۶	۲۹	۷۱	۸۵۷	۹۱۵۳	۱۳۲	۲۵۰
۴۸۔ طب	۲۴	۱۰	۴۱	۵۹	۲۳۵۲	۷۷۵۸	۱۲۱	۱۵۰
۴۹۔ تعلیم و ہدایات	۴۶	۲۱	۴۷	۵۳	۶۵۴	۹۳۵۶	۱۲۷	۱۱۲
۵۰۔ لسانیات اور فنون اور ملازم	۲۲	۱۱	۵۰	۵۰	۱۶۵۵	۸۴۵۵	۱۶۲	۹۰
۷۔ متفرق	۱۳۱۲	۷۳۲	۵۶	۴۴	۶۵۳	۹۳۷۷	۸۳	۷۹
(۹) ۵۱۔ اشخاص جو اپنی آمدنی پر گندہ کرتے ہیں۔	۲۵	۱۰	۴۰	۶۰	۶۶۳۹	۳۳۵۱	۱۳۹	۱۶۷
(۱۰) ۵۲۔ خانگی ملازمت	۲۷۶	۱۳۲	۵۲	۴۸	۱۶۵۵	۸۴۵۵	۹۰	۹۲
(۱۱) غیر واضح پیشہ جات	۷۵۶	۴۳۹	۵۸	۴۲	۲۵۴	۹۷۱۶	۳۴	۷۳
۵۳۔ عام اصطلاحات جو کسی خاص پیشہ کو واضح نہیں کرتے۔	۷۵۶	۴۳۹	۵۸	۴۲	۲۵۴	۹۷۱۶	۳۴	۷۳
(۱۲) ۵۴۔ غیر پیداوار	۲۵۵	۱۳۹	۵۴	۴۶	۳۵۵	۹۶۵۵	۷۹	۸۴
۵۴۔ جیل خانے بیت المعمور میں اور شاخاخانوں میں رہنے والے	۲	۱	۷۷	۲۳	۳۹۵۶	۶۰۵۳	۳۳	۲۸
۵۵۔ عیسائی خانہ بدوش اور پیشہ ور عورتیں	۲۵۲	۱۳۷	۵۳	۴۶	۲۵۸	۹۷۱۲	۹۶	۸۴
۵۶۔ دیگر غیر تہذیبی غیر پیداوار صنعتیں	۱	۱	۵۸	۴۲	۸۱۵۸	۸۵۱۲	۰	۴۰۰

ذیلی تختہ ۲- (پیشہ جاتی) تقسیم بلحاظ پیشہ در قدرتی تقسیم

پیشہ			
۱	۲	۳	۴
پیدا نش جانوران و نباتات	۵۴	۵۶۶	۶۳۹
۱- (۱) زراعت	۴۳	۴۵۱	۵۷۷
(۱) آمدنی لگان زرعی زمین	۱۲	۲۳	۱۰۲
(۲) معمولی کاشتکار	۱۲	۲۹۰	۳۰۷
(۳) کارندے، منتقلین، جاندار، جنیس بونے والے شامل نہیں (منشی)	۵	۱	۴
لگان و فصل کنندے وغیرہ			
(۴) ملازمین کھیت	۱	۶۴	۲۲
(۵) مزدور کھیت	۴	۷۲	۱۳۴
(۷) سیرہ، پھول، ترکاری، پان، انگور، سپاری وغیرہ بونے والے	۹	۱	۷
(حب) چراگاہ	۷	۶۱	۲۵
(۱۱) مویشی و بھیتیں پالنے والے اور نگرانی کرنے والے	۵	۳	۱
(۱۲) بھینر، بکری و سوسر پالنے والے	۱	۴	۵
(۱۳) گلہ بان، چرواہے و کٹوریے	۱	۵۴	۱۸
(۱۶) دیشیم کے کیرنے	۱	۰	۰
۲- باہمی گرو و شکار	۲	۱۶	۶
(۲) پیدا نش جمادات	۱	۳	۱
(۳) صنعت	۱۳۵	۱۵۴	۸۰
(۶) پارچہ بانی	۸	۵۱	۲۲
(۸) چھینہ	۸	۱۴	۱۳
(۹) دھاتیں	۷	۱۰	۴
(۱۲) صنعتیائے خورد و نوش	۲۱	۱۱	۴
(۱۳) صنعتیائے لباس و بناؤ سنگبار	۳۶	۵۹	۲۹
(۱۸) دیگر صنعتیں	۳۲	۹	۸
(۴) نقل و حمل	۸۹	۱۹	۹
(۵) تجارت	۱۸۷	۹۲	۷۴
۳- تجارت پارچہ	۱۰	۳	۷
(۳۲) برٹلیب، پین دھانے، تہہ خانے وغیرہ	۱۰	۳۲	۴
(۳۳) دیگر تجارت، اسٹیا و خود و نوش	۷۷	۲۹	۳۶
(۴۰) تجارت اقسام دیگر	۲۶	۲۸	۲۵
(۶) سرکاری فوج	۱۱۹	۸	۲۲
(۷) سرکاری نظم و نسق	۹۹	۴۷	۲۲
(۸) پیشے اور آزاد فنون	۵۵	۱۷	۱۳
(۹) اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گذر کرتے ہیں	۵۱	۱	۱
(۱۰) خانگی ملازمت	۱۳۹	۲۹	۱۹
(۱۱) خیر و امٹ پیشہ جات	۴۴	۶۴	۸۹
(۱۲) غیر پیدا آور	۲۷	۲۰	۳۱

۴۴۰
ذیلی تختہ ۴۔ (پیشہ جاتی) پیشہ جو زراعت کے ساتھ ملے ہوئے ہیں جہاں کہ زراعت ذیلی پیشہ ہے۔

حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد جو جزاکاشتکاری میں فی ایکٹر ہزار اشٹما			پیشہ
شمارہ درآباد	تفصیلات	مرتبہ کاری	
۲	۳	۴	۱
۶	۷	۶	۱۵) پیدائش جانوران اور نباتات
۲	۲	۲	۱۶) موٹی کاشتکاری
۱۳۹	۱۲	۱۳۹	۱۷) خاص قسم کی پیداوار کرنے والے
۶	۱۹	۱۳	۱۸) جنگلاتی
۳۱	۳۲	۳۲	۱۹) ذخیرہ کھیت پیدا کرنے والے
-	-	-	۲۰) چھٹے جانوروں کی افزائش تسل کرنے والے
۷۲	۳۰	۲۲	۲۱) ماہی گیری و شکار
۸	۲	۳	۲۲) پیدائش جمادات
۱۸	۳۰	۳۳	۲۳) صنعت
۲۳	۳۷	۳۴	۲۴) پارچہ بانی
۱۴	۳۰	۲۹	۲۵) چمبہ
۳۰	۲۶	۲۲	۲۶) دہلیس
۳	۲۰	۱۶	۲۷) منہ پائے اشیاء و خورد و نوش
۶	۲۵	۳۷	۲۸) منہ پائے لباس و بناؤ سنگبار
۱۴	۳۹	۲۸	۲۹) دیگر صنعتیں
۸	۱۹	۱۶	۳۰) نقل و حمل
۲۳	۳۸	۴۰	۳۱) تجارت
۱۰	۳۰	۱۸	۳۲) تجارت پارچہ
۳	۲۵	۳۱	۳۳) ہونٹ چاؤ غلے، قبوہ خانے وغیرہ
۳۰	۲۷	۲۱	۳۴) دیگر تجارت اشیاء و خورد و نوش
۶۴	۴۳	۵۱	۳۵) تجارت اقسام دیگر
۴۳	۱۵	۳۲	۳۶) سرکاری فوج
۳۴	۵۰	۴۴	۳۷) سرکاری نظم و نسق
۳۶	۵۵	۴۸	۳۸) پیشہ اور آزاد فنون
۱۹	۱	۱	۳۹) اشخاص جو اپنی آمدنی پر گزار کرتے ہیں
۱۵	۲۲	۳۰	۴۰) خانگی ملازمت
۲۱	۱۹	۲۰	۴۱) غیر واضح پیشہ جات
۲۳	۳۲	۳۷	۴۲) غیر حسیہ ادارہ

ذیلی تختہ ۵۔ (پیشہ جاتی) پیشہ جو زراعت کے ساتھ ملو جے میں جہاں کی زراعت منظم پیشہ ہے۔

زمیندار (نگان حاصل کرنے والے)		کاشتکار (نگان ادا کرنے والے)		ملازمین کھیت اور مزدوران کھیت	
ذیلی پیشہ	تعداد افراد	ذیلی پیشہ	تعداد افراد	ذیلی پیشہ	تعداد افراد
۱	۲	۳	۴	۵	۶
نگان ادا کرنے والے	۴۷۲	نگان حاصل کرنے والے	۱۰۴	نگان حاصل کرنے والے	۷۳
زرمی مزدور	۲۰۳	زرمی مزدور	۱۱۳	نگان ادا کرنے والے	۹۳۰
تمام قسم کے ملازمین سرکاری	۴۹	عام مزدور	۶۱	عام مزدور	۵۸
ساہوکار و کرانہ فروش	۳۵	تمام قسم کے ملازمین سرکاری	۱۷	چوکیداران وہ	۴
تمام قسم کے دیگر تجار	۶۲	ساہوکار و کرانہ فروش	۱۶	موشی پالنے والے و گولے	۸
پکاری	۱۵	تمام قسم کے دیگر تجار	۲۳	مزدوران گرنی	۹
تمام قسم کے محرم (غیر سرکاری)	۳۶	مچھلہارے و ملاح	۹	مچھلہارے و کام کرنے والے	۳
درسین مدرسہ	۳۰	موشی پالنے والے و گولے	۲۴	چاول کوٹنے والے	۱۳
دکلاہ	۱۶	چوکیداران وہ	۲	تمام قسم کے تجار	۳
کارندے و متعلقین جائیداد	۳۲	جولاہی	۱۲	تیل نکالنے والے	۶
لمبی پیشہ کرنے والے	۱۵	عجم	۸	جولاہت	۵
کارگیر	۳۰	تیل نکالنے والے	۴	کبیار	۵
دیگر	۸۵	دھوبی	۱۴	چوڑے کا کام کرنے والے	۱۰
		کبیار	۶	دھوبی	۸
		لوہار و بڑھتی	۹	لوہار و بڑھتی	۵
		دیگر	۴۶	دیگر	۴۰

ذیلی تختہ ۶۔ (پیشہ جاتی) پیشہ جات اُنات لمجاظ ذیلی شعبہ جات اور منتخب ترتیب و درجہ

ذیلی تختہ	پیشہ	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد		ذکر	نکاح کی تعداد
		۱	۲	۳	۴
۱	ریاست حیدر آباد	۲۹۵۸.۵۹۰	۲,۶۱۲,۹۱۴	۶۶۰	۵
۲	ذیلی شعبہ ۱۔ پیدائش جانور و نباتات	۲,۶۱۲,۹۱۴	۲,۵۰۱,۲۸۹	۶۴۹	۶
۳	۱۔ چراگاہ اور زراعت	۲,۵۰۱,۲۸۹	۲,۴۵۰,۰۰۰	۶۸۳	۷
۴	۱۔ (الف) عمومی کاشتکاری	۲,۴۵۰,۰۰۰	۲,۳۵۰,۰۰۰	۶۹۸	۸
۵	آدمی نگار زرعی زمین	۲,۳۵۰,۰۰۰	۲,۳۳۰,۰۰۰	۶۹۳	۹
۶	عمومی کاشتکاری	۲,۳۳۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۱۰
۷	کارندے منتقلین ہائے ادویہ و غیر منتقل (بہنے یا لگانے والوں کے ذریعہ) عورتوں کی نگار	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۱۱
۸	ملازمین کھیت	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۱۲
۹	مزدور کھیت	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۱۳
۱۰	میزان ترتیب ۱۔ (ج)	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۱۴
۱۱	پہل چولہا کارائی پان، انگور و سیبائی وغیرہ پیدا کرنے والے	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۱۵
۱۲	میزان ترتیب ۱۔ (ج)	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۱۶
۱۳	عبدہ داران و مہکلات، اُمنّا، چمکیداران وغیرہ	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۱۷
۱۴	کود کی کاٹنے والے، بھروسہ ختمی، کھنڈا، زبرد وغیرہ جمع کرنے والے اور ناپچہ کوئیے جانوروں	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۱۸
۱۵	میزان ترتیب ۱۔ (د)	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۱۹
۱۶	موشی اور بھینس پالنے اور پرورش کرنے والے	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۲۰
۱۷	بھینس بکری اور سور پالنے والے	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۲۱
۱۸	دیگر جانوروں کو پالنے والے (گھوڑے، فوج، اونٹ، گوسے وغیرہ)	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۲۲
۱۹	گھوڑا، چرواہے، مگرڑے وغیرہ	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۲۳
۲۰	میزان ترتیب ۱۔ (دھ)	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۲۴
۲۱	پرنسے، شہد کی مکیاں وغیرہ	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۲۵
۲۲	ریشم کے کیڑے	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۲۶
۲۳	میزان ترتیب ۲۔	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۲۷
۲۴	ادبی گیری	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۲۸
۲۵	شکار	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۲۹
۲۶	ذیلی شعبہ ۲۔ پیدائش جمادات	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۳۰
۲۷	میزان ترتیب ۳۔	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۳۱
۲۸	معدن لہے زغال	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۳۲
۲۹	معدن اہل معدنی و محلات (سونا، لوہا، وغیرہ)	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۳۳
۳۰	میزان ترتیب ۴۔ سخت چٹانوں میں چھر کوٹنے کے محلات	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۳۴
۳۱	دیگر جمادات (الماس، ہیرا، چرنے کا پتھر وغیرہ)	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۳۵
۳۲	ذیلی شعبہ ۳۔ صنعت	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۳۶
۳۳	میزان ترتیب ۶۔	۲,۲۶۰,۰۰۰	۲,۲۶۰,۰۰۰	۷۱۴	۳۷

ذیلی تحتہ ۶۔ (پیشہ جاتی) اُنات بلحاظ ذیلی شعبہ جاتا اور انتخابی ترتیب و درجہ

نشانہ	پیشہ	تحقیقی کام کرنے والوں کی تعداد		تعداد انتخابی
		ذکر	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵
۲۵	روٹی کے بنے لگانا، صاف کرنا اور دہانا	۷۰۰۷۵	۴۰۱۲۰	۵۸۲
۲۶	روٹی لگانا	۱۳۲۲۷	۱۹۱۱۹	۱۰۲۲۹
۲۷	روٹی درست کرنا اور بننا	۸۱۵۱۶	۴۰۷۱۵	۲۹۹
۲۸	جوت (ایک قسم کا سن) لگانا دہانا اور بننا	۷۸۸	۵۰۲	۶۳۹
۲۹	رسی، سٹیلی اور ڈوری	۷۷۸۴	۲۰۸۲	۲۶۷
۳۱	آدن دھنا اور لگانا	۱۱۸۲	۶۵۲	۵۵۲
۳۲	ادنی ہلکے بننا	۲۰۲۷۱	۶۳۴۹	۴۱۳
۳۳	آدن فی کا بننا	۱۲۳	۳	۲۳
۳۵	ریشم بننے والے	۲۶۰	۳۰۰	۱۱۵۴
۳۶	بال اونٹ اور گھوڑے کے	۱۲	۳۷۷	۳۱۶
۳۷	بننے والے کپڑے کو رنگن، سفید کرنا، پھیلے لگانا، تیاری اور صاف کرنا	۷۰۸۵۷	۶۷۷۲۰	۹۸۰
۳۸	گوشت کاری، فیتہ زرد رومی، جھار وغیرہ اور غیر واضح بافتی صنعتیں	۱۵۵	۱۲۵	۸۰۶۳
۳۹	میزان ترتیب - ۷	۷۳۷۸	۴۹۰	۵۹۵
۴۰	چوڑے کو صاف و لاکھ کرنے والے اور داغت کرنے والے اور رنگنے والے وغیرہ چوڑے کا سا ان بنانے والے شاف صاف دین، چھالیں، زمین لکھ گھوڑوں کے ساز و آراء وغیرہ بنیں مشیاد لباس شامل نہیں ہے۔	۲۶۸	۳۰۳	۸۹۶
۴۱	بڑی، ماضی، دانست، سینگ، سپی وغیرہ کے کام کرنے والے (گڈیوں کے)	۱۸۵	۱۳	۷۶
۴۲	میزان ترتیب - ۸	۶۱۵۹۱	۲۳۷۱۲	۴۰۱
۴۳	آکر کش (کلوئی چیرنے والے)	۲۱۸	۳۹۸	۱۸۷
۴۴	بڑھئی، خراہ پر آگارتے والے اور بخار وغیرہ	۳۹۷۸۱	۶۵۷۷۰	۱۶۵
۴۵	ڈاکر بنانے والے اور دوسری کلوئی کی صنعتیں جس میں پتے بنانا ہیں اور پھوس وغیرہ کی صنعتیں اور چھ پٹریاں بنانے والے جو باس یا ایسی قسم کی کلوئیں سے کام لیتے ہیں۔	۱۹۲۹۲	۱۷۷۴۳	۹۰۱
۴۷	میزان ترتیب - ۹	۳۲۵۷۵	۹۸۴۳	۳۰۲
۴۸	بند و تین واسطہ بنانے والے	۲۳۷۷	۱۵۳	۶۳
۴۹	دیگر لوہے کا کام کرنے اور آوارہ زار اور تیار بنانے والے کبھی تیاری صرف لوہے سے جو زیادہ حصہ لوہا ہو	۵۰۵۰۵	۸۴۲۲	۳۲۳
۵۰	کاشا، پیتل اور تانبے کا کام کرنے والے۔	۳۸۳	۱۰۵	۲۵۲
۵۱	دیگر دھاتوں کا کام کرنے والے سونے، انیل پتھروں کے دھن، جیت، سید پاره وغیرہ)	۱۱۶	۱۵	۱۲۹
۵۲	دارالغریب میں کام کرنے والے عقید پر حرفت وغیرہ کھوسنے والے وغیرہ	۱۹۳	۱۰۳	۵۳۰
۵۳	میزان ترتیب - ۱۰	۳۱۱۲۸	۲۲۲۷۸	۷۱۵
۵۴	کاپڑ کی چوڑیاں، پوت، کاپڑ کے اے اور کاپڑ کی بالیاں وغیرہ بنانے والے	۵۴۳	۹۱	۱۶۷
۵۵	کھانا مٹنے کے نوے اور مٹی کے پیلے بنانے والے	۲۸۸۳۹	۳۰۷۳۰	۷۳۹
۵۶	اینٹ اور کھیر لی بنانے والے	۱۷۷۲	۸۴۲	۷۳۸

ذیلی تحتہ ۶۔ (پیشہ جاتی) پیشہ جات اُنات لجاٹو ذیلی شعبہ جات اور منتخب ترتیب ردوجہ

نشان ردوجہ	پیشہ	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد		ذکر
		ذکر	اناث	
۱	۲	۳	۴	۵
	میزان ترتیب ۱۱۔			
۵۸	ریاستی اور آتش گیر مادے تیار کرنے والے	۶۶۷۱۳	۱۰۹۱۲	۲۸۵
۵۹	لیونیڈ، سوڈا وغیرہ معدنیاتی پانی اور برقی تیار کرنے والے	۶۰۱	۱۳۵	۲۳۴
۶۱	نباتی روغنات کے تیار کرنے اور صاف کرنے والے	۳۷	۱۱	۲۹۷
۶۲	معدنیاتی روغنات کے تیار کرنے اور صاف کرنے والے	۵۰۲۶۹	۱۰۷۲۲	۳۲۷
۶۳	لاغز، سوسے، ادھیس کوڑی کے تختوں وغیرہ کے لاند کاغذ کے تختے تیار کرنے والے	۵۸۶	۷	۱۲
	میزان ترتیب ۱۲۔			
۶۵	چاول کوٹنے، بھرنے، نکالنے، اور آمالپینے والے	۳۷۸۳۶۸	۱۵۰۹۱۸	۲۲۰
۶۶	نان یاٹی اور بکف بنانے والے	۸۶۹	۲۰۷۷۶	۳۱۵۳
۶۷	طباخ یا اناج بھرنے والے	۳۴۷	۷۷	۲۲۲
۶۸	تھاب	۸۸	۲۳۲	۲۰۹۳۲
۷۲	ملواری، عرب اور آچار مینی تیار کرنے والے وغیرہ	۳۶۳	۳۶۹	۱۰۰۱۶
۷۳	سیندھی تانسنے والے	۲۸۵۵۲۰	۷۰۰۵۷	۲۴۷
۷۵	تباکو، کاغذ اور اقیون بنانے والے	۲۲۳	۱۰۱۵۵	۵۰۱۷۲
	میزان ترتیب ۱۳۔			
۷۷	دندنی عورتوں کی ٹوپیاں بنانے والے، لباس تیار کرنے والے، روگر اور زرد دھری کام کرنے والے	۱۹۰۷۹۱	۹۷۳۳۲	۵۱۰
	جوتے، بوٹ اور کھڑاویں بنانے والے	۶۸۷۷۰	۱۵۰۶۸۷	۲۲۸
۷۹	دھیر منٹیں، سق، لباس، دستانے، پائتاپ، پائتاپ بند، پلہ، گنڈیاں، جھڑیاں، جھڑیاں وغیرہ	۲۲۹	۶	۲۶
۸۰	دھونے، صاف کرنے اور رنگنے والے۔	۶۲۲۷۸	۵۵۷۹۹	۸۹۳
۸۱	حجام، بال بنانے والے اور صحتی بال تیار کرنے والے	۳۷۷۰۳	۸۰۸۰۲	۲۳۲
۸۲	دھیر منٹیں متعلقہ بناؤ سنگار (بدن لہنے والے، بالوں کو صاف کرنے والے اور حمام خانے وغیرہ)	۴	۲۵	۶۰۲۵۰
	میزان ترتیب ۱۴۔			
۸۵	چرنے کے پتھر چلانے والے اور سینٹ کا کام کرنے والے	۲۶۲۳۱۲	۲۳۲۳۱۲	۸۸۶
۸۶	گرہے کھودنے والے اور بادلیاں کھودنے والے	۷۰	۲۰۱۳۳	۳۰۳۷۲
۸۷	چتر، موڑنے اور چھوڑنے والے	۳۳۷	۱۰۰۰۲	۲۰۹۷۳
۸۸	راج اور سحر	۷۱۹	۲۰۵۱۶	۳۰۵۱۱
۸۹	عادت بنانے والے (افس یا اسی تھک سے مملکت بنانے والوں کے علاوہ) نکالنے، کلاؤں کو کھانے والے، کوئی چھانے والے، اور پانی کے ٹل لگانے والے وغیرہ۔	۲۴۳۹۷۲	۱۷۰۳۲۷	۶۹۸
	میزان ترتیب ۱۵۔			
۹۰	موڑ گاڑیوں یا سانکوں کو بنانے، تراجم کرنے اور درست کرنے والے	۲۱۳	۲۳۶	۱۰۰۰۲
۹۱	کڑی، ہنڈی، پالکی وغیرہ بنانے والے اور ان کے کاریگر	۵۲۲	۲۰۶	۳۷۸
		۲۸۸	۱۵۵	۵۳۸
		۲۰۳	۵۱	۲۵

نشان درجہ	پیستہ	حقیقی کام کرنا والوں کی تعداد	
		ذکر	اناث
۱	۲	۳	۴
۱۲۹	شراب، عرقانے نشہ آور، لیو سٹیک اور برت کے فروخت کرنے والے	۵۸۵۰۶	۶۶۳۰۴
۱۳۰	الک، تنکین، دلازمین، ہونٹ، عقیار خالصے دسراٹے وغیرہ	۳۶۳	۱۴۶
	میزان ترتیب ۳۲۔	۱۱۳۴۰۶	۱۰۲۰۰۲۰
۱۳۱	مچھلی فروخت کرنے والے	۲۱۱	۵۲۰
۱۳۲	بقال اور نیانائی تیل، تنک اور دوسرے مصالحے فروخت کرنے والے	۱۴۳۰۳	۱۳۰۲۶
۱۳۳	دودھ، مسک، گھی، پائے پرینڈ، انڑے وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۳۲۶۲	۲۰۴۱۸
۱۳۴	مٹھائی، مشکہ، راب و گولہ فروخت کرنے والے	۲۴۳۲	۵۰۸
۱۳۵	ایلاچی، پان، شکر کاری، بیوہ سپاری فروخت کرنے والے	۲۶۶۲۲	۲۳۳۱۶
۱۳۶	غلہ و دال فروخت کرنے والے	۴۰۴۰	۲۴۶۹۹
۱۳۷	تنباکو، انیرن، کاج، فروخت کرنے والے	۶۹۱۲	۵۰۲۹
۱۳۸	بھیر، بکرا و شور فروخت کرنے والے	۳۵۰۸	۲۱۶۴
۱۳۹	کادہ، کھانٹ، اور چارہ فروخت کرنے والے	۱۲۱۶۵	۴۹۴
	میزان ترتیب ۳۳۔	۶۰۴۵۰	۱۰۸۰۵
۱۴۰	تجارت لباس تیار و دسرا سامان لباس اور سنگار (انگریزی ٹوپی، پچریان پٹا، تیار جوتے، عطیات وغیرہ)	۶۰۴۵۰	۱۰۸۰۵
	میزان ترتیب ۳۵۔	۲۰۸۸۵	۲۰۸۵۹
۱۴۱	تجارت فرنیچر، شلخی، پردے اور جادریں	۱۸۶	۱۰۹۹۹
۱۴۲	فروخت آجی، کاجیک، پن، ظروف، جتی، ظروف، گلی، ظرف کاج، شیشے، اشیاء باغبانی وغیرہ	۳۴۳۶	۹۳۳
	میزان ترتیب ۳۶۔	۳۴۴۳۶	۳۱۱
۱۴۳	تجارت سامان تجارت (پتھر، گچی، سینٹ، ایت، پتھر وغیرہ) علاوہ اس کے ایش کچل اور سامان از سہرہیں	۳۴۴۳۶	۳۱۱
	میزان ترتیب ۳۷۔	۳۰۴۵	۹۸۶
۱۴۴	کچی سواریوں، موٹروں، سیٹوں وغیرہ کے فروخت کرنے والے اور کرایہ پر دینے والے	۱۸۵	۴
۱۴۵	دوسری گاڑیوں، بیٹریوں، کشتیوں وغیرہ کے فروخت کرنے والے	۹	۱۵۸
۱۴۶	پاچی، اونٹ، گھوڑے، مویشی گدے، پتھر وغیرہ کے فروخت کرنے والے اور کرایہ پر دینے والے	۲۰۸۸۱	۸۲۱
	میزان ترتیب ۳۸۔	۱۴۶۸۴	۱۰۴۴۵
۱۴۷	جلدائی، لکڑی، لکڑی کا کد، پتھر کا کد، گوبر وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۴۶۸۴	۱۰۴۴۵
	میزان ترتیب ۳۹۔	۱۳۹۸۲	۹۳۳۱
۱۴۸	تاج رمتی، پتھر، جوہرات (اصلی و نقلی) گھڑیاں، سامان آکھبہ	۱۵۵۱۶	۹۴۹
۱۴۹	سونی چڑیاں، کوڑیوں کے بار، شیشے، پتھر، چیس، کھلونے، شکار اور شکار کے گل، بھون وغیرہ کے فروخت کرنے والے۔	۸۵۳۶۳	۸۵۳۶۸
۱۵۰	جھاپنے والے کتب فروش، کاذب فروش، موسیقی، نقادیں، اشیاء راگ و سنجے فروخت کرنے والے	۳۰۹۸	۱۱۳
	میزان ترتیب ۴۰۔	۱۰۲۰۳۵	۵۲۵۹۴
۱۵۱	چھترے اور فنڈا، مصلیٰ فروخت کرنے والے	۲	۱
۱۵۲	عام گودام رکھنے والے دوکاندار غیر مخصوص	۱۰۱۴۳۲	۵۳۵۱۶
۱۵۳	دورہ کرنے والے، ناچ، خواجے، پیری، پیری وغیرہ	۴۹	۱۰۰۵
۱۵۴	دوسری تجارت (سب سے ٹھیکہ دارا و ازان، محمولہ پاداری و سٹڈیان)	۲۱۸	۲۳
	ذیلی شعبہ ۶۔ فوج سرکاری	۸۲۱۸۳	۲۰۶۴۶
	میزان ترتیب ۴۱۔	۳۴۱۳۴	۲۰۰۶۶
۱۵۶	فوج دیوبند یا ستین	۳۰۰۸۵۱	۲۰۰۶۶

ضمیمہ (۱) صفحہ (۳۰۸) ذیلی تختہ ۶۔ پیشہ جاتی (پیشہ جاتی) پیشہ جاتا ناموں کی فہرست اور منتخب ترتیب اور درجہ

نشان درجہ	پیشہ	حقیقی کام کرنے والوں کی تعداد	
		ذکور	اناث
۱	۲	۳	۴
	میزان ترتیب - ۳۴ -		
۱۵۹	پولیس	۱۸۵۲۸	۲۸۰۵۸۰
۱۶۰	چوکیداران وہ	۳۱۵۰۹	۲۴۰۱۱
	ذیلی شعبہ - ۷ - سرکاری نظم و نسق	۱۲۰۶۶۸	۳۶۰۶۵۶
	میزان ترتیب - ۳۵ -		
۱۶۱	سرکاری ملازمت	۱۵۰۱	۲۶
۱۶۲	ملازمت ہندوستانی و بیرونی ریاستیں	۸۲۳۹۲	۲۰۳۶۲
۱۶۳	ملازمت منغالی و دیگر مقامی جس میں گاؤں کی داخل نہیں	۵۱۵۳	۳۰۰۰
۱۶۴	عہدہ داران و ملازمین گاؤں سولہ چوکیداران وہ	۳۱۰۶۲۱	۱۳۰۲۴۸
	ذیلی شعبہ - ۸ - پیشہ و آزاد فنون	۶۴۰۹۵۳	۱۸۰۰۳۴
	میزان ترتیب - ۳۶ -		
۱۶۵	پادری و زرا و غیرہ	۷۹۸۰	۲۲۲۶۶
۱۶۶	مذہبی فقرا خانقاہوں کے رہنے والے وغیرہ	۵۶۱	۱۱۹
۱۶۷	عیسائی داعطین بائبل سننے والے و ملازمین گرجا و مشن	۳۳۰	۹
۱۶۸	دیول و مرگھٹ و مدفن کے ملازمین رہنمایان زائرین	۳۰۶	۳۰۳۵۰
	میزان ترتیب - ۳۷ -		
۱۶۹	تمام قسم کے کلاہ جن میں قاضی پیر و کار اور مختار بھی شامل ہیں	۷۳۲۷	۲۵۷
	میزان ترتیب - ۳۸ -		
۱۷۱	تمام قسم کے پیشہ طے کرنے والے جس میں دندان ساز، کھوکھلا، ملاج، کڑی، آدھی، کڑی	۷۲۲۰	۲۰۱۷۹
۱۷۲	دانیالیکہ انداز، دوا ساز، تیار داری، کرنوالی، عورتیں، بالٹس، کرنوالے وغیرہ	۱۰۲۹۸	۱۰۴۰۵
	میزان ترتیب - ۳۹ -		
		۲۳۰۹۳۸	۲۰۸۷۶

۱۲۳	۲۵۳۱۳	۱۹۵۶۲۷	۱۷۳	پردیس و کام قسم کے اساتذہ
۱۰۷	۲۶۳	۲۵۳۱۱	۱۷۴	محررین و چیپرائسین جن کا تعلق تعلیمات سے ہے
۶۶۴	۵۵۳۰۳	۸۵۱۳۸		میزان ترتیب - ۵۰ -
۸۴۰	۱۵۰۱۶	۱۵۲۱۰	۱۷۶	مصارین پبلکیشنز کے ملازمین
۵۳۴	۵۸۰	۱۵۰۸۶	۱۷۷	مؤلفین مدیرین اخبار نویس کارکن تصویہ کھینچنے والے بٹ تراش بیت دان کائنات البحر کے جلدے
				والے، علم نباتات کے جلدے والے، نجومی وغیرہ
۵۹۷	۲۵۳۰۹	۵۵۵۳۸	۱۷۸	باجہ بجائیے اور ماہرین باجہ کام قسم کے باجہ بجائیے (جس میں فوجی داخل نہیں) گانے والے
				انتقال و نمائشے والے
۲۵۱۳۷	۲۹۸	۲۳۳	۱۷۹	شعبہ بازار بیکریت تباہی و محفل کے سانیوں، عجائبات و جنگلی جانوروں کے دکھائیے
۵۴۶	۲۵۵۲۹	۸۵۲۸۸		ذیلی شعبہ - ۹ - اشخاص جو فانی آمدنی پر گزار کرتے ہیں
۵۴۶	۲۵۵۲۹	۸۵۲۸۸		میزان ترتیب - ۵۱ -
۵۴۶	۲۵۵۲۹	۸۵۲۸۸	۱۸۰	مالکین (سوائے زرعی زمین کے) سرمایہ دار و ولیفہ خوار
۶۶۲	۷۱۷۹۶	۱۰۸۵۳۸۶		ذیلی شعبہ - ۱۰ - خانگی ملازمت
۶۶۲	۷۱۷۹۶	۱۰۸۵۳۸۶		میزان ترتیب - ۵۲ -
۶۷۳	۶۹۵۱۵	۱۰۵۹۹۳	۱۸۱	باورچیاں پانی بہن والے، دربان، چوکیدار و دیگر ملازمین مکان
۲۶۳	۲۵۳۹۰	۵۵۰۸۹	۱۸۲	خانگی سامین کارڈیاں کنوئیں کی نگرانی اور حفاظت کرنے کے ملازمین وغیرہ
۶۹	۲۱	۳۰۳	۱۸۳	خانگی موٹر چلانے والے اور صاف کرنے والے
۱۰۵۴	۲۸۵۳۱۴	۲۶۷۷۷۳		ذیلی شعبہ - ۱۱ - غیر واضح پیشہ جات
۱۰۵۴	۲۸۵۳۱۴	۲۶۷۷۷۳		میزان ترتیب - ۵۳ -
۱۴۲	۵۹۲	۴۱۴۹	۱۸۴	غیر مخصوص کارکن کاروباری لوگ اور گتہ دار
۷۷۲	۱۵۰۸۲	۱۵۴۴	۱۸۵	خزانہ دار محاسب کتب خانہ دار، محرر و دیگر ملازمین غیر مخصوص فائر، گولڈم و دوکانیں
۳۸۰	۹۲	۲۳۳	۱۸۶	غیر مخصوص کارکن بیکر
۱۰۷۷	۲۶۹۵۴۶	۲۵۹۹۷۸	۱۸۷	غیر مخصوص مزدور و کام کرنے والے
۸۰۵	۷۶۹۵۹	۹۵۷۶۱۶		ذیلی شعبہ - ۱۲ - غیر پیدا آور
۱۸۹	۲۴۱	۱۵۲۷۱		میزان ترتیب - ۵۴ -
۱۸۹	۲۴۱	۱۵۲۷۱	۱۸۸	جیل پائل خانے اور خیرات قانون کے رہنے والے
۸۱۸	۷۶۷۶۱۶	۹۴۷۶۳۹		میزان ترتیب - ۵۵ -
۷۹۹	۷۳۳۹۷	۹۱۹۹۷۷	۱۸۹	فقر، آوارہ گرو، ساحرہ، ساحر وغیرہ
۱۵۸۶۵	۳۱۱۹	۱۵۷۷۲	۱۹۰	کلنے اور طوائفین
۱۴۴	۱۰۲	۷۰۶		میزان ترتیب - ۵۶ -
۱۴۴	۱۰۲	۷۰۶	۱۹۱	دیگر غیر مخصوص غیر پیدا آور صنعتیں

نشان درجہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹	۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶	۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵	۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴	۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳	۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵	۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲	۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶	۹۸۷	۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳	۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹	۱۰۰۰
شعبہ (۱)۔ پیدائش و شادی و خا	۱۴۰۳	۵۳۶	۵۸۳۶	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸۳۶۸	۸																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																

۴۲	۲۲۲	۴۶۱	۸۳۱	۴۴۵-۲	۵۱۸-
۴۳-۴۴	۱۰۷۶۹۹	۱۴۷۴۴	۱۳۷۳۹۲	۱۲۵+۱۲۱۰	۱۳۱۰+
۴۵	۶۵۶۱۲	۵۸۸۸۴	۶۹۹۳۵	۹۹۵۴+۱۱۵۰	۱۱۵۰+
۴۶	۸۹۸۸۰۴	۸۸۷۴۴۲	۹۹۹۳۷۵	۶۵۰+۱۵۱	۱۵۱+
۴۷	۳۶۶۹	۴-۴	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۴۸	۱۱۰۲۰۹	۱۲۵۹۲۵	۱۹۲۱۴۸	۳۲-۱۳۷۴	۱۳۷۴-
۴۹	۵۰۱	۱۰۰۹۶	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۵۰	۱۱۲۹۴۰	۱۰۳۵۱۳	۸۳۱۵۳	۲۲۳۴+۹۵۱	۹۵۱+
۵۱	۳۷۷۱۰	۱۳۱۳۱	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۵۲	۲۲۲۲۲	۱۹۲۲۱	۲۵۱۱۶۶	۲۳۳۶+۱۱۵۰	۱۱۵۰+
۵۳	۱۰۳۰۳۷	۱۱۹۲۳۵	۱۴۲۲۴	۱۷۴-۱۳۷۵	۱۳۷۵-
۵۴	۱۱۰	۲۰۸۶۹	۱۰۳۰	۱۷۴-۱۷۱۳	۱۷۱۳-
۵۵	۷۹۵	۲۰۸۶	۷۹۵	۱۷۴-۱۷۱۳	۱۷۱۳-
۵۶	۲۵۷۴۳۸	۱۹۲۲	۲۸۷۴۳۸	۲۶۶۲+۲۱۲	۲۱۲+
۵۷	۱۷۴۰۹	۱۷۶۵۲	۱۷۱۰	۱۷۴+۱۷۱۰	۱۷۱۰+
۵۸	۱۹۸	۴۴۳	۱۷۸۴	۹۲۲-۵۵۵۳	۵۵۵۳-
۵۹	۶۳۰۶۵۳	۷۹۸۵۲	۸۸۷۴۰۲	۹۵۹-۲۰۲۲	۲۰۲۲-
۶۰	۲۴۱	۲۰۵۸۵	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۶۱	۵۲۲۸۸	۶۴۲۴۸	۵۳۲۰۸	۲۱۱+۱۵۰	۱۵۰+
۶۲	۱۶۲۵۲۸	۲۶۹۰۸	۲۲۵۶۴	۱۷۶+۲۸۸	۲۸۸+
۶۳	۸۴۸	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۶۴	۹۳۳۲۸	۸۵۸۸۰	۸۵۹۹۸۶	۰۰۱-۸۵	۸۵-
۶۵	۸۸	۲۲۵	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۶۶	۹۰۵۵۹	۱۱۱۱۴۴	۹۵۹۹۶۶	۱۵۵۸+۱۸۵	۱۸۵+
۶۷	۲۳۳۱۵	۲۱۲۹	۱۷۱۵۳	۸۷۴-۷۴۷	۷۴۷-
۶۸	۸۳۸۲۱	۱۰۷۵۳۰	۷۴۷۴۴	۳۸۲+۱۷۴	۱۷۴+
۶۹	۱۱۳۸۱۷	۹۷۰۹۵۱	۹۶۲۳۸۷	۱۷۶+۱۷۴	۱۷۴+
۷۰	۸۴۹۸۱	۹۳۴۸۹	۹۳۷۴۱۸	۱۱۲۶+۹۵۱	۹۵۱+
۷۱	۶	۲۰۸۷۱	۲۲۲۹	۲۷۶+۹۹۷	۹۹۷+
۷۲	۲۰۱۳۹	۷۷۷۲۸	۸۷۸۰۰	۲۳۵۰+۱۹۹۳	۱۹۹۳+
۷۳	۱۹۵۰۸۳	۱۳۳۹۵۱	۹۹۹۱۲۹	۹۳۷۴+۲۳۵۱	۲۳۵۱+
۷۴	۳۳۳۱۲	۲۲۶۶۷	۲۲۷۴۱۸	۱۷۸+۲۳۵۱	۲۳۵۱+
۷۵	۱۶۸	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۷۶	۷۷۷۹۹	۲۷۳۳۶	۲۷۲۷۴	۲۷۴+۲۷۴	۲۷۴+
۷۷	۱۲۳۲۳	۳۳۱	۳۳۸	۲۳۲-۲۷۹	۲۷۹-
۷۸	۱۷۱۵۷۶	۱۷۱۵۷۶	۱۷۱۵۷۶	۱۱۳۷۴+۲۷۹	۲۷۹+
۷۹	۱۰۷	۱۶۸	۰۰۰	۰۰۰	۰۰۰
۸۰	۱۰۹-۱۰۸	۱۰۹-۱۰۸	۱۰۹-۱۰۸	۱۰۹-۱۰۸	۱۰۹-۱۰۸
۸۱	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۸۲	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۸۳	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۸۴	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۸۵	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۸۶	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۸۷	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۸۸	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۸۹	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۹۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۹۱	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۹۲	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۹۳	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۹۴	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۹۵	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۹۶	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۹۷	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۹۸	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۹۹	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۱۰۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰

۸۴۲ +	۷۰۵۲ +	۲۸۱۳۵	۷۹۰۹۰۷	۵۹۰۹۵۹	کل دانی اور دوسری کاریوں کے مالکین، منتقلین اور ملازمین وغیرہ	۱۱۳-۱۱۴
۱۹۱۳۲ +	۸۴۹۰ -	۱۱۱۱۰۶	۱۰۶۷۴	۱۸۷۷۲۹	پانکی وغیرہ کے مالکین اور ان کے بچانے والے	۱۱۵
۹۷۷۹ -	۲۸۸۳ -	۱۰۸۶۵	۷۳۳۵	۲۸	لدو، تھی، اونٹ، خچر، گدے اور بیل کے مالکین اور چلانے والے	۱۱۶
۳۷۷۹ -	۵۷۸ +	۸۲۱۹۸	۸۷۷۸۱	۵۳۳۸۷	جمال و قاصد	۱۱۷
۲۷۰ +	۷۶۷۶ +	۱۰۵۳۷	۱۸۷۲۰۹	۲۳۷۷۲	ترتیب - ۲۲ - نقل و حمل بریل	۱۱۸
۲۷۷۶ +	۳۳۳۳ +	۱۰۲۶۲	۱۳۷۷۲	۱۷۷۰۲	تمام قسم کے ملازمین ریلوے سوائے تیلیوں کے	۱۱۹
۲۷۷۶ +	۷۷۷۰۹ +	۲۷۵	۷۰۸۱۵	۷۱۲۲۸	مزدور جو ریلوے کی تعمیر وغیرہ میں کام کرتے ہیں	۱۲۰
۲۷۷۶ +	۷۷۷۰۹ +	۳۷۷۰۹	۱۰۱۹۹	۷۱۲۲۳	ترتیب - ۲۳ - ملازمین شہر، تار اور ٹیلیفون	۱۲۱
۷۹۹ +	۲۷۷۶ +	۸۲۷۷۸۵	۱۱۳۳۳۸	۷۱۲۷۷۶	ذیلی سخت - ۲۴ - تجارت	۱۲۲
۱۷۳ -	۳۸۷۶ -	۲۷۲۲۲	۲۷۲۲۲	۲۷۸۹۱	ترتیب - ۲۴ - بینک، کارخانہ، مراکز، قرضہ وغیرہ	۱۲۳
۸۷۳۸ -	۱۷۷۵ +	۱۰۰۱	۳۷۵۸۸	۵۷۳	ترتیب - ۲۵ - دلالی، کمیشن اور برآمد وغیرہ	۱۲۴
۲۳۱۱ -	۱۸۷۲ +	۲۸۷۲۸	۸۱۲۳۹	۶۲۳۳۱	ترتیب - ۲۶ - تجارت پارچہ	۱۲۵
۳۷۷۶ -	۱۷۷۵ +	۵۷۷۵۲	۱۷۲۳۱۸	۹۷۲۷۸	ترتیب - ۲۷ - چرم، کھال، ادب، لہجہ کی تجارت	۱۲۶
۳۷۷۶ -	۲۷۷۶ +	۷۶۷۶۲	۸۷۵۱۱	۵۷۳۳۰	ترتیب - ۲۸ - تجارت چرمینہ وغیرہ	۱۲۷
۱۷۸۷۲ +	۱۷۷۶ -	۱۰۱۵۰	۹۵۹	۲۷۷۷۲	ترتیب - ۲۹ - تجارت دولت و غیرہ	۱۲۸
۲۳۷۶ -	۵۱۷۱ +	۷۷۲۷	۱۱۲۲۸	۷۲۳۲۸	ترتیب - ۳۰ - مٹی کے برتنوں، اینٹوں اور کھچیل کی تجارت	۱۲۹
۷۷۷۶ -	۸۱۷۶ -	۱۳۳۵۱	۷۷۷۶	۱۲۳۳۳	ترتیب - ۳۱ - تجارت کیمیائی پیداوار وغیرہ	۱۳۰
۷۷۳ -	۸۷۷۶ +	۱۲۷۷۷	۲۷۷۷۷	۲۷۷۷۷	ترتیب - ۳۲ - برتن، چار خانے، قہرہ خانے وغیرہ	۱۳۱
۷۷۷ -	۸۷۷۶ +	۱۲۷۷۷	۲۷۷۷۷	۲۷۷۷۷	ترتیب - ۳۳ - شراب، عقیقہ، نشہ اور لہجہ، نیشہ برتن فروخت کرنے والے	۱۳۲
۳۷۷۶ -	۷۷۷۶ -	۲۷۷۶	۲۷۷۶	۲۷۷۶	مالکین و منتقلین برتن وغیرہ اور ان کے ملازمین	۱۳۳
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۱۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	ترتیب - ۳۴ - دیگر تجارت، اشیاء اور نوش	۱۳۴
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	مٹی فروخت کرنے والے	۱۳۵
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	بجٹ اور نہایت تیل و نمک وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۳۶
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	دودھ، سک، گھی، انڈے، مرغی وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۳۷
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	مٹائی، مٹکر، مگر، وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۳۸
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	ایلاچی، پان، ترکاری وغیرہ	۱۳۹
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	خدا اور دالیں فروخت کرنے والے	۱۴۰
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	تباکو، مٹائی، انہیں وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۴۱
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	بکرے وغیرہ فروخت کرنے والے	۱۴۲
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	ہری گھاس، سوکھی گھاس اور چارہ فروخت کرنے والے	۱۴۳
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	ترتیب - ۳۵ - پینے کے کپے اور اشیاء بناؤنگہار کی تجارت	۱۴۴
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	ترتیب - ۳۶ - تجارت فرنیچر	۱۴۵
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	تجارت فرنیچر، شہر، پیرہے وغیرہ	۱۴۶
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	ترتیب - ۳۷ - تجارت کے سامان وغیرہ کی تجارت	۱۴۷
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	ترتیب - ۳۸ - تجارت ذرائع نقل و حمل	۱۴۸
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	ترتیب - ۳۹ - تجارت برتن، مٹائی وغیرہ	۱۴۹
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	ترتیب - ۴۰ - تجارت سامان، پیشہ وغیرہ	۱۵۰
۸۷۷۶ -	۱۰۳۷۳ +	۲۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	۳۷۷۷۷	انول، پتھر وغیرہ کے فروخت کرنے والے	۱۵۱

۱۱۵-	۱۲۴-	۳۸۰۴۱۰	۳۸۱۱۳۴	۳۳۰۴۵۶	۱۳۹	محمولی چوڑیاں وغیرہ فروخت کرنے والے
۸۶۶۳+	۹۰۷	۸۵۷۶۵	۱۵۰	چھاپنے والے کتب فروش دوات قلم کاغذ فروخت کرنے والے وغیرہ
۳۷۱۱+	۲۰۳۳-	۳۰۴۵۶۸	۲۴۱۷۸۷	۳۳۱۶۰۴		ترتیب - ۴۰ - تجارت دیگر اقسام وغیرہ
...	۱۲	۱۵۱	ہمسفر سے نقل و نقل وغیرہ فروخت کرنے والے
۵۹۱۳۳+	۳۰	۱۰۵۴۹	۱۵۲	دورہ کرنے والے تیار خانیکے والے پھیری والے وغیرہ
۶۱۰+	۱۵۱-	۷۲۸۱۳۷	۷۱۹۲۲۱	۷۶۳۰۹۲		شعبہ (رج) سرکاری نظم و نسق و آزاد قنون
۳۷۱۶+	۵۷۱۶+	۱۰۴۳۱۲	۱۶۳۳۹۸	۲۳۶۲۲۲		ذیلی شعبہ - ۶ - سرکاری فوج
۶۱۵+	۶۱۶+	۶۴۳۶۸	۶۸۷۷۵۰	۷۳۲۲۹		ترتیب - ۴۱ - فوج
۴۳۴+	۷۵۱۶-	۲۲۲۲۴	۵۵۵۵۴	۸۰۹۰	۱۵۵	فوج (سرکار عظمت مار)
۳۳۲+	۴۹۵+	۴۲۲۴۱	۶۳۱۹۶	۶۵۲۱۹	۱۵۶	فوج (دینی رہائشیں)
۵۹۹۹+	۱۴۰۶۰+	۳۹۰۸۴۴	۹۵۷۶۸۴	۱۵۵۹۹۳		ترتیب - ۴۲ - پولس
۸۲۵۱+	۵۶۶۰+	۳۸۷۷۰	۶۰۵۱۳	۱۱۰۳۰۲	۱۶۰	گلاؤں کے چوکیدار
۳۱۰-	۲۱۸۰-	۵۰۸۰۳۷	۳۴۲۱۸۴	۲۳۵۴۵۹		ذیلی شعبہ (۷) سرکاری نظم و نسق
۲۳۹-	۶۳۷۷-	۱۲۰۹۶۷	۵۷۶۷	۳۵۲۱		ترتیب - ۴۵ - سرکاری نظم و نسق
۶۲۳۳+	۱۶۳۶-	۱۵۵۹۷۱	۱۳۵۸۳۱	۲۱۲۳۸۰	۱۶۱	ریاست کی ملازمت
۱۳۸۲+	۸۹۱۳-	۸۴۰۴۳	۸۰۹۲۲	۲۰۳۷۷	۱۶۲	ہندوستانی اور سیرونی ریاستوں کی ملازمت
۶۷۵۰-	۲۰۷۵-	۲۵۵۰۵۶	۲۰۱۸۶۰	۹۹۰۱۸۴	۱۶۳	صفائی اور دوسری مقامی ملازمت
۳۳۶-	۸۰۷۵+	۱۱۵۷۹۸	۲۰۵۰۳۹	۲۰۱۱۱۱	۱۶۴	گلاؤں کے جہدہ دار و زمین سوائے چوکیداروں کے
۴۰۳۳-	۱۳۶۱۰+	۱۱۰۱۲۸	۱۰۱۱۸۷	۶۰۲۲۹		ذیلی شعبہ (۸) پینے و آزاد قنون
۵۹۱۳-	۹۴۲۹۹+	۵۵۵۴۳	۵۷۸۰۹	۲۴۵۰۹		ترتیب - ۴۶ - نمرب
۹۳۷۷-	۳۱۶۶+	۲۵۰۶۳۷	۳۴۷۴۳	۲۰۰۹۲	۱۶۵	پارہری و زراعت وغیرہ
۶۸۱۳-	۲۶۶۸۰-	۳۰۳۳۲	۲۰۲۱۷	۷۰۲	۱۶۶	مذہبی فقرا، خائفہوں کے رہنے والے وغیرہ
۳۶۰۶+	۷۷۲+	۶۰۹۱۶	۷۰۴۱۸	۳۳۱۲۲	۱۶۷	عیسائی داعین بائبل سنانے والے، ملازمین گرجا و مشن
۲۹۵۱۱+	۱۷۷-	۶۰۹۸۴	۶۰۸۶۳	۲۷۰۱۱۸	۱۶۸	دیول و مرگٹ و مدفن کے ملازمین، رہنمایان، زائرین
۲۸۹۷۷+	۱۲۱۹+	۶۰۰۵۲	۶۰۸۳۵	۶۰۶۴۱	۱۶۹	ترتیب - ۴۷ - قانون
۶۰۳۵۰+	۹۶۶۹-	۹۳۲	۲۸	۴۷۷	۱۷۰	تمام قسم کے دکان جہن قاضی سیرکار و قاضی شامل ہیں
۴۷۷-	۶۰۷۵+	۱۹۲۸۸	۳۰۹۷۳	۲۹۰۴۹۹		دکان کے فضاں درخواست لکھنے والے وغیرہ
۳۳۳-	۵۰۳۴+	۱۵۰۷۹۰	۲۳۷۷۰	۲۳۰۹۶۳		ترتیب - ۴۸ - طب
۹۰۳-	۱۰۶۷۲+	۳۰۴۹۸	۷۰۴۱۳	۶۵۵۳۶	۱۷۱	تمام قسم کے پیشہ طب کرنے والے
۱۳۵۰۰+	۱۳۹۱۱+	۹۰۸۵۶	۲۳۵۷۴	۵۷۰۶۳	۱۷۲	دانیان، شیکہ، غار، دوا ساز وغیرہ
۴۱۶۲-	۲۰۰۴+	۳۸۵۷۴	۴۰۴۴۲	۲۷۰۳۰۲	۱۷۳	ترتیب - ۴۹ - تعلیمات
						ترتیب - ۵۰ - لسانیات، فنون و علوم

...	نام و محل رہائش وغیرہ	...
۵۰۵۱-	۲۱۵۱+	۲۳۹۳۳	۳۳۰۷۷۲	۱۶۷۸۲۹	موسیٰ علی کے ماہرین و ساز طوائف والے وغیرہ	۱۷۵
۳۸۵۰+	۵۳۵۲	۲۵۳۲۰۲۸	۱۰۱۰۵۸۱۱	۱۳۹۳۱۳۱۳۱۳	شعبہ (دوم) متفرق	۱۷۸
۱۱۵۹+	۲۵۵۱	۵۱۷۵۷	۲۸۷۳۷۷	۳۱۷۷۷۷	ذیلی شعبہ (۱۹)۔ ۵۱۔ اشخاص ذاتی آمدنی پر گزار کرتے ہیں	۱۸۱
۱۸۵۱-	۷۵۷+	۳۹۰۸۸۲	۳۲۱۷۱۳۷	۳۳۷۵۰۳	ذیلی شعبہ (۱۱)۔ ۵۲۔ خانگی ملازمت	۱۸۲
۱۸۵۳-	۹۵۲+	۳۷۷۷۳۸	۳۰۷۷۱۸۱	۳۳۷۲۹۸	باورچی پانی لائیو لے کوریان وغیرہ	۱۸۳
۱۷۵۳-	۲۱۷۸-	۱۹۷۱۳۷	۱۳۷۹۷۷	۱۲۷۳۷۳	خانگی سائینس کارخانہ کتوں کی حفاظت کرنیوالے بچے وغیرہ	۱۸۴
۱۳۸۵۰+	۷۵۷۰-	۵۲۷۷۳۸	۳۸۰۷۱۳۸	۹۳۷۸۷۷	ذیلی شعبہ (۱۱)۔ ۵۳۔ غیر واضح پیشہ جات	۱۸۵
۸۳۷۹+	۲۹۷۲-	۹۷۷۵۲	۷۸۸۲۸	۱۲۷۵۵۹	صناع کاروباری لوگ وغیرہ	۱۸۶
۳۰۷۹-	۹۷۷۰-	۱۰۷۸۰۳	۸۰۷۷۳	۳۷۷۷۷	خزانہ دار محاسب وغیرہ	۱۸۷
۲۷۲-	۱۷۰۹۰	۱۷۰۷۵	غیر واضح کون کا کام کرتے آئے	۱۸۸
۱۵۷۱+	۳۰۷۳-	۳۹۷۷۷۸۱	۲۷۷۷۱۳۹	۳۱۷۷۹۰	ذیلی شعبہ (۱۲)۔ غیر پیداوار	۱۸۹
۳۲۷۲-	۷۲۷۲-	۹۷۰۷۷	۳۷۳۲۸	۱۷۹۷۷	ترتیب۔ ۵۴۔ جیلانے اور بیت الخیر وغیرہ کے رہنے والے	۱۹۰
۱۵۷۸	۲۹۷۲-	۳۸۷۷۷۰۳	۲۷۷۷۷۱۱	۳۱۷۷۰۲۳	ترتیب۔ ۵۵۔ بحکارتی نہ بدوش پیشہ و نگہبانی وغیرہ	۱۹۱

ذیلی تختہ - ۸۔ (پیشہ جاتی منتخب ذاتوں کے پیشہ جات)

ذات و پیشہ	کام کرنے والے تعداد فی ایکڑ دار کام کرنے والے ذکر	ذات و پیشہ	کام کرنے والے تعداد فی ایکڑ دار کام کرنے والے ذکر	ذات و پیشہ	کام کرنے والے تعداد فی ایکڑ دار کام کرنے والے ذکر
۱	۳	۱	۳	۱	۳
ہندو		غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور		۲۰	۲۰۱۶۳
دیگر		دیگر		۱۹۵	۱۵۳۶۲
پھلہارے	۲۶۱	۲۔ دھنک	۶۶۷	۲۵۷	۵۵۰
کاشتکار	۱۷۴	چرواہا	۱۵۲۸۵	۲۰۵	۱۵۰۳۱
مزدور کمیت وغیرہ	۸۵	کاشتکار	۱۵۱۶۱	۱۷۰	۳۱۶۵
غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۲۰	مزدور کمیت وغیرہ	۸۵۴	۴۹	۲۵۸۸۶
دیگر	۳۶۰	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۸۹۱	۳۱۹	۹۱۶
۱۔ برہمن		دیگر			
پجاری	۹۳	۷۔ دہوی	۶۳	۳۲۸	۸۰۸
کاشتکار	۲۰۰	دہوی	۳۵۱	۱۰۰	۳۱۳
تختہ رست	۶۶	کاشتکار	۱۷۷	۱۵۶	۸۴۶
وکلا ڈاکٹر وغیرہ	۳۶	مزدور کمیت وغیرہ	۲۳	۴۵	۲۵۵
اشخاص جو ذاتی آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں	۴۵	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۳۷۳	۳۷۱	۱۵۱۹
دیگر	۵۶۰	دیگر	۱۵۶		
۱۔ چکالا		۸۔ گولہ			
دہوی	۳۶۲	گولے	۸۶۲	۲۳۹	۴۷۱
کاشتکار	۷۸	کاشتکار	۳۲۵	۲۰۸	۷۵۰
مزدور کمیت وغیرہ	۷۷	مزدور کمیت وغیرہ	۱۵۱۵۷	۲۵۶	۳۳۵۷
غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۲۰	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۱۵۴۰۰	۱۲	۲۲۴۴
دیگر	۳۶۳	دیگر	۷۴۱	۲۸۵	۴۲۴
۲۔ جیہار		۹۔ گونڈ			
موجی	۳۱۵	تارائی سنہ دیش	۲۵۳	۳۴۰	۷۲۱
کاشتکار	۶۵	کاشتکار	۱۵۴۰۰	۱۲۵	۴۹۳
مزدور کمیت وغیرہ	۱۶۳	مزدور کمیت وغیرہ	۲۳۸۰	۱۲۲	۷۰۸
غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۷۹	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۱۵۰۸۵	۱۳	۵۲۲
دیگر	۳۷۸	دیگر	۳۳۵	۳۹۹	۳۸۲
۵۔ دیہات یا کوشی		۱۰۔ بنگار			
جولاہے	۳۱۰	کاشتکار	۶۴۹	۲۹۷	۲۲۷
کاشتکار	۱۵۱	مزدور کمیت وغیرہ	۵۴۱	۳۲۰	۲۲۰۳
مزدور کمیت وغیرہ	۱۸۴	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۱۵۳۶۸	۷۸	۱۰۸
تختہ رست	۱۰۰	دیگر	۱۸۰	۳۰۵	۶۸۲

۶۹۴	۵۰۱	دیگر			۱۱۔ کمال
۲۳۸	۱۹۲	۱۸۔ لوہار	۱۵۳۶۲	۲۵۳	شراب فروش
۸۶۹	۱۶۱	لوہار	۵۴۸	۳۳۸	کاشتکار
۱۵۳۲۹	۱۵۰	کاشتکار	۹۰	۲۳	زیر زمین مزدور وغیرہ
۲۳۹	۷۰	مزدور کھیت وغیرہ	۱۵۲۹۰	۱۶۵	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور
۱۵۶۷۳	۸۸	تجارت	۶۹۲	۳۳۳	۱۲۔ کاپو
۳۰۰	۲۳۹	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۳۰۵	۲۴۰	کاشتکار
۵۷	۲۹۸	دیگر	۶۳۵	۷	مزدور کھیت وغیرہ
۶۳۷	۹۲	۱۹۔ اداکار	۳۹۳	۱۲	تجارت
۳۵۲۲۳	۳۳۳	کاشتکار	۱۳۶	۶۶	آشنائی ذاتی آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں
۱۷۵	۱۳	مزدور کھیت وغیرہ	۱۵۰۵۷	۱۵	خانگی ملازمت
۵۰۰	۲۸	آشنائی ذاتی آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں	۱۷۷	۳۱۲	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور
۶۹۸	۳۳۵	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۳۹۵	۳۸۸	دیگر
۵۶۳	۲۷۳	دیگر	۲۱۵۱	۱۲۸	۱۳۔ گونی
۱۵۶۳۶	۱۱۱	۲۰۔ رہنما	۲۵۲۰۸	۴۵	کاشتکار
۳۱۱۱۸	۶۱۲	کاشتکار	۱۵۱۰۲	۳۳۹	مزدور کھیت وغیرہ
۳۳۳	۱۵	مزدور کھیت وغیرہ	۲۶۸	۴۴۸	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور
۷۳۴	۵۴	آشنائی ذاتی آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں	۹۵۲	۲۶	دیگر
۹۳۸	۳۳۵	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۱۵۰۷۲	۳۵	۱۴۔ کپڑے
۱۵۲۳۳	۲۶۱	دیگر	۱۵۰۱۷	۹	کاشتکار
۲۹۱	۲۳۰	۲۱۔ مالی	۱۳۱۶	۴۷۲	آشنائی ذاتی آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں
۲۳۱	۲۲	باقیان	۶۷۲	۳۷۰	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور
۳۶۷	۳۸۷	مزدور کھیت وغیرہ	۷۶۷	۶۶	دیگر
۱۳۱	۲۱۲	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۱۵۹۸۰	۳۶	۱۵۔ کھار
۷۷۰	۲۸۰	دیگر	۸۰۲	۴۸	کھار
۲۵۷۷۵	۱۴۶	۲۲۔ منکار	۸۹۲	۱۵	کاشتکار
۷۹۲	۷۶	کھانہ	۷۶۸	۳۶۵	مزدور کھیت وغیرہ
۱۵۷۳۲	۳۱	کاشتکار	۸۸۹	۳۹۸	تجارت
۳۸۳	۲۵۵	مزدور کھیت وغیرہ	۲۵۷۷۷	۱۷۲	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور
۵۶۵	۳۳۵	دیگر	۳۰۷۵۹	۶۴	دیگر
۲۶۶	۵۵	۲۳۔ برہمن	۹۸۱	۷	۱۶۔ گرا
۱۵۲۲۳	۲۲۳	کاشتکار	۱۵۵۱۸	۳۵۹	جسروا ہے
۱۳۳	۳۳	آمدنی مکان	۳۳۹	۲۵۲	کاشتکار
۷۳۲	۱۰	مزدور کھیت وغیرہ	۱۵۹۰۹	۱۱۶	مزدور کھیت وغیرہ
۳۵۵	۶	مردہ پائے والے کو لے چر دے	۷۷۶	۱۵	غیر مخصوص کام کرنے والے
۹۷۱	۲۲	تجارت	۱۵۱۰۹	۵۱	دیگر
۷۲۸	۱۷	آشنائی ذاتی آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں	۱۵۱۷۰	۴۰	چمنہ
۳۵۳	۲۸۸	خانگی ملازمت	۶۰۳	۲۲	۱۷۔ لنگاہیت
		غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور			تجارت و دوکاندار
		دیگر			کاشتکار
		۲۴۔ ستور			مزدور کھیت وغیرہ
					آشنائی ذاتی آمدنی پر گزارہ کرتے ہیں
					خانگی ملازمت
					غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور

۱۰۹۲۲	۳۲	اشخاص ذاتی آمدنی پر گزار کرتے ہیں	۵۵۸	۳۳۷	کاشتکار
۵۹۰۴۴	۲۷	خانگی ملازمت	۳۰۳۷	۱۹۷	مزدور کھیت وغیرہ
۱۳۰۲۱۳	۳۶	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۳۸۳	۲۳	خانگی ملازمت
۵۰۰۴۹	۵۲۵	دیگر	۸۲۵	۴۶	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور
		۲۲- مشترک	۶۰۲	۳۹۷	دیگر
۶	۳-۳	برقی			۲۵- متراسی
۳۰۳۲۶	۹۳	کاشتکار	۷۲۱	۱۱۷	شکاری
۳۰۱۷۱	۳۰	خانگی ملازمت	۶۲۵	۲۰۳	کاشتکار
۳۰۱۱۵	۱۷	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۱۰۳۶۳	۳۹۹	مزدور کھیت وغیرہ
۷۰۱۶۲	۵۲۶	دیگر	۲۰۹	۳۱	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور
		۱۲- کلاگا	۶۶۲	۲۳۹	دیگر
۷۴۵	۳۳۲	کاشتکار			۲۶- پنہوی دوارل
۸۰۷	۱۰	آمدنی لگان	۳۵۱	۲۶۵	مجامع
۱۰۰۰۱	۱۷۹	مزدور کھیت وغیرہ	۸۸۹	۱۵۵	کاشتکار
۲۵۳	۳۴	تجارت	۲۲۰	۳۶	مزدور کھیت وغیرہ
۱۴۳	۲۵	ذاتی آمدنی پر گزار کرنے والے اشخاص	۳۰۰۰	۶۸	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور
۹۴۸	۴۶	خانگی ملازمت	۲۰۳۴۲	۴۷۶	دیگر
۸۳۳	۱۲	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور			۲۷- خیال
۵۱	۳۶۲	دیگر	۲۱۶	۲۵۶	ڈاکٹروں کا کام کرنیوالے
		ہندو	۱۳	۲۱۸	کاشتکار
		۳۲- تیلی	۸۹۷	۴۵	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور
۹۷۵	۴۸۰	تیل لگانے والے	۱۰۳۱۲	۴۸۱	دیگر
۶۳۸	۸۳	کاشتکار			۲۸- راجپوت
۲۰۳۹۱	۵۲	مزدور کھیت وغیرہ	۳	۷۲	سبایاں
۵۳۷	۱۵	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۹۳۲	۲۳۷	کاشتکار
۵۳۷	۳۷۰	دیگر	۳۴۲	۷۴	تجارت
		۳۵- آ آرا	۱۰۳۶۱	۱۴۳	خانگی ملازمت
۷۸۹	۲۵۵	مجاز	۲۶۷	۷۰	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور
۳۰	۸۵	کاشتکار	۳۸۶	۲۰۳	دیگر
۱۰۱۵۹	۶۲	مزدور کھیت وغیرہ			۲۹- سالی
۱۰۷۱۱	۲۱	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۵۴۳	۳۹۲	جلاس
۱۰۵۴۳	۴۷۷	دیگر	۳۱۳	۸۸	کاشتکار
		۳۶- دھاما	۸۰۵	۹۴	مزدور کھیت وغیرہ
۱۰۳۰۷	۳۰۲	کاشتکار			غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور
۱۰۲۵۲	۱۲۳	آمدنی لگان	۱۱۰	۳	دیگر
۹۶	۱۵۲	مزدور کھیت وغیرہ	۳۶۳	۴۲۳	استانی
۴۹۵	۴۷	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور			۳۰- سبھی فقرا
۸۱۲	۳۷۴	دیگر	۱۰۰۸۳	۳۶۳	کاشتکار
		۳۷- ڈار	۴۳۰	۹۳	مزدور کھیت وغیرہ
۸۳۵	۴۲۸	پتھر پونڈے والے	۱۰۵۰۸	۵۱	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور
۱۰۱۷۰	۲۴	کاشتکار	۷۶۴	۲۴۳	دیگر
۳۴۳	۱۰۹	مزدور کھیت وغیرہ	۶۵۶	۴۷۲	سند
۱۰۰۲۷	۱۷۸	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور			۳۱- ستر
۳۰۶۴۲	۲۶۱	دیگر	۲۷	۲۸۶	کاشتکار
		۳۸- و تجارتی	۲۰۸۵۸	۹۴	

۲۰۰	۲۳	اشخاص جو ذاتی آمدنی یک لاکھ سے کم ہیں	۵۹۳	۳۷۵	کاشتکار
۸۴۲	۱۱۹	خانگی ملازمت	۵۰۹	۸۰	مزدور رکھیت وغیرہ
۹۶۶	۵۱	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۱۰۰۷۳	۱۶	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور
۱۴۶	۱۸۰	دیگر	۸۰۳	۵۲۹	دیگر
		میسائی			مسلمان
		۳۱۔ ہندوستانی انگریز			۳۹۔ مغل
۱۶۳	۱۱۸	تجارت	۳۳۱	۶۲	آبدی نگان
۰۰۰	۱۶۰	سرکاری فوج	۹۲۸	۲۳۷	کاشتکار
۲۲۹	۱۴۰	سرکاری نظم و نسق	۷	۷۰	سرکاری فوج
۷۳۲	۹۶	ولکلاؤڈا کٹر و اساتذہ	۲۰	۹۹	سرکاری نظم و نسق
۵۹۳	۲۸۶	دیگر	۳۷۸	۸۸	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور
		۳۲۔ باشندہ آرمینیا	۲۴۹	۳۴۳	دیگر
۰۰۰	۵۷۱	تجارت			۴۰۔ پٹھان
۳۳۳	۲۲۹	دیگر	۶۴۶	۷۳	آبدی نگان
		۳۵۔ باشندہ یورپ	۸۸۲	۱۸۱	کاشتکار
۰۰۰	۴۳	تجارت	۳۵	۳۹	مزدور رکھیت وغیرہ
۰۰۰	۶۲	نقل و حمل	۴	۱۰۸	سرکاری فوج
۰۰۰	۴	صنعت	۳۱	۷۹	سرکاری نظم و نسق
۰۰۰	۶۸۷	سرکاری فوج	۱۰۸۵۹	۱۰۷	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور
۸۸	۲۲	ولکلاؤڈا کٹر و اساتذہ	۲۲۹	۳۱۳	دیگر
۱۷۹	۱۶۲	دیگر			۴۱۔ سید
		۳۶۔ دیسی میسائی	۸۱۲	۸۴	آبدی نگان
۶۳۷	۱۶۲	کاشتکار	۳۳۶	۲۱۲	کاشتکار
۸۹۳	۲۹۳	مزدور رکھیت وغیرہ	۳۳	۴۳	مزدور رکھیت وغیرہ
۹۳	۳۷	موبیشی پالنے والے گوائے و چرواہے	۱۹۷	۷۷	تجارت
۲۵	۹	صنعت	۱	۷۶	سرکاری فوج
۳۱۱	۶۰	تجارت	۳۵	۸۹	سرکاری نظم و نسق
۷۷۴	۷	مذہبی	۱۲۴	۱۰	ولکلاؤڈا کٹر و اساتذہ
۹۱۲	۷	ولکلاؤڈا کٹر و اساتذہ	۶۴۴	۱۴۴	خانگی ملازمت
۲۵۰۷۷	۱۴۸	خانگی ملازمت	۱۰۰۵۸	۶۴	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور
۱۱۰	۷۳	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۳۶۳	۲۰۱	دیگر
۳۹۰	۲۰۴	دیگر			۴۲۔ شیخ
		اقوام و تہذیب	۴۵۰	۳۹	آبدی نگان
		۴۳۔ حبیب	۶۰۵	۲۶۶	کاشتکار
۲۰۹	۱۰۸	کشکاری	۱۷۲	۸۲	مزدور رکھیت وغیرہ
۷۶۹	۷۲	کاشتکار	۰۰۰	۴	صنعت
۱۵۳۷۴	۲۲۶	مزدور رکھیت وغیرہ	۹۶	۶۵	تجارت
۵۷۴	۱۳۳	غیر مخصوص کام کرنے والے مزدور	۰۰۰	۷۶	سرکاری فوج
۳۹۰	۴۶۱	دیگر	۱۲	۷۸	سرکاری نظم و نسق
		۴۸۔ گوند	۲۹	۱۷	ولکلاؤڈا کٹر و اساتذہ

۳۲۳	۱۱	تجارت	۳۲۹	۲۸۹	کاشتکار
۹۶۱	۴۱	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۲۵۲۳	۳۵۲	مزدور کھیت وغیرہ
۶۰۳	۲۸۶	دیگر	۶۶	۱۲	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور
		۵۰-یک کھ	۳۹۳	۳۳۷	دیگر
۶۱۴	۳۷۹	لوکرے بنانیوالے			اقوام تدریہ
۶۰۳	۲۶	کاشتکار			۳۹ مبارہ
۱۷-۵۹	۸۰	مزدور کھیت وغیرہ	۷۵۲	۱۰۸	اسباب لیجانے والا
۱۷-۵۹	۸۱	غیر مخصوص کام کرنیوالے مزدور	۶۰۱	۳۲۸	کاشتکار
۱۷۱۳۳	۳۳۴	دیگر	۸۹۰	۱۵۰	مزدور کھیت وغیرہ
			۵	۷۵	موسیقی پالنے والے گوالے وچرواسے

ذیلی تختہ (۹) (پیشہ جاتی اربوئے آبپاشی ٹیمیں کام کرنے والے اشخاص کی تعداد

درجہ اشخاص جو کام کرتے ہیں	یورپین و ہندوستانی	ہندوستانی	کیفیت
۱	۲	۳	۴
ریلوے			
کام کرنے والوں کی جملہ تعداد	۴۲۸	۲۰۷۶۹	
بالواسطہ کام کرنے والے اشخاص	۴۲۸	۱۶۷۳۴	
عہدہ دار	۳۴	۷	
ماتحتین جن کی مالانہ تنخواہ زائد از (۵۵) ہے	۱۷۶	۳۶۶	
ماتحتین جن کی مالانہ تنخواہ (۵۵) سے (۷۵) تک ہے	۱۹۸	۳۷۸۵۳	
ماتحتین جن کی مالانہ تنخواہ (۷۵) سے کم ہے	۲۰	۱۲۷۱۱۹	
بالواسطہ کام کرنے والے اشخاص	-	۴۷۱۲۳	
گنتہ دار	-	۱۳۲	
مستقل ملازمین گنتہ دار	-	۳۹۳	
تفلی	-	۳۷۵۹۷	
سررشتہ آبپاشی			
کام کرنے والوں کی جملہ تعداد	۹	۲۵۰۵۵	
بالواسطہ کام کرنے والوں کی تعداد	۹	۵۷۵۲۹	
عہدہ دار	۴	۲۱	
اعلیٰ ماتحتین	۳	۱۱۷	
ادنیٰ ماتحتین	۲	۲۱۰	
محسبین	۱	۲۲۴	
چیراسیان و دیگر ملازمین	-	۹۱۲	
تفلی	-	۳۷۰۳۵	
بالواسطہ کام کرنے والے اشخاص	-	۱۹۷۵۲۶	
گنتہ دار	-	۲۳۲	
مستقل ملازمین گنتہ دار	-	۲۵۸	
تفلی	-	۱۸۷۷۳۴	

ذیل تختہ ۹ (پیشہ جاتی) تعداد اشخاص ملازمین کیوچہ پاشی اوٹھینا (اختتام)

درجہ صنفی کام کرتے ہیں	پیشہ		محکمہ برقی		کیفیت
	برہمن اور ہندوستانی برہمن	ہندوستانی	برہمن اور ہندوستانی برہمن	ہندوستانی	
۱	۲	۳	۴	۵	۶
کام کرنے والوں کی جلد تعداد	۸	۳۶۶	۳	۶	دو کپڑے خانہ کے تحت
داہرہ برقی و شپہ	۸	۳۵۹۳	۴	۶	جو اعداد دے گئے ہیں
شیعہ کرنیوالے عہدہ دار درجن میں آگوستہا اور ناظرین	...	۲۱	ان میں سما کیٹ
خانہ جات اور مددگار نائب مہتمماں برقی اور ان کے برے	محمود کار مالی کے
درجہ کے تمام عہدہ دار شامل ہیں۔	پانچ بجے اندر بھی داخل ہیں۔
منشیانہ خانہ پوسٹ ماسٹرس جنیناٹھ و گارڈن و سرکار	۵	۳۶۹
پیشہ پانچواں والا وارہ جہنم والے پانچواں لکھنؤ اور غیر نیا
عہدہ دار فرجی تاجیجی والے اور دیگر ملازمین شامل ہیں	...	۳۱۹
مستحق کام کرنیوالے کا رنڈے مدیناٹھیں ملٹر وغیرہ	...	۱۷۴
ہر قسم کے محور	...	۱۰۰۵
پانچ قسم کے کرنیوالے
مدارین لکھنؤ کا کارہا اور جہیں سرکار کے کارکن اور انہماں والے
برجی، لکھنؤ، کارکن، مددگار، لکھنؤ، درست کرنیوالے اور
لکھنؤ پانچواں کرنیوالے اور دیگر شامل ہیں
غیر مہارت یافتہ کام کار اور جہیں مزدوران لکھنؤ کے
تاریخی کے محافظ برقی کام کرنیوالے تاریخی پانچواں والے
چراہیاں اور دیگر ملازمین	...	۸۷
عدالت نظام ملوک اور سیر سرکارے، محور، ملکیٹ
دینے والے کارندے ملوک سائیں لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ
اور دیگر اشخاص پر مشتمل ہے۔	...	۶۱۹
(۲) ریوے ڈاک	...	۸۲
شیعہ کرنے والے عہدہ دار درجن میں تہاں و ناظران
سارنگ شامل ہیں
ہر قسم کے محسور
خلو کو چنے والے (سارٹرس)
مہتمماں ڈاک، ڈاک کے کارندے، ڈاک کے ڈیہ کے
چراہی ممال وغیرہ	...	۳۶

[illegible]

۲۔ (صنعتی) تفصیل کا خانجائے جنہیں ۱۱ اور ۲۱ ۱۹ میں (۲۵) یا نائے شصتھماں کے کرتے

[illegible]

ذیلی تخت (۳) (صنعتی) تنظیم کارخانہ جات

کارخانہ جات صنعتی												قسم تنظیم	۱
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲		
جملہ کارخانہ جات	۲۰۰	۹۹	۱۳	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	ریاست میں محلہ تعداد	
۱۔ صنعتی کارخانہ جات	۱۳	۳	۲	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	(۱) مقامی حکومت یا مقامی ذمہ دار شخصیت کے تحت	
۲۔ صنعتی کارخانہ جات	۱۲	۱۲	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	(۲) رجسٹر شدہ کمپنیاں	
۳۔ صنعتی کارخانہ جات	۱۱	۲	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	(۳) ہائیکو پروپین ہندوستانی پروپین ہندوستان	
۴۔ صنعتی کارخانہ جات	۲۵	۱۰	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	(۴) ہائیکو ہندوستانی ہندوستان	
۵۔ صنعتی کارخانہ جات	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	(۵) ہائیکو ہندوستانی ہندوستان	
۶۔ صنعتی کارخانہ جات	۱۳۹	۸۳	۱۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	(۶) ملکیت خانگی	
۷۔ صنعتی کارخانہ جات	۶	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	(۷) پروپین ہندوستانی پروپین کی ملکیت	
۸۔ صنعتی کارخانہ جات	۱۳۳	۸۳	۱۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	(۸) ہندوستانیوں کی ملکیت	
۹۔ صنعتی کارخانہ جات	(۹) مختلف نسلوں کے مشترکہ مالکین	

ذیلی تختہ - ۴۔ (صنعتی) تربیت یافتہ کام کرنے والے اشخاص کا مقام پیدائش

صنعتی کارخانجات												مقام پیدائش	۱
کام کرنے والوں کی مجموعی تعداد	۱۔ صنعتی سہاؤ پر جو بانی	۲۔ صنعتی سہاؤ پر جو سہنہ	۳۔ صنعتی سہاؤ پر جو سہنہ	۴۔ پیداوار دار دارالاساتذہ کی تعلیمی	۵۔ تعلیمی سہاؤ پر جو سہنہ	۶۔ تعلیمی سہاؤ پر جو سہنہ	۷۔ تعلیمی سہاؤ پر جو سہنہ	۸۔ تعلیمی سہاؤ پر جو سہنہ	۹۔ تعلیمی سہاؤ پر جو سہنہ	۱۰۔ تعلیمی سہاؤ پر جو سہنہ	۱۱۔ تعلیمی سہاؤ پر جو سہنہ		
اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص	اشخاص		
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲		
۶۵۹۰	۱۷۸۴۰	۱۹۴	۲۲۱	۳۸	۲۳	۲۵	۳۱۲	۲۴	۲۰۰۰	۱۰۱۶	۱۰۱	۲۹	۱۰
۳۰۶	۱۱۱۶۲	۱۲۱	۳۲۶	۳۲	۲۲	۲۵	۲۰۸	۲۱	۳۰۸	۵۳۵	۱۳۹	۲۲	۱۳
۴۱۸۴	۶۰۵	۷۳	۷۵	۷	۱	...	۱۰۰	۱۰	۳۳۳	۸۷۲	۲۲	۷	۲
۵۶۵	۲۰۹	۲۰	۶۲	۱۲	۳	۲	۶۳	۱۰	۲۶۷	۸۱۷	۱۱	۱۰	۵
۱۰۹۲	۵۲	۹	۱۱	۸	۱	۱	۳۰	۱	۱۶۷	۷۶۵	۶	۷	۴
۸۳	۵۶	۱	۶	۲۰
۲۱۹	۷۵	۱۰	۲۰	۳	۱	۳	۲۱	۹	۳۵	۳۸	۲	۱	۱
۲۰	۱	۹	۱۰
۵۵	۱۳	...	۱	...	۱	...	۵	...	۲۵	۵	۳	۲	...
۹	۱	۱	۷
۱۴	۱۰	...	۱	۳
۳	۱	۱	۱
۱۸	۲	۱۶
۱	۱
۱	۱
۱۶	۲	۱۳

۱۔ ریاست میں

۲۔ ضلع میں کام کرتے ہیں

ب۔ دیگر اضلاع

۳۔ بیرون ریاست

دراس

صوبہ جات متوسط و برابر

بسی

بنگلہ

میور

پنجاب

صوبہ جات متحدہ

برما

۳۔ بیرون ہند

افغانستان

چین

یورپ

[illegible]

ذیلی تختہ ۶۔ صنعتی (بعض صنعتی کارخانہ جات میں بعض نسلوکی تقسیم

صنعتی کارخانہ جات										نسب ذات
بج	۱۔ صنعتی پاور ہاؤس	۲۔ صنعتی گھات	۳۔ پاور ہاؤس	۴۔ پاور ہاؤس	۵۔ پاور ہاؤس	۶۔ پاور ہاؤس	۷۔ پاور ہاؤس	۸۔ پاور ہاؤس	۹۔ پاور ہاؤس	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱
۲۲۹	۳	۸	۱	۲	۳	۳	۱۱	۱۹	۲۲	جلد پور و پٹی بندہ و نانی پور و پٹی بندہ
۲۳	...	۱	۱	۱	۳	۳	۱۱	۱۹	۲۲	خدمات ذیل تمام سے والو کی تعداد
۲۴	...	۲	۱	...	۱۱	۱۹	۲۲	دولت قلعین
۱۳	۳	۵	۱۹	۲۲	(ب) عہدہ تیغ سازی
۱۴۶	...	۳	۵	۱۹	۲۲	(ج) علاقہ قلعہ گری
...	۵	۱۳۸	...	(د) تربیت یافتہ کام کرنے والے

خاص صنعتیں جن میں کام کرتے ہیں		اناش و بچے	
کام کرنے والوں کی مجموعی تعداد	۱	۲	۳
۱۔ صنعتی خانے یا کارپس باقی	۴	۵	۶
۲۔ صنعتی خانے جو ہمیشہ	۷	۸	۹
۳۔ صنعتی خانے و ملازمت	۱۰	۱۱	۱۲
۴۔ پیداوار دار و دار سال میں قوتیں	۱۳	۱۴	۱۵
۵۔ مٹی کے برتنوں کی صنعتیں	۱۶	۱۷	۱۸
۶۔ صنعتیں مثلاً پو کھیا کی کھپاؤ دار	۱۹	۲۰	۲۱
۷۔ صنعتی خانے خورد و نوش	۲۲	۲۳	۲۴
۸۔ سخت پتھروں کے کھودنے کے قیاسات	۲۵	۲۶	۲۷
۹۔ تعمیرات ذرا ناخ منتخل و محل	۲۸	۲۹	۳۰
۱۰۔ کانیں	۳۱	۳۲	۳۳
۱۱۔ صنعتی خانے اسٹیل یا تیش	۳۴	۳۵	۳۶
۱۲۔ صنعتی خانے لاس	۳۷	۳۸	۳۹
۱۳۔ چمڑے اور دیگر صنعتیں	۴۰	۴۱	۴۲

ذیلی تخت۔ ۸۔ (صنعتی) قوتوں کی تقسیم

مصنعتی کارخانجات

قسم استعمال شدہ قوت

[illegible]

